ل ۲

۲۳۲

۲۲۹

۲۳۴ — نمبر

سوال جواب ملک العلماء قضاء الشعرا

شام غریبان

شام غریبان

او کہاڑ مرغ بلہ دم ادر دم برگرد ور

ہر ادمی کے سر بالعسب گرکے فعل جرادو لٹھ

سوالات و جوابات

ملک العلماء

ماقولکم دام ظله العالی — که مثلاً برای شخصی از
پیشگاه حاکم در عوض خدمتی مثل عهدهٔ قضا ادرار
معین است که انصرام آن عهده می نماید و وجه معینه
میگیرد همچنین بعد وفات او پسری و پسر زادهٔ
او بر عهدهٔ قضا از پیشگاه حاکم مامور مانده آمده است
پس این ادرار که مخصوص بنام قاضی در عوض
عهدهٔ قضا است دیگر برادران قاضی متوفی
استحقاق یافتن آن بطور میراث دارند یانه و
دعوی ایشان دران روزینه که خاص برای قاضی
است درست است یانه — بینوا توجروا

جواب انچه حاکم بقاضی حال برای اعانت او
مقرر کند مختص باو خواهد بود — وهو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم — اندرینمعنی که مثلاً زید
جوانی صالح است و پدرش عمرو پیری فاسق
که زن فاجره نزد خود دارد و تمامی ریاست آبائی
را درین فسق و فجور برباد میدهد و از دادن نفقه
فرزند انکار دارد هرچند زید به پدر خود میگوید
که این فاجره را در حبالهٔ نکاح خود درآر و هرگز بلکنا
سیالا لیکن عمرو از فسق باز نمی آید و آن زن هم
به نکاح شرعی راضی نیست پس این پیر فرتوت که
باحق ریاست آبائی صدها ساله اکنون زانیه برباد

که دست تصرف آن مسرف را از املاک وغیره
کوتاه سازد یانه و بر امر نامشروع تعرض از و
نماید یانه — بینوا توجروا

جواب ممانعت او از اسراف و تبذیر توان نمود

سوال ماقولکم مدظلکم — زنی از مدت بیست و شش
سال اطاعت شرعی شوهر خود نمیکند و بخانه
شوهر نمی آید و بخانهٔ خالی پدر و مادر متوفیان خود
می ماند و تا این مدت از صلوة احتراز است و
شوهرش باوجود این نشوز و اعراض تا این مدت
نان و نفقه باو داده و میدهد اکنون آن زن
پیش حاکم وقت استغاثه می نماید که تنخواه خود علیحده
از شوهر خود مقرر کنانیده گیرد و هرگز اطاعت
شوهر در صوم و صلوة و امر شرعی نخواهد کرد
و بخانه اش نخواهد رفت پس
اندرینصورت نافرمانی آن زن ناشزه نان و
نفقه بر شوهرش که مردی مومن است واجب
است یانه و شوهرش را دست اختیار بر طلاق
او هست یانه — بینوا توجروا

جواب اگر تمکین شوهر در وطی نه نماید نفقه
ساقط خواهد شد و شوهر را اختیار طلاق در هر
حال حاصل است — وهو العالم

پس وضو صحیح شد یا نہ   بینوا توجروا

جواب بعد خشک کردن دستہا از ترتیب

غسل بدین عمل آرد اگر تری وجہ زائل نہ

شدہ باشد والا وضو را از سر گیرد   وہو العالم

سوال اگر در باران وضو نماید و یقین

حاصل است کہ آب باران بآب وضو ممزوج

می شود آن وضو درست خواہد بود یا نہ   بینوا توجروا

جواب اگر باران خفیفی باشد کہ آب وضو بر آن

غالب بود مضائقہ نخواہد داشت کما صرح بہ

بعض الاعلام و الاصح نخواہد بود   وہو العالم

سوال مسح را واجب است کہ از رطوبت بقیہ

درست است بکند یا از رطوبتے کہ در دیگر اعضائے

وضو است ہم میتواند کرد   بینوا توجروا

جواب ظاہر آنست کہ مع الاختیار از نداوت

عضوے دیگر مسح نمیتواند نمود اگرچہ بعض اعلام

تجویز کردہ اند   وہو العالم

سوال در اغسال مسنونہ مانند غسل

جمعہ و غیرہ وضو شرط است یا نہ   بینوا توجروا

جواب وضو شرط صحت این اغسال نیست ولکن برای

نماز احتیاج بوضو خواہد بود   وہو العالم

می تواند کرد یا نہ   بینوا توجروا

جواب اگر بقصد اداے ما فی الذمہ وضو

نیت وجوب تواند نمود   وہو العالم

سوال شخصی نذر کرد کہ ہر روز صلوٰۃ

بعد وضو خواہم فرستاد آنکس وضو را بہ نیت

واجب بجا آوردہ و صلوٰۃ فرستاد

وضو نماز یومیہ ادا میتواند کرد یا نہ   بینوا

جواب میتواند کما صرح بہ بعض الاعلام

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین

مسئلہ کہ زید نے بر وقت انتقال وصیت

کی کہ میری جانب سے حج و زیارت ائمہ و شہداے

کربلا [illegible] اور بموجب وصیت

وصی نے عمر کو زاد راہ و اجرہ دیکر روانہ

حج و زیارت کے کیا پس عمر مذکور یعنی نائب

حج کنندہ کو بھی کچھ ثواب حج ہوگا یا نہیں   بینوا توجروا

جواب اوسے بھی ثواب ہے   وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین

مسئلہ کہ عمر و نائب مذکورہ بالا بعد اداے زیارت

از جانب زید مذکور اوسی روز زیادہ دوسرے

اوسی سفر مین زیارت واسطے اپنے یا دوسرے

...تو اب برابر ہوگا یا کم و بیش — بینوا توجروا

...جواب کر سکتا ہے اور دونون زیارت کا

...ثواب حاصل ہوگا — وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئله که سفر حج و زیارت مین متعه زنان بازاری
...یعنی طوائف سے جائز ہے یا نہین اور استفسار
...عده از زن بازاری ضروری ہے یا نہین
...عده ذمه عورت ہے اسوجه سے که تحقیق
...عده ضروری نہین — بینوا توجروا

جواب اگر علم معتده ہونے کا نہین ہے تو
متعه علی الکراہت جائز ہوگا اور تحقیق عده
...اگر کرے تو احوط ہوگا — وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مسئله مین که حلق کرنے مین گناه ہے یا نہین اور
اگر گناه ہے تو کیا حد شرع حلق کننده کی واجب ہے — بینوا توجروا

جواب حاکم شرع موافق مصلحت تادیب
اوسکی کرے گا اور بعض روایت مین ہے
...اسقدر کف دست پر اوسکی ضربت لگا دین که سرخ
ہو جاوے — وہو العالم

سوال مذی نجس ہے یا نہین — بینوا توجروا

جواب نجس نہین ہے — وہو العالم

...نصرانیه سے جائز ہے یا نہین — بینوا توجروا

جواب زن سنیه سے جائز ہے اور کافره غیر
کتابیه سے حرام اور کتابیات مین اختلاف ہے — وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مسئله مین جو قلیل المعاش روزگار سے اوقات
بسری کرتا ہو تو وه روزگار ترک کر کر اور
واسطے عیال کے خرچ تا واپسی دیکر حج و زیارت
کو جاوے باجازت والدین یه جانا اوسکا
جائز ہے یا بوجه پرورش عیال جائز نہین — بینوا توجروا

جواب اگر اتنا مال ہے که عیال کو دیکر کافی
آنے جانے کے مصارف کو ہو تو حج واجب
ہے ترک روزگار کر کے جاوے — وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مسئله مین که زید نے بحالت غیظ باین
عبارت قسم کھائی که اگر آج سے اس کام کو
کرون تو ایسا ہے جیسے اپنی مان سے زنا کیا
اور وه کام جسکے ترک کی قسم کھائی شرعًا
ناجائز تھا اور پھر زید نے اوسکام کو کیا
تو زید مذکور گناه گار ہوا یا نہین اور اگر ذمه
زید گناه ہوا تو کفاره اس قسم کا کیا ہوگا — بینوا توجروا

جواب قسم بغیر نام خدا معتبر [illegible]

احرام حج حائض شود و ایام حج چنان قریب

باشد که تا یوم حج انفراغ از حیض زن مذکور

را ممکن نباشد پس زن مذکور چه کند آیا حج

میتواند نمود یا نه   بینوا توجروا

جواب هرگاه زن حیض را بعد احرام

ببیند پس اگر حج تمتع است و بعد عمره حیض

دیده ظاهر آنست که احرام حج می بندد و

اشتغال بجمیع اعمال آن می نماید غیر از طواف

و نماز که آنرا بعد طهارت قضا میکند و اگر

قبل طواف عمره حیض دیده باشد عدول

از نیت عمره تمتع بحج افراد می نماید علی الاظهر

و همان احرام سابق را احرام حج قرار میدهد

و بعد قضاء مافات من الطواف والصلوٰة

عمره مفرده بجا می آرد و بعض اعلام گمان کرده

اند که عدول از نیت عمره لازم نیست بلکه عمره

تمتع او باقی است و طواف و نماز آنرا همراه

طواف الحج قضا مینماید   وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین

مسئله که اگر قبل از احرام حج زن حائض

شود و مدت حج قلیل باشد پس احرام

حج میتواند بوضو دیا نه   بینوا توجروا

بعد ... حائض شود عمره تمتع ...

حج را بجا می آرد و اگر با وجود تضییق

وقت حیض مستمر ماند پس علی الاظهر

عدول از تمتع بافراد نماید

و اعمال را بر وجه سابق که مذکور شد

بعمل آرد   وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئله که نیابت حج بار

از جانب غیب زنده می تواند شد یا نه بینوا

جواب نمی تواند شد علی الاظهر مگر در بعضی

اعذار نیابت در حج تواند شد علی اختلاف

فی بعضها   وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئله نائبی که جهت

اداء حج و زیارت از جانب متوفی

فرستاده باشد کدام کدام شرط دارد

و خوانده و ذی علم بودن نائب حج و زیارت

را ضرور است یا نه مفصل ارشاد فرمایند بینوا توجروا

جواب شرائط نائب آنست که بالغ و

عاقل و مسلم باشد و بر ذمه اش حج واجب

نبوده باشد و عالم بمسائل ضروریه آن هم بوده

سوال ماقولکم آبی کہ بآفتاب گرم شدہ باشد
وضو بآن جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز است لیکن کراہت دارد وہو العلم

سوال ماقولکم ہمراہی شراب خوار کہانا اوسوقت
مین جبوقت اوسکے پاس شراب موجود ہو جائز
ہے یا نہین اور بحالت موجودگی شراب ایک جگہ
بیٹھکر اور اشیا خوردنی علیحدہ کرکے کہانا جائز ہے بینوا توجروا

جواب اگر اعضا اوسکے طاہر ہون تو مضائقہ
نہین لیکن صحبت سے ایسے اشخاص کی اگر باعث
اتہام و بدنامی کا ہو تو احتراز لازم ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ ایک دہ مین صیغہ طلاق کا رواج ہو
اور کوئی شخص نجانتا ہو پس اگر کوئی شخص چار
پانچ آدمیونکو جمع کرکے اون سب کے سامنے
کہے کہ مینے اپنی زوجہ کو بخوشی طلاق دی اور زوجہ
بھی سامنے کھڑی ہو وہ کہے کہ مینے قبول
کیا اور مہر اپنا مینے شوہر کو بخوشی بخشا اسکی تحریر
ایک مرد کردے اور گواہی اون چار پانچ آدمیون
حاضران مجلس کی کرا دے پس طلاق درست
ہوا یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ اہل خلاف سے نہین ہے اور شرائط

...طلاق صحیح ہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ زوجہ بغیر اجازت شوہر کے کوئی
چیز شوہر کی بیع کر سکتی ہے یا نہین اور اگر
بیع کرے تو بیع اوسکی صحیح ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر زوجہ نے مقاصہ کسی مطالبہ شرعیہ کی غرض...

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ ایک شخص نے نماز پڑھنے کے واسطے
استخارہ دیکھا تو منع آیا پھر اوسنے استخارہ
مکرر دیکھا پھر منع آیا پس اس صورت مین استخارہ
پر عمل کرنا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب ایسا استخارہ بے محل ہے اور اسپر
عمل نہین ہو سکتا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ زید نے عرصہ تین برس کا ہوا کہ
ایک مقام پر بناے مسجد کہدوائی تھی بعد
اوسکے بنیاد مذکور کو موقوف کرکے اوسکے
قریب عرصہ ایک سال کا ہوا کہ دوسری جگہ
بنیاد مسجد کی چہار طرف سے کہدوائی اور اسیقدر
خشت و چونہ سے چنائی بھی کرائی بعد اوسکی
بہ باعث دستیاب نہ ہونے خشت وغیرہ کے
موقوف رہی اب کہ خشت وغیرہ بہم...

ہوگا بنیاد کھود وا کر مسجد تعمیر کروا دی اس
صورت مین بوجہ موقوف کرنے بنیاد ہای
سابقہ کے نسبت زید کے معصیت ہوگی
یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ مقامات وقف کر دیے
تھے تو اوس سب کو مسجد قرار دینا چاہیے
خواہ عمارت بنی یا نہین بنی اور اگر وقف
نہین کیا تھا فقط ارادہ وقف تھا تو موقوف
رکھنا بنائے اول کا ہو سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ تقسیم کرنا شیرینی ساختہ ہنود کا
مجالس امام حسین علیہ السلام مین یا اور کسی
مسلمانکو دینا یا برادری مین تقسیم کرنا باوجود
علم اس بات کے کہ یہ شیرینی ساختہ ہنود ہے
جائز ہے یا نہین اور ثواب ایسی مجلس کا حاصل
ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب ہرگاہ علم نجاست حاصل ہو تو
تقسیم اوسکی جائز نہین اور ثواب مجلس
وگریہ و بکا مصائب جناب سید الشہدا
تقسیم شیرینی پر موقوف نہین اور اگر باوصف
علم نجاست اوسکو تقسیم کرے تو گناہ تقسیم کا ہوگا

یافتہ نشود وضو بان جائز خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز خواہد بود وہو العالم

سوال در اکثر احادیث تاکید اسباغ وضو
آمدہ مراد از اسباغ چیست آیا ہمین وضو
متعارف است یا امرے دیگر بینوا توجروا

جواب مراد از اسباغ وضو اکمال شرائط
و آداب نست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ در بعضی سوالات در وضو علما اختلاف
کردہ اند انچہ معنی سوالات نزد خدام معتبر باشد
ارشاد شود بینوا توجروا

جواب مشہور میان علما مراعات عدم جفاف
عضو سابق بر لاحق است و مراعات تتابع خصوصا طہارت
آن نباید کرد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ مذی کہ در ملاعبت و مساس زنان خارج
میشود ناقض وضو خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب مذی ناقض وضو نیست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ در وضو مسح سر کہ موہاے بزرگ دارد
چہ طور باید کرد از سر انگشتان یا از شکم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
طوریکه در غسل جنابت وضو نیست و بعد غسل
اگر مبطلات وضو صادر نشده باشد بغیر وضو
نماز بجا می آرد همچنین صاحب غسل مس میت
وحیض و نفاس بغیر وضو نماز بجا آرد صورت
جواز است یا نه   بینوا توجروا

جواب مغنی از وضو غسل جنابت است نه دیگر اغسال

سوال ما قولکم مثلاً لڑکی نو برس کی سن میں حد بلوغ کو
پہونچتی ہے اور صوم صلوٰۃ اوسپر واجب ہوتا ہی پس اگر آثار بلوغ
مثل حیض جیسے کی نہات ہوئی ہار او سمیں نہ پائی جاتی تو شرعاً
اوسپر حد بلوغ صادق آوے گی اور صوم صلوٰۃ واجب ہوگا یا نہ   بینوا توجروا

جواب دختر نہ سالہ بالغ ہی اور صوم و صلوٰۃ اوسپر واجب ہے
حیض دیکھے یا نہ دیکھے ہوئی زیر ناف آمد ہوں یا نہوں وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
که اگر کافر بچاه فرو رود و آب آن و غلطت
آن صاف کند آب آن چاه نجس است یا نه و
مردمان آن را میتوان نوشید یا نه و وضو میتوان
کرد یا نه   بینوا توجروا

جواب آب آن چاه بنابر مذهب متاخرین
بمجرد ملاقات نجس نمی شود لیکن تعبدا
نزح جمیع آب یا تا اوج در صورت مرقومه احوط

مسئله که در نماز های جهریه و اخفاتیه ماموم را
قراءت واجب است یا نه   بینوا توجروا

جواب علی الظاهر ماموم را قراءت حرام است
اگر در نماز جهریه که آواز امام بگوشش نرسد
در آن وقت قراءت واجب است   وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زوجہ بغیر اجازت
شوہر کے کوئی چیز شوہر کی بیع کر سکتی ہی یا نہیں
اور اگر بیع کرے تو بیع درست ہوگی یا نہیں   بینوا توجروا

جواب بغیر اجازت شوہر کے صحیح نہیں   وہو العالم

سوال در نماز اخفاتیه حروف از مخارج
بغیر جهر کما ینبغی بر نیاید آیا جهر در قراءت جائز
است یا نه   وهو العالم

جواب اگر ماهیت حرف متمایز از غیره حاصل
شود مبالغه در تحصیل صفات بحدیکه منجر
بجهر شود نشاید   وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
که اگر شخصی مشغول الذمه باشد یعنی نماز و روزه
ذمه او قضا باشد غسل و وضو و تیمم بچه نیت گذارد
ارشاد فرمایند   بینوا توجروا

جواب درینصورت وضو و غسل به نیت
وجوب هم تواند و به نیت قربت علی الاظهر

[illegible]

مسئلہ مین کہ زید پابند استخارہ تھا اور شک
و وہم اوسکو تھا اور جس اولاد اور عزیز کے
نام پر کہ آتا تھا اوسکے نام پر اپنے واسطے جائداد
خرید کرتا تھا اور بعد خرید کے محاصل وغیرہ
اوسکا اپنے صرف مین لاتا تھا اور اوس جائداد
مذکور سے جسوقت ضرورت اوسکو ہوتی
تھی جس اولاد کے نام کی وہ جائداد ہو اور
جس جائداد کی اوسکو ضرورت ہو اوسکو بیچ
کے اپنے صرف مین لاتا تھا بعد فوت ہونے
زید کے اوسیطرح زوجہ اوسکی مسماۃ ہندہ عوض
مین اپنے دین مہر صیغہ نکاح کی تمام وکمال جائداد
غیر منقولہ زید یا زوجہ کی اولاد کے نام سے
وہ خرید کی گئی ہو تمام وکمال پر قابض و متصرف
ہوئی اور جسطرح چاہا اوسکو صرف کیا کی اور
کسی اولاد زید کو عذر کسی امر مین کبھی نہوا جسکو
چاہا اوسکو دیا اور جسکو چاہا نہ دیا بعد اوسکے ہندہ
بھی قضاے الہی سے فوت کر گئی پس اسصورت
مین متروکہ ہندہ کا اوسکی تمام اولاد کو موافق
شرع شریف کے ملیگا یا بعض اولاد کو کہ جسکے نام
سے زید نے موافق استخارہ اور یمن و برکت
کے لیے اپنے واسطے خرید کیا تھا وہی پاوے

بطریق اسم فرضی کے تھا اور اصل مالک زید
تھا تو جائداد داخل متروکہ زید ہوگی اور حسب
سہام شرعیہ کے ورثہ شرعیہ پر منقسم ہوگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ آب نیشکر بملاقات دست کافر نجس شدہ
باشد بعد سرکہ شدن نزد خدام والا طاہر خواہد
بود یا نہ بینوا توجروا

جواب طاہر نخواہد بود وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص اہلسنت سے بموجب
اپنے مذہب کے اپنی زوجہ کو طلاق دے
اور وہ عورت مذہب اثنا عشری اختیار
کرے تو اوس سنے نکاح جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بعد انقضاے عدہ نکاح کر سکتا
ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ اگر کوئی شخص ساتھ کسی عورت ناکتخدا کی
زنا کرے اور بعد زنا کے نکاح کرے تو شرعا
نکاح جائز ہے یا ناجائز بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال قے اضطراری مبطل صوم ہے یا نہین بینوا توجروا

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
که بیع سرگین جانوران حلال و حرام و نیز ابوال
آنها برای شرب یا استعمال دیگر جائز است یا نه
بینوا توجروا

جواب بیع بول و غائط غیر ماکول اللحم جائز نیست
و در بیع سرگین جانوران حلال اختلاف است
بعضے قائل بحرمت بیع شده اند و اکثرے از علما
بیع آنها جائز دانسته اند بجهت آنکه همه آنها
محکوم بطهارت است و انتفاع بآن جائز و
هو الاشهر الاقوی بلکه سید مرتضی رضی الله عنه
دعوای اجماع بر صحت بیع آنها فرموده اند و همچنین
در ابوال ماکول اللحم سوای بول شتر اختلاف
است و مشهور جواز بیع است و اجتناب احوط
است و در بول شتر اقوی جواز بیع است
مطلقا و بعضے آنرا مقید بحال ضرورت کرده اند و
این اقرب باحتیاط است و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین
مسئله که در بلاد هند مروج است که عذرات
غیر ماکول اللحم را در قاذورات می اندازند و چون
کثیر میشود آنرا می فروشند و در اراضی زراعات و
باغات می اندازند و آنرا در عرف هند پانس میگویند
و بعضے عذرات را در جای محفوظ می دارند و
و شرا جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب بعض متاخرین از معاصرین درخصوص
این مسئله فرموده اند که جمع کننده عذرات را
حقے و اختصاصی دران حاصل میشود هرگاه قصد انتفاع
داشته باشند نه قصد تحصیل مال پس اگر صلح کند یا اباحه
در بدل مال یا عوضی در خصوص رفع قبض و اختصاص
خویش و بقبض و ید جائز خواهد بود نه بعنوان بیع و ظاهر آنست
که هرگاه عذرات مستحیل باجزای ارضیه شود پس بیع
آن بعد ثبوت استحاله صحیح خواهد بود و قبل استحاله
حکم بصحت بیع نتوان کرد و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که
بیع سگان شکاری جائز است یا نه و در بیع
دیگر اقسام سگ چه حکم است مفصل بیان
فرمایند بینوا توجروا

جواب بیع سگ جائز نیست و چند اقسام سگ
از ان مستثنی است و از الجمله است کلب صید معلم
یعنی سگ شکاری و آن عام است از سلوقی و غیر
آن و بعضے مقید کرده اند بسلوقی و آن ضعیف
است و از الجمله است کلب ماشیه یعنی سگی که
نگهبانی گله میکند و کلب حائط یعنی سگی که نگهبانی
بستان میکند و بعضی سگ خانه نیز بآن ملحق

و کلب حائط و کلب زرع اختلاف است مشهور
درمیان قدمای علما منع است از بیع کلاب ثلثه
و شیخ ابوجعفر طوسی علیه الرحمه قائل بجواز شده و
این مذهب مشهور است بین المتاخرین و اجتناب
احوط است و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئله که بیع و شرای شاخهای
جانوران شکاری حلال غیر ذبیحه و جانوران حرام
برای استعمال دسته کارد وغیره و نیز پوست
و استخوان جانوران مذکور جائز است یا نه و استعمال
اجزای میته و انتفاع بآن بدون بیع و شرا
حرام است یا حلال بینوا توجروا

جواب میته حیوانی که نفس سائله داشته باشد نجس العین است
و بیع آن حرام است مطلقا و اجزای میته که حیات
در آن حلول نکرده باشد و نجس العین نبود بیع آن
جائز است و انتفاع بآن حلال است مثل شاخها
و سمها و ناخنها و اما انتفاع بنجس العین پس علما در جواز
و عدم جواز آن خلاف کرده اند و الاحتیاط سبیل النجاة

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که
اجاره مکان وغیره برای زنان فواحش یا ساختن
خمر یا دیگر محرمات و همچنین بیع آن برای این چیزها
یا بدست غیر او حلال است یا حرام بینوا توجروا

جواب اجاره و بیع مکان و غیر آن برای محرمات
جائز نیست و فروختن انگور و خرما وغیر آن بدست کسی
آنکه شراب سازد حرام است خواه شرط کرده باشد
در بستن عقد یا نه لکن اگر قصد آن نداشته باشد
و بدست خمار بیع کند و بداند که او ضرور ازین چیزها
شراب خواهد ساخت پس درین مسئله خلاف است بعضی
قائل بحرمت بیع شده اند و اکثری از علما مکروه میدانند
و مسئله از اشکال خالی نیست پس اجتناب از بیع کردن
احوط است و بیع این اشیا بدست کسی که شراب
نسازد مضائقه ندارد و همچنین اگر نداند که خمار ازین
اشیا شراب خواهد ساخت و یا علم قطعی بنفی اتخاذ
خمر داشته باشد بیع آن صحیح خواهد بود و هو العالم

سوال بیع مسوخات مثل فیل وغیره جائز است
یا نه و در بیع سباع بهائم مثل شیر و گرگ وغیره و
همچنین در بیع سباع طیر مثل باز وغیره چه حکم است و در هندوستان
مروج است که زاغ برای صدقه مریض وغیره
می فروشند و همچنین اکثر طیور را مثل طوطی وغیره
در قفس میکنند بیع آنها جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب بیع مسوخات که منافع آن [illegible] باشد
جائز است علی الاقوی و در سباع بهائم و طیر که [illegible]

و در بیع زاغ که در هندوستان برائے صدقه مروج ا
احوط اجتناب است ولکن بقصد استخلاص اگر
چیزی داده شود باکی نیست مضائقه ندارد و بیع طوطی وغیره
جائز است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
که عوام مین رسم ہے که جو مرغی که مثل مرغ کے
بانگ دیتی ہے اوسکو منحوس جانکر ذبح کر ڈالتے
ہین آیا شرعًا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نحوست اوسکی ثابت نہین اور ذبح کرنے
نکرنے مین اختیار ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
که مشہور ہے که بادشاہون سے بعد واجبات کے
سواے عدالت کے اور عبادت کا سوال نہ
ہوگا بینوا توجروا

جواب تصریح اس مضمون کی تو خیال مین
نہین لیکن بادشاہان عادل کی عدل کو اگر حق تعالے
کفارہ اونکے معاصی کا گردانے تو عجب نہین گاہ
وہ اہل ایمان سے ہون اور اگر کفار سے ہون اور
اعمال خیر مثل عدالت وغیرہ کے اونسے سرزد ہوے
ہون تو جزا اوسکی دنیا مین حق تعالے اونکو عنایت
فرماے گا اسواسطے که آخرت مین اجر و ثواب
سے اونکو بہرہ نصیب نہین لیکن تخفیف عذاب اگر عمل

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مین که مشرکین سے روغن لیکر اور اوس کے دہوئین
سے کاجل پار کر استعمال مین لانا جائز ہے یا
نہین بینوا توجروا

جواب اگر دہنیت نہ رکہتا ہو تو اجتناب احوط ہے
ولا لازم وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین که مشرک حقہ پیتا ہے اوسکی چلم لیکر اپنے حقہ
پر رکہکر پینا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر نجاست تماکو کی معلوم ہو تو اوس سے
اجتناب چاہیے۔ وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
که ایک مسجد مدت سے کہنہ اور شکست ہو گئی ہے که
بسبب شکستگی کے نماز اوس مین نہین ہوتی اور عمارت
سے معلوم ہوا که زمین مسجد غصبی ہے لیکن بمقابلہ
فریقین قوت عدم غصبی مین پائی جاتی ہے پس بسبب
شکستگی مسجد کو کہود کر از سر نو بنا سکتے ہین یا نہین اور
اوس صحن مسجد مین ایک جانب وقت تعمیر مسجد سبیل جناب
سید الشہدا بنوائی جاوے تو جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر غصبیت زمین ثابت نہین ہے تو نماز اوس مین
پڑہ سکتا ہے اور ہدم مسجد واسطے توسیعہ و ترمیم کے
جائز ہے اور مکان سبیل کی واسطے زمین مسجد پر بنوانا

شرع متین اندرین مسئلہ کہ وقتیکہ نطفہ در رحم
ہندہ قرار گرفت وہنوز صورت انسان نشدہ
یعنے ہنوز علقہ ومضغہ است وسمے زید اسقاط
نمود درچنین صورت قصاص دارد یانہ ودر صورت
قصاص قصاص چیست وہم ارشاد شود کہ در وقت
تام الخلقہ قصاص چیست مفصلا ارشاد فرمایند

جواب دیت نطفہ مستقرہ بست دینار است
ودیت مضغہ شصت دینار واگر استخوان داشتہ
باشد دیت آن ہشتاد دینار واگر تام الخلقہ
بود لیکن ولوج روح درو نشدہ باشد دیت
آن صد دینار است وبعد ولوج روح اگر
پسر است دیت کاملہ لازم خواہد شد واگر
دختر است نصف دیت لازم خواہد شد

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ کہ
آنچہ در بعضی روایات وارد شدہ من احدث فی الصلوۃ
فلیاخذ بانفہ ویخرج من الصلوۃ یعنی ہر کہ حدث واقع شود
درحال نماز پس باید کہ بینی خود بگیرد واز نماز بیرون آید پس معلوم نشد
کہ مصلحت در امر گرفتن بینی درحال نماز فرمودہ اند بینوا توجروا

جواب سبب این واللہ یعلم آنست کہ تا دیگران را انکشاف متوہم شود وامر
برایشان ملتبس گردد وہمین امر از قبیل استحیا وتستر عیب است واخل

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

اور ایک پسر زوجہ اوسے سے اور ایک برادر
اور تجہیز وتکفین برادر زید نے کی اب برادر زید
کہتا ہے کہ کل متروکہ زید کا مجکو چاہیے اسواسطے
کہ تجہیز وتکفین مینے زید کی ہے پس جو کہ حکم
شرع شریف ہوا اوسکو عمل مین لاؤن بینوا توجروا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ بانات یا اون یا حبال وغیرہ کا لباس
پہن کر نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بانات واون اگر مسلم کی ہاتہ سے بنی ہو
تو نماز اوس سے پڑہ سکتا ہے اور حبال کے
لباس سے بھی جب تک کہ یقین نجاست حاصل
نہو نماز پڑہ سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ ریشمی گوٹ اگر ساتر نہو تو نماز پڑہ سکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب ظاہرا مضائقہ نہین ہے اور اجتناب احوط ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے
زنا کیا ہو تو دوسرا شخص اوس عورت سے
بعد کیچہ روز کی متعہ کر سکتا ہے اور اگر اوسی روز
یا دوسرے روز متعہ کرے تو صحیح ہے یا نہین

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین
اندرین مسئله که اگر وقت غسل حیض و نفاس
قبل از غسل وضو کند جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب برای غسل حیض و نفاس
وضو باید کرد مقدم باشد خواه موخر
وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که
شخصی بضرورت سفر کرد در اثنای راه وقت نماز
رسید و آب موجود نیست که وضو سازد در چاهی
رسید و هنود آن را دید که ظرف و ریسمان
نزد شان است و وقت نماز مضیق است درین صورت
جائز است که از ظرف و ریسمان آنها آب از چاه کشیده
وضو سازد یا نه بینوا توجروا

جواب اگر علم و یقین به نجاست ریسمان نباشد یا
اگر ریسمان نجس باشد و آب از بالای آن بظرف
نریزد مضائقه نخواهد داشت وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین
مسئله که از آب قلیان که رنگ آن بغیر نجاست
متغیر شده باشد وضو میتوان کرد یا نه بینوا توجروا

جواب جائز است اگر آب مضاف نشده
باشد و الا صحیح نخواهد بود وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین

[illegible]
ضروری است یا اینکه اگر در شکنهای جلد محسوس
نشود امرار ید تنها ضروری خواهد بود یا کشیدن
امرار کف مبلول از ناخن تا کعب کافی است
اگر چه بلت در شکنهای جلد محسوس نشود بینوا توجروا

جواب ظاهر اگر باطن شکن نمایان نباشد
مسح لازم نخواهد شد اگر چه احوط خواهد بود وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین
مسئله که در وضو مسح بطریق معروف واجب
است یا در عکس آن هم وضو تمام خواهد گردید
مثلاً در وقت مسح انگشتان را از کعبین بطرف
اصابع بیارد یا در مسح سر اصابع را از پائین به
اعلی برد بینوا توجروا

جواب در جواز عکس اختلاف است و احوط آنست
که مسح را بطریق معروف بعمل آرد وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین
مسئله که اگر در دست کسی یک انگشت یا دو انگشت
زائد بوده باشد در وضو غسل آن لازم است یا نه بینوا توجروا

جواب لازم است وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که
غسل ارتماسی بانطور جائز است یا نه که تا کمر در آب
نشسته اول عضوی را تر کند و بعد

بینوا توجروا

جواب احوط آنست که تمام بدن را از آب بیرون آورده یکدفعه در آب داخل شود و در صورت تحقق ارتماس تدریجاً حکم بلزوم اعادهٔ نماز مشکل اگرچه احتیاط در اعاده است وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که رنگ سرمه که در چشم معلوم میشود بغیر دور کردنش غسل صحیح خواهد بود یا نه بینوا توجروا

جواب سرمه که بظاهر اجفان باشد اگر مانع وصول آب باشد ازاله آن لازم خواهد بود والا فلا وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که شخصی غسل میکرد و هنوز غسل تمام نشده که از وحدتی صادر گشته در صورت غسل را تمام کند یا غسل را ازانجا ترک نموده از سر نو غسل نماید بینوا توجروا

جواب احوط آنست که غسل را تمام کند و وضو هم نماید و باز اعادهٔ غسل هم نماید وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که مشهور است که غسل کردن بروز شنبه موجب قرضداری و بیماری است بینوا توجروا

زید جانب مشرق و مغرب و جنوب و شمال رو کرده غسل نموده چنین غسل صحیح خواهد بود یا نه بینوا توجروا

جواب غسل بهر طرف که کند مضائقه نخواهد داشت

سوال با قولکم ادخال حشفه در فرج زن یا عدم انزال انتشار غسل بر طرفین می باشد یا نه هرگاه بمجرد ملاقات عضوین انزال شود آیا بر فاعل غسل واجب می شود یا نه بینوا توجروا

جواب ادخال حشفه موجب غسل طرفین است اگرچه انزال هیچ یک از طرفین متحقق نشود ظاهرا اختلافی دران نیست و اگر ملاقات فقط تماس بدن بدن ادخال سبب انزال شود غسل بر کسی است که منزل شود مرد باشد یا زن وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که وضو در غسل جنابت باید کرد یا نه بینوا توجرو

جواب نباید کرد وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ زید نے ہندہ سے بارہ برس کے سن مین نکاح دائمی مہر دو ہزار روپیہ

برس تک نہ دیکھی اب اگر عمر نر ہندہ بے دید
اور ہندہ کو طلاق پر راضی کریں تو ہندہ
کو کسقدر مہر سے ملنا چاہیے لہذا امیدوار ہے
کہ جو خدام والا کے نزدیک ہو تحریر
فرمائیے بینوا توجروا

جواب اگر وطی واقع ہوئی ہے تو کل مہر
والا بعد طلاق نصف مہر ذمہ شوہر
لازم ہوگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئلہ کہ اگر بسبب خوف در حال تقیہ ممکن نیست
کہ جریدتین در کفن بگذارد بغیر جریدتین جائز
است کہ میت را دفن کند بینوا توجروا

جواب اگر گذاشتن جریدتین در کفن ممکن
نشود در قبر گذارد و اگر این ہم ممکن نشود بغیر جریدتین
دفن نماید زیرا کہ جریدتین برائے میت واجب
نیست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے و مفتیان
شرع متین اندرین صورت کہ در تکفین حکم
بالغ و نابالغ یکسان است یا تفاوتے دارد بینوا توجروا

جواب تفاوتے ندارد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئلہ کہ زید از جہان بگذشت و بخرالیہ کہ

برائے کفن او چہ کردہ شود بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ از ملبوس او کفن
او نماید بشرطیکہ طاہر باشد و تکمہ کہ بعبر باز را است
منقطوع شود و لقائے آستین قبا سے حتے
ندارد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ در وقت تکفین
استقبال میت ہم ضرور است یا نہ بینوا توجروا

جواب استقبال میت وقت تکفین
مستحب است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ شخصے مرد و متروکہ گذاشت وارثے ندارد و
حاکم شرع ہم در آنجا موجود نیست در یصورت
مسلمین را جائز است کہ از متروکہ او تکفین
او نمایند بینوا توجروا

جواب اگر میت متروکہ گذاشتہ مسلمان
را لازم است کہ از متروکہ بقدر حیثیت او در
مصارف دفن و کفن صرف نماید وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئلہ کہ خوشبو کردن کفن چگونہ است بینوا توجروا

جواب خوشبو کردن کفن سوائے [illegible]
[illegible] است وہو العالم

مسئلہ کہ طور یکہ کفن زوجہ بر شوہر واجب ست

ہمچنین کفن دیگر واجب النفقہ اقارب باشند یا

غیر آن واجب است یا نہ بینوا توجروا

جواب این حکم کلیہ نیست کہ ہر واجب النفقہ

باشند کفنش واجب بود لیکن کفن غلام بر آقا

واجب است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ

لڑکی کس سن مین بالغ ہوتی ہے اور کون سے

سال اطلاق بلوغ کا اوسپر عند الشرع کرکے تکلیفات

شرعی اوسپر جاری کیے جاتے ہین اور عقود

شرعیہ کس سن مین اوسپر کیو جاینگے بینوا توجروا

جواب جبکہ عورت کا سن نو برس کامل کا ہو تو اوسکو بلوغ

شرعی ہو جاتا ہے اور احکام شرعی اوسپر جاری ہونگے اور عقود مین

بلوغ مع الرشد شرط ہے اور رشد کی کوئی حد معین نہین

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

کہ بلوغ عورت و مرد کو شرعًا کس عمر مین

ہوتا ہے بینوا توجروا

جواب بلوغ سنی مرد کا بعد پندرہ برس

کے ہے اور عورت کا بعد نو برس کے ہوتا

ہے اور بغیر اسکے جبکہ علم خروج منی کا ہو جاوے

بمشاہدہ یا بہ علامات دیگر تو بلوغ ہو جاویگا اور

علامات بلوغ عورت و مرد کو جو لکھے ہیں

اور بعضون کے نزدیک داڑھی نکلنا بھی علامت

بلوغ کی لکھی ہے پس اگر اسمین بعض علامات بھی

پائی جاوینگی تو وہ بالغ ہوگا اور اگر یہ علامات نہ پائی

جائین تو بعد سن مذکور کے مرد ہو یا عورت

بالغ ہو جائیگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین

مسئلہ کہ نماز جنازہ واجب کفایہ

است معنی آن چیست بینوا توجروا

جواب مراد از کفائی آنکہ نماز میت شیعہ اثنا عشری

بعد حصول علم بہ فوت آن بر ہمہ مسلمانان واجب

میشود لکن اگر یکے ہم از ایشان بجا آورد از دیگران

ساقط گردد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ

کہ نماز بر میت چند سال باید گذارد بینوا توجروا

جواب مشہور درمیان علما آنست کہ طفل

شش سال کامل نداشتہ باشد نماز جنازہ

واجب نیست و ابن عقیل عمانی نماز

را بر بالغ واجب دانستہ و ابن بلغ

جنید بر مطلق صبی نماز را واجب میداند

دون السقط وہو العالم

مسائل

چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع متین اندرین
مسئلہ کہ ایک عورتکا نکاح ساتہ ایک مرد سنی کے
بطور اونکے ہوا بعد چند عرصہ کے تائید خدا سے وہ
عورت شیعہ ہوگئی اور اپنے شوہر سے ناراض رہنے
لگی مگر بسبب ظلم اپنے شوہر کے اظہار اپنے تشیع
کا نکر سکتی تھی اور جسدن سے وہ شیعہ ہوئی اوس
روز سے اوسنے اپنے شوہر سے مقاربت بھی نہین
کی یہانتک وہ بیزار ہوئی کہ اوس شوہر کے پاس
سے فرار کرکے مخفی بسبب اوسکی خوف کے کسی
اور شہر مین مسکن گزین ہوئی پس اگر وہ عورت
کسی مرد شیعہ سے نکاح کرے تو نکاح شوہر ثانی
کا بغیر طلاق شوہر اول کے صحیح ہے یا نہین
اور اگر صحیح ہے تو کچہ عدہ بھی اوسکا ہے یا
نہین بینوا توجروا

جواب بغیر طلاق کے صحیح نہین وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ اگر اسیطرح اور کسی ملت کی عورت کا معاملہ
پیش آوے تو اوسکا کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب اگر زوجین کفار ہون تو بعد مسلمان
ہوجانے زوجہ کے نکاح باطل ہوجایگا لیکن تا
انقضاے عدہ دوسرے سے نکاح جائز نہین
کے وطی کرے گا تو اوس پر حرام مؤبد
ہوجائیگی وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ
اگر پاؤن کے مسح کرنے مین اونگلیونکی سرے سے
مسح کی حد تک کے بیچ مین بباعث عجلت کے یا
اور سبب سے کسی اونگلی کے پاس سے حد مسح
تک برابر پانی نہ پونہچا ہو تو ہوسکتا ہے کہ جہان پانی
نہ لگا ہو تو دوبارہ ہاتہ سے تر کرلے یا پھر شروع
سے مسح کرے بینوا توجروا

جواب پھر مسح کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ اگر اثناے وضو مین کسی عضو پر اعضاے
وضو سے یا اور کسی جگہ سواے اعضاے
وضو کے کوئی نجس چیز لگجاے تو اوسکے طاہر کرنیکے
بعد جہانسے وضو چھوڑا ہے وہین سے وضو کرے
یا از سر نو تازہ کرے یعنے نجس چیز کے لگجانے سے وضو
باطل نہوگا بینوا توجروا

جواب اگر اعضاے وضو سے کوئی عضو اثناے
وضو مین نجس ہوجاے تو بعد تطہیر اوسکو خشک
کرکے وضو کو تمام کرے از سر نو وضو کا کرنا لازم نہین
مگر یہ کہ تطہیر وغیرہ مین اسقدر دیر ہوجاے کہ موالات
فوت ہو تو از سر نو وضو لازم ہوگا اور نجس کے

[illegible]

کہ پارچۂ نجس کے پاک کرنے کی ترکیب اسیطرح

سنی ہے کہ پہلا ازالۂ نجاست کرکے اوسے نچوڑے

بعد ازان ہاتھہ کو ترڑادے پس بعد اسکے ٹرڑے

وغیرہ کے علاوہ اسکے تین مرتبہ اور اوس پارچہ

کو پانی ڈالکر نچوڑے اور ہر نچوڑنے کے بعد تین

تین مرتبہ ہاتہ کو ترڑا دینا چاہیے آیا حضور کے نزدیک

بھی اسیطرح ثابت ہے اور درحالت جواز صورت

مرقومہ لنگی باندہ کے کیونکر غسل کرے اسلیے کہ لنگی

باندہ کر جب ازالۂ نجاست بدن کیا تو وہی نجاست

لنگی مین بھی لگ گئی اوسوقت مین لنگی کی طہارت

مثل پارچۂ مذکورہ کے کیونکر ہو سکتی ہے بینوا بالتفصیل

توجروا بالتفصیل

جواب بعد ازالۂ نجاست کے ترڑا دینا اور

بعد اوسکے نچوڑنا ایک مرتبہ کافی ہے غیر نجاست

بول مین اور دو مرتبہ احوط ہے اور تین مرتبہ

افضل ہے اور ہاتہ کو بعد نچوڑنے کے ایک مرتبہ

پاک کر لیوے اور اگر لنگی نجس ہو تو اوسکو بھی بطریق معہود

پاک کر لیوے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

کہ زید کو بارہ برس کے سن مین بلوغ باحتلام ہوا

اسصورت مین زید نیت غسل جنابت کی کرکے

سوال ما قولکم شمع و چراغ اگر از شغلۂ چراغ روغن

نجس افروختہ شود طاہر است یا نجس بینوا توجروا

جواب اگر اجزاے غیر مستحیلۂ دہن نجس با آن

مخلوط نشود طاہر است وہو العالم

سوال زیارات ائمۂ ہدا علیہم السلام کے

بعد یا پہلے سواے حضرت امام حسین علیہ السلام

کی زیارت مبسوطہ کے دو رکعت نماز کا پڑھنا بھی

کیا جزو زیارت ہے یعنے جناب سید الشہدا

علیہ السلام کی زیارت مین لکھا ہے کہ اسکے بعد

دو رکعت نماز پڑہے مگر اور زیارات مین اکثر

قید نماز نہین ہے صرف اتنا مرقوم ہوتا ہے

کہ فلان روز مثلاً انحضرت کی زیارت پڑہے پس

ہو سکتا ہے کہ ایسی زیارتین بے دو رکعت نماز

کے پڑہ لے سواے اون زیارتونکے جنمین

نماز کی قید ہے بینوا توجروا

جواب جس زیارت مین نماز منقول نہین

اوس مین نماز کا پڑہنا ضرور نہوگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ

کہ اذان و اقامت کہنے مین کسی طرف منہ

پھراکے دیکھے یا کوئی بات کرے بینوا توجروا

جواب مکروہ ہے وہو العالم

کرے اوسی عمل کا علم بھی لینا بعد کلمہ مباح ہونے
نماز کے ضرور ہے یا یہی نیت کافی ہے کہ وضو
کرتا ہوں میں واسطے مباح ہونے نماز کے اور دور
ہونے حدث کے قربۃً الی اللہ یعنے مثلاً قرآن
مجید کے پڑہنے کے واسطے یا مس کرنے کے لیے
وضو کرے تو اوسمیں بھی واسطے مباح ہونے
نماز کے لکھا جاوے یا بجائے نماز قرآن وغیرہ
پڑہنے کی نیت کرے بینوا توجروا

جواب نیت قربت کافی ہے زیادہ قیود کی ضرورت
نہیں اور اگر تفصیل اوسکی ذہن میں لاوے تو خوب ہے واللہ العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس
مسئلہ میں کہ بہ نیت قربت وضو کرنا ہر ایک عمل
مستحب و سنت و واجب کے لیے کافی ہوگا
یا سنت کے لیے بہ نیت سنت اور واجب و
مستحب کے لیے بہ نیت واجب و مستحب
وضو کرنا چاہیے اور اگر وقت نماز داخل ہو چکا ہو
تو نماز واجبی کے لیے بہ نیت قربت وضو کافی
ہوگا یا خیر یعنے جب وقت نماز کا داخل ہوا اوس وقت
واجب کی نیت سے وضو نہیں کیا صرف قربت
پر اکتفا کی آیا یہ جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب نیت قربت کافی ہے وہو العالم

[illegible]
شب کو سردیانی تو کیسا آب گرم سے بھی غسل نہیں
کرسکتے پس ایسے اشخاص میں اگر کوئی ماہ رمضان
میں محتلم ہو یا مجامعت کرے تو تیمم کر کے صبح تک
بیدار رہے اور اوسی تیمم سے نماز صبح پڑہے
درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر مظنہ ضرر ہو تو تیمم کرسکتا ہے
والا غسل کرنا چاہیے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ
میں کہ جس چاہ میں ہنود بکثرت مثل چمار وغیرہ
پانی بھرتے ہوں اوس چاہ کے پانی کا استعمال
جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب آب چاہ بنا بر مشہور حکم آب جاری
میں ہے جب تک اوصاف ثلثہ میں تغیر بنجاست
حاصل نہو نجس نہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ
میں کہ مثلاً چھوٹا نمک کہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے
اور مثل شورہ کی برسات میں نم ہو جاتا ہے اور گرمی
میں خشک ہو جاتا ہے آیا استعمال اوسکا
مشرک کے ہاتھ سے جائز ہے یا نہیں مطلقاً
اور جبکہ خشک ہو جاتا ہے اوس وقت مشرک
کے ہاتھ سے لیوین یا نہیں جو حکم ہو

ہو اور علم نہو کہ حال رطوبت مین مشرک نے اوسے
مس کیا ہے تو نمک پاک ہے لینا اوسکا مشرک
سے جائز ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ چرم میتہ از دباغت اہل اسلام یا کفار
نجس خواہد ماند یا نہ بینوا توجروا

جواب دباغت مطہر نیست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ گرفتن شیرینے خشک مثل لڈو پیڑہ
وغیرہ از مشرکانے کہ از دست خود طیار نمی سازند
بلکہ از جاے دیگر آوردہ می فروشند و یا تقسیم
می نمایند برائے دیوالی یا غیر دیوالی و خریدن برائے
مجلس عزاے حضرت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء
جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اجتناب احوط است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ موم دوکان ہندو سے لیکر
استعمال کرنا اوسکا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر خشک ہووے تو مضائقہ
نہین ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین

کاغذ پر قرآن شریف کا لکھنا یا ادعیہ ماثورہ کا جائز
ہے یا نہین اور اگر کسی کا ہاتھ تر اوسپر پڑے
تو دہونا ہاتھ کا لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اصل طہارت ہے جبتک کہ
علم اوسکی نجاست کا حاصل نہو وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ تیمم بر تکیہ یا لحاف و امثال آن کہ بر
گرد و غبار باشد جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر تیمم بر خاک ممکن نہ شود تواند
نمود بشرطیکہ سطح خاک بالاے آن باشد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ جوڑی کانچ دلاکھہ را کہ کافری سازند
پوشیدن زنان از در نماز وغیرہ جائز است
یا نہ و از شستن بآب طاہر میشود
یا نہ بینوا توجروا

جواب صورت ثبوت نجاست بتطہیر طاہر شس طاہر
خواہد شد و پوشیدن مضائقہ نخواہد داشت
لیکن در حال نماز اجتناب احوط است وہو العالم

سوال یاقوت لکم کہ ظرف گل خام یا کلوخ خاک کہ نجس شدہ
افتاب آنرا پاک میکند یا نہ بینوا توجروا

جواب طہارت ظروف گلی و کلوخ خاک از زمین برداشتہ

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ اگر کر
بھر پانی یا اوس سے زیادہ سے حوض مین اور اگر اوسمین
کتا پانی پی جاوے یا پیشاب کرجاوے تو وہ پانی
حوض کا طاہر ومطہر ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب حوض مین اگر کر بھر پانی ہے اور اوسمین
سے کتا پانی پی جاوے تو نجس ہوجائگا اور اگر
پیشاب کرجاوے اور پیشاب کرنے سے بعض
اوسکا متغیر ہوجاوے تو کل نجس ہوجاوے گا

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اندرین
مسئلہ کہ مس قرآن مجید بدون وضو یا مس حروف
قرآن مجید بے وضو کے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب حروف کو مس نہین کرسکتا اور اوراق و
حواشی وغیرہ مس کرسکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ قبل غسل جنابت کے
خضاب بالو مین یا حنا دست و پا مین لگاوے
اور بعد اوسکے غسل کرے تو طہارت غسل سے
ہوجائیگی یا نہین بینوا توجروا

جواب قبل غسل جنابت خضاب کرنا اور
حنا دست و پا مین لگانا مکروہ ہے لیکن اگر بعد
لگانے حنا کے اوسکو چھوڑا ڈالے کہ فقط رنگ
... جائیگا

ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ حوض ہنود
نے اپنے ہاتھ سے کاشی وچونہ وغیرہ سے تیار
کیا ہو اور ہنود نے اس حوض مین اپنے ہاتھ
سے پانی بھی کل حوض مین بھرا ہو بارش کے
بعد وہ حوض طاہر ومطہر ہوجاوے گا یا نہین

جواب سطح مماس آب طاہر ہوجائگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ مرد مومن جائے مقیم است
و بجہ اطبائے فرنگ وادویہ خشک وتر وعرق ساخت
ولایت فرنگ دیگر میسر نمی آید پس استعمال آن در
حالت مرض چہ حکم دارد بینوا توجروا

جواب اگر علم نجاست وحرمت آن اشیا
حاصل نباشد استعمال آن جائز خواہد بود
وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ منی حیوان ماکول اللحم طاہر است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر نفس سائلہ دارد طاہر نیست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئلہ کہ زید از دست مشرک غسل گرفتہ
استعمال کرد و نماز پنجگانہ نیز بجا آورد استعمال
این غسل جائز خواہد بود یا نہ و نماز صحیح خواہد بود

[illegible] وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ
مین کہ شب کو احتیاج غسل کی ہوئی اور سحر کو ہر چند
تلاش کیا مگر نشان دھبہ منی کا نہ پایا اور اوسی حالت
جنابت مین چند روز تک نماز پڑہی بعد چند سبب
اتفاق دھبا منی کا دیکھا پس نماز صحیح ہوئی یا نہین

جواب اگر مظنون ہو جاوے کہ یہ دھبہ اوسی روز
کا ہے تو اعادہ اون نمازونکا جو درمیان ہین
پڑہی ہین لازم ہوگا والا اقرب اوقات محتملہ سے اعادہ لازم ہوگا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ روٹی تنور خام کی سواے اہل ہنود کے
اوسکو کوئی نہین بناتا کھانا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر علم نجاست کا ہے تو روٹی نجس
ہو جایگی وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ اگر جانور نجس مثل سگ وغیرہ در حوض
غوطہ زند آن حوض طاہر است یا نہ بینوا توجروا

جواب ہر گاہ سگ در حوض کہ آب گیرندہ داشتہ باشد
بیفتد آن حوض نجس نخواہد شد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ خواندن دعہاے ماثورہ تعقیبات بے وضو جائز است
یا نہ [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ [illegible]
کہ پسینہ جنب حرام کا نجس ہے یا پاک اور جو
لباس مین پسینہ جنب حرام کا لگا ہووے [illegible]
اوس سے نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین اور اگر نماز
پڑہے تو صحیح ہوگی یا نہین مفصل ارشاد
ہو بینوا توجروا

جواب طاہر ہے اور نماز
اوس لباس مین جسمین عرق جنب حرام کا [illegible]
ہو پڑہ سکتا ہے کما ہو مختار والدی العلامہ [illegible]
مقامہ فی دار السلام وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ امانت رکھنا میت کا قبر مین شرعاً کس [illegible]
مقرر ہے اور مقرر کرنے زمانہ کی بھی احتیاج
ہے یا نہین تصریحاً و تشریحاً ارشاد فرمائیے بینوا

جواب بعد دفن کے نبش قبر جائز نہین
اگرچہ بقصد سپرد کرنے کے ہو وہو العالم

سوال ما قولکم کہ اشیاے خوردنی خشک [illegible]
ٹٹی یا پوڑی وغیرہ ہندو سے لیکر کھانا جائز
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر ہندو نے اپنے ہاتہ سے
بنائی ہے تو اجتناب کرنا چاہیے وہو العالم

ہاتھ مین کپڑے سے کو کہولکر لٹکادی اور دوسری جو پانی دہا
باندہ کر ڈالکر پاک کر سکتا ہی یا نہین اور اگر یہ جائز نہین تو
کیونکر پاک کرے بینوا توجروا

جواب اگر ٹرٹریہ مین سب جگہ پانی پہونچ جای اور بطریق معہود

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین صورت
کہ اگر دست کسی از روغن خوشبو خواہ عطر دہنیت
داشتہ باشد بغیر زائل کردن آن استنجاء بول
وغائط میتواند کرد یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر دہنیت مانع وصول آب نباشد
طاہر خواہد شد والا تقدیم ازالہ آن لازم است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ شخص مسلمان مرتد
گشتہ بعد آن باز مسلمان گشتہ اکنون اکل وشرب
باو جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر مسلم زادہ است توبہ اش
بحسب ظاہر مقبول نخواہد شد واجتناب
ازان لازم وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین
مسئلہ کہ مگس در بیت الخلا از نجاست برخواستہ
ہمانوقت بر بدن وپارچہ می نشیند نجس میکند

جواب اگر اثر نجاست بر جامہ وبدن باشد
شود نجس خواہد بود والا فلا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ
کہ گرفتن قند سیاہ خشک از بقالان ہنود کہ یقین
ومعلوم است کہ آنہا خود نمیسازند وہمچنین روغن
گاو وچراغ ہرگاہ یقین نباشد کہ دست شان بآن
رسیدہ جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب گرفتن قند سیاہ خشک جائز است
وروغن گاو اگر در ظرف چرمی نباشد ودست کافر
بآن نرسیدہ باشد مضائقہ نخواہد داشت وہمچنین
روغن چراغ بلکہ اگر روغن چراغ نجس باشد برای
اسراج تحت السماء توان گرفت وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ
کہ اگر صحن مسجد نجس بول یا اور نجاست سے نجس
ہو جاوے اور تابش آفتاب بھی ممکن ہے مگر اسوقت
غیر ممکن ہے آیا آب قلیل سے پاک ہو سکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر زمین سر شیب ہو کہ غسالہ اوس سے
منفصل ہو سکے تو آب قلیل سے پاک ہو جاویگا
ورنہ آفتاب نکلنے کے وقت اوسکو تر کردے
تو بعد خشک کرنے آفتاب کے وہ طاہر

مین کہ کوئی شخص بہ نیت ثواب للہ کا مسافرین کیلیے
سبیل رکھوا دے کہ ہندو و مسلمان علی العموم
وہان پانی پیوین اور درصورت تعمیم ہر دو فریق
ہندو و مسلمان کے درصورت مقرر کرنے مرد
ہندو کے واسطے پانی بھرنے اور پلانے کو ہوسکتی
ہے آیا ایسی سبیل مین کچہ ثواب ہے یا نہین
باین خیال کہ آب مس کردہ ہندو و مسلمان ہوینگے
سبیل رکھنے والا آثم ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب آب نجس مسلمان کو پلانا نچاہیے
بلکہ کافر کو بھی وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ بر جانماز مصلی اگر آب دہن فیل افتادہ باشد تطہیر
آن واجب است یا نہ بینوا توجرو

جواب تطہیر ضرور نیست مگر براے
نماز ازالہ عین آن مے باید اگر جرم
و سختی بعد خشکیدن باقے ماند
دور نماید وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ چھپکلی کہ بفارسی چلپاسہ میگویند اگر بدن و
رطوبت بر جسم کسی افتادہ باشد غسل و تطہیر
آن ضرور است یا مسنون وہو العالم

سنت است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ ریم محض نجس ہے یا پاک بینوا توجروا

جواب ریم پاک ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ بول و براز موش نجس است یا نہ بینوا توجروا

جواب ظاہر آنست کہ نجس باشد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ در خوردن مشک کہ ظاہرا از خون بود است
چہ حکم است بینوا توجروا

جواب بعد استحالہ حرمت آن معلوم
نیست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ تخم مرغ ہرگاہ خونے دراو دیدہ شود پاک است
یا نجس بینوا توجروا

جواب حکم بنجاست تخم مرغ بجہت خونے قلیل
کہ دران ظاہر میشود مشکل است ظاہر این است
کہ نجس نہ شود لیکن اجتناب احوط است وہو العالم

سوال ما قولکم کہ مابین وضو یا بعد نیت سخن
کردن جائز ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز ہست وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئله که شخص مرحوم واجب الحج بود
انتقال کرد و ارثش ادای حجه خود بایند بعد
علمای دین نائب الحج مقرر کرد تا نائب مذکور را
جای مسکن مرحوم بنام حج روانه شدن ضرور
و درست است یا نه اگر بلا روانگی از مقام مسکن
مرحوم از جای غیر راهی حج شده بنیابتاً حج نماید تا آن
حج بلدی صحیح میباشد یا نه در باب حج بلدی علمای
دین و مفتیان شرع متین را چه حکم است بینوا توجروا

جواب بنا بر مشهور حج میقاتی مجزیست پس از هر بلد کافی

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که
شخصی میخواهد که یک کس هم شهری خود را که او هیچ
حج نکرده است و واجب الحج هم نیست نائب الحج از
جانب والدین خود مقرر کرده همراه برده روبروی
خود نیابتاً حج مرحوم بکناند باین طریق حج نیابتاً
آنکس درست است یا نه و نائب الحج که عدالت او شرط
است نادرسته باشد پس حج او صحیح خواهد
بود یا نه وهو العالم

جواب اگر آنکس قبول کند به نیابت یک شخص
ادای حج میتواند نمود از جانب دو کس یک شخص
در یکسال ادای حج نمیتواند نمود و عدالت اجیر

سوال چه میفرمایند علمای دین ائمه دین اندرین
مسئله که زید دو زوجه داشت زوجه اولی یک دختر
گذاشته فوت کرد و بعد زید مذکور زوجه ثانیه
لاولد بهمت یعنی از بطن آن پسری بود فوت شد بعده
یکه دختر که از بطن زوجه اولی بود و زوجه ثانیه لاولد وارث خود گذاشته
فوت نمود و بعد وفات زید مذکور دختر هم یک
پسر و دو دختر و شوهر خود گذاشته قضا کرد حالا
در املاک زید نزاع است پس مابین اولاد دختر
زوجه اولی زید مذکور و شوهر دختر و زوجه ثانیه لاولد
زید مذکور بکدام سوال از املاک زید مذکور منقسم
خواهد شد زوجه ثانیه زید که لاولد است چه حصه اخیر در املاک
زید خواهد یافت یا کل املاک بر اولاد و شوهر دختر
زید مذکور تقسیم خواهد شد بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومه بعد ادای سه ربع مهر
زوجه متوفاة وکل مهر زوجه ثانیه از متروکه زید و
باقی ماند ثمن بزوجه مذکوره و باقی باولاد دختر زوجه
متوفاة للذکر مثل حظ الانثیین خواهد رسید لیکن زوجه
غیر ذات الولد از اراضی مطلقاً و از عین من حیث الارض
و عماره و ابنیه چیزی نخواهد یافت آری از قیمت عماره ثمن
باو خواهد رسید وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله

بود پسر دختر و زوجہ اوسے ہر سہ بحضوری خالد
فوت شدند خالد مذکور زوجہ ثانیہ و دو دختر و
یک پسر و شوہر دختر خود کہ از محل اوسے بود و ہم عمرو
برادر خویش را وارث گذاشتہ قضا کرد پس در
املاک خالد بکدام منوال منقسم خواہد یافت اولاد دختر
خالد بوجہ محجوبیت محروم خواہد بود و عمرو برادر خالد حاجب
خواہد شد یا نہ و در املاک خالد مذکور زوجہ ثانیہ و اولاد
خالد و شوہر دختر خالد مسطور خواہد یافت یا نہ بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ
من الدیون المہریۃ وغیرہا ثمن متروکہ خالد الا ما استثنی
زوجہ و باقی اولاد و دختر خالد را للذکر مثل حظ الانثیین
خواہد رسید و برادر خالد و شوہر دختر را نصیبی نخواہد بود

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ مثلاً زید کو ایک زمین مزروعہ معلومۃ الحدود
تعدادی ۱ بیگہہ مملوکہ اوسکی مین پندرہ روپیہ کا نفع
ہر سال بوجہ زراعت ہوا کرتا ہے اور زید نے
اوس زمین کو بمقابلہ چالیس روپیہ کی چار برس کے واسطے
بکر کو برضامندی اپنے واسطے زراعت کے کہ جو چاہے
بوے اجارہ دیا اور بکر نے برضا و رغبت خود جملہ
زر اجارہ بموجب شرط تعجیل نقد حوالہ زید کر کے
اوس زمین کو واسطے زراعت خاطر خواہ کے

متذکرہ بالا اگر بکر کو بیس روپیہ کا نفع زیادہ اوس
زمین سے بوجہ زراعت حاصل ہو تو اوسکو
بیس زر نفع لینا درست ہے یا نہین و اگر شاید بقدار
اجارہ سے اوس مدت مین پندرہ روپیہ کا بکر کو
گھاٹا و نقصان ہوا تو زید کو روپیہ بقدر زر نقصان
مذکورہ پھیر دینا چاہیے یا نہین اور اندر میعاد معینہ
مذکورہ بکر کو بھی اپنی طرف سے اوس زمین کا اجارہ
اور کسیکو واسطے زراعت کے مطابق شرط مقبولہ
زید دینا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب در صورت وقوع اجارۂ صحیحہ کے نفع و
نقصان عائد طرف بکر کے ہوگا اور اگر اجارہ مین
خاص بکر کی عمل کرنے کی شرط نہوئی ہو تو اور کو اجارہ دے سکیگا

سوال کیا ارشاد ہے علماے دین کا اس مسئلہ
کہ زید نے ایک باغ مملوکہ اپنا کہ جسکا محاصل سالانہ
کم و بیش دس روپیہ سال ہے اپنی ضرورت سے
بکر کے پاس بعوض پچاس روپیہ کے رہن کیا
و محاصل سالانہ باغ کا تا فک رہن مرتہن کو معاف
و مباح کر دیا پس بکر کو وہ حاصل و ثمر باغ تا فک رہن
لینا شرعاً جائز ہے یا نہین یعنے جو فصل آیندہ باغ
مرہونہ کی کہ بروقت عقد رہن کے موجود نہین
ہے اور سالہاے آیندہ مین آویگی اوسکی تحلیل

نہین لیتا اور نکاح نہین تو جائز ہوگا خواہ وہ مہنا

بالفعل موجود ہون خواہ نہون وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

کہ اگر کسی شخص کے روزے ماہ صیام کے قضا

ہون اور وہ شخص اون روزونکو کسی اور

ماہ مین ادا کرے اور اگر کوئی شخص روزہ اوسکا

کھلوا دے تو کھولنا اوسکو جائز ہے یا نہ بینوا توجروا

جواب قبل وقت زوال افطار روزہ قضا علی الاشہر

الاظہر جائز ہے اگر وقت قضا موسع ہو وہو العالم.

سوال کیا ارشاد ہے علماے دین اور مفتیان

شرع متین کا اس مسئلہ مین کہ ایک شخص نے

ایک عورت مومنہ سے متعہ کیا اور ایام متعہ

گذر گئے اور بعد ایام متعہ کے ایام عدہ شروع

ہوے ایام عدہ مین صحبت کرنا عورت سے جائز

ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اس صورت مین عدہ متعہ مین بھی بعد

تجدید عقد کے وطی کر سکتا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم صابون کہ در بارچہ نجس مالیدہ می شود

بعد غوطہ در آب کثیر یا از آب قلیل صابون مذکو طاہر

خواہد شد یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر صابون دہنیت داشتہ باشد

کہ متعہ با عورت نابالغہ و صحبت با و جائز است

یا نہ بینوا توجروا

جواب نکاح و متعہ فضولاً و باجازت ولی جائز است و مجامعت

تا وقتیکہ بحد بلوغ نرسد و سال نہم تمام نشدہ باشد

جائز نیست و اگر مرتکب شود و نوبت با فضا رسد

آن زن بر و حرام موابد خواہد گردید وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

مین کہ مرد و عورت اپنے موے سر کی مانگ نکال

سکتے ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے مع الرجحان بلکہ بعض اعلام نے کہا

ہے کہ فی الجملہ واجب ہے اگرچہ اوقات وسیع ہو وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

کہ بغیر اذان صرف اقامت کہنے سے بھی نماز

جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے لکن اذان واسطے صلوٰۃ

پنجگانہ کے سنت موکدہ ہے علی الخصوص اذان

نماز صبح و مغرب مین زیادہ تر تاکید ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین

مسئلہ کہ اگر شخصے جماع بقبلہ کند نہ از روے

تخفیف آن پس جماع کردن سمت قبلہ مکروہ است

یا حرام بینوا توجروا

وہو العالم

که استقبال داشتند بارائے القبلة مکروه است
پس اگر بعضے از اعضائے اجسام استقبال داشتند یا
آن بقبله باشد آن حکم کراهت دارد یا نه چراکه از
علامه حلی نور الله ضریحه در مدارک همچنین آورده
اند که ان المراد بالاستقبال بجمیع البدن وکذا الاستدبار
پس هرچه پیش خدام باشد بدستخط ارقام
فرمایند بینوا توجروا

جواب استقبال بعض اعضا سبب کراهت نخواهد
بود تا وقتیکه تمام بدن یا اکثر اعضا مواجه
قبله نباشد وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئله که اگر شخصے در سفر یا بخانه باشد و شهوت
غالب یا در حضر باشد زن زانیه را طلب کند و
بپرسد که بعد از آمدن خون حیض کسی با تو زنا کرده است
یا نه پس اگر آن بقسم یاد کند که بعد از آمدن
خون حیض کسی بمن وطی نکرده است پس بگفته
آن اعتماد کند یا نه بینوا توجروا

جواب متعه با زن زانیه اگر از دیگر اسباب
تحریم خالی باشد مکروه است و عمل باصالة عدم
موانع اگر قرائن برخلاف آن دلالت نکند
تواند نمود وهو العالم

نماید و صیغ متعه بزبان جاری نموده باشد پس
درینصورت متعه جائز خواهد بود یا نه و غیر شخص
بعد انقضائے دو یکماه از وصیغه متعه بخواند و تفحص و
تجسس دران نماید و یا آن زن خود را بقسم
یاد کند که در این زمان نزد کسی نرفتم پس بگفته
آن اعتماد خواهد بود یا نه بینوا توجروا

جواب متعه بدون خواندن صیغه نمی تواند شد
در صورت وقوع زنا شخص دیگر را حذراً عن اختلاط المیاه انتظار

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین
مسئله که با زن باکره متعه جائز است
یا نه بینوا توجروا

جواب جائز است لیکن بنابر مشهور بدون
اجازت پدرش اگر موجود باشد مکروه است

سوال ما قولکم مدظلکم درین مسئله که زید غسل بدین
در ترتیب وضو بدین نهج کرد که اول به تری کف دست
از مرفقین بنج سو هاتر کرده بدهانه آفتابه یعنی لوٹی
لوٹه آب از سر مرفق بریخت پس وضو درست شد
یا نه وهمچنین ارتکاب جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب اگر رطوبت دست قلیل باشد که
غسل لازم نه آید ظاهراً مضائقه نخواهد
داشت وهو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ محرمات یا غیر
محرمات عورتون سے حالت طہارت یا غیر طہارت مین
بضرورت یا بی ضرورت ذکر پر لتہ لپیٹ کر سفر یا حضر
مین جماع کرنا جائز ہے یا نہین بہر صورت جواز یا عدم
جواز ہمارے مذہب امامیہ اثنا عشریہ ناجیہ کے بموجب
حد زنا و غسل جنابت اور روزہ دار پر روزہ کی قضا
یا کفارہ لازم آتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مذہب امامیہ اثنا عشریہ مین ارتکاب
اس امر کا اون عورتونکے ساتھ جو مردون پر حرام
ہین کسیطرح جائز نہین اور باعث غضب خدا اور جاری
ہونے حد کا موافق شریعت غراے و ترتب احکام مستفسرہ
بالا اگرچہ کتب متداولۂ احادیث مین احکام مذکورہ
کا صراحۃً نظر سے نہین گذرا مگر عمومات سے ثابت
ہے کہ باعث اجراے حد و لزوم قضا و کفارہ و وجوب
غسل جنابت ہے قال فی التذکرۃ لو لف خرقۃ علی
ذکرہ و اولج وجب الغسل للعموم و ہکذا فی الجواہر والمنتہی
والدروس و غیرہ لکن اہلسنت و جماعت غسل کو
اوسپر واجب نہین جانتے بلکہ فعل مذکور کو حرام بھی
نہین جانتے فی جامع الرموز لو لف بحشفۃ بثوب او
غیرہ لم یجب الغسل کما فی الجلالی و فی البحر الرائق شرح
کنز الدقائق فی کتاب النکاح لو جامعہا بخرقۃ علی ذکرہ

غسل واجب ہوگا جیسا کہ کتاب جلالی مین مذکور
ہے اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب النکاح
لکہا ہے کہ اگر جماع کرے اسطرح کہ لتہ لپٹا ہوا
موضع مخصوص پر تو حرام ہونا ثابت نہین جو
خلاصہ مین کہ کتب اہلسنت سے ہے مذکور ہوا

سوال موصی الیہ کو وارث موصی بعد
موصی کے معزول کر سکتا ہے یا نہین اور خلاف
وصیت گناہ کبیرہ ہے یا نہین اسکو جواب
بمہر فرما کر روانہ فرمایئے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بدون وجہ
شرعی کے وصی معزول نہین ہو سکتا و ہو العالم

سوال کیا ارشاد عالی ہے اس مسئلہ مین
کہ زید کو بکر نے اپنی جائداد کا متولی کر کے جائداد
کو وقف کر دیا اور داخل خارج بنام متولی ہوگیا
چنانچہ زید عرصہ تیرہ سال سے قابض و متصرف
اوس جائداد پر رہا اور بامانت و دیانت اور کمال
احتیاط مصارف اوسکی حسب تحریر واقف کے عمل
مین لایا اور کل ثلث جائداد دیگر نے براے مصارف
ذاتی زید کے دستاویز مین لکھدی اور دستاویز
مین یہ بھی بکر نے لکھا ہے کہ تعلق زید کا اس جائداد
پر نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن رہیگا کسی وارث کو

نزول کرنا چاہیں تو شرعاً معزول ہو سکتا
یا نہیں اور وارث کا قبض و تصرف جائداد
وقف پر در صورت جلب منفعت کے شرعاً
ہے یا نہیں بینوا توجروا
ب صورت مرقومہ میں ورثہ زید
معزول نہیں کر سکتے وہو العالم
ال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں
شخص قبل غسل عورت کے وبعد طاہر ہونے
کے دخول کرے تو جائز ہے یا حرام بینوا توجروا
ب مکروہ ہے وہو العالم
ال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ
قبل مدت نفاس اگر عورت کو طہر حاصل ہو
خون نہ آوے تو غسل جائز ہے یا نہیں اور
وصلواۃ کر سکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا
ب بعد انقطاع دم کے غسل کرنا
ہے وہو العالم
ال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین
ئلہ کہ اگر تیمم بدل غسل یا بدل وضو بوجہ عدم
دگی آب نماید در انوقت آب نایاب باشد
ب قطعاً اعضا را نقصان کند یا عضوے نجس
پس آن نجاست بہیچ طور رفع میتوان شد و عضو

جواب اگر نقد ست نجس باشد بہ بستہ
دست ضرب زدہ تیمم نمایند و اگر نجاست
در غیر کف دست یا در غیر اعضائے تیمم
بودہ باشد و ازالہ آن متعذر باشد و وقت
نماز تنگ باشد و یا عذر مرجو الزوال نمودہ
باشد احوط آنست کہ نماز در ہمان حال
بگذارد و بعد تمکن علے التطہیر تطہیر اعضائے متنجسہ نمودہ
اعادۂ نماز نماید وہو العالم
سوال ما قولکم اندرین صورت کہ مانند سود کے رشوت
بھی ہنود وغیرہ سے لینا جائز ہے یا نہیں و اگر جائز
ہے تو کیا باعث بینوا توجروا
جواب رشوت جو شرعاً ممنوع ہے وہ سب سے لینا ناجائز ہے وہو العالم
سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ ہر گاہ بونام نقرہ بدست کافر طیار کنانیدہ در جامہ
بودہ باشند آیا درین جامہ نماز جائز است یا نہ بینوا توجروا
جواب بعد تطہیر ظاہر کچھ مضائقہ ندارد و اگر ترک
کند بہتر است وہو العالم
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں
کہ مثلاً کثرت آب باران سے نالا بھر جاوے اور مکان
میں پانی آوے اور اوس سے چاہ بھر جاوے پس
اسصورت میں آب چاہ نجس ہے یا پاک بینوا توجروا

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں
کہ موم جامہ کہربائی مسلمانسے خرید کرے اور
کافر اوسکو پیچ تری کے مس کرے تو طہارت
اوسکی ممکن ہے یا نہیں بینوا توجروا
جواب اگر وہ مہنیت رکھتا ہے جو وہاں ازالہ
کے طہارت اوسکی غیر ممکن والا طہارت سطح
ظاہری ہو سکتی ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
چونکہ در برگ تنبول یعنے پان استعمال میکنند
کدام قسم حلال است وکدام قسم حرام وچہ چند
قسم میشود از سنگ مرمر وکنکر بینوا توجروا
جواب طاہر است لا مضائقہ
ندارد وہو العالم .

سوال چہ حکم است اندرین باب کہ ہر چند ہمہ
مختار متاخرین علماے اعلام درخصوص آب چاہ طاہر
است لیکن چون مقصود جمیع اقوال مجتہدین است
ارشاد شود کہ راے عالی درخصوص نزح آب
چاہ درحالت تغیر احد الاوصاف وعدم تغیر
چیست بینوا توجروا
جواب آب چاہ ہرگاہ یکے از اوصاف ثلثہ
آن بنجاست متغیر شود نجس میشود طاہر آنست

... نزح جمیع آب ...
ندارد واگر متغیر نشود پس بمجرد ملاقات نجاست
نجس نمیشود ونزح مقدرات شرعیہ سنت است
علی الاشہر الاظہر وہو العالم

سوال پارچہ شوئیدہ ہندوان نجس است یا
طاہر بینوا توجروا
جواب ہر گاہ دست ہندوان بجامہ
درحال رطوبت رسیدہ البتہ نجس است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ خون ماہی نجس است یا پاک بینوا توجروا
جواب پاک است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین
ومفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ
درظروف طلا ونقرہ چہ حکم است بینوا توجروا
جواب ظاہر است استعمال آنہا
کراہت دارد وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین صورت
کہ چند کس مسلمان وہندو دریک مکان سوختہ
شوند وعلامت کفر واسلام در احدی باقی نماند
درینصورت تجہیز وتکفین اہل اسلام چہ طور باید کرد
بینوا توجروا
جواب درصورت امکان تجہیز وتکفین کل
بطریق اسلام بعمل آرد وہو العالم

ملبوسات پنبه آگین منغسوله گاذر کا فربعد غوطه و
تغسیل در خانه در آب قلیل یا کثیر طاهر ولائق
نماز خواهد شد بینوا توجروا

جواب هرگاه تطهیر آن بنهج شرعی نماید و یقین نفوذ
آب در اجزاے پنبه حاصل شود طاهر خواهد شد وهو العالم

سوال خاصدان نقرئی وطلائی سے پان
اوٹھاکر کھانا اور عطردان نقرہ اور طلائی سے
عطر لگانا درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب درست نہین ہے وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله
مین که مداد دوات نقرہ وطلائی سے تحریر کرنا آیات
کلام مجید اور احادیث نبوی اور اسماے ائمه طاہرین
کا جائز ہے یا نہین اور مداد ایسی دوات کی اگر
گر پڑے اوپر کپڑے کے تو اوسمی نماز درست ہے یا
نہین بینوا توجرو

جواب نه لکھنا اوس مداد سے احوط ہے
اور نماز اوس لباس سے درست ہے وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئله مین که قرآن شریف پر طلا
چڑہانا درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مکروہ ہے وهو العالم

شرع متین اندرین مسئله که نیچان [illegible] حقه کو
نقرئی مین بیٹھه لگاکر پینا درست ہے یا نہین
اور چنبر و چلم نقرہ سے بھی اجتناب چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب حقه اور چلم سے اجتناب کرے نه
چنبر سے وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله
مین که سجدہ گاہ خاک تربت اگر نجس ہو جاوے
تو آب قلیل یا کثیر مین طہارت اوسکی ممکن ہے یا نہین
بینوا توجروا

جواب اگر غوطه آب کثیر مین دے یا آب قلیل
سے تطہیر بطریق معہود کرے تو ظاہر السطح طاہری یعنی پاک
ہو جائیگی وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله مین
که حالت جنابت مین مس تسبیح خاک شفا کا درست
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر مستلزم استخفاف نہو تو جائز
ہے وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله
مین که ملازم انگریزی کو مول لینا شراب کا کفار [illegible]
واسطے انگریزونکے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مول لینا شراب کا کسی وجه سے [illegible]

سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ روزہ سنتی
مثل بست و ہفتم ماہ رجب و سوم ماہ شعبان وغیرہ
روزہ رکھنے والیکے تئین اختیار ہے کہ جس وقت چاہے خود بلا کھلوانے
دوسرے مومن کے کھول سکتا ہے یا نہین اور اگر روزہ سنتی
کو خود کھولے تو کچھ ثواب روزہ مین فرق آتا ہے یا
نہین اور اگر دوسرا شخص روزہ کھلوا دے تو خود کھولنے اور
دوسرے کے کھلوانے مین ثواب برابر ہے یا کم و بیش بینوا توجروا
جواب روزۂ سنتی کو افطار کر سکتا ہے لیکن ثواب
روزہ اوس وقت مین ہوگا جب غیر کھلوا دے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ جس شخص کے دو سر ہون یا
کمر پر اوسکے دو بدن ہون تو اسطرح کے اشخاص
نماز کسطرح پڑہینگے آیا ایک نماز پر اکتفا کرینگے یا
مکرر اونکو پڑہنا ہوگا بینوا توجروا
جواب ایسے شخص کو چاہیے کہ تمام اعضا کو اپنے مستقبل قبلہ
و مشغول با فعال صلوٰۃ ساتھ ہی رکھے اگر دو قلب رکھتے ہون
تو دونو سے نیت صلوٰۃ کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ ایک شخص فرصت یا قوت نہین رکھتا اور
اوسکے ذمہ نمازین اور روزے بہت قضا کی
ہون پس اس صورت مین نماز ہدیۂ زیارات وغیرہ

کرے اوس نماز کو قضا مین محسوب کرے اور اسیطرح
روزے عمل ام داؤد مین رکہے تو نیت مستحب کرے
یا نیت واجب کرے اون روزونکو محسوب قضا مین
کرے اور طینہ اور الیا کہ ایک کپڑا انگریزی ہوتا
ہے اوسکو کافر کے ہاتھ خرید کرکے بغیر طہارت نماز پڑہ سکتا
ہے یا مثل بانات کے طاہر کرے بینوا توجروا
جواب پڑہ سکتا ہے لیکن حتی الامکان اگر نماز سنتی
کی جگہ پر نماز واجب کو پڑہے تو بہتر ہے اور الیا
وغیرہ اگر مشتبہ الحال ہو تو ہر وقت نماز کے کہ
نہین وہ محکوم بطہارت ہے جبتک کہ علم اوسکی نجاست کا نہو

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ جس پر اسماے متبرکہ خاک پاک سے مرقوم
رہتے ہین مردہ کو کفن دینا جائز ہے یا نہین
علی ہذا القیاس تسبیح وغیرہ خاک پاک کربلاے معلے
مردہ کو زیر کفن سینہ پر رکھدینا جائز ہے اور باعث
تخفیف عذاب ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب مسئلہ اختلافی ہے اور اگر ایسے قطعات
کفن مکتوب ہون کہ جسمین نجاست نہ پہونچے تو مضائقہ
نہوگا اور اس امر کی مراعات تسبیح وغیرہ مین
بھی چاہیے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ میت مومن و مومنہ مذہب امامیہ او [illegible]

مگر ایسی نجاست میت پر کیونکر آئی کہ جسکے مس
سے دوسرے پر غسل واجب ہوا اس امر کا جواب
ضروریات سے ہے کیونکہ فریق ثانی کے لوگ
اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے مذہب کا مردہ
پاک رہتا ہے اوسکے مس سے غسل مس میت لازم
نہین آتا مذہب شیعہ کا مردہ نجس العین ہوجاتا ہے
کہ جو اونکے یہان غسل مس سبب واجب ہوتا
ہے بینوا توجروا

جواب میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ امام اعظم
اہلسنت ابوحنیفہ قائل ہین کہ میت آدمی کی بموت
نجس ہوجاتی ہے اور بعد غسل کے طاہر ہوتی ہے
اور سنن ابوداؤد مین ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے کہ ان النبی کان یغتسل من اربع من الجنابۃ و
یوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت یعنے جناب
رسولخدا چار چیزون کے سبب سے غسل فرماتے تھے
سبب جنابت کے اور بروز جمعہ اور پچھنے لگانے
کے سبب سے اور سبب غسل میت کے واللہ اعلم

سوال میت بچہ شیرخوار و نابالغ و مرد و
عورت و فاضل و امام مین درباب مس میت
کچہ تفاوت ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب کچہ تفاوت نہین ہے سب کا ایک حکم

لازم ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ عورت مومنہ پردہ نشین واسطے طواف کعبہ و
زیارت کربلاے معلے جاوے تو بوجہ پردہ اوسکو
لازم ہے یا نہین اور مشہور ہے کہ پردہ کا رکھنا
واجبات سے ہے بناءً علیہ عورت پر طواف خانہ کعبہ لازم
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب پردہ نامحرمون سے واجب ہے ہان
اگر عورت محرمہ ہو تو احوط یہ ہے کہ ایسی چیز مونہ
پر ڈالے کہ صفحہ رو کے متصل نہو اور پردہ ہوجاے
اور اگر محرمہ نہین ہو تو بروقت طواف و زیارت
ہجوم مین نامحرمون کے پردہ لازم ہوگا گو ملاقی
وجہ ہو وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ مذہب تحقیقی ہے یا تقلیدی مکلف کیونکر تحقیق
کرے اور حد تحقیق کیا ہے اور تا زمانہ تحقیق انکے
احکام شرعیہ واجبہ مثل صوم و صلواۃ وغیرہ ماخوذ
ہوگا یا نہین اور اگر کسی اور مذہب کے مثل مذہب
نصارے یا یہودی خواہ مجوسی وغیرہ اسکو متحقق ہوا
اور اوسنے اختیار کیا یا اسی تحقیق مین وہ مرگیا
تو ان سب صورتون مین عند الشرع کیا حکم ہے

جواب معرفت اصول دین کی ہر مکلف پر بدلائل
نقلیہ وعقلیہ لازم ہے اگرچہ تعلیم وتعلم ہوا اور اگر اس
حال میں کہ منصرف معرفت بدلائل ہے مر جاوے
وہ مواخذہ نہوگا وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص
شرائط پیشنمازی کے نہ رکھتا ہو اور وہ نماز جنازہ
بنیت فرادے پڑہے اور اوسکے پیچھے اور لوگ
کھڑے ہوکے مثل ماموم کے بہ نیت نماز جنازہ
پڑہیں تو اونکی نماز درست ہوگی یا نہیں اور تو آ
نماز جنازہ او نہیں ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

جواب اس صورت میں نماز ہر شخص کی فرادی
سی صحیح ہوگی اگر جنازہ میت باعد عرفی نہو وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص
اپنی کنیز کو تحلیل کردے یعنے یہ کہے کہ ہمنے تجہ وطی
اسکی حلال کی یا بزبان عربی کہے کہ حللتک وطیہا تو
وطی اوسکی بدون نکاح و متعہ جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب بنابر طریقہ حقہ امامیہ کے جائز ہے وہو العالم

سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ جس گھر میں
آلات غنا مثل ستار و طنبورہ وغیرہ رکھے ہوں
وہاں نماز پڑہ سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

سیا عورت بھی یکبارگی تو حرام واقع ہوا یا نہیں اور
وہ عورت اوسپر حرام مؤبد ہوگی یا نہیں بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں نکاح باطل اور
وہ عورت اوسپر حرام مؤبد ہوگی وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کسی
شخص نے کچھ مال مانند نقد مثل اشرفی یا روپیہ وغیرہ چرا لیا
اور پھر بعد چند سال یا چند ماہ یا چند یوم کے اوس
شخص نے صاحب مال سے یہ کہا کہ اگر ہم آپ کے
مشغول الذمہ ہوں یا کچھ لیا ہو یا آپ کا کچھ مال
چرایا ہو تو آپ ہمکو قربۃ الی اللہ بحل و عفو
فرمایئے اور وہ عفو کرے تو یہ سارق مذکور بریٔ الذمہ
اور معفو ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر صاحب مال اس طرح عفو کرے کہ جو کچھ قلیل و کثیر
اوسنے لیا ہے وہ بھی عفو کیا اور یہ احتمال نہو کہ بعد تفصیل
سنکے وہ انکار کرے گا تو ظاہرا یہ عفو اجمالی اوسکی
ذمہ کی برائت میں کافی ہوگا لیکن عفو تفصیلی احوط
ہے وہو العالم

جواب کیا ارشاد ہے اس باب میں کہ اگر کسی
شخص نے زید کا مال نقد و جنس وغیرہ سے
سرقہ کیا اور بعد اوسکے جسقدر لیا تھا اوسقدر بتدریج ادا

[illegible] نہین سکتا ہو

سوال کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ
مین کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے مرتکب وطی
فی الدبر کا ہو تو اوس شخص پر عند الشرع کیا
حد جاری ہوگی بینوا توجروا

جواب حد اوسپر جاری نہوگی لیکن اوسکو
سزاوار ہے کہ اب اس کام کا مرتکب نہو وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ اگر کسی شخص نے سہواً زن شوہردار سے نکاح کیا
اور بعد اوسکے اوسکے شوہر نے طلاق دیدیا
اور شخص زانی شیعہ سے اوس زن مطلقہ نے نکاح کیا تا
اسصورت مین نکاح درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب وہ عورت اوسپر حرام مؤبد
ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ زوجہ منکوحہ غیر ذات الولد باغ و اشجار
زمین گاؤن شوہر متوفے اپنے سے حصہ حسب
تقسیم شرع پاسکتی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب زمین سے مطلقاً حصہ نپائے گی اور
قیمت اشجار و آلات ابنیہ سے حصہ لیتا پائیگی وہو العالم

سوال اگر کوئی شخص مجہول المعرفت ہے
کسم [illegible] کی کیفیت و حقیقت [illegible] لوگ

[illegible] شخص ان لوگون کے مقابلہ سے نماز پڑہ سکتا
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر اون لوگون کے پڑہنے سے
عداوت ہو تو پڑہ سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ نکاح زن
شیعہ کا مرد سنی سے جائز ہے یا حرام بینوا

جواب احوط اجتناب ہے وہو العالم

سوال کیا ارشاد ہے اس مقدمہ مین کہ نکاح
پڑہنا اوس شخص کا کہ جو بغاے النسا و خبر نجا[illegible]
درست ہے یا نہین اور اگر کسینے پڑہ دیا اور زن
سے وطی بھی واقع ہوئی تو یہ حرام ہے یا نہین بینوا

جواب اگر خوانندہ نکاح اس قصد سے صیغہ
نکاح پڑہے کہ مین نکاح ان الفاظ سے باندہتا ہون
تو نکاح صحیح ہوجاے گا وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ نماز واجبہ
کے قنوت مین سواے ادعیہ معروفہ اور آیات
قرآنی یا فقرات ادعیہ ماثورہ ائمہ ہدا پڑہنا
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب آیات قرآنی کہ متضمن دعا کے
ہون پڑہ سکتا ہے اور اسیطرح سے اور
ادعیہ ماثورہ کو بھی پڑہ سکتا ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ
جو پانی ایام بارش مین بکثرت گلیون مین بہتا ہے
وہ نجس ہے یا پاک اوسکی چھینٹہ بدن پر پڑ جاوے
خواہ کپڑے پر پڑ جاے تو آدمی نماز بلا پاک کیے
ہوے پڑھ سکتا ہے یا نہین بتفصیل ارقام
فرماے بینوا توجروا

جواب جاول بارش مین وہ پانی پاک ہو اور بعد اوسکی
اگر ملاقی بنجاست ہو تو اوسکی قلت و کثرت کا اعتبار کیا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین اگر غیر بالغ جانوران حلال کو ذبح کرے تو پاک
ہے یا نہین اور وہ نابالغ باتمیز ہے اس حالت مین
ذبیحہ اوسکا حلال ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر آداب ذبح کو جانتا ہوا ور فہمیدہ ہو
تو ذبح کر سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ جب اگر ازالہ نجاست نکرے اور تیمم کرکے نیت روزہ کی
کرلے اور تا طلوع آفتاب بیدار رہے تو آیا روزہ اوسکا صحیح ہے یا نہین
اور سوے نماز دیگر صلوۃ مین واسطے تیمم کے ازالہ نجاست ضرور

جواب اگر بعذر شرعی تیمم کیا ہو تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا
اور غیر صلوۃ مین ازالہ نجاست واسطے تیمم کے ضرور نہین

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

زمین اونکے پانو کی تری سے تر ہے اوس
حالت مین کوئی شخص غسل ارتماسی کرکر اوسی گھاٹ
پر کہ مٹی تر پانو مین لگی ہو تو از روے شرع شریف
وہ غسل صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب پہلی پانونکو طاہر کرے اور مٹی طاہر پر کیے
پھر غسل ارتماسی کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ کورا گھڑا خواہ ہندو کا گھڑا خواہ نجس
جسمین پانی ہندو نے بھرا ہو یا کسی جانور حرام نے
اوسمین سونہ ڈالا ہو وہ بارش مین رکھدیا جاوے
اور پانی خوب زور سے برسے اور اون گھڑون
پر سے بہجاوے تو وہ گھڑے اور پانی پاک
ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب پاک ہو جاویگا مگر ایسے جانور نے
اوسمین پانی پیا ہو کہ جس سے طاہر کرنے مین
پہلے مٹی سے برتن کو ملنا چاہیے مثل سگ کے
تو پاک نہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ سواے غسل جنابت کے اور غسلونمین مثل غسل
میت یا مس میت وحیض ونفاس وغیرہ کے وضو واجب
ہے یا سنت اور اگر اول غسل مذکور کے مس

سہول کیا ہو اور بعد غسل کے یاد آوے ایسی
حالت مین غسل دوبارہ کرے یا نہین بینوا توجروا
جواب غسل جنابت مین احتیاج وضو کی نہین بلکہ نیت وضو
او سکی بدعت ہے اور بنابر مشہور غسل میت مین بھی وضو

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ ذبیحہ عورات بحالت موجودگی و غیر موجودگی
مرد کے جائز ہے یا نہین اور اسیطرح درباب فاتحہ کیا حکم ہے
عوام الناس مشہور کرتے ہین کہ بحالت موجودگی
مرد کے فاتحہ و ذبیحہ مستورات جائز نہین بینوا توجروا
جواب ذبیحہ نسوان اگر آداب سے واقف
ہون حلال ہے اور فاتحہ امر شرعی نہین واللہ العلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ مشہور عوام یہ ہے کہ اگر شراب ایک سیر ہو اسکو
تین حصہ جلا ڈالے اور ایک حصہ باقی رہے تو حلال
ہے حکم شرع کیا ہے بینوا توجروا
جواب جب تک کہ مستحیل نہو اور سرکہ نہو جاے
حرام ہے واللہ یعلم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ زنان بازاری
فاحشہ کہ ملقب بطوائف ہین بدون انتظار عدہ متعہ کرنا
جائز ہے یا حرام بینوا توجروا
جواب اگر کسی کے عقد یا عدہ مین ہو تو عقد

ہے اور در صورت ثبوت زنا انتظار ایک
کا احوط ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
کہ کسی شخص کی زوجہ منکوحہ یا ممتوعہ کے سات
بوسہ بازی و دست بازی و ہم آغوشی
وطی نہین کیا تو اسصورت مین اوس شخص
پر کیا حد جاری ہوگی عند الشرع اور در
مشکوک یعنے مرتکب کو یقین واثق نہین
او ممتوعہ ہونیکا تو اسصورت مین کیا حکم
ہے بینوا توجروا
جواب جو شخص زن اجنبیہ کو مس کنار کرے تو بنابر مشہور
حد اوسپر جاری نہوگی لکن حاکم شرع اوسکو موافق اپنی
دیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ حد زنا اوسپر جاری کی

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
مسئلہ مین کہ مسماۃ زینب مادر ہندہ اور خالد
پس اسصورت مین اگر عمر زینب سے نکاح یا متعہ کرے
تو خالد ہندہ مذکورہ سے نکاح یا متعہ کر سکتا ہے
نہین اور اگر خالد زینب سے نکاح یا متعہ کرے
تو عمر ہندہ سے نکاح یا متعہ کر سکتا ہے یا نہین
اور اگر عمر ہندہ سے نکاح یا متعہ کرے تو خالد
سے نکاح یا متعہ کر سکتا ہے یا نہین اور اگر

جواب اگر کوئی سبب اسباب تحریم سے نہیں تو ہر صورت مین باہمدگر عقد ہو سکتا ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ زید نے ہندہ کا دودہ پیا ہے زید ہندہ کے دختر کے ساتہ یعنے جس دختر کا شیر زید نے پیا نکاح یا متعہ کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نہین کرسکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ زید نے ایک عورت کا دودہ پیا اور زید اوس عورت مرضعہ کے ساتہ یا اوسکی دختر کے ساتہ یعنے جس دختر کا زید نے دودہ پیا ہے نکاح یا متعہ کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب کرسکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص اہل اسلام سنی ہو یا شیعہ اپنا مذہب ترک کر کے کسی ملت دیگر مثل نصرانیت یا گبریت(?) و یہودیت وغیرہ اختیار کرے بعد اوسکی پھر توبہ کرے اور مذہب اول اپنا یعنے اسلام قبول کرے تو ممکن ہے یا نہین اور اگر ممکن

ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بقدر قطرہ ہی کیون نہو بظاہر شرع مین قطعًا جائز نہین پس اکل و شرب اوسکے ساتہ جائز نہین وہو العالم

سوال طبیب کو عند الضرورت شرعًا استعمال کرنا اشیاے محرمات کا مثل سرطان بحری و جند بیدستر و اطیبان(?) وغیرہ خواہ مریض کو خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان ہو یا وہ اشیاے مذکورہ بعض ملت حلال ہون یا نہون جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جبتک انحصار علاج ان اشیا مین ہو ترک کرنا اونکا چاہیے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ طبیب کو اشیاے نجس و حرام کا ضماد استعمال کرانا اسطور پر کہ مریض ضماد لگانے کے اور طہارت کرنے مین وقت نماز وغیرہ ضرر یقینی یا وہ فائت کہ جسکے لیے یہ ضماد تجویز ہوا مرتفع ہو جاے جائز ہے یا نہین اور اگر جائز ہے تو مریض نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین اور اگر اعضاے وضو مین وہ ضماد نجس ہے تو وضو یا تیمم کیونکر کرے بینوا توجروا

جواب اگر ضرورت اوسی ضماد کی طبیب حاذق کی نظر مین ہے تو ضماد جائز ہے اور بعد داخل ہونے وقت کے اگر ازالہ و تطہیر ممکن ہے تو عمل مین لاوے والا اگر موضع وضو نجس ہے تو جبیرہ

دروغ گفت پس روزہ او صحیح خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب بنا بر مشہور کذب مطلقاً مفسد صوم نیست
آری بعضے علما کذب علی اللہ وما فی حکمہ را مفسد صوم دانستہ
اند وہو العالم

سوال نماز گذاردن دو مرتبہ بر میت جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب تکرار نماز بر میت مکروہ است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص صیغ نکاح کے معنے
یاد کرلے اور منہیات اور محرمات شرعی کا پابند ہو
اور مخارج بھی نہ جانتا ہو تو نکاح پڑہ سکتا
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب احوط یہ ہے کہ جو کوئی شخص واقف ہو
قرأت سے وہ پڑہے واللہ تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ سود کہانا ہنود اور نصرانی اور مجوسی
اور یہودی وغیرہ سے سواے اہل اسلام کے
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ تعلیم

سوال چہ حکم میشود درین مسئلہ مین کہ مثلاً زید بعمر
ہزار روپیہ قرض بلا سودی داد و یک انگشتری
کم قیمت بدو صد روپیہ بدست عمر فروخت عمر
انگشتری عائد شد ہمہ را عمر بدینطور کہ بدو سال نشش
شش صد روپیہ ادا سازد وعدہ کرد این معاملہ
واحد انتفاع صحیح است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر معاملہ اول مشروط بمعاملہ ثانی
نبودہ ظاہرا ہر دو معاملہ صحیح خواہد بود وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس باب مین کہ بموجب مذہب
امامیہ ہبہ جائداد مشترکہ کی بحالت قابض کرلینے
کے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب ہبہ مشاع نافذ ہے بشرط اقباض کل کی
اور یہ بھی شرط ہے کہ معلوم النسبت ہو
واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ حفص شخص نے زمان سابق مین گناہ کبیرہ کیا
ہو لیکن اب مدت سے تائب وتارک ہوا
پس وہ شخص امامت جماعت کرسکتا ہے یا نہین بینوا

جواب جب لوگون کو معلوم ہو جاوے
کہ یہ شخص تائب وتارک ان افعال کا ہوگیا
اور ملکہ راسخہ اوسکی ترک پر حاصل ہو تو امامت
کرسکتا ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم اگر کسی شخص نے اپنی تین ریع وحصہ
مین بسبب آبرو کے زہر خواہ تلوار سے ہلاک کرڈالا ہو تو آیا

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ
کہ در ماہ صیام بنیت سفر بشب ضرور است یا نہ
کہ لصوم وقت خواہد برد بینوا توجروا
جواب اشہر آنست کہ نیت سفر شرط قصر باشد و بعضی
شرط ذات نداند در رعایت آن احوط وہو العالم
سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین
کہ مسماۃ صالحہ کہ سن چاردہ سالگی روزہ داشت
و صوم کفارہ چند سال کہ از ابتدای بلوغ تا ایندم
بر ذمہ او واجب است بسبب تہیدستی از ادای
کفارہ اش عاجز پس چگونہ صورت ادایش
میتواند شد شرعا ارشاد شود بینوا توجروا
جواب قضای روزہ ہای
سابق بعمل آرد و کفارہ ہم
در صورت تعمد قضا و علم بمسئلہ لازم
خواہد شد واللہ اعلم
سوال چہ میفرمایند علمای و مفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ حامدہ بسبب اینکہ فرزندش
شیرخوارہ بودند و خود بعلالت مبتلا ماندہ از
ادای صوم واجبی چند سال قاصر ماند حالا
بسن ضعیفی رسید طاقت ادایش ندارد کفارہ اش
چیست بینوا توجروا
جواب اگر نسبت اول مرض مہلت قضا در عرض سال

[illegible] تصدق باید نمود واللہ اعلم
سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں
کہ ایک عورت پر روزہ واجبی قضا ہیں اوسنی
منت نذر تین روزہ کی یعنی بہ نیت کہ فلان
حاجت میری اگر بر آویگی تو میں تین روزے نذر کے
رکھونگی پروردگار کی رحمت سے مطلب وسکا بر آیا
روزہ قضا کہ بکثرت ہیں اور روزہ نذر قلیل
ہیں پس ادائے نذر کیونکر کرے اور نیت روزہ
نذر کی کیا ہے اور بوقت افطار کیا پڑہے مفصل
ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب اگر سوا روزہ قضا کے تین روزہ نذر
کیے ہیں اور نذر بھی معین نہیں ہے تو اختیار ہے جسکو
چاہے مقدم کرے اور نیت وجوب کی کرے اور دعا
وقت افطار جو ماہ رمضان میں پڑھ سکتا ہے ہو اعلم
سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین صورت کہ شخصی عادت افیون خوردن
دارد و نمیتواند کہ بے افیون خوردن
روزہ بدارد و در ماہ صیام اگر قبل از
طلوع صبح افیون خوردن را فراموش کرد و صبح
بیادش آمد پس درینصورت روزہ چطور بدارد بینوا
جواب بعد طلوع صبح نمی تواند خورد وہو العالم
سوال [illegible] کہ اگر کوئی شخص بوجہ عارضہ

جواب صورت مرقومه مین اگر اوس کا اثر حلق
تک نه پهونچی تو کلی کرنیمین کچه مضائقه نهین اور بعد
کلی کرنیکے آب گرم وغیره سے اثر اوسکا دفع کرنا چاهیے
اگر اثر اوسکا باقی رہے اور احتمال حلق تک
پهونچنےکا ہو وہو العالم

سوال چه میفرمایند علماے دین اندرین مسئله که
زید چونکه در هیچ کتابے ندیده و نه شنیده قلیان
کشید درینصورت بر وے قضا و کفاره هر دو لازم
میشود یا فقط قضا یا از هر دو هیچ نه بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومه قضاے
صوم مذکور نماید و احتیاطاً کفاره
هم بدهد وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئله که اگر شخصے روزه هاے ماه
مبارک رمضان ۱۲۸۸ هجری بسبب عارضه
قضا شده و تا شعبان ۱۲۸۹ هجری اداے قضا ننموده
ضعف و نیز عوارض متعلق شده و ماه مبارک
باز بر سر رسید قضاے روزهاے سابق ذمه
او خواهد بود یا نه و اگر ضرورت دادن کفاره شود
از مقدار آن هدایت فرمایند بینوا توجروا

جواب اگر ...

ماه رمضان گذشته وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماے دین اندرین مسئله
که زید دو پسر داشت یکے احمد و دیگرے محمود
خلف اکبر احمد و پسر اصغر محمود هر دو پسر در حالت
زندگی بر طریقه پدر خود یعنے مذهب امامیه داشتند
و زید در ذمه خود نماز و روزه گذاشته فوت
شد و ادا از روے شرع شریف بر خلف اکبر
لازم است لیکن خلف اکبر از مذهب حقه امامیه
منحرف شده طریقه اهلسنت اختیار کرد پسر
درینصورت اداے نماز و روزه زید واجب است یا نه
ارشاد شود بینوا توجروا

جواب نماز و روزه پدر که ذمه پسر واجب
است از تبدیل مذهب ساقط نخواهد شد لیکن
بدون اختیار مذهب حق صحیح و مقبول
نیست وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئله مین که ایک شخص
نے نیت کی که مین نذر کی روزے فوری
رکھونگا اور زمانه فوریت کا اوس شخص کی بیماری
کے سبب سے گذر گیا اس صورت مین وه روزے

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ روزہ ماہ مبارک رمضان کا سفر مین
مضر ہے اور اگر سفر سے اپنے گھر مین پیش از
دوپہر یا بعد از دوپہر کے پہونچے تو اوس وقت
امساک درست ہے یا کیا بینوا توجروا

جواب جس وقت مسافر قبل استعمال مفطرات
اور قبل زوال کے گھر مین پہونچے نیت روزہ
کی کرلے تو روزہ اوسکا صحیح ہے اور بعد زوال
اور استعمال مفطرات کے اگر داخل ہو تو بقیہ امساک
روزہ کا سنت ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ جنب اگر ازالہ نجاست نکرے اور تیمم کرکے نیت
روزہ تا طلوع آفتاب بیدار رہے اور سواے
نماز دیگر صورت تو نہین واسطے تیمم کے ازالہ نجاست
ضرور ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر بعد شرعی تیمم کیا ہو تو روزہ
اوسکا صحیح ہوگا اور غیر صلوٰۃ مین ازالہ نجاست
واسطے تیمم کے ضرور نہین لیکن طہارت اعضاے
تیمم لازم ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

ہے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ شخصے بحالت جنب و بعد از غسل وقت سحر خوردن
بیدار شدہ ساعت دیدہ دریافت کہ وقت نواختن
سہ و نیم ساعت شب است تقریباً در عرصہ نیم ساعت
طعام خورد و قلیان کشید بعد ازان بخیال اینکہ
ہنوز نیم ساعت شب باقی است جماع کرد باز
کہ ساعت دید وقت نواختن پنج ساعت و
پانزدہ دقیقہ بود آنوقت معلوم کرد کہ چہار و
نیم ساعت را سہواً سہ و نیم ساعت خیال کردہ بود
فوراً تیمم کرد و تا صبح نشست اندرینصورت قضا
میکند یا کفارہ ہم بینوا توجروا

جواب اگر بعد فراغ تیمم شب باقی بودہ روزہ
صحیح خواہد بود والا قضا و کفارہ احوط ست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ شخص روزہ دار ماہ مبارک رمضان
بعد طلوع صبح صادق از خواب بیدار گشت
وخود را محتلم یافت و تمام روز غسل نکرد و در حالت
احتلام افطار صوم کرد لیس اندرینصورت روزہ
شخص مذکور صحیح است یا باطل درصورت بطلان

صحیح نیست وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین و مجتهدان دین مبین اندرین مسئله که خوردن برگ و غیره که بمعتاد است مبطل صوم است یا نه بینوا توجروا

جواب مبطل است وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ قی اضطراری مبطل صوم ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مبطل صوم نہین ہے وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که اگر زید در دہن صائم آب دہن مجتمع شود [illegible] فرو برد [illegible] جائز است یا [illegible] بینوا توجروا

جواب اجتناب لازم است وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ روزہ یوم الشک کا مستحب ہے یا نہین اور اگر کوئی شخص تیسوین شعبان کو بہ نیت استحباب روزہ رکھے اور بعد اتمام صوم کے رویت ہلال رمضان ثابت ہو تو قضا اوس روزہ کی لازم ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب روزہ یوم الشک کا بہ نیت شعبان مستحب ہے اور بعد اتمام صوم کے اگر ثابت ہو کہ وہ دن غرہ [illegible]

مین کہ ایک شخص نے نذر کیا کہ تا وقتیکہ یہ امر میرے تئین حاصل ہوگا تو مین ہر ہفتے مین جمعہ کو یعنی جمعرات کو روزہ رکہا کرونگا اور اتفاقاً یوم عید فطر و یوم نذر ایکہی روز واقع ہوے آیا اسصورت مین یوم عید کو روزہ رکھنا نذر کا چاہیے یا نہین اور اگر روزہ رکہنا اوس روز جائز نہین ہے تو قضا اوسکی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اوس روز کا روزہ ساقط ہو جائیگا

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که زید بحد بلوغ رسید و ماه رمضان نیز در پیش رسید و دران روز زید علیل بود حکیمان منع روزه شدند و والدین نیز مانع شدند که روزه ضرر میرساند بسبب منع نمودن والدین زید تارک روزه شد پس درینصورت کفاره بر زید شرعاً رواست یا نه بینوا توجروا

جواب اگر زید را یقین ضرر صوم حاصل شده باشد ترک صوم لازم خواهد بود لیکن قضا ازان واجب خواهد شد والله اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم اگر بیمار قبل زوال کے اچھا ہو جائے تو رمضان مین تو اوسدن کا روزہ رکھے یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر قبل زوال کے کوئی مفطر عمل مین نہ لایا [illegible]

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ شخصے در صوم ماہ رمضان المبارک بعد نماز صبح
خوابید و ہرگاہ بیدار شد خود را محتلم یافت من بعد
بازن حلالہ خود جماع نمود پس درینصورت مستوجب
کفارات ثلاثہ خواہد بود مع القضایا بعضے ازان
و بعد از قضا و کفارہ از عصیان خدا بری خواہد شد
یا خوف عقاب باقی خواہد ماند بینوا توجروا

جواب درینصورت قضا و کفارہ ہر دو لازم
است و کفارہ اش مخیرہ است و عفو عصیان از
جانب خدا تفضل است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اور مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید کی ذمے دو روزے
قضا کے تھی اور دو روزے نذر کے زید نے دو
روزے رکھے اور بھول گیا کہ بنیت قضا کی
تھی یا بنیت نذر کی ما بقی دو روزے کس نیت سے
رکھے تا بری الذمہ ہو بینوا توجروا

جواب ظاہرا اگر اس نیت سے روزے
رکھے کہ جو روزے کہ میری ذمے ہین قضا ہو یا
نذر وہ رکھتا ہون تو کافی ہو جائیگا وہو العالم

سوال چہ حکم است اندرین مسئلہ کہ در
حالت صوم سرمہ بچشم کشند یا نہ بینوا توجروا

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ چرک انگوش برآوردن درحالت صوم
جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ
مین کہ زید سے ایک رمضان مبارک کے روزے
سفر حلال مین قضا ہوئے تھے اور اسی چودہ پندرہ
برس گذر گیے اور اوسنے بلا عذر اون روزونکو
ادا نہین کیا اب منظور ہے اوسے کہ اوسکا کفارہ
دے تو کسقدر کفارہ ہوا اور ایک شخص مستحق کو
کل کفارہ دے سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین ہر روزے کے
عوض ایک مد یا دو مد احتیاطا کسی شخص کو دے اور اگر
ایک شخص کو بھی فدیہ کل روزونکا دیگا تو ظاہرا

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ زید عمدا روزہ ترک کردہ پس
کفارہ برو واجب است یا نہ دیگر قدر بدہد و مستحق
کفارہ کدام کس اند بینوا توجروا

جواب ہر کہ روزہ ماہ رمضان بلا عذر عمدا ترک کردہ
قضا و کفارہ بر وی واجب است و کفارہ اش آنست
کہ یا بندہ مومن آزاد کند و یا دو ماہ پیہم روزہ بدارد

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مین کہ ایک شخص کو روزہ مین بدہضمی ہوئی

کیا آیا یہ ترک درست ہے یا نہیں اور ایسی روزہ
کی قضا تنہا ہے یا کفارہ بھی ہے اور در وجوب
کفارہ اگر قدرت کسی قسم کے کفارے کی نہووے
تب وسکا تدارک کیا کرے بینوا توجروا

جواب اگر بضرورت علاج روزہ ترک کیا ہے تو قضا
بدون کفارہ لازم ہوگی واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اندرین
مسئلہ کہ ایک شخص کا مقدمہ عدالت انگریزی
علاقہ غیر مین دائر ہے او اثناے ماہ رمضان
مین وہ شخص اوس عدالت مین طلب ہوا اور عدالت
اوسکے گہر سے مسافت چار کوس کے رکہتی ہے
اور چار روز وہان قیام کیا اور وہان روزہ
ترک نکیا آیا وہ روزے اوسکے صحیح ہین
یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین مسافت شرعی
متحقق نہین ہوگی اور روزے صحیح ہونگے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ غبار غلیظ اور دود غلیظ کہ
اکثر کتب فقہ مین نظر سے گذرا ہے کہ عمداً اوسکا پہونچانا
انکا حلق مین مبطل صوم ہے بعضے علما قائل بقضا
وکفارہ ہوے ہین اور اول عمداً پہونچانا کیسے کیا
شخص ایسا نہین کرتا کہ قصداً غبار غلیظ مثل خاک یا
آٹے کے اور دود غلیظ مثل حقہ وغیرہ کے حلق
مین پہونچاوے اور اگر کچہ اور صورت ہووے
تو تصریح ارشاد ہو کہ کہانا پکانے والونکو بڑی دقت
اور اسیطرح بعض اوقات مکانمین بیٹہے ہین اور
ہرچند اجتناب کیا جاتا ہے مگر شاید کچہ ناک وکان
وحلق سے داخل ہوتا ہو امیدوار ہون کہ تصریح
ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب اگر ایسے مقام پر بیٹہے کہ دود غلیظ خواہ
غبار غلیظ حلق مین داخل ہوتا ہو اور تحفظ اوسکے
پہونچنے سے نکرے تو دخل بتعمد افساد ہوگا واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر کسی بگمان شب
چیزے بخورد یا بیاشامد بعدہ دریافت شدہ
کہ صبح طالع گردیدہ روزہ او صحیح است
یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر ملاحظہ افق نمودہ باشد ومظنہ شب
حاصل شدہ باشد وبعد ازان خطا متبین شدہ
قضا وکفارہ ذمہ اش نخواہد بود واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ

جواب اگر آب دہن را بیرون انداز دو
بلع نکند مبطل صوم نخواہد بود واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ اگر کسی نیت روزہ سنتی فراموش کرد
بعد از زوال تا شام بے آنکہ مفطرے بفعل آرد
بیاد درسد پس اگر بانوقت نیت روزہ کند
ثواب تمام روزہ می یابد یا نہ بینوا توجروا

جواب بعضے علما آنرا تا زوال محدود نمودہ
اند و بعید نیست کہ تا غروب آفتاب وقت آن
ممتد باشد و در بعضے احادیث وارد شدہ کہ اگر

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ صائم را بوئیدن گل یاسمن و گلاب وغیرہ
یا ورا ے نرگس ہم مکروہ است یا نہ بینوا توجروا

جواب کراہت آن مشہور
است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ کہ شخصی کہ کثیر العادت باشد در صوم
حقہ بکشد روزہ او صحیح خواہد بود یا نہ بینوا

جواب روزہ او صحیح خواہد بود علی الاظہر
لاشہر وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و

ہے اور قریب دوپہر یا بعد دوپہر اوسکو سفر
حلال در پیش ہوا پس وہ شخص اوس صوم
کو اوسیوقت افطار کر سکتا ہے یا نہین اور اگر
اوسنے اوسوقت افطار کیا تو کفارہ لازم ہوا
یا نہین بینوا توجروا

جواب بعد زوال کے اگر سفر کرے تو احوط اتمام اوس روزہ
کا اور قضا ہے اور افطار بعد پہونچنے حد ترخص کے چاہیے جس روزہ

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ کس مقدار پر سفر مین روزہ افطار کرے
اور روزہ قصر کرنیکی کیا حد ہے اور اگر درمیان
سفر مین اوس شخص کا مطلب حاصل ہو جاوے
اور اوسی روز وہ مراجعت کرے تو اوس
روزہ کو کسطرح قضا کرے بینوا توجروا

جواب مقدار مسافت سفر آٹھ فرسخ ہے
اور حد ترخص پر پہونچکے افطار کرے اور جب
بقصد مسافت افطار کیا ہو و اثناے سفر
سے مراجعت کرے تو قضا اوس روزہ کی
لازم ہے نہ کفارہ وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ مثلاً زید سفر کیا
چاہتا ہے ماہ صیام مین واسطے مرثیہ خوانی کے
اس صورت مین روزہ ترک کرے یا نہین بینو

احوط ہے واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع
متین اندرینصورت کہ شخصے در صوم از زن
خواہ حرام باشد و خواہ حلال مساس کردہ و
از مساس مذی برآمدہ بطلان شد یا نہ بینوا توجروا

جواب مذی مبطل صوم نیست و از
مساس ہم روزہ باطل نمیشود واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و
مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ روزہ
جناب امیر علیہ السلام کہ درمیان زنان بسیار
شائع است و بدین نہج روزہ میدارند کہ
اولاً نذر میکنند کہ اگر این مطلب ما بر خواہد آمد
روزہ جناب امیر علیہ السلام خواہیم داشت و
چون بمطلب خود میرسند چنانکہ مقرر کردہ اند
در ہر ماہ خواہ بتاریخ ہفتم یا ہفدہم یا بست و ہفتم
روزہ میدارند و آنرا منسوب بجناب امیر علیہ السلام
میکنند آیا این روزہ را روزہ نذر توان
نمود یا بدعت و نزد جناب داشتن این قسم
روزہ درست است یا نہ بینوا توجروا

جواب عبادت غیر خدا شرعاً جائز نیست
الفقہ اگر روزہ تمام روز بقصد عبادت خدا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس
مسئلہ میں کہ کانپور یہاں سے چوبیس یا پچیس
کوس ہے اگر ریل پر سوار ہو کر جاوے تو روزہ
ترک کرے یا نہیں بینوا توجروا

جواب ترک کرے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ اگر شخصے قضائے صوم ماہ رمضان و بعذر
بسبب جہالت مسئلہ بجا نیارد و بعد یکسال ہم اگر
قضا کند صحیح خواہد بود یا نہ و اگر صحیح خواہد
بود گناہش کفارہ معین است یا نہ بینوا توجروا

جواب قضا و فدیہ ہر دو لازم است

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ میں کہ منجن تماکو کے کہ
جسمیں نمک و سیاہ مرچ ملی ہو حالت صوم میں
دانتوں میں ملنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر اثر اوسکا حلق میں نہ پہونچے
تو کچھ مضائقہ نہیں واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ
کہ در صوم واجبی و خواہ سنتی اشعار در مصائب
انبیاء و ائمہ معصومین جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز است لکن کراہت دارد

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین صورت که زید صوم واجبه ماه
صیام میداشت و در اوسط ماه علیل گردید و
بسبب بیماری روزه اش قضا شد بعد حصول
صحت قصد زید برچنین طور شد که صوم منقضیه را
بماه رجب خواه شعبان آینده ادا خواهم نمود و باز
بماه شعبان علیل شد و در آخر ماه شعبان
صحت یافت فرصت ادای منقضیه حاصل نشد
وصوم ماه صیام حال ادا نمود یا برای صوم منقضیه
چه حکم کفاره است و اگر کفاره است چیست
و چگونه ادا نماید مرد صائم نادار است و نهایت بعسرات
بسر اوقات مینماید کفاره حسب حال آن ارشاد
شود بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومه علی الشهور قضا و
کفاره ساقط خواهد شد و احوط آنست که فدیه بدهد

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئله که در ماه صیام زید
با زن حلال که مقاربت نمود و بخوف ضرر غسل جنابت
شب ادا نکرد و بجا نیاورد اما بعوض غسل
تیمم بعمل آورده شب گذرانید و بوقت سحر غسل
نمود پس اندرین صورت تیمم بعوض

چه حکم است بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومه تیمم در روزه اثر
صحیح خواهد بود اگر مقاربت شب کرده
و تیمم قبل از صبح نمود و تا طلوع صبح بیدار
مانده است والله تعالی اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین و
مفتیان شرع متین اندرین صورت کہ مخدوم
جہانیان جہانگشت کا روزہ رکھنا اور مالیدہ
بناکر اونکی نذر دینا اور وہی مالیدہ نذر شدہ
سے افطار کرنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب عبادت غیر خدا کے جائز نہیں اور
مخدوم جہانیان جہانگشت کا جبتک کہ ہونا
ہونا ثابت نہو تو ہدیہ کرنا کسی طاعت کے ثواب
کا اونکے لیے بجا ہے وهو العالم

سوال چہ میفرمایند اندرین صورت کہ روزہ ماہ رمضان المبارک
کا قصداً ترک ہو جاوے تو اوسکا کفارہ کیا ہے اور وہ شخص کو
بردہ آزاد کرنیکا مقدور نہیں ہے مخارج درجہ کہانتک
حکم ہے ارشاد ہوا ور ایک روزہ کی بدلی میں جتنا
روزے رکھنیکا بھی مقدور نہیں ہے بینوا توجروا

جواب اسصورت میں ساٹھ مسکین کا
اطعام بعوض

کند و روزه بباعث بهم نرسیدن سامان غسل
عذر و انکار نمود و شوهر بجبر جماع ساخت
و عورت بباعث شرم نوعروسی غسل نکرد و روزه
داشت پس روزه او صحیح خواهد شد یا نه
و در صورت عدم صحت قضا و کفاره بذمه خود
است یا بذمه شوهر بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومه اگر غسل ممکن بود
و با وجود امکان غسل نکرده وصبح بطهارت
نیافته قضا و کفاره بر زوجه
خواهد بود نه بر شوهر والله اعلم

سوال چه میفرمایند علمای دین و
مفتیان شرع متین اندرین مسئله که صوم
و صلوٰة آن شخص که از طعام هنوز اجتناب نمایند
درست یا نه و در آن وقت که طعام هضم شده باشد
نماز و روزه جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب اگر در کام از پس خلل نیست بنابر مشهور
نماز او صحیح خواهد بود والله اعلم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
که مثلاً ہندہ نے انتقال کیا اور سن ورن مرحومه
کا تخمیناً ساٹھ برس کا تھا اور بظاہر وہ مغفورہ پابند
صوم و صلوٰة کی بھی تھیں لیکن احتمال ہوتا ہی
پس اس صورت میں ادائے صوم و صلوٰة
ان مرحومه کا وارثوں کو اونکے کسقدر کرنا
چاہیے بینوا توجروا

جواب جس مقدار پر زیادتی کا احتمال
ہو اوسقدر روزہ نماز فدیہ کو ادا کرنا چاہیے والله اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین او مفتیان
شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید وارد
ایک شہر کے ہوا اور پیش از ورود شہر نیت
قصد دس روز کے قیام کا رکھتا تھا اب بعد ورود
شہر بوجہ کسی امر کے دو تین دن کے قیام سے زیادہ
مناسب وقت نہیں معلوم ہوتا پس اس صورت
نماز قصر کرنیکے واسطے اور روزہ رکھنے کے
واسطے کیا حکم ہے اور وہ شخص کیا کرے کسی شخص
بیان ہوا یا اس دو تین دن کے قیام میں روزہ
افطار کریگا اور نماز کو بھی قصر کرے گا
یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر بعد قیام اب تجدید قصد سفر ہو
تو جبتک سفر نکرے حکم مسافر او سپر ہوگا اور
اگر قبل ورود نیت میں تغیر کیا ہو تو قصر لازم
ہوگا والله اعلم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندر

[illegible] دیگر کفاره [illegible] و بعد ازین [illegible]

[illegible] نا هم بدار تا رستگار شود آیا اعتبار اینچنین خواب

نماید یا نه بینوا توجروا

جواب صحت خواب در احکام شرعیه ثابت

نیست علی الاظهر اگرچه بعض اعلام در مستحبات

مثل امر احرام را تجویز کرده اند والله اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم مسئله شرعی کہ اگر کوئی

شخص روزے کو ضائع کرے اوس شخص

کے واسطے عذاب کونسا ہے بینوا توجروا

جواب اگر بغیر عذر عن الصیام

سفر کرے اور روزہ نہ رکھے تو کفارہ و قضا

دونو لازم ہونگے اور گنہگار ہوگا واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و

مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ شخصے

از اہل خلاف بگفته کس از جولاہہ منادی کرد

کہ بتاریخ بست و نہم ماه رمضان ہلال عید نمایان

گشته بعض شعبان فریب خورده بتاریخ سی ام

ماه مبارک روزه افطار کردند و من بعد

لائح شد کہ آن روز از روز ماه رمضان

بود روز عید نبود پس بر شعبانیان موصوفین

قضا و کفاره ہر دو لازم است یا محض قضا

جواب [illegible] ہلال شہادت عدلین [illegible]

خلاف آن ظاہر شود قضا و کفاره ولازم خواہد شد

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ عادت شخص است

کہ در حالت صوم خود بخود رطوبت در دہنش

پیدا میشود کہ اگر آنرا دفع نماید از کثرتش

کلام کردن ممکن نباشد در صورت شخص مذکور

در حالت نماز چہ کند چرا کہ بغیر ازالہ اش صحیح خواندن

الفاظ نمی تواند یا در جاے مسجد یا در مجمع عظمی

نشسته است کہ در انجا دفع آن نمی توان کرد

درینمقام چہ نماید آیا قلیل قلیل بحلق فرو برد پس درینصورت

چہ حکم است آیا صومش صحیح است یا نہ بینوا

جواب بلع آن مفسد صوم است و رطوبت

دہن را درین حالت خواه در پارچہ یا در

دامن یا در رومال بگیرد واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور

مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر

کوئی شخص واسطے رفع قبض کے نمک کی ڈلی کھینچنے کا

عادی ہے بطور شیاف کے اور بغیر اس ترکیب

کے اجابت نہیں ہوتی اگر حالت صوم میں

وہ شخص یہ عمل کرے تو مفسد صوم ہوگا

یا نہیں بینوا توجروا

جواب [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین حق
مسئلہ مین کہ قوم بوہرا کے عقائد بزبانی اکثر اشخاص
سنا جاتا ہے کہ بعضے چھہ امام اور بعضی سات
امام کے ائمہ اثنا عشر سے قائل ہین اور
باقی اماموں کے قائل نہین مگر کلمہ گو ہین اور
ظاہر افعال اونکے مسلمانون کے مثل نماز و
روزے کے ہین اگرچہ روزے مین
بھی افترا کرتے ہین کہ ہمیشہ انتیسوین شہر
شعبان سے روزہ رکھتی ہین اور انتیسوین
شہر رمضان شریف سے عید کرتے ہین
مگر بہ تقیہ اور اپنے عقائد کو ظاہر نہین کرتے
ہین بلکہ جب اون سے استفسار کیا جاتا ہے
تو اپنے عقائد کو مثل شیعون کے بیان کرتے ہین پس
پس اس صورت مین حکم اہل اسلام کا جاری ہوگا
یا نہین اور اشیاے تر مثل روغن وغیرہ
کے انکے ہاتہ سے لینا اور استعمال کرنا اونکا
شرعاً جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین اگر وہ
مظہر عقائد حقہ ہین اور
باعلان افطار صوم اور اظہار عید انتیسوین
ماہ صیام نہین کرتے تو اسلام ظاہری اونکا
[illegible]

عداوت ائمہ معصومین علیہ السلام تا بہ سب
ہو جاے تو البتہ محکوم بکفر ہونگے اور نجاست
اون سے لازم ہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتی ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید
صاحب کلکٹر بہادر ضلع کے شروع شعبان
دورہ مین ہے اور پانچ ماہ تک مدت دورہ
سے قیام دو روز سے زیادہ کسی جگہ نہین
ہوتا مگر اپنے ضلع سے کہین زیادہ فاصلے
جانے کی امید بھی نہین ضلع کی حدود اربعہ
کی ہے ایسی حالت مین زید کو روزہ قضا
چاہیے یا روزہ رکھنا اور روزہ اگر رکھے
تو وہ روزہ اوسکا ادا ہوا یا نہین مفصل
ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب اگر قصد مسافت ہوا اور سفر اس
شخص کا حلال ہووے تو روزہ [illegible]
کرے اور اگر حلت سفر یا اور شرائط
سفر مشکوک ہوں تو روزہ بھی
رکھے اور بعد ماہ صیام قضا بھی احتیاطاً
کرے
واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ غبار ترک
جھاڑو دینے سے اوڑتا ہے یا ہوا سے
اوڑ کر ناک و کان مین جاتا ہے تو یہ مبطل
صوم ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب لتعمد ایصال غبار غلیظ مین قضا و کفارہ
احتیاطاً لازم ہوگا و ہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ سفر حرام مین روزہ
رکھنا واجب ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب روزہ رکھنا واجب ہے و ہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندین مسئلہ کہ
وقت وجوب فطرہ و اخراج آن و آخر وقت وجوب
چیست بینوا توجروا

جواب در وقت وجوب فطرہ اختلاف است مشہور
آنست کہ فطرہ واجب میشود برویت ہلال عید و سید مرتضی
علم الہدی و اکثر اعلام گفتہ اند کہ زمان وجوب آن طلوع صبح
صادق است بر ہر صورت اخراج فطرہ روز عید
قبل نماز افضل است و ہو الاحوط و در آخر وجوب اختلاف است
بعضے نماز عید را آخر وقت قرار دادہ اند و بعضی تا بعد نماز زوال
واجب میدانند و بعضے تا آخر روز عید و قول اول

و سہر کلکتہ اور اگر سفر کرے بھی تو روزہ رکھنا
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر یہ سفر مستلزم کسی فعل حرام کا ہے
تو جائز ہوگا اور روزہ اوسمین رکھنا چاہیے
اور قضا بھی کرے بعد سفر تو احوط ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص ضرورت شرعی کیلئے
ماہ رمضان المبارک مین سفر کرے اور گھوڑا
بھی و پاپوش و شیشہ و پارچہ و مثل اسکے اور
بھی شے خرید کرے تو یہ ضرورت شرعی مین
داخل ہوگا یا نہین اور ایسی حالت مین روزہ
رکھنا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر ضرورت خرید نہ ایسے اشیا
کی اوس زمانے مین ہو اور تجارت بھی
نکرتا ہو تو ترک کرنا ایسے سفر کا بہتر ہے

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین صورت کہ مسماۃ صالحہ
در سن چہار دہ سالگی روزہ داشت
و صوم چند سال کہ از ابتداے بلوغ تا ایندم
بر ذمہ او واجب است بسبب تہیدستی از
اداے کفارہ اش عاجز است چگونہ صورت
بینوا توجروا

لازم خواہد بود الا کفارہ ہر صوم بجد ترزہ باید گرفت
واگر ازین ہم عاجز باشد استغفار کافیست واگر از
جہالت مسئلہ تا این زمان ترک صوم کرد بنابر قول بعض
کفارہ بر او لازم نخواہد شد والاحتیاط سبیل النجاۃ واللہ اعلم

سوال ما قولکم اگر ایک غلام کئی شخصوں میں مشترک
ہو تو اوسکا فطرہ کیونکر دیا جائیگا بینوا توجروا

جواب بنابر مشہور کے فطرہ اوس مملوک کا
حصہ شرکا پر بقدر حصہ واجب ہوگا مثلاً ایک شخص
دو شخصوں میں مشترک ہے اور دونوں کی عیال میں
داخل ہے اور اگر وہ مملوک کسی شخص خاص
کی عیال میں داخل ہو گیا ہو پس فطرہ اوسکا
خاص ایک سے ہوگا اور باقی شرکا سے
ساقط ہو جائیگا مگر شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا
مذہب یہ ہے کہ فطرہ عبد مشترک کا کسی پر
واجب نہیں واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اس مسئلہ میں کہ زید کے کچھ لوگ کافر اور
کچھ لوگ مسلمان ملازم ہیں کہ کھانا اونکا زید سے متعلق
ہے فطرہ اون لوگوں کا زید پر واجب ہے
یا نہیں بینوا توجروا

جواب جن لوگوں کو کھانا بشرط خدمت دیا جاتا ہے

شرع متین اندرین مسئلہ کہ زید روزہ دا...
روز عید قصد ادای فطرہ نمود اما بسبب تعلقات
وتردداتِ دنیا وبہ سہو کرد حتی کہ ماہ صیام
وعید دیگر ہم رسید بسبب جاہل بمسئلہ بودن
فطرہ صوم سال گذشتہ ادا نکردہ فطرہ
سال حال ادا بس برای فطرہ سابق مقتضی
چہ حکم است در عدم تادیہ آن چہ قباحت است
و در صورت تادیہ فطرہ ماضیہ کدام فائدہ خواہد
بود بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ اگر اخراج فطرہ
سہو نمودہ قضای او بذمہ او نیست علی الا...
واگر اخراج نمودہ است و دادن ور المستحق
سہو نمود البتہ ایصال آن بمستحق یا عوض
آن اگر تلف شدہ واجب خواہد بود واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان
شرع متین اندرین صورت کہ فطرہ خدا...
ملازم غیر از کنیز و غلام بر زید ہم واجب است
یا نہ و حکم چنین ہم ارشاد گردد بینوا توجروا

جواب اگر قبل از رویت ہلال
داخل عیال شوند احوط آنست کہ فطرہ انشان
ہم بدہد و فطرہ چنین ملازم نیست بلی اگر قبل...

متین اس مسئلہ مین کہ مال زکوۃ و مال فطرہ
یا خمس کو خادم مسجد کے واعظ جاروب کشی
اور تطہیر اور حفاظت وغیرہ کے لیے معین کیا جاکے
دو خرچ و پوشش و تنخواہ وغیرہ مین ان لوگونکی صرف
کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر استحقاق رکھتا ہو بعد استیصال کے دیا جاے
تو کچھ مضائقہ نہین و ہو العالم

سوال ما قولکم کسی که مهمان غیر شود و طاقت ادای
فطره نداشته باشد یا دارد و مهمان غیر شود
فطره از ذمه اش ساقط است یا نه بینوا توجروا

جواب کسی که طاقت ادای فطره ندارد فطره
از و ساقط است خواه مهمان غیر شود یا نه و در حکم
غنی که مهمان غیر شود اختلاف است مشهور میان اصحاب
آنست که فطره ذمه اش واجب نیست و بعضی بر مهمان

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ فطرہ
دینے والا بدون اوسکے کہ مجتہد العصر کے
سامنے نہ بھیجے بسبب قریب نہونے کے محتاجین
مستحقین فطرہ کو اپنے ہاتھ سے دیدے تو درست
ہے یا نہین اور مجتہد العصر بھی ہوا و فطرہ
دینے والا آپ ہی مستحقین کو دیدیوے تو جائز

سوال چه میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئله که بر صاحب خانه
فطره چند کس واجب می شود بینوا توجروا

جواب بر صاحب خانه واجب است که فطره از
نفس خود و عیال خود و فطره مهمانی که قبل از شام و
طلوع هلال عید داخل شده باشد و فطره مولودی که
قبل از هلال عید متولد شود و در عیال و مهمان
داخل است صغیر و کبیر و مسلم و کافر و زن و مرد
پس فطره جمیع آنها بر صاحب خانه واجب میشود والله اعلم

سوال ما قولکم که فطره از کدام جنس اخراج نمایند و مقدار
فطره نیز ارشاد فرمایند بینوا توجروا

جواب هر چیزی که قوت غالب باشد اخراج زکوة
از ان مستحب است مثل گندم و جو و ذرت و نان
این هر دو نیز مجزیست و انگور و خرما و برنج و پنیر و شیر و غیر از غیر

سوال چه میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئله که فطره بر کدام کس واجب است
و بکدام شرط واجب میشود بینوا توجروا

جواب در وجوب فطره چند شرط است
اول تکلیف یعنی شخص بالغ و عاقل و باهوش باشد
پس بر طفل و دیوانه و مغمی علیه یعنی کسیکه غشی
و بیهوشی او را قبل هلال شوال عارض شده باشد

[illegible]

[illegible]

از شرائط وجوب فطره حریت است یعنی آزاد بود
پس بر مملوک زکوة فطره واجب نمی شود بلکه بر آقا
واجب است که فطره از طرف عبد خود بدهد و سقوط
فطره از جمله انواع عبید متفق علیه است لکن
شیخ صدوق فطره مکاتب را بر نفس او واجب
دانسته اند نه بر آقا و مشهور آنست که تا مکاتب
ادای مال بآقا نه نموده باشد فطره از و ساقط
است اگر بعض مال را ادا کرده فطره بمقدار آن
مال بر عبد و باقی بر ذمه آقا واجب میشود و بعضی
در صورت اخیر فطره را از هر دو ساقط میدانند
هم از مکاتب و هم از مولا والاول اشهر سوم
آنکه مکلف غنی بوده باشد و مراد از غنی آنست
که قوت سالیانه خود داشته باشد یا قادر بر کسب
معیشت سال برای خود و عیال خود بوده
باشد پس بر فقیر زکوة فطره واجب نیست
بلکه مستحب است که یکصاع را بر خود و عیال خود دست
بدست بگردانند و هرگاه قبل هلال عید کافر مسلم
شود و طفل بالغ و دیوانه صحیح و بیهوش بهوش
آید فطره بر آنها واجب خواهد بود والله یعلم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئله که فطره بکدام کسان است

جواب در مستحق فطره چند وصف معتبر است
اول ایمان پس بکفار و اهل خلاف را نمیتوان داد
و شیخ ابوجعفر طوسی علیه الرحمه و دیگران جایز
دانسته اند که اگر مومن موجود نباشد مستضعف را
زکوة فطره میتوان داد و اکثر اعلام منع فرموده اند
وهو الاقوی والاحوط دوم عدالت و مراد از
عدالت درینمقام ملکه راسخه است که باعث بر
ملازمت تقوی و مانع از اقدام کبائر و اصرار
بر صغائر باشد و بعضی اجتناب کبائر را شرط میدانند
و اصرار بر صغائر را اعتبار نمیکنند و بعضی
مطلق ایمان را کافی میدانند و اول احوط است و
جایز است که اطفال مومنین را بدهند اگرچه آبای
ایشان فساق بوده باشند سوم آنکه از جمله کسانی
نباشد که نفقه او شان بذمه آن شخص واجب بود شامل
ابوین و اجداد و فرزندان و اولاد ایشان
و زوجه و غلام و کنیز و سوای ایشان باقی اقارب
را که انفاق انها واجب نباشد میتوان داد چهارم آنکه
هاشمی نباشد پس بر هاشمی فطره غیر هاشمی
حلال نیست بلی فطره هاشمی بر امثال او حلال
است وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ آپ نے دستخط فرمایا ہے کہ برف بر گر پانی نجس
بھی ہو تو پاک ہو جاینگی اس قید سے کیا فائدہ
ہے بینوا توجروا

جواب برف کے جمانے مین سنا جاتا ہے
کہ انگریزی کل مین اکثر لوگ چربی یا روغن سے
ظرف کو چرب کر دیتے ہین تاکہ برف بسہولت
بعد انجماد اوس سے جدا ہو جاوے اس سے
احتمال ہوتا ہے کہ وہ نیت اوسکی سطح ظاہری
پر ہو لہذا یہ قید زیادہ کی گئی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ غسالہ متنجس پاک ہے یا نجس یا
مطہر بینوا توجروا

جواب مسئلہ اختلافی ہے اور اجتناب
اوس سے احوط ہے واللہ یعلم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی
وصل بالسکون اور وقف بالحرکہ عمداً یا از راہ
جہل کے کرے نماز اوسکی صحیح ہے یا
نہین اور اگر وصل کرے اور ہمزہ وصل کو نہ گراوے
تو کیسا ہے بینوا توجروا

جواب ظاہرا وقف بالحرکہ اور وصل بالسکون

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ پوست سباع مثل شیر وغیرہ بعد ذبح طاہر
است نماز دران جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب طاہر است لیکن نماز دران
صحیح نخواہد شد وہو العالم

سوال مولانا و مقتدانا دام فیوضکم
اگر دندان افتادہ پیش نماز جماعت از تار نقرہ
بستہ باشند نماز در عقب او درست است
یا نہ بینوا توجروا

جواب درست است وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین درین مسئلہ
کہ ہرگاہ کسے در جامہ نماز کند باین خیال کہ غصبی
است و بعد گذاردن نماز مباح بر آید آیا آن نماز
صحیح خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ اعادہ نماز احوط
است وہو العالم

سوال چہ حکم است درین مسئلہ کہ شخصی کہ پدرش
شریف باشد و خود این کس از جانب مادر غیر
سید است چنین کس را گرفتن زکوٰۃ از استعمال خود
صریح است کہ جائز باشد لیکن شخص مذکور زکوٰۃ واجبہ
خود بہ سید کثیر الاحتیاج میتوان داد یا بالتصدق دیگر

وصدقات واجبه نسبیه بنهد در صدقه مجب

باکی بنیت واللہ تعالیٰ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بلوغ عورت
اور مرد کو کس سن میں شرعاً ہوتا ہے بینوا توجروا

جواب بلوغ سنی مرد کا بعد ۱۵ برس کے
بعد اور عورت کو بعد نو برس کے ہوتا ہے
اور بغیر اسکی جبکہ خروج منی کا ہو جاوے یا حیض یا حمل ہو
یا بعلامات دیگر تو بلوغ ہو جاویگا واللہ تعالیٰ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ فرض شتبہ بود
و فرصت استفتاے نیابد و قصد کند کہ بعد
معاودت استفتا نمودہ بران عمل خواہم کرد
و حج رود بہ نیت واجب حج نماید صحیح است
یا نہ بینوا توجروا

جواب درین صورت اکتفا بہ نیت فرض
باید نمود واللہ تعالیٰ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ ہرگاہ از دریا
بگذرند بمحاذات میقات تخمیناً احرام بندد
کافی است یا نہ بینوا توجروا

کہ ہرگاہ زید بماہ صیام یا شوال و ذیقعدہ عمرہ متمتع
بجا آورد و بہ مدینہ منورہ رفتہ شدہ و بعدہ حج تمتع
نماید صحیح است یا نہ بینوا توجروا

جواب در غیر شہر حرم عمرہ تمتع نتواند نمود
و بعد بجا آوردن افعال عمرہ قبل از حج خروج از
مکہ مختلف فیہ احوط اجتناب است واللہ تعالیٰ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر
زید سے کسی شخص نے کوئی شے بازار سے منگائی
بگمان اسکے کہ زید ہمارا دوست ہے یا نوکر ہے ہمکو یا
وہ شے بکفایت لاوے گا پس زید نے وہ شے
بازار سے بقیمت دو روپیہ کے خریدی مثلاً و
اوس شخص سے اظہار کیا کہ دو روپیہ چار آنہ
کو یہ شے ملتی ہے پس اوس شخص نے راضی ہو کے
زید کو دو روپیہ چار آنہ دیے تو یہ چار آنہ زید کو لے
لینا اور اوسے صرف میں لانا درست اور
جائز ہے یا نہیں امیدوار ہوں کہ دستخط
بالتصریح فرمائی جاویں۔ بینوا توجروا

جواب اگر زید نے اوس شخص کے مال
سے اوس چیز کو مول لیا ہے تو اصل قیمت
سے زیادہ لینا جائز نہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

...ہ بائع و مشتری سے اطلاع کرے قبل معاملہ کے
...ہ ہم دستوری لینگی جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر بائع برضامندی اور بلا جبر و اکراہ
...کے دیوے مضائقہ نہیں واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ زید نے موضع ...
...و مسمی بکر زمیندار کے ہاتھ بنام مسمی خالد صغیر
نابالغ بولایت خود مول لیا اور زر قیمت تمام
بمال اونکے دیا پس یہ بیع شرعا جائز و نافذ ہے
...یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر مال نابالغ سے بمراعات عطیہ اور منفعت
...اوسکی خرید کیا ہے تو بیع اوسکی صحیح ہوگی واللہ تعالی اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ...
مسئلہ میں کہ اگر کافر سے مسلمان روپیہ قرض
...لے اور کافر سودی روپیہ دیوے تو لینا
...سطرح کے قرضہ کا جائز ہے یا نہیں اور تفاضل
...روپیہ میں اگر نہیں ہو سکتا تو آیا غیر جنس کی
زیادتی جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب شرط تفاضل کے قرض میں ...
...ہے اگرچہ غیر جنس سے ہو اور تبرعا بدون
شرط دینے تو کچھ مضائقہ

...کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع
مسئلہ میں کہ منافع رہن واسطے راہن کے ہونگے
یا واسطے مرتہن کے اور وقت رہن کے
اگر مرتہن شرط کرلے کہ منافع میں لونگا
تو جائز ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

جواب منافع ملک راہن ہیں مگر جبکہ مرتہن
کو معاف کردے وقت عقد کے خواہ بعد
اوسکے وہو العالم

سوال کیا ارشاد فرماتے علمائے دین
و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید نے مکان اپنا عمر کے پاس رہن کیا بمیعاد
ایک سال اور عمر مرتہن نے رہن نامہ
میں مندرج کرایا کہ مکان مرہونہ زید راہن کے
بعوض سود زر رہن کے تحلیل اور معاف کرالیا
تو اسصورت میں اگر اثنائے میعاد میں زید
راہن کو منظور ہو تو فک رہن کر سکتا ہے یا نہیں
اور بعد انقضائے میعاد مذکور بروقت فک رہن
زید راہن دعوے کرے کہ مکان مرہونہ عمر مرتہن
سے کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر زید راہن
درمیان میعاد کے شرعا فک رہن کر سکتا
ہو اور عمر مرتہن بحجت رواج عرف فک رہن
پر راضی نہو اور زید راہن پر جبر کرے اور

مین نماز پڑھنا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب رہن مین تعین مدت بنا بر شبہ ہو
کے نہین ہوسکتی جسوقت راہن ادائے
قرضہ کرے جایداد اپنی مرتہن سے لے سکتا ہے
اور اگر مرتہن قبضہ اوس جایداد سے نہ اوٹھاوے
تو نماز اوسکی اوس مین صحیح ہوگی واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم چہ حکم است درصورتیکہ
مصالحت بہ تحریر کاغذی نشدہ باشد و صیغہ صلح
یکسان جاری نشدہ باشد و مطابق این صلح ہر یکے
بر شئے صلح شدہ قابض باشد اگر بعد مدتے
احدے از صلح کنندگان میگوید کہ این صلح
برضا و رغبت نہ نمودہ بودم بلکہ بمصلحت صلح
نمودہ بودم باطل خواہد شد یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر ترجمہ صیغہ بزبان ہندی ہم
واقع نشدہ حکم لزوم صلح مشکل خواہد بود واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید
نے ہندہ کو مکان اپنا بالعوض کسی شئے کے بغیر
ادا کیے مہر کے اپنی زوجہ کو ہبہ کیا اور وہ زید
اور ہندہ اوسی مکان مین رہے مگر قبضہ
اوس مکان کا ہندہ کو اپنے حین حیات مین

نہو چکتی ہے یا زید کی اولاد کو دعوی مکان
کا ہو نچتا ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین اگر ثابت
کہ زید نے کسی وقت مین تخلیہ مکان نہین
کیا تو ظاہرا قبضہ متحقق نہوگا اور ہبہ بدون
قبض کے نافذ نہوگی واللہ اعلم

سوال چہ ارشاد است دریصورت کہ
زمین وقف نباشد بلکہ بالاے سطح دوکانہا
مسجد قرار دادہ باشند حکم مسجد در ان جا
خواہد شد یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر واقف زمین را وقف
مسجد نکردہ باشد ظاہرا حکم مسجد بران جا
نخواہد شد واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر متولی بغیر
مقرر کرنے متولی دیگر کے فات کرے تو کار تولیت
کون کون انجام سے کرے بینوا توجروا

جواب جو شخص متدین اور منتظم
ہو تو متولی اوقاف ہوسکتا ہے اور اگر
تجویز حاکم شرع ہو بہتر ہے وہو العالی

سوال ما قولکم کہ متولی کیو سطے کیا صفت چاہیے

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ اول ہرگاہ میت جنب باشد اور اقبل غسل میت غسل جنابت دہند یا بعد آن بینوا توجروا

جواب غسل میت کافی است واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ [illegible] کہ نماز مغرب را ہرگاہ بعد نصف شب کند نیت [illegible] ادا کند یا نیت قضا بینوا توجروا

جواب نیت قربت بکند و علی الاشہر نیت قضا لازم است و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس [illegible] مین کہ زید نے ایک راس گاؤمیش واسطے [illegible] نے کے ایک کافر قوم اہیر کو دی اور اجرت اسکی [illegible] ائی کی مقرر کردی اب وہ انکار کرتا ہے [illegible] کہ مین اپنی گاؤمیشون کے ساتھ چرایا کرتا تھا او اسوقت [illegible] ایک گاؤمیش میری اور دوسری گاؤمیش مفقود [illegible] کو شیر نے ہلاک کر ڈالی اور گواہی جنکی دلاتا ہے [illegible] وہ لوگ بھی کافر ہین اور ایک گواہ مسلمان فاسق [illegible] ہے آیا گواہی اون لوگونکی معتبر ہے اور مواخذہ [illegible] اگر نا مطابق شریعت کہ ہے یا تاوان لینا اوس کافر [illegible] گواہی جائز ہے زید کو بھی اوس اور اوسکی گواہون [illegible] اعتماد کامل نہین ہے بینوا توجروا

[illegible] نے اوسکو ہلاک کر ڈالا تو تاوان لینا بیجا ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ ملازمین کفار پر بعوض کسی جرم خطا کے جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جرمانہ مروجہ طریقہ شریعت نبویہ کا نہین پس جبتک کہ کسیوجہ شرعی سے نہ لیا ہو لینا اوسکا جائز نہوگا البتہ چونکہ مال کفار فی مسلمین ہے اسوجہ سے مسلم کو تصرف مال کفار مین جائز ہوگا واللہ اعلم

سوال اگر کسی شخص نے اپنے تئین رنج وغصہ مین بسبب آبرو کی زہر خواہ شمشیر سے ہلاک کر ڈالا ہو تو آیا نجات اوسکی ہوگی یا نہین

جواب اگر باوجود ہوش وحواس کے اپنے تئین اوسنے ہلاک کر ڈالا ہے تو عنداللہ مجرم ہوگا اور سوا خدا اور عفو باختیار پروردگار ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم کہ شخصی بقصد ہشت فرسخ و زائد از آن در ایام صیام سفر کرد بچہار فرسخ شرعی رسید بود کہ در فرسخ پنجم دیگر [illegible] را انجا شب بسر کردہ صبح مراجعت بخانہ کرد کہ از انجا فاصلہ چہار فرسخ شرعی است است وصوم را افطار کرد پس این قصر جائز شد یا نہ بینوا توجروا

جہل ہمسئلہ قصر نمودہ پس کفارہ برو لازم خواہد شد

یا نہ بینوا توجروا

جواب در صورت جہل مسئلہ اختلافست

اقوی عدم لزوم کفارہ است و سبیل الاحتیاط

واضح واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ صائم را بوئیدن

گلہائے مثل یاسمین وگلاب وغیرہ و ورائے نرگس

ہم مکروہ است یا نہ بینوا توجروا

جواب کراہت آن مشہور است وہو اعلم

استفسار

درین جواب این است کہ الفاظ (کراہت آن مشہور

است) نسبت نرگس است یا چہ ولو بیدن

گلہائے یاسمین وگلاب مکروہ است یا نہ بینوا توجروا

جواب استشمام مطلق ریاحین مکروہ

است خصوصا نرگس وغیرہ کہ بوئے تند

دارد واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ ایک شخص کہ عمر اوسکی پچاس برس کی ہے اور اوسکو سوزاک

کا عارضہ بھی ہے اور دیگر عوارضات میں بھی مبتلا ہے

اس سبب سے ضعف غالب ہے اوسکو وقت شب حالت خواب

جواب بغیر خروج منی غسل واجب نہوگا واللہ

سوال کیا حکم ہے جناب ملک العلما کا اس

میں کہ تار چاندی کے ہیں اور اون کلمع

ہے اوس سے گوٹ بنائی گئی ہے آیا اوس

کپڑی میں لگا کر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں بینوا تو

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

میں کہ اگر کوئی مومن اپنی دختر کو کسی ناصبی

عقد میں دے تو نکاح جائز ہے یا نہیں اور اگر

کوئی مومن اوس مومنہ منکوحہ ناصبی سے

خفیہ کرے تو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب جبتک کہ حکم کفار میں ہونا اوس

نہو اور افتراق شرعی اون دونوں میں

تو متعہ نکرنا چاہیے واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ زید مدیون

چند کسان ہست ہیچگونہ ادائے دین از

نمی تواند شد ومنجملہ دائنان یک کس زید را میگ

کہ شما برائے حج وزیارت ہمراہ من بروید

شما بر ذمہ من است واگر نمیروید

دین من بدہید پس درانحالت زید با د

ماندن مدیون چند کسان ہمراہ یک کس جہ

جواب درینصورت فرض خواه بر زید جبا[illegible] نمی تواند نمود والله تعلیم

سوال چه میفرمایند علماے دین اندرین مسئله که اگر پارچه هاے ادنی و بانات وغیره از کفار خرید کنند یا مال کافر در نیلام خرید کنند وقت صلوٰة آن رخت جائز است یا نه هرچه حکم شریف باشد ارقام فرموده شود بینوا توجروا

جواب هرچه ازین قسم مجهول الحال بوده باشد از اهل اسلام باید گرفت والله تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله مین که جس پارچه کفن پر سورہای قرآن شریف یا کل تمامه قرآن شریف صرف خاک شفا یا روشنائی سے یا ایسی شئی سے جسمین خاک شفا آمیز ہو تحریر ہوتا ہے اوسکا زیر زمین دفن ہونا جسم میت پر جائز ہے یا نہین وجه استفسار کی یہ ہے که قرآن شریف تحریر شده جو کفن پر ہوتا ہے یا سورہ قرآنی لکھی ہوتے ہین وہ کفن میت کو پنہایا جاتا ہے اور دفن کیا جاتا ہے خیال ہوتا ہے که شاید آیات قرآن شریف یا کل قرآن شریف کا دفن جائز نہو بینوا توجروا

اختلاف ہے اگر عمامه وغیره جسمین نطفه نجاست کی لگنے کا نہین ہے لکھا ہو تو کچھ مضائقه نہین ہے اگرچه تمام کفن بھی لکھے تو بعض علماء نے تجویز کیا ہے لیکن احوط اجتناب ہے والله تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئله مین که جمله مذہب اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے که جمله بنی آدم پر جو زمانه آنحضرت صلی الله علیه وسلم موجود تھے یا آینده جو قیامت تک موجود ہون سب پر فرض ہے که اسلام قبول کرین پس سوال یہ ہے که زمانه نبوی مین تو معجزات باہرات اور بہت سی آیات و حالات کا امکان تھا که واسطے منکرین اسلام کی حجت تھی اور بہت سے بنی آدم اوس ذریعه سے مشرف باسلام ہوئے خداوند تعالے جلشانه نے بعد وفات آنحضرت کے کیا حجت قائم رکھی ہے اوپر بندون کے جس سے انکار کرنا باعث عقاب و انقیاد وسیله نجات اور وہ حجت ایسی ہو که جس سے عقل انسانی پر قبول کرنا لازم ہو که اسلام طریقه حق من جانب الله ہے اور وہ حجت بالفعل اس زمانے مین کیا ہے ایسے قرار ہون که بدلائل عقلی و نقلی مرحمت ہو بینوا توجروا

جواب بمفاد قول حضرت امام موسی کاظم ع ان لله علی الخلق حجتین حجة ظاهرة فهم الانبیاء

حدیث شریف لولا من یبقے بعد غیبۃ قائمنا
من العلماء الدالین علیہ والداعین الیہ الی آخر الحدیث
رجوع طرف علمائے دین کے کرے کہ وہ نجات
دینگے ضعفائے بندگان خدا کو دامہائے ابلیس سے

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین و
مفتیان شرع اس مسئلہ مین کہ مثلاً زید نے
سفر کیا چاہتا ہے ماہ صیام مین واسطے مرثیہ خوانی
کے اسصورت مین روزہ ترک کرے یا نہین
بینوا توجروا

جواب اگر سوز خوانی نکرے تو روزہ ترک
کرے اور روزہ بھی رکھے اور اعادہ
بھی کرے تو احوط ہے واللہ اعلم

استفسار

اسمین یہ ہے کہ حکم حضور ہے یا کیا کہ جو شخص کہ جو
واسطے مرثیہ خوانی سوز خوانی کے ماہ صیام مین سفر
کرے وہ روزہ قصر کیواسطے ترک نکرے یا کچھ اور مطلب ہے
دوسرے یہ کہ یہ فقرہ جو ہے کہ اگر روزہ بھی رکھے
اور اعادہ بھی کرے تو احوط ہے یہ فقرہ واسطے سوز خوانی کے ہے
یا واسطے جملہ مرثیہ خوانون کے بینوا توجروا

جواب واسطے سوز خوانی کے بنا بر قول
بہ حرمت غناء المراثی کے قصر نکرنا چاہیے
تو احوط ہوگا اور غیر سوز خوانو کو قصر چاہیے
مگر یہ کہ مقصود دو پیسے مرثیونکا ٹہرانا ہو کہ جو
بحسب شرع ماول نہین ہوسکتی حکم اوسکا
بھی مثل سابق کے ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مسئلہ مین کہ مسمی زید نے اراضی زمینداری
کی نسبت کاغذات واجب العرض سرکاری مین
یہ عبارت لکھا کر مر گیا کہ بعد میرے زوجہ میری باختیار
حصول بیع رہن و انتقال ہر قسم کی مالک
ہوگی اب زوجہ و دیگر وارثان شرعی مین تکرار
ہے کہ زوجہ دعویدار ہے کہ بموجب اس اقرار تحریری
کے مین مالک ہون اور ورثائے شرعی کہتے
ہین کہ فرائض اللہ ہم مالک ہین آیا اس اقرار تحریری
سے زوجہ مالک ہوسکتی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر قبیل وصیت سے ہے تو وصیت
ثلث متروکہ مین بلا تعرض ورثا جاری و نافذ
ہوگی اور تعرض کرنا اونکا مسموع نہوگا

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ
مین کہ اگر کوئی شخص ساتھ عورت باکرہ کے زنا کرے
اور بعد اوسکے نکاح کرے تو شرعاً جائز ہے یا نا جائز

جواب جائز ہے واللہ اعلم

سابق ازین مسائل شیعہ سنہ ۱۲۶۱ء ۹۶ کے صفحہ
اول کالم اول کے سطر نمبر ۱۵ مین جو جواب تحریر ہے
اوسمین سہو کاتب سے قضا و کفارہ ساقط خواہد
شد لکھا گیا تھا صحیح عبارت یہ ہے (قضا لازم
و کفارہ ساقط خواہد شد) لہذا بارہ دیگر وہی مسئلہ
مع سوال و جواب طبع کیا جاتا ہے ناظرین اسکو صحیح
تصور فرمائین اور مسئلہ سابق کے جواب کی تصحیح اسی سے
درست فرمالین ——

مسئلہ چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع
متین اندرین صورت کہ زید صوم واجب ماہ صیام
را برگزید اخت و در اوسط ماہ علیل گردید و بسبب بیماری
روزہ اش قضا شد بعد حصول صحت قصد
نمود برچنین طور است کہ صیام مقضیہ را
ماہ رجب خواہ شعبان بجای ادا خواہم نمود بازیماہ شعبان
علیل شد و در آخر ماہ شعبان صحت یافت فرصت ادای صوم مقضیہ
حاصل نشد و صوم ماہ صیام حال ادا نمود آیا
برای صوم مقضیہ چہ حکم کفارہ است و اگر
کفارہ است چیست و چگونہ ادا نماید مرد صائم نادار
است و نہایت بعسرت بسر اوقات مینماید
و حسب حال آن ارشاد شود بینوا توجروا
جواب در صورت مرقومہ علی المشہور قضا لازم

اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میری چھیر یا سلام معمولہ
من جناب سید الشہدا علیہ السلام کہ عرض کیے ہین یا قصیدہ
مدح اہلبیت طاہرین مین کہے ہین بعد میرے میری قبر مین رکھدینا
یا نقشہ مشاہد مطہرہ ائمہ معصومین علیہم السلام میری تربت مین رکھدینا
آیا عمل اوس وصیت پر جائز ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب ظاہرا عمل ایسی وصیت پر لازم نہین واللہ علیم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر خواہد کہ مابین العیدین
عقد کنند بنا بر مسلک امامیہ ناجیہ درست خواہد شد یا نہ
بینوا توجروا
جواب عقد مابین العیدین درست است و آخوند
صاحب علیہ الرحمہ البتہ در ماہ شوال خاصتہ ترک
را اولی گفتہ اند واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ مرد سنی
کے ساتھ عورت شیعہ نکاح کر سکتی ہے یا نہین
جواب اجتناب کرنا چاہیے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس
مسئلہ مین کہ جو جاہل مطلق کہ کچھ علم نرکھتا ہو مگر قاری
ہو پس وہ صیغہ نکاح پڑھ سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب اگر اسقدر جانتا ہو کہ یہ صیغہ ایجاب کا ہے
اور یہ قبول کا اور قصد انشا کا رکھتا ہو تو

مسئلہ مین کہ بعض بیاضون مین کہ مولف کا نام ...
ایک نیا سورہ مسمی بسورۃ علی دیکھا گیا ہے ابتدا
اوسکی یا ایہا الرسول انا ارسلنا رسولا من قبلک
اور یہ فقرہ بھی ہے اوس سورہ مین ان علیا لمن
فاتبعا بالصدق ساجبہ بالمتقین اور یہ فقرہ بھی ہے
بشرناک بذریتہ الصالحین وانہم من بعدک
فی الخلق شاہدین اور یہ فقرہ بھی آخر مین ہے
یا ایہا الرسول بلغ انذاری واذکار فسوف
یعلمون قد خسر الذین کانوا عن آیاتی وحکمی
معرضون مثل الذین یوفون بعہدک انی وتی
اجرہم جنات النعیم ان اللہ لذو مغفرۃ واجر
عظیم وان علیا امیر المومنین وانا لنوفیہ
حقہ یوم الدین وما نحن عن ظلم عدوہ الغافلین
واکرمہ علی الخلق اجمعین فان ذریتہ لہم الصابرون
اور کتاب تذکرۃ الائمہ اور دبستان مذاہب مین سورۃ
نورین بھی فضائل جناب حسنین مین دیکھا گیا ہے مضامین
ان دونون سورونکے احادیث نبوی سے
مسلم ہوئے ہین آیا یہ سورے احادیث سے ثابت ہین یا نہین
اور ان سورونکو منجانب اللہ سمجھنا اور آسمانی جاننا
اور تلاوت کرنا اور وقف کرنا اور داخل قرآن مجید
مین گننا اور احکام قرآن مجید انپر جاری کرنا جائز ہے
یا بدعت و حرام اگر جائز ہے تو آجتک یہ سورے کیون

تو کتاب تذکرۃ الائمہ اور دبستان مذاہب مین ...
نورین کیون لکھا ہے دونون کتابین ہونگی مصنف کا حال
کہ مومن ہین یا مذہب اور اگر ان سورونکا شائع کر...
اور احکام قرآن مجید انپر جاری کرنا بدعت ...
سزا اوسکی آخرت مین کیا ہے اور اگر سوا...
دونون سورونکے کسی بیاض یا کتاب مین ...
کوئی اس قسم کا سورہ ہم دیکھین اور مضمو...
اعتقادات امامیہ سے موافق ہو تو اوسکو س...
قرآن سمجھنا چاہیے یا نہین بینوا توجروا
جواب مخفی نرہے کہ سورہ مذکورہ خالی اس سے
کہ یا اسکو مرکب آیات منسوخ القرأت سے کیا جا...
منقولہ بطریق احاد سے یا از قبیل مخترعات او...
کی ہو پہر حال قرأت اور اشاعت اوسکی ممنو...
نامشروع ہوگی اسواسطے کہ باتفاق اجماع علما...
ردو منسوخ القرأت اگرچہ ابتدا آنحضرت...
پر نازل ہوئی تھی لیکن بعد ایک زمانے کے
ہوگئی اور قرأت اوسکی ممنوع اور متروک ...
بحکم الہی خارج قرآن سے کر دیے گئے مثل...
احکام کے کہ بدو اسلام مین تھے اور پہر منسوخ...
اور خود جناب رسالتمآب نے بحکم الہی تلا...
چھوڑدی اور حفظ و تلاوت سے اونکی نہی...
اور منقول بنقل احاد یا وضعیہ اکثر...

سو اسطے کہ نصوص بل خصوص مین بھی قرآن غیر

قرآن ستندا دل سے ولکن ماشاء اللہ وبار دہونی سے

حتی کہ قرآت سبعہ قرآت شاذہ سے بھی بعض علمائی

ریح منع کیا ہے اور قرآت شاذہ منقولہ بطریق احاد

وملحق بروایات احاد سمجھنا مذہب بعض اہلسنت کا بھی

ر کلام موضوع و مخترع کا ملا با قرآن مین اور

دسکو جزو قرآن گردانا تو ظاہر ہے کہ تحریف کتاب

ن اور تخریب دین حضرت سید المرسلین ہے

ور خلاصہ یہ کہ یہ سورہ اگر منسوخ القرآت یا منقول

بطریق احاد کے بھی فرض کیا جاوے تو بھی اوسکو

جزو قرآن نہ سمجھنا چاہیے حالانکہ فی الواقع اسکا منسوخ

اور منقول بطرق صحیحہ ہونا بھی نہین ہے اور

صاحب دبستان المذاہب

نہ خارج از فرقہ حقہ ہے اگر یہ سورہ اوسنے نقل

بھی کیا ہے تو بڑی تدلیس کی ہے اسواسطے کہ اگر

اہر نصرت حق کرتا ہے لیکن نقل کرنا ایسے کلام

ن مشعر اس امر کا ہے کہ معاذ اللہ ملحق اسیر

ضعیفہ مجہولہ سے تمسک کرتے ہین اور کوئی

دلیل امامت قرآن متواتر سے نہین رکھتے

حالانکہ قرآن مجمع علیہ بین المسلمین جابجا حقیت مذہب

حق پر ناطق ہے بلکہ کتب سابقہ بھی اس سے خالی

گر نا عار جانتے ہین اور بن بیانسے احکم اون سورتکا

جو تذکرۃ الائمہ وغیرہ مین بطریق احاد مذکور

ہین معلوم ہو جاتا ہے علاوہ اسکے کتاب مذکور

مشکوک الاسناد طرف علامہ مجلسی کے ہے کما صرح

بہ والد العلام عطرہ اللہ ضجیعہ وہو العالم

سوال چہ می فرمایند علمای دین و

مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ زن شیعہ

و مرد سنی است و میان آنہا عقد واقع شدہ و

دخول ہم واقع گردید حالا آن زن از مرد کارہ

است و طلاق میخواہد و آن مرد نہ طلاق میدہد

و نہ بخلع راضی میشود پس صورت استخلاص

آن زن از ان چیست بینوا توجروا

جواب مسئلہ اختلافیست زوجین را احوط است

کہ افتراق اختیار نمایند و شوہر ایقاع طلاق حسب مذہب

سوال کیا فرماتے ہین علمای دین اس

مسئلہ مین کہ حد بلوغ عورت کی کیا ہے اور

صورت نہ موجود ہونے کسی ولی کے اگر اسقدر

سن ہو اوسکے خود اقرار سے نکاح جائز ہو سکتا

ہے بینوا توجروا

جواب حد بلوغ کی نو برس کامل ہے اور

بعد بلوغ اور رشد کے اپنے نکاح کا اختیار رکھتی

اثنا عشریہ مد اللہ ظلکم العالی اس

مسئلہ مین کہ ایک عورت بالغہ رشیدہ عاقلہ نے

ایک شخص سے متعہ کیا اور بلحاظ انکے ورثہ کے

اوس متعہ کا نکیا بعد اوس کے اوس عورت

کے ورثہ نے نکاح اوس عورت کا اور شخص

کے ساتھ کر دیا اور بر وقت صیغہ نکاح اوس

عورت نے بخوف و بلحاظ اظہار متعہ نکیا اور مدت

متعہ کی منقضی نہوئی تھی کہ نکاح کا صیغہ وقوع

مین آیا اب یہ نکاح جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر متعہ شخص اول کا شرعًا ثابت ہوجاے تو حکم بطلان

نکاح شخص ثانی کیا جائیگا اور زنا و قبل اثبات نہوئی تو عورت

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ یک دختر نابالغ را

با شخص بالغ نکاح شد شخص مذکور با مادر گفته

رفت کہ اگر در عرصہ شش ماہ خواہم آمد بہتر ورنہ

اختیار است مرا ہیچ دعوے نخواہد شد چنانچہ

زیادہ یکسال شد کہ خبر گیری نان و پارچہ ہم

نمودہ در یصورت مادر و دختر را اختیار ہست

کہ دیگر جا نکاح دختر نماید چرا اگر نکاح نابالغ درست

است یا نہ بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ اگر نکاح دختر

نابالغہ باجازت ولی شرعیہ واقع نشدہ است

پیش بریزد و بود دلکم با تنبیہ صحیح حاید عقد لازم ...

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس

مسئلہ مین کہ زید کی بی بی سے خالد نے بکر ...

زنا کی مہر کچھ واسطہ نہین رکھا اور اب بعد دو

بارہ برس کے زید مذکور کے نطفہ سے

اولاد متولی ہوئی اور زوجہ زید نے کسی شخص کے یہان

ایک لڑکی کو دودھ پلایا اب خالد نے اپنے ...

کا عقد ثانیہ لڑکی مذکور سے کیا اسصورت مین جائز

ہوئی یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین نکاح صحیح ہے

سوال ما قولکم کہ مسمی غلام رسول کی دو زوجہ ہین زوجہ

اولی سے دو پسر محمد و عبد اللہ محمد کو ایک

بیٹا ہے مسمی رشید اور ایک دختر ہندہ ہندہ

کو تین مہینے تک زوجہ ثانیہ غلام رسول نے

دودھ پلایا عبد اللہ چاہتا ہے کہ بنت اپنی

دختر سے رشید اپنے بھتیجے کا نکاح کرے

شرعًا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب ظاہرًا ہو سکتا ہے والاحتیاط سبیل النجاة وبعلیم

سوال ما قولکم کہ در صورت نا برابقی شوہر زن نا زمانیکہ

مستحق اخذ مہر عوض دین مذکورہ از اشیای متروکہ شوہر

خود ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب زوجہ دعوی مہر بر شوہر میتواند کرد لیکن اخذ ...

سوال کیا فرماتے ہیں [illegible]
مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ہندہ
کا عقد بکر سے ہوا بعد وقوع عقد زید نے دعوی
کیا کہ قبل اس عقد کے میرا عقد ہندہ مرقومہ سے
ہوا تھا بلکہ پڑھنے والے عقد کے موجود ہیں
لیکن وقت پرسش زید کے ایک وکیل نے اقرار کیا
کہ میں نے نکاح پڑھا ہے اور دوسرے نے عقد
پڑھنے سے انکار کیا آیا اس صورت میں عقد
بکر صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا **جواب**
تا وقتیکہ دعوی زید ثبوت شرعی کو نہ پہنچے
حکم بطلان نکاح بکر نہ کیا جائیگا واللہ اعلم
سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس
مسئلہ میں کہ زن نابالغہ کا عقد ایک شخص کے
ساتھ ہوا بعد بلوغ کے اوس عورت کو
معلوم ہوا کہ شوہر میرا مجہول النسب ہے یعنی
اوسکی ماں فاحشہ ہے اور اوسکی باپ کو
کوئی قصاب اور کوئی فرنگی بیان کرتا ہے غرضکہ
وہ اوس عورت پر قابض ہوا تھا تو مجرد استماع
[illegible]

بعد بلوغ درستی کے فورا اختیار فسخ اوسکو
ہوگا واللہ اعلم **سوال** کیا فرماتے
ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ زن نابالغہ
کا عقد بولایت مادر ہوا اور وقت بلوغ
اوسنے عقد سے انکار کیا اس صورت میں
عقد اوسکا صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا
جواب ولایت عقد کی ماں کو نہیں
ہو سکتی بعد بلوغ درستہ اختیار فسخ اوسکو
فورا حاصل ہوگا واللہ اعلم **سوال**
کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ
ایک عورت نے زنا کیا اور شوہر سے
آیا بعد زنا شوہر پر حلال ہے یا نہیں اور اگر
شوہر خبردار ہو تو زوجہ اوس پر حلال ہے یا نہیں
بینوا توجروا **جواب** صورت مرقومہ میں
زوجہ شوہر پر حلال ہے واللہ اعلم **سوال**
کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں
کہ جب صحبت یعنی مباشرت واقع ہو جاوے تو
تو بموجب مذہب شیعہ کل مہر واجب الادا ہو جاتا ہے
یا نہیں بینوا توجروا **جواب** بعد دخول کے تمام
مہر لازم ہوتا ہے واللہ اعلم **سوال** کیا فرماتے
ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت

فسخ ہوگا واللہ اعلم سوال کیا فرماتے ہیں
علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد مومن
نے ایک شیعی مذہب والے کی لڑکی اور
اس کا نکاح نہیں ہوا تھا اور کوئی شخص مومن اس سے
عورت سے اس حالت میں کہ وہ عورت
اس شخص سنی مذہب کی لڑکی منعم کر سکتا ہے
یا نہیں بینوا توجروا جواب [illegible]
سے احتمال اشتباہ ہو تو احتراز
کرنا چاہئے واللہ اعلم سوال کیا فرماتے
علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت کو
بعد عقد کے جنون ہو گیا یا مرد کو بعد عقد
یا دخول کے جنون ہو گیا تو ایسی صورت میں
فسخ نکاح ہوگا یا نہیں بینوا توجروا
جواب علی الاشہر اگر عورت کو جنون
بعد عقد کے ہو جائے تو مرد کو اختیار فسخ ہوگا
اور اگر مرد کو بعد عقد جنون ہو جائے تو عورت
کو فسخ کرنا اختیار ہوگا بنابر مشہور کے
واللہ اعلم سوال کیا فرماتے ہیں
علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی زوجہ
منکوحہ کی مال کو یعنی مہر یا جو کچھ اس کی ہے
بانٹ دے یا بیع کرے بلا اجازت اس کی تصرف
کر سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا جواب

اپنی طرف سے تصرف کرے تو ایسی صورت میں [illegible]
شوہر کی ذمہ سے ساقط ہو گا یا نہیں بینوا توجروا
جواب صورت مرقومہ میں زوجہ کو اختیار
خواہ اجازت تصرف کی دے یا نہ دے لیکن زوجہ کا [illegible]
ساقط نہ ہوگا واللہ اعلم سوال کیا فرماتے
ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]
سود کھانا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا جواب
حرام ہے واللہ اعلم سوال متوفی [illegible] شخص
پر نسبت جنابت کے غسل واجب ہے اور وہ غسل کرنا
چاہے اور نسبت بیماری کے غسل کی طاقت نہ رکھے اور [illegible]
رکھتا ہے اور پھر یاد آوے تو ایسی صورت میں [illegible]
درود زہ کی لازم ہے یا نہیں [illegible] جواب
قضا صلوٰۃ اتفاقاً اور صوم بنابر مشہور لازم
واللہ اعلم سوال کیا فرماتے ہیں علمائے
دین اور مفتیان اس امر [illegible] میں کہ اگر زوجہ منکوحہ
نا شستہ ہو اور بدون اجازت شوہر کی [illegible]
گھر کی مکانات اقربا میں اپنی مثل ماں یا بھائی یا
ماموں یا خالو کی مکانوں میں یا پھر بہا کی سکونت اختیار
کرے تو ایسے زوجہ کا نان و نفقہ واجب [illegible]
یا نہیں بینوا توجروا جواب
زوجہ [illegible] نہ کہ [illegible] نان و نفقہ شوہر پر [illegible]

... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں
کہ زید اطراف شہر اسلام میں ایک مقام پر کہ وہاں اکثر
اہل سنت رہتے ہیں اور چند لوگ شیعہ بھی ہیں لیکن [illegible] دو لوگ
اپنے دین و مذہب سے بخوبی باخبر ہیں اون لوگوں کو زید اپنے
دین و مذہب میں پکا کرتا ہے اور ترغیب دیتا ہے [illegible] ان کے
مخالفین کا جلد [illegible] لیتا ہے اور اس شخص کو ترغیب خدا و
رسول دیتا ہے تو ثواب ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر چلے جانے میں اونکی کوئی ضرورت مرجح شرعا
نہیں تو رہنا [illegible] اور [illegible] لوگوں کو بہتر ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب
میں کہ زید دیار کفر میں رہتا تھا واسطے محض
واسطے طلب علم دین کے فرار کر کے شہر اسلام
میں آیا وہاں بہت دن تک علماء سے ربط رکھتا
علم بھی کسب کرتا لیکن کوئی صورت معاش
زید مذکور کی دیار مرقومہ میں بھی نہایت محتاج
ہو کر گرد نواح شہر اسلام کے ایک مقام میں صورت قوت
اوسکی کے ہوئی لیکن صحبت علماء اور طلب علم سے محروم
بلکہ صحبت جہلا اور خلاف مذہب میں اوسکی بسر ہوتی ہے
پس زید کو موافق حکم خدا و رسول کے ارشاد ہو

اظہار شعار اسلام ممکن ہو وہاں رہنے
مضائقہ نہیں لازم ہے واللہ اعلم **سوال**
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ
میں اگر کوئی [illegible] اپنے خود [illegible] بیمار کو [illegible]
رکھتا ہوا اپنی عورتوں کو [illegible] نہیں لگاتا
اور [illegible] کر [illegible] کے اندر [illegible] لکھنے کی اجازت
دے تو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب [illegible] کے جلاد
ہوا [illegible] اس طرح لکھنا جائز ہے
اختیار اور اللہ اعلم **سوال**
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ
میں کہ جن عورتوں کو چلنے پھرنے میں اس قسم
بیمار ہے یا ماندگی نہیں ہے اور اونکو
خود عذر بھی یا در صورت کہ [illegible] اور سوار
کسی دو عذر رفع ہوتا ہو [illegible] صرف
اظہار تجمل اور زینت کے لیے جو مرد لگاتا [illegible]
کا صرف احساس کر کے [illegible] ہے یا نہیں
اور حکم مرض کا کیا ہے بینوا توجروا

جواب جن عورتوں کی نے سواری کے لکھا [illegible]
[illegible] ہے اور سنت [illegible] اونکو نے
[illegible]

پر عقد نکاح شرعی کر لیا اور کوئی گواہ نہ تھا
صرف عاقدین کا اعتراف اور اقرار ان شخصوں
کی سامنے ہوا بس وہ گواہ ہونگی عقد نکاح درست
ہوگا یا نہیں بینوا توجروا **جواب**
حضور شاہدین وقت عقد نکاح شرط صحت عقد
نہیں واللہ تعالی اعلم **سوال** کیا فرماتے
ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ مثلا زید نے
اپنا نکاح دائمی مسماۃ زینب کے ساتھ
کیا اور زید اپنے گھر اوسکو نہیں لے گیا اور
مسماۃ مذکورہ وقت نکاح کے بالغہ اور
ہوشیار تھی اور بعد دو ماہ کے زید غائب
ہو گیا اور مطلق نان ونفقہ نہیں دیا اب اس صورت
میں زید پر نان ونفقہ زینب کا از روی
شرع شریف کے واجب ہے یا نہیں
بینوا توجروا **جواب** در صورت
تحقق شرط غیبت اور رفع موانع کے
نان ونفقہ زوجہ کا شوہر پر واجب

بینوا توجروا **جواب** زوجہ بر شوہر [illegible]
و شوہر را النصف مہر لازم خواہد گردید واللہ تعالی اعلم
چہ می فرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین
تنخواہ ماہانہ عوض خدمتی بوده [illegible] او اگر دون اولاد
باز دو اگر ازو نکند مشغول الذمہ خواہد ماند و در آخرت
ماخوذ خواہد شد یا نہ بینوا توجروا **جواب**
آنچہ عوض خدمت حلال است ادا کردنش واجب است
وہو العالم **سوال** ما قولکم رحمکم اللہ در زید کی
بعد فوت ہونے شوہر کے قرآن شریف اور مسائل دین اور نماز
پڑھانا شروع کیا [illegible] ہندہ کی زید
قرآن شریف وغیرہ سکھایا اب بعد چار مہینا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سوال ما قولکم رحمکم اللہ بالغہ عورت کے مال پر نصف
[illegible] بینوا توجروا
جواب بالغہ عاقلہ کی مال میں بغیر اس کی
[illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ گونگی اور بہری کی شہادت شرعًا درست ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر شہادت اپنی شہادت کی دی و بولا اشارہ
اور حاکم کو علم اوسکی شہادت سے حاصل ہو سکتا
ہے تو شہادت اوسکی پایۂ اعتبار مین ہوگی واللہ اعلم

سوال کیا ارشاد فرماتی ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ ہندہ بدون اجازت شوہر کے اپنے باپ
کے گھر مین جاسکتی ہے یا نہین اور سامنے چچا کے
ہندہ کو ہونا شرعًا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بلا اجازت شوہر کے نہین جاسکتی اور
چچا محرم شرعی ہے اگر کسی طرحکا خوف نہو تو اوسکے سامنے

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ مثلاً زید چہار برادر حقیقی
ہستند و زید بنفسہ یک جایداد مکان میداشت و در
حال صحت نفس و ثبات عقل یک وصیت نامہ نوشت
و دران تحریر نمود کہ جایداد مکان خود را سہ حصہ نمودم
دو حصہ باولاد خود دادم و یک حصہ باولاد برادران
حقیقی ہبہ نمودم و بعد ازان زید فوت شد بعد انتقال
آن پسر زید موافق تحریر زید جایداد بالا را فروخت
کردہ سہ حصہ نمود و دو حصہ خود گرفت و یک حصہ باولاد

مذکورہ میگفتند کہ لفظ اولاد صرف موضوع برای
پسران است و دختر داخل نیست و دختران میگفتند
کہ لفظ اولاد شامل بہر دو است بینوا توجروا

جواب لفظ اولاد بہر دو شامل است و تقسیم آن
فیمابین اولاد برادران علی السویہ بدون تفاوت حصہ
زن و مرد خواہد شد مگر اینکہ نیت او بر خلاف
آن ثابت گردد واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ بکر نے زبان اردو
مین ہندہ کے ساتھ متعہ کیا اور بعد مباشرت کے
شبہہ ہوا کہ ہندہ نے تمامت الفاظ ادا نہین کیے
آیا متعہ اوسکا جائز ہوگا یا نہین یعنی پھر بھی اوس ہندہ
سے صحبت کر سکتا ہے یا نہین اور مرتبہ اول مین
جو مرتکب ہوا تھا وہ موافق شرع کے حلال تھا
یا حرام تصریحًا ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب احتیاطًا اعادہ صیغہ کرنا چاہیے اور وطی
اول پر وطی حرام کا حکم جاری نہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے زبان اردو مین
حلالہ کے ساتھ متعہ کیا اور مدت متعہ مین زید کو شک
واقع ہوا کہ ایکسال کی مدت تھی یا دو سال کی اور

جواب صورت مسئولہ میں بعد تسلیم کے ...

منع کرنا چاہیے لیکن احوط یہ ہے کہ مدت زائد کو خوب شستہ

ہو اور یہ احتیاط پہلے معاف کردے اور اگر وطی بگمان حلت کی

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع

متین اندرین مسئلہ کہ در مکان اہلسنت یک چاہ پختہ

واقع است و بر چبوترہ چاہ یک ڈول مع رسی برای

کار روائی مردمان نہادہ است و اکثر اوقات بتفحص

معلوم شدہ است کہ ہنود و اہل اسلام ہر دو ازان آب می کشند

آب ہم یکبار و از حسب اتفاق قریب غروب یک

مرد مومن ادای نماز ظہر خواست مگر آنوقت بر

چاہ مذکور از قوم ہنود و مسلمان موجود نبود الا

اندرون ڈول آب بود چنانچہ بباعث تنگی وقت

از ہمان آب وضو ساختہ نماز را ادا کرد پس درین صورت

نماز ظہر مذکور صحیح خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر ڈول غیر چرمی است و نجاست خارجیہ بآن نرسیدہ

طاہر خواہد شد و اگر از چرم باشد و مملوک و مقبوضہ مسلم بود

نیز محکوم بطہارت خواہد بود لکن در آب ... مسلمی

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ مرد مومن اہلسنت

کی یہاں مدعو ہوا اہلسنت کے تئیں علم ہے کہ یہ

شخص ہنود سے پرہیز کرتا ہے اور دستی شیرینی

بازار سے طلب کرکے آپ بھی کھائے اور مہمان کو بھی

...

سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب جب تک یقین نجاست نہو کھانا

جائز ہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ

کہ روایت مندرجہ ذیل روایت متواترہ ہے

قسم روایات احاد اگر متواتر ہے تو اوسکی تاویل

کیا ہے بینوا توجروا

وھو ھذا

روی الطوسی فی تہذیب الاحکام عن القاسم

عن معویہ بن وہب عن عبد الرحمن بن حمزہ عن ذکریا

بن ابراہیم قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام

فقلت انی رجل من اہل الکتاب وانی اسلمت وبقی اہلی

کلہم علی النصرانیہ وانا معہم فی بیت واحد لم افارقہم

فآکل من طعامہم فقال لی یاکلون لحم الخنزیر فقلت لا

یشربون الخمر فقال لی کل معہم واشرب۔ انتہی

جواب ایسی روایتیں جو موافق اہلسنت

اور خلاف اجماع ہیں محمول علے التقیہ ہیں

اور مصداق انظر ماوافق منہا العامۃ فاترکہ وخذ ماخالف

فیما خالفہم — لائق طرح اور قابل ترک ہیں

مذہب اکل معہم نص صریح نہیں اس امر پر

ساتہ اکل ظروف میں طعام تر کو کھانا بلکہ جب

مستحق ہوں تو بھی معیت اکل مین عمان
آوےگی اور بمفاد لاولاد للام علے الاخص دلالت خبر
مذکور کے مطلوب خصم پر نہوگی اور محل مخفی غیر
ظاہر و متبادر بر جمعا بین الاخبار ہو سکتا ہے
بلکہ شائع بین العلماء ہے حالانکہ متبادر مطلوب خصم
بے الکلام مذکور سے محل نظر ہے اور اگر بعض قرائن لفظیہ
ظاہر موہم یا مؤید بھی ہوں تو بسبب مخالف لغت قواعد شرعیہ

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے بکر ہمشیرہ زادہ
خواہ برادر حقیقی کو محنت و مشقت کر کے روپیہ صرف
کر کے پرورش کی اور تعلیم علم وغیرہ مین بھی روپیہ
صرف کیا غرضکہ ہر نوع اوسکی پرورش و پرداخت
مین تا بست و پنجسال اپنا روپیہ خرچ کیا اور زید ہی کی
اب بکر جوان ہوا اور لازم ہے ایسی حالت مین
بکر اگر زید کی اطاعت نکرے تو گنہگار ہوگا اور
زید بھی لازم ہے اور محتاج نہین اور خواہان نہین
درینصورت حق زید پرورش و پرداخت کا بکر پر
از روی شرع شریف ہے یا نہین مفصل اور
مشرح ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب اولے اور انسب یہ ہے کہ بعوض احسان زید
کے یہ بھی احسان کرے اور اطاعت اوسکو زید کی

کہ مرد مسلم را جایز زن کتابیہ یعنی یہودیہ و نصرانیہ
نکاح دائم یا منقطع کردن درست است یا نہ و زن مسلمہ
را نکاح با مرد اہل کتاب یہودی و نصرانی جائز است
یا نہ بینوا توجروا

جواب نکاح مسلمہ با کتابین جائز نیست لیکن در عکس
آن اختلاف بسیار است و اقوال علما مرتقی بشش و ہفت
قول شدہ و مشہور بین المتاخرین جواز متعہ و منع از
دوام است والاحوط ترکہ مطلقا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ مرد سنی ہو اور عورت
اثنا عشریہ اور آپسمین نکاح ہوگیا ہو اور اوس سے
اولاد ہوئی وہ اولاد ولد الحرام ہوگی یا حلال بینوا توجروا

جواب اگر نکاح بگمان حلت ہوگیا ہو تو اولاد حلال زادہ
ہوگی وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع متین
اندرین مسئلہ کہ زید دختر بالغہ و رشیدہ یا غیر رشیدہ
دارد و میخواہد کہ عقدش بخالد واقع شود و مادر و
خال دختر میخواہد کہ عقدش بہ بکر نماید و دختر باعث
مزید شرم و حیا کہ مروجہ رسم ہندوستان است
اظہار رضا و عدم رضاے خود ہیچ یکی نمینماید بیان
زید و زوجہ اش متناقض واقع است پس عقد دختر

آن وقت عقد بنابر مشہور کافی خواہد بود و احوط
آنست کہ بتکلیف او بجواب نمایند خصوصًا
ہرگاہ رضائش مشتبہ باشد واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
ومفتیان شرع متین اس مسئلہ
مین کہ ایک مرد اور ایک عورت کہ ہر دو عقائد شرعیہ
سے آگاہ اور خواندہ ہین اور عاقل اور بالغ بھی ہین
اگر تنہا بیٹہکر صیغۂ نکاح اپنی اپنی زبان سے پڑہ لیا اور تا
کسیکو گواہ قرار نہین دیا آیا یہ نکاح درست ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب درست ہے واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین ومفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ عدۂ متعہ چیست کہ نسبت زوجہ اگر
باشد زنان آن بیقدر راست بینوا توجروا

جواب عدہ دو حیض است اگر حیض نمی آید
والا چہل وپنج روز اگر مستبریہ باشد وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان
شرع متین کہ عمرو شہر کلکتہ اور ہندہ شہر لکھنؤ
مین مقیم ہین اور ایک مقام جمع ہونا دونون کا غیر
ممکن کسیطرح نہین ہو سکتا اور فیما بین عمرو ہندہ

جواب صورت مرقومہ مین اگر وکلاے طرفین مجلس
مین جمع ہو کر ایقاع نکاح کرین تو صحیح ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین
کہ چمڑہ پختہ رنگین وکاغذ انگریزی وغیرہ جو انگریز
یا کلکتہ سے ہر جگہ مین واسطے صرف کچہری سال بسال
آتا ہے اور یہ معلوم نہین کہ اس چمڑہ کو ہندو نے
پکایا ہے یا مسلم نے اور کاغذ کس شخص نے تیار کیا ہے پاک
یا نجس اور یہ بھی نہین معلوم کہ ذبیحہ مسلم ہے یا [illegible]
علی ہذا القیاس کپڑا ولایتی کہ معلوم نہین کہ تنو بنید [illegible]
ہے یا مسلم پاک ہے یا نجس بینوا توجروا

جواب چمڑا اگر ہاتھ سے غیر مسلم کے لیا جاے تو حکم
میتہ مین ہوگا اور کاغذ و پارچہ پاک ہے تا وقتیکہ علم نجاست
کا نہو واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم سمی زید کی دو زوجہ ہین زوجہ
اول سے دو لڑکیان اور زوجہ ثانی سے ایک لڑکا
بکر کہ برادر حقیقی زید کا ہے اوسکی لڑکا پیدا ہوا زید کی زوجہ
ثانیہ نے بکر کی لڑکی کو دودہ پلایا کئی مہینے تک یا اثنا
مین عقد زید کی بیٹیونکا جو زوجہ اول سے ہین بکر کے
بیٹونکی ساتہ ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جس لڑکی نے بکر کی دودہ پیا ہے زوجہ [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ ہندہ نے کنیز اپنی کو زید بیعر اپنے کو چند روز
کے واسطے محض کاروبار کے واسطے دیا تہا اور اجازت
متعہ وغیرہ کے نہ دی تہی زید نے اوس سے زنا کیا
ایک لڑکی اوس سے پیدا ہوے آیا وہ لڑکی تقسیم
ترکہ زید کے شریک ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وطی شبہ نہین ہے تو وارث
نہوگی واللہ تعالیٰ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اور
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے
ہندہ سے زنا کیا اور اوس سے ایک لڑکی پیدا
ہوئی بعد متولد ہونے اوس لڑکی کے اوسنے
ہندہ سے متعہ کیا آیا وہ لڑکی ترکہ زید مین
شریک ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب درصورت ثبوت زنا
زنادگی وہ لڑکی محروم ہوگی واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین شل ایکا لڑکا کہ بہو بہا زید کا تہا اور بہو بہی زید کی روبرو
خالد کے مرگئی اور مہر خالد شوہر اپنے کو معاف نکیا
تہا اب جانشین خالد کی بیٹیا اوسکی زوجہ کا

بمقاصہ شرعیہ متروکہ خالد بقدر نصف مہر کے لے سکتی ہین وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ زید بوجہ ارث آبائی واجدادی کے زمینداری و ملبر داری
ایک موضع قلیل المنفعت سے کے رکہتا تہا اور منجملہ
اولاد اوسکے ایک دختر بالغہ رشیدہ بطن زوجہ
منکوحہ برادری سے اور ایک نواسی محجوب الارث
کہ اوسکی مان نے زندگی مین اپنے والدہ کی انتقال کیا تہا
حی القائم موجود ہین بعد انتقال زوجہ منکوحہ کے زید
پہر ایک زن غیر برادری کو عقد مین لایا اور چہ سال
تک زندہ رہا اس عرصہ مدت مین کوئی اولاد نہین
پیدا ہوئی اب فی الحال کہ زید نے انتقال کیا وہ زوجہ
ثانی کہ غیر ذات الولد ہے چاہتی ہے کہ
اراضی مقبوضہ زید کہ ارثاً اوسکو پہونچی تہی محجوب کیا جاے
اور دختر زید کہ شرعاً مستحق میراث حقوق آبائی واجدادی
کی محروم کر دی پس صورت مین اوس زوجہ غیر ذات الولد
کو عند الشرع نزدیک اہل تشیع کے حصہ اراضی کا پہونچتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین زوجہ غیر ذات الولد
من حیث الارث اراضی حصہ نپاوے گی لیکن اگر مہر ہو تو وہ
زوجہ دین مین مقاصہ شرعیہ کر سکتی ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے علماے دین اس مسئلہ مین کہ مسمی حسن عباس

...کچھ نہین پایا مسماۃ مذکورہ کی ترکہ پدر...
سو بیگہہ اراضی تہی اوس سے بسر معاش کرتی تہی
اب فخر النسا مذکورہ نے اپنے حقیقی بہائی کو اور حسین عباس
برادر شوہر کو چہوڑ کر لا ولد انتقال کیا تو اب اراضی
مذکورہ متروکہ مسماۃ مسطورہ مین اوسکے بہائی حقیقی
کا کتنا حق ہے اور حسین عباس برادر شوہر کا کتنا حق
ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ فخر النسا اوسکے
حقیقی بہائی کو ملیگا اور حسین عباس برادر شوہر کو
اوسمین سے کچہ حصہ اور نصیب نہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ ایک شخص کا ایک غلام زر خرید تہا اور
اوسنے بہی ایک غلام خرید کیا تہا بعد اوسکے غلام زر خرید کا
غلام مرگیا اور متروکہ اوسکا غلام اول کو ملا پہر غلام
اول بہی مرگیا آیا یہ متروکہ اوس شخص کو یا وارثان
شخص مذکور کو شرعاً پہونچتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر غلام اول عبد ماذون تہا تو مولی لینا اوسکا
غلام ثانی کو جائز ہوگا اور مال اوسکا مال آقا کا ہوگا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین او مفتیان
شرع متین رضوان اللہ علیہم اس مسئلہ
مین کہ زید اپنی حیات مین مہر زوجہ ادا...

...اوسکے دختر زید نے مان...
سلہ نے مرگئی زوجہ زید تمام جائداد...
پر قابض ہوئی اب زوجہ زید بہی مرگئی...
روے شرع شریف کے متروکہ زید حق وارثان
زید ہے یا وارثان ہندہ زوجہ زید بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ زید کا اور
متروکہ ہندہ کا سب وارثان ہندہ کو پہنچتا
ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ اگر کسی شخص کو...
نفقہ سے اطمینان حاصل ہو مثلاً والدین نے اوس
شخص کے نفقہ اوسکا مع عیال اوسکے کے...
ذمہ کرلیا ہو اور وہ شخص واسطے تحصیل استطاعت...
حج یا اداے دیون واجبہ کے سفر کرے اور...
والدین اوسکے مانع ہون اور راضی سفر پر نہون...
اوس شہر مین تحصیل مطلوب اوس شخص کے ممکن نہو...
اس صورت مین اطاعت والدین کرے یا نہ اور...
اگر مستطیع ہے اور والدین بجہت شاق ہونے مفارقت...
کے منع کرین تو کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب اگر سفر واجب ہو مثل حج واجب کے یا ادا...
قرضہ بدون سفر کے ممکن نہو تو بدون اجازت...

مسئلہ مین کہ عمرو مثلاً مواخذہ دار بتصرف مال زید
ہے اور اوسی حال مین مرگیا اور منجملہ متروکہ اوسکی
قبیل نقد وجنس سے باقی رہا اور طفل صغیر ہی عمرو
مستوفی کا ہے زید نے بدعوے تصرف مال خود متروکہ
عمرو پر قبضہ کرلیا اور متصرف ہوا آیا اسصورت مین تصرف
زید پر مال صغیر یتیم مین عند اللہ مواخذہ ہوگا یا بوجہ تصرف
مال مین اوسکی مواخذہ نہین بینوا توجروا

جواب مال ذاتی اپنے پر قبضہ اور تصرف قرضخواہ
کا نہین ہوسکتا لیکن متروکات مدیون پر بمقابلہ
شرعیہ قرضخواہ تصرف کرسکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ برادر زید نے ایک عورت کو بغیر نکاح و
متعہ کے اپنے گھر مین رکھا فی الحال برادر زید نے
انتقال کیا اب وہ عورت قبضہ جائداد منقولہ وغیر
منقولہ پر اوسکی کئی ہوے ہے اور مدعی ہے کہ
متروکہ میرا ہے اور مجکو پہونچتا ہے پس از روے
شرع شریف اوس عورت کو ترکہ برادر زید سے
ملیگا یا نہین مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب تاوقتیکہ نکاح دائمی ثابت نہو دعوے
مسموع نہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین

کے ایک زوجہ منکوحہ سے ایک کنیز
زرخرید ہے اس صورت مین کنیزک زادہ
غیر منکوحہ مستحق پانے حصہ کا بمقابلہ کبیر
منکوحہ زید کے جائداد منقولہ وغیر منقولہ
مین ہے یا نہین اور اگر ہے توکس قدر
ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم
ما یجب تقدیمہ من الدیون المہریہ وغیرہا ثمن
زوجہ منکوحہ کو باقی دونو بیٹونکو علی السویہ ملیگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ ہندہ چار بہنین رکھتی تہی زینب و رقیہ و کلثوم
و سکینہ چنانچہ زینب و رقیہ و کلثوم سامنے زینب کی
مرگئین اور زینب اور رقیہ صاحب اولاد تہین
اور کلثوم لاولد فوت ہوئی بعدہ ہندہ نے بہی انتقال کیا
اور سکینہ رہی اسصورت مین وارث و مالک جائداد
ہندہ کی از روے شرع شریف سکینہ ہوگی اور
اولاد ہمشیرگان متوفیان محجوب ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین کل متروکہ ہندہ سکینہ
کو ملیگا اور اولاد دونون بہنونکی جو سامنے ہندہ کے
فوت ہوئی تہین محجوب اور متروکہ ہندہ سے محروم
ہون گے واللہ یعلم

دو بھائی اور دو بہنین علاتی وارث اپنے چھوڑے
تو موافق شرع شریف کے ترکہ ہندہ متوفیہ کتنے سہم
پر منقسم ہوگا اور کس کس وارث کو کو کے سہم پہنچا
پہونچینگے اور کون کون وارث حصول میراث
سے محروم رہے گا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین اگر رقیت وغیرہ
موانع شرعی نہو تو ترکہ ہندہ سب ماکو ملیگا
ردا اور فرضا اور باقی اقربا محروم رہینگے واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ حرمت شراب از عہد نبی ما صلے اللہ علیہ وسلم بودہ
است یا در عہد جملہ انبیاے سلف حرام بود اگر عہد
نبی ما حرام شدہ پس از کدام زمان شدہ بینوا توجروا

جواب از اکثرے روایات معلوم میشود
کہ در شرائع جملہ انبیا حرام بود واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ طوطی سبز حلال ہے یا حرام مطلق بینوا توجروا

جواب ظاہرا حلال ہے اور حرمت اوسکی
ثابت نہین ہے واللہ اعلم

سوال کیا حکم ہے اس باب مین کہ کھال مرغ
کی کھانا حسب شرع جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب حرمت ثابت نہین واللہ اعلم

جواب اوس قدر کہ مہلک نہو اوسکا کھا...
جائز ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ طوطا اور ہدہد اور ...
یہ حلال ہین یا حرام یا مکروہ ...

جواب ہدہد مکروہ ہے باقی جانور ...
ہین اگر علامات حلت ہون تو حلال ہونگے ...

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین ...
مسئلہ مین کہ کسی شخص کے ذمہ کچھ نذر معین ...
اور بجالانا اوسکا بدون قرض لیے وقوع مین ...
آسکتا اور جائداد قابل ... نوٹ وغیرہ
اوسکے پاس موجود ہو تو اسصورت مین بجالا...
نذر کا قرض لیکر جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ کسی شخص نے ...
کے حل ہونیکے لیے کچھ نذر اپنے ذمہ کی ہو ...
جلشانہ نے اوس مشکل کو بکمال سہولت حل ...
بظاہر کسیطرح کا اوسمین مفسدہ باقی نرہا ہو ...
حل ہونےمین اوس مشکل عظیمہ کے قرضداری ...
جائداد واقع ہوئی ہو اسصورت مین نظر بلغ...
وغیرہا برکرکے ادائے نذر کو معطل رکھے
نذر کو بلا تامل ادا کر دینا ضرور ہے بینوا توجر...

نوٹ اور اسباب چھوڑ کر بخانہ ہمشیرہ اپنی کے
قضا کی ہمشیرہ زید نے تجہیز و تکفین برادر اپنی کی کی
اور بنیت خالد سے انکار کر کے درخواست حصول
سارٹیفکٹ بنام اپنے کے کی چنانچہ عند التحقیقات
بنیت خالد ثابت ہو کر سارٹیفکٹ خالد کو ملا بعد
حصول سارٹیفکٹ خالد کے ہمشیرہ زید نے
نالش مصارف تجہیز و تکفین زید کے مبلغ الکسو چوبیس روپیہ
کی بنام خالد دائر کی الی بیس گاہ کہ بغرض انتفاع
حصول سارٹیفکٹ وراثت زید کے ہمشیر اوسکی نے
بغیر اجازت وارث جائز کے جو جا صرف کیا آیا
دعوے اوسکا عند الشرع شریف جائز ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین جو زائد واجبات
سے ہمشیرہ زید نے تجہیز و تکفین زید مین بغیر اجازت
وارث شرعی کے صرف کیا ہے دعوے اوسکا
وارث زید سے نہین ہو سکتا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ اگر کوئی شخص مرض الموت مین ایک ثلث یا
کسی وارث کے ہاتھ بیچ ڈالے اور اور وارثون نے
اجازت ندی ہو ایسی بیع ثلث مین جاری ہوگی
یا کل مال مین بینوا توجروا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ تجارت غلہ کے ایک شہر سے دوسرے
شہر مین لیجا کر نا شرعا درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ شرعا نوکری کرنا درست ہے یا نہ
اور تنخواہ وجہ حلال ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نوکری بوجہ حلال حلال ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص
کو اجارہ پیش نمازی کا ہے اور وہ شخص نووارد
ہے اور ہمکو وقفیت اوسکے تقوے سے نہین
اس صورت مین نماز پڑھنا اوس پیشنماز کے
پیچھے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جبتک عدالت اس شخص کی ثابت
نہو نماز مین اقتدا نکرے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ہنود
سے سود کھانا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین شرع

ہین درمیان زوجہ اور شوہر کے نااتفاقی ہے بسبب
اسکے کہ زید زوجہ ثانی یعنی ممتوعہ سے تعلق رکہتا ہے
اور بلاوجہ زوجہ منکوحہ سے کچہ واسطہ اور تعلق
نہین رکہتا ہے اور نان ونفقہ دینے مین یہ شرط کرتا ہے
کہ تم میری والدہ کے پاس رہو تو نان ونفقہ البتہ
دیے جاونگا لیکن کچہ اور واسطہ اور تعلق مجہسے نہین
اگر تمکو منظور ہو تو رہو ورنہ تمکو اختیار ہے اور
ہندہ کہتی ہے کہ مجکو اسطور پر لینا منظور نہین ہے
اور رہنے مین مجکو یہان خوف جان ہے اور جو اولاد
کہ اوسکی ہے اوسکی بہی خبر نہین لیتا نہ وجہ وا اولاد
اوسکی تکلیف مین ہین اور کسیطرح زوجہ کو اطاعت
شوہر سے انکار نہین ہے آیا اس حالت مین بہی
اطاعت شوہر زوجہ وا اولاد پر چاہیے یا نہین اور بے
اجازت شوہر کے زوجہ و اولاد اوسکی حج وزیارت
عتبات عالیات کو جا سکتی ہے یا نہین اور اگر جاوے تو حج وزیارت
اوسکی قبول ہو سکتی ہے یا نہین اور چہوڑ دینا اوسکا
ایک مدت مدید سے بلا وجہ آیا طلاق ہو سکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب مراعات حقوق واجبہ زوجہ اور اتفاق
اوسکا بدون تحقق نشوز وغیرہ موانع شرعیہ کے
شوہر کو لازم ہے اور اطاعت شوہر کی زوجہ کو جہانتک ممکن ہو

کہ میر احمد حسین مورث نے وفات پائی اور عقب چہوڑا
ایک زوجہ منکوحہ مسماۃ زینب بی بی اور دو
پسیان محمد حافظ ناکتخدا و علی حافظ کتخدا و دختر
بی بی کو بعدہ محمد حافظ ناکتخدا نے انتقال کیا بعد
زینب بی بی زوجہ مورث مری اور علی حافظ
بچی بی زندہ ہین اب متروکہ منقولہ وغیر منقولہ میر
متوفی مورث اعلے کا کیونکر تقسیم ہوگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین دو سہم علی حافظ کو
اور ایک سہم بچی بی بی کو متروکہ میر احمد
متوفی سے ملیگا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ عقد ہندہ کا عمر کے ساتہ ہوا اور وقت عقد
دونو نابالغ تہے اوسوقت سے ہندہ گہر مین
باپ کے رہی جب کہ عمر بالغ ہوا درخواست رخصت
ہندہ زوجہ اپنی کی اوسکے پدر سے کی اور کہا
مین عازم کربلاے معلی ہون میری زوجہ کو رخصت
کرد ولکن پدر ہندہ نے اوسکو کسیطرح سے رخصت
نکیا آخر کو عمر نے لاچار ہو کے پدر ہندہ سے کہا
کہ اگر تم میری زوجہ کو رخصت نہین کرتے ہو
تو مینے اوسکو چہوڑ دیا یہ کہکر وہ کربلاے معلی چلا گیا
لیکن صیغہ طلاق وقوع مین نہین آیا اور

نہیں کر دیا ہے یا کہ فرکیا اب اگر صحت میں بر سکا

ہو اب ہندہ چاہتا ہے کہ عقد ہندہ کا اور کسی
شخص کے ساتھ کر دے آیا یہ عقد صحیح ہے یا نہیں
اور در صورت عدم جواز عقد وہ شخص کہ اس حال سے
آگاہ ہو کہ فیما بین عمرو ہندہ کے صیغہ طلاق وقوع میں
نہیں آیا اور عقد پڑھے آیا وہ عاصی ہوگا یا نہیں

جواب تا انقضائے عمر طبعی یا تحقق موت نکاح کرنا
دوسرا اوسکو جائز نہیں ہے اور درصورت وقوع
نکاح ثانی کی تفریق دونوں میں لازم ہوگی اور درصورت
وقوع وطی کے مطلقاً ایک دوسرے پر حرام موبد ہوگا واللہ

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ کہ
بلع آب دہن در صوم کہ بعض اشخاص را بکثرت پیدا
میشود در صوم یا در حالت نماز یا بدون آن جائز نیست
یا نہ و بر تقدیر ممانعت مفسد صوم است یا نہ و ہمچنین
رطوبتیکہ مستہلک بآن شود بینوا توجروا

جواب اگر آب دہن بکثرت باشد بلع آن مفسد
صوم خواہد بود و مقدار قلیل کہ بحسب عادت بحلق
برسد مفسد صوم نخواہد بود و رطوبت مستہلکہ
در حکم لعاب دہن خواہد بود واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں
کہ عمر نے بکر کے ساتھ حالت صوم میں مساس اور اختلاط

اگر اول ساتھ دوسرے کے فاعل ہو غسل دوسرے
پر واجب ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر بغیر قصد استمنا مرتکب اس امر کا ہوئے

سوال ما قولکم رحمکم اللہ کہ اولاد عاقل و بالغ اپنے باپ کی
ہمیشہ نافرمانی کرے اور گالیاں فحش کی دیوے اور
کلمات سخت کہ کوئی شریف نسبت ادنے کے تجویز
نکرے روبرو باپ کو کہے اور لاٹھی وغیرہ سے
مارنیکو مستعد ہووے اور باپ بوجہ کہن سالی
و ضعیفی وغیرہ کے عوض اوسکا نکر سکتا ہو تو ایسے
بیٹے کو عاق کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ہے
تو کیا شکل عاق کرنیکی ہے اور کیا کلمات پڑھے جاتے
ہیں اور عاق شدہ اولاد محروم الارث مورث
عاق کنندہ کے ہوتی ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب عاق محروم میراث سے نہیں ہوتا اور
جو لڑکا نافرمانی والدین کی کرے وہ عاق ہے جبتک
والدین عفو نکریں وہ شخص اوس گناہ سے بری الذمہ
نہیں ہو سکتا ہے ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں
کہ زن شیعہ مرد سنی سے نکاح کر کے رافضی
ہو جاوے اور کسی شیعہ سے کہے کہ تم میرا نکاح پڑھ دو
یعنی میری طرف سے وکیل ہو جاؤ اوس مرد شیعہ کا وکیل بننا

[illegible] بحکم اپنے والدین کے حکم سے اپنی زوجہ
منکوحہ کو ترک کرکے بذریعہ تحریر اوسکو طلاق سے
اطلاع دیا کہ ہمنے تمکو طلاق دیا اور مہر شرعی جو وقت
منعقد ہونے عقد کے تقرر ہوا تھا اوسکو بھی انکے
معرفت بذریعۂ تحریر طلاق پاس اپنی زوجہ کے بھیجدیا
لیکن زوجہ نے اوسکو واپس کیا اور اس کیفیت
کو منقضی ہوئے اٹھارہ برس کا عرصہ ہوا جو کہ [illegible]
نے بحکم اپنی والدین کے یہ حرکت کی تھی اور اب
عرصہ چند سال سے والدین اوسکے قضا کر گئے لہذا
چاہتا ہے کہ پھر زوجہ کو طلب کرے اسصورت
مین از روے شرع شریف کیا حکم ہوتا ہے آیا عقد
ثانی منعقد ہونا چاہیے یا وہی عقد سابق بحال رہیگا بینوا توجروا

جواب اگر بشرائط معتبرۂ شرعیہ طلاق واقع
ہوا ہے تو بدون عقد ثانی کے وہ عورت اوسپر
حرام ہوگی واللہ یعلم

سوال کیا ارشاد ہے اس باب مین کہ جو
اہلسنت کہ کربلا مین مدفون ہوے ہین وہ
لوگ از روے روایات صحیحہ کے داخل بہشت
ہونگے یا نہین بینوا توجروا

جواب ملائکہ نقال کا وجود تو کتب اہلسنت
مین مذکور ہے پس بہ تقرار متواتر کا اونکی
[illegible]

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ ہندہ [illegible]
عینی و شوہر خود گذاشتہ قضا نمود از جائداد
منقولہ وغیر منقولہ ہندہ بشوہر و ہمشیرہ چہ قدر [illegible]
از روے شرع شریف میرسد بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومہ اگر شوہر مستغرق [illegible]
مہر نباشد متروکہ ہندہ نصف بشوہر و نصف [illegible]
خواہد رسید والا خواہر حصہ شوہر را عوض نصف
مہر اگر حصہ اش مستغرق دران باشد تواند گرفت

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ ایک شخص نماز جماعت
یا نماز عیدین کھڑے ہوکر ادا نکر سکے تو اس [illegible]
مین نماز جماعت کنارے صف کے بیٹھکر ادا کرنا [illegible]
ہے یا نہین بینوا توجروا

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ در باب وراثت
زوجہ ذات الولد و غیر ذات الولد از متروکہ [illegible]
غیر منقولہ زوج مثل مکانات و لباتین و اراضی مہر [illegible]
مزروعہ و غیر مزروعہ مختار جناب والا چیست
مفصلا ارشاد شود بینوا توجروا

جواب بنابر مشہور ذات الولد از اصنیہ [illegible]
و عقار محروم نخواہد شد و بنابر صلح احوط است بخلاف [illegible]
[illegible]

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئله که اگر انگشترے از نقره ساخته
شود اما خانه نگین از طلا و یا خانه نگین هم از نقره مگر برای
استحکام نگین اطراف فقط از طلا بلدن محکم کرده باشند در انگشت
کردن چنین انگشتری چه حکم است بینوا توجروا

جواب اجتناب لازم است و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع
متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سید احمد علی مذہب
شیعہ نے انتقال کیا اور کچھ جائداد منقولہ اور غیر
منقولہ چھوڑی اور اوسکے پانچ بیٹے اور ایک دختر
اور ایک زوجہ وارث موجود ہیں تو اس صورت میں
کس طرح پر تقسیم ہوگی بہ تفصیل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں بعد ادای دیون
و مہر وغیرہ باقی متروکہ احمد علی سے اٹھواں حصہ اوسکے
زوجہ کو اور باقی اولاد کو بتفاوت حصہ مرد و زن
ملیگا و ہو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں
علمای دین اس مسئلہ میں کہ طلای اجسام و ہیم غیر
ماکول اللحم لگا کر نماز پڑھی تو صحیح ہے یا نہیں مثلا انیمر

وقت نماز اجزای بہیمیہ کا جبرا اور نظر ہو صحیح
ملاقات کی لازم ہوگی اور اجزای غیر ماکول اللحم
اگر منیہ اور نجس العین سے ہو تو فقط جبرا و النادر
لازم ہوگا واللہ اعلم **سوال** مافولکم
مد ظلکم کہ طہارت ثوب نجس اسطور سے کہ ٹونٹی سے
لوٹی کی پارچہ پر پانی چھوڑے بعد ازالہ عین نجاست
بر تشرہ و بولی یعنی علی الاتصال پانی اوسپر جاری
کرے بحالیکہ پانی کا گیر ممکن ہو اور نظر بہ آب قلیل
بھی بطور شستہ و یعنی طرف پارچہ رکھکر ہیں برتن
پانی چھوڑا جا سکتا ہے پس اس صورتمیں طاہر ہوگا
یا نہیں بینوا توجروا **جواب** +
اگر شرائط تطہیر بہ آب قلیل سے واقف ہے تو دونو طریقہ
مساوی ہونگے اور بعض صورتوں میں کہ تطہیر بآب کثیر اولی ہو
و ہو العالم **سوال** طہارت دنیا بارے متنجس
نجاست جنابت کا بعد تکمیل غسل کے متصل غسل کے
یا نہیں بینوا توجروا **جواب** اگر جاری
طاہر سے غسل کیا ہے تو بعد غسل جاری نجس کے و ہو ہیں
غسل خلل نہیں ہوتا و ہو العالم **سوال**
مافولکم مد ظلکم اگر پہلے غسل جنابت کے اجزای
روغندار کو مالش اعضا پر کیا ہو بعدہ
غسل کرے صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا +
جواب دہنیت چھوڑا کے غسل کرے
و ہو العالم **سوال** مافولکم مد ظلکم

جایز ہست یا نہ بینوا توجروا الجواب

جایز ہست وہو العالم بہ سوال ما قولکم مد ظلکم

کہ نماز قضا میں اذان و اقامت دونو کہیجاوے

مثل نماز یومیہ یا فقط اقامت پر اکتفا کریں

بینوا توجروا جواب ایک اذان لیکن

باقی نمازوں میں اسکا پڑہنا اذان کے واسطے فقط

اقامت کہنا مستحب ہے اور جانے تو دونوں اذان

و اقامت بھی پڑہے وہو العالم سوال

کیا حکم ہے اس بات میں کہ دو شخص برابر

کھڑے ہو قصد کرلے نیت امامت و اقتدا

اپنی اپنی نماز جہریہ دونو جہر سے پڑہ سکتے ہیں

یا ایک ان دونوں میں سے جہر پڑہے گا اور دوسرا

با خفات بینوا توجروا جواب

دونو اپنی نماز جہریہ کو جہر سے پڑہیں گے

وہو العالم سوال ما قولکم مد ظلکم

بعض روز ایک شخص اٹھکر نماز تہجد کو

بعد پڑہے نماز صبح کی بہ نیت ادا قبل طلوع

آفتاب اور کبھی قریب طلوع پڑہتا ہوں

پس پڑہنا ان دونو وقتوں میں جایز ہے یا

نہیں بینوا توجروا جواب

بہ نیت قضا اوقات مذکور میں پڑہنا

جایز ہے وہو العالم سوال چہ میفرمایند

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین

شرع متین کہ نماز کسوف و خسوف واجب

یا نہیں اور بہ جماعت بجا لانا او سکتا ہے

یا نہیں بینوا توجروا جواب

کسوف و خسوف واجب ہے اور بہ جماعت

پڑہ سکتا ہے وہو العالم سوال

چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ کہ نماز عید

بجماعت بجا آوردن جایز ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب اجتناب از جماعت دران احوط

وہو العالم سوال ما قولکم مد ظلکم در جمعہ و

و عید و غیرہ نماز خواندن جایز ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب جایز ہست وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین مسئلہ

کہ شوہر قضای نماز زوجہ میتواند خواند یا نہ

و قضای نماز زوجہ بر شوہر ہست یا بالعکس واجب الادا است

جواب نماز کہ از زوجہ فوت شدہ باشد ادای

آن بر شوہر لازم نخواہد بود و ہمچنین بالعکس

نماز گزارد در حالت که سبب ... شدن او میتواند کرد

یا نه بینوا توجروا

جواب نماز نبود و از آن حال نوبت شروع باشد

قضای آن بود احتیاط و هیچ حق نماید [illegible] سبب

مخالفین خوانده است مشایخ لقضا نخوانده اند و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئله که نماز با جنابت در

حالت حیات هم ادا نمیدن میتواند یا مخصوص

بعد مردن است بینوا توجروا

جواب در حالت حیات نسخ صحیح نیست و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین

اندرین مسئله که لباس حریر که برای مردان مطلقا

ممنوع است و برای زنان در غیر نماز گذاردن جایز

در حال نماز اختلاف است در میان مجتهدین مفتی به

جنب حیثیت بینوا توجروا

جواب زنان را نماز گذاردن مضایقه ندارد

سوال که حکم حیی [illegible] باب [illegible] مساجد [illegible]

با نهی بینوا توجروا

جواب بیشک تو هم سے کا جال حرام ہے

مشکل ہی [illegible] نماز پڑھنی میں اس سے ساتھ ہے

تاوقتیکہ یقین اسکا نہو کہ ریشم [illegible] حرام نہیں بنی

بلکہ مضایقہ نہیں و ہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ [illegible] جال

حلت و حرمت آن معلوم نباشد از او پوشیده

نماز گذاردن جایز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر از دست مسلمان گرفته شود

مضایقہ ندارد و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس

مسئلہ میں کہ جس شخص نے گناہ کبیرہ زنا

سابق میں کیا ہو لیکن اب وہ تائب ہو [illegible]

لیکن اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں

جواب جب اس شخص کا معلوم ہو جاوے

کہ یہ شخص تائب [illegible] افعال [illegible] ہو تو

اسکو نماز پڑھنا [illegible] و ہو العالم

حلال ہے ہو اللہ اعلم و ہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ ماموم را اگر در صورت جہر اخفا قرات واجب است یا نہ مردم بیان شود ہمچنین در غیر جہر اگر گفت او لے و در باب او لو نہ فاتحہ و تسبیحات اربعہ از ہمہ بہتر برای امام و غیر ان مختار جناب چیست بتفصیل ارشاد شود بینوا توجروا

جواب تفصیلیہ در جہریہ اخفا [illegible] مشہور است خالی از احتیاط نیست بلکہ اظہر الاقوال گفت و در اخرش تسبیحات اربعہ ارجح و ہو العالم

سوال ما قولکم متطلکم اگر مردی در حال صلوة اسیر بے یا خبری از طلا یا [illegible] نشستہ نماز او صحیح خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر خبر داشتہ باشد مضایقہ ندارد و ہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین درین مسئلہ کہ اعضای کہ از ذبیحہ حرام یا مکروہ است ہمین حکم دارد یا نہ بینوا توجروا

جواب اعضای مکروہ ذبیحہ در حرام و ہم حرام است بلکہ اکثری ان در ان یافتہ ہم نشود و ہو العالم

سوال ما قولکم کہ اگر [illegible] کے لئے [illegible] اجازت

کون ہی بینوا توجروا جواب صورت [illegible] میں مالک کبر مالک طفل ہوگا اگر اس شخص [illegible] وطن شنیعہ واقع نہوی ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ زید بلد ام سرکار انگریزی [illegible] اور اوسکی ایام رمضان شریف میں سفر [illegible] یعنی ہر روز سی نوکری بر [illegible] اس صورت میں قصر صوم اوسپر واجب ہے یا نہیں اور روزہ [illegible] حلال ہے یا نہیں بینوا

سوال اگر نوکری حلال ہو تو سفر حلال ہوگا اور صورت [illegible] جمع بین القصر و التمام احوط و ہو العالم

سوال ما قولکم [illegible] زید [illegible] میں پاس انگریز [illegible] ہے یا نہیں اور [illegible] حلال ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر قصد [illegible] حلال [illegible] تو سفر حلال ہوگا

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں [illegible] کہ کوئی نوکری [illegible] سفر [illegible] تو وہ سفر حلال ہے یا حرام [illegible]

جواب جسمین اعانت ہو ظلم [illegible] شرع ہو [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے ایک زوجہ ہندہ مع چند پسران چھوڑ کے وفات پائی اور ترکہ زید مین سے ہندہ نے بموجب اپنے حصہ کے پایا و مابقی فرزندان متوفی پر تقسیم ہوا بعد ازان ہندہ نے نکاح ثانی کر کے وفات پائی اب شوہر ثانی ہندہ کا مال جائداد جو ہندہ نے اپنے شوہر اول سے پائی تھی مستحق ہے یا نہین اور پسران شوہر اول بھی کسقدر حصہ پانیکے مستحق ہین یا نہین اگر پاسکتے ہین تو بمقابلہ شوہر ثانی کسقدر اور یہ کہ ہندہ بمقابلہ شوہر ثانی لاولد متصور کیجاویگی یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین ربع شوہر کو باقی اولاد ہندہ کو

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید کام تقسیم دیہات کا ایک ضلع انگریزی مین کرتا ہے اور صورت تقسیم یہ ہے کہ ضلع مذکور مین سرکار انگریز کیطرف سے وقت بند وبست کے تحقیقات حقیت ہوئی اور اوس تحقیقات مین

تحقیقات سے ملکیت دیہات کی جن جن کو پایا جن اشخاص کو مناسب جانا دیدی بعدہ کاغذات بند وبست مین اونہین اشخاص کا نام جنکو ملکیت گاؤن کی دیگئی ہے لکھا گیا ہے اور کاغذات مذکور ضلع مذکور کے دفتر مین رکھے گئے بعد اوسکے جن اشخاص کو کہ ملکیت ملی تھی منجملہ اونکے ایک شخص نے اپنا حق یعنی حصہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا یا کہ مر گیا تو اسصورت مین دفتر انگریزی سے نام اوسکا خارج ہو جاتا ہے اور مشتری یا کہ وارث کا نام داخل ہوتا ہے بعد تحقیقات کے مشتری یا کہ وارث نے حکام انگریزی کے اجلاس مین درخواست پیش کی کہ فلان گانون مین جسمین ہم چند اشخاص مشترک ہین مین اپنی حصہ کی زمین علیحدہ کرانا چاہتا ہون اجلاس حاکم مذکور سے بعد گذرنے عرضی سائل کے تحقیقات حسب ضابطہ مطابق قانون انگریزی کے ہو کر درخواست دہندہ سے اجرت بٹوارہ کی جمع کرائی جاتی ہے بحساب فی صدی جمع سرکاری اور حکم بٹوارہ کا نام زید ہوتا ہے چنانچہ موقع پر جا کر بلا رو رعایت ایسا بٹوارہ کرتا ہے کہ درخواست دہندہ بخوشی و رضا بیان کرتا ہے کہ ان سب ٹکڑون مین سے کہ برابر حصہ ہر ایک شخص کی ہین منجملہ اون ٹکڑون کے ایک ٹکڑا مجکو کوئی سا ملجاوے

پیتیس کرتا ہے اور حاکم مذکور بعد منظوری کے
کل ثلث حصہ روپیہ اجرت کا قبل منظوری کے
زید کو دیتا ہے اوس روپیہ سے جو کہ درخواست
دہندہ سے جمع کرایا تھا اور بعدہ مطابق حصہ رسدی کے
کو ہر ایک شرکا سے روپیہ درخواست دہندہ کو
ملتا ہے اس صورت مین روپیہ اجرت زید کا وجہ
حلال کا ہوگا یا نہین اور اگر حلال نہین ہے تو وہ
مزدوری کرنا جائز ہے یا نہین کہ جو زمین غصبی
ہو اور اوسمین عمارت طیار کرائی جاوے اور
طیاری عمارت مین مزدوری کی جاوے اگر
یہ مزدوری جائز ہے اور صورت مرقومہ بالا
کی اجرت ناجائز تو ہر دو صورت مین کیا فرق
ہے کہ جسکی باعث سے ایک مزدوری جائز اور
دوسری ناجائز مفصل ارشاد فرمایئے بینوا توجروا

جواب اگر درخواست دہندہ نے
اجرت تقسیم کی بخوشی دی ہے تو لینے مین اوسکے
کچھ مضائقہ نہین ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اشخاص
مذہب فریقین سے مجتمع ہوکر زرچندہ سے
ایک مسجد اپنے قصبہ مین بنوائی کہ جہان دوسری

جدا گانہ سے نماز پڑھ سکتے ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب فریقین کو نماز پڑھنا مسجد مین جائز
ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ جو
مین ممانعت ذکر امورات دنیا جو وارد ہے
اوس سے کیا مراد ہے آیا حکایت حال خو
اور صحت مرض وغیرہ بھی داخل امور دنیا ہے
یا امور خلاف شرع مراد ہین بینوا توجروا

جواب احوط یہ ہے کہ کوئی ذکر سوا
ذکر خدا کے مسجد مین نکرے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
مسئلہ مین کہ نماز عاشورا اور نماز عیدین
کو پڑھنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب عورتونکو نماز عاشورہ پڑھنا جائز
اور حضور عیدین اونسے ساقط ہے لیکن

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ ماموم جماعت ر
وقتیکہ نماز در رکعت سوم است پس قبل
پیشنماز ماموم را نیت کردن جائز است
وقت رکوع رفتن پیشنماز بینوا توجروا

واگر مظنه باشد که در اثناے قرات حمد امام برکوع

سوال چه میفرمایند علماے دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئله که خواندن سوره منافقون در رکعت دوم نماز جمعه ضرور است یا بعذر وبلا عذر سورهٔ قل هو الله احد را هم میتوان خواند وعلاوه ازان که نیت نماز جمعه امام وماموم درین زمان غیبت نزد آنجناب بچه طور نمایند بینوا توجروا

جواب خواندن سورهٔ منافقون در نماز جمعه مستحب است وبجاے آن سورهٔ توحید میتوان خواند ونماز جمعه به نیت وجوب تخیری بجا باید آورد وهو العالم

سوال چه میفرمایند علماے دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئله که در سواری ریل بروقت روانگی جهت اداے نماز چه حکم است واگر بوقت روانگی حکم نباشد درینصورت چه نماید که در ریل نماز میخواند وریل روانه شد پس نماز خوانده شد یا نه بینوا توجروا

جواب صحت نماز در حالت روانگی ریل مشکل است لیکن عند الضرورت اگر بخواند قضاے آن هم نماید واگر ریل در اثناے نماز روانه شود ظاهراً نماز شش مجزی خواهد بود وقضاے

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر کسی امام را در حالت نماز عشا در رکعت اول دریابد وتا حال نماز مغرب بجا نیاورده باشد پس بنیت مغرب شامل میتواند شد یا نه ودر صورت شمول اگر امام سه رکعت خواند خواند نماز ماموم تمام خواهد شد دران وقت ماموم چه کند بینوا توجروا

جواب ماموم نماز مغرب بگذارد وبعد از اکمال سه رکعت مغرب ماموم را تمام کردن صلوٰة لازم است وبعد اکمال رکعت ثالثه بنیت انفراد تشهد وتسلیم بجا آورده اتمام نماز مغرب نماید والله العلم

سوال کیا فرماتے هین علماے دین اس مسئله مین که زینب کا ایک بیٹا تها اور وه صاحب جائداد تها اوسنی انتقال کیا زینب کی حیات مین اور چار اولاد دو اور دو بی بیان چهوڑین مان اپنا قرضه جو مهر اوسکی ذمه سے بیٹی کی جائداد سے علاوه حق مادری پاسکتی هے یا نهین بینوا توجروا

جواب اگر مان نے کچه قرضه دیا هو تو اوسکا مطالبه کر سکتی هے

سوال چه میفرمایند علماے دین اندرین صورت که در صلوٰة اخفاتیه یعنی ظهرین در رکعت اولین

میشود ارشاد جناب چیست بینوا توجروا

جواب گفتن سبحان الله کافیست و تسبیحات اربعه بهتر وهو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم هفت بند کاشی که منظوم منظم فارسی و مشتمل بر مناقب علی بن ابی طالب است و دیگر قصائد در مناقب ازین قبیل اکثر مومنین در عقب نماز میخوانند جائز هست یا نه بینوا توجروا

جواب اقتصار بر اذکار ماثوره اولی است و اشعار متضمن مناجات حضرت قاضی الحاجات اگر هست بقصد تشریع خوانده نشود مضایقه نخواهد داشت لکن از کلام متصوفه و مضامین خلاف شرع اجتناب لازم است

وهو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم نمازها که در حالت جهل تجوید خوانده و بعد تعلیم تجوید اعاده کند یا صحیح است واگر کسی مطلقا علم تجوید نداند نمازش صحیح است یا نه بینوا توجروا

جواب اعاده احوطست واگر قادر بر تعلم تجوید نباشد معذور خواهد بود وهو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم که در جا نماز رنگین نماز خواندن درست یا نه بینوا توجروا

صحیح نخواهد بود والله العلیم

سوال چه حکم است اندرین صورت که در جمعه و عیدین فتوای جناب چیست در غیبت امام آیا واجب عینی است چنانکه فتوای جناب ملا محمد تقی علیه الرحمه در حدیقه است یا واجب تخییری است و معنی واجب تخییری چیست درین مفصل ارشاد شود بینوا توجروا

جواب نماز جمعه را بنیت وجوب تخییری بجا باید آورد و در عیدین اکتفا بنیت قربت نماید والله العالم

سوال چه حکم است اندرین مسئله که اگر پدر عمداً نماز را بدون آنکه عذر داشته باشد ترک کند و بمیرد این هم بر پسر واجب است یا وجوب علی الاطلاق است بینوا توجروا

جواب نمازیکه در مرض الموت فوت شده بر پسر بزرگ ادای آن علی الاشهر لازم خواهد شد و قضای همه نمازها که از پدر فوت شده باشد ادایش احوطست وهو العالم

سوال چه حکم است درین باب که دندان امام پیش نماز جماعت از تار نقره بسته باشد نماز در عقب او درست است یا نه بینوا توجروا

جواب درست است وهو العالم

[illegible]

سوال کیا فرماتے علماے دین و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے اپنے
ملازم عمر پر بوجہ غفلت خدمت جرمانہ کیا اور نقدی
اوسکی تنخواہ معینہ سے مجرا کر لیا تو ایسا جرمانہ شرعاً
جائز ہوگا یا زید ذمہ دار اوسکی کل تنخواہ مقررہ
کا رہیگا اور اگر بروقت تقرری عمر نے اقبال
کیا ہو کہ بحالت غفلت خدمت معینہ مین سزاوار
جرمانہ مجوزہ آقا اپنے کا ہونگا تو کیسا ہے بینوا توجروا

جواب اگر عمر کے ذمہ شرعاً مال زید لازم ہووے تو
عوض اوسکو لینا جائز ہوگا والا جرمانہ لینا اوس سے
حرام ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتی ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ اگر قطرہاے بول جانور ماکول اللحم مثل
گاؤ و بز و گوسفند وغیرہ جامہ مین لگ جاوین
تو اوس مین نماز صحیح ہوگے
یا نہین بینوا توجروا

جواب نماز اوس مین
جائز ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین کہ
زید ہندہ زوجہ عمر سے زنا کرتا رہا اب بعد طلاق
[illegible]
اور بحالت حمل زنا نکاح درست ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب اولاد زنا وارث زید نہووے گی اور
زید پر ہندہ صورت مرقومہ مین حرام
موبد ہووے گی واللہ یعلم

سوال ماقولکم جو حیوان ظاہر غیر ماکول اللحم ہو اگر
اوسکا پسینہ کپڑے مین لگ جاوے تو بدون دھوئے ہوئے نماز اوس مین
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر بدون دھونے کے خفاف وغیرہ سے زوال اوسکے عین
کا ہو جاوے تو بعد زوال عین نماز اوسمین جائز ہوگی واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ بعد مرگ مومن روحین جا کر
ہمکلام اور ارتباط اور شناسائی مانند حیات
جانکے باہم ہوتے ہین یا نہین اور عیش
اور تکلیف دنیا اسی یاد رہتا ہے یا نہین اور
روحون پدر و پسر مین الفت و شفقت مثل
دنیا ہوتی ہے یا نہین اور دنیا مین بھی اتفاق
آنیکا روح کو ہوتا ہے یا نہین اور نہین آنا
ہوتا ہے تو سایہ اور آسیب وغیرہ کیا ہے
ہے اور اکثر خواب مین ملاقات اور گفتگو ہوتا
پدر یا پسر دختر وغیرہ کا کیا سبب ہے ارشاد
ہووے واللہ یعلم

اسسے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ روز جمعہ وعیدین
ارواح مومنین غرفات جنانسے نکلکر ناقہاے جنانی
پر سوار ہوکر اوّلا وادی السلام مین نازل ہوتی ہین
اور پہر وہانسے متفرق ہوکر بلاد و امصار جہین مساجد
مین نماز جمعہ وعید ہوتی ہے اپنے اپنے اقربا کی زیارت
کو آتے ہین اور اہل مسجد بعد فراغ نماز کے اپنے اپنے
مساکن کو جاتے ہین حضرت جبریل امین ارواح مین ندا دیتے

سوال ما قولکم مدّ ظلکم زن مومنہ جوانکو
شوہر اوسکا چہوڑکر مفقود الخبر ہوگیا ہو اور
عرصہ چودہ یا پندرہ برس کا گذر گیا ہو کسی نوع کی
اوسکی خبر حیات یا مرگ نہ آئی ہو نہ سنی ہو
اور تمام وارث بہی قضا کرگئی ہون کوئی ورثی
گہر ادینے والا تک نہ رہا ہو اور فاقہ در پی جان
ہو اس حالت مین مومنہ کو عقد کرنا مومن سے
روا ہے یا نہین اور اگر عقد نہین کرتی تو حیات
محال ہے اور آپ سے بسبب فاقو نکے مرنا
حرام ہے کہ کوئی اوسکا سنبہالنے والا نہین
اور خبر گیران ناپید ہے اس باب مین کیا
ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا

جواب وہ مومنہ تحصیل معاش بمشقت وجہت
کرے اگر ممکن نہو تو حاکم شرع سے رجوع

اور والد غیر قوم سادات سے ہو اوسکو سید
کہنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بنا بر قول سید مرتضی سید وسکو کہین گے لیکن

سوال کیا ارشاد ہے اس باب مین
سواری ریل سوقت نماز کا آیا اور حکم سواری
سے اوترنیکا نہین کہ چلی جاتی ہے تب القبلہ
بیٹہکر نیت نماز باندہی بلکہ ایک رکعت ادا
اور دوسری رکعت مین بباعث خم ہونے کے
قبلہ کیطرف کروٹ یا پیٹہہ ہوگئی اور اگر
خیال قبلہ رکھتا ہے تو سہو اور شک کا
تمام نماز مین حاصل ہوتا ہے اور جو دہیان
مین رکھتا ہے تو قبلہ سے پہر جاتا ہے یعنی
نہین رہتا ہے پہر نماز رو بقبلہ ہوکر
و شک کیونکر ادا کرسکے ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب بتدریج تہوڑے تہوڑی مسافت
منزل مقصود باوقات مختلفہ قطع کرے تا
نماز ضائع نہون واللہ یعلم

سوال ما قولکم مدّ ظلکم اول نکاح دائمی
طلاق و خلع یا وفات یکی از ناکح و منکوحہ قطع
یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر اسباب فسخ متحقق ہون

سوال ماقولکم مدظلکم اطاعت شرعی کی بعد زوج وزوجہ کس وقت تک ہے بینوا توجروا

جواب زوجہ کو اطاعت شوہر کی ہمیشہ لازم ہے تاوقتیکہ کوئی عذر شرعی نہو واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ماقولکم زوجہ بدون اجازت شوہر کے بہ نسبت متروکات اپنے کے اشخاص دیگر کو وصی کرسکتی ہے یا نہیں اور جو وصیت کہ بلا اجازت واطلاع شوہر کے واقع ہو نافذ ہوگی یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر وصیت کریگی تو وصیت ظاہرا نافذ ہوجائیگی واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم شوہر بلا اجازت و رضامندی اپنی زوجہ کے اپنی مال کی وصیت کسی شخص دیگر کے نام کرسکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب کرسکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا حقوق شوہریت وزوجیت درمیان ناکح ومنکوحہ کے جب یہ دونو کبیر السن ہوجاتے ہیں تو ساقط ہوجاتی ہیں اور جانبین سے اطاعت شرعی ترک ہوجاتی ہے اور کوئی پھر اوسکے ترک سے معذب تو نہیں ہوتا بینوا توجروا

مگر جسکی طاقت نہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر قند سیاہ یا شکر از بقال ہنود خرید کنند و آن بقال بدست خود تیار نمی سازند بلکہ از جائے دیگر خرید کردہ فروخت میسازد دریں قند سیاہ و شکر مذکورہ خوردن جائز است یا نہ و معلوم نیست کہ آن بقال از ہنود خریدہ است یا از مسلمانان و بقالان ہنود اشیائے چنین قسم یعنی قند سیاہ و شکر از ہر دو مسلمانان و از ہنودان خرید کردہ میفروشند و بصرف خود نیز می آرند یعنی قند سیاہ و شکر فروختہ مسلمانان موافق مذہب ہنود از آن ہنود را اجتناب نیست بینوا توجروا

جواب تاوقتیکہ علم نجاست آنہا حاصل نشود خریدنش جائز خواہد بود واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم روغن زرد از تاجر مسلمان خریدن جائز است یا نہ و تاجر مذکورہ از اکل و شرب ہنودان اجتناب نمیسازد و چنان تاجران کہ از اکل و شرب ہنودان اجتناب سازند موجود نیست پس از تاجر مذکور استفسار کنند کہ این روغن زرد از مسلمان خریدہ است یا بلا دریافت از مسلمان خریدہ باستعمال می آرند

سوال کشمش را باب شستہ در آفتاب خشک
نمودن جائز ہست یا نہ بینوا توجروا
جواب جائز ہست وہو العالم
سوال ماقولکم مد ظلکم کشمش را در روغن زرد
پختن چگونہ است یعنے اگر در روغن زرد جوش
دادہ شود خوردن آن جائز ہست یا نہ بینوا توجروا
جواب اجتناب احوط است واللہ یعلم
سوال ماقولکم مد ظلکم کشمش در حلوا یا در برنج
بحالت پختن انداختن جائز ہست یا نہ بینوا توجروا
جواب اگر جوش نخورد مضائقہ ندارد واللہ یعلم
سوال کیا حکم ہے اس باب مین کہ شخصی
مسلمان کہ دعوت نماید و طعام برنج شیرین باشد
و در ان کشمش انداختہ باشد و دانہ ہای کشمش
چنان باشند کہ بران گمان باشد کہ بحالت پختن
انداختہ ہست پس آن برنج را خوردن جائز ہست
یا نہ بینوا توجروا
جواب اگر علم ندارد کہ جوش خوردہ
است جائز خواہد بود واللہ یعلم
سوال کشمش را شستہ اگر بعد پختن طعام
شامل طعام سازد خوردنش جائز ہست یا نہ بینوا توجروا
جواب جائز ہست وہو العالم

ساختہ مشترک کہ مالکہ دار باشد در حالت
نماز با خود داشتن مضائقہ دارد
یا نہ بینوا توجروا
جواب اجتناب احوط است واللہ یعلم
سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین
اندرین مسئلہ کہ اگر بقالان مسلمان شیرینی فروش
موجود ہستند لیکن هنود از اکل و شرب هنود
اجتناب نمیکنند پس از انہا شیرینی گرفتہ نیاز
ائمہ طاہرین علیہم السلام ساختن یا برای خوردن
خریدن جائز است یا نہ و بعضی جا ماند کہ سوای بقالان
مذکور چنان بقالان موجود نیست بلکہ معدوم ہستند
کہ خود از اکل و شرب هنود ان اجتناب کردہ
باشند بینوا توجروا
جواب جوابش از اجوبہ سابقہ ظاہر
است واللہ یعلم
سوال ماقولکم مد ظلکم اگر موسم گرما باشد
و احتمال آمدن عرق باشد یا معلوم باشد کہ عرق
آمدہ است پس پاجامہ از عرق نجس خواہد
شد یا نہ بینوا توجروا
جواب اگر عرق در موضع نجاست آمدہ
و پارچہ ملاقی بآن شود نجس خواہد بود واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ ایک مکان مرد ناسلم کا جو خدمتگار ایک رئیس کا ہے اوس رئیس نے غصب کر لیا اور اوس مکان مین رسہ ہوگیا بالعلت زر سرکاری کے رئیس سے وہ مکان ضبط کیا اسپر ایسے مکانمین نماز پڑہنا جائز ہے یا نہ اور یہ بھی ارشاد ہو کہ ایک صاحب ملک دوسرے شخص کا جو ملک چھین لیتا ہے اوس ملک کو مغصوب کہہ سکتے ہین یا نہین اور نماز اوس ملک مین درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مکان مغصوب اگر مسلمان کا ہی تو بغیر اجازت مالک کے نماز صحیح نہوگی واللہ تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زینب نے جائداد جدید اپنی مدر کی وراثتاً پائی اور مدت العمر اوس جائداد پر بلا شرکت غیری و بلا مساہمت احدی قابض رہی اور جب فوت ہوگئی تو تین دختر بطنی اور زید برادر خالاتی کو چھوڑا یعنی بکر کی دو زوجہ ایک کے بطن سے مادر زینب اور دوسری زوجہ کے بطن سے

سہیم ترکہ زینب کا ہو سکتا ہے یا نہین اور اگر ہو سکتا ہے تو بمقابلہ دختران بطنی زینب کے کسقدر حصہ از روے شرع شریف کی پا سکتا ہے — بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین تمام وکمال ترکہ زینب کا فرضاً وردّاً اوسکی تینون بیٹیونکو علی السویہ ملیگا اور زید برادر خالہ زاد زینب کو کچہ نہین پہونچیگا واللہ تعلیم

سوال ماقولکم مدظلکم درین امر کہ آیا در نیت نماز نیت صرف بقلب باید نمود و زبان اعتبار نباید داد و در صورت دوم اگرچہ زبان مخالف نیت قلبی نباشد بلکہ ہویدا آن باشد تاہم تحرک زبان بالفاظ نیت جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب تلفظ در نیت معتبر نیست و اگر تلفظ بقصد طاعت نماید احتمال بدعت خواہد داشت پس اجتناب لازم واللہ تعلیم

سوال ماقولکم مدظلکم استعمال رنگ بورنہ کہ درین زمان شایع است و مشتہر است کہ بورنہ مذکورہ ساختہ اہل چین یا اہل فرنگ است جائز است یا نہ و نماز بلباسیکہ بران رنگ بورنہ باشد درست یا نہ بینوا توجروا

ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اونی
کپڑا وفلالین وغیرہ تراز ان ہنود سے خرید کر کے
حالت نماز استعمال کرنا جائز ہے یا نہین اور
وہ کپڑا جو درختونکی چھال وغیرہ سے بنا ہو
مشنریکس سے لیکر وقت نماز پہننا درست ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب چھال کے کپڑے سے نماز
پڑہنا مضائقہ نہین ہے اور پارچہ اونی
وفلالین جو مشتبہ الحال ہو اوسکو ہنود سے
مول نہ لیوے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین
کہ نکاح کرنا مثل روزہ ونماز کے واجب
ہی یا سنت اور ترک کرنیوالا اوسکا بلاوجہ خواہ
بوجہ شرعی مثل تارک صوم وصلواۃ کے گنہگار
ہوگا یا نہین ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب بدون شدت احتیاج اور احتمال
وقوع امر حرام کی واجب نہین ہے اور
جب تک کہ حد وجوب کو نہو پہنچے ترک مین
اوسکی گنہگار نہوگا واللہ یعلم

سوال ماقولکم مد ظلکم زید بنظر حالات خرابی

پرہیز کرتا ہے اور کر سکتا ہے پس ترک
اول اللہ کر مین ماخوذ عند اللہ ورسولہ
ہوگا یا نہین دونو طرفقونمین جدا جدا

جواب ایسی صورت مین ترک کر
ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم ایک شخص کسی مقام پر
آیہ قرآنی پڑہے اور دوسرا شخص باعتقاد
خاندانی اپنی کے قرات آیہ پر
بہ مضحکہ پیش آوے تو وہ شخص ماخوذ
ہوگا یا نہین مثلاً ایک شخص کہی کہ ہمارے
خاندانمین دستور ہے کہ جب سنگنی
ہے تو ترک نہین ہوتی اور دوسرا
شخص کہتا ہے کہ مجکو یقین کامل ہے
اپنے خدا سے امید رکھتا ہون کہ تا ہونی
سگے انشاء اللہ ایسی امور تم اپنے قدرت
سے ظاہر کریگا کہ ترک ہو جاوے گی
آیہ ان اللہ علی کل شی قدیر پر اعتقاد کا
مگر باوجود اسکی شخص اولے اصرار
اپنے طریقہ خاندانی پر ظاہر
وہ اصرار اوسکا دلیل ہے کہ خاندانی طریقہ
مذکور پر افضل جانتا ہے پس ایسا شخص

جواب اگروہ شخص استدلال کو کہ آیت سے ہے محل تمسک کر مستدل کے فعل پر مضحکہ کرتا ہے نہ مضمون آیت پر تو یہ استخفاف اور استہزا ہوگا واللہ یعلم۔

سوال ماقولکم ہندہ اقرار باسلام کرتی ہے مگر بباعث خوف عزیز و اقربا کے کہ ہندو ہیں بہ تقیہ پوجا وغیرہ بھی کرتی ہے تو آیا ایسی عورت سے نکاح و متعہ درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب باوصف صدور افعال مکفرہ ادعای اسلام مقبول نہوگا جب تک شرعاً ضرورت تقیہ کے ثابت نہو واللہ یعلم

سوال ماقولکم مد ظلکم زناے محصنہ کسکو کہتے ہیں اور محض زنا کسکو کہتے ہیں اور زنا کی کے قسمیں ہیں بینوا توجروا

جواب زناے محصنہ وہ ہے کہ کوئی شخص زن ذات البعل یا ذات العدہ سے زنا کرے اور غیر حلیلہ سے جو وطی بغیر شبہ کے واقع ہو وہ زنا ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم ہندہ ہمیشہ بلا متعہ و نکاح کے مقاربت کرتی رہی بلکہ ہنود سے واسطہ رکھتی تہی کہ کسیطرح حلال کا یقین نہیں بلکہ

اتحاد ہوا ہمیشہ ایک شب دو شب کا متعہ گاہ گاہ کرتا رہا بعد چندی حمل ظاہر ہوا پس وہ دو صورت سے خالی نہیں یا حرام کا ہے خواہ متعہ کرنیوالا کا ہے الا اظہار ہندہ یہی ہے کہ میں نے روز متعہ سے آجتک سوائے زید کے کسی دوسرے سے سروکار نہیں رکھا ہے اگرچہ میعاد دیر میان میں اکثر گذر گئی تو پس ایسی حالت میں متعہ یا نکاح زید کو اوس عورت سے ہے یا نہیں مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب اگر علم نہیں ہے کہ یہ حمل غیر کا ہے تو وطی حلال ہے تو زید کو متعہ

سوال مد ظلکم حاملہ سے کے مہینے تک مقاربت کرسکتا ہے اور کب سے ترک کرے اور احتمال ضرر کب سے متصور ہوگا بینوا توجروا

جواب بعد چار مہینے کے حاملہ سے وطی مکروہ ہے اور مظنہ ضرر جب ہوجاوے قبل مدت مذکورہ کی خواہ بعد اوسکے تو ترک کرنا چاہیے واللہ یعلم

سوال ماقولکم بدعت کے معنے کیا ہیں اور بدعت کسکو کہتی ہیں بینوا توجروا

جواب شرعاً جس امر کا ثبوت نصوص خاصہ او عمومات سے نہوا وس کو بہ نیت عبادت بجالانا بدعت ہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین و

مستطیع وہ شخص فقط کرسکتا یا فور ادا ینا قعدہ رنا
سے بھی کرسکیگا اور طہر ایک حیض یا کہ اور کسی مدت
کا نام ہے بینوا توجروا

جواب انتظار لازم نہین ہے اگر وہ
عورت ذات العدہ یا ذات البعل نہ تھی والا
اوسپر حرام موبد ہوگی واللہ تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ صالح نجانہ برادر سوہن اوسکی
مال سے روزہ افطار کرے یا اپنے
مال سے دونون مین کون امر افضل
و بہتر ہے بینوا توجروا

جواب اگر مدعوا اوسکا ہے تو اوسکے یہان
افطار کرنا بہتر ہے واللہ تعلیم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ روزہ واجبی قضا جو بعد ماہ
رمضان ہو وہ قبل زوال کیسی دعوت سے
افطار ہوگا یا صرف روزہ سنتی ہے افطار
کرا سکتا ہے اور بعد دوپہر کے بھی افطار کرادی
یا نہ اور افطار کرانا شکم سیری پر صادق آویگا
یا کہ ایک گھونٹ پانی یا قدرے خرما یا طعام بلکہ
پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے بینوا توجروا

جواب بعض اعلام نے احتمال کیا ہے کہ ثواب تفطیر اور
قدرت اطعام پر کتنا ہو خوا خرما یا آب وغیرہ
بھی روزہ کھلوا دے تو بھی ثواب دعوت
اور تفطیر کا حاصل ہوگا واللہ تعلیم

سوال ما قولکم مدظلکم جس کو غسل مس میت
کا شک ہو جائز ہوگا اوسکا روزہ صبح کا حسب
غسل عمل مین لائیگا صحیح ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب صحیح ہے واللہ تعلیم

سوال ما قولکم مدظلکم جو کوئی میت کو آب سدر
آب کافور دو غسل دے اور تیسرا غسل آب
خالص سے دوسرا آدمی دیوے پس غسل مس میت
دونو پر ہوگا یا ایک پر بینوا توجروا

جواب قبل اکمال اغسال ثلثہ کو جنہے مس کیا
اوسی غسل کرنا چاہیے اگرچہ بعض اعلام نے اوس عضو
جسکے غسلات ثلثہ غسل ثالث مین کامل ہو چکی ہو نفی وجوب

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس باب مین کہ جسکو مس میت ہو وہ میت
کو اغسال واجبی ضرورت مین دے سکتا
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب دے سکتا ہے واللہ تعلیم

سوال ما قولکم اگر کسی بعد از مردن وقت قبل
بدن میت را مس کند غسل برو واجب مشود یا نہ

جواب قبل

ہین علماے دین
ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید
کی نانا کی دو زوجہ تہین اور دونو صاحب اولاد
تہین اور اپنی تنخواہ پر قابض ومتصرف تہین
بلکہ زید بہی اپنی حقیقی نانا کی متروکہ پر قابض ومتصرف
تا حیات اپنی رہا اب زید لاولد مرگیا نہ کوئی بہائی
ہی اور نہ بہن حقیقی ہے لیکن حقیقی خالہ اور خالہ کی
اولاد اور حقیقی ماموں کی اولاد اور دوسری
نانی کی اولاد باقی ہے اور زندہ ہے پس جائداد
زید کی مثل تنخواہ وغیرہ کی کسکو ملنا چاہیے
از روی شرع شریف کی استشہاد ہو بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین زید کا متروکہ
اوسکی خالہ کو ملیگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
باب مین کہ زید نے اپنی والدہ کی زندگی مین انتقال کیا
لیکن زید کی اولاد کو زید کی والدین نے یتیم سمجھ کر کچہ بطور
تنخواہ مقرر کردیا تہا اب زید کی والدین نے بہی
انتقال کیا اب زید کی حقیقی بہن اور زید کی
اولاد باقی ہے متروکہ والدین زید بشمول مثل تنخواہ وغیرہ
زید کی اولاد مستحق ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ متروکہ والدین زید کی
اولاد زید محروم ہوگی اور متروکہ والدین زید

تو ہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ زید جسکا مذہب اثنا عشری تہا مسماۃ فاطمہ مذہب
سنیہ سے عقد کیا اور حسب طریقہ سنت وجماعت
نکاح ہوا تو بدون تجدید نکاح حسب امامیہ اثنا عشریہ
کی نکاح جائز ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب اعادہ صیغہ بزبان عربی احوط ہے واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ
کہ مسمی خالد پدر مسماۃ کلثوم زینب دختر نابالغہ را
گذاشتہ وفات یافتند بعدہ جد زینب یعنی
پدر خالد کہ شرعا ہم ولایت باو میرسید ولی زینب
مقرر شد جملہ امورات را انجام میداد بالفعل او
ہم انتقال کرد الحال خالہ حقیقی زینب و برادر
حقیقی جد مرحوم زینب موجود است پس اکنون
ولایت زینب نابالغہ بکدام شخص میرسد بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ حضانت نابالغہ بجانب
حقیقیہ او متعلق خواہد شد لیکن ولایت مال و
نکاح از و متعلق نخواہد شد واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین جو کہ ہیہ نوٹ دستی جسکا نام بنگال نوٹ
ہے جو بازارین بکتی ہین تعداد دس سو روپیہ کے

بازار سے خرید کرے اور کسی شخص نے سو
کا نوٹ دو سو روپیہ کو بیچا یا اس سے کم یا اور
اس سے بھی زیادہ پر اور بعد اوسکے روپیہ خریدنے
والے سے نقد لیوے اگر نقدی نہ دیوے تو اوسکی
تمسک کرو الے اور باقساط روپیہ وصول
کرے تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں اور وہ
نوٹ جانب سرکار انگریزی سے بطور سند کی
بلا سود دی ہوتا ہے اور انگریز کہتے ہیں کہ جو شخص
اس نوٹ کو ہمارے پاس لاویگا تو ہم فورا
روپیہ اوسکا دیدینگے اگر کتے کی گلمین باندہ کر کوئی
بھیجدیگا تو ہم فورا روپیہ اوس کتے کے گلمین
باندہ کر بھیجدینگے لہذا وہ کاغذ بیع ہو سکتا ہے
یا نہیں بینوا توجروا

جواب بیع نوٹ سے اگر مقصود بیع
زر مندرج نوٹ ہے تو صحیح نہوگی واللہ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ ایک شخص مسلمان
روزمرہ ایکدن کے نماز قضائے عمری فرض
ادا کرتا ہے اگر اسکو احتیاج غسل جنابت کی
ہوئی اور بسبب خوف بیماری کے غسل نکیا ہو
اور تیمم کرکے نماز روزمرہ کی ادا کرے اب
ارشاد ہو کہ یہ نماز قضائے عمری جو وہ شخص

بیماریگا اور غسل کرے اور وقت قضائے عمری
پڑہے جو کچہ حضور کے نزدیک حکم ارشاد ہو
کیونکہ اسواسطے کہ قضائے عمری کی پڑہنے
والے نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جب تک
قضائے عمری نہ ادا ہوجاوے تب تک برابر
اسیطرح انشاءاللہ پڑہتا رہونگا کسواسطے کہ
حیات مستعار کا کچہ بہروسا نہیں اور صحت
مرض دونونکا ساتہ ہے بینوا توجروا

جواب بگمان فقیر پڑہ سکتا ہے

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے اپنے گہر میں
ڈال لیا ہے اور بلا نکاح اوس سے مباشرت
کرتا ہے او عرف میں اوسکی زوجہ مشہور
اور بکر بھی در پردہ اوس سے زنا کرتا ہے
بعد مرنے زید کے بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا
ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر وہ زوجہ زید تہے تو نکاح
بکر کو اوس سے جائز ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں
مسماۃ امۃ اللہ زوجہ عبداللہ بلا اجازت
اپنی شوہر کے اکثر والدین اور بہائی کے
بر رہتے ہے اور عبداللہ کا کہنا اس

... نہیں ... اللہ اس نافرمانی عبد ...

ہووے سے گنہگار ہوگی یا نہیں ... عبد اللہ سوائے
... ہنگے کیا تدارک کرے جو تھے کچھ عجب نہیں کہ
... عبد اللہ مرتکب زنا کا ہووے پانچویں اس صورت
... ابن عبد اللہ طلاق امۃ اللہ کو دے سکتا ہے
... نہیں اور بلا ادائے مہر دوسرا نکاح کر سکتا
... ہے یا نہیں جواب اس کا مفصل
ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب در صورت ثبوت نشوز کے
... ایام نشوز کا نان و نفقہ ذمہ زوج سے ساقط
... ہوگا اور شوہر کو طلاق دینے اور دوسرا نکاح
... ہونے کا اختیار ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم زید کو اس بات کا
... علم ہے کہ ہندہ زوجہ اوسکی زانیہ ہے لیکن
... محبت و یا بپاس برادری اوسکو طلاق
... نہیں دے سکتا ہے آیا شرعاً طلاق دینا زید
... پر واجب ہے یا نہیں اور جو اولاد بطن ہندہ
... ہو وہ وارث ترکہ زید کی ہو سکتی ہے
... یا نہیں اور وہ شخص کہ ہندہ سے زنا کرتا
... ہے اور زید شوہر ہندہ کو اسکا علم بھی ہے
... آیا بعد فوت زید کے وہ شخص ہندہ سے نکاح

اختیار ہے اور وہ شخص زانی بعد فوت زید
اوس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے
اور اولاد زید وارث زید کے ہوگی واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم ہندہ کا عقد زید کے
ساتھ ہوا ایک اولاد پیدا ہوئی چنانچہ ہندہ نے
دودھ اپنا بکر کی لڑکی کو پلایا چند روز کہ جسکی تعداد
دو ہفتہ سے زیادہ نہیں ہے زان بعد زید
یعنی شوہر ہندہ نے انتقال کیا دوسرا عقد ہندہ کے
عمر کے ساتھ کیا عمر کے نطفہ سے اور ایک لڑکی پیدا
ہوئی اب اوس ہندہ کی لڑکی کا عقد بکر کی لڑکی کے
ساتھ جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

جواب جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اوسکا
عقد اولاد مرضعہ سے نہیں ہو سکتا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس
مسئلہ میں کہ زید نے مسماۃ ہندہ سے زنا کیا
ہے اب نکاح زید کا ہندہ کی ماں یا بہن یا بیٹی سے
کہ زید کے نطفہ سے ہو شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں

جواب اخت فرعی بہا سے نکاح کر سکتا ہے
لیکن جبکہ فرعی بہا کو ترک کردے بلکہ مدت عدہ
بھی گذر جاوے جیسا کہ بعض اعلام نے
تصریح کی ہے اور دختر و مادر فرعی بہا سے مشہور

ہوا تھا کہ عمر پدر زید نے انتقال کیا اور ہندہ
مادر زید نے بعد گذرنے چند عرصہ کے نکاح
اپنا دوسرا ساتھ بکر کے کیا چنانچہ صلب بکر اور
بطن ہندہ سے پانچ بیٹے مسمیان خالد و یعقوب
و یوسف و موسے و ہارون پیدا ہوے
اور زید نے حالت طفولیت سے انفراغ کیا
بعد ازان روزگار عمدہ سے جائداد کثیر منقولہ
و غیر منقولہ بذات خاص حاصل کی متعدد جائداد
منقولہ و غیر منقولہ مذکور حین حیات ہندہ مادر
و بکر پدر ثانی چھوڑ کر مر گیا بعدہ ہندہ نے بھی
بعد عرصہ دراز کے وفات پائی بعد ازان خالد کہ بطن
ہندہ اور صلب بکر سے تھا ایک لڑکی مسماۃ
زہرا چھوڑ کر مر گیا بعد اوسکے بکر بھی چار بیٹے اور ایک
لڑکی بیٹی کی چھوڑ کر مر گیا اب دختر خالد اور یعقوب
اور یوسف اور موسی و ہارون کو از روے
شرع شریف کی کسقدر ملنا چاہیے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین تمام و کمال حصہ
زید کا اوسکی مادر ہندہ کو پہونچتا ہے اور
بعد انتقال ہندہ کے اوسکی جائداد ربع شوہر
کو اوسکی یعنی بکر کو اور باقی خالد اور یعقوب
اور موسی اور ہارون و یوسف کو برابر پہونچے گا
اور ہارون کیطرف منتقل ہوا اور اگر کس
ذمہ دین مہر یہ وغیرہ واجب الادا ہو تو ا
کرنا اوس کا مقدم میراث پر ہوگا واللہ

سوال ما قولکم دام ظلکم چاہی است کہ ا
ہنود ان قوم چمار از دلوہاے چرمی کہ از
خود طیار میسازند آب میکشند پس مسلم
ازان چاہ آب کشیدہ باستعمال نوشیدن و
ساختن و غسل نمودن میتوانند آورد یا نہ

جواب بنا بر قول بطہارت آب چاہ میتوان گرد

سوال ما قولکم خرما در لبن گرم انداز
آن جائز ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز است اگر جوش نخورد و

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
اس مسئلہ مین کہ اگر بوقت شب خرما لبن
مین ڈالکر صبح کو کھاوے تو اسمین نشہ
تو نہین ہے بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ یعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر خرما در اب
انداختہ شود خوردن جائز خواہد بود

جواب جائز است اگر جوش نخورد و

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ زید ترکہ آبائی و مادری ہر دو در قبضہ خود داشتہ و زید مذکور فوت شدہ و اقربای پدرے پسران عم و عمہ را وارث و از اقربای مادری خالہ یعنی خواہر مادر و یک زوجہ غیر ذات الولد گذاشت پس کدام ورثہ مستحق یافتن متروکہ زید متوفی میباشد و زید متوفی قریب دو ہزار روپیہ قرض و دین مہاجنان ہم گذاشتہ پس کدام کدام ورثہ استحقاق ادای قرضہ بالتعداد میدار زید متوفی دارد

جواب در صورت مرقومہ بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ از متروکہ ذاتی متوفی و آنچہ از متروکہ آبائی در سہم خود یافتہ ست ربع زوجہ منکوحہ خواہد یافت و ما بقی خالہ متوفی خواہد رسید و زوجہ غیر ذات الولد از اراضی مطلقاً و از آلات ابنیہ و اشجار عیناً لا قیمۃً محروم خواہد شد و ادای دیون واجبہ متوفی از اصل متروکہ لازم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اسصورت مین کہ زید نے صوم سنتی اپنے مکان پر رکھا و خالد نے مکان پر جا کر اوسکا روزہ افطار کرا دیا اسصورت مین کوئی قباحت شرعی تو نہین اور جسقدر کہ ثواب قبل از افطار صوم تہا وسیقدر باقی رہا یا اوس سے زیادہ یا کم

... تو ظاہر ثواب ہوگا واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ خالد نے افطار صوم سنتی زید پر بہت اصرار کیا اور زید نے افطار صوم نہین کیا اسصورت مین کوئی قباحت شرعی تو نہین ہے اور کچہ ثواب صوم مین کمی تو نہوگی

جواب صورت مرقومہ مین افطار افضل ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم زید حقہ بہت پیتا ہے اگر یوم عاشورہ حسب عادت مقررہ قبل از عصر حقہ پیوے تو کوئی قباحت شرعی تو نہوگی اور عاصی اور گنہگار تو نہوگا بینوا توجروا

جواب ترک بہتر ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس باب مین کہ اگر زید و خالد ایکجا بر مقیم ہون اور صبح خالد وقت صبح بیدار ہو کر نماز صبح ادا کرے اور قریب ہے کہ وقت نماز صبح جاتا رہے اور آفتاب طلوع کرے اسصورت مین زید کو بنا بر ادای نماز بیدار کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بیدار کرنا اسپر واجب نہین ہے اور اگر بیدار کرے تو بہتر ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مقدمہ مین کہ ایک شخص نے خواب احتلامی دیکہا اور انزال نہو لیکن بعد ایک ساعت کے ایک یا دو قطرے

کی نہین اسصورت مین غسل واجب ہوگا یا نہین

جواب اگر منی نہین ہے تو غسل اوسپر
واجب نہوگا واللہ یعلم

سوال ماقولکم از لباس نباتات و فلالین و
جانمہ اون از کافران خریدہ باشد و ہم یقین دارد
کہ از پشم حیوان ماکول اللحم میباشد نماز درست
وجائز ہست یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر ثابت شود کہ از ماکول اللحم است
مضائقہ نخواہد داشت واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم جو کہ فتواے جناب قبلہ کعبہ
ہے کہ تاریخ منحوسہ و قمر در عقرب مین جب کسی کام
کے کرنیکی ضرورت پیش آوے اور حاجت
کیواسطے حاکم کے پاس جاوے تو صدقہ دیکر کام
کرے اور حاجت کو جاوے بفضل کارساز
حقیقی عجب نہین کہ صدقہ دینے سے نحوست
زائل ہوجاوے اب اسمین گذارش یہ ہے
کہ اکثر ایسا موقع ہوتا ہے تو مقدار صدقہ کا اقل
درجہ کہانتک ہے اور صدقہ کام سے پہلے
نکالا جاوے اور جب صدقہ لینے والا آوے
تب اوسکو دیا جاوے یا پہلے صدقہ لینے والیکو
حاضر کرلیوے تب صدقہ نکالے اور فوراً اوسکو

وغیرہ کو بہی دی سکتے ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب صدقہ کی حد معین نہین ہے اور صدقہ
دینا شیعہ مومن کو اولے ہے اور صدقہ پہلے
دینا بہتر ہے واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
باب مین کہ جیسا کہ یوم جمعہ کو لکہا ہے کہ ایک ساعت
ہے کہ اوسمین دعا مستجاب ہوتی ہے اسطرح
نماز پنجگانہ مین کسیوقت خصوصیت ہے کہ
مستجاب واولے ہو یا پانچون وقت مین حاجت
طلب کرنا خداوند تعالے سے یکسان و
ہے مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب بعد ہر نماز کے دعا کرنا بہتر ہے واللہ

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مین کہ بزیا گوسفند یا گاوکی قربانی کرینمین جو
شریک ہین پنجتن پاک و دوازدہ امام
ی و مرحوم یا والدین کیطرف سے قربانی کرنا
تو نیت اوسکی کیا ہے آیا جسقدر لوگ
کرتے ہین اون سبکا نام لینا ہوگا اور جن
کیطرف سے قربانی کرنا منظور ہے اون سب
لینا چاہیے یعنے اسطرح جسے کہ قربانی کرتے
فلان فلان اس حیوانکو فلان فلان کیطرف

منظور ہو اون سب کا نام لینا چاہیے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم منقبت نظم جناب امیر حضرت عباس بہ نیت اسکی کہ آپ کے تصدق سے خداوند عالم ہماری مراد دلی عطا فرماوے پڑہنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب توسل ان حضرات سے وقت دعا درگاہ رب الارباب میں اداب دعا میں ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم وضو نماز صباح قائم رہے تو اوسی وضو سے نماز عیدین پڑہ سکتی ہیں یا تجدید وضو کرنا چاہیے یا یہ کہ اگر وضو نماز فریضہ کیواسطے کیا تھا اور وہ قائم ہے تو اوس سے نماز فریضہ و نافلہ و نماز ہاے سنتی پڑہ سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب پڑہ سکتا ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ اگر زید ہندہ سے متعہ کرے اور وہ قسم کہائی کہ میں تجکو تمام عمر نہ چھوڑونگا اور ہر طرح سے تیرا خبر گیران رہونگا اور زید و مادر ہی کسی طرح سے اسمین دست اندازی کرینگے تو اونکو ترک کردونگا اور یہی عہد و پیمان ہندہ نے زید سے کو رہی کیا چنانچہ موافق اقرار اپنی کے زید نے عمل کیا اور ہندہ نے برخلاف اسکے کیا کہ ایک شخص دیگر سے ملاقات پیدا کی اور جب زید نے

کی چھوڑ کر قسم کہائی زید افعال ہندہ سے عاجز ہو کر اور اوسکو ترک کرنا چاہتا ہے اور والدین زید بہی یہی چاہتے کہ اوسکو ترک کرکے شادی کرلے اور زید کو شادی کرنا منظور ہے بس جو کچہ کہ کفارہ قسم کا ہو اوسکو زید دیدے بینوا توجروا

جواب کفارہ قسم یہ ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو کہانا کہلاوے یا کپڑا دیوے اور اگر یہ نہو سکے تو تین روزے پیہم رکہے واللہ اعلم

سوال کیا حکم ہے اس صورت میں کہ مسمی واحد علیخان نے انتقال کیا اور مسمی امتیاز علیخان و امجد علیخان دو پسران و مسماۃ امتیاز بیگم و عباسی بیگم دو دختر زوجۂ اولے سے اور زوجۂ ثانیہ الہی بیگم اور مسمی اصغر علیخان نابالغ اور مسماۃ اصغری بیگم بطن الہی بیگم زوجۂ ثانیہ سے وارث چہوڑے ہیں متروکہ مرحوم مذکور سے وارثان مذکور الصدر کو اشیاے مفصلۂ ذیل مع اراضی کیونکر تقسیم ہوگا بموجب شرع اثنا عشریہ کے اور مسمی اصغر علیخان نابالغ نے بہی انتقال کیا اوسکا حصہ کسکو ملنا چاہیے اور تقسیم حصص کی تفصیل یہی ہو کہ اسقدر پسر کا حصہ اور اسقدر دختر کا حصہ اور اسقدر زوجہ کا حصہ اور اسباب کی یہ شکل ہے یہ اسباب کیونکر

کو ملا اور کیا دونون زوجہ کے مہر کا ہے
جسقدر ذمہ شوہر پر ثابت ہو کرنا چاہیے بعد اوسکے
جسقدر متروکہ باقی رہے وہ بہتر سہم پر منقسم ہوگا
نو سہم زوجہ موجودہ کو اور ۲۸ سہم ہر ایک پسر کو
اور ۱۴ سہم ہر ایک دختر کو ملینگے اور اصغر علیخان کا حصہ
اوسکی ماںکو ملیگا اور زوجہ ذات الولد بنابر
مشہور کے اراضی سے محروم ہوگی واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ زید لاولد مر گیا اور چھوڑا ایک پدر مسمی بکر
اور تین برادر علاتی مسمی طیب و طاہر و قاسم
اور ایک زوجہ عقیمہ مسماۃ زینب اور ایک خالہ
عقیمہ مسماۃ کلثوم کو وارث متروکہ منقولہ و غیر منقولہ
زید لاولد مرحوم کا اوسکا پدر و برادر علاتی ہونگے
یا زوجہ عقیمہ یا خالہ عقیمہ اوسکی ہوگی یا کون
ہوگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما یجب
تقدیمہ کے متروکہ زید سے ربع زوجہ کو
اور باقی باپ کو اوسکے ملیگا اور زوجہ غیر ذات الولد
اراضی سے عیناً و قیمتاً اور آلات ابنیہ سے
عیناً لا قیمتاً محروم ہوگی واللہ اعلم

سوال ما قولکم رحمکم اللہ کہ واہب نے کل املاک
منقولہ و غیر منقولہ اپنی کو بہ تحریر ہبہ نامہ بلا عوض

کے بہ ہبہ نامہ نفاذ پایا اور موہوب لہ کا قبضہ
دخل کل املاک موہوبہ پر زائد چار سال
چلا آتا ہے پس اس صورت وہ ہبہ بلا عوض بہ
واہب بوجہ رجعت از ہبہ باطل ہو سکتا ہے
یا نہین اور واہب املاک موہوبہ کو جو
انہ ہبہ موہوب لہ یا ورثاے موہوب لہ
سے اخذ باز پس کر سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر موہوب لہ ذوی الارحام کو
اور اشیاے موہوبہ مین تصرفات
رجوع فی الہبۃ از جانب موہوب لہ واقع
ہوئے ہین تو استرداد ہبہ واہب کو جائز
نہ ہوگا واللہ اعلم

سوال ما قولکم شخصی یک زوجہ و یکدختر و یک
پسر داشت بعض اشیای خود را ہبہ بنام شخصے
خود نوشت و مرد بعد او زوجہ اش مرد کہ مہر
بران مرحوم داشت و در ورثہ خود ہمان دختر
پسر و پدر خود را گذاشت بعدہ او پسر مرد کہ اشیای
معلومہ ہبہ بنام او بود و آن مرحوم قرضہ ہم
درینصورت در اشیای موہوبہ و غیر موہوبہ چہ کردہ آید

جواب اشیای موہوبہ بطفل نابالغ مختص باو خواہد
و بعد فوت او بورثہ متعلقہ او خواہد رسید و غیر
اگر

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص
نے دوسرے شخص کو کچھ اپنے پاس سے روپیہ
قرض بلا سودی لکھکر اور جس شخص نے کہ روپیہ
قرض لیے اوسنی تنخواہ مختاری کے علاوہ کچھ
ماہواری مقرر کردی اور رتا ادا ے زر کو
قسط مین بطور کٹی ماہواری معینہ ہین سے
کم کرتا گیا اور جب روپیہ بالکل ادا ہو گئے
تو اوس نے تنخواہ مختاری
کی علاوہ کچھ دیا پس اس صورت مین وہ ماہواری
معینہ کہ جو تنخواہ مختاری کی علاوہ اوسی شخص کو جسنی روپیہ
دیا ہین لینا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر عوض دین مین نہین ہے
تو سود نہوگا اور اگر یہ زیادتی مع اصل کے
عوض مین دین کے ہے تو مسلم سے لینا حرام
ہوگا واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین
و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ
زنے دہ یازدہ روز قبل وفات
بہ شوہر خود وصیت کرد کہ بعد
فوت ہر قدر جائداد منقولہ وغیرہ

نمایند و از وارثان عورت مذکور کسی خبر نظر
او شوہر موجود است یا در حالت موجود بودن
وارثان وصیت بر کل جائداد نافذ خواہد شد یا بر ثلث
در صورت ثلث حق ورثا چہ قدر خواہد شد بینوا توجروا

جواب در صورت وجوب حج اخراج حج
آن از متروکہ لازم است و موقوف بر اجازت
ورثہ نخواہد بود و ہمچنین حج و زیارت مستحب اگر
در ثلث مال ادا شود والا موقوف بر اجازت
ورثہ خواہد بود واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے و مفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید کی دو زوجہ تہین
ایک زوجہ اولی کی اولاد دختری اور زوجہ ثانیہ کو لاولد چہوڑکر
مرگیا بعدہ زوجہ ثانیہ نے بہی انتقال کیا اب وارثان زوجہ ثانیہ اور
اولاد دختر زید کی باقی ہین اور مہر دونون زوجہ
کا ترکہ زید سے زیادہ تہا کہ لکہہ لکہہ کی تہا اس صورت
مین مستحق پانے ترکہ زید کے وارثان زوجہ ثانیہ
ہونگے یا اولاد دختری زید کی کہ جو زوجہ اولی
سے تہی بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ زید کی ساٹہ
سہم کرکے تین سہم مہر زوجہ اولے مین اوسکی
اولاد کو دیجاوینگے اور چار سہم ورثہ زوجہ

کعبہ حضرت ملک العلما مجتہد العصر والزمان
اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص ماہ شوال میں
کسی تاریخ سعد کو عقد کرے تو وہ جائز ہے
یا ناجائز بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ یعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم ایک شخص کی ملت میں
وجماعت میں بہت زیادہ ہے اور اتفاق سے کوئی
سنت وجماعت وہاں مرگیا اور نماز جنازہ اوسکی
طیار ہے اور ہمکو اون لوگونسے مروت ولحاظ
بھی ہے جائز ناجائز اونکے شریک حال ہوکر نماز
جنازہ میں شامل ہوں یا جرات کرکے علیحدہ
جا کھڑے ہوں یا نماز جنازہ اوسکی پڑہیں بینوا توجروا

جواب جو دعا کہ میت مخالف پر پڑہنی چاہیے
اگر حالت شرکت میں باہستگی پڑہے تو شریک ہونا
کچھ مضائقہ نہیں واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین ومفتیان شرع
متین اندرین مسئلہ کہ مسمی خالد پدر ومسماۃ کلثوم
زینب دختر نابالغہ را گذاشتہ وفات یافتند بعدہ
جد زینب یعنے پدر خالد کہ شرعا ہم ولایت باو میرسید
ولی زینب مقرر شدہ جملہ امورات را انجام میداد
بالفعل او ہم انتقال نمود الحال خالہ حقیقی زینب
میرسد بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومہ حضانت نابالغہ
بخالہ حقیقیہ او متعلق خواہد شد لیکن ولایت
مال ونکاح از و متعلق نخواہد شد واللہ یعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم اندرین مسئلہ کہ مرزا
وزیر علی فوت شد و دو زوجہ ومال متروکہ
گذاشت مرزا محمد ہادی ادعا مینماید کہ متوفے
مذکور پسر خواہر عموزادہ من بود در مال من
حق ہم میدارم ومرزا عنایت علی را دعوے
وراثت براین نمط کہ جد الاب الاب متوفے وجد
من ہر دو برادر حقیقی بودند مال متروکہ بمن
میرسد پس درینصورت از روے شرع
شریف ہر کس چہ قدر خواہند یافت بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومہ اگر محمد ہادی ابن
بنت العم حقیقی وزیر علی است اولے بمیراث
او خواہد بود از اولاد اعمام الاب وزیر علی

سوال ما قولکم مد ظلکم اس مسئلہ میں کہ زید لاولد
مرگیا اور وہ ایک برادر مسمی بکر وتین برادر علاتی
مسمی طیب وطاہر وقاسم اور ایک زوجہ عقیمہ
مسماۃ زینب اور ایک خالہ عقیمہ مسماۃ کلثوم
کو چھوڑ گیا وارث متروکہ منقولہ وغیر منقولہ

ن ہوگا بینوا توجروا

اب صورت مرقومہ مین معاد اے
ین مہر یہ متروکہ زید سے ربع زوجہ کو باقی
سکے باپ کو ملیگا اور خالہ اور برادران علاتی
رم ہین اور زوجہ غیر ذات الولد اراضی
ے مطلقا محروم ہوگی اور قیمت آلات ابنیہ
ے حصہ پاویگی ۔ واللہ یعلم

وال کیا حکم ہے اس باب مین کہ آیا فتواے
ے مجتہد مات الفتوی فتواے مجتہد ستون فی بمقابلہ
ے مجتہد حی القائم عنبر قابل النفاذ
مشہور ہوگا یا نہین بینوا توجروا

اب بنا بر مشہور کے تقلید مجتہد
حی کی چاہیے واللہ یعلم

وال ما قولکم مد ظلکم کہ زید نے اپنی بی بی
ہندہ عورتو نکے سامنے طلاق دیگیا اور وہ
در تین زید کے طلاق دینے کی گواہی دیتی
ہا لیکن زید نے نوشتہ طلاق دینے کا نہین
یا اور زبانی طلاق دیکر نہین معلوم کہ کہان
لا گیا لہذا از روے شرع شریف کے نکاح
کرنا زوجہ زید مسطورہ کا کسی اور شخص کے ساتھ
جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

ہوا ہے تو بعد انقضاے عدہ کے نکاح کرنا
اوس عورت کو جائز ہوگا واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے اس باب مین
کہ مسمی زید پیشہ طبابت کرتا ہے یا کوئی اور
پیشہ کرتا ہے اور ذات الاعلام کسبین جنکا پیشہ
حرام کاری یا گانا بجانا ہے اگر وہ کوئی شی کھانے
پینے کی زید کو یا زر نقد دین تو زید کو اوسکا لینا
اور خورد و نوش مین استعمال کرنا جائز ہے
یا نہین اور زید اپنا حق السعی اونسے طلب
کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جب تک ثابت نہو کہ یہ مال خاص
حرام کا ہے تو لی سکتا ہے واللہ یعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم ہندہ کو زید نے اپنے
گھر مین ڈال لیا ہے اور بلا نکاح اوس سے
مباشرت کرتا ہے اور عرف مین اوسکی زوجہ
مشہور ہو رہی ہے اور بکر بھی در پردہ ہندہ سے
زنا کرتا ہے اب بعد مرنے زید کے بکر ہندہ سے
نکاح کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب واقع مین اگر نکاح یا متعہ اوس سے نہین ہوا تو احکام
ذات البعل اوسپر جاری ہونگی لیکن حملاً لافعال المکلفین

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ زید کو ایک عورت سے
رغبت تھی بلکہ وہ ممسوسہ زید تھی پس زید

او رگر کا پیدا ہوا ہیں وہ متعہ صحیح ہے اور

وہ لڑکا حلالی ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب ملموسۂ پدر سے اجتناب احوط ہے

اور حالت جہل مسئلہ مین جو وطی واقع ہوئی

اوس پر احکام وطی شبہ جاری ہونگی واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس

مسئلہ مین کہ ایک شخص ایک مکانمین سکونت

پذیر ہے اور اوس مکانمین قبرین اہلسنت

کی ہین اور اون قبرون پر تخت بچھے ہین یا اور

کوئی فرش ہے آیا وہ شخص نماز اون تختون

یا فرش پر پڑھ سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر بروجہ تعلی کہ کوئی قبر بدن حائل کر ہو گیا [illegible]

[illegible] مکروہ ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم ایک شخص حرامی ہے اوس نے

ایک عورت سے نکاح کیا اور اوس سے

نسل اوسکی ہوئی مثل پسر اور دختر اور نواسے

اور پوتی اور پروتی وغیرہ کے پس یہ سب

حلال ہونگے یا حرامی بینوا توجروا

جواب اگر وہ فاسد العقیدہ نہ تھا تو اوسکا

نکاح صحیح ہوا اور اولاد حلال زادہ ہوگی

سوال کیا ارشاد ہے اس باب مین کہ

مقلد ایک مجتہد جامع الشرائط کا دوسرے

یا نہیں بینوا توجروا

جواب پڑھ سکتا ہے لیکن امور مختلفہ

فیہ مین افعال صلوٰۃ سے تقلید اپنے مجتہد

کی کریگا واللہ یعلم

سوال ماقولکم مرد آزاد کسیکی کنیز کے

نکاح یا متعہ کر سکتا ہے اور اگر زن آزاد

نکاح دائمی مین ہو تو بدون اوسکی اجازت

کے کنیز سے نکاح یا متعہ کر سکتا ہے یا نہیں

جواب اشتراط خوف عنت وعدم طول نکاح اماء مین اگرچہ

مختلف فیہ ہے مگر رعایت اوسکی احوط ہے اور اگر زوجہ حرہ رکھتا

سوال ماقولکم مد ظلکم ایک قرآن شریف مین

مطلّا اسطرح پر ہے کہ صفحات اور اوسکے کل طلا

ہین اور سیاہی سے کتابت کی گئی

اب کہ وہ قرآن شریف بالکل کہنہ و بوسیدہ

ہو گیا ہے اور لائق تلاوت بہی نہین

اور امانت رکہنا بہی اوسکا سوء ادب ہے

اسصورت مین اگر حروف کل صفحات

دہو ڈالے جائین حتی کہ صفحات سفید ہو جائین

تو سونا اون اوراق کا بیچ کر کے صرف

و شرب کر سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب محو کرنا حروف کلام مجید کا بغیر وجہ شرعی

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ ایک شخص مسمی زید بعد چھوڑنے متروکہ کے
فوت ہوا اور تین زوجہ مسماۃ رقیہ وکلثوم
وہندہ اوسکے تھین رقیہ وکلثوم نے روبرو
زید کے وفات پائی اب ایک زوجہ مسماۃ ہندہ
حیات ہے اور اولاد زید کی زوجہ اولے رقیہ
سے ایکدختر مسماۃ زینب ہے اور دوسری زوجہ
کلثوم سے دو بیٹے مسمی خالد وبکر اور تیسری زوجہ
ہندہ سے جو بقید حیات ہے ایک بیٹا مسمی
محمود اور ایک دختر مسماۃ صغرا ہین پس اس صورت
مین متروکہ زید کیونکر تقسیم ہو سواے اسکے زوجہ
اولے وثانیہ رقیہ وکلثوم کے بطن سے جو اولاد
زید کی ہے اوسکی شادی کتخدائی حیات زید
مین اور بعد وفات زید جایداد زید سے ہوئی
ہے بدون تقسیم متروکہ کے اب جو اولاد زید کی
بطن ہندہ زوجہ سومی سے ہے کہ وہ نابالغ ہین
واسطے صرف اونکی شادی کے بھی جایداد زید سے
بدون تقسیم ترکہ کے کچھ ملیگا یا نہ مفصل تصریح کر
ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ
متروکہ زید سے ثمن ہندہ کو اور ماتبقی اولاد کو للذکر

ورثہ اپنی اپنے حصہ سے دے سکتی
ہین وھو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان
شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص عادل وپیشنماز
ہو اوس سے کسیطرح سے عمداً گناہ کبیرہ ہو جاے
بعد اوسکے وہ اوس سے پشیمان ہو کر توبہ کرے تو بعد
توبہ وہ عادل ہے اور پیشنمازی کر سکتا ہے یا کچھ
مدت کے بعد عادل ہوتا ہے اور پیشنمازی کرے
اگر اوسیوقت بعد توبہ نہین ہوتا تو کتنی مدت
تک ہوگا جتنی مدت تک ہوتا ہو وہ سب مکتوب
فرمادیجیے بینوا توجروا

جواب بعد توبہ کے اتنی مدت گذرے
کہ ترک کا عادی ہو جانا معلوم ہو جاوے تو
عادل ہو جائیگا واللہ یعلم

سوال کیا ارشاد ہے اس باب مین کہ زینب
سے زید نے عقد کیا اور بابت ادائے زرمہر
کے یہ وعدہ کیا کہ ایک ثلث وقت طلب ادا کرونگا
اور تین حصہ زرمہر وقت فرصت دونگا بعد چندے
کے زید نے انتقال کیا پس کل زرمہر اپنا جایداد
شوہر اپنے سے زینب پا سکتی ہے یا نہین اور
اولاد زید از قسم ذکور واناث اور بھی ہین بینوا توجروا

جواب بعد وفات شوہر کے متروکہ سے

مین کہ ایک شخص متوفی [illegible] چھوڑ کر مر گیا
اور اوسکے ورثا مفصلۂ ذیل مین نقد تقسیم ہو گیا
اور اب مکان وزمین مزروعہ وغیر مزروعہ وباغ
وزیور وگھوڑے باقی ہین وہ مذہب امامیہ مین
کسطرح پر تقسیم ہوگا بینوا توجروا
لڑکا ۱ زوجہ ۱ بیٹیان ۴ منجملہ ان کے ایک دختر
زر نقد سے حصہ پاکر فوت ہو گئی

جواب صورت مرقومہ مین بعد ادائے دیون
مہر یہ وغیرہا متروکۂ متوفی سے ایک ثمن ازواج
کو بالسویہ ملیگا اور ما بقی اولاد کو للذکر مثل حظ الانثیین
منقسم ہوگا اور حصہ دختر متوفی کا بعد وفات
اوسکے ورثائے شرعی ملیگا اور زوجہ غیر ذات الولد
اراضی سے مطلقا اور آلات ابنیہ سے عینا لا قیمتہ
محروم ہوگی وہو العالم

سوال ما قولکم سجدہ واجبہ بلاوتکا اگر فورا نکیا ہو
اور پھر یاد آوے تو کیا کرنا چاہیے بینوا توجروا

جواب جسوقت یاد آوے سجدہ کرے وہو العالم

سوال ما قولکم اس سجدہ مین وضو وطہارت ثوب وبدن
شرط ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب شرط نہین ہے واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع
متین درین مسئلہ شخصی اثنا عشری مذہب بمرض فالج و

شدہ بوجہ فرض بحکم طبیب غسل ممنوع وبس
آنکہ بادست او مسترخی است تیمم ہم بیک [illegible]
کردن میتواند پس افعال حسنہ مثل مس [illegible]
یا قرأت آیات قرآنی خواہ بزبان راندن
اسمای حسنی یا اسمای حضرات معصومین بجا
کند ونماز چگونہ ادا نماید بینوا توجروا

جواب برای عبادات مشروطہ بطہارت تیمم [illegible]
نماید بانیطریق کہ مسح جبہہ ودست موف بدست صحیح

سوال شخصی اثنا عشری مذہب در ایام [illegible]
سرما فقط بخوف سردی کہ باستعمال آب اکثر بطرف
محسوس میشود استنجا [illegible]
طہارت بعد از بول چنان میکند کہ از پارچہ [illegible]
حریر مقام بول را خشک میکند ومیگوید کہ [illegible]
سرد تکلیف میدہد چہ زمستان است واز کلوخ [illegible]
در اثنا عشری مذہب درست وجائز نیست [illegible]
قول وفعلش صحیح وجائز ہست یا غلط بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ طہارت حاصل
نخواہد شد تا وقتیکہ از آب تطہیر نماید واگر آب
ضرر میکند از آب گرم طہارت کند وہو العالم

سوال بصورت عدم تیسر آب یا احتمال
نقصان برودت وغیرہ باستعمال آب

جواب بدون آب تطهیر آن نتواند شد وهو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم اگر غله گندم وغیره بهنودان

یا بزنان هنودان برای سائیدن داده شود

پس آرد سائیده هنود پاک است یا نجس و خوردنش

حلال خواهد بود یا حرام به موسم گرما احتمال میشود

که عرق جسم هنود شاید در آرد افتد بینوا توجروا

جواب تا تیقن نجاست حاصل شود پاک است

سوال در ظرف گلی که ماهی غیر فلس که بران فلس

نباشد پخته شود ظرف مذکور نجس خواهد شد یا نه و در آن

طعام دیگر پخته میتوان خورد یا نه بینوا توجروا

جواب نجس نخواهد شد لکن بعد شستن آن

که اجزای آن ماهی زایل شده باشد پختن

طعام دیگر جائز خواهد بود وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ظرف گلی که در ان

روغن زرد مس کرده هنود نهاده میشود یا در ظرف

طعامی که در ان روغن زرد مس کرده هنود

پزند پخته شود آن ظرف نجس خواهد بود یا نه و

نجس خواهد بود پس صورت پاک کردن چیست

جواب بعد ازاله دهنیت بطریق معهود

می نماید وهو العالم

سوال ... حکم است ...

قرآن خوانی میکنیم ... اکثر سورهای قرآن

میخوانند پس آب مذکور را بر زمین انداختن

جائز است یا نه بینوا توجروا

جواب این فعل خاص را بقصد عبادت عمل

نیارد و صرف آن آب در امر مباح تواند نمود

سوال اکثر در طعام فاتحه مومنین که از قسم

گوشت میباشد استخوان بعد قرأت سورهای

قرآن شریف بر زمین اندازند آیا استخوانها اول

از فاتحه از طعام علیحده باید ساخت یا بر زمین انداختن

استخوانهای مذکور مضائقه ندارد بینوا توجروا

جواب ظاهرا مضائقه ندارد وهو العالم

سوال نوافل لیلیه کی قضا طرفها دنکو اور نوافل نهاریه

کی قضا راتکو جائز هے یا نهین بینوا توجروا

جواب جائز هے والله تعلم

سوال نعلین عربی مین نماز جائز هے یا نهین بینوا توجروا

جواب اگر نجس اور جلد غیر ماکول اللحم سی نهو تو نماز اوسمین

سوال اگر در همسایه بتقریب شادی وغیره

غنا شود و آواز غنا بهمسایه رسد یا کسی همسایه

شغل غنا مثل ستار و طنبوره میکرده باشند

و آوازش بهمسایه رسد و دیگر مکان ندارد که آنرا

گذارد که آواز آن نرسد پس چه کند واز

تصویر عکس جسکو فوٹو گراف کہتے ہیں بنانا
اور سیکھنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اجتناب احوط ہے واللہ یعلم

سوال ما قولکم در جامع عباسی بسبت بابی مرقوم
است کہ گوسفند عقیقہ مثل طفل باید یعنی اگر فرزند
پسر باشد گوسفند نر و اگر دختر باشد مادہ و در دیگر
کتب ہا بعضی تجویز نر و بعضی تجویز مادہ از برائے
ہر دو کردہ اند آنچہ نزد جناب انسب باشد
ارقام فرمایند بینوا توجروا

جواب مماثلت در عقیقہ طفل در ذکورت
و انوثیت مستحب است و عکس ہم جائز واللہ یعلم

سوال آنچہ در کتب ہا مسطور است کہ چہار و یک
لحم عقیقہ بقابلہ بدہند پس اگر قابلہ کافرہ یا سنیہ
یا فوت شدہ باشد یا دو سہ دایہ یا بر وقت تولد
مولود مشترک باشند پس حکم آنہا چیست جواب
ہر یک شق مفصلاً ارشاد فرمایند بینوا توجروا

جواب اگر قابلہ مخالف مذہب باشد قیمت
آن گوشت باو دادہ حصہ اش بمومنے بدہند
و قوابل را در ہمان مقدار شریک
توان نمود واللہ یعلم

سوال شیر انسان نجس است یا نہ بینوا توجروا

گذاردہ بہ نماز عصر مشغول شد بعد اتمام نماز
شخصے کہ ناظر حالش باشد بگوید کہ نماز ظہر ناقص
و نگفتہ آن شخص مصلی ہم یقین بہ بطلان نماز ظہر
شود پس بعد اعادہ نماز ظہر اعادہ نماز عصر کہ
ہم لازم خواہد بود یا ہمان نماز عصر کہ سابق
شد صحیح خواہد ماند بینوا توجروا

جواب اکتفا بر اعادہ نماز ظہر میتوان کرد و ہو العالم

سوال اگر جامۂ قلیل النداوت نجس
بر جامۂ طاہر بگذارند آیا سرایان نمی
باعث نجاست آن جامۂ طاہر خواہد بود یا

جواب اگر نداوت متعدیہ باشد نجس خواہد

سوال سجدۂ تلاوت میں قبل یا بعد تکبیر
چاہیے یا نہیں بینوا توجروا

جواب قبل سجدے کے تکبیر کہنا جائز نہیں

سوال ما قولکم مدظلکم حصیر کہ کفاران تر
بست میسازند آیا از آفتاب پاک می
یا نہ و در صورت عدم طہارت اگر باران
سطح اعلاے او بریزد بمتابعت آن سطح
نیز پاک خواہد شد یا نہ بینوا توجروا

جواب پاک نخواہد شد و ہو العالم

سوال اگر کوئی قابلہ نہو تو جسکا عقیقہ ہے اسکا باپ

سوال کیا فرماتے علماے دین اس مسئلہ
مین کہ خفتن بہ شب عاشورہ جائز ہے یا نہین
جواب جاگنا نظر بنا سی مستحب ہے واللہ تعلم
سوال خفتن بروز عاشورہ جائز ہے یانہین بینوا توجروا
جواب ترک بہتر ہے واللہ تعلم
سوال ماقولکم حقہ کشیدن بروز عاشورہ قبل عصر
کے مخل امساک ہے اور جائز ہے یا نہین اور
امساک کس وقت سے کن کن چیزونسے کسوقت
کرنا چاہیے اور تعریف امساک کیا ہے بینوا توجروا
جواب ترک آب وطعام روز عاشورہ صبح
سے بعد عصر کے ایک ساعت تک مستحب ہے اور
ترک حقہ کا بہتر ہے اور یہی مراد امساک ہے واللہ تعلم
سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ خوردن بام مچھلی کہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک
حلال جسکو بام اور دوسری خورد جسکو بچ کہتی ہیں
ور دونومین فلس باریک مشہور غیر ماہی کے ہے
حلال ہے یا حرام بینوا توجروا
جواب اگر فلس رکھتی ہو اور ماہی مذکور منصوص ہو
تو حلال ہوگی واللہ تعلم
سوال مچھلی مردہ ماہی فروش کافر سے جو ملے حلال
ہے یا حرام بینوا توجروا

سوال ماقولکم مطلقہ تذکیۃ السمک زندہ نکلنا مچھلی
کا دریا سے مراد ہے یا غیر اوسکے بھی مثلاً مسلم خواہ کافر
مچھلی دریا خواہ تالاب سے شکار کرکے زندہ لاکر
ایک ظرف جسمین پانی قلیل مثل سبوچہ وغیرہ ہو زندہ
رکھے اور جب چاہین اوسی پانیسے مچھلی نکال لین تو
اس صورت مین وہ مچھلی مصور حلال ہوگی یا نہین
اور ان دونون صورتونمین کس پر اطلاق تذکیہ ہوسکتا
ہے اور اگر مچھلی اوس ظرف پانیمین مرجاوے تو حلال
ہے یا نہین اور بطریق مذکور بالا آب کثیر مثلاً حوض خواہ
چاہ کہ جسمین پانی زائد از کُر ہو چھوڑ دیوے اور پھر
نکال لیوے تو تذکیہ اوسکا پہلے نکالنے دریا سے یا منہ
آخر اوس پانی سے مراد ہے بینوا توجروا
جواب تذکیہ سمک اخراج اوسکا پانی سے ہے اور
اگر پانی کے اندر مرجاوے تو حلال نہوگی اگرچہ وہ
پانی کسی ظرف مین ہو ہان اگر ایسا پانی قلیل ہو کہ عرفاً
یہ نہ کہین کہ پانی مین ہے تو کچھ اعتبار نہوگا واللہ تعلم
سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس باب
مین کہ طہارت ثوب نجس اسطور سے کہ بعد ازالہ
عین نجاست کے صابون وغیرہ سے پارچہ کو ہاتہ
مین لیکر اوسپر لوٹی سے پانی ڈالے اور تین دفعہ نچوڑ
دیوے تو اس صورت سے پارچہ طاہر ہوسکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

تو اچھا اور افضل ہوگا واللہ اعلم

سوال پارچہ نجس کو بعد غسل اگر بدست خود طہارت دیوے تو غسل صحیح رہیگا یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر وقت غسل پارچہ نجس نہیں پہنے تھا تو غسل صحیح ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ بعد تکمیل غسل واجب کے پارچہ منجسہ جسمین عین نجاست موجود ہو چھوئے یا اوٹھالے تو غسل کی تکرار کرے اوسوقت کیا نیت کرے یا غسل صحیح رہیگا یا غسل عضو خاص جس سے مس کیا کرے بینوا توجروا

جواب غسل دوبارہ اگرنیکی ضرورت نہیں ہے لیکن جو عضو

سوال حالت جنابت مین خط بنوانا اور ناخن کٹوانا اور نورہ لگانا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ زید از مدت ہفدہ ماہ بعارضہ دق و سل مبتلا است و عارضہ مذکور داخل مرض الموت است حالا سندہ یعنی زوجہ خود را باوصف حاملہ شدن و بدون ادائے مہر و خلاف مرضی ہندہ باوجود بجا آوری اطاعت و خدمت گذاری ہمچنین صرف بدین خیال کہ ہندہ از ترکہ

خواہد یافت یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر زید در زمان عدہ رجعیہ یا در عدت یکسال یا بیشتر بشرطیکہ طلاق بائن واقع شود در عرض انمدت شفا ہم نیافتہ باشد و زن شوہر باشد مطلقہ وارث خواہد شد واللہ اعلم

سوال یا قوم لکم بد ظلم مسماۃ زینب کہ از زمانہ بلوغ تا انتقال لاولد تھی دو پسر از متحد البطن ایک بھائی اور ایک بہن مختلف البطن اور ایک اپنے شوہر کا سمی زید تخمینا عمر ۱۴ سال و مسماۃ ہندہ یادر زید تخمینا ۳ سال کو چھوڑکر ۱۲۶۹ ہجری مین کیا ہندہ مذکورہ ماتہ ابن طہارے کہ ۱۲۶۲ ہجری زینب متوفی نے مجکو اپنی فرزندی مین لیکر ۱۲ مین عقد میرا ساتھ زید پسر شوہر اپنے کے کیا بعد چند سال شوہر میرا اور شوہر زینب دونوں انتقال کیا اور ۱۲ ہ مین بعوض ایک انگشتری الماس گران قیمت کے کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ اپنی زینب اور اوسکے شوہر نے مجکو ہبہ کر دی اقرار ہبہ نامہ اس اقرار سے لکھدیا تھا کہ ہر وقت جب تراضی چاہے گا جائداد موہوبہ پر قبضہ کرے مدعی نصف جائداد زینب بموجب تحریر ہبہ نامہ و مدعی نصف جائداد زینب بدعوے وراثت

ے یا دونون دعوے ناجائز ونادرست ہین بینوا

جواب صورت مرقومہ مین جائداد زینب پر

موہوب لہانے اگر قبضہ نہین پایا تو یہ ہبہ نافذ

نہوگی اور من حیث الارث بہی جائداد زینب مین

ہندہ کو دعوے نہین ہوسکتا وہو العالم

سوال چہ می فرمایند علماے دین اندرین مسئلہ

...رافضہ اثنا عشریہ عقد دختر نابالغہ خود بزید نمود بعدہ

...ثابت شدہ کہ زید از اہل سنت وجماعت است وشان

مرد انگی ہم ندارد یعنی عنین است در زمانہ صبیہ مذکورہ از

...بلوغ متجاوز گشتہ واز زید صورت زفاف بظہور

...رسیدہ پس درینصورت صبیہ منعقدہ بدون طلاق

...از دیگر عقد بستوانکرد یا نہ باینکہ صبیہ مذکورہ بالغہ باشد چہ

...حکم است بینوا توجروا

جواب اگر عقد فضولی واقع شدہ باشد صبیہ را

اختیار است کہ بعد بلوغ ورشد فوراً فسخ نماید واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم کہ زوجہ کافر کہ باخفاے

...کفر با شوہر خود مسلمان شدہ واز شوہر خود مفارقت

...ہم نمودہ تصرف آن زن بر مرد دیگر جائز است یا نہ

جواب در صورت مرقومہ اجتناب لازم است

سوال ما قولکم مدظلکم کہ زید زوجہ خود را غلطی

نوشتہ حوالہ نمود وگفت کہ ترا سہ طلاق دادم واز

...یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر چہ در شیعہ مذہب بے صیغہ طلاق بدون خواندن

صیغہ وتحقیق شرائط آن صحیح نخواہد بود واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم ہندہ قوم ہنود نے مرد مسلم

کے آگے اقرار کیا کہ مین مسلم ہون اور ایک دو مسلمانون

نے گواہی بہی دی کہ ہمنے اسکو مرد مسلم کے ساتہ شریک

اکل وشرب دیکہا ہے مگر بنظر مصلحت وحصول حقوق

بظاہر ہنود ظاہر کرتی ہے گو اہل برادری نے بہی

اوسکو مسلم قرار دیکر علٰحدہ کر دیا ہے پس شیر ور وغن زرد

یا دیگر اشیا ہندہ سے لیکر کہانا درست ہے یا نہین

جواب اگر مراسم کفار ترک کر دیے ہین اور معتقد

عقائد حقہ کی ہے تو وہ مسلمہ ہے حکم اسلام جاری ہوگا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس باب مین

کہ زید نے سماۃ ہندہ کو واسطے کہانا پکانے کے اور

حقہ بہرنے کے ملازم کیا اور یہ بہی شرط کی کہ وقت

ضرورت پاؤن بہی دبانے ہونگے شوہر ہندہ نے ان

تمام شرائط کو قبول کیا اب اگر زید بلا کسی نیت فاسد

کے ہندہ سے پیر دلوائے تو جائز ہے یا نہین

جواب نامحرم سے ایسی خدمات کے لینے

مین اجتناب کرنا چاہیے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم سماۃ زبیدہ زوجہ بکر نے

ساتہ عزیزا کے رشتہ ہمشیرہ کا قائم کیا اور عزیزا

جواب جائز نہین ہے واللہ تعلم

سوال ماقولکم مدظلکم جسطرح صیغۂ اخوت ساتھ
مرد مومن کے مومن پڑہ سکتا ہے اوسیطرح مرد
مومن ساتھ مومنہ کے بہ نیت خلوص صیغۂ اخوت
پڑہ سکتا ہے یا نہین اور جب بہ نیت خالص کسی
مومنہ کو ہمشیرہ قرار دے تو اوس ہمشیرۂ مفروضہ کا
روبرو آنا بہائی مفروض کے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب سامنے ہونا جائز نہین ہے واللہ تعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ ایک عورت نے ایک شخص سے فعل حرام کرکے
بعد اوسکے نکاح کیا پس وہ عقد از روے شریعت
کے جائز ہے یا نہین اور بعد عقد جو نطفہ قرار پائی
وہ حلالی ہے یا حرامی اور بعد ولادت اوس نطفہ
کے اوس عورت سے عقد کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ عورت عقد یا عدۂ غیر مین نتھی
تو نکاح اوس سے جائز ہوگا اور جب اولاد کا
استقرار نطفہ وطی حلال سے ہوا ہے وہ حلال زادہ
ہوگی واللہ تعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ زید لاولد ایک برادر مع فرزند اور ایک برادر
دیگر لاولد اور ایک برادرزادی محجوب رکہتا ہے و

بعد وفات زید اوسکی کل مال پر جاری ہوگی یا نہین

جواب اگر ورثہ اجازت دین تو کل مین
جاری ہوگی والا ثلث مین واللہ تعلم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ ایک مورث نے جائداد
اور ایک لڑکی اور ایک زوجہ چہوڑ کر وفات پائی
املاک متوفے پر زوجہ نے بعوض دین مہر قبضہ کیا
اور انفاذ اوسکے قبض و دخل کا بہی ہوگیا اور
اسکے چند دائنونکا دین اور بہی اوس جائداد پر
مورث باقی ہے پس ایسی حالتین نسبت اوس
جائداد کے جس پر قبضۂ زوجہ بوجہ دین مہر کے ہے
اور جسپر مواخذ دین دائنان موروثی کا ہے
از ادائے دین مہر و دین دائنان کے اجرائی
ہوسکتی ہے یا نہین اور زوجہ اون سب جائداد
تا ادائے دین مہر اپنے قبضہ رکہنے کی مستحق ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب متروکہ متوفے سے سب قرضخواہونکو بحصہ
مہر ہے اوسمین شامل ہے رسدی ملیگا اور ادائے
دیون مقدم میراث پر ہوگا واللہ تعلم

سوال ماقولکم مدظلکم اگر ماموم در اثنائے نماز
رسد و نداند کہ کدام شخص پیشنماز ہست و نماز عقب
او بخواند باین نیت کہ نماز میخوانم عقب این امام
پس نماز او صحیح خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

اگر فوراً سجدہ واجبہ تلاوت کی عمداً نکرے تو گنہگار ہوگا یا نہیں

جواب عمداً تاخیر کرنیمین آثم ہوگا واللہ یعلم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرینمسئلہ کہ در
رکعات اواخر مغرب و عشاء و عصر تسبیحات اربعہ کہ خواندہ
میشود فقط سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر است
یا استغفر اللہ ہم بآن بگوید و بہر تقدیر چند بار بگوید بینوا توجروا

جواب در تسبیحات اربعہ استغفر اللہ داخل نیست

سوال ما قولکم مد ظلکم در نماز جماعت اگر کسی عمداً
ذکر رکوع یا سجود ترک کند نماز صحیح خواہد بود
یا نہ بینوا توجروا

جواب ترک اذکار واجبہ عمداً نمینوان کرد وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم تصرف در مال جد و پدر
بدون اجازت ایشان نظر بآنکہ اگر مطلع خواہند شد
معاف خواہند نمود یا خلاف مزاج ایشان نخواہد افتاد
بلکہ مال خود برائے اولاد جمع کردہ اند و در امورات
ایشان صرف میکنند جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب بغیر اجازت صریحہ تصرف نباید کرد
احتیاطاً وہو العالم

سوال ما قولکم کہ ریم سوزاک طاہر است یا نجس و صاحب
سوزاک از ان جامہ کہ این ریم با نجامہ ملوث شود نماز میتواند

گر زمان صف ثانی یا ثالث را مسلا در نیت انتظار بعد
نیت صف اول واجب است یا سنت بینوا توجروا

جواب اگر بعد سفرط از امام بسبب جہلوت
غیر ماموبین لازم آید البتہ محل اشکال خواہد بود وہو العالم

جواب ما قولکم اگر غیر مالک نے مال از خود بیع فضولاً واقع کی
اور صیغہ بیع و شراء کا بر پاہوا اور پہر مالک اجازت دی
دیوے تو آیا دوبارہ صیغہ پڑہنے کی حاجت ہوگی
یا عقد اول کافی ہوگا بینوا توجروا

جواب دوبارہ صیغہ پڑہنے کی ضرورت
نہیں ہے بنابر مشہور کے وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمائے دین اندرینمسئلہ کہ
ماموبین را در نماز ہائے جہریہ اخفات واجب است
یا سنت بینوا توجروا

جواب ماموبین را در نماز جہریہ میباید کہ ترک قرأت
نمودہ سماع قرأت امام نمایند وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین
کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور ہنوز مدت عدہ
کی تمام نہوئے تہے کہ عمر نے زوجہ زید کے ساتہ وطی کی
تو اس حالت مین عمر سے زنائے محصنہ واقع ہوا
یا غیر محصنہ اور کسیطرح سے مدت عدہ کم ہی ہوسکتی ہے یا
نہین اور اس گناہ کا کفارہ کیا ہے بینوا توجروا

نہی کا بعد دہونے صابون کے بہی زائل نہو آیا
وہ جامہ نجس ہے یا نہین اور صورت نجاست مین اگر
کسی شخص کا دہبہ منی کا دہونیسے صابون وغیرہ سے بہی
دفع نہوتا ہو واسطے اوس شخص کے کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب بدون زوال عین نجاست کے وہ
کپڑا پاک نہوگا اور اگر عین نجاست بعد المبالغۃ فی الازالۃ
باقی نرہے تو پاک ہے اگرچہ دہبہ خوب زائل نہو
لیکن احتیاط بہتر ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم جو شخص کہ اپنی زوجہ کو جو بر[?]
دے اور صیغہ طلاق بہ سبب جہل مسئلہ کے وقوع مین
نہ آیا وہ عورت بعد گذرنے ایام عدہ کے نکاح
دوسرا کر سکتی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب تا وقتیکہ طلاق بہ نہج شرعی واقع نہو نکاح
دوسرے شخص کو اوس سے جائز نہوگا واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم خرزہ [?] بہ ماہی و گوسفند
بہی ہوتا ہے یا فقط مغز گوسفند و گاو وغیرہ مین مفصلا
ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب ماہی اور اور طیور مین دیکہا نہین واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم اگر کوئی چیز غیر کی زید نے بدون اوسکی
اجازت بیع ڈالی ہو اور مشتری وسکو تصرف او قبضہ

جواب مشتری کو دینا اوس کا
واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
کہ بیع خیار کی تصریح فرمائیے کہ کسکو کہتے ہین اور
کیا شرط ہے بینوا توجروا

جواب بیع کسی چیز کی فی الحال کیجاوے
اور اختیار فسخ بائع یا مشتری کے لیے معین
ہو جاوے تو اسے بیع خیار کہتے ہین واللہ اعلم

سوال ما قولکم جو کلا کہ برنگ کاسنی یا زرد
مائل ہو اوسکا کہانا درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر علامات حلت ہون اور بمنصوص الحرمت
نہو تو حلال ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ مینا چار قسم کی ہوتی ہین ادنمین سے کونسا
کون حلال ہین اور کون کون ناجائز بینوا توجروا

جواب جسمین علامات حلت ہو مانند سنگ پشت
و بوٹے وغیرہ کے تو حلال ہے وہو العالم

سوال ما قولکم جو شخص کہ مسئلہ تعر صوم و صلوم
ماہ صیام مین صحبت اور تکرار خلاف مسئلہ اپنی
بر وری کی لئے کرے وہ گنہگار ہو سکتا ہے یا نہین

ہین کہ زید کی دو شادیان ہوئین اول زوجہ کا
اکاون ہزار روپیہ مہر تھا وہ ایک دختر چھوڑ کر
مر گئی اوسوقت زید خود محتاج تھا کچھ جائداد نہ تھی
خواہ ذاتی نہتی بعد گذرنے بیس بائیس برس کی
اوزید نے شادی دوسری کی اکاون ہزار روپیہ
مہر مطابق خاندان کے قرار پایا اوس سے ایک
پسر بارہ برس کا ہوکے مر گیا اور زید نے جائداد
موروثی پایا بخوف خدا اور رسول بسبب ہونے
زر مہر کثیر کے کل متروکہ سپرد زوجۂ ثانی بعوض مہر
کے قبض و دخل کرا دیا کہ تا ہنوز قابض و دخیل ہے
اور زید خود مر گیا اور دختر زوجۂ اولے ایک پسر
اور دو دختر صغیر سن چھوڑ کر روبروے زید مر گئی
شوہر دختر متوفی دعویدار حق دختری کل متروکہ
کو رہین بلا ادائے زر مہر زوجۂ ثانی ہے پس
بلا ادائے زر مہر بحکم خدا اور رسول پا سکتا ہے یا نہین
جواب اگر ہبہ و اقباض تمام متروکہ بزوجۂ ثانیہ
ثابت ہوجاوے تو دعوے ورثہ زوجۂ اولے کو
نہ پہونچیگا والا سہ ربع مہر زوجۂ اولے او
مہر زوجۂ ثانیہ مقدما علی الارث متروکہ سے
دیا جاوے گا وہو العالم
سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان

صاحبزادی بی بی و برادر حقیقی
اور پانچ بھتیجیان یعنی دختران امام علی کو وارث اپنا چھوڑا
اور قضا کی اوسوقت صاحبزادی بی بی زوجہ نیاز علی
متوفی ترکہ شوہر پر قابض ہوئی و وارثان مذکورہ بالا
نے کچھ دعوے بابت متروکہ متوفی کے نہین کیا
پچیس برس تک صاحبزادی قابض رہی بعدہ
امام علی نے انتقال کیا اور پانچ بیٹیان اپنی یعنی مسماۃ
اشرفن و اطہرن و عباسی بی بی و محمدی بی بی و سید النسا
اور اپنی زوجہ بتول بی بی اور بھاوج اپنی صاحبزادی
کو وارث چھوڑا اور مسماۃ بتول نے ترکہ
شوہر پر قابض ہوئی بقیہ وارثون نے کچھ دعوی نہین
کیا بیس برس قابض رہی بعدہ عباسی دختر بتول
بی بی نے مسمی فضل حسین و محمد کریم پسران و رقیہ بی بی
و محمدی بی بی دختران اپنی کو چھوڑ کر قضا کی بعدہ صاحبزادی
بی بی نے مسماۃ بتول بی بی و اشرفن و اطہرن و محمدی و
سید النسا و فضل حسین وغیرہ پسران عباسی بی بی
متوفی کو چھوڑ کر قضا کی اور اوس ترکہ پر بھی یعنی
ترکہ نیاز علی پر بھی بتول بی بی قابض ہوئی بعد ازان
مسماۃ بتول بی بی نے چار دختران اپنی مسمیات اشرفن و
و اطہرن وغیرہ و فضل حسین وغیرہ وارثان عباسی
بی بی متوفی کو چھوڑ کر قضا کی اسصورت مین کسقدر
ترکہ بتول بی بی سے مسماتان اشرفن بی بی وغیرہا کو پہونچا

سوال صورت مرقومہ مین اگر متروکہ نیاز علی
کا مستغرق بمہر زوجہ تھا تو تمام متروکہ بعوض دین مہر
کے اوس کی زوجہ کو پہونچے گا اور زوجہ کا اگر
کوئی وارث شرعی نہیں ہے تو وہ مال بعد اوسکے امام علیہ السلام کیطرف
منتقل ہوگا اور اگر مہر ذمہ شوہر پر نتھا تو متروکہ اوسکا
ربع زوجہ کو پہونچکر امام علیہ السلام کو پہونچیگا اور
تین ربع اوسکی بھائی امام علی کو ملیگا اور اسیطرح
امام علی کا متروکہ اگر بمقابلہ عوض مہر زوجہ مین مستغرق
ہوا تو بعد انتقال اوسکی زوجہ بتول بی بی کے
چارون لڑکونکو برابر ملیگا اور جو لڑکی کہ سامنے بتول
بی بی کے قضا کر گئی اولاد اوسکی محروم ہوگی اور
اگر امام علی مشغول الذمہ بمہر نتھا تو متروکہ سے اوسکے
آٹھوان حصہ بتول بی بی کو ملیگا اور رباقی پانچون
بیٹیونکو علی السویہ برابر ملیگا اور حصہ عباسی سے
چھٹا حصہ اوسکی مان بتول بی بی کیطرف منتقل ہوگا
اور باقی فضل حسین وغیرہ اولاد کو اوسکی للذکر
مثل حظ الانثیین ملیگا اور جو کچھ زوجہ امام علی کو
متروکہ شوہر سے یا حصہ دختر متوفات سے پہونچا
وہ بعد اوسکی انتقال کے اون چارون بیٹونکو
ملیگا جو بعد اوسکی زندہ رہین ہین واللہ یعلم

جواب اگر آفتاب اوسکو خشک کردے
ہوجائیگی وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم ایک شخص تخت
پڑہتا ہے اور وہ تخت بسبب نشیب و فراز
پایونکے ہر بار قیام و قعود مین متحرک ہوتا
آیا نماز ایسے تخت پر پڑہنا صحیح ہے یا نہین

جواب اگر بعد جنبش خفیف کے استقرار
جاتا ہے تو کچھ قباحت نہین واللہ یعلم

سوال ما قولکم کتاب اعمال الصالحین مین مرقوم
ہے کہ پیش از نماز جمعہ کے سفر کرنا مکروہ ہے
حدیث وارد ہے کہ جو کوئی سفر کرے قبل نماز جمعہ
تو ندا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ نہ پہیرے تجکو
اب ارشاد ہو کہ جہان نماز جمعہ و جماعت ہوتی ہے
سفر کا اوسین شہر و قصبے متعلق ہے یا عموماً
مین قبل نماز جمعہ سفر مکروہ ہے بینوا توجروا

جواب ظاہرا یہی ہے کہ اگر نماز جمعہ ہو
تو انتظار نہو اور اگر انتظار کرے تو بہتر ہوگا

سوال ما قولکم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
مین وارد ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ
سبیلہا الی النار یعنی بدعت کے تفصیل تمام

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ
کہ من بکی علے الحسین او ابکی او تباکی
[وج]بت لہ الجنۃ یہ لفظ من خاص ہے واسطے مومنین
یا عام ہے واسطے ہر ذوی العقول کے اگر عام ہے
[تو] خلاف ضروریات دین کے ہوتا ہے اور اگر خاص
واسطے مومن کے ہے تو مومن فاسق بی عذاب
کے کیونکر داخل جنت ہوگا اور احادیث کہ جو
معصیت کے عقاب مین داخل ہین اوسکے خلاف
[ہ]وتا ہے یا یہ کہ اس گریہ کے آگے کسی معصیت کی
حقیقت باقی نہین رہتی اور اگر بعد عذاب کے
مومن فاسق پر جنت واجب ہوگی تو پھر گریہ
امام حسین علیہ السلام پر کیا موقوف ہے مومن
فاسق بسبب اپنے عقائد اصول بعد سزا پانی گنا[ہ]
کے داخل جنت ہوگا مفصل جواب اسکا تحریر
فرمائیے بینوا توجروا۔

جواب حدیث مذکور سے بر تقدیر ثبوت صحت
لزوم جنت فی الجملہ واسطے صاحب اس عمل کے
ظاہر ہوتا ہے لیکن نص صریح اس امر مین نہین ہے
کہ بعد تعذیب اور بدون مواخذہ سیئات داخل
ہوگا اگرچہ ایک احتمال یہ بھی حدیث مذکور مین ہوتا
ہے اور مؤید اس احتمال کا غفر اللہ لہ ذنوبہ ولو

حسنات کفارۂ صغائر فقط ہوتے ہین اور یہ مذہب
اکثر کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کفارۂ کبائر بھی ہوتے
ہین پھر کیف حصول جنت عوض ہین اس عمل خیر کے
ہوگا خواہ کفارۂ کبائر اوسکو قرار دین یا صغائر کا جیسے
عوض ایمان مین جنت ملیگی ور اعمال کثیرہ پر استحقاق جنات
متعددہ یا درجات متعددہ جنت بلکہ عمل واحد کے عوض مین
درجات یا جنات متعددہ کا ملنا مستبعد نہین ہے جیسا
کہ آیہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان سے ظاہر ہے
اور کفار کو ایسے اعمال سے خیر تخفیف کچھ حاصل نہوگا واللہ العالم

سوال کیا ارشاد ہے بیچ اس مسئلہ کے کہ شفاعت
حضرت رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ ہدی ع
خصوصا جناب امام حسین علیہ السلام کی روز قیامت کو
واسطے گناہگاران مومنین کے ہے یا واسطے صالحین
مومنین کے تو صالحین کو حاجت شفاعت کی کیا ہے
وہی عمل خیر اونکے برات نار کے لیے بس ہین اور اگر
مومنین فاسق بعد سزا پانی کے شفاعت کیا جائیگا تو
اس شفاعت سے تو افضلیت استغفار کو معلوم ہوتی ہے
کہ بعد توبہ کے بموجب حدیث پھر گناہ باقی نہین رہتا
جب گناہ ہی باقی نرہا تو پھر دخل نار کیسا احادیث جو گریہ امام حسین ع
کی فضیلت مین ہین اونکی فضیلت کیا باقی رہتی ہے بینوا توجروا

جواب وعیدیہ کے نزدیک منفعت شفاعت زیادتی

اس امر پر ہے کہ توبہ مقبول حیات مین واقع ہے اور شفاعت
اوسوقت کام آتی ہے کہ ہاتھ اوسکا تدارک سے جب کوتاہ ہو
جاوے اور توبہ مؤثر نہین ہوسکتی اور ایمان اگرچہ سبب
استحقاق جنت ہے لیکن معاصی موانع اوسکی رفع جزا
ہونگی اور شفاعت باعث رفع ان موانع کی ہوگی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ
چار انگشت کی سنجاب حریر محض کے لگا کر نماز پڑھنا جائز
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ مسماۃ بی بی لنسا بنت سید غلام اشرف مرحوم کی دو بیٹیان
تہین منت بی بی اور زینت بی بی اوسمین آپ بی بی منت نے
روبرو مان باپ کے انتقال کیا بعد چند عرصے کے لنسا بی بی
نے حملہ ترکہ پدری اور شوہری کہ جو بالعوض دین مہر کے
قابض و متصرف ہوئی تہین نصف اپنے مصارف
کے واسطے رکہا اور نصف بالسویہ سلامت علی اور
امداد علی پسران منت بی بی و غلام نجف و نجف علی و نصرت
علی و سلام اللہ پسران بی بی زینت کو لکہدیا و تحریر نامہ ہبہ
و تملیک نامہ بکمل مہر و دستخط قابض کر دیا اسصورت مین بسبب
وفات منت بی بی روبروے والدین اولاد اونکی
محجوب المیراث قرار دیجاینگی یا نہین

ہو سکتی بینوا توجروا

جواب اگر ہبہ مع الاقباض ثابت ہوجاے
او سنے ہبہ کیا ہے اوسقدر مال مختص موہوب لہ
ہوگا اور باقی بیٹی کو پہونچیگا وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین
کنند چبوترہ تعزیہ براے تیاری مکان خود یا
بہ نیت بناے آن بجاے دیگر ہرگاہ معلوم نباشد کہ
آن چبوترہ وقف کردہ بزرگانست جائز ہست یا نہ بینوا

جواب اگر عرفا مخالف احترام باشد اجتناب احوط

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
کہ زید نے ایک کنیز اور ایک غلام بحالت کفر خرید کیے
بعد قبول کرانے اسلام کے دونون کا عقد باہم کر
اب زید نے قضا کی اور وارث شرعی یعنی ایک بیٹا
اب منجملہ اور میراث کے یہ لونڈی اور غلام بہی
بیچ سکتے ہین یا وہ خود اپنے فعل کے مختار ہین بینوا

جواب اگر ملک شرعی ہین تو وہ بہی متروکہ مین داخل ہین

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ نیت غسل جنابت و جماع
ہی طرح پر ہے یا کچہ فرق ہے اگر کچہ فرق ہے تو کیا اور نہین
کیا مفصلا ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب دونومین نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
مین جنابت کا قربۃ الی اللہ واللہ اعلم

چہوڑ کر انتقال کیا پس بعد ادا دین منقولہ وغیر منقولہ زید متوفی

کی ان ورثاے مذکور پر کسطور پر تقسیم ہوگی اور قسم شاک

اسب اور اصلحہ وکتب وغیرہ سے اولاد اکبر کو کیا از روے شرع

شریف کے ملیگا بینوا توجروا۔

جواب ثمن متروکہ زید سے دونون زوجہ کو ملیگا

اور باقی جائداد اولاد زید پر للذکر مثل حظ الانثیین

تقسیم ہوگی اور زن وجہ لاولد ہوگی وہ ارض سے

عیناً وقیمۃً اور آلات ابنیہ سے عیناً لا قیمۃً محروم ہوگی

اور انگشتر ومصحف ولباس ولد اکبر کو حبوہ مین ملیگا

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

مین کہ زید کا قول ہے کہ نکاح وہ شخص پڑہ سکتا ہے

جو مجتہد ہو یا اجازت امامت اوس کو مجتہد سے

حاصل ہوا ہو آیا یہ قول اوس کا صحیح ہے یا نہین بینوا

جواب مجتہد ہونا ایقاع عقد مین شرط نہین ہے

جو شخص ایجاب وقبول کو جانتا ہو اور بقصد انشا

ایجاب اور بقصد قبول صیغۂ قبول پڑہے اور باقی

شرائط معتبرہ صیغہ کے مراعات رکہے تو نکاح صحیح

ہو جائیگا واللہ یعلم

سوال ما قولکم اگر پہلے غسل جنابت کے اجزای روغن دار

مالش جمیع اعضا پر کرے بعدہ غسل کرے بینوا توجروا

جواب دہنیت چھڑا کے غسل کرے واللہ یعلم

... یا برادر عمر کو کہ وہ وارث

اوسکے ہین قرضہ ادا کرنے تا دین جمع سے بری الذمہ ہو

اسمقدمہ مین جیسا ارشاد ہو ویسا کیا جاے بینوا توجروا

جواب اوسکی ورثۂ شرعی کو ندر قرضہ دینا چاہیے

اور بیٹی کے ہوتے ہوے بہائی وارث نہوگا واللہ یعلم

سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ مین کہ آنکہین

بند کر کے نماز پڑہنا درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مکروہ ہے وہو العالم

سوال ما قولکم متظلکم اولاد کنیز را ورثہ چگونہ

تقسیم کردہ شود بینوا توجروا

جواب مثل دیگر اولاد وہو العالم

سوال ما قولکم متظلکم ایک سید اثنا عشریہ مرجاوے

اور جو شہر مین اثنا عشری ہین باوجود اطلاع کے اوسکی

تجہیز وتکفین ونماز مین شریک نہون تو اونکو موجب حدیث شریف

کی حکم کیا ہے بینوا توجروا

جواب واجبات کفایہ دفن وغیرہ کو اگر سب ترک

کرینگے تو گنہکار ہونگے واللہ یعلم

سوال ما قولکم متظلکم سفید کپڑے پاکیزہ پر نماز

درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب غیر محل استثنا مین سجدہ کپڑے پر درست

نہین ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

ولا سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نکرنا چاہیے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا

اوسکا ختنہ بخوبی کیا ہوا ہے دوبارہ ختنہ نہو تو کیونکر

ہوا سکے لیے کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب اگر مختون ہے تو کچھ ضرورت ختنہ کرنیکی نہین واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم اگر ہندو کاریگر کے ہاتھ سے

انگوٹھی بنوا کر موسن او سے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے

یا ہاتھ مین رکھہ سکتا ہے بینوا توجروا

جواب بعد تطہیر سطح ظاہری پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط

ترک مین ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم نماز یکہ از مادر فوت شدہ

باشد آیا بر پسر بزرگ تر واجب میشود یا نہ بینوا توجروا

جواب نماز مادر بر پسر واجب نیست واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین

کہ زوجہ لاولد ترکہ منقولہ او غیر منقولہ شوہر اپنے سے

حصہ پا سکتی ہے یا نہین اور اگر پا سکتی ہے تو

کسقدر پا سکتی ہے بینوا توجروا

جواب اگر اولاد شوہر کی نہو تو زوجہ کو اوسکے

متروکہ سے ربع والا ثمن ملیگا او غیر ذات الولد

زمین سے عیناً قیمۃ اور اشجار اور آلات ابنیہ سے

را وضو دادہ باشند آیا بعد از غسل کافور وضو دادن

ہم لازم است یا نہ بینوا توجروا

جواب وضو دادن بمیت اختلافیست بعضی قائل

بوجوب گردیدہ اند و بعضی قائل باستحباب و بعضی

منع کردہ اند و احتیاط در ترک آنست واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم زن متوفی بعد انتقال شوہر

خود متولی مال متروکہ پسران نابالغ کہ از بطن او

خواہد شد یا شخص امین خواہد گردید بینوا توجروا

جواب تولیت مال نابالغ متعلق بحاکم شرع

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ

کہ زید نے ہندہ سے بلا نکاح او رمتعہ کے صحبت

کی اور ہندہ کسیقدر زید سے قرابت رکھتی

بعد چند روز کے اونکے وارثون نے بہ اظہار

بسبب اپنی رسوائی کے زید سے نکاح کرا دیا

اسصورت مین نکاح شرعاً جائز ہے یا نہین

جواب اگر قرابت مانع نکاح نہو تو نکاح کر سکتے

سوال ما قولکم مدظلکم اگر کوئی شخص اپنی بیوی

غصہ کے سبب ہلاک کر ڈالے خواہ زہر خورانے

سے تو آیا نجات اوسکی ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر حالت اختیار مین اپنے تئین

ہلاک کیا ہے تو عند اللہ مجرم ہوگا او میت

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ سانپ کے پوست خواہ ہڈی کا حیلہ بنا کر ہاتہ مین پہنتا
مانع و مخل نماز ہے یا نہین اور بعد نماز کے جائز ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب نماز مین نہین جائز ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم زید نے ہندہ سے بارہ برس کے
سن مین نکاح دائمی بمہر چودہ ہزار روپیہ پر کیا اور بعد
نکاح کے دوسرے شہر مین جاکر اوسنے مسماۃ زینب سے
نکاح کیا ہندہ نے بارہ برس تک راہ دیکھی اب اگر عزیز
ہندہ کے زید اور ہندہ کو طلاق پر راضی کرین تو ہندہ کو
کسقدر مہر سے ملنا چاہیے لہذا امیدوار ہون کہ جو حکم
والا کے نزدیک ہو ارشاد ترقیم فرمایے بینوا توجروا

جواب اگر وطی واقع ہوئی ہے تو کل مہر دینا ہوگا
والا بعد طلاق نصف مہر ذمہ شوہر لازم ہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم شتر و گاو و گوسفند واسطے
قربانی کی بنظر اس بات کے کہ شاید ماہ ذیحجہ مین بہت
گران یا بیشتر ہون تو بسبب کثرت خریداران
گران و دستیاب ہون تو ان دونون صور تو مین
جانوران قربانی ماہ شوال مین یا ذیقعدہ مین خرید
کرکے قربانی کر سکتے ہین بینوا توجروا

جواب خرید کرنا پیشتر سے مضائقہ نہین ہے

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ
زید دو زوجہ داشت زینب و ہندہ زینب منکوحہ بود
معلوم نیست کہ ہندہ منکوحہ بود یا ممتوعہ ہندہ یک
پسر مسمی بکر پیش خود گذاشت فوت شد و بعدہ زینب
لاولد یک برادر حقیقی مسمی خالد پیش خود گذاشت قضا
نمود و بعدہ زید انتقال کرد آیا مال زید از روے
شرع شریف خالد در مہر زینب چہ قدر خواہد یافت و بکر چہ
قدر خواہد یافت امیدوارم کہ جواب بزبان اردو عنایت شود

جواب صورت مرقومہ مین بعد ادا کرنے تین ربع مہر
زینب اور تقدیم جملہ امور مقدمہ علی الارث کے جو کچہ

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ
مومنانے کہ در رجعت زندہ خواہند شد آیا باز ذائقہ
موت از شہادت یا مرض مثل اول خواہند چشید بینوا توجروا

جواب خواہند چشید واللہ اعلم

سوال ما قولکم مد ظلکم اگر در پیشانی یا کف دست
دنبلی باشد کہ خونش منقطع نشود و وقت نماز تنگ
باشد پس وضو یا تیمم بچہ طور کنند و نماز چگونہ بگذارند بینوا توجروا

جواب مواضعیکہ از اعضاے تیمم یا وضو سالم یا
محفوظ از نجاست باشند مسح آن لازم خواہد شد والا
ساقط لکن عمل جبیرہ ممکن باشد و استعمال آب توان نمود
وضو بطریق جبیرہ لازم خواہد شد واللہ اعلم

سوال چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ

سوال ما قولکم مدظلکم زید جائداد کثیر از قسم زمین
داشت و در حالت حیات از اولاد خود بنام پسرے
احمد نام که نابالغ بود در ان جائداد در سرکار نویسانید
و خود کار آن ریاست میکرد و خود را ولی و کارنده
آن پسر می نوشت و دیگر اولاد او نیز نابالغ بودند و در
خانهٔ زید میماندند و نان و نفقهٔ انها نیز از همان جائداد
مذکوره زید میداد اکنون زید مرد و هیچ وصیت نیز درین
باب نکرد و بعد زید پسرے که بنام او ریاست بود قابض
و متصرف شد و زید تحریرے از هبه وغیره بنام آن پسر
نکرده است سواے صورت مذکورهٔ بالا اکنون دیگر
اولاد زید از ان پسر حصص خود بموجب شرع طلب نیز
نمیکند و بدین صورت دیگر ورثا را بموجب سهام شرعی خود
باید داد یا حاصلات آن جائداد احمد را مباح و حلال
است و اگر بالفرض ورثاے دیگر سهام خود طلب نمایند
چه حکم است بینوا توجروا

جواب اگر ثابت شود که جائداد مملوک شرعی زید است
و هبه بنام احمد به ثبوت شرعی نرسد پس جمله ورثه در ان
شریک خواهند شد والا فلا والله اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم حق زید دو بکر بست از قسم
زمین یا نقد و زید بطیب خاطر گفت که ترا بخشیدم یا بدان

...بود و منصب نماید بکر را باید و دیانة بینوا توجروا

جواب اگر شے هاے مقبوضهٔ بکر را زید باو هبه...
هبه آن صحیح خواهد بود و رجوع در هبه اگر عین آن با...
و موهوب له غیر ذوی الارحام باشد و تصرف مانع آن...
تواند نمود والا فلا والله اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم در ماه مبارک رمضان...
اگر شب وقت سحر خوردن پان بخورد و با وصف منع...
وغیره سرخی آن تار و زرد در آب دهن باقی باشد آیا...
است یا نه و پان میتوان خورد هرچند که هر روز...
صورت پیش آید یا اجتناب کند بینوا توجروا

جواب اگر یقین نداشته باشد که در حلق فرو...
است مخل صوم نخواهد بود و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں
نماز ظہر و عصر کی ایک ساتھ پڑھنا درست ہے یا نہیں
اور مغرب اور عشا کی ایک ساتھ پڑھنا درست ہے
یا نہیں بینوا توجروا

جواب پڑھ سکتا ہے و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں
که جو بکرا یا بکری کو ایک مسلمان ذبح کرے خواہ سنی ...
اور ایک ہندو وہاں پر اوسکے پیر کے ذبح کراے ...
اثنا عشری گوشت کھاوے یا نہ یا مسلمان نے بطور...

یا نہ یا اکثر ایک قوم ہنود لٹنگ ہے اوکا گوشت فروخت
کرتے ہین اپنے ہاتہ سے بنا بنا کے مگر ذبح کیا ہوا فقیر
کا ہے تو گوشت لیکر کہانا اسصورت جائز ہے یا نہ یا کسر
ترکی سے کہاوے کہ موجب گناہ کا نہو بینوا توجروا

جواب جس جانور کو مسلمان بشرائط شرعیہ ذبح کرے
اوسکا اکل حلال ہوگا اور لحم غیر معلوم التزکیہ اگر ہنود
کے ہاتہ سے لیا جاوے تو حکم میتہ مین ہوگا واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم زید مذہب اثنا عشری رکہتا ہے
وہ ماہ رمضان مین مسواک اگر پیلو کی نہ ملے تو مسواک نیب
کی حالت وضو مین کرسکتا ہے یا نہین اور یا بلا وضو
بہی مسواک نیب کی کرسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب کرسکتا ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید مذہب اثنا عشریہ چند
سنیونکے ساتہ مہمانی مین کہانا پانی کہا سکتا ہے اور
وضو وغیرہ بہی جہوٹی پانی سنی کی ہوسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مشارکت اہلسنت کی اکل و شرب مین
جائز ہے اور وضو ٹوٹ سے اوسکے درست ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ جو اکثر اس نواح مین مشہور
ہے کہ عورت و مرد ایک روزہ سوا پہر کا یعنی
دن چڑہے تک کا یا تا شام بہ نیت مولا مشکل کشا کے
رکہتے ہین جب فاتحہ دلائینگے تب افطار کرینگے آیا ایسا

اور جملہ عبادت غیر خدا کیواسطے کرنا حرام ہے ہان اہداے
ثواب اعمال حسنہ کا ارواح مقدسہ معصومین علیہم السلام
کو ہوسکتا ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ زید مذہب اثنا عشری رکہتا ہے
سو زید کے مکان مین کفگیر ہیری یا اور ظرف ہیری ہیرا
اگر اونمین کتا پانی پی جاوے یا چاٹ جاوے کسطرح
طہارت دے کہ لائق استعمال ہون بینوا توجروا

جواب پہلے ایک مرتبہ مٹی سے ملکر دہوے اور پہر
پانیسے تنہا دو مرتبہ یا آب کثیر سے ایکمرتبہ اور سات مرتبہ سنت ہے واللہ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم کہانا یا دودہ یا مٹہائی یا گہی
یا پانی یا تیل یا گڑ یا شکر یا نمک یا آٹا ہنود کے ہاتہ سے
یا اوسکے گہر سے کہ اوسکے گہر بنائی جاتی ہے یا خرید کرکے
ہنود یا مسلمان سے فروخت کرتا ہے تو زید اثنا عشری
یہ کل چیزین ہنود سے لے اور اکل و شرب مین
لاوے یا کون کون چیز لے اور کون کون چیز سے
اجتناب کرے بینوا توجروا

جواب خشک چیزون کے استعمال یا خرید
مین کچہ مضائقہ نہین اور جو چیزین معلوم النجاست
ہون تو اونسے اجتناب لازم ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم چند اشخاص ہنود قوم سے کہ
برہمن یا پاسی یا ٹہاکر یا چمار ان لوگونکے بدن سے

اور کسیطرح وضو کرکے نماز پڑھ سکتا ہے یا بدن اور
کپڑے کو طاہر کرنا پڑے گا بینوا توجروا

جواب اگر دونوں خشک ہیں تو ضرورت پاک
کرنے کی نہیں ورالا طہارت کرنا چاہیے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم کہ جولاہہ نہداد دھوبی نائی
تیلی تنبولی اور بنیا اور باقی اسیطرح کے کثیف لوگ
مثل درزی وغیرہ مسلمان نماز پڑھتے ہوں یا نہ
پڑھتے ہوں سنی ہوں خواہ شیعہ اکل وشرب حقہ
وغیرہ ایسے پیشہ والوں کا استعمال میں لانا اثنا عشری
مذہب کو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب مسلمانوں کی چیز سے اجتناب لازم
نہیں ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم کپڑا پہننے کے واسطے ہنود
بزاز سے خرید کیا بعد طیاری اوس کپڑے کو بغیر طہارت
کے پہنکر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں یا کوئی شخص
فوت ہوگیا اوسکے کفن کے واسطے ہنود بزاز
سے کپڑا خرید کرکے بغیر طاہر کیے کفن بناے یا
طاہر کرے بینوا توجروا

جواب اگر معلوم النجاست نہو تو احتیاج تطہیر
کی نہوگی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم مومن کون ہیں اور مسکین
اور فقیر کون ہیں اور محتاج کون

جواب مومن صاحب ہمالکو کہتے ہیں جو
عقائد حقہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہو اور مسکین اور فقیر
اور محتاج قریب لمعنے ہیں مگر اسمیں اختلاف ہے
بہتر حال ہوتا ہے مسکین سے یا بالعکس وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس باب
کہ دو آدمی ہیں کہ اونمیں نماز گذار ہے اور دوسرا تارک
اس صورت میں شریک کھانا یا جھوٹا پانی یا حقہ
پینا اوس شخص کے ساتھ جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر وہ مستحل ترک نہیں ہے تو کچھ مضایقہ نہیں
لیکن اگر ترک ہوا کلت میں ندامت اوسکی اس معصیت

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ
میں کہ مرد مسلمان ہے اور سود لیتا ہے اوسی
کے مال سے مسجد تعمیر کراے پس موافق شریعت کے
مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے
تو کیا ثواب اوسیقدر حاصل ہوتا ہے جیسا کہ
پڑھنے سے ہوتا ہے بینوا توجروا

جواب اگر ثابت ہوجاے کہ یہ مسجد زر سود سے
ہے تو نماز اوسمیں جائز نہوگی واللہ یعلم

سوال ما قولکم مدظلکم اگر جنین مردہ زائد از چہار
ماہ باشد وقت غسل دادن ناخن باید برید یا نہ
نزد خدا ام والا باشد زیب قلم فرمائید بینوا توجروا

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع
متین اس مسئلہ مین کہ غلہ کی تجارت کیسی ہے بینوا توجروا
جواب اگر کوئی امر خلاف شرع نہو تو مضائقہ نہین
وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ
نوکری کرنا ہنود و نصاری کے شرعاً جائز ہے یا نہین بینوا
جواب اگر اعانت فعل حرام پر نہو تو جائز ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم طوائف او رقوالونکے گہر کا کہانا
کہانا درست ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب درست ہے جب تک یقین اسکا نہو کہ مال حرام

سوال یہ روایت مشہور ہے کہ بہتر فرقہ ہین
منجملہ اونکے ایک فرقہ ناجی ہے اور سب ناری ہین
آیا وہ سب فرقے ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے ہین یا
کہ نصارا و یہود کے بھی شامل اونہین فرقون مین
ہین اور اون فرقونکا نام کیا کیا ہے اور ہر ایک
فرقہ کیا مذہب کہتا ہے بینو توجروا
جواب امت ہمارے پیغمبر کی مراد ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم لقب خارجی کا کسوجہ سے
مشہور ہے اور کب سے مشہور ہے اور یہ کیا کوئی
گروہ ہے کہ خارجی کہتے ہین اور خارجی کون مذہب
رکہتے ہین بینوا توجروا

سوال ما قولکم مدظلکم مرد شیعہ کا عقد ساتھ عورت سنیہ
کے ہوا اور عقد اوسیطور سے ہو جیسا فرقہ سنیونکا ہے
چنانچہ بکر زید سے کہتا ہے کہ صیغہ پڑہو ورنہ نکاح درست
نہین اور زید کا یہ کلام ہے کہ مرد شیعہ اور سنی سے نکاح
درست ہین اور طرفین مین مدار کار ایجاب وقبول اور
تعین مہر پر ہے پس وہ ہو چکا اب صیغہ پڑہنا کچہ حاجت
نہین آیا قول زید صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب اگر ایجاب وقبول ہو گیا تو احتمال صحت عقد
ہے لکن احتیاطاً اعادہ صیغہ بزبان عربی کرے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم زید نے متعہ کیا بتعین چار سال
اور شش ماہ کے چنانچہ میعاد ختم ہو گئی تو زید بہر اوسی
عورت سے متعہ کر سکتا ہے بینوا توجروا
جواب کر سکتا ہے وہو العالم

سوال زید نے متعہ کیا بتعین میعاد سہ سال اور
میعاد مذکورہ ختم نہین ہوئی زید اوسی عورت ممتوعہ
سے نکاح کر سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا
جواب بعد معاف کرنے بقیہ مدت کے کر سکتا ہی وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم زید نے متعہ کیا بتعین میعاد
پانچ سال شش ماہ کے اور مدہ میعاد ختم نہین ہوئی تو زید
بغیر اختتام میعاد مذکورہ کے عورت ممتوعہ سے بہر دوبارہ
میعاد متعہ مقرر کرکے متعہ کر سکتا ہے یا نہین وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید کی عورت ممتوعہ ہے میعاد
متعہ ختم ہوگئی تو عورت فوراً ساتھ دوسرے شخص کے
متعہ یا نکاح کرسکتی ہے یا کہ متعہ مین بھی کچھ تعداد عدہ
کی بھی مقرر ہے بینوا توجروا

جواب دوسرے شخص سے بغیر انقضاے مدت عدہ
کے متعہ یا نکاح نہین کرسکتی ہے واللہ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے متعہ کیا بمیعاد ہفت
سال وعلاوہ مہر کے اقرار دینے نان ونفقہ کا بھی کیا تھا
چنانچہ زید نے اندر میعاد متعہ کے عورت ممتوعہ کو چھوڑ
دیا اوس عورت مذکورہ نے دوسرے شخص کے ساتھ
متعہ کرلیا ہے اور عورت مذکورہ زید سے دعویدار
نان ونفقہ کی ہے اب زید کو نان ونفقہ دینا حسب اقرار
کے میعاد متعہ تک دینا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر شرط نان ونفقہ متن عقد مین نہین ہوئی
تو لازم نہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ صیغہ متعہ مین بھی طلاق ہوسکتی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب متعہ مین طلاق نہین ہے فقط معاف کرنا
مدت کا کافی ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے ساتھ ایک عورت
کے متعہ کیا ہے اور وہ عورت متعہ زید مین ابتک

جواب نہین کرسکتا ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم طوائفون کے ساتھ متعہ کر
جائز ہے یا نہین اور متعہ مین تعیین مہر کم سے کم
درم ہون اور زیادتی مہر مین کسیقدر تعداد متعین ہے
اور علاوہ درم کے اور بھی شے مہر مین مقرر
یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر عقد اور عدہ مین کسیکو نہو تو متعہ جائز ہوگا
اور کمی وزیادتی مہر کے حد مین نہین جس مقدار کے
بردو نو راضی ہووین وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے متعہ کیا ایک عورت
سے اور قبل متعہ اور بوقت ہونے متعہ کے عورت
مذکورہ نے اقرار کرلیا تھا کہ فعل نیک وبد کرنیکا
اختیار ہے چنانچہ وہ عورت کہ فاحشہ ہے انعقاد
متعہ مین بسبب معاہدہ ہوجانیکے ہے یا نہین اور
ساتھ عورت فاحشہ کے متعہ کرنا جائز ہے یا نہین

جواب شرط غیر شرعی صحیح نہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے اولاً بقصد حیا
زوج کے اوسکی زوجہ کے ساتھ زنا کیا ہے اور
عورت کا شوہر عرصہ ڈیڑھ سال سے قضا کر گیا
الحال زید یعنی شخص زانی اوس عورت زانیہ سے
یا متعہ کرنے پر ہے آیا نکاح یا متعہ بسبب زنا کر

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے ساتھ عورت بیوہ کے
متعہ حرام کیا ہے اب دونون مستعد نکاح یا متعہ پر ہین پس بموجب
سے اگر شریعت کے نکاح یا متعہ بسبب پہلے حرام کرنیکے ہو سکتا
... یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے ایک عورت سے
... کا نکاح کیا اور وہ عورت حی القائم ہے اور اوسکی ...
... کے عموی حقیقی کی ایک دختر بالغ ہے چنانچہ زید اور
دختر کے ساتھ ارادہ عقد کرنیکا رکھتا ہے پس بموجب
... شریعت کے عقد ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب ہو سکتا ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے اپنی عورت منکوحہ
... کو طلاق دیا بعد عدہ کے عورت مذکورہ نے ایک شخص
... ساتھ متعہ چار یوم کا کر لیا اب کہ میعاد متعہ کی ختم
... ہو گئی اب زید پھر اوس عورت سے متعہ کر سکتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب بعد انقضاے عدہ کر سکتا ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے اپنی زوجہ کو حسب
قاعدہ طلاق دیا اوسکو اڑہائی برس کا زمانہ ہوا چنانچہ
اوس عورت نے کسی سے نکاح نہین کیا نہ متعہ کیا
اوسی عورت سے بغیر مطلقہ ہونے دوسرے شخص

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ نکاح کرنا مرد کو بقید حیات زوجہ کے کے جائز ہین اور
بعد ممات اون عورتونکو کے جائز ہین بینوا توجروا

جواب چار نکاح کرنا مرد کو جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم عورت کو بعد ممات شوہر کے
کے ماہ نکاح کرنا جائز ہے یا کچہ تعداد معین ہے بینوا توجروا

جواب کچہ تعداد معین نہین ہے جب شوہر مر جاے
بعد گذرنے عدہ کے نکاح کر سکتی ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم مرد کو کے مرتبہ متعہ کرنا چاہیے کچہ
تعداد توہین مقرر ہے یا کہ جسقدر زیادہ متعہ کرے اوسقدر
ثواب ہے بینوا توجروا

جواب کچہ تعداد نہین ہے واللہ یعلم

سوال ماقولکم مدظلکم عورت بعد ممات شوہر و یا بعد
طلاق کے کتنے روزونکے بعد نکاح یا متعہ کر سکتی ہے کیا
تعداد معین ہے بینوا توجروا

جواب عدہ وفات چہار مہینے دس روز اور عدہ طلاق
تین طہر یا تین حیض واللہ یعلم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کہ عورت بیوہ کہ حاملہ ہے اور وہ حمل حرام کا ہے حالت
حمل مین وہ عورت نکاح کر سکتی ہے بینوا توجروا

جواب کر سکتی ہے وہو العالم

جواب شوہر کو طلاق دینے کا اختیار ہے وہو

سوال ماقولکم مدظلکم زید مجاز بجمعہ وجماعت ہے
مگر اشیاے مرطوبہ مثل دہی و دودھ و گھی وغیرہ کے
ہنود ذمی سے لیکر کہاتا ہے اور بعد استعمال اشیاے
نجس کے اپنے دست و دہن کو آب کثیر خواہ قلیل پاک کر
ڈالتا ہے آیا نماز پیچھے زید کے پڑہین یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر باوصف علم نجاست کے عمداً کہاتا ہے
تو اوسکے پیچھے نماز نہ پڑہنا چاہیے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم زید نے قسم جہوٹی مثل واللہ
وباللہ یا بجبین مثل پنجتن پاک یا ائمہ معصومین یا کلام
مجید یا کعبہ یا مسجد یا امام بارہ کے کہائی پس
زید کو کفارہ دینا کسقدر لازم ہے اور کفارہ کہیا دیا جاویگا
بینوا توجروا

جواب اگر یمین غموس ہے تو کفارہ نہوگا البتہ عاصی
ہوگا واللہ اعلم

سوال ماقولکم مدظلکم وہ کون اقربا اقرب ترین میت
کے کہ جنکو قبر مین رکہنا اور مٹی دینا ممانعت ہے آیا شرعاً
ممانعت ہے یا کہ بوجہ ملال ہونے اقرباے میت کے
منع ہے بینوا توجروا

جواب جو لوگ داخل ذوے الارحام ہین وہ
مراد ہین واللہ اعلم

جواب ذبیحہ انکا بابت مشہور کے حلال نہین

سوال ماقولکم مدظلکم عورت مسلمان ہے اور
ایک جانور کو ذبح کیا ذبیحہ عورت کا درست ہے

جواب اگر شرائط ذبح معلوم ہون تو کچھ
نہین ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم جہینگا مچھلی ایک قسم کی
اور وہ چہلکا دار ہوتی ہے اوسکے کہانیکا کیا حکم

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم ہنود نے مچھلی شکار کی
زندہ زمین پر رکہدی اور وہ مچھلی زمین ہی پر
اور اوسکو بہر ہنود نے اپنے ہاتہون لیکر فروخت
کیا ہے بسبب چہونے ہنود کے وہ مچھلی لائق کہانے
کے رہی یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر اس مسلمان نے زندہ نکلتی ہوئی
مچھلی کو یا نہین مرتے دیکہا ہے تو پاک کرکے کہا سکتا

سوال کیا ارشاد ہے اس باب مین کہ ہنود
گوشت گوسفند کو اپنے ہاتہ مین لیکر اودے اور
اوس گوشت کو دہو کے مسلمان پکا دے تو اوس
کہانے مین کچھ ممانعت تو نہین بینوا توجروا

جواب اگر تذکیہ اوسکا ثابت نہین
تو نہین کہا سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں

کہ چند آدمیون نے ایک گوسفند کو خرید کرکے ذبح

کیا اور نقد حصص کے گوشت باہم تقسیم کرلیا اوسکو

باٹی کہتے ہین چنانچہ اوس گوشت کو کھانا جائز ہے

یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر ہر شریک اسمین شایع غیر معلوم النسبت کا

سوال ماقولکم مدظلکم زید کہ مسلمان ہے اور

وہ شراب و گانجہ و بھنگ و چرس و تاڑی پیتا ہے

عذا ایسے ہر سے اکل و شرب وسکی ساتہ یا حقہ پینا اوسکے

یا اپنا حقہ دینا اوسکو چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب اجتناب احوط ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم بالکیان کہ خلیط وغیرہ کہاتی ہین

عوام مین یہ مشہور ہے کہ اگر ذبح کرنا ہوے تو دو تین

روز تک بند کرے بعدہ ذبح کرکے کہاوے ورنہ

کہانا نچاہیے اسکے بارہ مین کیا ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا

جواب اگر غذا اوسکی مختص فضلہ او ربتیہ پر ہو تو جب

تین دن تک اوس سے باز رکہا جاوے اور جو ڑاک طاہر پاوے

سوال ماقولکم مدظلکم زید صاحب علم ومجاز بجمعہ جماعت

ہے اور بحالت بیماری مین اگرچہ ضعیف و لاغر ہو گیا مگر

اسقدر توانا ہے کہ باعانت دوسرے شخص کے و باخود بلا تکلف

گیارہ ہاتہ کی فاصلہ پر بضرورت بول براز جاتا ہے وہ

عند اللہ ہوگا اور نماز اوسکی پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہین

جواب اگر ثابت ہو جاے کہ باوجود علم و قدرت وہ

نماز نہین پڑہتا تو اوسکے پیچھے نماز جائز نہین ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم ایک شخص عنین ہے مگر اپنا حال

کسی سے بیان نہین کیا اور بغیر اقرار لیے اوسکے

عقد اوسکا ساتہ ایک عورت کے کردیا بعد عقد ہونیکے

اوسکا اقرار افشا ہوا چنانچہ زید و بکر مین یہ کلام ہے

زید کہتا ہے کہ عنین کا عقد صحیح نہین ہے عورت

جسکے ساتہ چاہے عقد کرلیوے دوسرے کا جواب ہے

کہ بدون طلاق کے عنین کی عورت کا عقد دوسرا نہین

ہوسکتا ہیں بموجب شرع شریف کے کیا حکم ہے وہو العلم

جواب نکاح صحیح ہے اور اختیار فسخ عورت کو

حاصل ہے مگر بعد ترافع حاکم شرع کے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بمقابلہ اولاد زوجہ

منکوحہ کے اولاد زوجہ ممتوعہ وارث جائداد اپنے

باپ کی ہوسکتے ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب ہوسکتی ہے وہو العالم

سوال زید کی زوجہ منکوحہ سے کوئی اولاد نہین

ہوئی مگر اولاد زوجہ ممتوعہ سے ہے پس بموجب شریعت

کے اولاد ممتوعہ وارث جائداد زید کی ہوسکتی ہے

یا نہین بینوا توجروا

مطلق کر دیا چنانچہ جو اولاد زوجہ اول زید کی ہے بعد
ممات زید کے محروم المیراث از روے ہبہ مطلق کے ہو سکتی
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر ہبہ مع الاقباض ہو گیا تو اشیاے
موہوبہ سے اولاد زوجہ اولے محروم ہو گی وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم زید اپنی اولاد صلبی و نسبی
سے عداوت رکھتا ہے بوجہ عداوت کے کل املاک اپنی
بنام برادرزادہ اپنے کے ہبہ مطلق و یا ہبہ بالعوض
کر دیا پس اس صورت مین اولاد زید بعد حیات زید کے
محروم المیراث از روے ہبہ مطلق و ہبہ بالعوض ہو سکتی
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب زید کو اپنے مال کا اختیار تھا اگر ہبہ مع الاقباض
کر دیا ہو تو اشیاے موہوبہ مال موہوب لہ کا ہو گا

سوال ما قولکم دام ظلکم زید زمین دار تھا
اوسکی دو زوجہ تھین زوجہ اول سے ایک پسر اور
زوجہ ثانیہ سے ایک دختر چنانچہ بعد قضا کرنے زید کے
پسر و دختر سے بابت تقسیم املاک کے جھگڑا ہے پس
موافق شرع کے املاک زید مین تین حصہ دختر کو ملیگا
یا کہ ثلث سے زیادہ بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما تجب تقدیمہ

سوال ما قولکم دام ظلکم زید کی ایک دختر تھی سا
کے شادی کر دی اور زید نے اپنے خاص ملکیت سے
ایک موضع او قسم زر و زیور نقد جہیز مین دیا چنانچہ
دختر زید اوسی موضع پر قابض و متصرف تھی کہ
دختر زید لاولد فوت ہو گئی موضع مذکور او قسم زر
زیور و نقد بکر دخیل ہے اور زید دعویدار موضع
اور زیور اور نقد کا بکر سے ہے پس بموجب شرع
کے زید موضع وغیرہ کو پا سکتا ہے اور بکر مال زوجہ مین کس قدر
حصہ پا سکتا ہے وہو العالم

جواب صورت مرقومہ متروکہ سے اوسکا نصف
شوہر کو اور نصف اوسکے باپ کو ملیگا اور شوہر متبنی اگر
مہر زوجہ ہے تو حصہ شوہر کو باپ اوسکا تعاصہ مہر بھی
لے سکتا ہے وہو العلم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے چند بیگھہ اراضی
قسم زیور اور نوٹ سے چھوڑ کر انتقال کیا اور
وارث چھوڑے ایک زوجہ اور دو بھائی چنانچہ اب
بابت تقسیم ترکہ کے زوجہ اور دونوں بھائیون
زید سے جھگڑا واقع ہے پس بموجب شرع شریف کے کس قدر
حصہ اراضی اور زیور سے زوجہ زید متوفی کو ملنا چاہیے
یا نہین بینوا توجروا

ہو وے گی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے کل املاک اپنی بنام بکر کے
ہبہ مطلق کیا اور بکر کا قبضہ زید کی کل املاک پر الحال
زید بکر کو بید خل کرنیکو چاہتا ہے اس صورت مین بکر
بید خل اور ہبہ مطلق جو ہے منسوخ ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر بکر نے اشیاے موہوبہ مین تصرف مانع رجوع
فی الہبہ نہین کیا اور ذوے الارحام سے بہی بکر زید کے
نہین ہے تو زید کو رجوع فی الہبہ جائز ہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
کتب فقہ مین لکھا ہے در بارۂ زکوٰۃ فطر کہ جو قوت
غالب ہو وہ دے یا غلات اربعہ کی تصریح ہے پس اگر
کسی کا قوت غالب برنج یا باجرہ یا نخود ہو تو اوسکو
دیسکتا ہے یا نہین خصوصًا درحالیکہ غلات اربعہ
میسر بہی نہ آسکیں بینوا توجروا

جواب اگر یہ چیزین قوت غالب اوسکی ہین تو اوسکو ادا
صدقہ فطرہ النسبی نکال سکتا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ایک عورت قضا کر گئی
کبہی وہ عورت نماز نہین پڑہتی تہی پس
جنازہ کی اوس پر چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ عورت ترک نماز کو حلال نہین جانتی

اور بکر کی زوجہ کے لڑکی پیدا ہوئی اور زید کی زوجہ
نے قضا کی فرزند زید کو زوجہ بکر نے اپنی دختر کے ساتھ
اور پرورش کیا اور دودہ اپنا سوا برس پلایا
اب فرزند و دختر بکر بالغ ہوئے پس بموجب شرع شریف
کے عقد فرزند زید کا ساتھ دختر بکر کے ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نہین ہو سکتا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ایک
مسلمان نے اپنے اراضی مزروعہ ہندو کے پاس رہن کیا
اور اوسکا محاصل ہندو لیتا ہے اب اوس ہندو سے
اراضی مذکورہ کو اور مسلمان رہن در رہن کرتا ہے آیا
شرعًا ایسی رہن جائز ہے یا نہین اور محاصل اوس اراضی کا
اس مسلمانکو لینا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب تا وقتیکہ اصل مالک نے اباحت منافع یا اجازہ اوسکا بعوض
رہن مین نہ اوے تو تصرف منافع مین جائز نہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم مثلا بکر ایک دختر مسماۃ زینب
اور دو پسر ایک حامد دوسرا محمود چھوڑ کر مر گیا پہر محمود بدون زوجہ
حامد کے لاولد مر گیا بعد ازان حامد بہی ایک پسر مسمی زید
اور ایک دختر مسماۃ عابدہ چھوڑ کر مر گیا زید نے مسماۃ عابدہ
کا نکاح کر دیا اور خود جملہ ترکہ بکر بر بذات واحد قابض و
متصرف ہوا جب ضعیف ہو کر آنکہوں سے معذور ہوا تب
اولاد زینب پہوپہی حقیقی اپنی سے اصرار کر کے جملہ

اکبر دلور واثاث برادری اولاد زینب کو بخوشی خود دیکر
کرادیا اور زید تخمیناً بیس پچیس برس بقید حیات رہکر جملہ
اخراجات ضروریہ اپنے اولاد زینب سے لیکر اوقات بسر
کرتا رہا آخر خود بھی لاولد مرگیا اور مسماۃ ہندہ زوجہ
اوسکی نے مہر اوسکا نخد یا بعد چندے ہندہ بھی فوت
ہوگئی دفن وکفن وفاتحہ ودرود اوسکا زینب لے گیا حالیا
بھتیجا ہندہ متوفیہ کا کہ جسکی مادر و پدر دونوں روبروے
ہندہ کے مرچکے ہین مدعی کل خواہ جزو ترکہ جدی کا ہے
پس بموجب شریعت غرّہ دعوے بھتیجی ہندہ کا کہ ظاہرا
محجوب متصور اولاد زینب سے صحیح ہین اور اگر صحیح ہی
تو منجملہ متروکات جدیہ کسقدر بھتیجی ہندہ کا اور کسقدر
اولاد زینب پاویگی بینوا توجروا

جواب اگر زید نے اپنے اموال مختصہ ومشترکہ کو
اولاد زینب کو ہبہ کردیا ہے تو ورثۂ ہندہ کو اوسمین کچھ
دعوے نہین پہونچتا ہے اور اگر ہبہ ثابت نہو تو بقدر
حصہ ہندہ ورثۂ ہندہ کو پہونچیگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید انتقال نمود واز اقربائے
خود صرف اولاد عم حقیقی وعمہ حقیقی مرد وزن ہر دو قسم
ونیز از اولاد حقیقی خالہ یک پسر ویک دختر باقی گذاشت پس
اندرینصورت ترکہ زید بکدام کدام کس بچہ مقدار
سہام منقسم خواہد شد بینوا توجروا۔

سوال مسماۃ زینب نے قضا کی ایک بھائی اور ایک
بہن حقیقی اور ایک بہن علاتی وارث ہین ترکہ زینب
کسطرح پر منقسم ہوگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین ترکۂ زینب سے دو سہم
برادر حقیقی اور ایک سہم ہمشیرۂ حقیقی کو ملیگا اور
ہمشیرہ علاتی محروم رہیگی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے ہندہ سے نکاح
کیا اور صحبت بھی واقع ہوئی بعد اسکے معلوم ہوا کہ زید
نے ہندہ سے متعہ کیا تھا مدت متعہ تو گذر چکی تھی اور عدہ
باقی تھا درمیان عدہ کے یہ عقد واقع ہوا اب زید اور
ہندہ مین مفارقت چاہیے یا نہین اور اگر مفارقت چاہیے
تو زر مہر زید کو دینا ہوگا یا نہین اور ہندہ ایام عدہ
سابقہ کب سے شمار کرے اور بعد انقضائے عدہ
سابقہ کے پہر زید سے تجدید نکاح کرسکتی ہے
اور زید ناکح اور صیغہ خوان بسبب لاعلمی عدہ کے
اور ہندہ بسبب شکست عدہ کے گنہگار ہوئے
یا نہین بینوا توجروا

جواب وہ عقد ناجائز ہے اور مفارقت
چاہیے اور بار دگر عقد نہین کرسکتا اور
اگر عالم بالتحریم تھی تو مہر دینا نہین چاہیے

السویہ

[…] اقلیم مین نیل تیار کرنے کا یہ دستور ہے کہ چند حوض بنائے
جاتے ہین ایک حوض قریب سو گز کے اور باقی حوض
دس دس گز کے اول حوض کلان کو آب خالص سے
لبریز کرتے ہین اور اوسمین درخت نیل کے کاٹ کر
ڈال دیتے ہین تب وہ پانی نیلا ہوجاتا ہے اور بو کرتا ہے
بعدہ شاخہاے مذکور کو نکال لیتے ہین اور اوس پانی کو
[…] حیاض چہوٹے مین خلاصیونکی راہ سے منتقل کرتے ہین اون
حوضو نمین مشرک اوترتے ہین اور بلوتے ہین بغیر ہاتہ
[…] پاون اسقدر مارتے ہین کہ نیل تہ مین بیٹھہ جاتا ہے
[…] اور پانی اوسپر کہڑا ہوجاتا ہے یہ پانی اور نیل
[…] نجس ہے یا پاک اور نجس ہے تو تجارت اسکی جائز ہے یا
ناجائز ہے بینوا توجروا

جواب اگر وہ ممکن التطہیر ہے تو بیع اوسکی ہوسکتی
ہے اور مشتری کو اعلام اوسکا لازم نہین ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم جرم مذکے بعد نشانی
کرنیکے مشرک کو واسطے پکانیکے دے اور جسوقت پختہ
ہو کر آجاوے اون نشانو نسے جرم کو شناخت کرلے
اور آب کثیر مین غوطہ دے لے اسصورت مین جرم
محکوم بطہارت ہوگی یا نہین وہو العالم

جواب مشرک سے اوسکا پکوانا نجس ہے وہو العالم

کرے یا نہین اور جس شخص نے اعادہ نکیا اوسکے
ذمہ قضا لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب احتیاج اعادہ اور قضا کی نہین ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم اگر بعد تسمیہ مثل تیر بندوق
غلیل وغیرہ سے شکار پر حربہ کرے اور قبل تذکیہ وہ
شکار مرجاوے تو کہانا اوسکا جائز ہوگا یا نہین بینوا

جواب تیر سے اگر شکار کرے تو حلال ہوگا اور
بندوق اور غلیل سے نہین ۔ وہو العالم

سوال بند و تعویذ و ساز صدری اور مثل اسکے
اگر ریشم کے ہون تو اونکا پہننا جائز ہے اور نماز پڑہنا
اوس سے درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم چونکہ شارع مین نماز پڑہنا
مکروہ ہے لہذا اگر کوئی مسافر کسی کہیت مین جو زراعت
سے خالی ہو یا دیگر زمین مین جسکی مالک سے واقف
نہین کہ وہ ہندو ہے یا مسلمان نماز پڑہے تو جائز
ہے یا نہین اور اگر کسی شخص نے اوس زمین پر
نماز پڑہے تو وہ اوس نماز کی قضا کرے یا نہین بینوا

جواب اگر وہ مملوک مسلم ہے تو بغیر اذن مالک
کے اگرچہ وہ اذن شاہد حال ہو نماز نہین پڑہ سکتا

... کہ ... ایک ... عورت

انعلی نے انتقال کیا اور ایک زوجہ صحیحہ اور چار بھائی
حقیقی و چند بھتیجے اور دو بھانجے حقیقی حیات متوفی
نے چھوڑے اور نیز مہر زوجہ و قرضہ بازار وغیرہ بھی
بذمہ متوفی ہے اور یہ بھی نیت متوفی مذکور کی تھی
کہ جائداد مقبوضہ سے یکسو روپیہ نذر اللہ تعمیر مسجد میں
صرف کرونگا اب التماس ہے کہ ترکہ متوفی کس سبیل
سے تقسیم ہونا چاہیے بینوا توجروا

جواب بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ من الدیون المہریہ
وغیرہا ربع زوجہ کو اور ما بقی برادران حقیقی کو
پہونچیگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم چہ میفرمایند علماے دین
اندرین مسئلہ کہ جائیکہ رنگریزان اہل اسلام نباشند
بجز ہنود و بخیال اینکہ ضرورت افتد کہ ہر سال پارچہ
سیاہ در عشرہ محرم الحرام استعمال کردہ میشد پارچہ
از دست کفار تیار کنانیدہ غوطہ دادہ استعمال
باید ساخت یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر رنگ و آب مجاور و غسالہ را مصفا نکنند
از تطہیر پاک خواہد شد وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ اہل اسلام شراب خوار
است و شراب نوشیدہ صحبت ملاقات بر منبر گاہ
نشست ...

نجس خواہد بود یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر شراب درونش باقی نماند
نجس نخواہد شد لیکن احتیاط در تطہیر است
وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر مہمان روزہ رکھے
یا میزبان روزہ رکھے تو روزہ مہمان کو میزبان کو
روزہ میزبانکو مہمان بحالت صوم سے افطار
کرا سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب ہر واحد دوسرے کا روزہ سنتی کھول
سکتا ہے بلکہ روزہ سنتی کے افطار
کا زیادہ ثواب ہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید اپنی زوجہ ہندہ
عفیفہ کو نان و نفقہ اور موافق امورات رسم زیور
کے دیتا ہے اور عفیفہ کی مادر مسماۃ ہندہ چاہتی ہے
کہ زید سے اور عفیفہ سے صیغۂ فارغخطی ہو جاوے
اور ہندہ نے عفیفہ کو اغوا کیا ہے پس اسصورت میں
شرعاً ہندہ عفیفہ کو فارغخطی دلاسکتی ہے یا نہیں
زید کو طلاق عفیفہ کا منظور نہیں ہے بینوا توجروا

جواب بغیر رضامندی شوہر کے طلاق
نہیں ہو سکتا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ایک شخص نے ...

...ان تھا نہیں صورت معین کیا گیا جائے اب اون
دونوں کو صلح منظور ہے اس کلمے کے کہنے مین کچھ مضائقہ
نہین ہے یا ہے بینوا توجروا

جواب وہ عورت اوس شخص پر حلال ہے مگر
ایسے کلمات سے اجتناب چاہیے اور کفارہ وغیرہ
کچھ نہین دینا چاہیے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر بعد متوفی کے بھائی
اور بہن باقی ہون تو بھائی کو کسقدر اور ہمشیرہ
کو کسقدر ترکہ متوفی سے ملسکتا ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین اگر کوئی وارث اوس سے
قریب نہو تو بھائی کو دونا بہن سے ملیگا وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم زید کے برادر خالہ زاد کی
زوجہ نے زنا کے محصنہ کی ہے زید اور اوسکی
زوجہ دونون اپنے مکانمین زنا ہونیسے واقف
ہین لیکن ممانعت نہین کرتے اور نہ زانیہ کے
شوہر وغیرہ وارثون کو خبر کرتے ہین اسصورت مین زید
اور اوسکی زوجہ پر گناہ کبیرہ ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر شرائط نہی عن المنکر پائے جاوین تو زید
کو باز رکھنا اور زجر اس امر سے لازم ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم قیمت عملہ آراستہ مکانات
اثاث البیت مثل ظروف و فروش وغیرہ کے جسکو

جواب اگر ہبہ مع القبض کیا ہو تو ورثہ کو استحقاق
وراثت موہوبات مین نہین وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم اشیاء منقولہ مین شرعاً
کون کون چیز ہے جس مین ربع حق زوجہ ہے بینوا توجروا

جواب جبکہ شوہر اوسکا لاولد ہے تو جمیع منقولات
سے ایک ربع حصہ زوجہ منکوحہ دائمی کا ہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم دیون مورث کو بغیر ادا
کرنے کے دعوے ورثا کے استحقاق ترکہ من حیث الارث
جائز ہے یا کیا بینوا توجروا

جواب نہین جائز ہے مگر ورثہ کو اختیار ہے
کہ چاہے عین متروکہ دین مہر مین دین خواہ اوسکی
قیمت دین وہو العالم

سوال کہ مثلاً زید بہ عمر مبلغ یکہزار روپیہ نقد
قرض دادہ و رقمی از قسم جواہر خواہ ثمینہ نیز بمبلغ
پانصد روپیہ بیع نمودہ پس عمر زر نقد و قیمت مال
ہر دو یکجا نمودہ بدفعات بطور اقساط معینہ ادای
مبلغان زید کردہ دادآیا این معاملہ عند الشرع
شریف جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب ظاہراً مضائقہ ندارد وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم کہ زید بدست عمر چند اشرفی
بر انقضاع بیع نمود و عمر زر قیمتش بدفعات بطور اقساط

جائز نیست وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید مبلغی از بکر بعمرو بطور
قرض بسعی خود دہانید و در عوض حق السعی خود تا
ادائے مبلغان قرض زید مذکور از عمر بتقرر تنخواہ ماہواری
خود میخواہد آیا گرفتن چنین تنخواہ ماہواری جائز ہست
یا نہ مفصلاً تحریر شود بینوا توجروا

جواب دادن تنخواہ بواسطہ ہرگاہ کہ معاملہ قرض باآن
مشروط نباشد مضائقہ ندارد وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم وقت عقد جب ولی عورت کا
وکیل کرتا ہے تو وہ گواہ بھی مقرر کرتا ہے تو آیا ہونا
شہادت کا ضرور ہے یا نہین اور اگر ضرور نہین
اور گواہ مقرر کیے جاتے ہین تو وہ تقرر ناجائز
ہے یا جائز بینوا توجروا

جواب گواہ مقرر کرنا ضرور نہین ہے اور
اگر مقرر کرے تو کچھ مضائقہ بھی نہین ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ہندہ نے انتقال کیا تجہیز
وتکفین ہندہ کی مال شوہر سے ہونا چاہیے تھی مگر
شوہر ہندہ کا دوسرے شہر مین تھا اسوجہ سے
تجہیز وتکفین اوسکی باپ نے اپنے مال سے کی تو
اسصورت مین باپ ہندہ کا شوہر ہندہ سے
دعوے صرف تجہیز وتکفین مع اصراف دیگر جو اوسنے

فقط البتہ شوہر سے ہو سکتا ہے اگر بہ نیت تبرع
صرف نکیا ہو وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین
کہ جو بوند پانی کی آسمان سے شب کو بدن یا کپڑے پر گرے
اور نہین معلوم کہ یہ پانی کیسا ہے گمان ہوتا ہے
کہ بول خفاش ہو پس یہ پاک ہے یا نجس
ارشاد ہو کہ حالت ابر مین کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب اگر یقین بارانکا ہو تو پاک ہے
تطہیر احوط ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم رسن سن یا مونج کی
ہوجاوے تو آب کثیر مین فقط ڈبو دینا کہ پانی تمام
جلے کافی ہے یا ضرورت فشار کی ہے ارشاد

جواب صورت مرقومہ مین ظاہر اوصول
کثیر جمیع اجزائے رسن مین کافی ہے ضرورت
کی نہین اور اگر فشار بھی ایکمرتبہ کرے تو بہتر ہو

سوال ما قولکم مد ظلکم پانی اولتی کھپریل یا
کہ کافر نے بنایا ہو درحالتیکہ کم کم بارش ہو
یا نہ بارش ہوتی ہو پاک ہے یا نجس بینوا توجروا

جواب اگر اولتی خواہ چھپی سے آب باران
ہو حالت بارش مین تو پاک ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم بعد انتقال زوجہ کے

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
ہنیگا بی بی نے انتقال کیا چھوڑا ایک پوتا فرزند علی کو
اور دو نواسیان مسماتان قدر النسا و محمد النسا
اولاد بڑے بیٹے سے اور دو نواسی اور دو نواسیان
سری بیٹی سے یعنے باقر حسین اور امجد حسین
اور مسماتان منائی بی بی اور حسنی بی بی بعدہ حسنی
بی بی نے انتقال کیا چھوڑا فقط باپ کو وارث شرعی
تقسیم ترکہ کسطرح ہوگی بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ ہنیگا بی بی جو سہم
تقسیم ہوگا بارہ سہم اوس سے فرزند علیکو پہونچینگے
تین سہم اور تین سے قدر النسا و محمد النسا کو اور
باقر حسین اور دو امجد حسین کو اور ایک سہم منائی
بی بی اور ایک سہم حسنی بی بی کو پہونچیگا اور بعد وفات
بی بی کے حصہ اوسکا اوسکے باپ کو ملیگا و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
اگر دختر بالغہ بلکہ راشدہ کا نکاح فضولی چچا بی کا
دختر کا بغیر ایجاب منظوری دختر بالغہ کے اپنی
اجازت سے پڑہوا دے اور بعد نکاح کے دختر
منظور نکرے تو ایسا نکاح فضولی جائز ہوگا یا نہین
نکاح فضولی کیا معنے ہین بینوا توجروا

جواب اگر منکوحہ قعد امجہ دعا فسخ کرے تو

سوال ما قولکم دام ظلکم کسیکہ ذمہ او نماز ہاے وجبی
قضا بودہ باشد آیا میتواند آنکس نماز ہاے نوافل پنجگانہ
یا نماز شب یا تعقیبات طولانی نماز ہاے پنجگانہ بجا آرد
و نماز ہاے نوافل پنجگانہ را اگر اکتفا بسورہ حمد و قل ہو اللہ
یا انا اعطینا کند میتواند شد یا نہ و ہم در دیگر نماز ہای
سنتی اگر در رکعت اولی ہمین اکتفا بسورہ حمد کردہ
برکوع رود درست است یا خیر و نماز ہاے نوافل پنجگانہ
اگر وقتش رفتہ باشد قضا ہم میتواند خواند یا نہ و اگر
قضا میتواند خواند در چہ وقت باید خواند قبل از نماز واجب
و صبح و ظہرین و بعد نماز مغرب یا ہر وقت کہ خواہد بینوا توجروا

جواب مشغول الذمہ بواجب اشتغال نوافل تواند نمود علی الظاہر
اگرچہ قضاے فرض افضل اقدم و احوط است و قرات سورہ
در نوافل مستحب است و اکتفا بسورہ توحید و کوثر توان نمود و ہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم تشریف آوردن جناب امیر علیہ السلام
در قبر نزد ہر کس وقت سوال نکیرین نزد آن قبیلہ ثابت است
یا نہ و اعتقاد آن قبیلہ درین چیست و کدامی حدیث
صحیح و معتبر درین باب بنظر آنجناب گذشتہ یا نہ و
حدیث رجب برسی قابل یقین و اعتماد و اعتبار فرقہ اصولیین
ہست یا نیست و در تفسیر امام حسن عسکری آنچہ مذکور است کہ
حضرت امیر المومنین وقت سوال تشریف می آرند
قابل یقین و اعتماد ہست یا نیست بینوا توجروا

ازان مشکل زحافظ رجب برسی الخ و غیرہ مخالفین است ولو

بر روایتش بدون انضمام قرائن صادق خبر نتوان دید

سوال ما قولکم دام ظلکم مومنی خواستگار

عفیفہ نمودہ بود و والدین دختر ہم برای دادنش

راضی بودند اکنون مومن دیگر میخواہد کہ ان عفیفہ را

برای خود درخواست میکند جائز است یا نہ بینوا

جواب شیخ الطائفہ بحرمت آن قائل شدہ اند

والاظہر جواز است علی الکراہت وہو اعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ زید و بکر دو بھائی بیمات

یعنی مان و باپ ایک زوجہ اولکے سے زید کی ایک لڑکی بالغہ

کتخدا رشیدہ موجود زوجہ زید نے انتقال کیا تو اسصورت

مین ولی لڑکی بالغہ کا بکر اور بیمات زید کا ہوسکتا ہے

یا زوجہ ثانی ہوگی یا آنکہ بسبب بالغہ ہونے لڑکی کے ضرورت

ولی کی نہین بینوا توجروا

جواب بالغہ رشیدہ اپنے فعل کی خود مختار ہے اوسکا

ولی کوئی نہین ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم کہ زید کے دو زوجہ تہین سو

زید نے زوجہ اولے کی اولاد دختری اور زوجہ ثانیہ

کو لاولد چھوڑکر انتقال کیا اور بعد انتقال زید کے

زوجہ ثانیہ زید نے بہی انتقال کیا اب وارثان زوجہ

ثانیہ اور اولاد دختری زید کی باقی ہین اور مہر دلبو

ثانیہ ہوئے یا اولاد دختری زید کی کہ جو زوجہ

اولے سے تہی بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین اگر مہر متروکہ زاید

سہم پر منقسم ہوگا تین سہم مہر زوجہ اولے مین

دختر کو دیے جائینگے اور چار سہم ورثہ شرعیہ زوجہ

ثانیہ کو ملین گے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے ایک مکان

غصب کر لیا اور اوسمین ایک مسجد بھی ہے اس

نماز اوس مسجد مین جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب مسجد مین نماز ہوسکتی ہے وہو العالم

سوال ما قولکم پیشنماز کے پیچھے نماز نہ پڑہنے

ماخوذ اور عاصم ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نماز جماعت مستحب ہے واجب نہین

سوال ما قولکم ایک شخص کو اجارہ پیشنماز یکا

وہ شخص بوذار رہے اور ہمکو وثقیت اوسکی

سے نہین اسصورت مین نماز اوسکے پیچھے جائز ہے

جواب اگر اجارہ سے اسکو عدالت ثابت نہو تو جب

شہود وغیرہ سے ثابت نہو اقتدا نکرے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم ہنود سے سود کہانا

ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

از نذر قیمت برائے من حج وزیارت کنانند

دو وارثان عورت مذکور یک دختر بطن خود و شوہر

موجود است در حالت موجود بودن وارثان وصیت

بر کل جائداد نافذ خواہد شد یا در ثلث متروکہ در ثلث حج و ...

چہ قدر خواہد شد بینوا توجروا

جواب در صورت وجوب حج اخراج اجرت آن

از متروکہ لازم است وموقوف بر اجازت ورثہ

نخواہد شد وہمچنین حج وزیارت مستحب اگر در ثلث

ادا شود والا موقوف بر اجازت ورثہ وبلوغ

آنہا خواہد بود وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم زن یہود ونصاریٰ استمتاع

کر سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اجتناب احوط ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم بعد نماز صبح کے اگر اپنی قضائے

عمری ایک روز کی ہر روز ایک ہی وقت مین ادا

کرے تو بہت بہتر ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب بہتر ہے اور جتنی زیادتی کرے زیادہ

افضل ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم اگر کوئی شخص کوئی چیز نشے کی

کھاتا ہوا اور اوسکی عقل اوس مقدار نشے سے زائل

جواب اگر وہ چیز مسکر ہو تو حرام ہے قلیل ہو

یا کثیر وہو العالم

جواب ماقولکم مدظلکم زید کے ایک لڑکا احمد نامی

ہے بعدہ زید نے ایک دوسری شادی کی اور

زوجہ ثانیہ کے ساتھ ایک لڑکی ربیبہ آیا

عقد احمد بیٹے مذکورہ بالا کا ساتھ دختر ربیبہ کی

ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

سوال ماقولکم مدظلکم کہ ہنود نبات میسازند در بازار

خوردن آن چہ حکم است وسوائے این حلوا طیار میکنند

مثل نبات میشود کہ نبات وگلاب است روغن

در ان نیست آنہم مثل مصری خشک است کہ مایہ

آن بر دیگدان ودیگچہ خشک میشود در اکل آن

چہ حکم است بینوا توجروا

جواب حکمش موکول بر علم نجاست وعدم آن است

وخشک رطوبت آن با آتش مطہر نیست وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ زید نصرانی

شد بعدہ ایسی مقام پر مقیم ہو کہ جہان کل دوکاندار

اور اہل حرفہ ہنود ہیں اور نہ کہیں بھی مسلمان کا نہو

پس اسصورت مین زید ماکولات اور مشروبات

ودیگر ضروریات وغیرہ معرفت آدم مسلمان کے طلب کرکے

کہا سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب ہو سکتا ہے وہو العالم

در دونوں صورت ہو سکتا ہے

سوال چہ میفرمایند علماے دین درین صورت که مسجد کہنہ شدہ است اگر تعمیر نمیشود و بعرصۂ دہ دوازدہ سال مسمار شود و باز امید تعمیر نیست و این وقت امید آنست کہ انجام بخوبی شود آیا تعمیر آن انہدام کردہ بجاے سابق واجب است یا نہ بینوا توجروا

جواب ہدم آن براے تعمیر و ترمیم مضائقہ ندارد

سوال ما قولکم دام ظلکم علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو قاسم رزق جاننا اور بواسطۂ خالق جاننا اور معتقد اس امر کا ہونا کہ حضرت کے واسطے سے رزق مخلوقات کو ملتا ہے اور حضرت کی معرفت سے خلق ہوتا ہے جائز ہے یا نہیں اور اعتقاد رکھنے والا قاسمیت رزق اور خالقیت جناب امیر علیہ السلام کا لو بالواسطہ کافر ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب یہ عقیدہ غالیوں کا ہے اہل حق کو اعتقاد اسکا نجا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم معتقد قاسمیت رزق کا طاہر ہے یا نجس اوسکے ساتھ اکل و شرب جائز ہے یا نہیں بینوا

جواب اگر قول اوسکا منجر بشرک ہونا ہوگا تو کافر ہے اور محکوم بنجاست ہے وہو العالم

سوال بعض متخذلقین کہتے ہیں کہ بواسطہ جناب امیر علیہ السلام رازق اور خالق ہیں اور کتاب نہج البلاغت خطبۂ شقشقیہ میں حضرت نے خود فرمایا ہے کہ انا الخالق

لائق اعتقاد ہے یا نہیں اور کتاب نہج البلاغت میں یہ کلمات حضرت کے کسی خطبہ میں ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا مراد ہے مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب نہج البلاغت میں یہ نہیں ہے اور زیادہ اس سے اعتقاد رکھنا کہ معصومین علیہ السلام علت غائیہ ایجاد عالم ہیں اور بطفیل انکی انواع نعمات رزق وغیرہ سے بندوں کو بہرہ پہنچتے ہیں اور کچھ نہ چاہیے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم غلہ کی تجارت کیسی ہے بینوا توجروا

جواب اگر کوئی امر خلاف شرع نہو تو مضائقہ نہیں

سوال گندم اور شعیر کو حبس کرنا بخیال نفع ایسے وقت میں کہ اناج کی کثرت ہو اور دوسرے بیع کرنیوالے بیع کرتے ہوں اور خلق پر تنگی بسبب نملنے کے نہو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اسصورت میں جائز ہوگا بکراہت وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم حبس غلہ گندم او شعیر کا ایسے وقت میں کہ اناج کا توڑا ہوا اور خلق کو نملتا ہو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب مسئلہ احتکار مختلف فیہ ہے احوط یہ ہے کہ صورت اجتماع شرائط منع کے اجتناب اوس سے جاری وہو العالم

سوال کافر کی نجاست بسبب گریہ کے مصائب

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع
متین اس مسئلہ میں کہ مسمی لہر حسین فوت ہوا اور
وارث ایک زوجہ لاولد اور ایک ہمشیرہ زادہ اور
والے جائداد غیر منقولہ یعنے اراضی و باغات و مکانات
اور کچھ ترکہ نہیں ہے اس صورت میں یہ جائداد
زوجہ کو ملیگی یا ہمشیرہ زادہ بھی حصہ پاویگا بینوا توجروا

جواب اولا اداے مہر زوجہ مال سے زید کے
جانا ہے بعد اسکے مابقی سے ربع زوجہ کو غیر از شتغنیات
باقی بھانجے کو ملیگا و ہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم مسماۃ زینب لاولد فوت
ہوئی اور مال بھی چھوڑا اور شوہر اوسکا محتاج
اس صورت میں مصارف تجہیز و تکفین مال شوہر سے
زوجہ کے جائز ہے یا نہیں اگر صرف تجہیز کچھ مال زینب
ہو تو باپ اور شوہر متوفیہ کا کہ اب یہی دو تو

جواب اگر شوہر محتاج کفن دینے پر نہو اور متروکہ
سے بھی اوسکو اسقدر حاصل نہو تو مال
سے تکفین اوسکی کیجاویگی اور حق شوہر
ترکہ سے نصف ہے اور نصف باپ کو متوفات کے
اگر شوہر مشغول الذمہ بمہر نہیں ہے والا حصہ و سکا
نصف مہر بمقابلہ شرعیہ باپ متوفات کا لے سکتا ہے

سوال ما قولکم ... پانچ

کے تقسیم کا حساب مع زمین مدنسخا فرما دیجیے کہ اوسی حساب
سے کل پر عمل کیا جاوے بینوا توجروا۔

جواب صورت مرقومہ میں بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ ثمن
دونوں بی بیونکو اور مابقی اولاد کو للذکر مثل حظ الانثیین
ملیگا اور زوجہ غیر ذات الولد زمین سے عینا او قیمتہ
اور آلات بناء سے عینا لا قیمتہ محروم ہوگی و ہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ در خز و سنجاب و سمور و فاقم
نماز صحیح است یا نہ بینوا توجروا

جواب در خز خالص و سنجاب تو ان گذارد نہ در
در سمور و فاقم و ہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم کہ زید در ریل گاڑی نشستہ
و وقت نماز شد و ریل میرود و نماز فوت میشود بچہ
طور نماز بخواند چرا کہ در ریل قیام و قعود و رکوع بطور شرع
نمیشود مفصلا ارشاد شود بینوا توجروا

جواب بحیثیکہ ممکن شود بخواند و بار اعادہ آن کنند
و اگر ممکن شود بہ تبدیل راحلہ حفظ اوقات نماید و ہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم سادات محتاج را اگر
غیر از سادات از مال زکوۃ خود اعانت کنند دہند
جائز است یا نہ چرا کہ سادات بسیار سقیم الحال و مفلس
ہستند باینطور بدہند کہ در شادی اولاد اعانت
یا برائے قرض و غیرہ نماید غیر سادات مناسب مدد خواہند

شرعی جائز نیست وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم زید عارضہ سلسل البول دارد واجراے قطرہ بول اکثر میشود مگر در حالت نماز احتیاط بسیار بطوریکہ ممکن است میکند در حال قیام وقعود و رکوع وسجود ہم قطرہ بر آمد میشود لہذا بنگ وغیرہ باوجہ نمر بدر احتیاط بجاے بول می نشیند مگر درانحالت قطرہای در اثناے نماز جاری میباشد صورت خاص این مسئلہ ارشاد فرمایند بینوا توجروا۔

جواب حکم سلسل البول بنا بر مشہور آنست کہ براے ہر نماز وضو بسازد اگر در اثناے نماز قطرہ خارج شود طہارت کند و نماز از جائیکہ گذشتہ است شروع نماید یا تمام رساند بشرطیکہ انحراف از قبلہ [illegible] کثیر لازم نیاید والا اکتفا بتیمم کند وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ مسمے زید نے ساتہ مسماۃ ہندہ کے زنا کیا بہر فیمابین اون دونون کے افتراق ہو گیا اور باخود ہا کچہ واسطہ نرہا اور مسماۃ مذکورہ نے ایک شخص غیر کے ساتہ نکاح اپنا کر لیا اور یہ شوہر عمر بھی اوس کا مر گیا اب مسماۃ ہندہ مذکورہ بوجہ زنا ے مسمے زید داخل حلائل ابناء کم مین ہو کر مسمے خالد پسر زید زانی پر حرام موبد

سوال ماقولکم مد ظلکم زید نے باین عبارت جو زوجہ زید کی زندہ تھی اوسنے وفات پا[ئی] دوسرا نکاح زید نے کیا بس وہ وصیت جو زید[نے] تھی زوجہ موجودہ کے حقمین ہے نافذ ہو[گی] یا نہین یعنے اس عبارت سے کہ زید نے [...] نام زوجہ کے حقمین وصیت کی تہی بینوا توجروا

جواب وارث شرعی کی وراثت کی وصیت جائز [نہین] ہے اگر زائد اوسکے حصہ سے بحسب وصیت کچہ [...] ہو وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم کہ شخصے در سرکار انگریز ملازم است معبدہ مہر واین شخص نیز مشغول ہم گرفتن دعوت و روپیہ از ان شخص بشیمائت راجائز [است] یا نہ بینوا توجروا

جواب مضائقہ نیست وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم طبیب را بعوض علاج بیمار روپیہ گرفتن جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر علاج بر او واجب نباشد مضائقہ نخواہد داشت وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم در مسجد کسبی نماز جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر علم نداشتہ باشد کہ بنا [...]

عمری اگر اقامت را ترک کند جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب جائز است وہو العالم

سوال شخصے مسلم از مسلمان سود میگیرد و شخص مذکور زراعت و تجارت نیز میکند و جائداد نیز میدارد اگر این شخص دعوت طعام یا روپیہ نقد و یا جامہ کسی را بدہد گرفتن و قبول کردن دعوت ازین کس جائز است یا نہ بینوا توجروا

سوال ماقولکم دام ظلکم زن طوائف سے نکاح جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا — ۳

جواب جائز ہے مگر بکراہت وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بدلی غلہ کی بیع قبل آنے فصل کے روپیہ دیدیا گیا ہے اور جو نرخ قرار پایا وہ لے لینا درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر بیع سلم ہوئی ہے بغیر تعیین مبیع وغیرہ شرائط سلم کے تو بیع صحیح نہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم حالت جنابت مین حجامت بنوانا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم زن حاملہ سے مباشرت کرنا درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

سوال [illegible] مین رکھنا درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر مستلزم بہ تشبہ نہو تو مضائقہ نہیں ہے وہو العالم

سوال غلبہ شہوت سے اگر مذی باہر آئے یا دست بازی کرنے سے باہر آئے بدون پاک کیے اوس کپڑے کے نماز صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب مذی طاہر ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم تجارت غلہ کی کیسی درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب موافق احکام شرعیہ کی جائز ہے وہو العالم

سوال سود لینا مشرک سے درست ہے یا نہیں

جواب درست ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم شخصی بعمر پنجاہ سال است و از عنفوان جوانی مرض سوزاک دارد و حالا ہم از چہار پنج سال در عوارض مثل تپ لرزہ مبتلا ماند کہ ضعف عائد حال اوست و بسبب سوزاک بجانب جیب زیر انثیین ناسور ہم دارد بوقت خواب بحالت احتلام ہمہ لذتی کہ در انزال میباشد حاصل میشود مگر منی مطلق خارج نمیگردد بلکہ بر پارچہ ہم اثری پیدا نمیشود پس درینصورت غسل واجب گردد یا نہ بینوا توجروا

جواب [illegible] تا وقتیکہ منی خارج نشود [illegible]

[illegible]

کا اوسنے چچا خلاف کے حسب خواہش برادر مرحوم ا
تبعے والد ماجد دختر مذکور جیسا کہ رواج ملک ہندوستان مین
ہے اوسی طور سے استمزاج لیکر ہمراہ ہمشیرہ زادہ حقیقی
برادر مرحوم اپنے مطابق شرع شریف عقد کردیا ہی
الحال والدہ ثانیہ دختر مسطور بطمع نفسانی حسب خواہش خود
جبراً انکار کراکے یہ چاہتے ہے کہ اوس عقد کو باطل
کراوے کسواسطے کہ ابتک وہ دختر اوسکے قبضہ
اختیار مین ہے آیا ایسی صورت مین عقد اول باطل
ہوسکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ دختر اجازت دے چکی ہے تو اب
انکار اوسکا مسموع نہوگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ توبہ گناہون سے قبل از
وقت نزع کسوقت مین کسوقت تک ہوسکتی ہے اور
زید معاصی کبیرہ وصغیرہ کا مرتکب اور اون پر مصر ہے
اور بحرمت گناہان کے بدل قصد رکھتا ہے کہ وقت مرنے
توبہ کرلونگا پس اگر زید ایسی صورت مین موت سے
پہلے درحالیکہ وہ قصد توبہ رکھتا تھا تائب ہوجاوے تو
توبہ اوسکی صحیح ہے یا نہین اور اگر نہین ہے تو بصورت
مذکورہ کس حالت مین فوت ہوا اور بصورت صحت
ایسی توبہ حالت نزع مین بھی ہوسکتی
ہے یا نہین اور عمرگاہ توبہ نزع مین صحیح ہے یا نہین بینوا

نے بھی توبہ کرے تو مقبول ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم کافر نے زندہ مچھلی پانی سے
نکالی اور پانیسے نکلکر مرگئی اور وہ کافر
کہتا ہے کہ پانیمین سے زندہ نکالی
اور چند کفار بھی زندہ نکالنے کی گواہی دیتے ہین
قول القرآن صحیح ہے اور نکالنے والا اور شاہد
اس سے واقف نہین کہ اہل اسلام مردہ مچھلی نہین
نہین کھاتے تو لینا اور کھانا ایسی مچھلی کا جائز
یا نہین اگر جائز نہین تو کیا وجہ کیونکہ مچھلی کو غیر
پانیسے زندہ نکالتے ہین بینوا توجروا

جواب گواہی کفار پر اعتماد نہین ہوسکتا

سوال ماقولکم مد ظلکم جناب امیر علیہ الصلوٰۃ
والسلام قبر مین مومنین وکافرین تشریف لاتے
یا نہین اگر لاتے ہین تو کافر کو کیا فائدہ ہوا
اور مومن کو خواہ کامل الایمان ہو یا ناقص الایمان
سوال نکیرین مین تعلیم وتذکیر عقائد فرماتے ہین

جواب مومن کی قبر مین آنا جناب امیر علیہ السلام
کا بعض احادیث سے ثابت ہے اور کافر
قبر مین آنا کسی حدیث مین وارد نہین ہوا

سوال ماقولکم مد ظلکم کہ تصویر عکس جسکو

فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ بلا قرات
ے واجب پڑہنا جائز ہے یا نہین اور نیز نماز
نوافل وغیرہ بلا قرات جائز ہے یا نہین اور
قرات سیکھتا ہے الا اب تک جسقدر نماز
ہوگا نہ بلا قرات پڑہین وہ محسوب ہونگی
ین اور اگر نہ محسوب ہونگی تو زید کیا کرے اور
ہ کو تا سیکھنے قرات کے نماز یومیہ کو ترک کرے
بعد سیکھنے قرات کے پہر شروع کرے یا کیا بینوا توجروا
ب بعد سیکھنے قرات کے اعادہ اگلی نماز ونکا
نماز بان معلم اور حصول مشق کے نماز یومیہ
تک مین پڑہا کرے اور اگر ممکن ہو جسقدر
قرات جانتا ہے اوسیطرح نماز کو ادا کرے اور بعد
نہ قضا کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
سوم جو نماز جمعہ میں سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ پڑہنے سے
صحیح ہو جائیگی یا نہین بینوا توجروا

جواب تین مرتبہ پڑہنا اچھا ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم محکمہ انجنیری کے امیر
کتاب وکتاب متعلقہ عمارت کے اور کوئی کام نہین

نوکری ہوئے سود چار
معنے کوئی کاغذ نہین آتا جب آیا پڑھ دیا کبھی نگری
جواب لکھا کبھی فارسی لکھی سوائے عمارت سرکاری
کے کہ رفتار عام ہے اور کسی قسم کا کاغذ نہین آتا یا دل
وغیرہ کبھی کرنا پڑتا ہے یا قلم وغیرہ بنانا پڑتا ہے
سوائے اسکے کوئی کام نہین محض بیکار بیٹھا رہنا ہی
اسصورت مین یہ نوکری منشی گری کی جائز ہے یا
ناجائز بینوا توجروا

جواب ظاہر اسمین مضائقہ نہین ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ گوسفند کو غیر مسلمان
ذبح کرتا ہے مگر ہندو ٹھیک ٹھیک حلق کے ہوئے ہی بعد ذبح کے
دونون نے اوس گوسفند کو چھوڑ دیا بعد چھوڑ دینے کے
وہ جانور سرد ہوا اوس گوشت کو کھانا جائز ہے
یا نہین اور مقام بوندیل کھنڈ مین کھٹیک ہندو
صاف یہی کرتے ہین اور فروخت بھی کرتے ہین بینوا توجروا

جواب جبتک کہ علم مسلمان کے ذبح کرنیکا اوس کا
نہین کھا سکتا اور اگر ثابت ہوجائے تو بعد طہارت کے
کھا سکتا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم نیت نماز مین ہاتھ
چاہیے یا نہین اور لام مین بکنا چاہیے کہ نماز
وقت کی پڑہتا ہون ادا واجب قربۃ الی اللہ

نہیں ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم زید نے پائجامے مین جسمین دہبا
لگنے کا ہے مسلمان دہوبی کو دیا اور جس شخص کی معرفت
دیا اوس سے فہمائش کردیا کہ دہوبی سے کہدینا کہ پائجامہ
نجس ہے خوب دیکہکر دہبہ چہوڑادے اور پاک کرلے
صرف اظہار نجاست سے بعد دہونے کے وہ پائجامہ
پہنکر زید نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین یا کچہہ ضرورت
اظہار کی نہین ہے دہوبی صابون لگاکر دہوتا ہے
اور دہبہ چہوڑاتا ہے جب کپڑا مسلمان دہوبی
لاوے بلاتکلف پہنکر نماز پڑہ سکتا ہے بینوا توجروا

جواب اگر وہ دہوبی آب کثیر مین دہوتا ہے
اور اعلام نجاست کا اوس سے کردیا ہے تو وہ
کپڑا پاک ہے اور نماز اوس سے درست ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم [illegible] کے عقد کی
کوشش کرنا ساتہ دختر حلالہ کے جائز ہے یا نہیں بینوا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم جلد نماز پڑہنے سے صحت
نماز مین کوئی خلل تو نہین ہے یعنے نماز زید صحیح
ہوجائیگی یا جلد نماز پڑہنے سے بطلان نماز ہے
مستفسر [illegible] شاہ [illegible] بینوا توجروا

جواب اگر قرأت اور باقی اذکار اور افعال

دو لوگ کے یہان کہانا کہاتا ہے جو چیز یہان سے [illegible]
کی بکر کہانا دعوت وغیرہ مین زید کے یہان کہاتا
ہے یا نہین بکر کو علم اس بات کا ہے کہ زید کہانا
جو چیز جہان پاتا ہے خریدتا ہے بینوا توجروا

جواب جب تلک بعینہ اشیاے دعوت کے
ثابت نہو کہا سکتا ہے وہو العالم

سوال ما قولکم مدظلکم جہانسی مین حلوائی [illegible]
اور کل مسلمان واقف ہین کہ ہندو حلوائی کے
کی شیرینی مجلس مین استعمال نکرنا چاہیے بلکہ استعمال
بہی نہین ہوتا اور بتاشا وغیرہ اکثر مسلمان گہر مین
بنا سکتے ہین اسصورت مین مجلس مسلم کے یہان
کا حصہ بلا استفسار اوسکے کہ یہ چیز کہانسے خریدی
یا مکان مین تیار کی جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر احتمال مکان مین نبوانیکا یا اوس کسی [illegible]
لینے کا ہو تو کہا سکتا ہے والا احتیاط بہتر [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین
زید کہ زمیندار تہا اوسکی دو زوجہ تہین زوجہ اول [illegible]
ایک پسر ایک دختر زوجہ ثانیہ سے چنانچہ بعد قضا کرنے
زید کے پسر و دختر سے باہم جہگڑا ہے بس موافق
شرع کے املاک زید مین ثلث حصہ دختر کو ملیگا یا ثلث
سے زیادہ بینوا توجروا

زینب کے مرگئین مین تو متروکہ اوسکا تین سہم پر تقسیم
ہوکر دو سہم پسر کو اور ایک سہم دختر کو ملیگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے مین علماے دین اس مسئلہ مین کہ
زید و ہندہ دختر زید کا مذہب امامیہ اثنا عشریہ تھا
بعد فوت زید ہندہ نے مذہب اپنا چھوڑ کر مذہب
عیسائی اختیار کیا اور اب ترکہ زید مین وراثت اوسکو
ہے پس بصورت مذکورہ ہندہ متروکہ مورث مین
کچھ حق وحصہ پاویگی یا نہین بینوا توجروا

جواب کچھ نہین ہوٰنچیگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ہمارے مذہب مین کہ نماز
مین بعد سورۂ فاتحہ کے ایک اور چھوٹا سورہ پڑھا
جاتا ہے کیا بڑا سورہ پڑھنے کی ممانعت ہے بینوا
جواب ممانعت نہین ہے جو سورہ چاہے پڑھے
مگر غلطائم اور وہ سورہ جسکے پڑھنے سے وقت نماز
خارج ہوجاے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم جرم کس جرم پر اپنی زوجہ
کو طلاق دیسکتا ہے اور طلاق کے دیتے وقت گواہ بھی
ہون اور گواہ کسقدر ہون اور کیسے ہون بینوا توجروا

جواب مرد کو جرم اور غیر جرم دونون مین طلاق دینے کا
اختیار ہے طلاق دیسکتا ہے اور طلاق بغیر حضور عدلین
اور باقی شرائط کے نہین ہوسکتا وہو العالم

ہے اور وہ عورت ممتوعہ زید کی ایک شیعہ مرد
چنانچہ اب زید عورت ممتوعہ کی ہمشیرہ حقیقی سے متعہ
کرسکتا ہے یا نہین

جواب جبتک وہ متعہ مین ہے نہین کرسکتا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ایک عورت کا شوہر مرگیا اور وہ
عورت حاملہ ہے حمل اوسکے شوہر کا ہے اس صورت
مین وہ عورت بعد وضع حمل کے یا حالت حمل مین
نکاح یا متعہ کرے کچھ تعداد ماہ ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب بیوہ سے عقد بے انقضاے
عدہ نکرنا چاہیے اور اگر حاملہ ہو تو عدہ
اوسکا ابعد الاجلین یعنے مدت عدہ
اور زمان وضع مین جو طولانی ہو وہی انقضاے
عدہ مین معتبر ہوگی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اور
مفتیان شرع متین اس باب مین زید نے ایک دختر شیرخوار اور
ایک زوجہ منکوحہ کو چھوڑ کر انتقال کیا بعدہ زوجہ
زید متوفی نے نکاح اور کیا ہے اور دختر مذکورہ اوسکی
پاس ہے اب برادر زید متوفی چاہتا ہے کہ
بھتیجی اپنی یعنے دختر زید متوفی کو اوسکی ماں سے
لے اور مادر دختر مذکورہ راضی نہین ہے آیا اس

سے متعلق ہوگی۔ وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ زینب بعمر سیزدہ سال رسیدہ است و پدرش را کہ خدائی اوشان منظور نیست و مادرش میخواہد کہ عقد کند آیا رضامندی کسی بکار آمد است و عقد مذکورہ بچہ صورت خواہد شد بینوا توجروا

جواب زینب اگر رسیدہ است بر نفس خود در اختیار است وہو العالم

سوال ما قولکم طفلیکہ بعد از چہار ماہ یا زائد ازان در شکم مادر بمیرد و از دست او رامیتوان آورد پس اگر پارہ پارہ کردہ او را بیرون آرند آیا تغسیل و تکفین او چگونہ کردہ شود بینوا توجروا

جواب در ینصورت جمیع اجزاے او را شل دیگر [illegible] وہو العالم

سوال ما قولکم و لعم طفلکم در کفن عطر بالیدن مستحب است یا نہ بینوا توجروا

جواب خوشبو کردن کفن غیر از کافور مکروہ است واللہ اعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ در نماز میت ہم میباید کہ امام مشروط باشرائط باشد یا درین نماز شرط

و مراعات ان خالی از احتیاط نہیں ہے وہو العالم

سوال ظرف گلی کو ہنوز نے نیلایا طہارت اوسکی بدون آگ کیونکر ہو سکتی ہو اگر ہو سکتی ہے تو کیونکر اور طہارت تو پیالہ آبگیر ہ کسطرح پر ہو سکتی ہے بینوا توجروا

جواب تطہیر ظروف گلی کی آب کثیر مین ہو جاتی اور اگر آب کثیر نہو تو آب قلیل و سہین ڈالکر حرکت دی یا باہر کر خالی کر

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ اگر کوئی عورت کسی زن صالحہ کو خواہ شرارت نفس یا اغواے والدین سے متہم بزنا کرے اور ہنگام تحقیق ثبوت نہوی پس موافق شرع شریف کے اوس کا ذبہ پر کسطرح کا جرم یا سزا ہو سکتی ہے یا نہیں

جواب صورت مرقومہ مین اگر قذف سے عا ثابت ہوگا البتہ وہ عورت کہ جسنے اتہام کیا ہی مستحق حد قذف ہوگی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ جو قوم سادات سے ایسی ہین کہ اکثر اونسے گناہ کبیرہ و صغیرہ سرزد ہوتے ہین تو اونکو سزاے اعمال مین ادخال جہنم ہوگا یا نہیں اور اونکو عذاب ہوگا یا کسطرح سے آیا جہنم مین شاداب ہونگی یا نہیں یا سطرح مہر شل جہنم ہے یا کیا بینوا توجروا

جواب بعض سوالات سے ثابت ہوتا ہی کہ

شرع متین اس مسئلہ مین کہ کتب ادعیہ مین جو کہ ایک
دادائے نماز شب کے تحریر ہین کہ رکعت دوم مین
بس مرتبہ سورہ توحید پڑہے یا بمقام اوسکے
اگر فرصت نہو تو ایکمرتبہ سورہ قل یا ایہا الکافرون
پڑہے اور وہ چار نمازین اور آٹہ رکعتین ہین اگر
نماز صبح کیطرحسی چار نمازین پڑہی جائین بغیر ادائے
بس مرتبہ قل ہو اللہ خواہ سورہ قل یا ایہا الکافرون
کے تو نماز صحیح ہوجائیگی یا نہین اور نماز وتر
جو مقید ہے کہ بعد سورہ حمد کے سورہ قل
اعوذ برب الناس اور سورہ قل ہو اللہ احد تین تین
مرتبہ خواہ ایک ایک مرتبہ اور بعد اسکے قنوت اور
بعد اسکے تسبیح استغفار اور بعد اسکے دعا چالیس مومنین
و مومنات زندہ و مردہ کے عوض اسکے بعد سورہ
حمد کے سورہ قل ہو اللہ ایک سورہ پڑہ کے استغفار
و قنوت ادا کرکے نماز کو تمام کرے تو نماز وتر
ادا ہو جائیگی یا نہین بینوا توجروا

جواب پڑہ سکتا ہے و ہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بپاسبانی و محافظت
اشیائے حلال و حرام یا دیگر اسباب کفار وغیرہ
کرے اجرت جائز است یا حرام بینوا توجروا

احکام جور و غیر اسلام حلال است یا حرام بینوا توجروا

جواب اگر عرفا داخل اعانت فعل حرام باشد نتواند نمود

سوال اگر تجارت یا خرید اشیا از زر قرضہ گرفتہ کنند
و ادائے آن زر از تنخواہ نوکری ناجائز یا مشتبہ نمایند
تجارت لان اشیا جائز خواہد شد یا نہ

جواب ظاہرا خلل در تجارت درانصورت نخواہد
بود لکن مشغول الذمہ بحقوق واجب الادا خواہد ماند

سوال ماقولکم دام ظلکم جائیکہ عدلین بشرائط شرعیہ
یافتہ نمی جاین تو طلاق و شہادت کسطرح پر وقوع ہو بینوا

جواب واسطے طلاق کے مجتہد کو لکھہ بہیجے اور
امر شہادت متعلق ہے حاکم شرع سے جیسا کہ محل ہو گا
ویسی شہادت وہ لے گا و ہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلکم حد عقاب لواطہ نعوذ باللہ منہا
کہ موجب حرمت عقد مادر و خواہر و دختر مفعول بر
فاعل میشود از حدیث صحیح چہ ثابت است و در صورت
ظن یا شک فعل مذکور اگر کسی با چنین زنان عقد کند
عقد و مواقعت صحیح است یا نہ و در صورت عدم صحت حکم
اولاد چیست و در ترک ضرورت طلاق ہم ہست یا نہ بینوا

جواب لواطہ کبیرہ موبقہ ہے اور صورت ثبوت مین
مان اور بہن اور بیٹی موطو کی واطی پر حرام ہوجاتی
ہے اور صورت شک مین اجتناب اچہا ہے اگر صورت

ہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم در امر مشتبہ الحرمت والوجوب عمل مطابق استخارہ میتوان کرد بیانہ

جواب استعلام وجوب وحرمت در موضوعہ مشتبہ

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ زید بصورت اعلے فوت ہوا ایک زوجہ منکوحہ اور دو پسر از شکم زوجہ مذکور ویک طوائف ممتوعہ ویک دختر ویک پسر از شکم طوائف ممتوعہ مذکور بوارث چھوڑے کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ باہم تقسیم اسطرحکہ دو ثلث ترکہ زید متوفے پر دو پسر اور زوجہ منکوحہ قابض ہوئی اور ایک ثلث پر طوائف ممتوعہ اور دختر وپسر متصرف ہوئے بعد ایک پسر زوجہ منکوحہ لاولد فوت ہوا بعدہ زوجہ بھی فوت ہوئی ایک پسر حی اور دونوں ثلث پر قابض ہوا چنانچہ اب تک اولاد پسر حی مذکور قابض ہے اب طوائف مذکور اور پسر اوسکا لاولد فوت ہوا ہا اب صرف دختر طوائف ممتوعہ اور زوجہ پسر فوت شدہ اور ایک پسر زوجہ منکوحہ سے یہ باقی رہے اور جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اوسنے چھوڑی اب وہ ترکہ کسطرحپر تقسیم ہوگا اور کس کس قدر کسکو کسکو پہونچیگا بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومہ جو کچھ بحسب شرع پسر ممتوعہ کو پہونچا [illegible]

[illegible] اور وہی [illegible] کو [illegible] وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم - زید دو زوجہ رکھتا [illegible] ایک ہندہ دوسرے زبیدہ ہندہ سے [illegible] وسالک دو پسر و از زبیدہ سے خالد ایک پسر [illegible] ترکہ زید سے آٹھ آنہ مالک نے اور سالک [illegible] اور آٹھ آنہ خالد نے بالمناصفہ پایا مالک سوا [illegible] زاہد اور عابد اور سالک پسر اور مالک خود [illegible] اور خالد سے عبیدہ ایک دختر اوسکو [illegible] کے عقد کرکے مرگیا اور عبیدہ نے حمیدہ ایک [illegible] نابالغ اپنی چھوڑکر قضا کی اب حمیدہ بھی بعمر دو [illegible] سالگی ناکتخدا فوت ہوئی زین پدر حمیدہ [illegible] پس ترکہ حمیدہ پدر حمیدہ پائیگا یا سالک او [illegible] مالک کو پہونچیگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں متروکہ شرعیہ [illegible] کا والد حمیدہ کو پہونچیگا لیکن جسقدر خالد [illegible] زیادہ اپنے سہم سے پایا ہے اگر وہ بوجہ [illegible] منتقل طرف خالد کے نہیں ہوا تو مطالبہ [illegible] سالک اور ورثہ مالک کو بحسب سہام اپنے [illegible] پہونچیگا وہو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم زید کو غسل مس میت [illegible] ضرورت تھی اور زید مذکور خشک و تر بھا [illegible]

...اور ... سے ضرورت نہوی
... یا نہین بینوا توجروا
جواب اوسپر غسل نہین ہے وہو العالم
سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے قسم دروغ کہائی
... الکتب والتنزیل یا قبر پنجتن پاک یا ائمہ معصومین ع
... یا کلام مجید یا کعبہ یا مسجد یا امام باڑہ کے پس زید
... تو کفارہ دینا کسقدر لازم ہوگا اور کفارہ
... لیا دیا جایگا بینوا توجروا
جواب اگر یمین غموص ہے تو کفارہ نہوگا البتہ
... عاصی ہوگا وہو العالم
سوال ما قولکم دام ظلکم بہادر مرزا نے انتقال
... کیا اور وزیر بیگم دختر صلبی اون مرحوم کی مستحق ہوئی
اور برادران اور خواہران علاتی اون مرحوم کی
... نے اقرار تحریری واقعی اپنے عدم استحقاق کا کیا ہے
... صورت مین کسی قسم کا حصہ کسی صورت سے
... خواہ جنس برادر و خواہر موصوف کو پہونچتا
... ہے یا نہین اور اگر کچہ برادر علاتی ممدوح کو ملے
... تو حق تلفی یتیمہ مذکورہ کی ہوگی یا نہین بینوا توجروا
جواب باوجود اولاد کے بہائی بہنونکو کچہہ
... نہ ملیگا وہو العالم
سوال کیا فرماتے ہین علمائے

... نجاف لگا کر نماز پڑہ سکتا ہے یا نہین مفصلا
اور شرح وجا ارشاد ہو بینوا توجروا
جواب جائز ہے وہو العالم
سوال کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ
مین کہ نثار مہدی لاولد برادر سید محمد اکبر
را و زوجہ خود را گذاشتہ قضا کردہ باشند
سوائے سید محمد برادر و یک زوجہ مرحوم از ترکہ
اش بدیگرے ہم خواہد رسید یا نہ و اگر فقط ایشانرا
خواہد رسید نثار را در چہ قدر خواہد رسید و زوجہ را
چہ قدر خواہد رسید بینوا توجروا
جواب درانصورت اگر وارثے اقرب یا مساوے
برادر نباشد ربع بزوجہ غیر از مستثنیات و مابقی
ببرادر خواہد رسید وہو العالم
سوال صورت دوم کہ بعد سید محمد برادر
خود امامی بیگم زوجہ برادر و شوکت حسین خلف برادر دیگر
زوجہ خود گذاشتہ نثار مہدی لاولد فوت شد
تا سوائے شوکت حسین برادر زادہ و زوجہ
خود بدیگران ہم خواہد رسید یا نہ یعنی سوائے بنتان
امۃ النقی ہمشیرہ خالہ زاد را نیز خواہد رسید یا نہ
و اگر برسد تا خالہ زاد را چہ قدر و برادر زادہ را
چہ قدر و زوجہ را چہ قدر خواہد رسید بالتفصیل

سوال ما قولکم مدظلکم شیخ حسین مرحوم نے وفات پائی اور پانچ پسر اور ایک زوجہ کو صاحب اولاد یعنے بیٹے اور دختر اسی زوجہ کے بطن سے ہین وارث چھوڑا متروکہ متوفے کسطرح پر تقسیم ہونا چاہیے اور زوجہ کو حق اور حصہ کس مقدار پر ملیگا متروکہ متوفے مین زمین مزروعہ او غیر مزروعہ اور اسباب اور مکانات سکونتی اور اثاث البیت اور کلام مجید اور کتب دینی و دنیوی وغیرہ ہین ان متروکات مین سے زوجہ کو کس کس چیز مین حصہ ملیگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ من الدیون المہر یہ ثمن زوجہ کو اور باقی اولاد پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور حرمان زوجہ ذات الولد مین زمین وغیرہ سے علمانے اختلاف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ محروم نہوگی او نہ مصالحہ پر بہتر ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ ہندہ برادر ماموں زاد اور چچا زاد اور پھوپھی زاد اور ایک برادر علاتی کو چھوڑ کر مر گئی تو ترکہ کس کس کو ملیگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین تیلے بھائی کو ملیگا واللہ اعلم

کون ہے اور کس کو کسقدر تقسیم ہوگا بینوا تو

جواب صورت مرقومہ مین نصف شوہر کو ا

نصف چچا زاد بھائی کو ملیگا اگر کوئی وارث او

اوسکے نہو واللہ اعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم ایک شخص غلام ابنا

کر مرا اور کوئی وارث اوسکا نہین ہے اور

مومن محتاج وہان پر موجود ہین تو وہ مال ک

مفصلاً ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب وہ مال امام ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم مدظلکم اگر زمین کافر کی ہے

تو بلا اجازت اوسکی نماز وہان پڑھ سکتا ہے یا

اور اگر وہ کافر وہان پر موجود نہین ہ

تو کیا کرے بینوا توجروا

جواب اگر وہ کافر حربی ہے تو ظاہر اعتبا

اجازت کی نہین ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیا

شرع متین اس صورت مین کہ ادخال

بلا انزال مین غسل واجب ہوگا یا نہین بین

جواب غسل کرنا چاہیے وجو

یا احتیاطاً واللہ اعلم

سوال کیافرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
کہ ایک مسلمان کافر ہوجائے اور پہر جاہے
مسلمان ہوکر دین اسلام قبول کرے تو آیا وہ مسلمان
ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر مرتد ملی ہے تو توبہ اوسکی قبول ہوجائیگی
اور مرتد فطری کی ظاہر مین توبہ قبول نہوگی لیکن توبہ

سوال ماقولکم دام ظلکم ایک شخص اولاد اور
زن ممنوعہ چہوڑ کر مرگیا آیا زن ممتوعہ بھی متروکہ
اوسکے حصہ کچہ پاوے گی یا محروم رہیگی بینوا

جواب اگر متعہ مین شرط توریث نہین ہوئی
تو نہ پاوے گی وہو العالم

سوال کیافرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ اکثر بلاد ہندوستان مین جابجا عشرہ
مین معتقدین ہندو و مسلمان دلدل بناتے
ہین اور بعد ختم عشرہ محرم وہ گہوڑا جو دلدل بنایا
ہے سادات عظام کو مالک دلدل دیدالتا ہے
اکثر کہ جو گہوڑا بنام جناب سید الشہدا علیہ السلام
وقف او منسوب ہے اور سادات اولاد حضرت
ہین پس سادات مستحق پاتے اس گہوڑے کے ہین
حفاظت اور خدمت دلدل کی سادات سے متعلق
جاہیے یا دیگر اقوام خلاف ملت و مذہب سے
کے اپنے صرف مین لانا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر وہ گہوڑا وقف کردیا گیا ہے تو مالک کی
ملک سے خارج ہوجائیگا اوسکو تصرف مالکانہ اوسمین
نکرنا چاہیے اور اگر کسیکو دیدالا ہے تو موہوب لہ
کا مال ہوگا وہو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ زید نے خمیناً تین سو روپے اپنے
تنخواہ کے کسی سرکار مین جمع کیے اور کچہ اسباب
نقد چہوڑ کر مرگیا اور وارثونمین مرحوم و مغفور کے
ایک زوجہ اور ایک دختر اور ایک مان اور ایک نواسا
کہ جسکی مان حیات مین اپنے باپ کے مرگئی اور ایک
پسر از بطن حرم کہ جو زوجہ زید کے میکے سے ہمراہ جہیز
کے آئی تھی اور بلا اجازت زوجہ کے اوس سے صحبت
داری کی وہ حرم اور ایک بھائی حقیقی اور ایک بہن
موجود ہین اب ان اشخاص مین کون کون کس قدر
اس جائداد مین حصہ پائینگے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین سدس مان کو اور ثمن زوجہ
کو ملیگا اور باقی سے ایک حصہ بیٹی کو اور ایک سہم
حرم کو بیٹے کا اگر احتمال ولادت اوسکا لوطی
شبہ ہے اور اگر زنازادگی بہ نہج شرعی ثابت ہوجاوے
تو بھی محروم ہوگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر آیۃ الکرسی کسی آباد نباشد

لکن حصول ثواب این نماز خاص مختص بطریقہ خاصہ
است کہ منقول شد وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم عورت نکاح کس حالت مین
بلا طلاق کے باہر ہو سکتی ہے ـــ بینوا توجروا

جواب اگر کوئی سبب اسباب فسخ سے پایا جاے
مثل عیوب مجوزہ فسخ اور تدلیس کے فسخ عقد ہو سکتا ہے
اور اسیطرح بیع عقد فضولی وغیرہ کے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر عورت فاحشہ کسی کے
عدہ مین نہو اور اوس طہر مین زنا بھی نکیا ہو تو
نکاح او متعہ مین اوس کو لاسکتے ہین دیگر گذارش
یہ ہے کہ معنی عدے کے کیا ہین اور عدہ کسے
کہتے ہین بینوا توجروا

جواب اگر اوس طہر مین زنا نہین کیا ہے تو نکاح
او متعہ اوس سے علی الکراہت جائز ہے اور عدہ
نام اوس مدت کا ہے کہ جسمین بحکم شریعت عورت کو
نکاح ثانی سے بعد مفارقت شوہر کے باز رہنا چاہیے

سوال ماقولکم دام ظلکم نیبرباد شتر اور عود کہ
ایک قسم کی لکڑی ہے کہ معجون وغیرہ مین پڑتے ہی
اور پوست تخم مرغ آیا ان تینون چیزونکا کہانا جائز ہے یا نہین

جواب جائز ہے اگر کوئی جہت ضرر کی نہو وہو العالم

مال منقولہ اور غیر منقولہ یعنے اراضی وغیرہ [illegible]
الخ حق و حصہ زوج کا ہے یا نہین اور اگر ہے
تو کسقدر اور اگر وارثان پدری زوجہ دعوی
جہیز او سکی کا او سکے زوج سے کرین تو [illegible]
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین نصف زوج
اور نصفا ورثہ شرعیہ کو پہونچیگا مگر حق
شوہر کا مقاصہ شرعی نصف مہر مین اور ور[illegible]
کر سکتے ہین وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ بسبب [illegible]
حجرات ہنود بوجہ تعذر رنگ خضاب وسمہ حکم [illegible]
ہے مگر تا زوال رنگ ہو نجاست باقی رہیگی یا [illegible]
ہوے رنگ وغیرہ آب قلیل یا کثیر مین ہو جب تطہیر
نماز کے ہوگا یا نہین اور یوہین رنگ خضاب [illegible]
وپا مین تا باقی رہنے رنگ کے نجس ہے مثل [illegible]
ساختہ مشرکین کے تطہیر ظاہری واسطے نماز
کے درست ہوگی یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر اجزاے بالغہ وصول
سے جلد پر باقی نہون تو طاہر [illegible]

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اور
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید
جائداد غیر منقولہ اور ایک زوجہ اور دو بیٹے اور ایک
بیٹی چھوڑ کر مر گیا بعد چند عرصہ کے زید کی زوجہ
نے بھی انتقال کیا آیا ایک دختر اور دو پسر زید کے ہر
تقسیم جائداد غیر منقولہ کیونکر ہونا چاہیے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ زید اور زوجہ
زید پانچ سہم پر منقسم ہوگا دو دو سہم ہر ایک
بیٹے کو اور ایک سہم بیٹی کو ملے گا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید میگوید کہ عطیۂ ظالم گرفتن
جائز است در صورتیکہ غصب آن یقینی نباشد عمر
میگوید کہ اگرچہ غصب آن ثابت باشد گرفتن آن جائز است
اگرچہ این امر حاجت استفسار نداشت و عدم جواز آن بدیہی
است نزد عقل لیکن برای تشفی عمر نوشتہ شد بینوا توجروا

جواب عطایاے حکام بر دو قسم باشد خراجیہ و غیر خراجیہ
خراجیہ آنست کہ از احکام باسم خراج و زکوٰۃ رعایا میگیرند
و غیر خراجیہ غیر آن حکم اول آنست کہ ہر گاہ حاکم چنین
مال را بکسی دہد تواند گرفت اگرچہ مالکش معلوم نباشد
و در عطایای غیر خراجیہ شرط است کہ بعینہ حرمتش معلوم نباشد
و بعضے این شرط را در ہر دو قسم اعتبار کردہ اند وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم اس مسئلہ مین کہ زید نے

دو ماہ کے زید مذکور بوجہ کسی حیلہ کے باہر چلا گیا
چار برس تک کچھ اوسکی خبر حیات و ممات کی معلوم
نہین ہوئی من بعد دریافت حال عمر مذکور کے
کہ زندہ ہے زید نے ایک خط اوسکو بایں مضمون
لکھا کہ زوجہ تیری حد بلوغ کو پہونچی ہے خبر گیری
نان و نفقہ کے واجب ہے در جواب اوسکے عمر نے
لکھ بھیجا کہ مینے اپنا دوسرا عقد یہان پڑھا لیا اور اوس
سے اولاد بھی ہوئی ہے مجکو اب اوس سے کوئی واسطہ
نہین رہا تمکو اختیار ہے خواہ اوسکا دوسرا نکاح
کردو یا نکرو مجکو کسیطرح کا مطلب اور غرض نہین اور
نہوگا چنانچہ زید نے تین خط پے در پے بھیجے اسی
مضمون کے مگر اوسنے وہی جواب بھیجا اب زید کو اختیار
ہے کہ عقد اپنی لڑکی کا دوسرے شخص سے کرے
یا نکرے بینوا توجروا

جواب بلا وقوع طلاق عقد ثانی صحیح
نہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم در رسالہ زینۃ العباد
فارسیہ کہ منسوب بشیخ زین العابدین مازندرانی
حال مجتہد کربلا نوشتہ است کہ امام اگر در نماز
جمعہ بلا نیت امامت نماز کند بہ نیت صرف جمعہ بفضیلت
ثواب نماز جماعت میتوان یافت بینوا توجروا

نکند وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ زید نے مادر علاتی
زینب سے برسم حکایت بیان کیا کہ مین چاہتا
ہون کہ عقد سماۃ زینب کا ساتہ بکر کے ٹھہرا دون
اور اوس جلسے مین مسماۃ زینب بھی کہ جو بالغہ اور
رشیدہ ہے موجود تھی الا زینب سے نہ پوچھا
اور نہ زینب نے اقرار کیا نہ انکار کیا اور زینب
دو برس سے بہ تجویز اپنے باپ کے مسمی خالد سے
منسوب ہے بعد ازان حسب بیان زید کے ایکدن
اور حسب بیان بکر آٹھ دن کے بعد زید نے زینب
کی غیبت مین بلا ایجاب وقبول شرعیہ عقد زینب
کا بکر کے ساتہ فضولی واقع کیا اور فوراً ایک خط
بنام مادر علاتی زینب کے بدین مضمون لکھہ بھیجا
کہ مین نے عقد زینب کا بکر کے ساتہ فضولی پڑھا
دیا اور خط مذکور بعد وقوع عقد سوا پہر کے بعد
پاس مادر علاتی زینب کے پہونچا چنانچہ بسماعت
مضمون خط اوسیوقت زینب نے انکار کیا
پس یہ انکار اور ناراضامندی زینب کی واسطے
فسخ عقد کے کافی ہے یا نہین اور عقد زینب
کا ساتہ خالد کے کہ جسی تجویز اپنے باپ کے منسوب
ہے ساتہ ایجاب وقبول شرعیہ کے جائز ہوگا یا نہین

کیا ہے تو وہ عقد فسخ ہوجائیگا واللہ اعلم

سوال ماقولکم دام ظلکم عقد فضولی بالغہ
اور رشیدہ دونونکے واسطے پڑہنا جائز ہوگا
یا صرف نابالغہ کے واسطے بینوا توجروا

جواب تخصیص عقد فضولی کی نابالغہ کے واسطے
نہین ہے بلکہ بالغہ ورشیدہ کا بھی فضولی ہوسکتا
ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم زید نے ہندہ سے
تذکرہ کیا کہ تمہارا عقد بکر کے ساتہ پڑہا دین ہندہ
نے نہ اقرار کیا نہ انکار کیا تو ایسی حالت مین
عقد فضولی پڑہا جائیگا یا غیر فضولی اگر فضولی
پڑہا جاوے تو جائز ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر فضولی پڑہا جاوے جب بھی صحیح
ہوگا اور اگر قرائن سے ثابت ہوجاے کہ سکوت
بسبب رضامندی کے ہے تو عقد لازم بھی
پڑہ سکتا ہے لیکن سکوت غیر باکرہ مین
کافی نہوگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم ماموں حقیقی بھانجے
حقیقی کا ولی ہوسکتا ہے یا نہین باوجودیکہ
بالغہ ورشیدہ ہو شرعًا ارشاد فرمائیے بینوا

جواب نہین ہوسکتا وہو العالم

سوال کیا فرماتے علمائے دین اندرین مسئلہ کہ ایک حامدہ نے اپنے کنیز زکو کہ جو زر خرید حامدہ کی تھین مسماۃ ساجدہ کو واسطے تعلیم اور تربیت کی امانتاً سپرد کین تہمین اور ایک محمود برادر ساجدہ کا تھا اوسنی بحالت امانت مذکورہ اور بدون اجازت حامدہ اور بغیر نکاح و متعہ کے اوسمین سے ایک کنیز مسماۃ ہندہ کو اپنے تصرف مین لایا اور ایک اولاد قسم ذکور سے پیدا ہوئے اور وہ فوت ہوگئی اور محمود نے اپنی زوجہ منکوحہ سے کہا ہے کہ ساجدہ کو اب مین بجائے مادر و ہمشیرہ کے جانتا ہون اور جس مکان مین ساجدہ رہتی تھی اوسمین چند مرد غریب وغیرہ رہتے تھے پھر کنیز مذکورہ سے بعد عرصہ تین چار سال کے کئی اولاد پیدا ہوئین نسبت اولاد کے یہ بیان ہے کہ یہ اولاد محمود سی پیدا ہوئین ہین بالفرض اگر محمود سے پیدا بھی ہوئی ہون اور کبھی نکاح یا متعہ بھی نہوا ہو تو ایسی اولادین بعد وفات محمود کے ترکہ محمود کا شرعاً پانیکی مستحق ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر ثابت ہو جاوے کہ وہ کنیز شرعی حامدہ کی تھی اور محمود نے عالماً عامداً بدون اجازت حامدہ کے مقاربت کی تو جو اولاد اوس سے پیدا ہوئی ہے وارث شرعی اوسکی نہوگی وہو العالم

موجود تھا کسی لڑکی کا عقد نکاح ہوا چونکہ رشید ہنوا وسکا اوس زمانے مین مشکوک تھا اس جہت سے وکیل نے بعد ایقاع صیغ عقد بطور توکیل از جانب منکوحہ احتیاطاً صیغہ فضولی بھی پڑھ دیا تھا اب جو اوس لڑکی کو جو بالغ ہے پوچھا تو اوس عقد کو جائز نہین کہتی اسصورت مین کیا کرنا چاہیے اور اگر بلوغ اور رشد دونو مشکوک ہون تو اوس صورت مین کیا حکم شرع شریف ہوگا عام فہم از روے شرع ارشاد ہو بینوا توجروا

جواب متخاصمین کو رجوع حاکم شرع سے چاہئے

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ بکر مذہب اثنا عشری رکھتا ہے اور ہندہ مذہب سنت جماعت رکھتی ہے پس اسصورت مین از روے شرع شریف کس طریقہ مین عقد ہونا چاہیے بینوا توجروا

جواب احوط یہ ہے کہ صیغہ موافق صیغۂ اثنا عشری کے پڑھا جاوے اور اگر عورت راضی نہو تو دونو طرح پڑھنا چاہیے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ اگر مذہب مورث امامیہ و مذہب ورثاے سنت جماعت باشد اینچنین اختلاف مانع ارث خواہد شد یا نہ بینوا توجروا

جواب نخواہد شد وہو العالم

خون پشه و هم بعض از جوهران یافت که مانع وصول آب
بعضو وقت وضو پس در ینصورت اعاده نماز لازم است
یا نه بینوا توجروا

جواب اگر علم نباشد که وقت وضو حاجبی مثل خون پشه
وضو و نماز لازم نخواهد شد

سوال ما قولکم دام ظلکم در نمازهای یومیه و آنچه
و مند و با اقتصار بر سلام آخر یعنی السلام علیکم و رحمة الله
و برکاته فقط کافی است یا نه بینوا توجروا

جواب کافیست وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم بجای دعائی قنوت قصدا
بر اللهم صل علی محمد و آل محمد کافیست یا نه بینوا توجروا

جواب کافیست وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم مصداق کعب کدام
مقام است پس در مسح پا دست تا کجا کشیده شود
بالتفصیل ارشاد شود بینوا توجروا

جواب کعب بنا بر مشهور عبارت است از قبه قدم
که در وسط پا است و بعضی مفصل ساق و سد قدم
آنرا گفته اند و مسح پا تا انجا جمعا بین القولین احوط است

سوال اگر زمین مسجد نشیب باشد با بنطریق که مقام
سجده بلند و بالا باشد یا بالعکس در ینصورت نماز
صحیح خواهد بود یا نه بینوا توجروا

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر اندرون نعلین نجاست
نجس شود طهارتش در صورت نبودن آب کثیر ممکن
است بغوطه دادن یا نه بینوا توجروا

جواب آب دران ریخته خالی نمایند ظاهر
طاهر خواهد شد وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم که مسماه هدایت النسا
قضا کی اور دس بسوه زمینداری موضع اٹھرا
موقوفه براے صرف مسجد و امام باڑه چھوڑے
کسیقدر جائداد مثل حویلیات وغیره غیر موقوفه
اور مبلغ آٹھ سو روپیه قرض چھوڑے آیا ده
ذمگی متوفیه اور صرف میت اس جائداد موقوفه
سے متولیان خرچ کرسکتے ہیں یا نہیں بینوا توجروا

جواب نہیں کرسکتے وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم بموجب کتاب اثنا عشریه
امامیه ترکه واجبه سوتیلی بھابکا سوتیلی بہن کو
ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر کوئی وارث اقرب نہو تو پاسکتا

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر کوئی مرد یا زن
امامیه کل جائداد اپنے باعث ہونے لاولد
نه رہنے وارث حقیقیه واسطے خرچ مسجد و امام
و وارد و صادر غربا و فقرا وقف کرے تو بعد انتقال

سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب شئی موقوف کی ہبہ درست نہیں ہے وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم ہبہ کرنا شخص بیدخل
جائداد وقف کو بلا قبضہ شرعا درست ہے یا نہیں بینوا

جواب اسکا جواب مسئلہ اول سے ظاہر ہے

سوال ما قولکم دام ظلکم زید نے ہندہ
باکرہ سے زنا کیا اور بعد پانچ مہینہ روز کے اوس سے
نکاح کیا تو صحیح ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر اور کسی کے عقد مین نتھی بوقت زنا کی
تو نکاح اوس سے صحیح ہوگا وہو اعلم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ قول امام کو بھی حدیث
کہنا جائز ہے یا فقط قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث
کہنا چاہیے بینوا توجروا

جواب حدیث قول نبی کو کہتے ہین اور خبر حکایت
قول معصوم کو کہتے ہین اور کبھی اطلاق خبر
عام ہوتا ہے اور قول امام کو حدیث کہنی مین کچھ حرج نہ ہوگا

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ زید کا قرضہ ذمہ عمرو بکر
تھا بعد انتقال زید کے عمرو بکر کو کل زر قرضہ ایک
وارث کو زید کے دینا کافی ہے یا کل ورثہ کو دینا
واجب ہوگا۔ اور در صورت دیدینے بقیہ ورثہ
وارث کے ذمہ دار عمرو بکر ہونگے یا وہ وارث

برائت ذمہ اور ورثہ کے حقوق سے ہوگی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ سید فیض بخش نے
قضای الہی جائداد منقولہ از قسم اثاث البیت وغیرہ
وجائداد غیر منقولہ از قبیل اراضیات و مکانات و باغات
وغیرہ کے متروکہ اور تین زوجہ اور ایک خواہر عینی
اور دو برادر زادہ اور سہ پسر اور ایک دختر خواہر
ثانیہ متوفیہ ورثہ چھوڑے اسصورت مین متروکہ
سید فیض بخش کس کس قدر اور کس کس شخص کو پہونچیگا
اور کون کون ورثہ مذکورین سے محروم ہونگے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ
ایک ربع علی السویہ ازواج کو اور باقی بہن کو ملیگا وہو العالم

سوال کہ زید نے اپنی جائداد واسطے مصارف
مسجد معمورہ اپنی کے وقف کر کے اوسکا متولی خالد کو کیا
خالد نے جائداد موقوفہ کو فروخت کر کے زر ثمن اوسکے
مین جائداد مسلم رہن الی اور محاصل مرہونہ کو شکل
ربا و سود سمجھکر صرف مسجد مین نہ لایا اور اپنے تصرف
مین کیا اور بعوض اوسکے آمدنی کچھ اپنی خاص جائداد
صرف مسجد مین لایا تو اسصورت مین فرش وغیرہ
مسجد کا کہ بمبادلہ محاصل مرہونہ کے آمدنی جائداد
اپنی مین سے صرف کیا ہے مباح ہے یا نہیں اور
نمازہاے مصلیان درست ہوتے ہے یا نہیں بینوا

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ مسماۃ ہدایت النسا نے
اپنی اکثر جائداد زرعی براے مصارف مسجد و امام
باڑہ و فاتحہ سالانہ اپنے اور سوختان اپنے اور
ترمیم مقابر اپنے کے وقف کرکے قطع تملیک اپنا
کیا اور سید افضل حسین اور سید اجمل حسین اور
سید صابر حسین کو متولیان مقرر کیا اور لکھدیا
کہ خلاف مصارف مذکورہ کے نکرین کہ درصورت
کمی خراجات مذکو اور وقوع خیانت کے ذمہ دار
مواخذہ عقبی اور حاکم وقت کے ہونگے بس از تحریر
وقف نامہ قدرے قرضہ لیکر فوت ہوگئی اور ایک خواہر
عینیہ وارث اور قدرے جائداد غیر موقوفہ سواے
موقوفہ کے چھوڑے کہ زر ثمن اوسکا ادائے ر
قرضہ کو مکتفی نہیں ہوسکتا ورانحالت صرف میت
اوسکا سواے تجہیز و تکفین و تدفین کے مثل خرچ
اجتماع برادری دعوتان ایام دہم و چہلم و ششماہی
و سہ ماہی و برسی کہ مروج الزمان ہے زر ثمن غیر موقوفہ
مذکورہ سے نکیا جاوے اور متولیان مذکوران آمدنی
جائداد موقوفہ سے کرین اور کمی اخراجات معینہ
کی بھی ہووے تو عند شرع متولیان مواخذہ
آخرت و حاکم وقت سے بری ہونگے یا نہیں اور
یہ عمل متولیان کا داخل خیانت ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

و تیونت جسقدر اوس سے ہوسکا وہ جائداد موقوفہ سے
اور مصارف جسطرح واقفہ نے مقرر کئے ہوں
اوسکے عمل کیا جایگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ شخص نابالغ یا
اگر جانور ذبح کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر
حد بلوغ کیا ہین بینوا توجروا

جواب اگر طفل ممیز ہو تو ذبح کر سکتا ہے
اسیطرح جنب بھی وہو العالم

سوال اگر رشتہ اور رشتہ تسبیح کا
تو ٹوٹ جاتا اوس تسبیح پر جائز ہے یا نہیں
ترقیم ہو بینوا توجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم جانور کو ہاتہ مین لیکر
ذبح کرنا مثل بٹیر و فاختہ وغیرہ کے ہو درست
یا نہیں بینوا توجروا

جواب درست ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کھیلنا دس گھر
وغیرہ کا بلا شرط بازی کے جائز ہے یا نہیں

جواب نہیں جائز ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم نوسادر یا

جواب اغیر نجس بعد استحالہ طاہر ہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے ایک پسر مسمی خالد اور دو لڑکیان مسماۃ زینب و ہندہ چھوڑ کر انتقال کیا جملہ متروکہ زید پر خالد قابض و متصرف ہوا بعد وفات خالد مسماۃ احمدی نے جائداد مقبوضہ پدری پر بدستور قبض و دخل اپنا رکھا مسماۃ زینب و ہندہ یا اونکے ورثہ نے کچھ نہین پایا عرصہ چند سال کا ہوا کہ مسماۃ احمدی نے اوس جائداد کو بقبضہ اپنے شوہر کے دیکر وفات پائی شوہر متوفیہ بھی تاحیات اپنے قابض و متصرف رہا الحال شوہر احمدی نے بھی انتقال کیا اور احمدی سے کوئی اولاد نہین ہوئی ہے پس برادرزادگان حقیقی شوہر احمدی و عمر و بکر پسران زینب و ہندہ کے بابت جائداد مذکورہ کے منازعت ہے اس صورت مین برادرزادگان حقیقی شوہر احمدی کو کیا حصہ پہونچیگا اور برادر پھوپھی زاد احمدی یعنی عمر کو اور بکر کو کسقدر ملیگا بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ متروکہ زید آٹھ سہم پر منقسم ہوگا تین تین سہم عمر اور بکر دونو پوتونکو دونو بیٹونکے ملین گے اور دو سہم احمدی کے شوہر کو ملین گے اور اگر شوہر مشغول الذمہ نصف مہر ہوا حصہ اوسکا اگر زائد نصف مہر سے

کہ زوجہ ذی اولاد کو ترکہ شوہری سے دربارہ جائداد قسم زمین و زمیندارے سے کچھ حصہ پہونچتا ہے یا نہین اور اگر پہونچتا ہے تو کسقدر پہونچتا ہے اور اگر دیگر وارثان شوہر زوجہ کو اقسام زمین یعنی جائداد غیر منقولہ سے کچھ نہ دین تو مشغول الذمہ رہین گے یا نہین بینوا توجروا

جواب اولاً ادائے مہر زوجہ کا جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سے کرنا چاہیے بعد اوسکے جو کچھ اوس سے بچے ربع زوجہ کو اور ما بقی اور ورثہ شرعیہ کو ملیگا اور زوجہ ذات الولد بنا بر مشہور کے زمین وغیرہ سے محروم نہوگی و ہو العالم

سوال ما قولکم رحمکم اللہ کہ بشارت علی نے تین وارث چھوڑ کر انتقال کیا مسمی نور محمد اور مسمیان زینت و فضیلت نور محمد سے دو دو اولادین ہوئین ایک بیٹا اور ایک بیٹی و نور محمد لا ولد مرے اور بعد بیٹے کے اونکی بیٹی و شوہر نے کل جائداد نوجیہ و رثای فضیلت او زینت کو سپرد کیا اب کہ اوسکے شوہر نے انتقال کیا ورثای شوہر ادہی جائداد کا دعوے کرتے ہین اس صورت مین وہ مستحق ہین یا نہین

جواب نصف متروکہ زوجہ سے شوہر کو ملیگا اگر مشغول الذمہ مہر نہو والا حصہ اوسکا بمقاصۂ شرعی اور ورثا دین مہر زوجہ کسقدر اوسکے ذمہ مین ہو لیسکتے ہین بینوا توجروا

کوہی ... کر لیا عقد جدید ... عورت مذکورہ
نے عقد دیگر کر لیا اور ایک اولاد بھی شوہر دیگر
سے ہوئی اب شوہر اول زندہ اپنے شہر کو آیا اور
گھر میں آکر یہ ماجرا دیکھا اب کونسا عقد صحیح ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں وہ زوجہ شوہر
اول کی ہے مگر عدت شوہر ثانیکا اوسی رکھنا چاہیے
اور اولاد شوہر ثانی کی شوہر ثانیکو ملیگی اگر طرفین نے عقد

سوال چہ میفرمایند علماے دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ مسمی زید زوجۂ
منکوحہ اولے ذات الولد وزوجۂ ثانیہ غیر ذات الولد
گذاشتہ وفات یافت اکنون ترکۂ زید متوفی
از روے مہر قسمت کردن باید یا اولاد زید مذکور
کہ از بطن زوجۂ اولے اند اداے مہرش تواند
کرد بینوا توجروا

جواب درصورت مرقومہ ورثا را اختیار
است اگر خواہند عین متروکہ در وجہ مہر بدہند
واگر خواہند قیمت آن بینوا توجروا

سوال چہ میفرمایند علماے دین ومفتیان
شرع متین اندرین باب چاہ قریب شد کہ خشک
شدن بود کافے ہندوی براے صاف کردن داخل
رفت وصاف کرد وآب ہم برآمد ولکن معلوم نیست

خلوتہ طاہر میتواند شد وباران ہم ببارید کہ آن
دران سرایت نہ کرد پاک میشد واگر الحاق کرگر دو
پاک خواہد شد یا نہ چراکہ بعض علماء مسطور
چاہ بالحاق کر تامل کردہ اند بینوا توجروا

جواب آب چاہ علے الطاہر در حکم جاری
بنوران خارج شود یا بطریق ترشح وہو العالم

سوال چہ میفرمایند علماے دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئلہ کہ مسمی بکر اہل
دار اصنیات زمینداری مملوکہ ومقبوضۂ خود
زوجۂ منکوحہ مسماۃ زاہدہ ویک پسر مسمی زید
بطن زوجۂ منکوحہ گذاشتہ از دنیا وفات
بعد وفاتش زوجۂ منکوحۂ مذکورہ حسب
حال اسم فرزند خود بکچہری حکام بطور اسم
نویسانیدہ ولکن با وصف نویسانیدہ اسم فرزند خود بر جملہ
زمینداری وغیرہ خود قابض ومتصرف ما
نیز قابض است وپسر بکر کہ از بطن زوجۂ منک
بعد چندے بجاے رفت چنانچہ عرصۂ
گردید کہ از حال وفات وممات اثرے
پس ترکہ بکر متوفے پسرش مسمی زید
را درحالت حیات مادر خود کہ از روے
میباشد حصۂ زید میرسد یا نہ واگر میرسد چہ

…یانمی حصهٔ بکر متوفی مذکوره بالا از روی شرع
…کرد… زاهده مذکوره را میرسد و مستحق بیع و هبه میتوانند
…شد یا نه بینوا توجروا

جواب انچه مستغرق بدین مهر شده بود زوجه بمقابلهٔ
…شرعیه آنرا بگیرد مختص بزوجه خواهد بود و پسر
…ان شریک نخواهد شد و اورا در هبه و بیع آن
اختیار است و انچه زائد از مقدار مهر باشد ثمن
ازان بزوجه و باقی به پسر خواهد رسید و حصهٔ
پسر مفقود الخبر تا تحقق حال او نزد امین شرعی
…خواهد ماند وهو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله
…خالد از بطن زوجهٔ منکوحهٔ خود دو پسران مسمیان
احمد و محمود و دو دختر مسمیها عابده و زاهده گذاشته
وفات یافت من بعد یک پسر مسمی احمد ترک وطن
نمود و پسر دیگر و دو خواهر و برادر گذاشته از
دنیا رفت بعده تمامی ترکهٔ خالد متوفی بقبضهٔ عابده ماند
چون بعد عرصهٔ دراز احمد بوطن آمده حصهٔ نصیب خود
…حصهٔ خواهران و برادران متوفی خود که دران
حصهٔ خواهران از روی شرع مستحق بودند بدست
رضامندی خواهران تمامی ترکه بدون هبه بالعوض
…بساجده هبه نمود و بس حصهٔ خواهران و حصهٔ برادر

عوض هبه کردن از روی شرع شریف جائز
میتواند یا نه بینوا توجروا

جواب انچه احمد را از ترکهٔ پدری و خواهری
رسیده است هبهٔ او میتواند کرد و در حصص برادران خواهران
بدون اجازت ایشان هبه صحیح نخواهد بود وهو العالم

سوال مافرمائکم مدظلکم کہ زید فوت ہوا اور ایک
مکان خام کہ جو اوسنی خود بلاشرکت غیر کے تعمیر
کیا تھا ترکہ چھوڑا اور وارث چھوڑے ایک برادر
زادہ اور دو نواسے اور ایک زوجہ کہ مہر اوسکا
ذمہٴ زید ہے پس ترکہ زید کا برادرزادہ کو
ملیگا یا زوجہ کو یا نواسونکو مفصلاً زیب رقم
فرمائیے بینوا توجروا

جواب بعد ادائے دین مہر کے ثمن
زوجہ کو اور مابقی دونوں نواسون کو ملیگا
وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم لحم خرگوش بچه سبب
حرام شده چرا که بعض جانوران از آیه بعضی از حدیث
ثابت شده اند درین هم کدام حدیث دست از ائمه
معصومین علیه السلام یا که قول مجتهدین است بینوا توجروا

جواب حرمت لحم خرگوش مجمع علیه فرقه حقه
میباشد و در اخبار ائمه اطهار منصوص است وهو العالم

دی ہے کہ چاہتا ہے کہ اوسکے نانا احمد سے
نہ ملنے دے یہ فعل محمود کا کیسا ہے بینوا توجروا

جواب ایلام احمد اور ممانعت اوسکی ملاقات
سے اولاد کو نا محمود ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ زید نے اقرار
اس بات کا کیا ہے کہ مین نے ہندہ کے ساتھ وطی
کی مگر بغیر نکاح ومتعہ کے اور اوس سے ایک دختر
پیدا ہوئی اب زید دعوے کرتا ہے اوس دختر کا
کہ میری ہے آیا شرعاً لی سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب اگر زید اقرار اوس دختر کے زنا زادگی کا
کرچکا ہے تو وہ دختر اوس سے ملحق نہوگی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
مسئلہ مین کہ سنی کو ترکہ شیعہ کا پہونچتا ہے
یا نہین بینوا توجروا

جواب پہونچتا ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ ہندہ نے قضا کی
اور وارث چھوڑا ایک ہمشیرہ حقیقی کو اور ایک
نواسا حقیقی آیا ترکہ ہندہ ان دونون سے
کسکو پہونچتا ہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین باوجود نواسے کے
ہمشیرہ محروم ہوگی اور کل ترکہ اوسکے نواسے
کو ملیگا وہو العالم

پر پہنتا ہے اور وہ تخت بسبب نشیب و فراز ہو
پاؤن کے ہر قیام وقعود مین متحرک ہوتا ہے
نماز ایسے تخت پر صحیح ہو سکتی ہے یا نہین

جواب اگر عرفاً استقرار پاؤن
رہے تو نماز صحیح ہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر کسی شخص کے
پر پھوڑا ہوا اور بوقت وضو یا غسل پانی پہونچ
اعضاے وضو پر توجہ اوسکے مضر ہو اسصورت مین
بوقت وضو و غسل کیا کرے آیا اوس
کو خشک رہنے دے یا چھوڑ دے اور
بدن کو پانی سے تر کرے یا تیمم بدل غسل و
کے کرے اور اگر پھوڑے پر پٹا لگا ہو تو
چھوڑ اوڑ لے یا رہنے دے بینوا توجروا

جواب ایسی صورت مین جبیرہ کرنا چاہیے

سوال کیا فرماتے علماے دین او
مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ
حقیقی صاحب اولاد ہون ایک بہن کی اولاد
مان کے اپنی اولاد کو چھوڑ کر انتقال کرے
اوسکے مان بہی انتقال کرے پس جائداد
مرحومہ کی دوسری بہن جو حیات ہے لیو
یا نہین ترکہ مرحومہ کا منقسم ہوگا بینوا توجر

جواب صورت مرقومہ مین باوجود

... ہین علمائے دین و مفتیان

شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید نے انتقال کیا اور

ہندہ زوجہ زید کے بطن سے بکر دو برس کے

بعد پیدا ہوا آیا وہ لڑکا اولاد زید سے قرار پائیگا یا

نہین اور بعد نکاح زید ہندہ سے چھ مہینے کے بعد لڑکا

پیدا ہوا وہ لڑکا اولاد زید سے قرار پائیگا یا نہین بینوا

جواب دو برس کے بعد وطی سے جو لڑکا پیدا ہو

وہ ملحق نہوگا اور چھ مہینے کے بعد جو پیدا ہو وہ

ملحق ہوگا واللہ اعلم

سوال ہا قولکم دام ظلکم اس بارہ مین کہ فیما بین ارباب

مذہب امامیہ اور اہلسنت وجماعت کے جواز نکاح

ہوسکتا ہے یا نہین اور وقت نکاح کے یہ بھی شرط

ہوجاتی ہے کہ فریقین یعنے زوج زوجہ کی بابت دیگری

مذہب صریحا تو بین مذہبی نکرین گے اور نہ ترغیب

و تحریص رجوع اپنے مذہب کی کرین گے بینوا توجروا

جواب مرد شیعہ کا نکاح عورت سنیہ سے جائز ہے اور عکس مین

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین

کہ بکر مقام کلکتہ مین کچھ اسباب اور کسقدر روپیہ

نقد اور تین سو روپیہ منجملہ تنخواہ اپنی کے کسی کار

مین چھوڑ کر مر گیا اور منجملہ وارثون کے ایک مان اور

ایک جورو منکوحہ کہ جسنے بعد وفات بکر اپنا مہر معاف

مرگئی اور ایک ہندہ کہ اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ہندہ

کو عمر یعنے برادر زوجہ بکر نے اپنے روپے سے ابتد

کم سنی مین اوسکے مان اور باپ سے کہ قحط کا زمانہ

تہی خرید کیا اور بعد خریدنے کے اوسکو مسلمان کرکے

پرورش کیا جبکہ ہندہ مذکورہ سن تمیز کو پہونچی او وقت

عمر نے اوسکو اپنا حرم بنا کر خدمت مین رکھا بعد ایک

جب عمر شادی اپنی بہن کی بکر کے ساتھ کی اور بعد ہونے

شادی کے زوجہ عمر نے برضامندی اپنے شوہر کے

اپنی نند یعنے زوجہ بکر کو واسطے خدمت کے دیدی بکر نے

اوسکو بلا استرضائے اپنی زوجہ کے حرم بنایا چنانچہ

چند اولادین ہندہ سے ہوئین بلکہ اب بھی ایک بیٹا

نطفہ بکر سے موجود ہے پس اس صورت کون کون تنخواہ

مذکورہ مستحق پانے حصہ کا جائداد دیگر متوفی سے ہوسکتا

ہے اور کون کون نہین ہوسکتا مفصلا اوسکو

ارشاد فرمایئے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین متروکہ بکر سے ثمن

غیر از مستثنیات بزوجہ منکوحہ کو اور سدس ماں کو

اور باقی اولاد کو للذکر مثل حظ الانثیین ملیگا

اور ہندہ محروم ہوگی لیکن اگر آزادگی ہندہ

کی ثابت ہوگی تو تمام متروکہ سوائے حصہ زوجہ اور

مان کے فقط اوسکے بیٹے کو ملیگا

واقع ہوئی اس امر پر کہ زید نے ہندہ زوجہ اپنی
کو منع کیا کہ فلاں شخص سے مت ملو اور ہندہ نے
زید کا کہنا نہ مانا اس امر میں چندروز تکرار رہا باہم ہی
بلکہ زید نے دو وقت کھانا بھی نکھایا اور عالم غصہ
میں زید نے ہندہ زوجہ اپنی سے کہا کہ میں نے تجھے
طلاق دی مگر اوس وقت پانچ چھ آدمی غیر مذہب
وہاں موجود تھے لیکن یہ گواہ عادل نہیں اور
نیز قرابت دار ہندہ کے ہیں اب گواہ ہندہ کے
یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے طلاق مسلسلہ دی اور
زید بحلف کہتا ہے کہ میں نے ایکبار لفظ طلاق زبان سے
حالت غصہ میں کہا ہے پس بموجب مذہب اثنا عشری
کے طلاق اوپر ہندہ کے واجب آئی یا نہیں مفصلا
جواب سے سرفراز فرمائیے بینوا توجروا

جواب اگر مذہب اونکا امامیہ ہے تو صحت طلاق
بے حضور عدلین اور صیغہ عربی اور مراعات
باقی شرائط کے نہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم سید امانت علی کے
بعد سماۃ سہاون بیٹی اونکی جملہ متروکہ پر قابض
ہوئی بعد انتقال سہاون کے وہ ترکہ سماۃ مصری
وذاکیہ دختر سہاون کو پہونچا سماۃ مصری نے ایک
لڑکی ... بعد چھوڑی اور کہ

چھوڑکر انتقال کیا دلبر حسین کی دو زوجہ منکوحہ
اور ایک کنیز تھی زوجہ اولے سے مسمی مظاہر حسین
اور زوجہ ثانیہ سے سماۃ ظہیر النسا اور کنیز سے
امیدن پیدا ہوئی مظاہر حسین نے روبرو
کے انتقال کیا اب دلبر حسین بھی مرگیے اور
کے بعد سماۃ ظہیر النسا بھی چندروز کے بعد فوت ہوئی اب
باقی ہیں دختر کنیز و غفور النسا ہمشیرہ دلبر حسین
زوجہ ثانیہ یعنی مادر ظہیر النسا فیما بین ان لوگوں
تقسیم ترکہ کیونکر ہوگی بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں بعد تقدیم ما یجب تقدیمہ
متروکہ سید امانت علی سے ایک سہم داماد مصری
کو اگر مشغول الذمہ مہر بقدر اپنے حصہ کے
ملے گا اور دو سہم دلبر حسین کو اور ایک غفور النسا
کو پہونچیگا اور متروکہ دلبر حسین سے ثمن زوجہ
ثانیہ موجودہ کو اور باقی امیدن کو اور ظہیر النسا
علے التسویہ ملیگا اور حصہ ظہیر النسا بعد اوسکے
اوسکی ماں کو ملے گا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بعد تقلیم اظفار
حابہ حوالی ان شستن دست تا آب تیطریز
دادن ضرورت یا نہ بینوا توجروا

جواب

... بین زید نے

... چارون بیٹیون اور دو نو بیٹون کے عقد اپنے سامنے

... دیے زید نے بعد عقد بیٹیون اور بیٹون کے

... زمینداری مین نام لکھوا دیا بعد اوسکے

... نے انتقال کیا جب زید نے وفات پائی

... بعد چند مدت کے ہندہ اور زینب کے شوہرون

... نے بھی انتقال کیا جب ہندہ اور زینب بیوہ

... ہوگئین اوس مدت سے آج تک شریک اپنے

... بھائیونکی رہتی چلی آئین اور اوسی جائداد زمینداری

... سے بسر اوقات سبھونکی بخوبی تمام ہوتی چلی

... آئی مگر عرصہ بہت دنونکا ہوا کہ چہارم حصہ زمینداری

... زید سے نیلام ہوگیا بعد کیف بقیہ تین حصہ سے

... بسر اوقات ہوا کی چند مدت سے ان تینون بھائیون

... نے کچھ روپیہ بضرورت اداے مالگذاری وغیرہ

... مہاجنونسے قرض لیا عرصہ تین چار مہینے کا ہوا

... بابت اوسی قرضے کے مہاجنون نے کل حقیت

... مالگذاری زمینداری زید نیلام کرالی اس صورت

... مین ہندہ اور زینب دعوے اپنے حصہ کا اوپر

... اپنے بھائیونکے عدالت مین کسطور پر کرسکتی ہین

... کیونکہ بھائیون نے بلا اجازت ہندہ و زینب

... کے روپیہ مہاجنونسے قرض لیا اور حقیت زمینداری

... ور ہین ... صحیح نہوگی وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم طہارت از بول بعد چند بار آب ریختن حاصل میشود و ہمچنین طہارت اعضاے دیگر بعد ازالہ نجاست آنہا بینوا توجروا

جواب از نجاست بول دو مرتبہ باید شست

وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زنے است مال مالک خود سیفہ و شد و بحلف میگوید و دو سہ زن دیگر گواہ خود میکنند کہ من از مالک خود ہبہ کنانیدہ ام پس بنظر تحلف و گواہی ایشان خریدنش جائز است یا نہ بینوا توجروا

جواب اگر زن مذکورہ مملوکہ کسی است تا وقتیکہ ماذون نبودنش ثابت نشود بیعش صحیح نخواہد شد

وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ اگر حقیت کسی دین مین مرہون و مکفول ہو تو وہ حقیت وقف ہوسکتی ہے یا نہین مفصلاً از روے شرع بیان فرمائی

بینوا توجروا

جواب نہین ہوسکتی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید کے روبرو

ہو ایس ترکہ زید کا ورثا ے ہر دو زوجہ کو
کس کس قدر ملنا چاہیے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین بعد اداے نصف
مہر زوجہ اولے و دین بعد مہر زوجہ ثانیہ اور تقدیم
باقی امور مقدمہ علے المیراث کے مابقی اولاد کو
للذکر مثل حظ الانثیین ملیگا اور مہر زوجہ
اولے اوسکی بہن کو ملیگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم چاہ مطہر اشیاے نجس
از بول وغیرہ است یانہ بینوا توجروا

جواب بنابر قول مشہور آب چاہ در حکم آب
جاری ست تطہیر بآن توان نمود وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر فرش از پنبہ وغیرہ باشد
نجسیکہ وقت نماز انعاز قبول کند پس چنین جا جائز
یانہ بینوا توجروا

جواب اگر جبہہ را بران استقرار حاصل نشود
نماز صحیح نخواہد بود وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم شخصی بازنے زنا کردہ
حالا میخواہد کہ باو عقد دائمی یا منقطع کند پس عقد شرعی
صحیح خواہد بود یانہ بینوا توجروا

جواب اگرچہ حرام مواہد شدہ باشد
مضائقہ نخواہد داشت وہو العالم

جواب اسباب تحریم مواہد بسیار اند گاہی
بہ نسب و رضاعت وگاہی بمصاہرت وگاہی
وگاہی بوطی حاصل میشود و تفصیل این در محل آن
است وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بازنے کہ قصد عقد
دیدنش و ہمچنین مس اعضائش قبل و
عقد جائز ہست یانہ بینوا توجروا

جواب دیدنش مضائقہ ندارد و در بعض
مواضع زینت کہ نظر بآن حلال است
جائز دانستہ اند و احوط و اشہر ترک

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
ہین کہ اگر کثیر الشک کو شک بیچ عدد رکعات
کے ہو تو تدارک کیا کرے بینوا توجروا

جواب التفات اوسپر نکرنا چاہیے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین بیچ
مسئلہ ہین کہ زید نے بحالت سلب حواس
اپنے املاک کو وقف کیا اس صورت مین
ایسا وقف صحیح ہوگا یا نہین بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ مین صحیح
نہوگا وہو العالم

ے طیار کیا بعد اوسکے اوسمین پانی بھر گیا اور طہارت
وسکی آب گرسے کی گئی اور آب باران تہی غرض
بسا اب سیطرح سے ہمین شک باقی رہا یا نہین بینوا توجروا

جواب اب حوض مذکور پاک ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین ایک مسئلہ مین
کہ مسمی زید نے ساتہ مسماۃ ہندہ کے کہ وہ کسی
دوسرے کے نکاح ومتعہ مین نہین آئی اوسکے
ساتہ متعہ مادام الحیات کیا آیا یہ متعہ جائز ہے یا نہین
اور سوا ہندہ مذکورہ سے اولاد ذکور ہوئے اور
اولاد مذکور مستحق پانے ترکہ کی ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب ایسے متعہ مین علمانے اختلاف کیا ہے کہ یہ
نکاح دائمی ہوجاوے یا باطل قرار پاوی اور
ظاہر یہی ہے کہ صحیح نہوگا لیکن اگر وہ جاہل مسئلہ
تھا اور اسطور پر متعہ کیا تو اولاد جو پیدا ہوئی ہے
بسبب وطی شبہ کے وارث ہوگی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ
مین کہ آب برف حکم آب مطلق مین ہے یا حکم آب
مضاف مین بینوا توجروا

جواب برف پگھلی ہوئی آب مطلق ہے اگر اوسمین
کوئی چیز نہ ملی ہوئی ہو جسکی ملنے سے مضاف کہلاوے

احوط است وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ جن امور کی حلت و
حرمت مشتبہ ہو بعد استخارہ اوسپر عمل کرنا
جائز ہے یا نہین اور ایسی امور مین استخارہ جائز ہے یا نہین

جواب تعین حلت وحرمت استخارہ سے نہین ہوسکتی

سوال ما قولکم دام ظلکم اگر آب مضاف کو کسی
گہڑے مین بہرے اور آب کثیر مین غوطہ دے
تو پاک ہوجاوے گا یا نہین بینوا توجروا

جواب جبتک کہ اسم مضاف کا اوسکی اوپر صادق
ناویگا پاک نہوگا وہو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم کہ اکثر اشخاص بسبب خوردن
افیون وغیرہ کے انکو آب سرد تو کیسا آب گرم سے
بہی غسل نہین کرسکتے پس ایسے اشخاص مین اگر
کوئی شخص ماہ رمضان مین محتلم ہووے یا مجامعت
کرے تو تیمم کرکے صبح تک بیدار رہے اور ایسے
تیمم سے نماز صبح پڑہ لے تو درست ہے یا
نہین بینوا توجروا

جواب اگر خوف حدوث مرض ہو تو تیمم کرسکتا
ہے والا غسل کرنا چاہیے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اور

گر بہی ایک سال جاب رہتی ہی اور شوہر

اور والدین بس شوہر جاہتا ہے یعنی اوسے

لڑکی کا باپ کہ مین اس لڑکی کو اپنے پاس رکھون

اور والدین ہندہ جاہتے ہین کہ ہمارے پاس

رہے بس اس صورت مین کون اوس لڑکی

کو اپنے پاس رکھہ سکتا ہے بینوا توجروا

جواب حضانت اوسکی باپ سے متعلق

ہوگے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بعد وضو اگر قلیان کشیده

باشد پس بدون مضمضہ نماز میتواند کرد یا نہ بینوا توجروا

جواب تواند کرد لیکن اگر برای رفع رائحہ کریہہ

مضمضہ ہم نماید بہتر است وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم شمعہ یعنے موم ہرگاہ منجمد باشد

وسطح ظاہر آن نجس شود وتاب طاہر تواند شد یا نہ بینوا

جواب تطہیر سطح ظاہر اگر آب بدان قرار گیرد

ممکن است وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم غسل جنابت نزد

خدام لنفسہ واجب است یا لغیره در صورت

ثانی قبل از دخول وقت نماز بہ نیت قربت غسل میتواند

کرد یا نہ ونیز طہارت جمیع اعضای غسل قبل از جنابت

ضرور است یا نہ مفصلا ارشاد نمود بینوا توجروا

اعضای منجمہ بر غسل مقدم وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اندرین شیعے

مردمان مشہور است کہ غسل کردن در

موجب قرضداری وبیماری میشود اگر

عند الشرع صحیح باشد زیب قلم فرمایند

جواب سندی ندارد وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم مثلا حوض ہنود

ہاتہ سے کاشی وچونہ سے تیار کیا ہوا اور ہوا

اوس حوض مین پانی بہی بہرا ہو بعد

وہ حوض طاہر ومطہر ہو جائیگا یا نہین بینوا

جواب سطح ظاہر طاہر اطاہر ہو جائیگی

سوال چہ میفرمایند علمای دین اندرین

کہ مرد مومن اثنا عشری جلای مقیم

اطبای فرنگ دادویہ خشک وتر

ولایت فرنگ دیگر میسر نمی آید پس استعمال

حالت مرض چہ حکم دارد بینوا توجروا

جواب اگر علم بنجاست آن حاصل

استعمال آن جایز خواہد بود وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم زید ہر روز

میکند زیرا کہ ہر روز احتیاج غسل میشود

ازین امر نہایت عاجز وتنگ است حالا

...واب بدون ضرورت ترک غسل نمیتواند کرد

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر کسی شخص کو سنا ہو کہ

...شخص شراب پیتا ہے مگر اپنی صحبت مین باوصف

...صحبت روز و شب کے کسیطرح معلوم نہو تو

...سکے ہمراہ آب و طعام کھانا درست ہے یا

بینوا توجروا

جواب اگر علم نجاست اعضا نہین ہے اور

...اکلت ساتھ ایسے شخص کے باعث بدنامی کا ہے

...ہو تو مضائقہ نہین ہے اور اجتناب احوط ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس

...مین کہ وہ امور کہ جنمین شاہد عادل ہونا شرط...

...ہے پس اگر شہادت اس قسم کے ممکن ہے

...تو وہ فعل کسطرح ہو سکتا ہے بینوا توجروا

جواب جسمین حضور عدلین شرط ہے مثل طلاق

...وغیرہ کے وہ بے اس شرط کے واقع نہین

ہو سکتی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین

...اس مسئلہ مین کہ قوم انگریز و ہنود وغیرہ کہ مسلمان

ہو گئے ہون اور ارکان اسلام مثل نماز و

روزہ ادا ہوتے ہون تو ہمراہ انکے اکل و

شرب جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

یا قریہ شود کہ اہلش اکثر یا ہمہ کفار باشند از آب

آن چاہ طہارت بشود اگر دیانۃ زیرا کہ تطہیر آن آب

مظنون بلکہ یقینی است کہ گاہی طہارت آن نشدہ

و روز و شب آب مستعمل کفار است پس در صورت

چہ کنند بینوا توجروا

جواب بنا بر مذہب متاخرین آب چاہ بملاقات

نجاست نجس نمیشود اگر متغیر نشدہ باشد وہو العالم

سوال پانی جو دھوپ سے گرم ہو گیا ہو

آیا وضو اوس سے جائز ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جو پانی بآفتاب ظروف مین گرم ہو جاے اوس سے...

سوال دیوار خشت خام حکم دیوار گلی دارد

و در حالت نجاست آفتاب پاک میتواند کرد یا نہ

جواب سطح ظاہری آن اگر تر باشد و آفتاب

آنرا خشک کند پاک خواہد شد دیگر سطوح آن

سوال ماقولکم دام ظلکم ایک عورت ایام حیض

مین ہمیشہ عادی بعد دس دن کے غسل کی ہے مگر

فی الحال احتیاطاً بارہوین دن غسل کیا بعد اسکے

رطوبت خفیف گلابی رنگ یا سرخ رنگ بقدر

خون کھٹمل یا پسو کے ظاہر ہوئی اسصورت

واسطی نماز و روزہ کے کیا حکم ہے بینوا توجروا

جواب اسصورت جو سرخی بعد دس دن کے...

وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم که اگر ایک عورت کو غسل
جنابت کی احتیاج ہی غسل سے فارغ نہوئی تہی کہ
وه علیل ہوئی اور اسی اثنا مین اوسکو حیض آیا اب
وه کس غسل کو مقدم کرے اور فقط غسل جنابت
کرے یا دونو غسلونکی احتیاج ہے بینوا توجروا

جواب ظاہرا غسل جنابت کافی ہوگا
اور تداخل نیت مین اگر کرے تو احوط ہوگا
وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم که ایک عورت پرده نشین
ڈولی مین سوار ہوکر بقصد چند میل سفر کو گئی اثناے
راه مین وقت نماز پونہچا ملکه وقت نماز مضیق
ہے اور پانی واسطے وضو اور غسل کے نایاب ہے
اگرچہ قریب کنوان ہے مگر بسبب ناظران نامحرم
کے وه خود نہین لا سکتی ہے اور نکوئی آدمی مسلمان
ہی که اوسی منگاے اس صورت مین اگر وه عورت
کہاران ہنود سے اپنی ڈول رسی دیکر پانی
منگا کر وضو اور غسل کرے یا تیمم کرکے نماز
پڑہے بینوا توجروا

جواب صورت مرقومه مین اگر کہاران ہنود

...وهو العالم

سوال کیا فرماتے ہین علماے دین اس
که اگر کتا حوض مین پیشاب کرجاے اور
اوس حوض کا زیاده کر سے ہو تو وه
نجس ہے یا پاک بینوا توجروا

جواب اگر بعد التغیر کر بہر پانی یا زیاده
تو وه حوض نجس نہوگا وهو العالم

سوال ما قولکم دام ظلکم که روغن نجس
گر کر منتقل ہوجاے پس واسطے اوسکے کیا حکم

جواب بدون استہلاک حکم طہارت
ہے وهو العالم

سوال ما قولکم مد ظلکم که آب قلیان که رنگ
بغیر نجاست متغیر ہوگیا ہو اوس پانی سے
ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب جب تک سلب اطلاق نہو جائز ہے

سوال ما قولکم دام ظلکم زید چاہتا ہے که
تیار کرے لیکن معمار اور مزدور بجز ہنود
مسلمان دستیاب نہین ہوتا اگر ہنود
تو کچہ مضائقه ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب کچہ مضائقه نہین ہے وهو العالم

سوال کچ نشیت دیوار مسجد اگر معمار ہنود

خبرلی نبزی ضمیرلی نه نبزی نبزلی که تجهیا

بینیوت ... ل یه نه بارها و وگلوه سون

مطلع

وحشت دلنی بیابی ...

سکرده ... نوش ...

... صبح ... عندل ...

... نیما اور ...

عاشق نکار ... و هوای ...

مفتوف بولنمز ...

من ... تعلق وصف ... اوزیانه ...

حرم ... لعفوناتی ... یاوان ...

... قنادره ...

... دل ... حال ...

... خون لعل ... دارد

حاصل ... خنا بندی ... خون ...

[illegible]

... قاصد کا انتظار [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
جور کم دور گردون [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

جناب رفعت مآب نواب صاحب والا مراتب عالی مناقب گره‌گشای عقد مشکل

صورت نمای مرادات دل ملاذ ارباب نیاز مهمان‌پرور مسافرنواز دام فیضانهم و زاد

عرفانهم سلامیکه عطیه علیه محبوب و هدیه بهیه هر طالب و مطلوب است اگر نیرنما

بزبان قلم خامه رود بقاعده ادب آموزان سراپرده حضور معروض بگستاخی متهم بود

و بسجودیکه بجوش ارادت خواسته و ناخواسته از ناصیه نیاز طراود دوربانش شریعت از نیمه راه

مجازش باز گرداند ساز و برگ قبول کجا که بهانه‌شناسان حقیقتش رساند خیال این خبر که

آئینه‌گداز خود نفس گمکرده سرگرانی است تصور جمال بچه صورت صورت معنی توان نمود که پرورش زنگ

[illegible] گر بهانه‌ای [illegible] تحت امر قال ترجمان حال تواند بود بمحفلیکه قالو

که تا تمام نشود غم نیست تا نباشد تنگ ظرفی دل ما سخنی است که حرفی از تمنا بسنجید

سر موی از مدعا در او نگنجد غزل در دلم شوق او نمی گنجد ❊ اندرین غنچه بوی نگنجد ❊

گفتگو شرح شوق میخواهد ❊ شوق در گفتگو نمی گنجد ❊ آمد کیست اینکه از شوقش

باده اندر سبو نمی گنجد ❊ هر چه عالم پر است از و لیکن ❊ خود بهر جا رسد نمی گنجد ❊ فکر چاک

دلم بکن که در آستینش ❊ رشته از رفو نمی گنجد ❊ لب که تنگ است عرصه بر جانم ❊ ناله اندر گلو

نمی گنجد ❊ در دل من که غم جانش نیست ❊ حرفی از آرزو نمی گنجد خویشتن را بجو نمی یابم ❊

در دلم غیر او نمی گنجد ❊ بیش از اشک منزلی نه بینیم امروز ❊ در کنار آبرو نمی گنجد ❊ چه بود گر دل

نه بوصول وصال سررشته اختیار بکف داده اند و نه بجبر فراق آیین صبر بدل نهاده اند کار نیاز

عاقبت همه حکایت سراپا نیاز ز اول تا آخر ناپسندی گداخت و به جرعه از دیدار که نواختند آخر

بر بستر بی هوشی انداختند آنجا که تشنه لبی از تیمار و انکار دیدار اینجا تمام طی تکلمی از پس رنگ خصت و

و [illegible] آن اینجا آن مقاصد مقصود

مجموعهٔ هستی آن تکیه گاه بر بلندی و پستی آن درة التاج اولین و آخرین آن صدر نشین تخت

رب العالمین آن مطلوب هر محبوب آن محبوب هر مطلوب آن شمع شب فروز قدیم

مالک رقاب امم آن طهور مطهر اتم را خود بخود طلبیدند و چنانکه خواست بخواست کام داد.

و بیچارگان روی از روی مدعا گشادند خواجهٔ ما که بنده پروری بر او ختم است تا خلعت فاخرهٔ السلام علیک پوشند

از رحمت شاملهٔ علینا و علی عباد الله الصالحین تاج عزت به ما بندگان نیز بخشد. و چون گل نظاره داران

گلشن همت به بهار چید. و صورت خود را من حیث انه هو مطابق معنی دید به تقاضای همت این بنده که هیچکوران

جملهٔ اختصاص را از دور این ساغر دور داد و پیمانه پیمانان بزم اخلاص را تشنهٔ این آب گذارد دلبرانه که

دلیرانه پرسید که یا رب غلط در دکشان درد اشتیاق را چگونه حصه از این صاف خوشگوار رسانم و تشنگان

بادیهٔ فراق را جرعهٔ از این باده بچه چاره چشانم فرمودند که چون دیدهٔ جمال آرای تو مرآت حق نما است نیک

بنگر که دیدن تو بعینه دیدن ما است پس آئینهٔ خدانمای حسن خداداد خود را به جلوهٔ من رآنی فقد رأی الحق بیش

جمله سرود سرایان عنبر بلده را ابرنسیم ابرایست و هریکی تقدیر داشت کلمه شیخ حقیقت مجاز و اینجا

که عرفی براه مجاز پوید سے تقدیر بهت نافه رشک نید در محمل ؛ سلمای حدوث تو و لیلای قدم را

و شاهد آن از حقیقت گوید اثبات شهید سے وحدت پسندد که یکتا فه در محمل ؛

از ترک نشاندی حدوث تو قدیم را ؛ یک نغمه سرائیم که از بن بشنن رازش ؛ زنهار نبود هست جز لوح و قلم را

در پرده توحید نهان بود که تقدیر ؛ در نشان حدوث تو عیان کرد قدم را ؛ شبی که از نشئه این سرآموختی

سرخوش بودم و به پیمانه حقیقت می پیمودم شمع وار به داغ جگر گداز بیجز از خودی کاستم و

شعله کردار بر خودی بالیدم و به نقش و نگار آرزوهای رنگارنگ انجمنی خلوت گزیده ی دل می آراستم ؛

فراوان بالیدم که خداوند دستگیری نفرست که مرا بانک تهیه سر و سامان الا از من ستاند و با معنای آن

محبوب بر ساند الهام سے که غم مخور وقت است که سبز اگردانیم و به زودی حقوق تو را که بسندیده ایم

و محبت حبیب خود برگزیده ایم به روقت تو رسانیم سحرگاهان که سر از جیب خواب بر کشیدم ؛

دولت بیدار مدعا را سمکنار دعا دیدم یعنی آخر ماه جمادی الاخر که از گوالیار با گره شتافتم و دنیا مکاون نامه

[illegible]

هر یکی چاره جوی دل دو نیم نامه فرموده هر یکی تخته شوق دکستن اشتیاق ما از کار بوده آن یکی شهسوار است

بیکران عزیمت سرگرم دو اسبه تازی این دیگری آزموده کاریست بیکدست قدر آماده دو نیمه تازی

آن یکی بیک حسن صورت دو عالم آرا این دیگری بیک جلوه معنی بهار دین و دنیا آن یکی پنجه تو به ترتیب

سه روح و چار عنصر بشش جهت نواخته این دیگری غنچه به هفت آرای طبعی و ریاضی و الهی بچار سوی

حکمت انداخته عنقای لطف ما بیک تماشای آن هر دو نامه از دو دو بیت آنرا کبوتر دو نامه بال توحید بصور هر دو

بدلفریبی جان بخشی جلوه فروش یکرنگی همه دو کار جان و دل بیک رنگی آن دو یکدل چو یک آینه

دو چاره جلوه حیرت بیرای هر دو چو عینک یاد و دو به دو بدو هر دو بحکمت لوح تعلیم معلم اول و ثانی هر دو

بعظمت تاج غیرت خاقان و خاقانی هر دو چو جوزا بیک جلوه تو ام هر دو چون قلم دو زبان مشتاق یک رقم

هر دو باقتضای وحدت متحد اللفظ و المعانی هر دو بموادی نسبت همعنان یکزبانی هر دو بمثل یکجان و دو قالب

هر دو بحمل دو لفظ و یک مطلب همه گرد رهرو دوی عشوه یکتای برانگیخته با هم در لباس دو رنگی یکرنگی

[illegible]

به پرده دو گوش پیچیده یکنوا از سار و سنبج نیچیده یک اشارت از دو ابرو خوبان یک نکهت

از دو گیسوی محبوبان یک نگاه بدو چشم در آمده یک حرف از دو لب برآمده چون حرف ق که بر صفحه بیاض سبز

دو دیده در کروت دماغ و دل از آن رایحه روح پرور این مسک نگر اصلاح تازه پذیرفت **مثنوی**

تعالی الله زهی نوفتح زیبا ٭ کز آن مرغ نماز و انجام مسیحا ٭ سواد آن ز روح هندو این ٭ مگر چشم سویدای دل است این

بیاضش کز سحر دارد دو سه ن … ٭ دهد یاد گرون خوبان خمیدن ٭ سپید نقطه اش لبهای بیمار ٭ که باشد در کشش خال رخ یار

سپیدی یا سیاهی حیرت افزا ٭ چو چشم دلبران خاموش و گویا ٭ صریر نقطه دار کلک کار ٭ بسوی گره کردید چو پرکار

خطش توام بخط روی خوبان ٭ نهد سر بر خطش گیسوی خوبان ٭ سطورش با همه تی هم آغوش ٭ چو سرمستان رعنا طره بر دوش

صفای صفحه زیبا سمن بر ٭ بیاد داده بر سطرش انگیز ٭ دو سطر و حرف دامن دار نامه ٭ عیان دور و تسلسل کرده خامه

سوادش مشک کافور بر ریخت ٭ بیاضش آب روی گوهر ریخت ٭ خط طغرا کمند گردن جان ٭ خم اندر خم برنگ زلف جانان

رنگین

ز بیضا او جهان بر نظر داشت ٭ ید بیضا مگر مانند دواتت ٭ رخ حور نسب از بیخای ٭ همیشه ز آشنایی آشنایی

[illegible]

به هر سطرش سلاست موج در موج ⁂ به هر لفظش ملاحت فوج در فوج ⁂ خطش تا بر دلم شد سایه افگن ⁂ ز حالم سبزه می‌خواهد دمیدن

نهد بنیاد معنی آفریدن ⁂ به جان روح در قالب دمیدن ⁂ چرا بر خود نبالد فیض احیا ⁂ محی الدوله‌اش فرمود دانا

از آن محمود هر پیر و جوان است ⁂ که منشور محمد یار خان است ⁂ حلاوت‌هاش رشک [?] آمد ⁂ ز جاهش فخر اصفاهانی آمد

طبیب چاره‌ساز خسته‌حالان ⁂ حبیب خاطر صاحب‌کمالان ⁂ حکیم دانش‌آموز ارسطو ⁂ که در حکمت به [?] داده پهلو

اشاراتش شفابخش مقیمان ⁂ کرامتش دل‌افروز کریمان ⁂ کمال بوعلی سینا نبرده ⁂ حصول حاصل و محصول این بود

ز ذات او نوید طرح ایجاد ⁂ به یونان [?] ⁂ ز خوان همتش یک شمه این است ⁂ که لقمان از نوالش لقمه‌چین است

نمانده چاره دیگر درین فن ⁂ فلاطون الجبر در خم نشستن ⁂ بیانش را رسانده نقص خامه ⁂ همین قبل از نوشتن حال نامه

به یک حکمش که حکمت را کمال است ⁂ میان چار عنصر اعتدال است ⁂ ز عدلش آب با خاک [?] ⁂ هوا یکسر با آتش بسته پیوند

حرارت با برودت گشته دمساز ⁂ یبوست با رطوبت گشته همراز ⁂ به حکمت نرخ را بازار دادست ⁂ به دانش گرم با سرد آمیخت است

اگر ارتباط همگی گرفت است ⁂ بگو بر اختلاط خشک و تر چیست ⁂ شگفتی نیست در هنگام تحریر ⁂ شگفتی گر کند ارباب تصویر

[illegible]

حسود آیینه را در زنگ گرفتن ٭ بدل ما عکس روشن پرتو افکن ٭ که نقش زیباش دیدم تو هم افشانست ٭ به بینا بانجای به جوهان است

دل سوزانم اینک هست بیتاب ٭ با آتش همعنان گردید سیماب ٭ بذوق طوف حرم عالی دیدن ٭ بمژگان توهم بود اندر رگ و پی

بدرگاهم هوای او رسیدن ٭ ببال رنگ می خواهم پریدن ٭ به پای قاصد چون شوق افتادم ٭ همایون نامه ای بر سر نهادم

مپندار آسمان از سر گرفتن ٭ ز جا برجستم و از خویش رفتم ٭ حدیث وحدت و کثرت مدعا بود ٭ که بر هر قطره اش از می دعا بود

خدایا تا جبین عدل چنین داد ٭ از دل با باد ادب را باد ٭ سبحان الله تعالی شانه ٭ زهی لطف عمیم و جهی

خلق عظیم و خوشا ذره نوازی قدح جام روایی که محض اتفاق بعبارت اشتیاق رنگ تحریر یافته و اصل مطلب

با نمارت طلب جلوه بشارت پذیرفته و در حقیقت جوش انبساط نیست بلکه شربت دهیه عیار چون نما بید انرست

و طلب آن خسته تشنه کام را آب گردانید عکس خود را در آیینه صفا پرور مکرر دیدیم که گریستم و خود لا همه

سنجیدیم که چیستم هر آیینه در یافتیم که سزاوار این مرحمت نیستم مگر آنچه به تمهید گذارش رفته که کار

به غایت است همان لطف بهانه جو بهمین حیله پرده از عارض مقصود برگرفته که در باب تشنه دامن طلبید درمان

غمگسار و درمانده عفو لازمه گناه است گلشن بخشش گیاه سلیمان خواهنگار مور است نشاط حلگا

[illegible]

رخت جان بر دوش نهاده می نشستم لیکن با همه بی‌طاقتی کثرت عمل الهی الحمد لله بعافیت است که چون نفس قدم و دم زد

جانم را هم بر دانست اگر از خود گذشتم از بیم هر گونه کشمکش نوابان لذا انت چون آب همین دل البته بر هجوم و خروج

بگرداب پیچ و تاب خویش اسیر و نیز این شور و دوری از یاران پیری و ضعف نقش کناره نموده اقربا

و احباب انداخته امروز شنبه ۱۴ رجب سواری ڈاک باله آباد میروم بعد رسیدن آنجا بخاطر این حقیقت

می شوم و رقیمهٔ موسومهٔ مشفقی سید بیدار حسین صاحب دام عطوفتهم که همین روز میرسد آمده دال بر تفصیل

این اجمال میشود آینده تا حصول نعمت حضور نواخته را بنوازش نامجات نواختن بجان نوازی

دور افتاده همچنان پرداختن است و بس دولت مدام عاطفت بر دوش اقبال نحب و علی الدوام حلقه

بگوش جاه و جلال باد و صلی الله علی خیر العباد و آله و صحابه الامجاد مورخه ۱۳ رجب سنه ۱۲[illegible] هجری

نامه شهید اکبرآبادی بنواب محی الدوله بهادر نوشته بود و فوت آن

العبد محمد شفیع [illegible]

قصیده در تهنیت موتراشی و زنار بندی صاحبزاده مهاراجه راجه نخبر دولت ملک حیدرآباد دکن

چو حسن آراست در بزم صفا جشن | دل ما داد منت در کوی وفا جشن
غرور حسن و بی‌پروائی عشق | ببین دارند باهم خوشنما جشن
چه پرسی قدر شان خاکساران | کند در چشم خوبان توتیا جشن
غبار من رفیق عشق دارد | سلیمان وار بر تخت هوا جشن
بیاد خاک کویش دل بود شاد | کند مفلس بذوق کیمیا جشن
لب بند در دلم عشقش لب ناز | کند بر تخت شاهی بادشا جشن
گرم با کلاه عشقش سروری نیست | بقوت استخوان دارد هما جشن
نه زینت از هنر خوش وقت باشد | بجذب خویش دارد کهربا جشن
بروی بس که نام شان نه کشند | کند در دولتش بر بام خدا جشن
بنازان خاطری دور است از ما | که ما داریم در ملک رضا جشن
ز گوهر زیب باشد خانه آرا | بریانی کند اهل صفا جشن
درین عهد این چه عشرت انجمن شادیست | کزین بینم نگینی جابجا جشن

نرم ریز شبنم آب باد است ها   مگر گل کرده بر آب و هوا جشن

لب هر غنچه خندان است از ناز   به گلشن می‌کند باد صبا جشن

بهار خوش به لب آمد به دوران   نمودار هم بهر شاه و گدا جشن

سخن در پرده تا کی فاش گویم   درین ایام واجب شد چرا جشن

بلند اقبال راجا بال گوبند   به بزمش باد یارب دائما جشن

جواهر نثار است و موتی رات بدن   فلک آراسته بهر او چو تا جشن

به عالم عیش و عشرت عام گردید   مرتب شد چو در عشرت سرا جشن

جهان شد زنده جاوید از عیش   همی گو عمر ابد شد رهنما جشن

مکان زیبا مکین زیبا از وی   جهان در روی [illegible] خوش نما جشن

در و بام از چراغان در تجلی   تو گویی از تجلی شد بنا جشن

قنادیل درخشان رنگ ریخته   به زیبایی شده رنگ سما جشن

ز شاخ نخلهای شمع کافور   گل افشان گشته بی ریب و ریا جشن

ز نور شمع حسن شمع رویان   دوبالا گشته در نور و ضیا جشن

بر قاصی فلک آمد به محفل   ندا شد با الصلا عز و علا جشن

[illegible] / [illegible] خوش تماشا جشن

جهان را باره شد از خرّمی جان / بجو آن نفخ نخستین و ولک جشن

بخاص و عام داد خرّمی داد / شده از آن که در نخست سر ازل جشن

ز عشرتخانه‌ها سوی باغ رفتند / شد از جوش طرب وسعت فزا جشن

بلی این جشن خود میخوارست گلشن / بود در صحن گلشن خوش تماشا جشن

بقول منت اعجاز گفتار / سخن را بود عهد پیش از این جشن

گلستان گشت مست مرغزارا / چو شد در بوستان رونق فزا جشن

غزلخوان بلبلان گشتند در باغ / که خوش باشد با آهنگ و نوا جشن

به گلشن کرد آن گلگون قبا جشن / مبارک باد ای نکته رسا جشن

بگنج لعل رو خالش کند بیش / کند بر دوش او زلف دوتا جشن

در آغوشش تو آمد آن گل اندام / برای زیب او شد قبا جشن

همه یاری دستش می‌نشاند / بخوش وقتی کند رنگ حنا جشن

شب وصل است صبح عید عشرت / که دارد آشنا با آشنا جشن

کنار رخ خوشش زلفش درست آن اجال / رقیب ماه دارد این سها جشن

[illegible]

[illegible] تو — کند یارب لب [illegible] جشن

مبارک باد یارب بر مبارز — درین شادی که شد عشرت فزا جشن

مبارز آنکه هنگام ثنایش — کند از شادمانی خود ثنا جشن

نخوانم در حضوری مطلع خویش — دم تحسین کند با مرحبا جشن

قصیده در منقبت عالی جناب کل غالب مطلوب کل طالب مولانا حضرت علی ابن ابیطالب علیه السلام

تا که طبعم سخن سرا افتاد / مرغ دستان زن از نوا افتاد

همه تن نغمه ام که چون نی ساز / از بحر انجم ترانه را افتاد

نقش آفتاب گرد فلک / نقطه از نوک کلک ما افتاد

از سواد مداد خامهٔ ما / فیض بینش به دیده ها افتاد

در محیط سخن که بی‌کرانه است / طرح این بود کآشنا افتاد

به خیال سخن خیال سلام / که ز هر درد و غم جدا افتاد

بینش از پس سخنوران بجو ... / قرعه امروز بنام ما افتاد

گرچه عالم ولی به خاک من / همه تأثیر کیمیا افتاد

طوطی طبع من ز فیض نشاط / بار دیگر غزل سرا افتاد

بر سرم سایهٔ هما افتاد / در نجات من رسا افتاد

در رحمت گشاده می بینم / نالهٔ صبح دلکش افتاد

متصل خون ز دیده می‌چکد از غم / بر نشان ناوک دعا افتاد

رنج و غم شد بدایهٔ عیش و طرب / درد من در پی شفا افتاد

نقش دولت بنام ما بندند / خاتم جم بدست ما افتاد
مهر زر آفتاب را حکمم / بر مسم فیض کیمیا افتاد

خضر گم کرده راه بود آنجا / برق لطف کز رهنما افتاد
ای فلک ارفع مه سپهر کرم / بر دو بساده لافتا افتاد

ای خوشا سروری که در عالم / مولدش خانهٔ خدا افتاد
بود موسی نقیب درگاهش / زان سبب در کفش عصا افتاد

در نگین نام او سلیمان را / کش بسر نقش بوریا افتاد
مدعی نسبتش بفخر و جاه / جا بجایی که در عبا افتاد

رتبهٔ فیض او ببین که کجا / مور وشان اتما افتاد
جبهت خورشید روی بخشش او / در یمی در کف سخا افتاد

قرّ و جاهش که رنجش بخاک / آب در چشمهٔ بقا افتاد
زان غبار رهش که سوی آمد / سرمه در دیدهٔ حیا افتاد

شاید شرع را ابن چون نیست / ذوالفقار تو در وغا افتاد
بهر یکبارهٔ ز فیض سخا / زین سعادت که در سما افتاد

حق بیا آن دوستان تو شد / دو جهان از بهر شفا افتاد
گیرت شهرهٔ تو در عالم / یک نظر تو مصطفی افتاد

غفلت از حال من چرا شاها / که بسال محن بلا افتاد
زانتهای فلک چه شکوه کنم / کو ستمکاره را بت افتاد

جبهت اندیشه ام ز جور فلک / دامن تو بدست ما افتاد
عام شد ناصری بخشش او / پاس شهرهٔ رجا افتاد

بخط شاه محمد حسین تمام شد قصیده ... شهر شعبان ... سنه ... هجری یوم یکشنبه

مخمس بر غزل حافظ از جناب علم مرحوم ابوالفضل حسن ...

محمد عربی بنده ات برارند / ترا کلیم و مسیحا ز پیشکارانند
تو آن شهی که گدائی تو تاجدارانند / غلام نرگس مست تو شهریارانند
خراب بادهٔ لعل تو هوشیارانند

شها تو جان جهانی و ما همه جانباز / شنیده است دل جان دادگان و تیغ آواز
حکومت که جهان بند پرده روی از / مرا صبا و مرا آب دیده شد غماز
وگرنه عاشق و معشوق رازدارانند

نیاز بود لبا قدسیان کبیر / ز موی طره ات آشفته و پریشان تر
در آسمان آمده در ظل زلف جابرور / بزیر زلف دوتا گر گذر کنی بنگر
که از یمین و یسارت چه سوگوارانند

تو آن گلی که از رنگ یافت گلشن دین / خجل ز رنگ رخ تو بهار فرودین
ز خاک کوی تو همی سنبلت خاک نشین / گذار کن چو صبا بر بنفشه زار و ببین ...

منم چو حلقه بگوش رسول چون مه نو / اگرچه هست ز حسن عمل بکف جو
بس است بندگی او چرا کشم کد و دو / نصیب ماست بهشت ای خدا ...

چمن طراز قدم یار بخت رنگ نفس / ستمی ز فضل درود تو گفت با هم بس
درود خوانی اگر چه گل چراغ چمن / نه من بر آن گل عارض غزل سرایم ...

جواب هفت بند ملا حسن کاشی علیه الرحمه از باسمه جتابانه منشی سید تفضل حسین صاحب مرحوم
المتخلص لعطا جالسی مسکنا و مولدا و حیدرآباد مدفنا حشره الله مع ائمه المعصومین صلوات الله علیهم اجمعین

بند اول

السلام ای پایه‌ات بالاتر از عرش برین — وی [illegible] مصطفی را جانشین
باعث ایجاد عالم وجه عالم جز تو نیست — با کمال بندگی همشان رب العالمین
در جهان پیش از جهان بود کتاب ام الکتاب — همچو خور بر آسمان چون کعبه بر روی زمین
داده نقش پای تو مهر نبوت را شرف — اوج معراج بلندیت دوش ختم المرسلین
هشت کشور هشت جنت از سه تا یکسان — خوش بیابست بود آمد یا امیر المؤمنین
در میان شش جهت ذات تو مانند قمر را — در میان چار دفتر همچو قرآن مبین
شاه خاور سوی باز گشت از با خبر — تا ادا کردی نماز ای قبله دنیا و دین
در تیغ تو از تنزیل انزلنا الحدید — فیه باس زخم سهمش در قلوب مشرکین
قد کفی فی قدرک السابقون السابقون — رهنمای رهنمایان بینوای سابقین
قایل قول سلونی خازن اسرار حق — از لب لعل تو جوشد مایه علم و یقین
از کمال تو کمال ابروی شد آشکار — شد عیان از قدرت تو شان قدرت العالمین
پیش آمد چو بنیاد دی او را سه طلاق — بر بنایش از ره همت فشاندی آستین

ای که تو نور خدای مصطفی را همنفس
گر نبودی ماند ذات تو بود ذات تو بس

پا نهادی با ندیمش مصطفی اندر حرم
دست تو بر عرش بر رفت ای زهی دست رسی

کیست این گردون گردان تا ز ابوس زمین
چیست قدر عرش تا گرد تو گردد از هوس

تا نه آیینش را ببیند عقل اول گر گشود
او که تعلیم ادب خواند از تو دارد همنفس

ای زهی بام همایونت که مرغ اسیر
یا علی تو بند بیمارم بشکن بر روی قفس

گنبد پر نور درگاه تو دارد آن ضیا
گر ورا بد ز آفتاب آنجا بماند چون مگس

گر نبودی داغ مهرت بر جبین آفتاب
در نظرها مینمودی تیره چون روشن جرس

فارس جاه ترا غاز است از روی شرف
کهکشانش چتر برد آسمان گردد فرس

سیل عزمت گر بسوی آسمان رو آورد
کهکشان را در رباید از میان چون تیره خس

زنده می افتد ز پا گر دست اندازی برد
مرده می خیزد ز جا او را اگر گیری نفس

نظم لشکر چون رسم اضداد در جنگ آمده
پیش پیغمبر نماند ز یاوران غیر از تو کس

اندر میدان نگردی در وغا هرگز کمی
اندر آن هیجا نبودی زو کسی پیش یک نفس

تیغ تو بشکست چندان رزم کردی در مصاف
بهر حفظ مصطفی بودی سپر از پیش و پس

چون شکست آن تیغ از حق تیغ دیگر یافتی
هیچ کو پی تو در آن دم قدسیان بودند بس

ای دو عالم زیر پایت یا امیر المؤمنین
برتری داده خدایت یا امیر المؤمنین

بینش تو یک ذره پنهان نیست اسرار دو کون
لوح محفوظ است رایت یا امیر المؤمنین

در ثنایت چار دفتر از ربای بیش نیست
من چگویم در ثنایت یا امیر المؤمنین

دیدن آن نور که موسی یک تجلی بود و بس
از جمال حق نمایت یا امیر المؤمنین

ای رهی عزت مقیم سدره یعنی جبرئیل
بود دربان سرایت یا امیر المؤمنین

پرنیان آسمان رای تو آری در نظر
حمل آنی باش عبایت یا امیر المؤمنین

من که باشم از لب قم گوی مهار بشنید
وصف لعل جانفزایت یا امیر المؤمنین

الحیه هست اندرون عالم زمین تم از خرد کل
شد مهار برایت یا امیر المؤمنین

در شب هجرت که پیغمبر بکرد جان در نج
ای همه جانها فدایت یا امیر المؤمنین

ابر تو بر بار را ابر گر باشد نسبتی
تا که دریا عطایت یا امیر المؤمنین

زر دهد جواد تو خود را بسایل داده
ای زهی جود و سخایت یا امیر المؤمنین

از گدا است گدا منعم اندر شاهان جهان
منعم شاهان گدایت یا امیر المؤمنین

انگار عرش زست بالا در دل همراست
اندر آن دل هست جایت یا امیر المؤمنین

انکه تو سالیست آنی شناسد حق ترا
با شناس مصطفایت یا امیر المؤمنین

[illegible]
تو خدا را می شناسی او شناسا تو بس

بن پیغمبرا.

[illegible] تو چون [illegible] یافته — [illegible] یافته

هم نشان صدق از ذات تو مصداق آمده — هم ز وصف دایه گوشش تو گوهر آشنا یافته

چند جاه و جلال تو که فخر کاینات — که ترا با جان برابر که برادر یافته

اول و آخر تویی هم باطن و ظاهر تویی — این صفات شهره از خورشید انور یافته

فخر دارد در گروه قدسیان روح الامین — تا که نام نامیت را زیر شهپر یافته

از خدا در آخرت ملکا کبیرا ملک تو — وز همه دو جهان جای همه یافته

فضل تو در جنگ خیبر شد عیان روز کار — رایت از پیغمبر و نصرت ز داور یافته

جز نبوت همسری با مصطفی رتبه ترا — سلسبیل از آن تو او حوض کوثر یافته

مصطفی اگر شهر علم آمد در آن شهر کیست — بر در دیگر رود کی هرکه این در یافته

سالها اکسیر سازی گرد بر خاک درت — با فلک از مهر و مه این سیم و این زر یافته

از در دولت سرایت هر گدای مستمند — دولت جمشید و اقبال سکندر یافته

هرکه اندر سایه‌ات یکبار آمد تا ابد — بر سرش بال هما را سایه گستر یافته

گر بدامان تو دستی زد زپا افتاده‌ای — دستگاهش را فلک از چرخ برتر یافته

ذات والای ترا با غیر نسبت چون دهم — نور و ظلمت را کسی با هم برابر یافته

از دو عالم ذات تو را [illegible] آفرید — [illegible] آفرید

ای ز بس تو منور چشم جان مصطفی ‏ گرد راه تو عبیر کار و ان مصطفی

مثل عیسی بوده است اندر مثل فخر تو نیست ‏ ذات تو بی مثل ای فخر جهان مصطفی

عیسی گردون نشین دارو تمنای درت ‏ زانکه آمد جایگاه تو مکان مصطفی

آسمان دین شتیم بر بود ذات البروج ‏ ای تو برج اولین بر آسمان مصطفی

هم توی قرآن ناطق هم توی عظیم ‏ این شرف خاص تو شد عام ابنا[ن] مصطفی

آنچه حق با مصطفی گفت آنهمه او با تو گفت ‏ راز دار حق توی هم رازدان مصطفی

روشنی بخش شبستان شریعت نور تو ‏ نور تو روشن چراغ دودمان مصطفی

راستان راه را گر برده اند از جاده راه ‏ راست این ره میرود تا آستان مصطفی

بیگمان ذات تو باشد مقصد تنزیلها ‏ آنکه شد رحمت اگر نازل به شان مصطفی

هیچدان دم ز فضل تو در افواه او فتاد ‏ شیر نا خورده کلیدی زبان مصطفی

هر که از تو رو بگرداند نبیند روی حق ‏ حق نمای روی تو باشد در جهان مصطفی

سر بلند اندر جهان از سایه تو راستی ‏ ای توی سرو سهی در بوستان مصطفی

عرض حاجت جز بکو[ی] تو کردن بهر من ننگست و عار ‏ زانکه من هستم غلام خاندان مصطفی

مانم از بهر بگردون دون فرسوده شد ‏ مهربان شو جانفزای کن بجان مصطفی

ای که بیان قدرت حق ظاهر از شان شماست | از زمین تا آسمان محکوم فرمان شماست

آسمانی کین جهانش زیر پایه منت است | روز روشن پشتش دوتا از بار احسان شماست

رفعت از رفعت کونین بالاتر بود | پستی عقل است گفتن عرش ایوان شماست

در میان عترت و قرآن نباشد افتراق | گفت ختم المرسلین قرآن ز اقران شماست

نغمه سنج وحی کو را نام باشد جبرئیل | نیست غیر از بلبلی آن هم ز بستان شماست

چیست این نطق و زبانم تا ثناگستر شوم | نیست در نطق و زبان هر چه که بنیان شماست

این ثنائی بر شما گر گفتمی در زبان | از زبان بی زبانی حق ثنا خوان شماست

ای طبیب دردمندان رو در باب از کرم | درد بی درمانی را که چشم او به درمان شماست

خواجه دنیا و دین هم دین و هم دنیا بده | بنده را گر زلّه خاص از غلامان شماست

گرچه بنده تا گناهم مستحق رحمتم | رحمت است از آن او هر کس که از آن شماست

آیه لا تسئل عن ذنبه اندر کتاب | صادقا گفته در شان محبان شماست

بالتولد خارج از مرگ و برزخ راه غم | چون ولد از جانب رحمت رجوع و ریحان شماست

بهر نصرت از مسیح و خضر تا اصحاب کهف | همگنان را انتظار دور سلطان شماست

گو تابان خورشید تا آفاق را روشن کند | خوش برآید چشم مشتاقان را روشن کند

ای شهنشاهی که [illegible] | [illegible]

تا نئی تو در دو عالم نیست عزّ مصطفی
لا تو دی عشق الله انت می باشد گواه
از نگاه قهر تو امید لرزان همچو هم
تک گلی بی آب از گلزار حاجت آفتاب
نیست مقصود عطارین گفتن مدح و ثنا
مدح خوان تو خدا و مصطفی باشد و بس
مدعا کسب سعادت بود نظم ساخته است
مزرعه امید عالم سبز شد از فیض تو
بر تولا زادم و میرم شدم مبعوث هم
ای رهی تو قبر بهر زائران مرقدت
نوح و آدم در جوار مرقدت آسوده اند
با غبار مرقد تو آب حیوان را چه قدر
با نعمان درت هر لحظه میگوید لب نسیم

ای تو ای خیر البریه مصطفی خیر الانام
مصطفی خیر تو نبود هیچکس قائم مقام
وز نگاه التفاتت یافته ناکام کام
سبزه پامال راهت آسمان سبز فام
گو برآرد در میان مدح سنجان تو نام
او چه داند مدح تو گو حیثیت مداح کدام
گر قبول افتد برآید آرزوی مستهام
از تو ای دریای رحمت قطره خواهد لب جام
تا ابد دست من و دامان عالی والسلام
طرف تو پامال ملائک پیش و پس بید اهتمام
هست این آسودگی از ساحت دار السلام
با فضای روضه تو باغ رضوان را چه نام
همچو روح و ریحان و جنات النعیم

عطا

... در تهنیت سرداری خانم و تاریخ این وقت

تهنیت ساز کرده سامانی
عیش را زده فراوانی

خانم از بس وزیر اعظم یافت
آفتابش نگین رخشانی

چرخ فیروزه حلقه خاتم
آفتابش نگین رخشانی

یافت خاتم وزیر آصف جاه
شد سلیمان به شوکت و شانی

این وزیری و این سلیمانی
خوبش خدا است فضل و احسانی

ای تو مختار ملک و ملک ز تو
خرم و تازه چون گلستانی

دست فیض تو ابر دریا بار
دل فیاض بحر عمانی

بخت و اقبال تو ذات والایت
در جهان است چون تن و جانی

آسمان شأن تو ز بلندی چرخ
هر دو هستند جیب و دامانی

میکند بر زمان ز خون عدو
تیغ تو لاله در گریبانی

بر خلاف تو گر همه فلک گردد
نام او نیست جز پشیمانی

بینش دانای تو را به کند
عقل اول اگر برنگ نادانی

وسعت هم جهان برو تنگ است
عزم تو تا نموده جولانی

قطعه

[illegible]

باشد تو باعث هلاکی دهر | پاس تو خلق را نگهبانی
خوش نشست از تو نفس دیوانی | مثل تو بر نخواست دیوانی
آسمان همچو حلقه خاتم | بر رضایت نکرده دورانی
از عطا وصف تو چو ممکن نیست | وصف خاتم کنید یا سانی
حلقه خاتم تو دولت را | حلقه چشم نور افشانی
حلقه خاتم را اقبال | حلقه در گوش جندا شانی
حلقه خاتمت چو حلقه گوش عقلش | دیگرش افتاد رسته در آسانی
حلقه خاتم تو جان را | حلقه طوق دشمن جانی
خلقه خاتم تو بر احباب | حلقه دوستی با امانی
سال این سرور خاتم | ای رهی خاتم سلیمانی

سنه ۱۰۶۲

تمام شد قصیده بتاریخ بیست و پنجم شعبان المعظم بخط خام محمد ... عفی عنه در مقام ...
سنه ۱۰۹۱

... از نتایج الطبع مرحوم سید ابوالفضل ... عطا.

سحر کون و مکان مژده ناگهان آمد	که فخر کون و مکان باز در مکان در آمد
بلفظ بدان بگمان کاسمان عروس شرف	چو آسمانی قباب بهبیت الشرف قران آمد
با آسمان فر زمین باید این بشارت داد	بخانه فخر زمین فخر آسمان آمد
به بلبلان چمن باید این نوا برخواند	به بوستان چمن آرای بوستان آمد
بگوش حلقه بگوشان حق رسان این حرف	که حق بمرکز حق شاد و شادمان آمد
دو رفعت است که بر عرش رفت پایه لطف	سخن ز اوج بلندش چو در میان آمد
نخست رفعت معراج سید الکونین	برون ز حد مکانها که لامکان آمد
دوم عروج مکانی که یافت ارفع بلند	چو باز صاحبش آلی الجبروتان آمد
قطعه — ولفظ یار است که داغ غلامیش بگیر	ز مهر و ماه لبمای آسمان آمد
نخست صورتش رسول است و لفظ یا علی	که نقش مهر نبوت نگین آن آمد
قطعه — دوم نشان کف پای خاکپای علی	که وقت عود مکان رب آستان آمد
دو دیده است که کحل الجواهر ذکرش	فروغ دیده انظار در جهان آمد
یکیست دیده بیری که نور رفته او	ببوی پیرهنی باز بر مکان آمد
دوم گرفت ... دیده ... کاخ	که خاکپای کلید توتیای آن آمد

چو یکبیت بخت سخاست فرس کون — روان ز طبع روان تو آسمان آمد

بر آستان تو خدمت بهار روی بهار — در تو قبلهٔ اقبال مقبلان آمد

حدیث فیض عمیم تو بر جهان رفت — زبان چو ابر گهربار درفشان آمد

بکفایت خرم تو خواب یابد چرخ — بهرزه تاخت ولیکن گران تو عنان آمد

به پیش جاه بلند تو اوج فیه عرش — چو نقطه الیست که در جاه تخت آن آمد

رسد بحد صفات تو نیست حد خرد — گران روان ز گمان و بی همه گمان آمد

دعای عید تو می خواستم بیان سازم — تمام تهنیت عید بر زبان آمد

چو عود و عید و دعای همه بعضا بود — خوش گر سخن جمله همعنان آمد

قطعه ثانی

ز عود تو جهان عید لاله ستان آمد — تو آمدی که جهان عید در جهان آمد

چه از عواید عود تو عید کام گرفت — جهان ز آمدن عید کامران آمد

چه عود بود که عید آمدش باستقبال — چه عید بود که اقبال ازو جوان آمد

چه عود مایه صد عیش عید قربانش — چه عید قالب صد عیش را چو جان آمد

چه عود لطف حیات دوباره لا معشوق — چه عید عاشق او عمر جاودان آمد

[illegible] برو
مرا سپاس عنایات بر زبان آمد

از آن زمان که عنایات روز افزونت
بچاره سازی دلهای خستگان آمد

دو طالع است درین روزگار کون و فساد
که یادگار زمان و زمانیان آمد

یکیست بخت زلیخا که بعد پیری از آن
بیمن دعوت یوسف دگر جوان آمد

دوم نصیب مکانی که بعد ناکامی
بفیض مقدم نواب کامران آمد

مکان بغیر مکین بود بی مکین خاتم
قدوم صاحب ایوان مکین نشان آمد

مکان بغیر مکین بود قالب بیجان
مکین درون مکان با بجسم جان آمد

مکان کدام مکین کیست هیچ میدانی
نگوییت که محل طالب بیان آمد

مکانست فخر اماکن مکین است ابو الملک
مکان چو عرش مکین تاج عرش سا آمد

مکین فرشته خصال و مکان بهشت مثال
مکین مسیح مکان چارم آسمان آمد

مکین نهاد قدم در مکان بآن رفعت
که اوج نه فلکش سر بر آستان آمد

زهی جلال که بر نقش پای او بزمین
چو آفتاب درخشان بر آسمان آمد

زهی جمال که آیینه از عکس رخش
هزار بارگه طور در میان آمد

زهی کمال که نقصان ز طبع نقصان رفت
چو آن مکمل نقصان درین جهان آمد

[illegible]

دکان ... بدر کلی خوش ... / بیانهای حقی سر بسر زبان آمد

نسیمی از نفحاتش صبا بکنعان برد / زمانه گفت که از مصر کاروان آمد

سخن ز گنج فشانیش در دهان نگذشت / عیان بگنج نهان دهان گنج شایگان آمد

توئی سپهر و جهان زمانه مظفر سان / کریم از کرمت طبع بحر و کان آمد

گشنده شیوه رنگین بیابت لطف / هوای فصل بهاری ببوستان آمد

زمانه با همه بیمهری که با من داشت / گرفته است سر مهر و مهربان آمد

علی الخصوص ازان رافتی که در حق من / به پیشگاه وزیر زمان عیان آمد

سپهر مرتبه سالار جنگ کهف انام / که عهد او همه راحت ده جهان آمد

ولی عجب بودم اینکه در چنین عهدی / نصیب من همه اندوه و غم چنان آمد

تراست لطف بمن لطف اوست شامل خلق / درین دو لطف چرا رنج من گران آمد

تو کارساز من او کارساز جمله جهان / دو کارساز چنین حال من چنان آمد

ترحمی که درین بند سخت دلتنگ ام / ترحمی که دل از دست غم بجان آمد

توجهی که ز حد درگذشت محنت من / تلطفی که ز غم سخت سرگران آمد

بحق عید غدیر و بحق صاحب عید / که کاشف حق علم و مولای مومنان آمد

... از آتش / ... آمد

زبان بعرض مطالب گشاد از ملّتی | که اختصار پسندیده جان آمد

هر آنچه عرض نمود از روی صدق و صفا | قبول حضرت ممدوح همچنان آمد

سخن رسید چو اینجا دعا طلب خوش‌تر | اجابت آمده و مر بوی امتنان آمد

ز مهر و ماه شب و روز تا ضیا گیرد | مدار کار جهان تا بر این و آن آمد

فروغ جلوهٔ سالار جنگ و فخر الملک | که نوربخش جهان و جهانیان آمد

ضیا دهنده رخسار مهر و ماه شود | من این بگفتم و آمین ز آسمان آمد

تمام شد قصیده هذا بتاریخ ۹ شعبان المعظم یوم یکشنبه سنه [illegible] بخط ناقص محمد [illegible]

دیگر

قصیده در مدح نواب مستطاب معلّی القاب نواب سراج الملک بهادر دام اقباله و [illegible]

قصیده دیگر

دل من کشتی نوح است و آب دیده طوفانش | ز بسم الله مجریها و مرسیها است سکانش

چه سکانی که باشد بادبانی بهر این کشتی | نجاتی گر همی خواهی بزن دستی بدامانش

چه دستی که آن حامی کسی را گر بدست افتد | ید بیضا بر آرد همچو موسی از گریبانش

چه خورشید سیه گریبانی چه خوش روشن ید بیضا | فدای آن سحر قربان است مهر درخشانش

چه خورشید مهر درخشانی که داغ عشق لاله مانند | چه عشقی آنکه از [illegible]

چه انسانی که بر مجلس مهمان خانهٔ امکان | طفیلی آمده بالذات انسان است مهمانش

چه جوانی تا ز نعمت تا بی او سیر بر کند گاه — شناسد صاحب جوانه لا بگوید شکر احسانش

چه احسانی که بینند کس شکرش افزود میکن نعمت — چه نعمت بیگمان محروم آرد بار کفرانش

چه کفرانی که خیزد از شقاوت الحذر از وی — شقاوت گر هوس داری مشو غافل ز سامانش

چه سامانی که آمد اصل سامان طاعت یزدان — چه یزدانی که فیاضست و آمد عام فیضانش

چه فیضانی که از آغاز و انجامش چو پرسیدم — ازل گفتن آغازش ابد گفتن پایانش

چه پایانی که باشی جاودان در روضهٔ رضوان — چه رضوانی که باشد در جنت فردوس بستانش

چه بستانی که نعمتهای آنجا غیر مقطوع است — رسد هر لحظه از حق بیش تو نزلی ز رضوانش

چه رضوانی که خوشنودی حق تعبیر از آن باشد — چه خوشنودی که باشد معنی آن عین غفرانش

چه غفرانی که باشد همعنانش رحمت کامل — بود نعم عقبی الدار همگو بند غلمانش

چه غلمانی که خدام اند و حور العین بی صحبت — چه حور العین که لعبتی آمد درست پیمانش

چه خوش تر درست ایمانی که کامل مسکن آنرا — درود دستگه کونین ای کونین قربانش

چه قربانی که آن هرگز نباشد لایق قربان — که این کونین کمتر باشد و برتر لو شانش

چه شانی که ز لطفش دوزخی بیش خدا نالد — برند او را سوی جنت کنند از قعر نیرانش

چه نیرانی که از سوزش دل عاشق خبر دارد — که از عاد است کاهی اکثر به سوز داغ هجرانش

چه جانانی که وصلش مایهٔ عیش ابد باشد
چه آنکه می‌نماید بهشتی در گلستانش

چه خوش نزهت آن گلستانی که در شوق نمانش
بدل سوزد داغ عشق نوح الش و هم جانش

چه جانی آنکه بینش از الش و نیا بود در حکمتش
چو شد مخلوق الوم گشت دینار بر زبانش

چه فرمانی که آن نزول صاحب فرمان بود در خلق
شهی ناجی سلطان ناصر الدوله سراج الملک و دیوانش

چه دولتی که از ذاتش بجا ماندست این کشور
دگر بود آن نوبت فتد از پای ارکانش

چه ارکانی که مستحکم شد از تدبیر رای او
سزاوار اگر نازد جهان اکنون به دورانش

چه دورانی که از عدلش جهان شد تازه و خرم
چو آن گلشن که شد تازگی ابر بهارانش

زهی خوش ابر بهاری باشد نایب دستش
زهی خوش دست که هنگام کرم بینی در افشانش

چه دست در فشان خیزد سود و گردون
ز رنگ دامن سایل بود گردون گردانش

زهی خوش گردون گردانی که باشد تابع حکمتش
زهی خوش حکمی که همچون عزم او تیز است جولانش

چه جولانی که گردون وام گیرد از سمند او
چه گفتم چرخ باشد وقت لو یه گرد میدانش

چه میدانی که چون گلزار رنگین باشد از تیغش
چه تیغی برق باشد خاک بینش آب ارانش

چه برهانی که باشد شعر جواله را قاطع
چه قاطع حجت قاطع بود گفتن به برهانش

چه برهانی که میسازد بیانش خصم را ملزم
چو آید بر سر گفتار آن طبع سخندانش

چه آن طفل دبستانیکه چون بنشستی خوانی
نبر بندش باستاد بود نساگرد لقمانش

چه لطفانیکه ذکر او خدا فرمود در قرآن
چه قرآنیکه از تقلیق واسند اهل ایمانش

چه ایمانیکه قوت یافته از قوت داور
چه داور داور دوران که من هستم ثنا خوانش

چه نیکو من ثنا خوانی چه خوشتر قدردان داور
که صیت جاه او پیچیده در افلاک و ایوانش

چه ایوانی بلند گردون که گردد گرد قصر او
که تاج فرق خود سازد ز خاک پای دربانش

چه دربانیکه از روی ادب بر لحظه و بر دم
ببوسد عتبهٔ کسری و قیصر خان و خاقانش

چه خاقانیکه در چین بر جبین باشد ز الطافش
چه الطافیکه آمد عام لیک مخصوص خاصانش

چه خاصانیکه مخصوص درگاه اند در خدمت
چه خدمت آنکه چون واجب بجا آرند خلقانش

چه خلقانیکه دائم در ثنا گویی او باشند
که باشد حفظ حق بر لحظه و بر آن نگهبانش

چه حق نیکو نگهبانیکه باشد حافظ ذاتش
چه آن ذات همایونیکه بتوان گفت جهانبانش

خه خوشتر آن جهانبانیکه پاس خلق میدارد
که سلطانان ز پاس خلق میگویند سلطانش

چه سلطانیکه آسوده جهان در ظل او باشد
چو در ظلش جهان آسوده گوید ظل سبحانش

چه سبحانی همه دانیکه بنشاند وزارت را
بدانایی و بخشید آنرا که داند لایق آنش

چه آنی آنکه میدارد وزیر اعظم دوران
وزارت داده آنش رتبه و عزت فراوانش

چه آن عز و اگر میدارند خدا امش
[illegible] باشد یک انه زنگ غلامانش

قصیده من کلام حکیم سنائی غزنوی

عاقل نیست در دل مهر دلبر داشتن / جان بکش مهر و مهر شاخ بی بر داشتن
از پی سنگین دل ما مهر یار و روسن / بر رخ جعد زر نثار گنج و گوهر داشتن

[illegible] گرد محنت گرد روز وصل او / بر نوید شمع مجلس مهر انور داشتن
یوسف صورت نشسته با تو اندر انجمن / زینت ما شد کرنش آذر داشتن

[illegible] رسل نشسته کی روا دارد خرد / دل اسیر سیرت بوجهل کافر داشتن
بحر و بر گشتی لیکن جای در گرداب غم / نی سفینه نوح نتوان جسم معبر داشتن

[illegible] جان دیو و دل بجای همی باحد این / خویش را چون دایره بی پا و بی سر داشتن
من سلامت ماند نوح نبی بنجات / تا توان خویش را امن از شر داشتن

[illegible] علم را در چون این در را چو شهر آیام / تا کی آخر خویش را چون حلقه بر در داشتن
جعفر همی دانی که شهر علم را حیدر در است / خوب نبود جز که حیدر

مختصر شغلی بود / قدر خاک اغبر ... گوگرد احمر داشتن
مرمرا با ... آید ... اعتقاد / حق زهرا بردن و دین شمر داشتن

[illegible] او امیکی نوئیم بر زوج بتول / در حقیقت می بباید پاس قنبر داشتن
تا سلیمان وار باشد حیدر اندر صدر ملک / زشت باشد دیو را بر بارگه افسر داشتن

[illegible] نام آورد معنی کمر بسته چو کلک / جاهلی باشد ستور
خوش نباشد با خبائث عمر حیدر داشتن

[illegible] اثبات الله و عترت زاحمد مرسل نماند / با گاو رکان توان تا زو مختصر داشتن
اندران صحرا که ننگ خارا خو / وندران میدان که نتوان تیغ و

[illegible] سالکا کجا هرگز توانی یافتن / خر بجست حیدر و شبیر و شبر داشتن
در هم جعد من ستمکاری خویشتن را باید / مهر زر جعفری بر دین جعفر داشتن

[illegible] دیندار خوانی خویشتن را شرط نیست / جسم و جان ... دین ... داشتن
علم چه بود فرق دانستن حق از باطل / نه کتاب الله بر سلطان جمله از بر داشتن

[illegible] از نجف ... دل / برچو برگ لاله رخ چون باغ عبهر داشتن
هرکه چون نرگس ... فرود آورد سر / همچو طوطی کم توان طمع شکر داشتن

[illegible] جاره نیست / دیده چون باد ... خورشید انور داشتن
رایت همت ز ساق عرش بر باید گذاشت / تا توان افلاک زیر سایه پر داشتن

[illegible] گردن نشاید تا توان / پاسبان بام ... فغفور و قیصر داشتن
تا دل عیسی مریم باشد اندر بند تو / کی روا باشد دل اندر سم خر داشتن

زبور و نوای خود سازای … ارنگ
علم دین لا نانیای چشم دلرا عقل ساز
گر بدین سیرت نخوانندت ترا ناگاه مرگ
از پی آسایش زیر خویشتن دشمن جان

چاره بیهوده مجرد سائل از زبور دانش
بلبلان در کردن و در زیر خیبر دانش
تا نیابی … حاجت مبر روی سجر
مال و مربر دنت سا… دانش
پس ز آتش با … بالین و بستر
تا کی آخر خویشتن حیران و مضطر داشتن

از تو فهم کی بی بیند عقل نابینای تو
پند من بشنو و علم دین طلب از بهر آنکه
نادرا جاهل شمارد عقل سود نگی کند
گر کسی بگذارد دین حق
ای سنائی وار ثنا خود اگر بار بالو
بندگی کن آل یس را الجان …

بار کس را قابل تشنم و کو…
عنبر ز آتش خوب شود زینت …
مذهب سلمان در زید و صدق …
خاک را نتوان بجای مشک …
دایه را بر شیر خواره مهر مادر دا…
تا چه نی دنیان … رویت …

از کتاب … مولوی

قصیده من کلام شیخ

آذری فی المنقبت

عین الحق صاحب نقل …

منت خدای را که مطیع پیمبرم
تا مسند شریعت عزاست مسکنم
بگذشته ام ز دائره ممکن الوجود
تا من عزیز مصر وجود خود آمدم
آفاق ر…
عنقای قاف …
آئینه خزائن غیبی ست خاطرم
دریای در طریق توکل نهاده ام
اطراف عالم از نفس من معطر است
صد غسل ز آب چشمه نوشا برآورد
افلاک را چو نقطه و هر کو سطر لنبی
دریائی است و
خورشید اگر بنور نهد منتی مرا
من ترک … و جیفه جبال کرده ام
دنیا چو جیفه معنی او هیچ گفته اند

فرمان بر رسول خداوند اکبرم
اقضی القضاة محکمه عقل کشورم
در صدر کائنات بواجب مصدرم
وم باج و ولایت
نی راغب سپاه و نه محتاج لشکرم
از قاف تا بقاف
پیداست این حدیث ز سیمای جوهرم
گشتند سرکشان همه عالم مسخرم
زیر ابر آتشست درون چمبرم
از زنگ چین زنگ کتاب مصورم
از قطاب ابشر از خط محورم
انجم چراغ و مجلس و خورشید ساغرم
هرگز بمهر جانب خورشید ننگرم
باد بروت چونه … چو مجمرم
از بهر تحی ائمه منت جبرائم (?)

حمد و ثنای کعبه ذات را که من
راهنمایم که جسم خرد و شم جمال و زر
تو چند بحرم و تن من همچو کشتی است
تا بیافت جان من
تا بسته ام همی کمر
غواص عقل راه بکنهم نمی برد
تا از سواد وجه شدم سرخ رو فقر
دریای معرفت ز دلم موج میزند
ذرات کائنات نوشته من اند
راهنمایم که پای ز دام کشم برون
جهان لاچه اعتبار
موسی صفت معاند گاو طبیعتم
بر آفتاب سایه فکنده ام از زمین
دنیا چو جیفه طالب او سگ شمرده اند
از آفتاب همت من مهر ذره …

از نا لهان صاحب معراج
تو لیت زینت من و …
جان ناخدای کشتی و عقل …
دائم که از قبیله
از هم تاج فقر
گر بحر فقر نور صفات …
روشن شده است معنی …
بردار نیم گو است کلام …
اوراق آسمان و زمین …
گر بحر المنزل چو کوه نهی تیغ …
… سکن
جمع سامری نه در پی گوسا…
بار خواست از نکنده حرج …
بالله که ابر گر … بنزن
گر ذره بندانمت از ذره کم…

...شاه نجف
بر سر ز فخر خاک در اوست
تا سر نیز آستانه خاکش نهاده ام
مهر ارث شکار و سپهر ارث بدرم

...من خود کیم که دعوی حب علی کنم
جهل کز کمینه خیل غلامان قنبرم
بر زعم خارجی منم از زر رنگ حیدری
... رنگ و نام سکه و صورت قلندرم

...از منکر و نکیر نترسم گه سوال
زیرا که در حمایت شبیر و شبرم
نسبت بخاندان علی دیال کرد
زان کرده ام که در رتبت پاک چاکرم

نعت نسبتی
خصم من است گر همه باشد برادرم
ای منع علام یار و مردت کرد میهمان
وا داده صواب خلق همیک زان غیرتم

...نشنیده مگر که ز آهن دری چنان
جعلم در رنجه روز و عامر خیبرم
~~عربا ... صبا ... شو~~
گر غیر تو برات کسی در کمال و فضل

...ثنا نامنم علام تو آن آذری که هست
در صورت
ای آذری که بصورت جان
کرد وند زندیح روح پرورم

...از تیغ طبع گردن دشمن بر افگنم
وز خنجر زبان جگر خصم بر درم
پای ملخ ز مور سلیمان قبول کرد
پس تیز رو مکن سخنان محقرم

...صاحب خاندان چو برآرم ز خاک
بر جمله خلق فخر بعد از محشرم
بسا ... تو و من آذری تو
بر سان یاب گوهر ... زادرم

...کتاب مولوی ...

قصیده فی المنقبت من کلام آذر

بمقام گوینده نقل تردانیده شد

...صبح چو در سرای روح خسرو بنشد و
هر چرخ رسد کوکبه حجر بلاکو
ترک قدر انداز خطائی برباید
خال سیه شب ز رخ روز لقالی

...افق چو نکه بر آمد شه خاور
ارکان شه زنگ در آید بزانو
باز سحر از پاره صبح بر آمد
بیجان بهوا چون مگس لولی تو

...خسرو تن تو را اسرای برج در آید
دوران کندش نوش شبدیز تو
خاکستر شب بروشن روز بنشد
کو بیضه که زمبرد از عال بجا فو

...بلکوئش که در دور فلک داد سلام
ترک سحرش داد دگر باره قرقو
بنشد بر ان قدم خبر خاور
بر بام افق شکل سرای طرقو

...عالم آتش آکجویی شب بجو گر باد
بسته آتش بر مقل خسرو انجو
دوران طی باز سپید سحر ساخت
کرباد غراب شب دیجور فر توتو

...بر خاک در دورز با سر که بر بندد
چو باب روان شد ز بر چشمه آهو
زد فوشجی باز سپید سحر بار
بر سفره طاسچه طبل سحر قو

...بیف
آفاق ...
هر صبح چو از قصر رضا نعره یاهو
بیت الحرم روضه سلطان خراسان
گر حرمت ان رشک برد روضه مینو

...تا راه روش نرسی گر خاک خدمتش را
صاحب نظران نحفه برند از پی ازو
وان نافه آهوی ... بوی نسیمش
از نکهت او برد شب غالیه گیسو

...آن آینه ذات خدا نگر جهانی
ارند چو آیینه ز اطراف بد و رو
ای قبه بیت
ای سده خاک در تابعانه اش تکو

...از صبح سبز تو چو پروانه برد نور
ای مشعل قنادیل بر بن قبه تو
گر از شرف خاک جناب تو نباشد
بر بام وید بار صبا نافه آهو

...ابواب کنند چشم تو بر بستر جاوید
در مهد سفر ... نادره یا تو
حم سعوه ارزاق کنند ... فلک
باد و چو خوان تو زند نعره که ...

جعفر با اهوای توبه گنه بهر در

با مرقد تو گرد چو خاک در تو خو

دارد طمع آنکه از و بار نگیرد

در باب شناعت لوعامیان

از کتاب ... عین الحق صاحب

قصیده فی المنقبت

من کلام فردی اردبیلی

بمقام گوینده نوشته شد

خوش آن دل که با ما فت کم نشیند
تیغ حسرت
شود جمع
چو سر هم مورد زنگار سی رنت
چو از راه صورت بمعنی گراید
نگردد دگر مصدر فعل ناقص
چو لفظش ورآید بگوهر مناسب
گل بوستانش چو ترمرغ ببیند
ز بر گاه دل کند گل فشانی
چو گردد برون سر ز جیب تمنا
زند دست در دامن نا امیدی
موقف جان سباز
چو آرد بکف دامن مهر حیدر
علی ولی جانشین محمد
بدیع است در نزد عقل این قضیه
کریمی که از غیرت جود عاشق
چو در کعبه جان در آید حدیثش
بجا خاطرش از پی کام دنیا
طبیبی که چون

زناکام و کام ... ننشیند
فارغ ز مرهم نشنید
به پهلوی عیسی مریم ننشیند
ز آشوب فطرت سلم ننشیند
بر اصحاب معنی متقدم ننشیند
بر فعل ... ولم ننشیند
از و سر وحدت مترجم ننشیند
بر ویش بخواند که شبنم ننشیند
سراپا بیاراید و در هم ننشیند
بدر لیوه بر سوئی غم ننشیند
چو از حجت کام ملزم ننشیند
بر لبان چو گیسو ... ننشیند
برو خیز افارغ از هم ننشیند
که بر مسند تحقیق اعلم ننشیند
که روباه بر جای ضیغم ننشیند
خوئی سر ... بر روی حاتم ننشیند
با آستین همچو مریم ننشیند
در اندیشه بیش با کم ننشیند
جهان از تب و لرزه ... ننشیند

نباید بتنگ از غم نا امیدی
خود چو ... غم
چو زنار غم بند و بند از
نداند کم و بیش ناسازگاری
چو از راه صورت بمعنی گر
شود صدر ذاتش سراوار جانی
خونابا غبارش که در باغ حسرت
چو غنچه دهش بند از بی زبانی
چو بیگانه گردد ز اندیشه خود
دیے را سزد لذت زندگانی
به بند لب خولش از زار خانی
نگردد اگر منصرف در زمانه
گذارد اگر دامن مهر تش از کف
ز بعد محمد زهی جانشینی
اما بکه در ... تمنا
چو اعجاز لطفش کند فیض بخشی
اگر ابر لطفش نباید بیارش
که صد خیبر کفر گگرد
بر آنکو نهد ... بر جگر داغ ... خمے

زناسازی ... تخت ... ننشیند
... ننشیند
به بتخانه کام محرم ننشیند
دل آسوده از کیف و از کم ننشیند
چو از جام غزلت شود سر ننشیند
که از باج وحدت معجم ننشیند
ز ... غم دنیا بر هم ننشیند
چو سنبل پریشان و در هم ننشیند
بخلوتگه کام محرم ننشیند
که بیش از شهادت بکام ننشیند
چو تمثال تصویر ... ننشیند
سر افگنده در پیش چون ... ننشیند
چو آتش بقعر جهنم ننشیند
ننشیند
... بکند جلوه اسلم ننشیند
کلیم الله از گفت ... ننشیند
جهان خشک لب ... ننشیند
... بر ... ننشیند
دل آسوده ... ننشیند

دم ...	چو جاه ... بیژن ... تم نشنید	دور ... ز دیگر عظامت	سر چاه بیژن چو رستم نشنید
زبهر در مدح تو طبع فردے	چو غواص در فکر جیبم نشنید	چو عاجز زد شغش مدح گردد	دهن بسته چون حرف معجم نشنید
فلک نازند نوبت فیض بختے	جهان تا ز فیض تکرم نشنید	عدوی تو بر مسند کامرانی	بکام دل خویشتن کم نشنید

از کتاب مولوی عبد الحق صاحب	قصیده فی المنقبت	من منشآت نامه نگار ...	بمقام گوید نقل ... نوشت
صبح بر آمد ز دلو یوسف زرین کمر	گرد چو یونس بر آب در دل ماهی وطن	صبحدم کز قیروان بر سر شب زد عمود	راست چو تیغ شهاب در گلوی
چون دم گرگ سحر از سوی مشرق نمود	حرم تو اخیر پلنگ گشت ملمع بدن	خنجر زرین مهر پهلوی شب را شگافت	روی شفق شد ز خنجر تیغ تو همچو عس
بال سحر گشت اند جمله چراغ نجوم	نور زیک شمع یافت دایره انجمن	گشت چو گنج نهان گوهر اختر نهان	حلقه زده مار صبح مهره زرد دهن
چشمه خور رسید منبع آب حیات	ساقی دوران ز دود داد بهر انجمن	سبزه چو یک جرعه خورد بیچ خضر ...	در قدم او رسید زندگی در چمن
طفل مو البد را نوبت زادن شد	گر ز شعف برد حامله شد جادران	پیک صبا بیچ باز آمد و پیغام داد	از سوی فصل ربیع جاسع بلیع ...
گفت که اینک رسید کوکبه نوبهار	لشکر سرما گریخت در سرما شد ...	بگذشت ادبار برد آمد اقبال ورد	مردن روئین تنست زندگه ...
گل برسالت رسید جامه خود را درید	کامه ز باد صبح لوی کوه بیس قرن	غنچه بسوی بر آب لاله چو جام شراب	نعره گلبانگ مرغ زمزمه خارکن
سایه سرو و چنار کرد چمن را چو شب	کوکب روشن بر آمد ز طرف ...	سنبل خوار است صورت گلبن باغ	در چمن شعف برگ صحن چمن شد ...
منبع صنعت برگ بید تیز کرد ...	گر حرکت آب کرد همچو سیع ...	دل که غم مرا ... ز سبب ... برد	غنچه مثال از فرع خواست ...
... گر فتم به هیچ ... دراز	همچو طریقت علا همچو حقیقت علی	خاک تنم چون غبار خواست لحوم سود	بر سر ... ببل ...
گردن او همچو قوس ساعد او همچو تیر	صورت لعلش نجاک همچو دو ...	کوه دوان در رنگ و باد ... شتاب	در که و صحرا روان خاره ... خارکن
... کام ...	برگ گلی را که دید خار ... شکن	از دهنش آب ... شده آب نبات	در کف او چار قرص بر سر خوان عطش
... بلندی شود ناله کنان ...	گاه به پستی رود سیل صفت ...	هیکل او ... روان ...	بر سر او ...
... سار بان ... روان	زهره و مه در قران در درجه ...	محمل گردون ... مهر ...	گل بمیان حجاب
کوکب کمال در طلب ...	قبه مقصود ... امام ...	درج ... قبل ...	حصن حصین ...
... سند ... امام	نادی ... عالم ...	از کرم مرتقی گو ... رضا	آنکه علی نام او ...
... مفخر آل بتول	مرقد ... ریاض سرخ ...	گیسوی او مشک ...	طره او ...

گر لطف الفت کنیم دیده قدم هیچ نیست — پای بر سر میکند و در ره بت برهمن
زیر چتر از غنیت سبز خورد آن سب — هیچو نبات بهشت بر لب جوی

ماه جدا از بد و ماهی از آب دور — رخش نابرده راه در وطن خویشتن
گرد غبار درش بال و پر سوی چمن — ناف نهد بر زمین نافه مشک ختن

زهره زالوان که مطرب پرده سرای — ماه بدوران که ساقی سیمین ذقن
هر که بدو حجت کین مهر نبود ش بدین — ظالم اهل الیقین حاسد ارباب

دهر مغیلان که هست آل علی اعوان — روی زمین شوره زار آل نسل علی یاسمن
گرچه با دم بود نسبت هر آدمی — خار ز جنس نبات هست

تیغ خم است خلق و وجه شراب — صاف و در اعلی مقام اسفل او درد دن
صدر نبوت پناه وارث محمد شاه — جوهر خود وصل کرد با گهر بو الحسن

بر ولایت علی دین نبی را دلیل — عزم عرب را بسر شاه رسل ساختن
شیر خدا داد غرا ساقی روز جزا — گنج با اقبال او یک ز

گفته سلونی لعلم کرده صبوری بعلم — حیدر خیبرگشا صفدر ... فکن
طاهر او بود شیر باطن او آفتاب — شمس اسد را اگر

داده بدو کردگار ... ذو الفقار — لمعه تیغ صقال تیغ زن او دشمن
رشته عهدش اگر بر نکشد روح را — ور چه دلم گر تن بسته شود

زاده برج شرف از قمران فرقدان — روی یکی ضیمران قد یکی نارون
گور دلی کو گزند دارد فنا بر بقا — گرد سرای سرور در سر بیت

کشته یکی را به زهر غمزده و تلخی کام — خسته یکی را به تیغ ... ممتحن
گل شگفته در بهار سرخ بخون حسین — سبزه بر آید ز خاک سبز

چون ز گلستان دین قمری و طوطی برفت — منبر و محراب شد منزل زاغ و زغن
دین چو بدنیا فروخت شد ... — کوز خری میخرد تره

آنکه نقصان برآید تیغ ... کمال — نقد خمس بر ص بعد تحمس و سن
روح پیمبر کشید عترت خود — در خور ایشان شود

هر چه ازین اسلاء ست از طرف ... است — ورنه بر ایشان عطارت ز طرف ذوالمنن
از غم شاه عرب خاطر من کو — موی سر زنگی است بر گره

لیک بنعم ... لطف او — خم محبت برطل نقل قناعت بمن
تا تن خود سوختم ز آتش — دل سبلا ... جان

نسبت ره آورد من جز غم آل نبی — بار خدایا بحشر زرد مکن روی من
یارب بر نام خویش ختم کن و در نورد — نامه ناظر که هست نام تو

قصیده فی المنقبت ۴ — من کلام وقوعی تبریزی

بازم افتاد با بلا سر و کار — عافیت را فرو کشاند بازار
باز بر من زمین عشق و جنون — طعنه میبارد از در و

عشق زانگونه ترکتاز آورد — کز شکیبایم نماند آزار
درد را زان فسرده پای ثبات — که بر آورد دودم از دل

عشق سودائی و جنون غالب — هوش بیقدر و عقل بیمقدار
عقل سیلی خور جنون گردید — که گریزی ندارد از

هوش درمانده تماشا گشت — آوارگی فتاده ش کار
تا نداده ام ز دست بار

از دیارم بپرس و دل مخراش — بر سر شکوه ام زبار میار
چه سخن رانم از دیار که چه — چه حکایت کنم ز بار و چه

خاطر ز پادشاهیدان پرواز
دل ز امید این و آن بردار

این چه نام است و چیست این نام
از چه نسل است و از کدام تبار

بود او دلبند نبی معصوم
دو یمین نقد حیدر کرار

محفل قرب را ز آب سر و کو
محمل قدس را ز جد سالار

گوهر سینهٔ اولی الالباب
سرمهٔ دیدهٔ اولوا الابصار

سر بسجیده از رضای خدا
بهر حق کرده جان خویش نثار

آفتابی ز آسمان شکوه
آسمانی ز عالم انوار

لطف او برگ
قهر او برق خرمن اغیار

... آنجا که پرتو اندازد
خیزد از پیش پرده اسرار

گر اجازت دهد اجابت را
گردد از عذر عفو منت دار

ناله بینوا برین درگاه
کارگر نیز آه عاشق زار

مرقدش از صلای بخشایش
کام حاصل کننده زوار

قدسیان گرد مرقدش در طوف
گرم تهلیل از یمین و یسار

تحتها التحت قبه که درو
نیست کس را بنا امیدی کار

ای بعفو گناه بخشنده
جرم را ننگها ز استغفار

سرورا اجازه وقوعی کن
کارش از لطف عام خویش بر آر

بپسندش ز جرم سر در پیش
خجل از کرده خودش مگذار

بر سنگ این آستانه دم شاها
بر دل از معصیت ندارم بار

دل چو بر قبول دعا
به که خاموش گردم از گفتار

قابلی انتظام ظلمت و نور
حاصل اندر ز فیض لیل و نهار

آرزوی وطن نکن
چون رسیدی بدین خجسته دیار

هیچ میدانی این کجا است کجا
ور سراپرده که دارد سبب بار

قرة العین احمد مختار

پنجمین از عداد آل عبا
دومین از شمار هشت و چهار

آب روی تقرمان اله
سرو سرخیل زمرهٔ ابرار

داده در هر محل رضا بقضا
بوده در هر مقام شکرگزار

از شهادت در شفاعت زد
امت جد خویش را غمخوار

حب او دستگاه آمرزش
که عمل را است قرار

با ولایش چه زهرهٔ عصیان را
ایمنست از گزند باد بهار

سایل از جید تیغ بخشش او
تنگ شیده است منت اظهار

در نظر گرد آستانهٔ او
دلفریبنده تر ز جلوهٔ یار

روضه اش تازه رو تر از فردوس
فیض بارنده از در و دیوار

بر حوالیش مسبحان فلک
همه تسبیح خوان سبحه شمار

شعلهٔ نور شمع این محفل
طایر قدس مرغ این گلزار

یک دعای رجا
سپهر گذار

عاجزان را بقت پشت قوی
عاصیان را توی شفاعتگار

گر نمو داری صباح نشور
چون ز خواب عدم شوند بیدار

چون کند چون کر
روز شمار

ملتجی آمدم بحضرت تو
با غم و غصه ام نباشد کار

ق

تا درین کارخانه خلقت را
ناگزیر است از عناصر چار

خصمت آنگونه از زرینا سینه
هیچ روزش نماند از شب تار

المتخلص بعرشی

ادام الله ظله العالی

کجایی تو ای ساقی مه لقای جهانی بیک جرعه از خود ربای
دم صبح و باد صبا دلکش است گر از پرده چون خور برآیی خوش است

رخی همچو خورشید و مه برفروز دل ماه و خورشید از رشک سوز
بیارای شمشاد قد بلند که در باغ شمشاد گردد

بده جام در دست هر می پرست فکن تیر مژگان بهر سو چو مست
ز ابروی ابرو بکش تیغ تیز بجان و دل قدسیان کن

دل هر ده [illegible] آور به بند بده پیچ و تابی بمشکین کمند
بده جام گلگون شرابی بدست نگاهی کن چشم خود سار

بشوخی نما جلوهٔ ناز خویش فکن طرح محشر به انداز خویش
اگر آفتابی نقابت چرا وگر تو گلی شوخی تو

ز رنگ نگاری مثل بهار خرامان شو از ناز در لاله زار
بکن لاله را داغ از روی خویش سمن را بده بستنی تو

به پابندی این دو آن تا کجا شرابی ده و دل ز خود در ربا
شرابی که از وی چو گردم خراب اگر خاک گیرم شود زر

بخواهم ز نی [illegible] سبو در سبو چکانم ز یکقطره کم در گلو
شود گر تهی شد صراحی و خم چه غم بیکسی را که در تشت

دلم بیگسار است و نی می پرست چو چشم خود از یک نگه ساز مست
ندارم هوای شراب ترا چه کار است بامی حرا

بیا ساقی ای خضر هر گونه راه درین تیره شب رخ فروزان چو ماه
توی رهبر من بامید و بیم خط ساغرت جای

بمیخانه ات گم نگردند ست که شمع صراحی بره روشن است
ز هر قطره باکه کافند بخاک فروزان شود اختر تابناک

چو جام آید برازی بگیری [illegible] دهد پرتو مهر کز موج رنگ
حبابی گرفت آتش آفتاب بود شعله جام شرر

ز دست تو هر کس که ساغر کشید بمستی شب تیره بر ره رسید
همانا که این باده از تاک نیست سرشت تو ز آمیزش خاک

همه صاف نور است در جام تو همه شعله طور اندام تو
نه یک من که مست ز باده شدم بکون و مکان جمله

شده جام ناز کفت تابناک فتاده جهانی بپایت چو خاک
بگردد بدور تو کس نام می بود یک نگاهت بصد جام

صراحی فشرده ز دستت گلو ز رعنه فتد آتش اندر سبو
نه آن دیده کس را که بیند تو نه آن دل که یکدم

نگه کند گرم غمگسارم شوی بیابی خونین و باز یارم شوی
چکانی بکامم ز صهبای خویش کنی در دل و دیده ام جای

ز سوز جگر دل بود چون کباب فشانی شرابی بر او جای آب
همه سوخت آهم لباس بدن ز رنگ شرابم دهی پیرهن

بود شعله اندر دلم جوش زن زیکقطره می آتش اندر فکن
بده ساغر آن شرابم بدست که از دیدن او شوم همچو مست

[illegible] آن می که بود خاک [illegible] زاد دران می که رفعت بافلاک داد
چکد قطره بر خاک از وی اگر شود چرخ جام زمین

[illegible] در منقبت جناب امیر المؤمنین
المسمی بمعراج الخیال

فضای باختر شد سام گلگون از همی
فلک لفسنده مجمر از روی مخفی و رتبه دامن
[illegible] بال پر و انا تا زباجیت سید ایی
[illegible] فرح بمالونی مرصع بر
[illegible] از تابنده اجرام و لوا شد
[illegible] کال حرج بیما نجون نو جه
[illegible] ماه نو از آب زلال بحر سمانی
[illegible] زو گردون گردد کاسه زر
[illegible] شد ز جلوها صحن گلشن شد
[illegible] نقش ابلق صنعت خانه صانع
[illegible] سر سیمین چراغ و سواد
[illegible] داد بنات النعش زیگونه
[illegible] در فکری چه آمدی چه بیگوئی
[illegible] سیمین سپهر معنوی کرده
[illegible] منظر انظار احتیم دیدم
[illegible] شد آهنگی کبک سری
[illegible] نهان چون آرزوی دل
[illegible] آمد بد آن جنبش نما آمد
[illegible] مرکز محیط گوهر صولت
[illegible] ارکان صنیع لا قصا خطه
[illegible] مشغول شد [illegible]

کر آمد چرخ را در کوه مکرمت زجا
نشستش از لف آن صبر را از آن قطره اغنیا
ز گردش بلبا گردید بمجاج مرآ آلا
نجال بیضه شکل گشت مخفی زرده بیضا
جواهر در نظر طار ز تیغ کوه اردون سا
کردار در یکسر صحن این بنگار گون صحرا
ز شکل ماهی بیکان جسم شود از یکی باوا
هر جسم و لو انگان گشتش و داغ از شفق سودا
زرار شمع روشن شد بلی از شب ابدا
سوید ادا زرا جن این زنگار گون دیبا
نشستم بیکن افشاندم بفکر عالم بالا
چرا اجرام و پروین اند برده سر بیکجا
کر چرا شد انجا صد هزار ان علی کو بینا
نهادم سر بزانو بار ز اشب مسیح آسا
دلارام قرمانی گل اندام سیمین سیما
که باید سرطرق قطع ره بر باد استیلا
الهی اردی سبز کاهی کمان جنس صاحب
ز نسج العلا آمد که او روشن دل در یا
شه تخت سلونی شهسوار کشور لولا
کشیده سر بنالی فدحکم ازل طغرا
دو الفش پاسبانی از سواد دیده جوزا

یکی زرین قدح در بزم مغرب بالکمان گم شد
نهان در بعید مغرب گرد ماه نو نمخون عجم شد
لطر رخور و غوطه در زلال بحر سیمانی
شفق طار شد بر آبگون گردون گرفتار
ز عکس المه خط شهاب و انجم لامع
مگو روشن بجامد سواد شب کرد آن خاران
شود از شب کلف بر ماه زرینگار گون غرفه
بلی ابحر چو رانوشید چرخ
کاتیم بخت و نو جهان را ساطلمانی
بر روی کار نسائخ ز نار شبهای اوز
ز الدی ضایع گردو چیست و این اشکال انجم
چه صورت جا اطلاز رواق عروه تجی
قدم بر سراین منظر اشکالش تماشا کن
مدارج طی نمودم ز معارج سر بلند گشتم
تنش در میان ارزش زنگار گون مخفی
جهان اربس ز بیکو جابر و بعد ماه
بدل گفتم چه دولت است اینکه قریع معانی
ز نعلبکی سر این الجسر این شاه فلک مسند
عنان ز رخش جمت کرم کردم نا دم ندل
بیان کردن سخن دسو جا قوت منطق
شده مستوفی از دیوان کال کشور علوی

ز زمال قضا بر لفظ گشت این صفحه خضرا
ز لطف نور شد تا کون زیغ فیه علیا
بر آب از برش آن شد حبابی سجد بیدا
فروغ شمع تابنده بر فاروره مینا
مصور شد در جد داغ از بسینه غبرا
بروی قطع نقش بخت تحتی بوبولالا
ز زلف افکند سایه بر روی شب یلدا
ز شب و صباح بنشنده اش ابر غبار اسا
سهیل از حرم لور اعبان گردش کو سا
چراغ از و بطاق آن گنبد خانه والا
تعالی الله زهی جانفزا تبارک ربنا الاعلی
به کو ز مغم در غبار چرخ مستعلا
هر بس بمیمنت این غرش تابع ادنا
برون کردم سر از بام روان منظر اعلی
همی رخساره اش لعبه از رواق کبکون مینا
کدام ادراجیا سوی زمین رو جهان آرا
مدام بهیچ آگاهی اصل کار او اصلا
که بیشش خسروان گویند امتنا و صدقنا
نکو روی نیک دیدم بدستش جام ایمان
رقم کردی حکایت نی هم برصفحه املا
بهر مستوفی از نکهت سازدی حظ مسیحی

شنیده ... گلستان ... کرده
فروغ حضرت طاهر ... سر او
شهنشاه تخت امامت آنکه ... بوده
ز بر ... دارد ... نوائی ...
بود ... رفعت اقلیم عالم این ... کردم
همه ... ولایت آفتاب ...
کف بارز نشان ...
سر اندیشه با ... کردن ...
زمین ... را ...
~~ولی ... علی ... کل~~
بهار گلشن عالم چراغ دوده آدم
شهنشاه قضا قدرت ... قدر ...
ملک را صوت ... منبر او کند ...
کند ... علم آنکه جاه آسمان قدر ...
گرامی ... گران ... طاعت
نبی ... صبح ...
هنوز ... داد ... و اقبال سلیمان هم
خواجه ... روشن ...
فرازنده ... گلبن ...
گسی ... چرخ ... شنیده
بدل از گردش چرخ جفا جوی ستمکاره
بعون ... توهم مقصود ...

با فعال ... خود ...
نهاده ... طاق ...
منبر ... شمع ...
بود ناطق زبان ... جان ...
بملک ... انداز ... لطف ... علی
...
که ... آید ... اندازه احصا
... مستعد ... با استعداد
برین عالی مکان ... لامکان ...
هزاران ساله ... لامکان ...
علی عالی اعلم ولی والی والا
... ملک ...
... شمع ...
... رشته ...
... عمل ...
تو بودی ... آدم و حوا
... و ...
... گرد ...
... نظم ...
... طبعان ... صنعت ...
... گشت ...
... مقصودم ...

...
... ز ...
دگر ... شدم ...
... حبیب ...
ز مانی ...
شدم ...
... نظر کردم ...
بچشم ... نقش ...
دلش ... عالم خالی ...
... رفعت ...
... جمع ...
دل آگاه ...
...
... توفیق او ...
شهنشاها ...
مدح ... احسانش ... دولت ...
...
ز نظم ...
...
نظام ... نظم ... مدح ...
بجوف آسمان ...
...

مدام اهل همت ...
بدرگاه شهنشاه معالی جاه ...
سیه ...
... مانند شب ...
نگر ... ولای ...
مثال وامق ...
شدم از هر طرف ...
فضای صفحه ...
فرو برد ... ذوالفقار ...
امیر صفدر غالب علی ابن ابی طالب
رفیق احمد مرسل ...
هنوز آدم ... علم ...
سحر غواص صنع ...
مرصع ...
سکندر ...
ولای ...
بسی ...
نگر دیده ...
کلام دلبند ...
که جا بر قاف ...
بسی ...
شهنشاها ...

... کند علی / ... کند علی / آفاق را ز مهر منور کند علی / قرآن برحسب شه خاور کند علی

... ازین جهت ازین گست هلال ردو / بلبل بناره کار برگ دلنوا ازو / طوطی ز نشتر بحوش گل مدعا ازو / همی گوش گردون نمونت صدا ازو

بی خبر ... کار همه کند علی

... از حرف جان و خشنده مشعوف / الفاظ ازنگ رونق نما بنده مشعوف / معنی روان بحسم و دار زنده مشعوف / صد مرده ز انسیم سخن زنده مشعوف

انجا که روبیار و کبوتر کند علی

... مندل ز آتش خجل لبو بخشش نسیم / از برگ خوان ... خورشید ز نسیم / برنخل طور زشته کنار بود دم کلیم / طوطی بیاره نال ملک حور نیم

راجبات لطف جواب سرکند علی

تا از برای موعظه منبر کند علی

... گل آبدار لعل خازن بهار / چوس طلای مهر ز صندوق روزگار / صبح آورد ز کیسه شب سیم خوش عیار / صراف از خزانه ابنا کف نثار

... احمر استه تیغ و علاف / ابنر زراحکونه لعو سر کشتی خوف / عنقا رقم نمود که در حرف گاه لاف / ببیند اگر بچشم حقارت بسوی قاف

از همیشه اش جولقطه محقر کند علی

... در نهی ز نماه حرمتش بود صمد / در جام نصیب شود ... / استو فی قضا اگر از دور صد سند / خوار گشود ز رشق دهر دستبرد

چون طغرا بمحرر دهر کند علی

... چند مار آمده چرخ سبه رقم / بر العلان لب و نهار از ره ستم / بر اوج نارواي قدرت نهد قدم / تا حشر یک دقیقه نگر دوز زاد کم

شب را اگر ... کند علی

... اگر طرف زمی فوجش ضعو اصف / در حسن و ذو دهر بادست و شرف / المسو گذارد آینه حق نمانه کف / وهم خوانش بر ... اعلا زدار شغف

گر چشم بندگی ... سکندر کند علی

... نتیجه بروانی بدر حسر / آلودگی ها ز چشمه بیان ز ظفر / استکس آب اگر شده از ... / گر خواندش حفظ حسن تر ... شهر

بحرین را با ... گوهر کند علی

گر در فنا شود پر و پیکان باضطراب / گردون کمان بجز قدرت بلعنت ... / خطی نماید از همه سو نیزه شهاب / آید گروه یکصف تیغ آفتاب

هر جا یراق لشکری لشکر کند علی

روز نبردگاه قدیمش که دار و لب ... / فرزانه و دوستی ... روشن جهان تطور / غلمان بروی فخر ستریجه سرور / هر دم نهند عود بر آتش بخال خود

تا در لخوشی نکهت مجمر کند علی

بر لطافت آب و بس بمین شود / در خور خاتم وزرا چون نگین شود / باب گلاه گوشه خاقان چین شود / خوشبوتر از عبیر گل آتشین شود

گر دست لنعات با خگر کند علی

روز بکه شد فروغ نما دو زنخ و بهشت / در عکس هر دو گشت عیان که گذشت / بهر نگون کار قیم ز سنج خوب و زشت / کلک قلم دست واشت تحریر سرنوشت

گر پیش ذوالفقار قلم سر کند علی

محتاج نیست فرزند پیش هیچ و نشنگ / و نه جوهرش علاوه ند طعنه بر سنگ / آن ذوالفقار بین که ندید بست زنگ / بهر هلاک کردن اعدا بروز جنگ

در قبضه اش لعوت از در کند علی

بیچاره چرخ غاشیه بردوش خود بری / جن و ملک به پیش و پس آید برسری / مریخ و ماه در جلو افتد ز شاطری / گیرد رکاب او دو طرف مهر و مشتری

چون پشت دلدل ... کند علی

کر باشد [illegible] نمانده که [illegible] مختصر کنند علی

روز [illegible] گیری دور اثنا نهند ‖ پهلو بگاو و نعمه [illegible] خاقان نمی نهند

هر کس که پای [illegible] مقر کنند علی

در صحبت این جد بود آیت کلام ‖ در محفلی که مستمع اند خاص و عام

هر چند وصف ذات تو [illegible] کنند علی

حوران دهند باده بهمانه مراد ‖ غلمان زنند ساغر [illegible] اعتقاد

چون تکیه بر کناره کوثر کنند علی

شاخ [illegible] نو الفقار [illegible] ‖ هر گوشه [illegible] ختمی [illegible]

گر سایه بر سر [illegible] کنند علی

چون [illegible] بپا نشسته [illegible] ‖ [illegible] ابر و [illegible]

زان مشتری که [illegible] کنند علی

در غیب تیر [illegible] دعا خورد ‖ تا [illegible] ز هر دو طرف زخمها خورد

در [illegible] کنند علی

خندق [illegible] نماید چو [illegible] ‖ گر [illegible] بچشم منظره

چون حلقه گیری [illegible] در خیبر کنند علی

در [illegible] قفا [illegible] ‖ [illegible] دوران و جنبد

در [illegible] اشاره [illegible] کنند علی

[illegible] سحر [illegible] ‖ باید ستاره تا [illegible] غنچه [illegible] انار

صبح که رو بجانب [illegible] کنند علی

در صور [illegible] بانگ [illegible] سوی علم ‖ سلمان [illegible] بخورد [illegible] درهم

تا آسمان [illegible] غضنفر کنند علی

گلگون اختران همه [illegible] میشود ‖ [illegible] همه [illegible] میشود

در [illegible] سپهر چو [illegible] کنند علی

بنگر ز چشم عقل [illegible] احترام ‖ تا [illegible] چو چراغ [illegible] ایام

[illegible] بجای [illegible] کنند علی

گرد [illegible] صید [illegible] ‖ [illegible]

سر [illegible] کنند علی

[illegible]

دل [illegible] نمی نهند

چون گشته [illegible] بحمک نجمی با نظام

[illegible] بنقل کشد از ره شداد

[illegible] بحبل المتین دهد

هر چه خود بخود [illegible] جهل آتی

[illegible] که هر [illegible] خورد

کفار از آن [illegible] حنجره

در [illegible] که [illegible] کنند

مشرق [illegible] نوبهار

گر [illegible] دندان [illegible]

[illegible] فلک همه [illegible] میشود

نشنیده [illegible] از شب معراج [illegible] نام

گر سلسبیل موج برآرد بجای [illegible]

چون باده وصال لب اعز کند علی

نوری که شد ز شست کمال مصطفا اثر و وصل — حکم نباتی ز خانه شد از فضایل جلیل

گر مولد شریف منور کند علی

چون شمس تیره سیاهی شود و کلک اسیر بات — گر بو بجز خویش بعیدان اگر عنابات

در تیغ اگر شماره جوهر کند علی

در تیغ تیسم نحرش کمین از زراه عاملی — یعنی دعا ماه و علی از زبر دلی

بر صحن منجانعات مظهر کند علی

ور حوش من اگر شجری بار ور شود — زان بیشتر که ابر بهار بید ار شود

منعش اگر زادن فخر کند علی

گنده کتاب خوان دو علم در تحفه — شاید زکم سوی الات کوه بکف

از آبنوس آیه مجبر کند علی

در عرش تاج خود بهوائش دو دهر گرو کلا — جبریل چون به سجده نهاد زان جلوس

گر دست خود بدو شمن پیکر کند علی

شیرین معدوسی طبق لعل آخران — قند سفید صبح در آید برد خوان

در مجلسی که میل شکر کند علی

یابد زمین طراوت فردوس شتمن — گر دفتر زمانه سنبز ز فیروزه نگین

هر جا قبای مجمره در بر کند علی

ور سعی فعل بنده خوارج شود گواه — ما از چه غم ز کردن اثبات صد گناه

از یک نگه چو لاله احمر کند علی

از کوه جکان ضربه بزرگان زوگار — در انتقام جور خلایق ولیر وار

گر حکم قتل مهرخ باخبر کند علی

بد تخمی ستاره ز تعداد ماند شت — تا کی بود ز خوشه غم تنگ کوه و دشت

این گنبت اجو مرربع لی بر کند علی

طیار گشت کوکبه معماری نبیل

گردو بعد از چو گل خبر و بلی جاب

گاهی خیف خوان بلبر سید گره بجا

در بطن پاک نطفه بکل بسر شود

گرنه شقاق فضل به کجای تا سر

افتند از نور تربه پابوس

حب نبات شهر شود در صرف امتحان

دست بیدالهی بدر آید ز آستین

گر دعوی برنگ بنوس اگر ردی سیاه

از کبکشان زند بر شیتن آید

محصول از خرمن شادی اگر گشت

فلکی فتاده بود در سر بنگ نبات

افلاک از چه سیاه شود و بطی جاوماب

فوج تیسم کبی تو تا زور حبابها

از موسی کی شاخ گل خشک تر شود

شخصی که از سوم نسیج من عرش

کف کل کفی شده از جرح آبنوس

زرد لکاسه شیره نی حنگ کهکشان

فروغ مهر افروغ به هر دو حور عین

در روز رستخیز که قاضی بود اله

در دامان که پنجه سید بدست ز اقتدار

گشت سپهر از چه عدو نبوچه پا بشت

گر نشنوی دو گوش ترا کر کند علی

ای کوکب از وجود تو شرمنده‌ام خجل

آورده مرا ز درون حرم بدر | چون بخت واژگون شده‌ام متغیر

درمانده‌ات چو مهره ششدر کند علی

ای آسمان همیشه بهرت زهره بود

در صبح هر دو شاخ تو روبر قفا بود | دنیا عجوزه‌ایست به جای بالعبه

یارب که بی نگاو ترا خر کند علی

ای مه که ابلکی به تو زیبد و فسانه اوست

بدر ره هلال آینه دار تفاوتست | تا سلخ گردش تو بر اوج علاوتست

هر شامت از خسوف مکدر کند علی

تا چند ای عطارد کج فهم بد رقم

طومار عمر ما ز تو افتد به پیچ و خم | تحریر عدل از تو ندیدیم یک قلم

روی ترا سیاه چو دفتر کند علی

ای زهره تا بکی ره نیرنگ میزنی

صد جان ز بهر یک آهنگ میبری | مضراب با خوشت بر رگ چنگ میزنی

ساز ترا چو عود بر آذر کند علی

ای آفتاب گر تو در آتش که و مه است

فرزندی تو وا همه در شهر و دره است | هستی تو زر و کوتش از آن رو جوان

همچون هلال یک شبه لاغر کند علی

مریخ صاف کن ز دغا لوح سینه را

در دل مگیر گفته چو خنجر کمینه را | امروز واگذار ستمهای دینه را

خود ترا البستی مجمر کند علی

ای مشتری ز مکر تو دارد دلم فغان

در دیده‌ام چو نور و درون سینه‌ات مکان | از قلبی تو چند نمود سود من زیان

نی غیرتت چو کیسه تهی زر کند علی

گشتم زحل ز صورت نحس تو بی دماغ

طاوس خاطرم ز نگاه تو گشت زاغ | در سایه‌ات ز من دلم شد خزان داغ

صد پاره‌ات چو پاره صنوبر کند علی

ای کهکشان من از رفتار دی تمام شب

با هیکلی بر آنکه دارد جگاه تب | از بهر تو ز اختر ما مانده در تعب

قد ترا بصورت خنجر کند علی

پروین ز تاکیست شده پهلونشین هم

آنگونه آفتاب ندارد نگین جم | لیکن خباثت دست تو بر سفله کرم

چون ساباط سجاک را که کند علی

در مرو کشتش چو تیغ صبح خنجر جنگ | تا توت جا یا برات رفتار چنگ

یک بالش چوبات و رکند علی

پروانه اگنبد بجمش شیو مهرکان | گر مهر و ربیدن آتو بیگ عنوان

بی بهره ات زبال چو شنبر کند علی

تا کی زیرکت و باز لو کرده بم پایمال | تا گرفته تبه بیره ماه و سال

رمح تراجعیر چون شتر کند علی

عو الفخش من دهن خولی که هر باز | شعری مرا فتاده در بن نو که گداز

شریان تما ضعف چو مسطر کند علی

چون نسر واقف آمده از فرقدان خلل | دائم مدار مرکز قطب است بر جبل

ایجاد کارخانه دیگر کند علی

باج ولای شاه ببود زنمبد هم | کو وی فا بما لک انستر نمبد هم

بسم امیدوار که باور کند علی

تا مهر سجاک در بن خانه دو …

مار اهمین تو است که در بن … شیان

دارم چو چشم لکه در بن عرصه پایمال

این حرمه را که فرد وجود است کینه …

وقت است اگر … استاده ام بر …

در بندگی خراج لقبز نمبد هم

… داری بنان نعش مرا اختر تمام تنگ

… طایر اتو بعق باغ ماخران

… بهماک برامع از ارابنه خیال

… الخضیب کرده بمن وجود دراز

… بهمن بهیچ سها مستبدل و …

… انم که بابه لقبص نمبد هم

چرخیات در منقبت من کلام ملا الطام

گشته ولی مملکت هند مثبت تیغ مهند | بر اثر ثابت و سیاره حاجب بنجر …

زطرف آتش چو زنبقی نمود متصعد | برا زحل که گم گشت جام ماه بمغرب

نجات صبح بر آمد بر اوج چرخ ممرد | گشید باز ببالا زمانه خشت … کیان

رسید راغ منت … نشانی و عطا ممهد | زباد و سر و جو ران افتاد در دم مطرا

مگر که شاه … امنیت آمده مرقد | سپهر اختر سعد آفتاب فروه عزت

مجاهدیه تا ابد ایزد دولت موید | لبو دو ساده حکمش … ملک …

به تنگنای … شد … معتقد | نه حبیب الهی که از … لطفت

صعود خیل ملک … آسمان تو … | محمد … علی حور … مخمس …

غبار صبح بر آمد بر اوج طارم فرقد

مه نجوم بر آمد بر آمده مسند

سنر و نقطه اختر قضا بلوح زمرد

نمود شبا لگاه از زمین بیاشید

نهال نسترن آسمانه کبود مورد

لکا به گوهر پای کا ساب محمد

نوبنیجه لطفش و لب دولت مرباد

درت اخضر نمود مندرج حیات مؤبد

نجوم انو مرغ نگشته روح مجرد

… کوس مهر چو بر روز بر چرخ بر حل

… کشور کشای عرصه کرد

… صبح بر زن طرف … چو رد حلق

… جوش و بیک زری کمان قصا …

… شعله مهر کمان چرخ برون …

… از طرف شرق نو صبح فلک …

… بتوفیق مدارست موفق

… مرض مطلقاً به روح …

… روح زمین … بارگاه تو …

بدرس علم تو طفلی لعقو معلم اول | که از ستاره باخر مشتو تخته ابجد | حدود و ممالک شرع شد بسعی تو محی | ز حد شرع تو کس را اگر و شدان

بیان دقایق اسرار نکته سنج دقیق | ز همکنست که گنجی بعهد حضرت مجلد | کسی که شد بدش و مستمی آل تو مدغم | زمانه اتره لعبرقش شهید بحر

زبانکه چو بکه تو جهه سوی مدینه نمودی | برای ماتم هجرت لباس کعبه شد اسود | شها بواحد یکتا که از کمال تفرد | میان جمع مظاهر وجود شد آ

بحق کعبه که ذات تو شد سپهر فضائلش | زمعه اگر گردون نگاه یک آمده اسود | بحق شاهد خورشید چهره روز که دائم | نسب از قفای بی افتاده گیسوی

بحق صبح که چون آه عاشقان بلاکش | ز روی سطح زمین تا بساق عرش کشیده | لقد و دلکش خوبان سیم ساق سکندر | بخط مصحف رخسار گلعذار همین

بحشمتی که خورد مهر بهر روز جوانی | بنازشی که کند طفل از لباس مجدد | بحرمت تو و مقبول اهل دین مدینه | بحق خط پاک شهید مرقد

که لطف خود ز من ناقبول باز نگیری | گهی که خط عمر کشد قضا قلم رد | بپای بوس سگان حرم رسانم محشر | زرو مرتبه گردم میان خلق

هنوز دیده خرد ای لست اگر چه | دوازده شده از سال هجرت تو نهصد | زعصه یا الفلک مدّاه عدوّیت | همیشه تا کلمات آه لعود

لاله رنگین از [illegible] کند لاله را
باد چو آتش فزود از نفس [illegible]
از کرم گرفت از هم احسان را
فکر هر مصرع ثنا از کنهش بیافت
[illegible] خزان عدم فصل بهار وجود
[illegible] آورد اعقل نخستین ثنا
[illegible] پیغمبر احمد مرسل او
هم نبی جبرئیل رفت سوا جبل
[illegible] ملک تا [illegible] فلک
غاشیه اش [illegible] که [illegible]
[illegible] گوید جهان [illegible]
لعل کمیت قلم سوده [illegible]
اول آن هر سه تن حضرت صدیق بود
او بخلافت گرفت جار سوی [illegible]
ثانی اثنان عمر صاحب [illegible]
[illegible] در دیت [illegible]
بود ز جود و عطا فاعل فعل عطا
بود قضا و قدر عمر [illegible] تمام
تا که کلام خدا [illegible] برو
[illegible] حلیم [illegible] کریم
[illegible] سجده کرد [illegible]

باول بر چون [illegible] احمد
آب [illegible] چو [illegible] سبزه [illegible] او
گوهر [illegible] قطره نیسان او
ورک [illegible] بر دو [illegible]
نقطه [illegible] نعمان او
نخل وجود جهان [illegible] نیسان او
سرور [illegible] و دین بر دو جهان
[illegible] خدا از جبل [illegible] او
هر که [illegible] برایمان او
بهتر و [illegible] بود در همه امکان
با معلم چه گفت طفل دبستان او
[illegible] بگر [illegible] یاران او
مارض [illegible] حمله [illegible] او
گفت ز [illegible] یقین تابع فرمان او
[illegible] بر فشاند عدل [illegible] او
داد [illegible] بود [illegible]
گشت پناه جهان علم [illegible] او
جای نبی گرفت حضرت عثمان او
گفت پیمبر که باش [illegible] او
طرز سخن [illegible] کلک [illegible] او
نقش جبین [illegible] گشت [illegible]

جبر [illegible] بیان [illegible] او
هست [illegible] گلستان فیض [illegible]
جمله [illegible] جمو [illegible]
عقل در اول قدم گم کند [illegible] را
[illegible] کاینات [illegible]
جملگی کاینات [illegible]
چاک گریبان صبح [illegible]
خبر [illegible] آی [illegible]
با فلک [illegible] گفت که [illegible]
رفت رسول خدا [illegible]
معتکف فکر گشت [illegible]
در همه اصحاب [illegible]
ثانی اثنین او [illegible] اول [illegible]
[illegible] مصحف گرفت [illegible]
حضرت فاروق [illegible]
از همه مردم [illegible]
[illegible] بر که بود [illegible]
در ره اسلام [illegible] خلق
گرچه [illegible]
[illegible] مصطفی [illegible]
بود رسول خدا آینه حق نما

شوق [illegible] او
باد خط [illegible] سنبل [illegible] ریحان او
[illegible] صد برگ [illegible] گل [illegible] او
جوهر آینه [illegible] حکمت پنهان او
[illegible] خضر بیابان او
نقطه آن [illegible] اول [illegible] او
[illegible] مصطفی [illegible]
زان که [illegible] او
حکم خدا [illegible] او
[illegible] کامده مهمان او
گشت [illegible] لامکان عرصه جولان او
معترف [illegible] عقل و جدان او
از همه [illegible] او
عدل [illegible] او
زانکه [illegible] او
[illegible] صحیح آمده [illegible] او
از [illegible] او
چون رضی الله عنه آمده [illegible] او
بر همه واجب [illegible] او
[illegible] او
[illegible] عرش خدا [illegible] او
مهر نبوت [illegible] او

نوح را الهام حق نام علی تا نبرد
کرد غلطها خلیل تا که خدا را شناخت
کرد چو نمرود و عاد ظلم و ستم بر خلیل
بود دلبر دو الفقار صورت لا آشکار
یوسف صدیق بود خوار ز جور عزیز
کرد سلیمان چو نقش نام علی در نگین
یونس از امداد او یافت خلاصی ز حوت
جمله صفات خدا عز جلاله در ذات
تا علی مرتضی ابن عم مصطفی
کرد چو امعیت نامهٔ خود را سیاه
رتبهٔ اشعار او گشت ز شعرا بلند
نسخهٔ اشعار من یافت چو حاکی قرار
دو ده کلکم بود سرمهٔ چشم کمال
یونس سوی کند آنچه همه انبیاست
نوح ز الهام حق نام علی تا نبرد
کرد غلطها خلیل تا که خدا را شناخت
کرد چو نمرود و عاد ظلم و ستم بر خلیل
بود دلبر دو الفقار صورت لا
یوسف صدیق بود خوار ز جور عزیز
کرد سلیمان چو نقش نام علی در نگین
قدسی بی منتهاست دانش عرفان
صوفی دریا تمام سر زده از خط موج
[illegible]

او بجهان دیده گشت [illegible]
گشتیش ایمن نگشت از غم طوفان او
یافت علی ز ابتدا رتبهٔ عرفان او
داد نجاتش علی ز آتش سوزان او
همچو نبا بهانه در تن خصمان او
کرد خلاصیش از آنچه در بند او
گشت همه جن و انس تابع فرمان او
تا نه دریا بود غرقه و طوفان او
سکنی از بیخ قیاس مرتبه و شان او
مخزن علم خدا کان قرآن او
لطف عمیم تو باز ضامن عصیان او
مطلع خورشید گشت مقطع ایوان
نخوه برد گر بسی حاتت شروان
[illegible] صفاهان او
او بجهان دیده گشت [illegible]
گشتیش ایمن نگشت از غم طوفان او
یافت علی ز ابتدا رتبهٔ عرفان او
داد نجاتش علی ز آتش سوزان او
همچو نبا بهانه در تن خصمان او
کرد خلاصیش از آنچه در بند او
گشت همه جن و انس تابع فرمان او
صد چو ارسطو بود طفل دبستان او
~~تا وطن انتخاب خطی [illegible]~~
[illegible]

لفظ سوی کند آنچه همه انبیاست
او ز خضر بهتر است ز ره حق [illegible]
او پسری خویشتن ساخت فدا خدا
در کف موسی عصا بنی اگر
شافع ایوب گشت همه [illegible]
مطلب داود بود ذکر صفات علی
جو کبریا برد نام علی بر زبان
عیسی اگر میدمد جان به تن مرده
شاعر بی کجا در خور رحمن بود
جز تو بود در کسی بهر شفاعت حکیم
گر ز گنه کائنات سر بگریبان نهد
نیست بیان سخن مدح سرا جز من
گر چه لطیفی بود در فن خود [illegible]
شاعر گوید [illegible] ساخت محشر
[illegible]
او ز خضر بهتر است ز ره حق [illegible]
او پسری خویشتن ساخت فدا خدا
در کف موسی عصا بنی اگر [illegible]
شافع ایوب گشت همه [illegible]
مطلب داود بود ذکر صفات علی
این همه وصف و بیان دارم از الطاف جان
ده همه یاران کرم هست [illegible]
~~[illegible]~~

دعوی کن نیز این [illegible]
چشمه کوثر بود چشمهٔ حیوان او
ابن مریم بدو گشت [illegible]
روز غزا ذو الفقار آمده [illegible]
مونس یعقوب شد [illegible]
وارث آثار و اثر نغمهٔ الحان او
بر سر غیر آسمان نمود [illegible]
او به خدا زنده ساخت [illegible]
مصرع روح القدس آمده [illegible]
منظر لطف است دیدهٔ گریان
مهر تو سنگین کند [illegible]
غور سخن گر کند نکته شناسان
قوت طبعم سکت [illegible]
یافت نجات [illegible]
او بجهان [illegible]
چشمه کوثر بود چشمهٔ حیوان او
ابن مریم بدو گشت [illegible]
روز غزا ذو الفقار آمده [illegible]
مونس یعقوب [illegible]
وارث آثار و اثر [illegible]
گفت معلم مرا طبع سخن [illegible]
فکرت من [illegible]
تا وطن انتخاب خط [illegible]

السلام ای رانده درگاه رب العالمین

ای که بینی ز ازل مردود رب العالمین
مقصد تیغ تبرا لایق سهم [illegible]
مورد خرسی لعنت باعث ایجاد نار
از رو مند جمال تست دوزخ زود بار
لعنت تنها نکرده موسی و ریا [illegible]
مرد آلکاری که فرعون زمانی خود نکرد
آنکه ایزد دشمن و خصمش رسول [illegible]
تا به مهر از گلوی صبح بر بار روبرون
ناقه داران خداست چون کنند آهنگ راه
در میاد فوج آی چو پائین تمام
ذره گر زان عداوت موج بر گردون زنند
بوده گشته در بحر عذاب غضب حق
تو زگر در محجم لعن گو آشکار
فهم [illegible] نغز تو از بر کرده باز عقل لعنت
لاف مداحی مزن دانی که خصم روزگار
هر که او کین ترا بر صفحه جان نقش کرد
در میان جمله عالم صاف روز الست
تار دامانی قلم در دست نقاش ازل
طینتم سر بر نهاد زر جوی لعن تو
آنکه در دل داشتی شک از نبی مصطفی
کیر او میران [illegible]

دیگر السلام ای رانده درگاه رب العالمین

آسمان کینه مکر و فتنه و شداد دین
با سر او دین احمد قاطع حبل المتین
رو سیاه دوزخی مردود رب العالمین
سر آز جاکی شو جهنم را قرین
گر دیا او بیم هم عیسی گردون نشین
شد قلم شرمنده در دست کرام کاتبین
گر کسی همتا بن باشد همچو او گمراه لعین
صبح صادق فانی تیر ای تو نکناید [illegible]
هفت دوزخ لا بیابانا قه بند چون جرس
رایت لعنت ببیند آیت نفرت زنس
چرخ را هم گذارد آتشش چو خار و خس
هر طرف میافکند موج تبرا همچو خس
لیس غیر المنبر [illegible]
کیمیا گر نسخه تو گر داحم یافته
از سنگ گر گین کبریت تیز کمتر یافته
مخزن دل را چو کان زر تو انگر یافته
تا نظر طینت افگنده کافر یافته
در بیند صورت نحس تو عنبر یافته
تشنه ده ساله گویا آب کوثر یافته
تا سگی بوده تو در زمان مصطفی
را [illegible] تو آنکه نبوی بر خاندان مصطفی

هفت بند [illegible]

مرتد بر چار دفتر [illegible] برشت خلد
منکر علم [illegible] خار راه لو کشف
در جهان از روی خفت چو خر او جهان
آنکه آلی را که بهر تو مهیا کرده اند
صاحب لعن الهی قرة العین گناه
نقش بند کاف تو [illegible] تا کنون
ای لعین در فتنه دشمنی همتا گو کس
با شکوهت دوزخ جهنم کی قرین گردد بلا
گر گناهت [illegible] در کشند
خلق هفت اقلیم اگر از دوزخ همان مشتوند
فدک گشتند دخلها لعن از باغ فدک
گیر و دارت اگر قابل دیده در جهنم
آنکه از رو [illegible] فرح رب [illegible] یافته
هر که دوست [illegible] ره خفت نهاد
شاهباز فکر من چو بال نخوت بر گشاد
هیچکاری پیش عاقل به نیست
دیده بینائی شیطان بس تو
پاره لخت خویش کرد کفر اندر ترا
گر تو ذات ملعون نزاد
زین همه ننگی که با تو احمد مختار کرد
ای [illegible] دو عالم خاک بر رو [illegible]

فقط تمت

در ضمان [illegible] خلیفه [illegible]

کافر برگشته جهت یعنی لعین ابن لعین
دشمن لعن تیغ سر گروه مار آستین
بر زمین [illegible] چون سگانی بر زمین
هست گر خر [illegible] ملعون [illegible]
معدن کینه [illegible] لعنت تا رگ [illegible]
تا کند [illegible] صورت نجس [illegible]
بس [illegible] لعنت بهر اهل [illegible]
در ره عشق [illegible] سگی [illegible]
آسمان [illegible] پیش او [illegible]
کی سزاوار تو لعنت میتوانند کرد کس
کرد [illegible] دشمنی با آل پیغمبر [illegible]
مرغ روحش [illegible] زبیم [illegible] قفس
در بلندی آتش قدر تو افسر یافته
تا قیامت دست خود [illegible] یافته
طایر [illegible] یافته
این [illegible] یافته
کرده افسار [illegible] گویا خر یافته
زان [illegible] یافته
برنمی افروختی [illegible] غضب
در عوض [illegible] خاندان مصطفی
بوده [illegible] مصطفی

معمائی

از گناه عظیم خطا پیغمبر بنده چو شهر تو
لعن کرده مر خدا است ای لعین این نفس
گر بدی پایین تر ز تخت سقر جائی گر
مثل سگ کس در جهنم ناصبی مسوختند
ماهیان در قعر دریاها و مرغان در هوا
ترسم از زور عذابت کو مبادا دیگر
کی تواند گفت غیر کو آنها قائم است
چون مریدانش مانا دشمنانم میکنند
موسی و فرعون گذشت نوبت مردود
اعوذ بالله از عذاب الحذر ای داد گر
تا سقر شد آسیه کار اعالم انتقام
ای سیه روی دو عالم خاک بر رو تو باد
ای منافق ای شقی رد خلایق بوده
از صفا رفتی و دور اکرده جیعد مرده
مثل تو منحوس نخواهد بست مردود دیگر
با سرم و فرعون باشند اعراز تو
ای که منحوا هشت و شداد روز شمار

تمت تمام شد بعون

در مدینه گر نبود سمت زن مصطفی
خورنده کافر مصطفی ای لعین ابن لعین
گفتمی کانجا است جایت ای لعین ابن لعین
گر بدان شد است ای لعین ابن لعین
موکنان بهر فغانت ای لعین ابن لعین
ترک رحمت گو بدو بر آتش اندر سقر
این بنار المحکمی محکم ربنا دشمنا است
روز و شب این عاصی بیچاره دعا است
آن سیه رو دو عالم دو شد دشمنا است
مستعان است ذکر بنیاد دشمنا است
خاک او آلوده شد آن زور انجاک حرام
زانکه جور و ظلم را داد تو در عالم نظام
از تو ما راضی است حق خواهد کشند انتقام
میکند لعنت بر و زمزم و بیت الحرام
معنی اینها ما این است روشن و السلام
تاج ابلیس کجا و تخت نمرود کدام
بر سر ای لعین چو عاقلان دستی بر آر

تمت جان علی رحمة الله علیه
بید العاصی محمد شفیع
کتاب منشی سید
بتاریخ چهارم شهر

از عذابت ذره بر کائنات افتد اگر
چون تو بیمار گناهست نیست درمان دگر
از عذابت اهل دوزخ در عذاب افتاده اند
عرش و کرسی بر مکان خویش بگیرد قرار
از ثریا تا فلک دانند که هر جا
خاک اگر افسرده شد آتش بتماشا
کی توانستی تو مرید این ظلم کرد و جهان
از زمان حضرت آدم کنون تا گاه صور
میکند صبح قیامت دوزخ آواز حزین
بر شما هر کس که او لعنت نکرد او را بگرد
باعث ایجاد دوزخ ایجاد لعین بود
از عذابت ذره در گوشش دوزخ گفته اند
از ستمهای تو بیداد تو آخر ای لعین
با وجود کثرت کفار هم بخواست کس
مطلب از دوزخ لعین بوده که آید در جحیم
روح ناپاک تو بود در جهنم مستقیم
دوزخ منعم بود جایت همیشه ای لعین

در شان خلیفه ثانی
حرمه الله عن شر کل غبی و غوی از
علی احمد صاحب نصیر آبادی
ربیع الثانی نقل بر داشته شد

ز آسمانها بر زمین هم بر سماک
بهم بسته بر آتش شفاعت ای لعین
تا چه باشد خوش است ای لعین ابن لعین
تا به منبر بوده پایت ای لعین ابن لعین
خوانده ولغزیش برات ای لعین ابن لعین
گر جهان ویران شد اما دوزخ آباد
آن ستمهای که او کرد است از اعدا
هر که بیداد کند از جور و بیداد
چون بتحقیق نظر کردیم در با شما
از زیانکار اعالم بود و او کا
ورنه کی جا جسد بد ناشر هم
آتش از بیم عذابت گشته چون
شد سیه رو آن حجر در گوشه
جور تو در جهنم کار دوزخ شد
ورنه کی کردی خدا خلق آتش
صورتی بود جهنم از رو معنی
باشند روز لعنت از دفاع خلق

لعنت الله علیه و علی آبائه

گویند ... خطی که در باب ... ستاره لدحیای چون باران بمحل

از سحاب قلم بارش پذیر رقم شده بجد رسید معنی آن بیرانه سر هم عشق جوانی بسر افتاد ؛ مفهوم گردید الصاحب باخرد

نمیبوم بنجرد که خدای باصطلاح درس کتاب خوانی معمائیست مشکل که حل کردن بر پیر آسان نیست

هرچند در مقام ملازادگی دخل عام دارد ولیکن با وقتیکه طبع موشکاف نباشد ابتداء معانی گران

برد در نوعقتیکه شیرازه کتاب عمر خدام بگسستن رسیده و قوم قوت مباشرت از صفحه اوراق زندگانی

محو گردیده چون تقلیدی چه قسم حریف این بحر که مردی از ما توانند شد قوت دل و دماغ جوانی که تا حال

مشروط بآن است که شبهای مطالعه کتب هم صرف دود چراغ گردید الحال معنی اذا فات الشرط

فات المشروط بعمل می آرند باب خرب لیفرب که همراه شباب مطرد بود از کجا ثابت کنی

اکنون کجا خود را به پیچیدگی طول امل بذوق دامادی پای در سرای عروس چون نخل بی شاخ و بر شاخ منتجه گردان

چراجلوه فعل ماضی در آئینه مستقبل محال است فرض کردم که چون تالی مجرد به تنهائی میتواند که دانش پر تبه

نائل صرف از برای مونس میخواهند لیکن موانست ظرف ثانی که منحصر بر حرکات جوانیست از ا

در صلاح ظاهر بادر حجره مصدر جامد مایل اشتقاق هیچ نمانده چرا نم که بهمین ذوق واحد چه قسم با ... جمع خواهد

هرچند مصداق فانکحوا ما طاب لکم من النساء نهی این امر مذموم است خاطر هر گاه طرف طاقت و آن قوت

که مخصوص این موضع است در میان نباشد قوت الرجال قوامون علی النساء معدوم محض که عروس

تحصیل آن غیر صحیح چون آن نتوان کرد و خوف این علم از ضرب لفظ صیغهٔ امر تکرار کردن است

چون نصب فتحه مدام بر مشغول بودن کافیهٔ آن کفایت نزدیک جوانان روشنافیه دور از صح

پیران شرح جامی آن جام باده پیمودنست و منطق لب شوق شکرآگین کشودن مطول آن زلف

درازست و تفسیر بیضاوی چهرهٔ خورشید پرداز شنجرف فصل و باب سواد صفحهٔ کتاب د

علم هیئت وبال او و در مجالس همین سنگ دندان علم الحیات چشم سخنگوست و شفا د

ابرو مختصر معانی آن غنچه دهان است و علم کلام در لب خندان عقاید آن همه بخیش ماندار

و موسیقی گاه بیگاه در پرده خواندن روضة الصفا در تعلیم سینهٔ صاف است و جام جم همین

ناف خمسهٔ نظامی اینجا پنجهٔ خطای است و دیوان شوکت نازک ادایی صغرا باصطلاح منطق

این کبراست و کبری اسرین لیکن نتیجهٔ آن که عشق شبهاست چون آن بدبست رس نا

و بی محروم خرمن فقه این علم مرد از یک نکاح بدین عشق در آورد و دلش مجنون لیلی حس

خود کردن از جملهٔ این کتب ما فوق که موسوم مخزن اسرار است لذت مطالعه بیند

دارد لیکن چه فایده که مهربان را ادراک آن قوت دخول نیست زینهار چشم طمع د

سن و سال برای امر محال بند و بند که گویی آن تنگ میدان که گان نو رسیده پیران ر

خاره با کنگشت سوراخ کردن است چه شنیده با اعتقاد خود نیز با که بلوغ نگذ

[illegible] بود لا ساختند

علاج دهان را که چون حرف نشستن بدیک دندان نیست چه خواهند کرد شاید از برای اتمام حجت
آن وقت بهانهٔ نزله از رطوبت بنگاله که بخاطر رسیده بود خواهد زنهار ازین اراده بکنند که لب برهٔ مبارک
بعلت دروغ گفتن ریش خند یاران و مردم خواهد شد الحمد که نبود شوق آن همه حرکات
جوانی از عدم معاینگی صورت است شاید ملازم سرکار در پیری روزها آینه پیش آن مهربان
نگذارند و الا چه گنجایش داشت که با وجود شاهد اینحال جای ذوق و اعادهٔ سر پنجه خواهش
می گسستند باری اگر ارتکاب این امر محال بصلاح هم نشان است ضمیر خود را الطرف مردک
راجع نباید کرد چرا که پیر با جوان از عدم جنسیت علت ضم نمی شود چنانچه شاعری گفته است شعر
ورنگیرد صحبت پیر و جوان با یکدگر * شاید این مدعا از کمال و هنر بیت * عجب صاحب عجب
که با وجود آن فضل و کمال عاقبت قانون نحو را مرعی نمی دارند مگر نشنیده اند که قاعدهٔ نحو فاعل همیشه
مرفوع میباشد اگر چه دام بعلت عدم قوت فاعل از لگدکوب پای عروس چون کره
پامال شوند حالت رفع کجا خواهد ماند و مفعول را از زیر لحد بکسر خواهند کرد حال آنکه مفعول
مکسور نمیباشد دیگر آنکه چون ضمه واو ثقیل باشد ازین قامت خم که بعینه مانند ضمه دارند
از گرانی هرگز خوش آینده دل عروس نخواهند شد پس درین صورت مکروه طبع محبوب نبود چرا او فاعل

[illegible]

اگر قوت باه بخورد ادویهٔ باهیه بهیجان آمده باشد داخل حساب نیست چه دفع آن بجلق

هم میتوان کرد والا بدو غنج و دلال معشوق و تمنای هر شب عروسانه با صاف وصلت

عروس را اضافت الیه کردن کردن بیچارت و نیم‌شام زیر و زبر بود پیر و جوان چون اعراب

نستعلیق با خوش نما را بر پیری تیتر مهربان بسیار رحم می‌آید درین وقت که از فرسودگی

عمر بکفارت جثه چون همزه او لنگ در پالکی نشسته میمانند خدا نخواسته اگر شب زفاف

از عدم قوت خایه کلهٔ بپای عروس حالت لغزشی انجامد و طبیب حاذق تجویز حقنه کند

تاب آن چه قسم خواهد آورد و آن چند شیشه شربت قند و گلاب که برسم ملازمت برم خدای

همراه خواهد برد آنوقت همه صرف غشی آن مهربان خواهد شد و مهمانان مجلس شادی همه از

یک پیالهٔ شربت هم محروم خواهند ماند حرف دوستان را اگر گوش هم کشید ابد هر سه بیه

که از یدیه جهیز کتاب بدست آورده اند زنهار درین مصرف بیجا خرج نکنند که از ناسازی

صحبت زود بطلاق رضامند خواهند شد و چون در آنوقت ادای کابین ضرور خواهد شد

خدا نکرده که خرکنب دستار بر سر و سبحه و عصا در دست هیچ چیز ندارند نمیدانم ایشان ادای [illegible] آن از کجا

خواهند نمود دیگر عروس محاسن مبارک پراکنده هر موی آن بجای درهم شمار کند ممکن است

که به تغیر هیئت بخجله خود باز آمده خانه نشینی کنج عزلت اختیار نمایند والا تدبیر دیگر متصور

نیست و درین محل نمکی که هست از نقصان همین خیند بیهٔ آرد بسازد و سرانجام صرف شده باشد

[illegible]

... بدیم اندک سستی و وفا نه ندالکان ما چو جان خسته نسیم غافل از قفلیم مانند موج بر دوار کف غلتان باد ز ضعف طالع برده از من قوت پیرسه بر نتابد ز [illegible] خانه ام غنچه [illegible] گر خشتی ز داغ خون [illegible]

[illegible] نرگسم آورده صید لایق فتراک ما خورده گل خرج کرد و نوبت بهار [illegible] بسکه مور و بیضه [illegible] در طلسم که زلف [illegible] [illegible] ای بسا گرده‌ام [illegible]

[illegible]

[illegible] مصلحت نیست که [illegible] محرم ما [illegible] جوهر ما [illegible] قیمت شیشه فروزان [illegible] گوهر ما نیست [illegible] [illegible]

[illegible]

رحمت حق ... [illegible] ... وانداجی ... [illegible] ... دوست ... ابروی ... [illegible]

... حیرانم که خود چون سبز ... [illegible] ... برای کام دل حاصل توان کردن ... [illegible] ... روی زمین ... [illegible]

... اورویاکه دل ... [illegible] ... چون ... [illegible] ... چشم ... [illegible]

... چاره کار را ... شمع نگیرد ... [illegible] ... همچو نقش پاینده ام ... [illegible]

[illegible]

... خیمان دارم که شبها آنکه حرز تو ام سالها ختن این سخن · کلیم آن کز اول صفرش شد از خوی خجلت که بر برگ ماندی نوان نوش گلریزی را · دل ما تیرهای بلند دور از تو دیده ما · ز دیگ کرده ره ... چشم ما · از سیل گریه ما ... [illegible]

[illegible]

... بود ز برگ که می در پرده شب جلوه باید · باد [illegible] حاصل [illegible] · دم بسیاری [illegible] از چهره صبح تو [illegible] · که دوران سینه بر دل چاره [illegible] · ز روشن دیدار محروم [illegible] · چه حاصل گر دیده [illegible] هم نمیماند [illegible]

[illegible]

... نخله خسته مژگان [illegible] · [illegible] صبح [illegible] · خاک [illegible] قدم [illegible] · نگه ز نقش دماغ سودائی [illegible] · خبر هم [illegible] از او [illegible] · ماربگرای مژگان تو با برجایم · سایه هم نخل [illegible] · [illegible]

[illegible]

[illegible] باده [illegible] کوه محنت [illegible] عزیز از تو نیست [illegible] دستگاه ما کی [illegible] طایر [illegible] برگردید [illegible] کی توانی ترک ما کردن که با هم الفت [illegible] بجنگ حاصل نشد آشتی جهان [illegible] ویران برای دیدار ما

[illegible] که صبح کردی [illegible] بخیر [illegible] چون [illegible] کدام خانه که ویران نکرد سیل ما بغیر خانهٔ زنجیر [illegible] کار عالم گر همه [illegible] نقد دعوت [illegible] ما را [illegible] دولت

[illegible] گل [illegible] همچون جرس [illegible] با یاران [illegible] کلیم از شوق [illegible] کی خواهد [illegible] مرغ بسمل ما اسیر [illegible] ساحل ما [illegible] استغنای من [illegible]

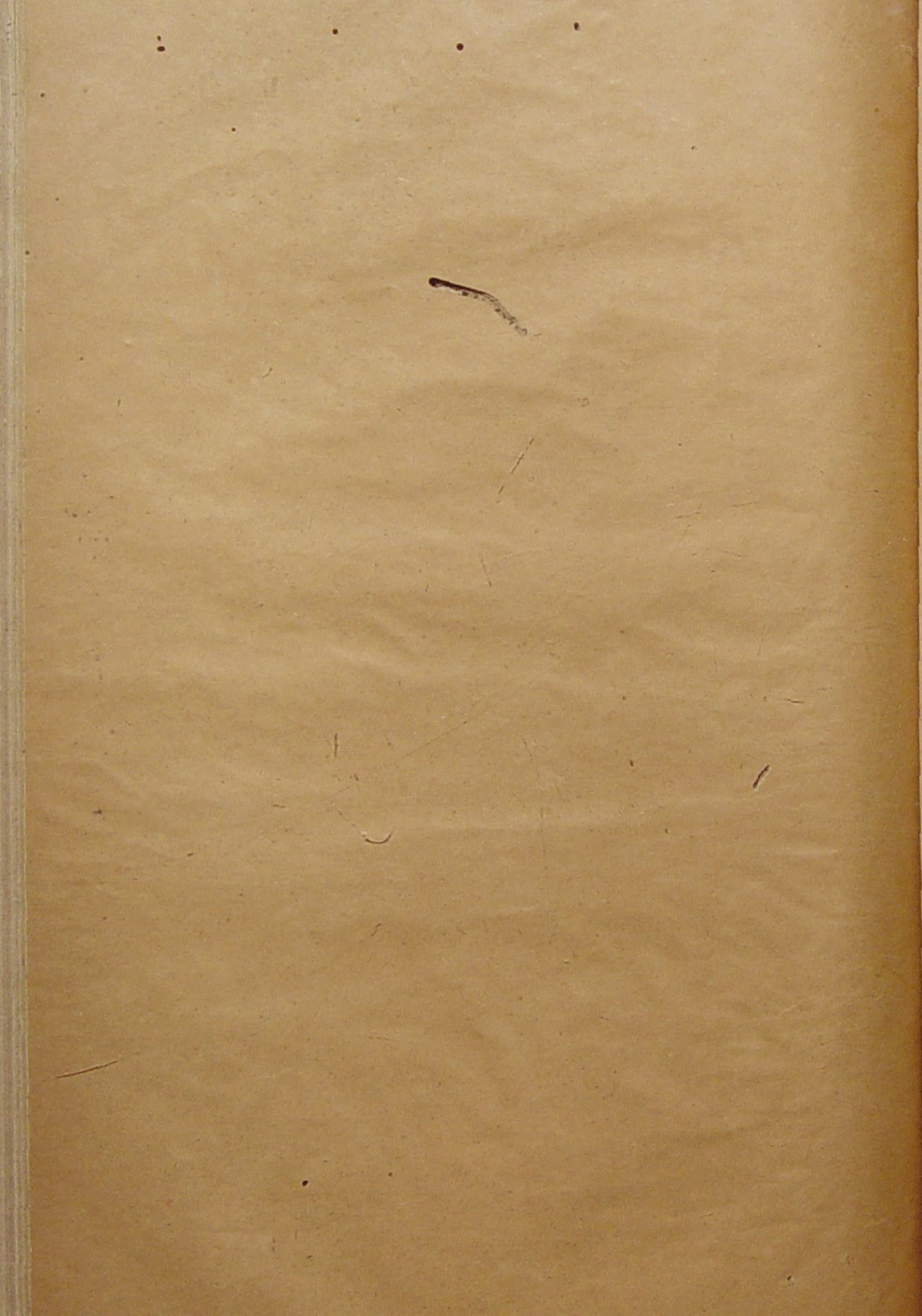
[illegible] کدام [illegible] زخاطرم نیاید آمد [illegible] احوال [illegible] ما بروی دشت اگر گردباد [illegible] بهم نیاید چون زخمهای کاری ما تو چون [illegible] نظر چه [illegible] رفقا [illegible] ما [illegible]

کتبخانه وقف ...

[illegible]

... عید قربان ... دایم خانهٔ قصاب ...

[illegible]



الف ...

ب بود با عیب دو کون بی علی
بحر او نیست ابر و مثقال

ت تولا بکن لغو بی علی
تا رسانند بر انجاه و جلال

ث ثنای علی خدا گفته است
ثابت است این سخن بر اهل کمال

ج جان و جهان طفیل است علی
جان فدای اگر ... است محال

ح حاجت بود ز ... شیعی است
... ای حمید خصال

د دل ...

ذ ذرات با علی یار ...
ذات او را از ... نیست مثال

ر رسول از علی ... یافته است
... جبرئیل از او پر و بال

ز زبان ... آشنا صحیح است علی
زان که ... زلال

س سر ... علی و آل است علی
سازد ... زبان خود ... سال

ش شنو ... صحیح است علی
... باش فارغ بال

ض ضرب علی ...
ضابطه ... است ...

ط طالب ... علی وصال است علی
طالب حق ... ابدال

ظ ظلوم و جهول خصم علی است
ظلم ... دوستان او اخلال

ع عین علی است ... عین الله
عارفان عاقلند ... جهال

غ غالب علیست در همه علم
غزو ... حساب ... خیال

ف ... علی ... بخشند
... الاعمال

ک کار ... علی و کار ...
که ... ز ... دست ...

ل لطف علی بجان ...
لازم دشمنان او ... بال

م منت ... علی است
مالک ... او ... در ...

ن نبی و ولی علیست ...
نیست ... نبی ...

و وقت ... نور علی است
وای ...

ه ... الله علی است ...
همه ... نور ...

یا علی گفت خدا در صفت تو ادعلی
یا علی ازلی تو شاه کرامت [illegible]

با دو چون غنچه خاری دل خون
با دو چون لاله دوری آتش لال

با تو عشق و حسن در عالم
با تو دو زینت حسن از خط و خال

یا علی تو پری و پنج اهم
از لطف که مهای اما

بند دولت قاسم کاهی
سر خود کرده در رهت پامال

یا علی ازلی ون ذات خداوند قدیم حافظ و ناصر و ستار و علیم و حکیم یا علی بهر خدا و شرف آل نبی یا علی ازلی ان ذات برای رسول و عالم شود از فیض [illegible]

خالق و رازق و جبار و عزیز و عظیم صانع و باری و رحمان رحیم و کریم یا علی خدیدی [illegible] که شده در صفت آیه لولاک نزول گشته منزل مقصود مراد

یا علی بهر خدا و

یا علی بهر حسن [illegible] بستان صفا
سرور ریحان سخاوت گل رعنای وفا

نور کان سخاوت در دریای سخا
هادی محترم و شافع محشر روز جزا

یا علی بهر خدا و

یا علی بهر حسین [illegible] ساکن کنج رضا سالک راه [illegible]

یا علی ازلی ان حضرت امام [illegible]
ماه تابان [illegible]

ساکن [illegible] بر سر [illegible]
هادی محرم [illegible]

یا علی بهر خدا و

یا علی ازلی با [illegible] وارث دین [illegible]
زبده سادات امام

بحر جود [illegible] اسلام
گر از و بلبل [illegible]

یا علی ازلی بی مقصود [illegible]
مصطفی [illegible] و جان رسول عالمین

وارث دین نبی تاجور کون و مکان
قبله اهل امم نور هدای

حضرت عابد [illegible]

یا علی ابن ...

مورد نیر انوار حق ...

رنگ و بوی گل اعجاز رسول اعظم

منبع عز و شرف معدن الطاف و کرم

یا علی مهر خداو

یا علی ازلی موسی رضا ... امام

کارزو یافته دین بعدی اسجاد امام

نام او دادن جهان را کرس صوت کلام

نام او در دل ما ثبت و دو دوام

یا علی مهر خداو

یا علی مهر ... زیب ده ارض و سما

... ذات معلای ...

ملک عرفان   طایران جنبش معجزه عیسی برخوان

شیر مردان   لیس من عرش الی تحت ... شان

والی کون و مکان قاطع ظلمات و کفر

شافع ... و بلا دافع ... و ضرر

یا علی از پی آن حضرت امام ...

بادشاه دو جهان زیب ...

یا علی ازلی ابن ...

من بیگ ... [illegible]

یا علی مهر خداو شرف آل نبی

یا علی جد ... بدی ... بدی

رباعی

ای حیدر شهسوار ...

دی ... و چار ...

کاری ... ما را

دی ... ذو الفقار ...

رباعی

قایل لا نبی بعدی گفت   یعنی گروه کان ساعت   بهترین شیر علی شیر خدا دان   برگردی از او که ذره دین   تا باده عشق و ذوق ریخته اند در خاور دان

بعد من فتنه شود عامل   او حدا ... حق ز باطل   که چنین گفت بهترین بشر   هر که برگشت از او بود کافر   ... عشق عاشق انگیخته اند چون شیر ...

افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد



رشق النبال علی اصحاب الضلال

سنه ۱۳۱۹ هجری

السید ناصر حسین غفره الله

در مطبع مجمع البحرین باهتمام سید محمد ناصر خان مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد لمن هیّأ لنا آلاءه من اسباب التوفیق والهدایه وشکر لمن هیّأ لنا نعماءه من جوب اللطف
والعنایه اذ اقام الحجج من القرآن وقرنائه وادام الاقتران بین الفرقان وامنائه والصلوٰة علی خیر المرسلین
سید الانبیاء وامیر المؤمنین اشرف الاوصیاء وعترتهما الطیبین الذین مودتهم اجر الرسالة وذریتهم
الطاهرین الذین محبتهم منقذة عن الضلالة واصحابهم الذین ماتوا علی الایمان وما سجدوا
للاوثان وما حرفوا القرآن ولم یقولوا حرمت المتعتان اما بعد یہ رسالہ رد ہی طعن التسنن
کی اور قدح ہی اہل التسنن کے نام اسکا ہی رشق النبال علی اصحاب الضلال صورت اسکی تالیف کی
یہ ہے کہ جیسا شاہ عبد العزیز دہلوی نے نیا کام کیا کہ اپنی کتاب نصر اللہ کابلی کی چرا کر تحفہ کی نام سے مزید و بر[illegible]
عام کیا اور اپنا نام چھپا کر غلام حلیم پر اس کلام کا اتہام کیا ویسا ہی کسی سنی نے ہمارے اس زمانہ میں اخفای اسلام کی
اور کسی اور چیز کی پردہ میں تسنن کو خوش نام کیا اور نام اپنا [illegible] ارقام کیا اور اپنی اسلاف کی ہفوات سے التقاط
کر کے استغنا کی حیلہ سے مجادلہ پر اقدام کیا اور جناب قبلہ سے القاب مولانا و مقتدانا قدوۃ الحکماء سلطان العلماء مجتہد العصر
والزمان مد اللہ ظلہ بحرمۃ سید الانس والجان کی حضور میں ٥ سوال لکھکر بھیجی ایک مسئلہ نقصان قرآن کا دوسرا حرمت
متعتان کا جناب لاثانی و نو سوالوں کے جواب ان تکمیل مطابق مسلمات فرقہ سنیہ کے اور موافق اصول اپنی طریق [illegible]

طریقہ سنیہ کی کمال سیاست کی ساتھہ ارقام فرمائی مگر افسوس کہ وہ آئینہ حق نما زنگی کی ہاتھہ مین آیا جسنے نفع نہ دیا بلکہ اوسنے
اپنی حد سی باہر قدم رکھا اور افادات کی جواب مین کلمہ چند لکھوا کر چھپوایا برعکس واقع اون واہیات بی ربط کا نام رکھا طعن السنان
حال آنکہ اہل فہم کی نظر مین عض الاسنان بھی نہین رمح و سنان کا کیا ذکر ان اگر جراحات اللسان کہیی تو بجا ہی کہ
سستی اور بیہودہ باتوسین اونھونے انتہا کی ہی اوسکی جواب کی طرف جناب قبلہ و کعبہ کا متوجہ ہونا یا نہونا ہنوز مجھکو معلوم نہین ہوا مگر
اسمین شبہہ نہین کہ طاعن مطعون نے جو کچھہ کہا ہی سب خرافات ویرنیہ ہی اور سب کا جواب غیرہ اوسکی مرشدون نے خوب سنا
دیا ہی تکرار کی حاجت نہین ہی مگر احتمال یہہ ہے کہ عوام کالانعام اسیکو منتہی الکلام سمجھکر لاف و گزاف کا غوغا ہر کوچہ و برزن
مین بلند کرین اسواسطی بخیف اسکات انکا باقتضاء افحام مناسب دیکھکر چند اوراق باستشہاد کتب مخالفین لکھتا ہی
تا اہل حق کیواسطی تذکرہ اور عامہ کی لئی اتمام حجت ہو اور سلطنت کریم سنان ہی اور اسعد اعاظم سعیان ہی یہہ کہ یلر جانے
کو مین فاتح بدر و حنین ہو اور مددگار و ناصر حسین نام پر اسعد ابن بلند ہو و کلام میر اسکلم سخن آفرین کو پسند و ہا
وانا الشرع فی المقصود وھو مفیض الخیر والجود واضح ہو کہ اس رسالہ مین دو فصلین ہین پہلی فصل مین ذکر مسئلہ
نقصان قران دوسری مین حسب منشاء کاتب فاضل مستفتی کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قران مروج کی
بابت مین آیا یہی قران منزل من اللہ ہی جو لاکم و کاست اور اسکی تمسک کرنیکو وصیت کی تہی پیغمبر خدا نی اور یہی
اکبر ثقلین ہے اور اسیکو امیر المومنین نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سے لکہا تہا اور اسیکو ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثناء نی
حفظ کیا تہا اور اسیکی ہم صاحب الامر عمل کرینگی اور اسیکو نماز مین پڑہینگی اور اسکی احکام برحق ہین اور واجب العمل ہین
اور یہی قران ہی جسکا قول اور فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہے کہ جسمین تبدیل اور تحریف کو دخل نہین اور ہیے
یہی جسکی شان مین ہے وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید
یا وہ قران اور تہا اور یہہ اور ہی اگر وہی ہی تو ویسا فرمایئی اور اگر وہ قران اور تہا تو اوسمین کتنی آیتین تہین اور کیا نام اوسکا تہا
اور اوسمین اور اسمین کتنا فرق ہی اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی کسی ملک مین موجود ہے
یا نہین اگر موجود ہے تو فرمایئی کہان ہے اور کہان غائب ہو گیا اور کس سبب سے غائب ہوا اور اس قران مروج نی کیونکر رواج
پایا اور اس قران مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کے اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا
یہ کام نہین کہ نیا قران بناوی اور کہی یہ قران منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنونکو منافقونکی روایات
پر اعتقاد کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اوس سے احکام دینیہ نکالنا درکار ہے
اسلیی یہ بات دینی سایل چونکہ محض طالب حق ہے اسواسطی امیدوار ہے کہ اسکا جواب معتبر کتاب سے لکھین

قال فمن سوالنا البحث الحسن بالتكريم بسم الله الرحمن الرحيم جواب از طرف
اہلبیت عصمت و طہارت علیہم الصلوٰۃ والسلام حقیقت حال یہ ہے کہ جو قران مجید کہ بالفعل مروج اور متداول ہے
خلیفہ ثالث نے اپنے وقت خلافت میں جمع کروایا ہے اور پیشتر جو عہد خلیفہ اول میں جمع کیا گیا تھا اور وہ وا
عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ نے جمع کیا تھا اسکو عثمان محرق القران نے آگ میں جلوا دیا اور جھاڑ کر اوس کے خاک
قال الناطق بالحق والمبین سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مقصود سائل کا یہ ہے کہ
اپنی کتابوں میں بھی کہ اور نیز اہل [illegible] اگر ایسا ہی [illegible] برخلاف منطوق کتب سنیان [illegible]
اور [illegible] کی گلی ملے پہلی تو حضرت عثمان کا قران کو جلانا ثابت نہیں جیسا مذکور ہوگا اور بر تقدیر تسلیم
استفادہ کیا تھا یہ ہی کہ حضرات شیعہ کے زعم میں خلیفہ اول کا قران جمع کیا ہوا صحیح اور معتبر تھا یا نہیں اگر تھا تو
حق الیقین جو لکھا ہے کہ آن حضرت در خانہ نشست و مشغول بجمع کردن قران شد و از خانہ بیرون نیامد تا
گرد بمسجد آمد عمر گفت کہ احتیاج القران تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر این قران را نخواہید دید تا مہدی از فرزندان
ظاہر گرداند و بخانہ برگشت اسکی کیا معنی اور اگر تھا تو بموجب اعتراف صاحب مجمع البیان ان القرآن کان
عہد رسول اللہ صلعم مجموعا مؤلفا علی ما ھو علیہ الآن الی آخرہ جناب عثمان کیونکر محرق القران
قرار پا سکتے ہیں کہ جناب طوسی علیہ الرحمہ بعض کلمہ کو [illegible] کہ سنیوں کی مدرسی کہ خالی قران سے اور حدیث سے نہیں
زعم [illegible] ان کو خطاب محرق القران کا [illegible] بیچارے عثمان خیر خواہ امت شفیع [illegible] کو بسبب
کی محرق القران [illegible] جب لقا رنا بکار نے کلام الٰہی
اور غریب [illegible] اوراق سوختہ [illegible] آنکھوں پر پٹی باندھ لی کانوں میں تیل ڈال
کسکی [illegible] انتقام ہوا آخر قران کے ایسی مار پڑی کہ طبقہ اول لٹ گیا اور سارا کارخانہ الٹ گیا
تمن حین شانئک ان یعفو [illegible] ویرفع کربا ومن [illegible] ما [illegible] پیش نظر ہے تو بھی نہیں
دوسری طرف یہ ہی کہ یہ حرکت آپ کریں اور دوسرے [illegible] مریں * عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است * انتہی
سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اقول واہ واہ اول الدن دردی پہلی ہی جملہ نے تمہاری قلعی کھول دی
سبھی سمجھ تمہاری [illegible] سمجھ پر سلطان العلما [illegible] تھا اگر سمجھ نہیں سکتے تو کسی سمجھدار سے پوچھ لیا ہوتا اگر
نہیں پڑھی تھا تو بھی [illegible] دیکھو ہم [illegible] پڑھاتے ہیں ہندی [illegible] کر کے سمجھاتے ہیں
لگا کی [illegible] سمجھو [illegible] پھر یہ ہی بعبارۃ اخری ہم سمجھا دینگے مگر آخوند جی ایسی ہی نا سمجھ ہو [illegible]

سنو جناب سلطان العلماء دام ظلہ العالی باعث سی کیسا معقول جواب بنا سب تنقیح کی حال الطو سہل ممتنع رقام فرمایا ہی کہ پہلی

مستفتی نے پوچہا تہا کہ حضرات شیعہ کا اعتقاد احراق مصحف کی باب مین کیا ہی جناب نے لانی فرمایا کہ خلیفہ ثالث نی اپنی

خلافت مین انکو جمع کروایا ہی اب کہو کہ اس جواب کے ربط مین کیا خلل ہے اور بحث مین کیا زلل ہے اور تمہارے شبہ کا بیان

محل ہی اب تمہاری شان مین یہی شعر ضرب المثل ہے ع یا سخن فہمید گفتن یا کہ بستن آن دہن * نی کہ حرف گفتن و

عمری پشیمان زیستن * پہر سنو سائل نے پوچہا تہا کہ آیا یہی قران منزل من اللہ ہی بلا کم و کاست جناب مقتدا نی

اس خلاصہ سی ارشاد لیا کہ اور ونکی جمع کی ہوئی قران کو محرق القران نے جلوا دیا یعنی اگر خلیفہ نی ارتکاب احراق

کا کیا ہوتا اور وہ سب مصاحف موجود ہوتی تو مقابلہ کر کی حقیقت کم و کاست ہونی نہونیکی بعلم قطعی معلوم ہو جاتی

لیکن اون سب مصاحف کے جل جانی سے مقابلہ متعذر ہوا اور مسئلہ مین اختلاف متکثر ہوا اور اسکی بعد شقوق اختلاف

کی تفصیلاً بیان فرمائی اب کہو کیا ربط سوال و جواب مین ہی اور تمہارا تخبط اسمین ظاہر ہوا یا نہین بقول شاعر ع بخند و

از دیدۂ گریان جرش نیست **قولہ** مقصود سایل کا ہی کہ ہر سوال کے جواب اپنی کتابون سی یحیی **اقول** مقصود عبارت

مستفتی سے مفقود ہی کیونکہ کتابونکو اپنی کی قید سی آپ نی مقید کیا ہی اور ایسی خیانت کو بطریق وراثت اپنی مرشد و نے

اپنی لیا ہی ورنہ مستفتی کا کلام آپکی جہاپہ مین استدعا ہے کہ جواب معتبر کتابسی لکہیں او مخفی نہین کہ جسکو ادنیٰ شعور ہو

وہ سمجہتا ہی کہ مخاصمات اور مباحثات مین مخاصم کی کتب سی زیادہ کسی کتاب کے معتبر و واجب التسلیم ہونیکی نہین ہوتی اور

دلیل الزامی سے زیادہ کوئی برہان سخن مخالف کے قاطع نہین ہو سکتی کیا سنی کہہ سکتی ہین کہ مشکوۃ یا فتح الباری معتبر

نہین اب یہہ کہنا تمہارا کہ اور ونکی کتابون پر حوالہ کرنا مقصود سائل نہین سراسر لا طائل اور دلیل عداوت قائل ہی

اگر بقول تمہارے مستفتا کسی مسیحی کا ہو تو بہی اہلسنت کے کتابسے جواب لکہنی مین کیا یہہ فائدہ نہین ہی کہ کسی سنی کو

اختلاف کرنیکی گنجایش اور اسطرح کا اختیار نہ رہی کہ مخاصم سی مجادلہ لا محالہ یہہ جواب جم غفیر مسلمہ شیعہ و سنی کیطرف

سی معتبر ہوگا اور ساتہ اسکی دوسرا فائدہ یہی حاصل ہوگا کہ مسیحی کا جواب سنیونکی کتابونسی ایسا لکہا گیا کہ سنی بہی

بمجرد معتبر ہی بقول شخصے خوشی بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار * اس سے زیادہ لیاقت اور کیا ہوتی مگر واقع مین بلکہ

ہرگز نہ سمجہو گی نہین ہی اگر اون کا سوال ہوتا تو کتب سماویہ سے جواب لکہتی اور بعد جواب کے خواہ نخواہ کچہہ ..

اسکی اپنی شکوہ لکہتی ان للہ فی ذلک **قولہ** اپنی کتب و آثار بر خلاف منطوق کتب سنیان دو نا زادہ قلب سے جلانی

مروی ہی حضرت عثمان کی حکم سی نہلی جو قرآن تہی انکو جلانا ثابت نہین جیسا مذکور ہوگا **اقول** کیا خوب آپکی بول چال ہے

ایسی بات وہ ہی آپکو سوجہہ کی جہل مرکب کی تمام نہ ہو خوب نہین جہوٹا سوجہہ مرکوز اہوش مین آئی تمکو دیکہہ

بقول رفیع ... اسے گھوڑ کیو دنہ دو مگر سونہہ کو تنگ لگام کرو + تمہاری سونہہ کا وٹنا وہی ہے جو ابن حجر کی سونہہ سے
نکلا ہی سنو کتاب فتح الباری میں وہ صاف کہتا ہی وانا سند یعنی یحیی بن عثمان الصحف علی القائلین بقدم الحروف
والاصوات لانہ لا یلزم من کون کلام اللہ تعالی قدیما ان یکون الاسطر المکتوبۃ فی الورق قدیمۃ ولو کانت ھی
عین کلام اللہ لم یستجز احد من الصحابۃ احراقہا انتہی غور کرکی سمجھو تو [illegible] و فاداری ایسی معتبر کتاب کی سطروں
سی خلیفہ ثالث کا جلانا مصاحف کا یوں ثابت ہوا جیسا اندھیر گھر چراغ جلانی سے روشن ہوجاتا ہی اب تم آنکھہ کھولو
اور راہ طلب کے دیکھو وہ کہان ہی صاحب فتح الباری ایسی نہین ہین کہ تم انسی تخلف کرکی سنتن کی گلی مین پہرنی پاو
ان کی شان مین اگر اہل سنت یہہ شعر پڑھین تو زیبا ہی ع اذا قالت حذام فصدقوہا + فان القول ما قالت
حذام + دیکھو ابن حجر کی بردباری اور وفاداری کہ خلیفہ صاحب حیا کو شرم توہین کلام خدا سی بچایا اور انکی مصحف جلانی کو بول
کرکی ایک ایسا مضمون لطیف ٹھہرایا کہ مصحف کے اوراق کو قران نجاننا چاہیے اور اوسکی جلانیکو مباح ماننا چاہیے تاکہ
خلیفہ صاحب حیا کا مصحف جلانا داخل توہین کلام اللہ نہو اور اس ننگ کی لوٹ سی ونکا دامن پاک رہی مصحف جلی تو جلی
لیکن آبرو کو آنچ نہ لگی وفاداری اس سے زیادہ کیا ہوگی مگر تمہاری بیوفائی بہی ایسی کلام سی خوب ثابت ہوئی کہ مرشد کی
فعل کو بہول گئی خلافت کے پاسداری سی تخلف کیا پس و پیش کا خیال چہوڑ دیا چند سطرونکی بعد اوراق قران کے
جلانی والی کو قاتل قران اور اوسکی ضایع ہونیکو شہادت کلام الہی کے قرار دی ہی اولٹی چال ہے اتنا نہ سمجھی کہ یہہ تیر
کسکی سینہ کو فگار کریگا اور یہہ الزام کسکی سر پر پڑیگا ایسی عجب مین آگئی کہ اپنی قوم کو آپ مارنی لگی کطاعن نفسہ لقتل
نفسہ اور یہہ نجانا کہ سفیان ثوری وقار کی قول سے اوراق قران جلانی مین اور اوسکی خاکستر خاک ہی ملانی مین کچہہ عیب نہین
عبث عبث لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی کو بدنام کیا نہین تو چہیڑ چہاڑ کا مباحث علمی مین کیا ذکر اور گلی ملنی کا کیا مذکور ع
ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد **قولہ** اور بر تقدیر تسلیم ملازمان والا سی استفادہ کیا جاتا ہی کہ حضرت شیعہ کی عمر بن خلیفہ
اول کا قران جمع کیا صحیح و معتبر تہا یا نہین **اقول** اما شیعہ اثنا عشریہ کی اعتقاد مین خلفای ثلثہ کا قول و فعل من حیث
انکی کہ اونکا ہی لایق اعتبار نہین مگر اس حیثیت سی کہ قول و فعل کسی معصوم کا اوسکی تصدیق کری البتہ معتبر ہی چنانچہ
قران مروج لیا ہی ہے اور قران کسیکا جمع کیا ہو من حیث انکی کہ قران ہی اہل التشیع [illegible] منزل من اللہ واجب التعظیم
جانتی ہین اور اوسکی جلانیکو مستلزم سخط رب العالمین سمجہتی ہین یہانتک جواب تمہاری سوال لا یعنی کا تہا اب یہہ دیکہو کہ
سوال اونہی کو تقدیر تسلیم قران سوزی خلیفہ ثالث سی کچہہ ربط نہین کیونکہ عدم تسلیم احراق اور سوال صحت دلیل
صحت مین کوئی وجہ منافات و مناقضت کے نہین پائی جاتی ایسے حالت مین تسلیم کی تقدیر اور ایسے پریشان [illegible]

نظر بسوای لعوبہ القسیبان کے اور کیا ہی **قولہ** اگر تہا تو صاحب حق الیقین تا آخر **اقول** عبارت جو بعینہ ابن یعقوب
ذاغلاق کسیطرح کی قباحت ہی اعتراض اوس عالم ربانی نے ترجمہ ایک روایت کا لکہا ہی جسکو مطابق ہی عبارت
فتح الباری شرح صحیح البخاری کی ساتھہ وہی هكذا انه روی عن علی انه جمع القرآن علی ترتیب النزول
بحیث یعلم منہ الناسخ والمنسوخ ولو کان معمولا لاستبان منہ علم کثیر یعنی مروی ہے کہ جناب امیر
نے قران کو موافق نزول کی جمع فرمایا اسطرحسی کہ اوس سے ناسخ ومنسوخ دونو معلوم ہوتے تہے اور اگر عمل کیا گیا ہوتا اوس
مصحف پر تو اوس سے علم کثیر ظاہر ہوتا انتہی اور یہہ غبی جو سمجہا ہی کہ فرض خبار کی ساتھہ جمع کرنا خطیب سے منبر سکونے
کا جمع نہین ہو سکتا تو یہہ اسکی فہم کا قصور ہے کیونکہ وہ قران من حیث قرانیہ کی بلاشبہہ واجب التعظیم ہوتے ہین اور عدم جواز
احراق مین معتبر تہا اور حیثیت نادرستی جمع و ترتیب سے بتقدیم مؤخر و تاخیر مقدم اور بوجہ نقصان ما لابد منہ اور بوجہ اسکی
کہ خلاف ترتیب نزول مرتب ہوا تہا اور مؤلف کو اوسکی خدائی منصب تالیف نہ دیا تہا لائق اعتبار نہین تہا اور سند
وعمل وقراءۃ صلوۃ کی واسطی کافی نہ تہا اور تمسک واحتجاج کی لئی وافی نہ تہا اور جناب نصوصی کہ قرین القران و باب
مدینۃ العلم تہی جیسا قران خدا نی بہیجا تہا ویسا حضرت نی جمع کیا تو یہہ جمع اصلا منافی قرانیہ قران صدیقی کی نہین
اور مقصود اس غبی کا کہ جواز احراق اوس کا بہی اس سے ثابت نہین ہو سکتا کیا اگر کوئی کاتب ہوا یا عمدا عالما یا
جاہلا معوذتین کو سورہ فاتحہ کی قبل اور سورہ بقرہ کو سورہ کہف کے بعد اس قران مروج مین چند آیات کم کر کی
لکہہ دی تو یہہ قران قرانیت سی خارج ہو جائیگا اور لائق احراق واہانت تصور کیا جائیگا ہرگز ایسا نہین ہے ع
ملال آورد آرزوی محال **قولہ** اگر نہ تہا تو بموجب اعتراف صاحب مجمع البیان الخ **اقول** یہہ شق بہی مثل اول کے
مہمل و بی ربط ہی عدم اعتبار مصحف صدیقی اصلا عثمان کے محرق القران نہونیکا مستلزم نہین اسلئی کہ عقلا ممکن ہے
کہ مصحف صدیقی کسی حیثیت سی نامعتبر ہو اور عثمان پر جرم احراق بہی ثابت ہی ان دونو قضیونکا معا متحقق ہونا
اسطرح محال نہین لا محالہ شرطیہ جو اس غبی نی لکہا سراسر باطل ہے علاوہ اسکی عبارت کتاب مجمع البیان جو استشہاد کیا و
بہی بی محل ہے کسو اسطی کہ اس عبارت مین مصحف صدیقی کا ذکر ہی نہ احراق و عدم احراق کا مذکور بجز عدم ثبوت نقصان
قران مروج کی کچہہ اس سے ظاہر نہین ہوتا اور یہان سوائے احراق کے ابتک نقصان و عدم نقصان کے بحث نہین ہوئے
پہر اس عبارت کی نقل کرنی سے کیا فائدہ اور اگر اس غبی نی اس شرطیہ سی ایسا ارادہ کیا ہو کہ جب یہہ قران مروج جیسا
آج ہی ایسا ہی مجموع مؤلف عہد نبوی سی تہا اور شیعون نی قران صدیقی کو نامعتبر جانا تو وہ قرانیت سی خارج
ہو گیا اوسکی جلانیوالی پر محرق القران صادق آئیگا تو یہہ ارادہ اوسکا محض لاطائل ہوگا کیونکہ کوئی شیعہ و سنی اوسکو

اصل قرآنیت سے انکار نہیں کر سکتا اگر شیعہ اوسکو نامعتبر جانتے ہیں تو محض بے اعتبار ہے کہ ائمہ ہدی نے اوسکی تسدید
اسطرح نہیں کی جیسے قرآن مروج کی کی اور حکم ہمکو نہیں دیا کہ نماز میں اوس ترتیب سے قرأت کریں یا احکام میں اوس سے
استدلال کریں تو اوسے بعض حیثیات بے اعتبار ثابت ہوا اور بعض میں نامعتبر ہے الا مجالہ اوسکا جلانیوالا محرق القرآن
نہیں ٹہرسکتا اب ہم پوچہتے ہیں کہ سنیوں کے نزدیک خلیفہ اول کا قرآن جمع کیا ہوا صحیح اور معتبر اور منزل من اللہ تہا یا نہیں اگر تہا تو
تمہاری خلیفہ ثالث نے اوسے کیوں جلایا اور اگر معتبر نہ تہا تو تمہاری اقدم الخلفاء کو کیا زیبا تہا کہ ایک نامعتبر کتاب جو لایق
جلانے کی تہی اوسے جمع کر کے قرآن نام رکہا اور کچہہ نہ سوچے دیندار کو ایسا بے اعتبار کام نکرنا چاہیے خلاصہ یہہ ہے کہ اگر
اول کو بچاؤ گے تو ثالث کا عیب کہولیگا اور اگر ثالث کو بچاؤ گے تو اول نہ بچینگے اگر یہہ کہو کہ اوس میں کچہہ
آیتیں منسوخ التلاوت تہیں اسلئے اوسکو آگ میں جلا دیا جیسا کہ یہہ غبی بار بار وجہ احراق کی یہی بیان کرتا ہے
تو ہم کہینگے کہ یہہ خواب و خیال ہے اہلئے کہ مصحف حفصہ کہ ابو بکر نے بمشورہ عمر کے زید ابن ثابت سے جمع کروایا تہا
باعتراف اہل سنت کے وہ منسوخ نہ تہا اور نہ اوسمیں سوای لغت قریش کے دوسرے لغت تہے صرف ترتیب اوس میں نہ
تہی جیسا کہ اسی رسالہ میں اس غبی نے اسطرح سے لکہا ہے لیکن شیخین کے عہد میں بسبب کثرت حروب و تجہیز جیوش اور
اور رجوع مہمات کے اگرچہ ایک مصحف میں جمع ہوا لیکن بدستور نامرتب تہا انتہی اور پہر دوسری مقام پر لکہتا ہے کہ
مرقات میں لکہا ہے کہ جب مروان حاکم مدینہ کا ہوا تو اوسنے بعد انتقال ام المؤمنین حفصہ کے خوف اختلاف سے جلا دیا
کیونکہ وہ بے ترتیب محض تہا انتہی اور شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوۃ میں لکہتے ہیں و ظاہر حدیث آنست کہ مصحف
حفصہ را بعد وفات وے سوختند انتہی پہر اب کیوں اوسے کیوں جلا دیا اگر عثمان نے جلایا تو وہی ہے خلیفہ تمہاری
اگر مروان نے جلایا تو وہ بہی تمہاری خلافت سے بے بہرہ نہ ہی اور ظاہر ہے کہ جلانا قرآن کا استخفاف ہے اور جو شخص کہ
قرآن کا استخفاف کرے وہ کافر ہے اب اسکی نتیجہ کو سمجہہ جاؤ لیکن ثبوت مقدمہ اولی کا اسلئے کہ سیوطی اتقان میں
لکہا ہے جزم القاضی حسین فی تعلیقہ بامتناع الاحراق لانہ خلاف الاحترام اور خلاف احترام کی استخفاف
ہے اور ثبوت مقدمہ ثانیہ کا اسلئے کہ ابو سعید کازرونی نے اپنی تاریخ میں لکہا ہے اما من استخف بالقرآن او
او بشیء منہ او لو حرفا منہ او آیۃ او کذب بہ او بشیء منہ مما صرح بہ فیہ من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی
علم منہ بذلک فہو کافر بالاجماع انتہی اب صاف معلوم ہو گیا کہ جلانا قرآن کا باعتراف قاضی حسین کے خلاف احترام ہے
اور جو چیز کہ خلاف احترام ہو وہ استخفاف ہے اور جو شخص کہ قرآن کا استخفاف کرے وہ کافر ہے اب عثمان نے جو سایر مصاحف
کو بسبب جرأت ایمان اور دینداری کی آگ میں جلا دیا تو وہ اس فتوای سنیہ کی رو سے کون ٹہرے علاوہ اسکے

...تھا بلکہ اون مصاحف مین آیات منسوخ اور
غیر منسوخ دونو شامل تھین پھر کیا وجہ کہ غیر منسوخ کو بھی منسوخ کی ساتھ جلا دیا و سیجی م البحث مفصلا انشاء اللہ تعالی
قولہ فراوان حیرت ہی کہ جناب طوسی علیہ الرحمۃ **اقول** اس رسالہ کی جلانیکا کتب معتبرہ شیعہ سے اثبات کرنا
چاہیئی آپ کی کہنی کو کون سنتا ہی اور بعد اسکی پھر اسکا بھی اثبات کرو کہ اوس رسالہ مین قرآن بھی موجود تھی اور وہ
جل گئی اور احوال معرکہ جو دہیا کا بالعکس ہے کہ اوسکی لکھنی سے بجز تضییع مداد و قرطاس دوسرا نفع نہین
قال مولانا المجتہد الحری بالتکریم چنانچہ مشکوۃ شریف مین زید ابن ثابت سی ایک روایت طولانی
لکھی ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ زید نی کہا بعد جنگ یمامہ کی جسمین اکثر قراء قرآن شہید ہوئے مجھکو ابوبکر نی بلایا
اور بمشورہ عمر ابن الخطاب کی بہت اصرار و تاکید کی مجھپر کہ قرآنکو جمع کر آخر الامر مین نی جابجا سے تلاش کرکی قرآنکو
جمع کیا تا اینکہ آخر سورہ توبہ کو نزدیک ابو خزیمہ انصاری کے پایا اور کسی کے پاس نہ تھا وہ آیت یہہ ہی لقد
جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ توبہ تک اور جو کچھ کہ مین نی جمع کیا صحیفون مین لکھکر ابوبکر کو دیدیا اور
اونکی پاس تا دم حیات اونکی رہا بعد اونکی عمر کی مدۃ العمر اونکی پاس رہا پھر بعد وفات اونکی نزدیک حفصہ اونکی بیٹی کے
پاس رہا **قال الناصب الغوی اللئیم** ہرچند یہہ خلاصہ ناقص ہے اور لفظ مقتل اہل الیمامہ
کہ مشکوۃ مین موجود ہی اوسکا ترجمہ شیخ عبد الحق نی در وقت قتل اہل یمامہ لکھا اور یہان اوسکی عوض بعد
جنگ یمامہ کہا تا لوگ جانین کہ شیخین نے بعد قتل قاریون کی قرآنکو جمع کیا تو اسکا اعتبار نہین لیکن یہہ دونو تضییعین
ہماری مدعا کو چندان منافی نہین تا خواہی نخواہی اوسمین اولجھہ پڑین یہان دریافت کرنا اس بات کا چاہیئی
کہ یہہ حدیث سراسر مخل مستدل ہی کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہی بلکہ کتابت قرآنکی مستحدث نہین حضرت نی لکھنے
کا حکم دیا تھا اور وہ پرچون پرزون مین لکھا ہوا منتشر جابجا تھا نہ اوسمین ترتیب تھی اور نہ وہ ایک مصحف مین
جمع تھا اس مقام مین بعضی شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچھہ آیہ منسوخ التلاوت اور منسوخ الحکم بھی داخل
تھی اسی واسطی ایک مصحف مین جمع نہوا کہ اوس زمانہ تک ورود احتمال النسخ و ابدال کا باقی تھا پھر جب زمانہ
وحی کا منقطع ہوا تو حقتعالی نی موافق اپنی سچی وعدی انا لہ لحافظون کی خلفاء راشدین کو جمع
کرنیکا الہام کیا چنانچہ آنحضرت کی بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سی بمشورت حضرت عمر اور انتہا اوسکی حضرت عثمان کو
بمشورت حضرت امیر علیہ السلام کی قرار پائی شیخین کے عہد مین بسبب کثرت حروبات و تجہیز جیوش اور رجوع مہمات
کی اگرچہ ایک مصحف مین بھی جمع ہوا لیکن بدستور نامرتب تھا اور ختنین کے وقت مین ایک مصحف مین

که هر سال حضرت جبریل حامل التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تهی اور اسی ترتیب سے حضرت کی همراه بطور
مدارست تلاوت فرماتی تهی یهانتک که عام جلت مین ایه انه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا
من خلفه تنزیل من حکیم حمید کو دو مرتبه لاتی اور وهی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بهت صحابیونکو
یاد تهی اوسیکی موافق جناب عثمان صاحب الحیا والایمان کے عهد مین بلا کم وکاست قران مرتب هوا اب یهه وهی
قران هی بعینه اسمین شیعونکو بهی مجال انکار کی نهین کیونکه فاضل طبرسی مجمع البیان مین اس بات کی یون تصدیق
کرتاهی که ذکر السید الاجل المرتضی علم الهدی ذو المجد ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن
کان علی عهد رسول الله صلعم مجموعا مؤلفا علی ما هو علیه الآن واستدل علی ذلک بان القرآن کان
یدرس ویحفظ جمیعه فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعة من الصحابة فی حفظهم وانه کان یعرض
علی النبی صلعم ویتلی علیه وان جماعة من الصحابة کعبد الله ابن مسعود وابی بن کعب وغیرهما ختموا القرآن
علی النبی صلعم عدة ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انه کان مجموعا مرتبا غیر مبتور ولا مبثوث
وذکر ان من خالف من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم فان الخلاف مضاف الی قوم من
اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع علی صحته
صاحب حق الیقین اور جناب امام المشتغین کو نسبت حضرت امیر کی الزام قران چهپانیکا اور نسبت جناب عثمان کے ازاله
و قران جلانیکا باقی نه رها فالحمد لله ؎ خمیر مایه دوکان شیشه گر سنگ است ✤ عدو شود سبب خیر گر خدا خواهد ✤ قوله
هر چند یهه خلاصه ناقص هے اور لفظ قتل اهل الیمامه که مشکوه مین موجود هے اوس کا ترجمه شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اهل
یمامه کی لکها اور یهان اوس کے عوض بعد جنگ یمامه کها **اقول** کلاغی تگ کبک را گوش کرد ✤ تگ خویشتن هم فراموش کرد
علماء اهل سنت خصوصا صاحب تحفه سرقه مترجم صواعق سوابقه اکثر نقل کلمات امامیه مین خیانت کرتی آئی هین
اور علمای امامیه اعلی الله مقامهم نے اونکی خیانت کو مرارا بعد مرار ثابت کر دیا هی اوسی ڈهنگ سے یهه غبی بهی چلا هی اگر دو
وجه سے منزل مقصود تک نهین پهونچ سکتا ایک اسکی غباوت سنگ راه هی که اپنی مرشدون کی باتین بهی نهین
سمجهتا اور ونکا کلام کیا سمجهیگا اور بے سمجهی اس سے کیا هو سکتا هی دوسری یهه که بفضله تعالی همارے علماء خیانت سے
منزه هین یهان کیونکر پیش جائیگا دیکهیے اسمقام مین اسنے کیا بیهوده کلام کیا هی اگر اسکی مراد یهه هی که لفظ
در وقت قتل اهل یمامه سے شیخ عبد الحق نے ایسا اراده کیا هی که قرآن ساری نهین گئی تهی اور قران کی جمع

١٠

لی ہی لیونکہ در وقت کی معنی پیش از وقت کوئی عاقل نہین سمجھ سکتا اور منافی اخبار مستفیضہ کے ہی کہ کہین سے

یہہ بات منقول نہین ہوئی پیش از وقت مقاتلہ یمامہ شیخین نے ایسی مشاورت کی ہو ایسا ہی اگر اس نافہم نی مراد

شیخ کی لفظ در وقت سی عین ہنگام جنگ و جدال و ضرب و قتال قرار دیا ہو تو وہ بہی خلاف سیاق و سباق

روایت و منافی قرائن حالیہ کی ہی کیا کوئی ایسا تصور کر سکتا ہی کہ قراء و صحابہ لڑتی بہی جاتی تہی اور قران جمع کرنیکا

مشورہ کرتی جاتی تہی لا محالہ مراد شیخ کی یہی ہی کہ بعد قتل اہل یمامہ کی قران جمع کرنیکی مشورت ٹہری چنانچہ

بخاری نی اپنی صحیح مین زید ابن ثابت سی روایت کی ہے قال ارسل الیّ ابو بکر مقتل اهل الیمامه

فاذا عمر بن الخطاب عنده فقال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامه بقرّاء القرآن

وانی اخشی ان یستحر القتل بالقرّاء فی المواطن فیذهب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن

الی آخرہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ بعد موقوف ہونی جنگ و قتال کی ابوبکر نی زید ابن ثابت کو طلب کیا کما لا

یخفی علی المتامل علاوہ اسکی مقصود جناب سلطان العلما کا ترجمہ لفظی نہین بلکہ خلاصہ ہی تو خلاصہ پر اعتراض

از روی ترجمہ لفظی کی محض فضول ہی **قولہ** ہا لوگ جانین کہ شیخین نے بعد قتل قاریون کے قران جمع کیا تو اسکا اعتبار

نہین **اقول** اسکی اعلان سے ہماری کچہہ غرض متعلق نہین کیونکہ شیخین کے مجموع مؤلف کی بی اعتباری عمل و

استدلال مین ثابت کرنیکی واسطی اتنا ہی کافی ہی کہ اوسکو ذو النورین نی نار مین ڈالدیا حد تواتر کو نہین

پہونچا اور ہماری ائمہ ہدی علیہم التحیۃ و الثنا نی اوسپر عمل کرنیکا حکم نہین دیا ایسی حالت مین ہمکو ایسی تکلفات باطلہ

کی حاجت کیا ہی مگر تم البتہ اس فکر مین ہو کہ بی اعتباری اوسکی و وجوب احترام مین ثابت کرکی احراق سی جو اہانت

اوسکی صاحب جانی کے ہی اوسپر خاک ڈالو سو یہہ نہین ہو سکتا ع لن یصلح العطار ما افسده الدهر

قولہ لیکن یہہ دونو صنعتین ہماری مدعا کو چندان منافی نہین نا خواہی نخواہی اوسمین اولجہہ پڑین **اقول**

خلاصہ جناب مقتدانا کا ہر طرحکی صنعت سی منزہ اور مبرا ہی مگر اس غبی نے ایک لفظ مقتل اہل الیمامہ کی معنی کہنی مین

تہمت صناعی کے باندہی تہی وہ رفع ہو گئی دوسرے صنعت کا ہنوز اسنی اقرار بہی نہین کیا اور صیغہ تثنیہ قایم

کرکی بیہودہ بکنی لگا اس سے زیادہ عنادت کیا ہو گی اور ظاہر ہی کہ اولجہنی مین کوتاہی نہین کے مگر خدا کی فضل

نی حق واقعی کو اوسکی اولجہن سے بچا دیا اور یہہ خود ہی اپنی دامن ناپاک مین اولجہہ کر گر پڑا **قولہ** یہان ورنت

کرنا اس بات کا چاہیئے کہ یہہ حدیث سراسر مخل مستدل ہی **اقول** یہہ دعوے بلا دلیل ہے ابتک کچہہ نہین

ظاہر ہوا کہ لوگونکو دریافت کرنی پر آمادہ کیا اور پہچہ بیان نکر سکا ہیہ جملہ اسیکو کہتی ہین قولہ کیونکہ اس سے
یہہ بات نکلتی ہے کہ کتابت قرآن کے سنتحدث نہین حضرت نی لکہنی کا حکم دیا تہا **اقول** اس روایت کی
عبارت مین صدور اجازت کتابت کا مذکور نہین ہے عبث یہہ عبی اس مضمونکو اپنی دل سے باندہتا ہی اور کچہ
نہین ظاہر ہوتا کہ یہہ بندش کیون کرتا ہی کسنی کہا تہا کہ لکہنا قرآن کا بدعت ہی ہماری طریقہ مین منقول ہی کہ
حضرت پیغمبر خدا نی جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا یا علی اجمعہ وتحفظہ اس سے ظاہر ہوا کہ قرآن کا لکہنا اور جمع کرنا جیسا
چاہئی اگر عمل مین آئی تو ادای سنت ہی نہ بدعت اگر یہی دلیل ہے اخلال مدعا کے تو اس دلیل کو دعوی سی کچہ اخلال ہی
کسیطرحکا ربط نہین یہان مدعا ہمارا اثبات احراق ہے اور ابطال اوسکی جواز کا اگر اوسکی منافی کوئی مضمون اس
حدیث سی نکلا ہوتا تو البتہ تقریب تمام ہوتی ہان یہہ محل ہے اوس مثل کا جو اسنی پہلی بے محل لکہی تہی سوال
از آسمان **جواب** از ریسمان کیون نہو استدلال اسیکو کہتی ہین کہ دعوی سی دلیل کو ربط نہو اگر علما کا برہان مین ضبط
نہو ایسی نہوتی تو سلطان العلما سی مباحثہ کا ارادہ کیون کرتی اتنا تو سمجہتی ع ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ✤
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ✤ اس جگہہ اگر کوئی اقوال اہل سنت مین غور و تامل کری تو البتہ کہہ سکتا ہی کہ انکی
برجب انعقاد مجالس عزای جناب سید الشہدا علیہ السلام اور ذکر مصیبت اوس مظلوم کا اور رونا اور بین بداخل بدعت ہی
و بالاہی زمر آتا ہی کہ قرآن کا جمع کرنا اور ترتیب دینا بدعت ہو اور جس حدیث کو جناب سلطان العلما نی تلخیصا مشکوۃ
سی نقل کیا اوس مین اگر ذکر اس بات کا ہوتا کہ پیغمبر خدا نی جمع کرنی اور لکہنی کا حکم دیا تو یہہ ناصبی آگی چلکے کیون
کہتا کہ الہام الہی سے خلفا نی قرآن کو جمع کیا اور مؤید میری کلام کا یہہ ہی کہ طریق اہل سنت سی یون منقول
ہی کہ زید ابن ثابت کہتا ہی فقلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلعم اور مخفی نرہی کہ دو امر ایسے
ان خلفا سی ظہور مین آئی ہین کہ جس سے صاف صریح احداث و تشریع ثابت ہی اول یہہ کہ سنیونکی اعتراف
سی قرآن مجید سات حرفون پر نازل ہوا تہا اور خلیفہ ثالث نی چہہ حرفونکو ان مین سے مٹا کی ایک قایم رکہا جیسا کہ
شاہ عبد الحق دہلوی شرح مشکوۃ مین حدیث انزل القرآن علی سبعۃ احرف کی ذیل مین اسطور سی لکہہ گئی ہین
آوردہ اند کہ اول کہ قرآن نازل شد بلغت قریش آمد کہ لغت آنحضرت بود و چون بر سائر عرب تکلم بآن شاق آمد
آنحضرت از حضرت عزت التماس کرد کہ در این امر توسعہ شود پس امر آمد کہ ہر کس بلغت خویش بخواند و ہمچنین میخواندند
تا زمان امیر المؤمنین عثمان چون وی رضی اللہ عنہ مصاحف متعددہ بنویسانید و ببلاد اسلام فرستاد

۱۲

قرار بر ہمان لغت داد کہ زید ابن ثابت با مر ابی بکر و بتصوب عمر رضی اللہ عنہما جمع کردہ بود و امر کرد بمحو باقی لغات بجہت
مشاہدہ اختلاف مردم با یکدیگر و تکفیر بعضی بعضی را و نماند از آن لغات مگر چیزی اندک و متفق شدند بر آن صحابہ و باقی
ماند بعد از ایشان تا رسید بقرائے سبعہ باسانید متصلہ و باقی ماند اختلافیکہ در این لغت مقررہ بود از ادغام و امالہ و وقف
و نظائر آن از آنچہ بیان این قرا بحسب اختیار و ترجیح مختلف افتادہ است انتہی اس روایت سے کئی باتیں مستنبط ہوتی ہیں
اول یہہ کہ قرآن سات لغت پر وارد ہوا دوسری یہہ کہ یہہ سب لغات زمانہ عثمان تک رائج تھیں اور حضرت پیغمبر
نے ان لغات کی پڑھنے سے ممانعت نہیں فرمائی تھی اسلئے اگر آنحضرت نے منع فرمایا ہوتا تو لوگ زمانہ عثمان تک کسواسطے
پڑھتے تیسری یہہ کہ عثمان بن عفان نے باقی لغات کو محو کر دیا اور ایک پر اکتفا کیا اب انصاف سے کہیئے کہ محو کر دینا لغات کا قرآن
سے کہ حضرت نے واسطے توسعہ کی جائز رکہا تہا بدعت ہے یا نہیں اور چہہ حرف انکو عثمان نے جو قرآن سے نکال ڈالا
تو قرآن ناقص ہوا یا نہیں دوسری یہہ کہ ترجیح دیا قرارت زید ابن ثابت کو کہ یہہ ترجیح بلا مرجح سے بہی قبیح تر ہے
دیکہو کہ سیوطی نے کتاب تحبیر فی علم التفسیر میں لکہا ہے کہ جناب سرور کائنات فرماتے تہے خذوا القرآن من اربعۃ
من عبد اللہ بن مسعود و سالم و معاذ و ابی بن کعب یعنی یاد کرو تم قرآن چار شخصوں سے پہلے عبد اللہ ابن مسعود
دوسرے سالم تیسرے معاذ چوتہے ابی بن کعب پس ابتدا حضرت نے عبد اللہ ابن مسعود سے فرمائی اور زید ابن ثابت
کا تو کہیں اسمیں ذکر بہی نہیں پس ترجیح نہ دینا قرارت ابن مسعود کو بلکہ جلا دینا مصحف کا سراسر بیجا اور بدعت ہے اور
استیعاب میں ہے من سرہ ان یقرء القرآن غضا کما انزل علیہ فلیقرءہ علی قراءۃ ابن ام عبد یعنی حضرت
رسول اکرم سرامد بنی آدم فرماتے تہے کہ جو شخص کہ چاہے قرآن کو نیک اور تازہ پڑہے جس طرح سے کہ نازل ہوا ہے پس چاہیے
کہ اختیار کرے قرارت ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کو اور بروایت شریک عن الاعمش قال قال ابن مسعود
لقد اخذت القرآن من فی رسول اللہ صلعم سبعین سورۃ و ان زید بن ثابت لغلام یہودی فی الکتاب
لہ ذوابۃ یعنی روایت کی ہے شریک نے اعمش سے کہا اوسنے کہ کہا ابن مسعود نے اخذ کیا میں نے قرآن کو دہان رسول خدا سے
ستر سورے اور تحقیق کہ زید ابن ثابت اوس وقت میں ہر آئینہ بچہ یہودی تہا اہل کتاب میں کہ اوسکے سر پر گیسو تہے
اور روایت کی گئی ابن عباس سے کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہے کہ قراءۃ ابن ام عبد کی قراءۃ اخیرہ ہے بتحقیق کہ
جبرئیل امین بفرمان رب العالمین ہر سال قرآنکو ایک مرتبہ لاتے ہے اور جس سال میں کہ حضرت نے وفات پائی دو
مرتبہ قرآن کو لائے پس دریافت کیا ابن مسعود نے جو کچہہ کہ نسخ پایا اور جو کچہہ کہ صحیح ہوا پس قراءۃ ابن ام عبد

۱۳

ثابت کی راجح ہی اور اوسکی قرات مرجوح پس تفضیل مفضول کی فاضل پر عقلا اور شرعا دونو طرح روا اور بجا نا روا ہی
مصحف کا اسم بیجا ہی **قولہ** اور وہ ہر چون پرزو پر منتشر جا بجا تہا نہ اوسمین ترتیب تہی اور نہ وہ ایک مصحف مین
جمع تہا **اقول** کچھہ نہین معلوم ہوتا کہ یہہ عبارت شرح ہی خلاصہ مشکوۃ کی یا جرح ہی اوسپر بہر دو تقدیر محض
فضول ہی کیونکہ اگر شرح کہیی تو شرح اس نامسی کا منصب نہین اگر جرح کہیی تو کسی عبارت پر عاید نہین ہوتی
لامحالہ سوا ہی ضایع کرنی کاغذ و قلم کی کوئی وجہہ اسکی لکہنی کی واضح نہین ہوتی علاوہ برینمقولہ اگر یہہ مقولہ خاص
اسکا ہی تو بیدلیل کون سنتا ہی اگر ہماری کسی کتاب مین سی نقل کرتا ہی تو نام کیون نہ لکہا اگر اپنی کتاب سی لکہتا ہی تو ہمکو
اسکی کتاب کا کیا اعتبار اور ساتہہ اسکی نام بہی اپنی کتاب کا نہین لکہا اور انکا بڑا امام فخر رازی صاف لکہتا ہی کہ قران خود
پیغمبر خدا نی جمع کیا تہا قال فخر الدین الرازی فی نہایۃ العقول توفی جمعہ النبی ؐ اور سیوطی نی تجیر فی علم التفسیر
مین لکہا ہی کہ بخاری نی قتادہ سی روایت کی ہی کہا اوسنی سوال کیا مین انس بن مالک سے کہ کتنی لوگون نے عہد جناب
پیغمبر مین قران مجید کو مجتمع کیا تہا کہا اوسنی کہ چار شخصون نی کہ وہ سب انصار سی تہی ابی بن کعب و معاذ ابن جبل و زید
ابن ثابت و ابو زید انتہی اب اس غبی کا یہہ کہنا کہ عہد جناب رسالتماب مین قران جمع نہین ہوا خالی جہل یا تجاہل سے
نہین **قولہ** اسمقام مین بعضی شراح مشکوۃ لکہتی ہین کہ اونمین کچھہ آیت منسوخ التلاوۃ اور کچھہ منسوخ الحکم ہیچ و اجل نہی
اسواسطی ایک مصحف مین جمع نہوا کہ اوس زمانہ تک ورود احتمال نسخ اور ابدال کا باقی تہا **اقول** آیات منسوخ
الحکم مانع جمع و ترتیب کی نہین جیسا قران مروج اسپر شاہد ہی اور منسوخ التلاوۃ ایک خاص اصطلاح اہل سنت کی ہے
کہ نقص کے عیب کو اپنی وہ مین چہپاتی ہین اور یہہ نہین سمجہتی کہ قرانیت منسوخ التلاوۃ کی اسی لفظ سی ثابت ہے
کہ اوسکی تلاوت کو تمنی منسوخ قرار دیا یعنی قبل وجود ناسخ کی وہ آیات متلو اور داخل مصاحف تہین اب اونکا
پڑہنا منسوخ ہوگیا اور مخفی نہین کہ منسوخ ہوجانیسی قران ہونا اور افراض تعظیم اون آیات کا زایل نہین ہوا ہان
ہان اب تمہاری ذمہ ہی کہ آیات قرانی مین سے منتخب کر کی بتاؤ کونسی آیت قران مروج کی نسخ کرتی ہی کس
آیت منسوخ التلاوۃ کو امامیہ کی کتابون مین آیات منسوخ التلاوت کا کہین ذکر نہین تمہاری کتابون مین البتہ بہت
آیات منسوخ التلاوت مذکور ہین اب ہر ایک کے ناسخ کو تم بتاؤ جیسا اگی چل کی اون آیات کا مذکور ہوگا **قولہ**
پہر جب زمانہ وحی کا منقطع ہوگیا الی آخر ما قال اور یہہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے **اقول** اگر مراد یہہ ہے
کہ جتنی کلیات و جزئیات عالم مین ہین سب کما ہی ہے لوح محفوظ مین منتقش ہین لاجرم یہہ قران مروج اسی ہیئت
و ترتیب سے لوح محفوظ مین ساتہہ تعدد نسخ کی کہ الی یوم القیامۃ پڑہتی جاتی ہین صحیح ہون یا غلط ہون

۱۴

پوری ہون یا ادہوری ہون جیسی ہین ویسی ہیئت سی اور ترتیب سے لکہنی والی اور جہاپنی والی اور پڑہنی والی اور
پڑہانی والی کی نام کی قید کی ساتہہ موجود ہی تو ہمکو اسکی تسلیم مین کچہہ عذر نہین مگر یہہ ہمکو کچہہ نفع نہین دیتا کیونکہ
جو قران صاحب جلانی جلادی اونسکی ترتیب بہی اسی معروض کے روسی لوح محفوظ مین موجود ہی اور جلاو نیا
بہی وہین لکہا ہی تو ایسی مطابقت لوح محفوظ سی کچہہ مزیت و فضل نہین ثابت ہو سکتا بلکہ طعن و خند ہوگا
اور قیامت مین شہادت لوح محفوظ سی جلانیوالونکی واسطی جو ہونا ہی ہوگا ع ہیکیلینگی شکوونکے ساری دفتر
ایدہر ہمارے اودہر تمہاری اور اگر مراد یہہ ہے کہ جس ترتیب جناب احدیت نی لوح محفوظ مین قران کو نازل کیا
تہا او حضرت جبرئیل کو وہانسی تبلیغ کیواسطی عنایت ہوا یعنے جیسی ترتیب مرضی بانی تہی وہی یہہ ترتیب قران
مروج کی ہے تو اسپر دلیل چاہئی ابتک تمنے کوئی دلیل ذکر نہین کے اور ہم تمسی پوچہتی ہین کہ عدہ زن ستوفی عنہا زوجہا کا
اوائل بعثت مین ایکسال تہا بعد چندگاہ کی خداوند حکیم نی چار مہینی دس دن مقرر فرمائی پہلا حکم منسوخ ہوا اور وہ
دونو ناسخ و منسوخ اس قران مین موجود ہین مگر ناسخ پہلی ہے منسوخ پیچہی ہے اب کہو اسی ترتیب کو ترتیب واقعی کہتی
ہین اسی ترتیب پر قران نازل ہوا تہا اگر باب مدینہ علم سی تخلف کیا ہوتا اور اونکی تالیف کے مصحف کو قبول کرتی
تو ہرگز یہہ نوبت نہ آتی لیکن اس کہنی سی ہمارے غرض اسقدر ہی کہ تہارا الکلام بمقام پر ساقط عن الاعتبار ہی و نیز زمانہ
غیبت مین صاحب العصر امام ثانی عشر کی جمہور مسلمین کو تکلیف ہے قران مروج کی پڑہنی کے اور اسی پر عمل کرنیکی ہے
اب ہم اہل انصاف کی طرف خطاب کرکے کہتی ہین کہ کتب معتمدہ اہل سنت کو بخوبی ملاحظہ فرمائی اونکی ملاحظہ سی صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ تالیف سور اور آیات کی توقیفی نہین ہے یعنے منسوب طرف پیغمبر خدا کی نہین ہی بلکہ صحابہ نی اپنی اجتہاد
سی اوسی ترتیب دیا ہی سیوطی تحبیر فی علم التفسیر مین لکہتا ہی نعم یشکل علی ذلک ما اخرجہ ابو داود فی المصاحف
باسنادہ عن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ ابی الحارث بن خزیمہ بہاتین الآیتین عن آخر سورۃ براءۃ
فقال اشہد انی سمعتہما عن رسول اللہ ص و وعیتہما فقال عمر و انا اشہد لقد سمعتہما ثم قال لو
کانت ثلث آیات لجعلتہما سورۃ علیحدۃ فانظروا الی آخر سورۃ من القرآن فالحقوہما فی آخرہا قال
ابن حجر ظاہر ہذا انہم کانوا یولفون آیات السور باجتہادہم و سایر الاخبار تدل علی انہم لم
یفعلوا شیئا من ذلک الا بتوقیف انتہی و ابن حجر نی فتح الباری مین لکہا ہی ان تالیف مصحف ابن
مسعود علی غیر الترتیب العثمانی کان اولہ الفاتحۃ ثم البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران و لم یکن علی

ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر ثم سبح وهکذا الی آخر المکی ثم المدنی واللہ اعلم اس روایت سی صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ مصحف جناب ولایت مآب موافق ترتیب نزول کی تہا اور بہی جلال الدین سیوطی اتقان میں لکہا ہی
اما ترتیب السور فہل ہو توقیف ایضا او باجتہاد من الصحابۃ فیہ خلاف فجمہور العلماء علی الثانی
منہم مالک والقاضی ابو بکر فی آخر قولیہ ومما استدل بہ لذلک اختلاف مصاحف السلف فی
ترتیب السور فمنہم من رتبہا علی النزول وہو مصحف علی کان اولہ الفاتحۃ ثم المدثر ثم نون
ثم المزمل ثم تبت ثم الکوثر ثم التکویر وہکذا الی آخر المکی والمدنی وکان اول مصحف ابن
مسعود البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی وغیرہ الخ پس جبکہ مصحف
امیر المومنین یعسوب الدین موافق ترتیب نزول کی ہو تو پہر مصحف عثمان کو مطابق لوح محفوظ کی کہنا اور توقیفی
قرار دینا کہاں سی روا ہوا بلکہ ابن حجر وغیرہ کی روایت سی بطلان دعوی توقیف اور کذب اس کا ظاہر ہے
اور بہی مدارک میں تفسیر سورہ احزاب میں صاف لکہا ہوا ہی وترتیب النزول لیس علی ترتیب المصحف
پس یہہ سب اقوال اکابر اہل سنت کی برہان قوی وحجت قطعی ہیں اس پر کہ ترتیب عثمانی کو ترتیب انزال ربانی
کی ساتہہ اصلا مطابقت نہیں لا محالہ لوح محفوظ کی مطابقت کا دعوی محتاج دلیل ہی دونہ خرط القتاد قولہم
اب یہہ وہی قرآن ہی بعینہ ہمیں شیعونکو بہی مجال انکار کی نہیں ہے کیونکہ فاضل طبرسی تفسیر مجمع البیان میں
اسبات کی یوں تصدیق کر رہا ہی **اقول** حقیقۃ الحال یہہ ہے کہ علماء امامیہ اسبات میں مختلف ہیں کہ آیا
قرآن ما بین الدفتین میں نقصان ہوا ہے یا نہیں بعضی مثل جناب شیخ صدوق و مولانا طبرسی و سید مرتضی علم الہدی فرماتی
ہیں کہ قرآن میں نقصان نہیں اور بعضی نقصان کے قائل ہیں مگر تامل سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ قول سید مرتضی سی جو
مفہوم ہوتا ہی کہ تغیر اور تحریف قرآن میں اصلا اور مطلقا نہیں ہوئی مراد اوس سی یہہ ہی کہ بعد ایک یا دو آیتوں
کی تغیر نہیں ہوئے نہ یہہ کہ بقدر مفردات الفاظ کی بہی نہیں ہوئے اس لئی کہ کلام سید مرتضی سی کتاب شافی میں کہ بجواب
قاضی عبد الجبار کی تحریر فرمائی ہی ظاہر ہوتا ہی کہ قرآن مجید زمانہ رسول خدا میں مختلف بحسب اختلاف قرآت کی تہا
وہکذا عبارتہ فی الکتاب فاما قولہ ان ابن مسعود کرہ جمع عثمان الناس علی قراءۃ زید بن ثابت
واحراقہ المصاحف فلا شک ان عبد اللہ کرہ ذلک کما کرہہ جماعۃ من اصحاب الرسول ص وتکلموا فیہ
وقد ذکر الرواۃ کلام کل واحد منہم فی ذلک مفصلا وما کرہ عبد اللہ من ذلک الا مکروہا وہو
الذی یقول لہ رسول اللہ ص فی خبر من سرہ ان یقرء القرآن غضا کما انزل علیہ فلیقرءہ علی قراءۃ ابن ام عبد

ابن ام عبد وروی عن ابن عباس ان قراءة ابن ام عبد وهی القراءة الاخیرة ان رسول الله کان یعرض علیه القرآن فی کل سنة فی شهر رمضان فلما کان العام الذی توفی فیه رسول الله عرض علیه دفعتین فشهد عبد الله ما نسخ منه وما صح فهی القراءة الاخیرة انتهی ما ادن نار اس روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ قرآت عبد اللہ ابن مسعود کے قرأة اخیرہ ہی اور حضرت رسولؐ نی اس قرآت کی اخذ کا حکم فرمایا تہا اور اوسکے قرآت پر تحسین فرمائی تہی پس اس قرآن موجود مین اور قرآن عبد اللہ ابن مسعود مین نزدیک سید مرتضی کے بہی فرق ظاہر ہو گیا اور بہی اگر یہہ قرآن او رمصحف عبد اللہ ابن مسعود ایک ہوتا تو نوبت ضرب اور ہتک حرمت کی کس لئے ہوتی پس یہہ کہنا کہ سید علم الہدیٰ کی نزدیک ایسا تغیر نہین مندفع ہو گیا باقی رہے ترتیب تو اگرچہ سید کے ظاہر قول سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ ترتیب موافق ترتیب عہد نبوی کی ہے مگر کلام اونکا ماول و مصروف عن الظاہر ہی اور مراد اونکی ترتیب فی الجملہ ہی والا ابہی معلوم ہو چکا کہ یہہ ترتیب موافق نزول کی نہین اور اختلاف اس ترتیب مین بہت سا ہی پس یہہ ترتیب من جمیع الوجوہ ترتیب عہد نبوی کی مطابق نہین کہی جا سکتے اور علاوہ اسکی ابہی ظاہر ہو چکا ہی کہ یہہ مسئلہ نقصان قرآن کا اختلافی ہے پس اگر سید بہی عدم نقصان کے قائل ہوں تو یہہ کچہہ مفید اہلسنت نہین اسلئی کہ اہلسنت کی روایتونسی تو نقصان بہت ثابت ہوتا ہی دو چار روایات کتب معتمدہ اہلسنت کی لکھتا ہون تا کہ حجت مخالفین پر تمام ہو دیکہو کہ اتقان مین لکھا ہی قال عمر لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب الله لکتبتها یعنی آیة الرجم یعنی عمر نی کہا کہ اگر لوگ یہہ نہ کہتی کہ زیادتی کی عمر نے قرآن مین آیہ رجم اذا زنیا الشیخ والشیخة فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم کو لکہتا اور جلال الدین سیوطی نی اوسی کتاب مین لکھا ہی قال ابو الحسین المنادی فی کتابه الناسخ والمنسوخ ومما رفع رسمه من القرآن ولم یرفع من القلوب حفظه سورتا القنوت فی الوتر تسمی سورتی الخلع والحفد یعنی ابو الحسن بن المناوی نی کتاب ناسخ و منسوخ مین لکھا ہی کہ وہ چیز کہ نام وسکا قرآن سی اوٹہہ گیا مگر دلون سی اوسکی حفاظت گئی وہ دو سورے قنوت کی ہین وتر مین کہ نام اونکا دو سورہ خلع اور حفد ہی اس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ دو سورے قنوت کی داخل قرآن تہی مگر ناصبین نے اونکو نکال ڈالا اور پہر جلال الدین سیوطی نی اوسی کتاب مین زر بن حبیش سی روایت کی ہے کہ کہا مجہسے ابی ابن کعب نے کاین تعد سورة الاحزاب قلت اثنین و سبعین آیة او ثلثا و سبعین آیة قال ان کانت لتعدل سورة البقرة وانا کنا لنقرء فیها آیة الرجم قلت وما آیة الرجم قال اذا زنیا الشیخ والشیخة فارجموهما

قوله نقصان الان لانه [illegible] ثابت [illegible] [illegible] نقصان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲

۱۷

قوله جابجا روایات صحیح بخاری و موطا امام مالک وغیرہ کتب عمدہ حدیث اہلسنت میں موجود ہیں ۱۲ منہ

البتہ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی ابی بن کعب نے زر بن حبیش سے سوال کیا کہ سورۂ احزاب میں کتنی آیات ہیں زر
نے کہا بہتر یا تہتر آیات ہیں کہا اوسنے کہ اگر سورۂ احزاب ہمارے موجود ہوتی تو برابر سورۂ بقرہ کی ہوتی اور تحقیق کہ ہم
آیۂ رجم کو اوسمیں پڑہا ہی زر بن حبیش نے کہا کہ آیۂ رجم کیا ہی کہا اوسنے اذا زنیا الشیخ والشیخۃ الخ اور پھر اتقان میں
عائشہ سے روایت کی گئی ہی کہ کانت سورۃ الاحزاب تقرء فی زمان النبی مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف
لم یقدر منہا الا علی ما ھو الآن اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ زمانۂ رسولخدا میں جو یہہ زیادتی تھی محو اور
نسخ نہیں ہوئی تہی بلکہ جب عثمان نے اپنی مصحف کو لکھوایا تو اوس زیادتی کو دور کر دیا پس بزعم اہلسنت کا کہ زمانۂ رسول اکرم
میں یہہ زیادتی منسوخ ہو گئی تہی اور خلفا نے اسکو ناقص نہیں کیا محض بیجا ہی اور یہہ تو فرمائی کہ احرف سبعہ زبان نبوی پر
جاری تہی آخر عثمان نے وہ سب احرف مٹا ڈالی اس سے زیادہ ثبوت تنقیص کیا ہوگا اور بہی اتقان میں حمیدہ بنت یونس
سے روایت ہے کہ کہا اوسنے قرء علی ابی وھو ابن ثمانین سنۃ فی مصحف عائشۃ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان یغیر عثمان
المصاحف اس روایت سے صاف ظاہر اور آشکارا ہی کہ حضرت عثمان نے بہت سی مصاحف میں تغیر اور تنقیص کی ہی اور یہہ بہی صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ بعض تغیر آیتوں کی تلاوت ہوتی تہی اور عینی شارح صحیح بخاری نے تفسیر سورۂ برأت میں ابن
عجلان سے روایت کی ہی انہ قال قد بلغنی ان براءۃ کانت تعدل البقرۃ او قربہا فذہب منہا فلذلک لم
تکتب البسملۃ اور تفسیر در منثور میں ذیل میں قول سبحانہ وتعالی ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا
کی موجود ہی قال ابو عبید حدثنا اسمعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر اور خوارزمی نے
اپنی مناقب میں بصری سے روایت کی ہی انہ قال کان یقرء حرف ہذا صراط علی مستقیم ویقول معناہ ہذا
صراط علی ابن ابیطالب ودینہ طریق ودین مستقیم فاتبعوہ وتمسکوا بہ فانہ واضح لا عوج فیہ
اور ثعلبی وغیرہ نے اپنی تفسیر میں حبیب بن ثابت سے روایت کی ہی قال اعطانی عبد اللہ بن عباس مصحفا فقال ہذا
علی قرأۃ ابی بن کعب فرأیت فی المصحف فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی الآیہ پس جبکہ جناب ابن
عباس اور مفسر تہی اونہوں نے قرأت الی اجل مسمی کو جائز کہا تو معلوم ہوا کہ یہہ قرأت منسوخ نہیں ہوئی تہی
عثمان نے بسبب اسکے کہ یہہ قرأت دلالت متعہ پر کرتی ہے مٹا ڈالا اوسکی تفصیل فی بحث المتعہ انشاء اللہ تعالی آئیگی
اور حاکم نے اپنی مستدرک میں لکہا ہی اخبرنا ابو العباس محمد بن ہارون الفقیہ ثنا علی بن عبد العزیز ثنا

۱۸

ثنا حجاج بن منهال ثنا حماد بن سلمة عن عاصم عن ابی بن کعب قال کانت سورة الاحزاب توازی سورة البقرة
وکان فیها الشیخ والشیخة فارجموهما البتة هذا حدیث صحیح الاسناد انتهی بوجودان روایات کثیرہ کی
کہ صاف نقصان و تحریف قران پر دلالت کرتی ہیں عدم نقصان قران کے قائل ہونا اور پیروان اہلبیت میں سے
جو لوگ قائل نقص و تحریف ہیں انپر طعن کرنا بڑی خود فراموشی ہے اپنا شہتیر نہیں دیکھتے دوسرے کی پھلی پر نگاہ ہی ان
هذا الشیء عجاب لا یلیق ان یتفوه به اولوا الالباب **قوله** صاحب حق الیقین اور جناب امام المتشیعین کو الخ
اقول جبکہ بنا خدشہ کی مندفع ہو گئی اور عبارت جناب سید مرتضی علم الهدی کی معنی بھی ظاہر ہو چکی کہ نقصان
قران فی الجملہ ولو ببعض مفردات الالفاظ کی قائل ہیں پھر الزام اتلاف مصاحف کی جلانیکا کیونکر باقی رہا اور جبکہ سید
سند خود شافی میں یہ عبارت لکھ چکی ان اختلاف الناس فی القراءة والاحرف لیس یوجب ما صنعه عثمان
لانهم یروون ان النبی صلعم قال نزل القران علی سبعة احرف کلها شاف کاف فهذا الاختلاف عندهم
فی القران مباح مسند الی الرسول فکیف یحظر علیهم عثمان من التوسع فی الاحرف ما هو مباح فلو کان
فی القراءة الواحدة تحصین القران کما ادعی لما اباح فی الاصل الا القراءة الواحدة لانه اعلم بوجوه
المصالح من جمیع امته من حیث کان مؤیدا بالوحی موفقا فی کل ما یاتی و یذر انتهی و بعد اسکی پھر یہ ارشاد
فرمایا و اما اعتذاره بان احراق المصاحف لا یکون استخفافا بالدین بحمله ایاه علی تخریب مسجد الضرار
فبین الامرین بون بعید لان البنیان انما یکون مسجدا و بیتا لله تعالی بنیة بانیه و قصده ولولا ذلک لم
یکن بعض البنیان بان یکون مسجدا اولی من بعض و لما کان قصد البانی لذلک الموضع غیر القربة والعبادة
بل خلافهما وضدهما من الفساد والمکیدة لم یکن فی الحقیقة مسجدا وان سمی بذلک مجازا و علی ذلک الاسم
فهذا لا حرج فیه و لیس کذلک ما بین الدفتین لانه کلام الله الموقر المعظم الذی تجب صیانته عن البذلة
والاستخفاف فای نسبة بین الامرین انتهی کلامه تو کیونکر جناب سید علیه الرحمة قائل اسکی ہونگی کہ صاحب
جانی قران کو آگ میں جلوا ڈالا اور قران چھپانی کا مضمون نسبت جناب ولایتمآب کی جو آپسنے لکھا ہی تو حقیقت
یہ ہی کہ حضرت امیر نے قران کو چھپایا نہیں بلکہ بمصداق حدیث نبوی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض حکمت
بالغہ حضرت حکیم علی الاطلاق کی مقتضی اسباب کی ہوئی جیسا جمع و درست فی اوسیا سی تمسک چھوڑا ویسا ہی اوس
قران کی فیوض سے بھی محروم رہیں جس وقت امام ثانی عشر بحکم خالق داور پردہ خفا سی جلوہ گاہ ظہور میں رونق افروز
ہونگی اونہیں کی ساتھ وہ قران بھی ظاہر ہوگا اور مدارست اوسکی شایع ہوگی بین الانام اسکی کیا جگہ ہی نافہمی

[illegible] ... قرآن جلانی کا الزام لگایا ہی ... بلکہ یہہ

قدیم الایام سے کہ پیش از وقوع احراق اون مصحفوں کے قایم ہو چکا ہی اخبار آئمہ میں روایت اسکی ہو چکی ہے دیکھو کنز العمال

تبویب جمع الجوامع سیوطی کی کیا صاف لکھا ہوا ہے عن حذیفة قال لیعملن بعمل بنی اسرائیل فلا یکون

فیہم شیء الا کان فیکم مثله فقال رجل فینا قردة وخنازیر قال وما یبریک من ذلک لا ام لک

قالوا حدثنا یا ابا عبد اللہ ذلک قال لو حدثتکم لافترقتم علی ثلث فرق فرقة تقاتلنی وفرقة لا تنصرنی

وفرقة تکذبنی اما انی سأحدثکم ولا اقول قال رسول اللہ صلعم ارأیتکم لو انکم تاخذون کتابکم

فتحرقونه وتلقونه فی الحشوش صدقتمونی قالوا سبحان اللہ ویکون هذا قال ارأیتکم لو حدثتکم ان

امکم تخرج مع فرقة من المسلمین تقاتلکم قالوا سبحان اللہ ویکون هذا انتهی بلفظه ؎ عدو منکر

شیر خدا است ✤ عدو بر سر نور شمس مرد نجاست ✤ اہلسنت اپنی کتابوں کو نہیں دیکھتی فقط راہ عناد سے

علماء فرقہ ناجیہ پر طعن فرماتے ہیں قال المجتہد البحری الکریم اور روایت انس بن مالک میں مذکور ہے

کہ عثمان نے اون صحیفوں کو حفصہ سے منگوا لیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینے کے واپس کر دونگا جب عثمان نے قرآن

کو جمع کروایا تو اون صحیفوں کو حفصہ کی پاس بہیجدیا اور اپنی قرآن کا ایک ایک نسخہ اطراف ملک میں بہیجا اور حکم

کیا کہ سوا اس قرآن کے جو کچھ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو اوسکو جلا دیں قال الناصب القوی اللئیم یہہ خلاصہ

اور بڑی ناقص ہے اسکی پوری بیان کرتی ہیں اگرچہ فی الجملہ طول ہوگا لیکن بحکم ؎ جسقدر ہوی دراز اسکا

ضم ہو تو ہی ✤ سنبل باغ کو بڑہ چلتی ندی گیسو ہی ✤ منظور و قبول حاصل مضمون روایت انس کا یہہ ہی کہ شام والون

پر جب جہاد ہونی لگا تو حذیفہ بن الیمان پاس جناب عثمان کے اگر فریاد و فغان کرنی لگا کہ یا امیر المومنین

لوگون نے قرأت میں اختلاف ڈال رکہا ہی سو اس امت کو تہام لیجی کہ یہہ اوسمین اختلاف کرنی نہ پاویں جیسا یہود اور

نصاری نے اپنی کتاب میں اختلاف کیا تب جناب عثمان نے اون صحیفون کو ام المومنین حفصہ کی پاس سے مستعار لیا

اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث کو فرمایا کہ ان صحیفونکو مصاحف

مین لکہو اور عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکہو کہ قرآن اونکی زبان پر اوترا ہی جب اون لوگون نے اسیطرح

کیا تب حضرت حفصہ کا صحیفہ واپس ہو گیا اور اون مصحفون میں ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بہیجا اور ماسوا کو

علی اختلاف الروایتین جلانی یا پہاڑنی کا حکم دیا مرقات میں لکہا ہی کہ مراد ماسوا سے منسوخ التلاوہ ہی ✤

سجستانی نے لکہا ہی کہ سات مصحف لکہوائی تہی ایک مکہ بہیجی [illegible] ایک ... باقی پانچ کو شام و یمن و بحرین

۳۰

بحرین اور بصری اور کوفی مین بھیجا شیخ عبد الحق افادہ فرماتی ہین کہ قرآن تین بار جمع ہوا ایک مرتبہ آنحضرت کی
حضور ولیکن نہ مصحف واحد مین اسکا سبب گذر چکا اور ایک مرتبہ صدیق اکبر کی عہد مین اس اندیشہ سی کہ مبادا کچھہ ضایع ہو جاوے
لیکن بے ترتیب تہا اور ایک مرتبہ حضرت عثمان کی عہد مین اس خوف سی کہ قرآن مین اختلاف نہ پڑی حضرت علی مرتضی شیر خدا
نی فرمایا کرتی کہ واللہ عثمان نی کیا خوب کام کیا اگر اوس سی یہہ کام انصرام نہو پاتا تو مین سر انجام دیتا پس اس حدیث اور اوسکی
مثل جو نسخی ثابت ہوا کہ یہہ امر جلیل الشان ان بہترین حسنات جناب عثمان سی ہی اور وہ محرق القرآن نہین بلکہ محرق ما سوی القرآن ہین
کہ جو باعث اختلاف کا تہا یہی داغ ہی دشمنون کی دلونپر کہ مین بعد انکی دخل و تصرف کی گنجایش نرہی اور مثل توریت انجیل اہل
نسخی مختلف قرآن کے ہاتہہ نہ آئی کہ کچھہ دانو چلیاب ؎ بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست ✤ کہ از مشقت او جز بمرگ
نتوان رست ✤ تو انم آنکہ نیازارم اندرون کسی ✤ حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست ✤ اقول بفضل اللہ
العلیم بمفاد قول مولوی روم ؎ من ز قرآن مغز را بر داشتم ✤ استخوان پیش سگان انداختم ✤ جو باتین
کہ مفضی بطرف تطویل لا حاصل کے ہون اوس سے کیا فایدہ مطلب فقط اتنا ثابت کرنا چاہیئے کہ عثمان صاحب جلانے
قرآن مجید کو آگ مین جلا دیا سوا جناب سلطان العلما کی خلاصہ سی بخوبی ثابت و آشکار ہی جواب لکھہ دینا اسکو
نہین کہتی کہ اوراق قرطاس کو واسطی چہپانی کم فہمون کی سیاہ کر دیجئے عارفین ملاحظہ فرمائین کہ سوا اس بات کے
کہ وہ قرآن جو سوختہ ہوئی منسوخ التلاوۃ تہی کوئی سخن دوسرا انہی کے عبارت سی پایا نہین جاتا کہ جواب مین اوسی
دخل ہوا اور یہہ کہنا کہ بسبب اختلاف کے اون مصاحف کو خلیفہ ثالث نی آگ مین جلوا دیا تو اسکی جواب مین سید مرتضی
علم الہدی فرماتی ہین کہ ماحصل اوسکا یہہ ہے کہ اختلاف بیچ قراءت مین باعث قرآن سوزی نہین ہو سکتا کیونکہ خود
اہلسنت روایت کرتی ہین کہ نازل ہوا قرآن سات حرف پر اور وہ سب شافی اور کافی ہین پس یہہ اختلاف
نزدیک رسولخدا کی مباح تہا اور واسطی آسانی امت کے حضرت رسولخدا نی جناب باری سی التماس کیا تہا پس کس
لئی عثمان نے یہہ حرفونکو مٹا ڈالا اگر قرآت واحدہ مین تحصین او تحفظ قرآن منظور ہوتا تو نہ مباح کرتی حضرت
کو ایک قرآت کی کہ جناب رسالتمآب بہ وجوہات مصالح سی واقف تر اور اعلم تہی انتہت ترجمہ کلامہ الشریف اگر
کوئی یہہ کہی کہ یہہ اختلاف بعہد عثمان پیش ہوا بعہد پیغمبر مین نہین ہوا تو ہم کہینگی کہ یہہ مزعوم باطل ہے اسلئی کہ صاحب
جامع الاصول نی ابی ابن کعب سی روایت کی ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ ایک روز مین مسجد مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ
ایک شخص داخل مسجد ہوا اور حالت نماز مین اوسنی ایسی قرآت کی کہ کبہی مینی اوس طرح کی قرآت نہین سنی تہی بعد
اسکی ایک شخص دوسرا بہی داخل مسجد ہوا اور اوسنی حالت نماز مین پہلی شخص کے مخالف قرآۃ کی پس جبکہ

٢١

نماز تمام ہوئی ہم سب خدمت جناب سید المرسلین مین حاضر ہوئی اور عرض کی مینی یا رسول اللہ یہہ شخص
قران کو اسطرحسی پڑہتا ہی کہ مینی نہین سنا اور دوسرا شخص خلاف اوسکے پڑہتا ہی پس جناب رسالتمآب
نی ارشاد فرمایا کہ دونو شخص میری روبرو قران کو پڑہین پس پڑہا اون دونو نی جسطرحسی کہ مسجد مین پڑہا
تہا پس حضرت نی دونو کو تحسین اور آفرین کی اور فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابی بن کعب انزل الی جبرئیل
فرمایا کہ قران کو ایک حرف پر پڑہو مینی عرض کی کہ ای بار الٰہا آسان کر میری امت پر پس حق سبحانہ و تعالی
دو حرف کی اجازت دی پہر اوسیطرحسی مینی عرض کیا پس جناب باری نی سات حرف کی اجازت دیا انتہی
کذا فی الصواعق وغیرہ غرض کہ اسیطرحسی بہت سی روایات ہین کہ اونسی اختلاف ہونا عہد نبوی مین ثابت ہوتا
ہی جبکہ سرور کائنات نی واسطی آسانی امت کے اس اختلاف کو جائز رکہا تو خلیفہ ثالث کون تہی جواز قرار دیا ہوا کو
محو کردیا قولہ علی اختلاف آگ دواتین جلانی یا پہاڑ ڈالنی کا حکم دیا اقول معلوم نہین کہ مجیب نی یہہ ترجمہ کس لفظ کا لکہا
انس بن مالک کی روایت جو مشکوٰۃ مین و در اتقان مین ہی اوسمین تو فقط یہہ لفظ مذکور ہی وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق اور حرق کی معنی سوختن اینہا ہر جا کہ ممنون اس غبی کو ... یہہ منظور
کہ کسی صورت سی نسبت بے ادبی قران کیطرف عثمان کی ہونی پائی مگر بمضمون لن یصلح العطار ما افسد الدہر کے
مجیب کو سخن مجیب کے کام نہ آئیگی واللہ یحق الحق قولہ حضرت علی مرتضیٰ اکثر فرمایا کرتی تہے کہ واللہ عثمان نی
کیا خوب کام کیا اگر وس سے یہہ کام انصرام نہوتو مین سرانجام دیتا اقول یہہ قول بہی مانند سائر اقوال بیانیہ
مجیب کے لاطایل ہی اسلیئی کہ روایت شیعہ و سنی سے ثابت ہوتا ہی کہ جناب شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ
والثنا نی قران کو موافق نزول کے جمع کیا اور ترتیب اوسمین موافق وسی کے تہی اگرچہ سابق مین بیان اسکا ہوا ہے
مگر یہان پر بہی بطور انموذج کی بیان کرتا ہون اتقان مین ہی عن ابن حجر انہ قد ورد عن علی انہ جمع القرآن
علی ترتیب النزول عقیب موت النبی اخرجہ ابن ابی داؤد ثم قال واخرج ابن ابی داؤد من طریق
ابن سیرین قال قال علی لما مات رسول اللہ آلیت علی ان لا آخذ علی ردائی الا لصلوٰۃ الجمعۃ حتی
اجمع القرآن فجمعتہ پس ہرگاہ کہ اس روایت سی یہہ ثابت ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام نی خود قران کو جمع کیا
تہا اور قبل زمانہ خلافت عثمان کے یہہ کام دست مبارک حضرت سی سرانجام ہو چکا تہا تو اس سے صاف ثابت ہوا
کہ عثمان کی جمع و تالیف کے تحسین و اپنی جمع کی نمتی اور ترجیح ہرگز حضرت کی زبان مقدس پر جاری نہوئی ہوگی
و اصنع اسکا بہی عبث ہے یا اسکا رشد اور اگر سرانجام دینی سی یہہ غرض ہے کہ قران کو عیاذاً باللہ آگ مین جلائین

جلانا غیر تہذیب دین جانا ہے ہرگز نہیں کیا یہ کام فقط متعصب حمیادوں نے ہی ایجاد ہے یعنی عثمان کا ہی تھا لہذا وہ محرق القرآن
نہیں بلکہ محرق ماسوی القرآن ہیں اقول اگر ماسوی القرآن سے یہ غرض ہے کہ نزول اوسکا پروردگار جلیل کے نزدیک
سے نہیں ہوا تو یہ بدیہتہ باطل ہے اور اگر یہ غرض ہے کہ ماسوی القرآن بھی منزل من اللہ ہی تو ہم کہیں گے کہ وہ بھی
احترام میں برابر غیر منسوخ کی ہی جلانا اوسکا مثل اسکی جلانے کے خلاف احترام و تعظیم ہی علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ عبد الرحمن
بن ابی بکر سیوطی نی اتقان میں بیان کیفیت مصاحف میں حلیمی سے روایت کی ہی کہ قال لو غسلها بالماء او احرقها
بالنار فلا باس حرق عثمان مصاحف کان فیها آیات و قراءة منسوخة ولم ینکر علیه غیره و ذکر غیره ان الاحراق
اولی من الغسل لان الغسالة قد تقع علی الارض انتہی یعنی اگر مصاحف پرانی ہو جاویں تو اونسی پانی سے
دہو ڈالنا یا آگمیں جلانا کچھ مضایقہ نہیں اسلئے کہ عثمان نی بہت سی مصحفوں کو کہ اونمیں آیات منسوخ اور غیر منسوخ
دونوں داخل تہیں آگ میں جلوا دیا اور کسی نے اسپر انکار نہیں کیا اور بعضوں نی ذکر کیا ہی کہ جلا دینا قرآن کا بہتر ہے
اسلئے کہ غسالہ اوسکا زمین پر گرتا ہی اور وہ موجب اہانت کا ہوتا ہی انتہی اس عبارت سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں
اول یہ کہ جس زمانہ میں اگر کوئی قرآن پرانا ہو جائی تو باوجود یہ بات کی کہ اوسمیں کوئی آیات منسوخ التلاوة
نہیں ہیں اہلسنت کی نزدیک جلا دینا اوسکا قرآنکا محض اوسی دلیل سے کہ عثمان نی کیا جایز اور مباح ہی پس
معلوم ہوا کہ عبی نے جو خصوصیت قرآن منسوخ کی بیچ باب احراق عثمان کے لکہا تہا محض جہوٹ ہی کہ جلانا
قرآن کا اوسمیں بسبب نہ سمجھنے کے طعن کی آگ بجھ نہ سکیگی بلکہ اور زیادہ بڑہیگی بمضمون دیبت محبت
اوسکے مجہ میں ہی جیوں شعلہ و حسن تو جیوں جہوں میں اوسکو بڑہا ہوں گہٹا تا ہی تجھی دوسری یہہ کہ اس
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جن مصحفوں کو عثمان نی عہد ایمان سے آگمیں جلوایا اونمیں قرآت منسوخہ اور غیر منسوخہ دونوں
داخل تہیں پس کیا وجہ ہی کہ تمام قرآنکو جلا دیا جیسی کہ ایک آیہ قرآن کا جلا دینا ویسا ہی تمام قرآن کا جلا دینا دونوں خلاف
احترام و تعظیم ہی تیسرے یہ کہ بعضوں نی اور بہی ترقی کے اور احراق کو نسبت غسل کے بہتر سمجہا ہی حالانکہ غالب
اونکی یہی تہی اغسلوا احرق المصاحف اور کنز العمال میں بہی احراق کو خلاف احترام لکہا ہی جیسا گذر چکا سبحان اللہ اب
ظاہر ہی قرآن کو دہونا اور اوسکے غسالہ کو کسی ندی یا دریا وغیرہ میں چھوڑنا بہتر نہو اور جلا دینا اوسکا کہ سراسر
اہانت ہی بہتر ہو فاعتبروا یا اولی الالباب ان هذا لشیء عجاب ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن جسوقت میں سوختہ ہوگا
خاکستر اوسکا زمین پر گریگا یا نہیں اگر یہ کہو کہ زمین پر نہ گریگا تو یہ انکار بدیہی ہے اور اگر گریگا تو فرمائیے کہ

۴۳

نسخے مختلف قران کی ہاتھ آئی کہ کچھہ داں تو جلتا اقول سچ ہی کہ جب خلیفہ الثانی اور صاحبہ مقدسہ کو آگ میں
جلوا دیا اور وہ بافتح زہی تو شیعوں کیا اونو جل سکتا ہی تمہاری دانو البتہ جل گئے اور بغض مکتوم جو دلمیں تمہاری ہی ابہر آ گئے
یعنی خانہ زہرا علیہا التحیۃ والثنا کو محیط کر دیا ان خدا او سکی جلا دینی کا بہی قصد کیا اور قران مجید میں جو آیات
کہ خلاف مطلب تہین اوسی بہی نکالا فالا جیسا کہ دو آیت الی اجل مسمی کو بعد فما استمتعتم بہ منہن اجورہن ہر جگہ کتب
معتمدہ اہل سنت میں ابن عباس اور عمران بن حصین اور اکابر صحابہ کی قراءت موجود ہی اور قران مروج میں یہہ
قرآت کہیں پائی نہیں جاتی اس امر کی دلیل قوی ہی مگر بفضال الہی او بتصدق جناب رسالت پناہی سے ابتک سر گرشتہ
ہین محبان جناب شیر خدا علی مرتضی کو ثبات و قرار ہی اور ان روباہ خلقتوں نکو مانند گریختگان یوم احد کی شوق فرار
و فرار ہے ۔ جو صدیق از جنگ فرار شد + رسول خدا را وند بر ارشد + زہی جرأت و صولت حیدری + زہی طاقت
و شوکت حیدری + کہ در جنگ صفین و روز احد + قلم کرد سرہای کفار بد + قال المجتہد الجری بالتکریم شیخ عبد الحق
دہلوی نے لکہا ہی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جو مصحف نزدیک حفصہ کی تہی بعد واپس کرنے کے پہر وہ بہی
جلا دی گئی انتہی ملخصہ قال الناصب الغوی اللئیم شیخ کی عبارت سے یہہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفصہ
معظمہ کے صحیفہ کو جناب عثمان نے جلایا بلکہ در فتح الباری میں لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا تو اوسنے بعد انتقال
ام المومنین حفصہ کی خوف اختلاف سے جلایا کیونکہ وہ بہی ترتیب مصحف تہا جیسا کہ گذرا جنس ان جمع کردہ جناب عثمان
بشہادت امام الائمہ محمد صحت کو پہونچا اور اوسکے دوسرے مصاحف کو جلا کر کلینی نے باعلان انکار کر دیا کہ و یظہر القرآن
بہذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر علیہ السلام تو اب مروان پر ہی ہمیشہ تشنیع و بہتان کے تیر ہی
گو او فعل اوسکی شنیع ہوا کیونکہ اب جہان کسیکو بیر بیلانی کے جگہہ نہ رہی باقی یہہ کہ ہم تو ثبت شنوی یا شنوی گفتگوی
سیکنم + امر آخر ہی اسمین جتنیار اقول بفضل اللہ العلیم شیخ عبد الحق کے عبارت کا خلاصہ جو نقل کیا گیا ہے
اوسمین عثمان کا ذکر ہی نہ مروان کا پیش از مرگ او یا بعد ان او بعد اوسی کیا فایدہ کیا حفصہ کا مصحف
جلانا معصیت ہے اور وسکا نہیں اگر ایک سطر کا ہی جلانا ثابت ہوا تو محرق القران ہو چکے حفصہ کا قران اونہوں نے
نہیں جلایا تو اونکی بہائی مروان نے بس تشنیع دونوں میں اور یہہ جو کہا کہ مروان نے اس جہت سے جلایا کہ وہ بہی
ترتیب مخصوص تہا تو اب مروان پر جگہہ تشنیع کی نہیں تو میں کہتا ہوں کہ مروان نے جو قران کو جلایا تو وہ محرق القران
ٹہرا یا محرق ماسوا القران اگر محرق القران کہی تو جگہہ تشنیع کی اوسپے اگر نہ کہی تو ثابت کیجیے کہ قرآن غیر مرتب قرآن
نہیں ہذا ما حصل لی فی ہذا المقام بفضل العزیز المنعام قولہ جب قرآن جمع کردہ جناب عثمان

۲۴

عثمان اقول ہرگز امام الائمہ نے ایسی شہادت نہیں دی اگر تم دعوی کرتے ہو تو بینہ قایم کرو تمہاری کتابوں سی بھی
حجت نہیں تمام ہو سکتی ہماری کتابوں سی احتجاج کرو اور جبتک دلیل ایسی نہ آوی ایسی تمسیع بجز افسوس غمے کی و دوسرے
سی نہیں ہو سکتی قال المجتہد البحری بالتکریم اور یہہ روایت تو مشہور ہی کہ جبکہ ابن مسعود نے انکار دینے کا
اپنی مصحف کے کیا تو عثمان نے اونکو ضرب اور تازیانے کے اور اونسے بزور قرآن مجید کو لیکی جلوایا اور کچھہ پاس اونکی صحابیت
اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دل سوز خلافت پناہ کی قرآن سوزی میں طشت از بام افتادہ ہی کہ علماء اہل سنت
بھی انکار نہیں کر سکتی قال الناصب الغوی اللئیم کتب صحیحہ میں اسقدر ہی کہ جب قرآن کی قرائتوں میں اسقدر
کو اختلاف پڑا کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ پڑہنے لگی اور اختلاف قرآءت کو بہانہ پکڑنے لگی اور بعض مصحفوں میں مثل
مصحف ابی بن کعب کی قرآءت شاذہ بہی اور اکثر آیتیں منسوخ التلاوہ اور بعض الفاظ تفسیر دون کی کہ جناب رسالتمآب نے
وقت تلاوت کے بیان معنے فرماتی تہی اونمیں داخل اور اسیطرح مصحف ابن مسعود کا حال تہا کہ برخلاف اجماع اور تواتر کے
دعاء قنوت کو داخل قرآن جانتے تہی اور معوذتین کو خارج جیسا کہ استاد کلینی نے اپنی تفسیر البیت میں ابی جعفر حضرت سے
سی روایت کی کہ قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی
یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برأیہ و ہما من القرآن پس ان وجہوں سی بمشورہ حذیفہ بن الیمان و دیگر
صحابیوں کے کہ جناب امیر بہی اونمیں شریک تہی حضرت عثمان نے چاہا کہ ایک مصحف پر قرآن جمع ہوے تا
تمام عرب اور عجم کا اختلاف اوٹہہ جاوے اسمیں ابی ابن کعب نے اپنی مصحف کو بخوشی حوالے کیا لیکن ابن مسعود نے دعا
اور اون قرآءت شاذہ وغیرہ کی اخراج اور معوذتین کی ادخال پر راضی نہوی علاوہ جناب عثمان سی کچھ رنجش
انکی کچھہ بہت مشت ہوئی کیسکا سو نہ چلا کسیکا تہہ جب جناب عثمان نے بہت عذر کئے ابن مسعود اگر
اس عذر واجبی کو قبول نکریں تو حضرت عثمان کے کیا خطا ہوا جو باعث طعن کے نہیں ہو سکتی ایسی خبریں عالم
سیاست میں کثیر الوقوع ہیں خصوصا جسوقت دین میں رخنہ پڑنے لگی اور خلاف جمہور صحابہ کی جسمیں
جناب امیر بہی شریک ہوں کوئی الشریعت پر آڑنے لگی یہاں تو سیاست بجا کی نبی باعتراف شریف مرتضی
نی تنزیہ الانبیاء خود جناب امیر علیہ السلام نے خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب النار کہ مروی ائمہ اطہار سی ہے لوطی کو
جلوایا اور ابو موسی اشعری کی گہر کو لٹوا کر ہونکوادیا طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کی اپنی بہائی حقیقی عقیل ابن
ابیطالب کو یہانتک تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین سے برخاستہ خاطر ہو کر معاویہ سی جا ملی اب حضرات شیعہ فرمائیں کہ کیا

٢٥

ظاہر ہی تو جان سوزی امت و شگاوی کی نہان سوزی مین باہر بہر ہی فرق ہی کہ وہان باسوا القرآن جلا دیہان
نفس النسان البتہ انکار اسکا اہل سنت کو نہین ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ٭ **اقول بفضل اللہ العلیم**
قولہ کتب صحیحہ مین اسقدر ہی کہ جب قران کے قاری تو ہین **اقول** اختلاف قرأۃ باعث قران سوزی نہین ہو سکتا
اسلئی کہ خود عہد نبوی مین یہ اختلاف موجود تہا اگر بسبب اختلاف قرآت کی قران سوزی جائز ہوتی تو نبی ہی
عیاذا باللہ مصحف مین تبدیل و تحریق کرتی اگرچہ ماسبق مین تصریح اختلاف قرآت کی ہو چکی ہی مگر الزاما للخصم
پہر بہی ذکر کرتا ہون کہ بخاری نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتی تہی کہ جبرئیل نی قرانکو ایک حرف
پر پڑہا اور مین ہمیشہ خواہان زیادتی تہا اور جبرئیل بہی زیادہ قرآت کرتی جاتی تہی یہانتک کہ نوبت سات
حرف پر ہو پہنچی انتہی حاصلا پس جبکہ اختلاف قرات باعث جواز قران سوزی نہوا تو اسطرح مصحف عبداللہ بن
مسعود کا حال ہی کہ بسبب داخل ہونی قنوت و خارج ہونی معوذتین کی جائز الاحراق نہین ہو سکتا کیونکہ اخراج
داخل اور ادخال خارج بدون احراق کی ممکن تہا اور مشورہ جناب امیر المؤمنین اور باقی اصحاب جلیل القدر کا اس باب
مین محض کذب ہی خصم کو لازم ہی کہ کسی کتاب شیعہ سی سند اسکی لائی اور یہ جو ارشاد ہوا کہ بلا مشورہ و بجازت عثمان
کی لات گہونسا چلا تو درحقیقت یہ عیب بہی شی خلافت پناہ کی ہے ورنہ کتب معتمدہ سنیہ سی صاف ثابت ہوتا ہے
کہ عثمان نی عبداللہ بن مسعود کو کہ صحابہ جلیل القدر سی تہی اسقدر ضرب ادیکے کہ انکی اضلاع شکستہ ہو گئی
اور اسی باعث سی اس دار فانی سے انہون نی رحلت فرمائی جیسا کہ فاضل قوشجی اسطرح پر لکہتا ہی وقد عیب
بانہ ضرب ابن مسعود واصح فقد قیل انہ لما اراد عثمان ان یجمع الناس علی مصحف واحد و یرفع
الاختلاف بینہم فی کتاب اللہ طلب مصحفہ فابی ذلک مع ماکان فیہ من الزیادۃ والنقصان ولم یرض
ان یجعل موافقا لما اتفق علیہ اجلۃ الصحابۃ فادبہ عثمان لینقاد و لا انہ مات من ذلک انتہی
اس عبارت سی صاف روشن ہے کہ عثمان نی عبداللہ بن مسعود کی ہتک حرمت کی اور بہی واقدی وغیرہ نی روایت
کی ہی کہ حاصل ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ عثمان نی عبداللہ بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی سے کہا کہ
تو عبداللہ بن مسعود کو یہانسی نکال دی پس اوٹہا لیا ابن زمعہ نی اور دروازہ مسجد پر انکی اسقدر مارا کہ بعض اضلاع
اونکی شکستہ ہو گئی انتہی حاصل کلامہ اور جب کہ صحت اس ضرب اور ہتک حرمت کی اونکی کتب معتمدہ اہلسنت سی ظاہر
ہو چکی تو اب عنان قلم کو منعطف کرتا ہون طرف رد کلام فاضل قوشجی کے اقول رفع العثمان اختلاف القراۃ
فی کتاب اللہ تعالی و احراقہ سائر المصاحف المقدسۃ خلاف الشرع والدین لان اختلاف حرف

۲۶

حروف السبع كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله كما مر غير مرة فهذا الاختلاف كان مباحا مسندا الى الرسول
فكيف يجوز لعثمان تغيره ولما علم عبد الله بن مسعود ان عثمان يطلب المصاحف للاحراق ابى وكرهه كما يعلم
هذا الاكراه برواية الترمذي انه كان يقول يا اهل العراق اكتموا المصاحف التي عندكم وغلوها
ولم يكن هذا الانكار الا موافقا للشرع لان التحريق خلاف الاحترام واحترام القرآن واجب واما
ما قال انه لا اثم انه مات من ذلك فتكذبه رواية الواقدي فانه قال فقام مسعود فقطعي ابن معه الى كان
باب عثمان هذا ما تيسر لي في هذا المقام بعون الجليل المنعام وقد روى ابن الحديد وغيره لما مرض ابن
مسعود مرضه التي مات فيه اتاه عثمان عائدا فقال ما تشتكي قال ذنوبي قال فما تشتهي قال
رحمة ربي قال الا ادعو لك طبيبا قال الطبيب امرضني قال افلا امر لك بعطائك قال منعتنيه
وانا محتاج اليه وتعطينيه وانا مستغن عنه قال يكون لولدك قال رزقهم على الله قال استغفر
لي يا ابا عبد الرحمن قال اسئل الله ياخذ لي منك حقي اس روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عثمان کے ہاتھ سے
عبد اللہ بن مسعود کو رنج بہت پہونچا تھا اب یہ کہنا اس عنی کا کہ غلامان عثمان سے بیمرضی انکی کچھ ہتک حرمت ہوئی
جب جناب عثمان نے سنا بہت سے عذر کئے الخ خلاف کتب معتمدہ اہل سنت کے ہے اسلئے کہ ابھی بروایت واقدی
وشارح تجرید کے ظاہر ہو چکا کہ عثمان نے خود حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ہتک حرمت کی تھی اور شارح مقاصد اور
صاحب کتاب ملل ونحل اور صاحب روضۃ الاحباب بھی اسکی تصدیق کرتے ہیں اور اگر بے مرضی انکی ضرب متحقق
ہوتی تو عذر کی کیا احتیاج تھی فقط اتنا ہی کافی تھا کہ خلیفہ ثالث کہتے کہ میں نے ضرب کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ میں
اسپر راضی تھا اور یہ جو کہا کہ ابن مسعود اگر اس عذر واجبی کو قبول نہ کریں تو حضرت عثمان کی کیا خطا ہے الخ تو فی الحقیقۃ
اگر عبد اللہ بن مسعود کو علم اس بات کا ہوتا کہ ظاہر و باطن عثمان کا صاف ہے تو اس عذر کو قبول کرتے جبکہ عبد اللہ کو
یقین حاصل تھا کہ یہ ظاہر کی خوشامد ہے اور باطن میں بغض وعناد ہے تو اسلئے اس عذر کو قبول نہیں کیا قولہ
یہ امور باعث طعن کے نہیں ہو سکتے ایسی چیزیں عالم سیاست میں کثیر الوقوع ہیں الخ اقول جناب ولایتمآب نے
جو بعض زنادقہ کو آتش میں جلوایا تو بحکم خدا جلوایا اسلئے کہ اعتقاد شیعہ میں ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا مجتہد
نہیں ہیں کہ مثل دیگر مجتہدین کے احتمال خطا انسے متصور ہو بہت سی باتیں شرع میں ہیں کہ وہ خصایص نبی
اور ائمہ سے ہیں اور دوسروں کو جایز نہیں جیسا کہ عند الرجوع الی کتب الفقہیہ وغیرہ یہ بات ظاہر و آشکار ہے بخلاف
عثمان کے کہ باتفاق فریقین معصوم جاننا صاحب حیا کا جایز نہیں اور جو کچھ وہ کریں بدون دلیل شرعی کے معیوب

٢٧

نہیں تو اب قیاس کرنا اقوال و افعال حضرت پر کسی دوسری کی قول و فعل کو قیاس مع الفارق ہی اور تمہاری
نزدیک اگر جائز ہوگا تو وجہ جواز سی ہم پر استدلال نہیں ہو سکتا ہاں اہلسنت کی نزدیک البتہ بڑی قباحت لازم آتی
ہی کہ ابوبکر نی خلاف خدا و رسول کی فجاءہ سلمی کو آگ میں جلوا دیا چنانچہ ابن ابی الحدید اور اکابر اہلسنت اسکا انکار
نہیں کرتی اور خود صدیق اکبر اکثر کہا کرتی تہی کہ وددت انی اذا اتیت بالفجاءۃ لم اکن احرقتہ و کنت
قتلتہ او اطلقتہ سچ ہی کہ ۔ ابوبکر تو فسانی سوزی میں یکتای روزگار اور عثمان قرآن
سوزی میں مشہور و یادگار ہے ۔ یکی مشہور احراق انسان + یکی معروف تحریق قرآن + یکی دین نبی را کرد
برباد + یکی اصلاح قرآن کرد ایجاد + اور طلحہ و زبیر نی خلاف حکم خدا و رسول کی امام برحق پر خروج کیا وہ تو اسلام
سی خارج ہو گئی حضرت کیونکر اونکی ہتک حرمت نہ کرتے اور ہتک کرنا اپنی بہائی عقیل ابن ابیطالب کے سند اسکی
کتب شیعہ میں نہیں کہ وہ قابل اعتماد ہو اور بالفرض اگر ہتک کرینگی تو قول و فعل اونکا حجت ہی اور یہ جو کہا کہ یہ
بہی فرق ہی کہ [illegible] سورہ لقرآن ہی اور یہاں فنسوا نسیانا الخ تو ما سبق میں ظاہر ہوا کہ مصحف حفصہ باوجود اسکے
کہ منسوخ نہ تہا پہر بہی جلا دیا گیا قال المجتہد الحری بالتکریم بلکہ فخر رازی نی نہایۃ العقول میں لکہا ہی کہ
جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نہایت تعظیم ہی اگر بیاد اکو نی پرزہ اونمیں سی زمین پر گر پڑی تو باعث
اہانت اوسکی کا ہوگا سبحان اللہ جلا دینا قرآن کا تو تعظیم ٹہرا اور گرانا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حالانکہ
جلال الدین سیوطی نی کتاب اتقان میں قاضی حسین سے نقل کی ہی کہ اونسی کہا کہ جلانا قرآنکا خلاف احترام ہے
اور جو چیز کہ خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی قال الناصب الغوی اللئیم جس مصحف
میں نفع متصور نہو اوسکی اضاعت میں علماء کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں کہ جلا دینا چاہیئی اور بعضو کی
نزدیک دبو ڈالنا چاہیئی لیکن محققین تفصیل کرتی ہیں کہ جو قرآن من حیث از قرآن ہی جیسی یہ قرآن موجود
الان اسکا جلانا بہتر نہیں کیونکہ اسمیں گونہ اہانت ہی بلکہ دہو کر اوسکی غسالہ کو کسی مکان طاہر میں ڈالدیں
یا پی لیں کہ یہ ہر مرض کی دوا ہی اور ہر درد کی شفا اور جو قرآن من حیث القرآن نہیں جیسی مصاحف محرقہ جناب
عثمان اسکا دہونا بہتر نہیں جانتی کیونکہ احتمال حرفونکی رہ جانیکا ہے بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیئی تا اثر اختلاف کا
مطلقا باقی نرہی جیسا جناب عثمان نی کیا پس قول رازی کا ناظر ہی اس معنی کی طرف اور قول قاضی کا ناظر ہی
اوس معنی کا طرف اس تقریر پر تعارض بین القولین اوٹہ گیا اور رافضی سی قاضی راضی ہوا اب حقیقت میں جلانا
ایسی قرآن کا جس سی اختلاف اور تکفیر فیما بینہم ہو باعث بڑی تعظیم کا ہوا اگرچہ وہ باعث اہانت کا ہوتا تو کوئی

کوئی صحابی جلانی نہ دیتا جناب عثمان نے جیسی مشورہ پچاس صحابہ ہوئی تھی کہ بہترین اونہین جناب امیر المؤمنین نے بھی قران
صحیح کو جمع کیا ویسا ہی بصواب دید اونہین لوگون کے جلوایا اس صورت مین اگر جناب عثمان مورد طعن ہین لیکن مین
تو جناب امیر علیہم السلام اور دوسری اصحاب بھی سبین شریک ہین اور یہ جو فرمایا کہ سبحان اللہ جلانا قران کا تو
تعظیم ٹہرا اور گرانا اوسکا باعث تحقیر کا ہوا یہ بات شان اجتہاد اور شایان وادی نہایت دور ہی کیونکہ اس سے
ثابت ہوا کہ گرانا اوسکا زمین پر اور لگدکوب ہونا آپ کی استنباط مین باعث تحقیر کا نہین حالانکہ جلانا اور ریزے کے
پہنچانا صورت تحقیر مین دونو برابر ہی کوئی انمین مابہ الامتیاز نہین اور سلمنا کہ جلانا باعث تحقیر اور اہانت کا
ہی لیکن اور کی بہولی پر ہنسنا اور اپنا ڈینڈ ہر نہ دیکھنا صاف انصاف کی گلی پر چہری چلانا ہی کلینی بروایت زید
ابن جہم ہلالی امام جعفر صادق علیہ السلام سی لکھ رہا ہی کہ ان قرؤ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد
قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکونوا ائمة هي ازکی من ائمتکم فقلت جعلت فداک
ائمة قال ای واللہ قلت انما نقرأ اربی قال وما اربی واومی بیده فطرحها اهانة فرمائی کہ قران صحیح
کہ باعتراف ملازمان والا کی قابل التعظیم اور واجب العمل ہی اسکا زمین پر دے مارنا اور اہانت سی اوٹھا پھینکنا
اہانت ہی یا نہ سوا القران کا جلانا اور علاوہ اسکی عظمت قران کے تو یہی کہ اسکو ناپاک لوگون سے دور رکھے
اور قاذورات کے جگہہ نہ پڑے ہی اور اسکی تلاوت کو زندگی مین باعث برکت اور مرنی کی بعد سبب مغفرت کا سمجھے سو
یہ شیعو تمکو کہان نصیب صاحب استبصار فرما رہی ہی کہ لا باس ان تتلو الحایض والجنب القران اور رسالہ [illegible]
مین پڑہنا قران کا جاضرور مین بقدر آیۃ الکرسی کے جائز لکہا اور عوام بلکہ اکثر خواص شیعون نے موت وحیات مین قران
کی جبلی وبرو ضمیر کی مرثیہ پر اکتفا کیا اب کہین سو نہ سے بہولی کہ تعظیم کون کر رہا ہی اور تحقیر کون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ نادم کہ از فیعان وہن کشان گذشتہ ٭ گوشت خاک ماہم برباد رفتہ
باشد ٭ **اقول بفضل اللہ العلیم** اس تفصیل غیر جمیل سی ظاہر ہوتا ہی کہ نہ قاضی سے رازی راضی ہی اور نہ رازی
سی قاضی اسلئی کہ مجیب سے استفسار ہی کہ قرآن مروج الآن اگر کہنہ ہو جائی اسیطرح کہ جسمین پڑہی اوسکی جا بجا
منتشر ہون تو رازی اوسکی جلادینی کا حکم کریگا یا نہین اگر اوسکی جلانیکا حکم کریگا تو فہو المراد ثابت ہوا کہ خصوصیت
قران منسوخ کی نہین غیر منسوخ کو بھی اہلسنت جلادینی کا حکم صادر فرماتی ہین اور درمیان رازی اور قاضی کے
اختلاف بھی ہو گیا اور اگر رازی اوسکی جلادینی کا حکم نہ کریگا تو مین کہتا ہون کہ موافق قول رازی کے خلاف

ہر جا ہی ست ۵ زور بر سنیان . احراق مصاحف ہم روا ٭ بر روان سنیان آفرین ٭ لیکن
مرید اثنا عشرین ٭ قولہ جیسی مصاحف محروقۂ عثمانی ہی اسکا دہونا بہتر نہیں کیونکہ احتمال حرفون کی رہ جانیکا
ہی بلکہ اوسکو جلادالنا چاہی اقول جسکو اندکسی سی ہندی عبارت کی معنی سمجھتی ہین وہ گواہی دیگا ان باتنکی
کہ یہانتک جو کچھ جناب مجتہد العصر نی فرمایا اوسکا خلاصہ صرف اسقدر تہا کہ قران من حیث انہ قران کو صاحب حیا
وایمان نی جلوایا اور یہ جلانا اہانت ہی الحمد للہ کہ ان دونو مطلبونکو اس عنبی نی بتسلیم اپنی محققین کی اتنی بکبک کی
بعد قبول کیا اسکو یاد رکہنا چاہی اب ہم کہتی ہین کہ جن مصاحف کو عثمان نی جلایا اوسمین اور اس قران مروج مین خواہ ترتیب
کا اختلاف ہا ہو خواہ قراۃ کا تو تفاوت ہا ہو خواہ کسی مین اس سی زیادہ آیتین ہی ہون جسکو تم منسوخ التلاوۃ کہتی ہو
خواہ کچھ آیتین کم رہی ہون اسکی سوا کوئی اور وجہ ایسی کہ جو اوسکو بجز اقیرہ قرانہ سی نکالدی نہین ہے کیونکہ طرفین
اون مصحفون پر اطلاق قران کا کرتی آئی ہین تو خواہ نخواہ کچھ سورتین یا آیات اوسمین مطابق کلام اللہ مروج کی
رہی ہونگی والا اطلاق قران کا اوسپر ہرگز صحیح نہونا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس قران مروج کو کوئی ترتیب بدل کی
لکہی اور آیات مین یا اجزا مین یا سور مین تقدیم و تاخیر کردی تو البتہ یہ کہین گی کہ اس قرانکو اولٹ پلٹ دیا ہے
پر کوئی نہین کہہ سکتا کہ مکتوب قران نہین ہی اور اس اولٹ پلٹ جانیکے سبب سی کوئی اسکی اہانت روا نہین رکہیگا
علی القیاس اگر قران مروج مین کچھ زیادہ کیا جائی جیساکہ زمانہ تراجم سور و تفسیر حسینی اور ترجمہ شاہ ولی اللہ
کا اور سوا اسکی کتب لغت سی اور کتب نحو سی اور مثال اسکی لکہدیا کرتی ہین اور اکثر وہ حواشی غلط بہی ہوا کرتی ہین اور
صحیح بہی ہوتی ہین اور سب با کشتہ القران ہین تو کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ ایسی قران کی اہانت بسبب اسکی کہ مشتمل
بر ما سوی القران ہے روا رکہنا چاہی بلکہ بقول شاعر ۵ صد خار راز بہر گلی آب میدہند ٭ وہ سب عبارات عربیہ و
فارسیہ وصحیح وغلط بسبب مخالطت ومجاورت کلام ربانی کی تعظیم مین شریک ہو جاتی ہین اور کلام اللہ کی احترام کی
شمول مین مجموع کا احترام ہوتا ہی یا اگر کوئی آدہا کلام اللہ لکہی اور آدہا چہوڑدی تو اس وجہ سی کہ یہ ناقص و ناتمام
ہی توہین اسکی کسیطرح نہین ہو سکتی کیونکہ وجوب احترام مین کل و جز اسکی یکسان ہین اب کوئی اس عنبی سی اور اسکی
مرشدون سی جنکو یہ محقق قرار دیتا ہی کہے کہ تم نی عثمان کے احراق مصاحف کو قبول کیا اور یہی ثابت کردیا
کہ اونمین آیات صحیحہ مطابق قران مروج کی موجود نہین تو لامحالہ جلانا بعض قران مروج کا خواہ کل کا اگر نقصان
مخالفت نہین رہی ہو تو ثابت ہوا اور قران مروج کی جلانیکو تم تسلیم کرچکی کہ اہانت ہی اور اسمین شبہہ نہین

امر باعث اہانت کا ہوتا تو کوئی صحابی جلا نہ دیتا **اقول** اسوقت علمای اہلسنت سی استفسار کیا جاتا ہی
کہ حکم بن العاص کہ مطرود رسول خدا تہا اور مدینہ منورہ زاد اللہ لہا شرفا و کرامۃ سی حضرت نی طائف کو نکالدیا
تہا اوسکو عثمان بن عفان نی بسبب قرابت اور جہالت کے پہر طلب کر لیا تہا کیا وجہ ہی کہ کسی صحابہ نی اس سے
ممانعت نکی اور اوسکی طلب کرنی پر متعرض نہوئی اگر کہیں کہ بظاہر راضی تہی مگر اوسکی خوف اور دہشت سی بول
نسکتی تہی تو ہم کہینگے کہ ما نحن فیہ مین بہی یہی امر ہی جیسا وہان پر ارشاد ہوگا ویسا یہان پر بہی کہا جائیگا بس
ظاہر ہوا کہ صحابہ کی تعرض نکرنی سے صحت اس فعل کے نہین ثابت ہوتی کیونکہ صاحب جیسا بسطو الیدتہی کسیکو انسی
تعرض کا یارا نہین اور آخر جب اسی طرح انکی افعال بڑہتی گئی تو تعرض ہوا **بیت** لطف حق با تو مدارا کند • چونکہ از حد
بگذری رسوا کند • ایک عبد اللہ بن مسعود نی کہ تعرض کیا تہا اونکی توہین کو قبول کر چکی ہین پہر دوسرا
کوئی اگر تعرض کرتا تو یہی نوبت آتی ابوذر کی باب مین بہی کسینے تعرض کیا تہا جو اسمین کرتا سب توانکی دست
نگر اور موافق تہے اور جنکو خوف خدا تہا وہ قدرت تعرض نہ رکہتی تہی و ما احسن ما قال **الفاضل الکامل مولانا الملا**
طاہر اشار الیہ فی حق الیقین ناقلا عن ابن ابی الحدید و ہذہ خلاصۃ عبارۃ ابن ابی الحدید بعد مطاعن عثمان کے
اسطور سی لکہا ہی کہ ہم انکار اس بات کا نہین کرتے کہ عثمان نے بدعتین بہت سی دین مین کین ہین لیکن
مین دعوی کرتا ہون کہ وہ سب بدعتین مرتبہ فسوق کو نہین پہونچین ہین اور باعث حبط ثواب کے نہین اور جملہ
گناہان صغیرہ سی نہین اسلیئی کہ مین یقین کرتا ہون کہ وہ آمرزیدہ اور اہل بہشت سی ہے الخ ما قال ما تعلق
ذکرہ الی الملال اب اہلسنت و جماعت کو لازم ہی کہ قول ابن ابی الحدید کو چشم انصاف سی ملاحظہ فرمائین کہ صاف
بدعت اور تشریع عثمان پر دلالت کرتا ہی غرض کہ بدعت ابن عفان کو اس رسالہ مین لکہنا آسمان کو گز سی
ناپنا ہی پس جبکہ اسقدر عثمان نے تشریعات دین مین اختیار کین اور کسی نے بسبب بیدستی اور اپنی کمزوری
اور کسی نے بسبب طمع دنیوی کی اونسی تعرض نکیا تو یہ انکار کرنا کسی صحابہ کا دلیل صحت فعل کے نہین ہو سکتے
اور یہ جو تمنی کہا کہ بمشورہ پچاس ہزار صحابیون کے کہ بہترین اونمین جناب امیر المؤمنین تہی قران صحیح کو جمع کیا
ویسا ہی بصوابدید انہین لوگونکی جلوایا الخ تو یہ بہی اوہام مالیخولیا سی ہے تمہی کو لازم ہی کہ سند اسکی
کتب اہل حق اثنا عشری سے لائی تو وہ لایق اعتماد ہو حقیقت یہ ہی کہ یہ افترا پردازی اور بہتان باندہنے
واسطے چالاکی عوام کی ہے اور عمدہ دلیل اس افترا پر یہی کہ عبد اللہ بن مسعود باوجود اسکی کہ صحابہ ذو القدر

اہی پوشیدہ رکھو کیا یہ اصحاب سی نہ تہی کہ عثمان انکی مشورہ پر عمل کرتا اور قرآن مجید جلنی سے بچ جاتا ہذا
غایۃ التشنیع للمقاد ولیس للمجادلۃ والمکابرۃ فیہ مجال **قولہ** فرماتی کہ قرآن صحیح کہ باعتراف ما ز...
قابل التعظیم اور وجب العمل ہی سکا زمین پر دی مارنا اور اہانت سے لی دہتا پہیکنا اہانت ہی یا ماسوی القرآن کا جو...
الخ **اقول** سبحان اللہ اس عیبی نی خیانت کرنا نقل مین فاضل دہلوی سی بو رہت حاصل کیا ہی کہ اوسنی از راہ ...
ترسی جسطرح مواقع موبقہ کابلی کے چور اگر عربی کو فارسی کر کی تہوڑیسی ہیئت بدل کر تحفہ اثنا عشریہ بنالی
اوسطرح اوس تحفہ مسترقہ کی چوتہی باب کے اواخر مین بصفحہ اکسو بالیس چاپہ دہلی مین ایک بہتان عظیم شیعو پر
باندہ کر اس روایت کو اوسکی دلیل قرار دی اور ایک لفظ اہانت اپنی دل سی اوسمین بڑہا دیا ورنہ صدہا نسخ
اصول کافی کلینی بہت قدیم دو صد سالہ بلکہ زیادہ اس سے ہندوستان و ایران و عربستان مین موجود ہین اہل
انصاف بچشم نصفت دیکہین اور اصول کافی کے کتاب الحجۃ باب النص الاشارہ الی امیر المومنین کو ملاحظہ فرماوین پہلی
حدیث اوس باب مین یہی روایت زید بن جہم ہلالی کے ہی اصلا و مطلق لفظ اہانت اوسمین مذکور نہین سچی شاہ صاحب
نی اپنی مریدون کو عقاید باطلہ پر قائم رکہنی کے واسطی اور عوام اثنا عشریہ کو دہوکہا دیکر راہ حق سی پہیر نیکے
لئی ایسا ارتکاب بہتان اور ایسی خیانت نمایان عمل مین لائی کہ دیدہ و دانستہ اتنا بڑا کلمہ پانچ حرف کا
اہانۃ اپنی دل سی اس حدیث مین داخل کیا اور اول مین وہ فقرہ بہی اپنی طرف سی بڑہا کی امامیہ کی کفریات مین
اس روایت کو شمار کر دیا کہ اسی سبب جسطرح صاحب چاپہ قرآن جلانیکا طعن کرتی ہین ویسا ہی اپنی امام پر
قرآن کی اہانت کرنیکا اور پہینک دینیکا اتہام باندہا ہی دیکہو اہانت کے افترا کی صورت عبارت حدیث کے
دیکہنی سی ثابت ہوئی کہ شاہ صاحب نی اپنی دل سے اختلاق کیا ہی چنانچہ عبارت حدیث کی یہ ہی محمد بن یحیی
عن محمد بن الحسین عن محمد بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن زید بن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ ع
قال سمعتہ یقول لما نزلت ولایۃ علی ع وکان من قول رسول اللہ ص سلموا علی علی ع بامرۃ
المومنین وکان مما اکد اللہ علیہما فی ذلک الیوم یا زید قول رسول اللہ لہما قوما فسلما علیہ
بامرۃ المومنین فقالا امن اللہ او من رسولہ یا رسول اللہ ص فقال لہما رسول اللہ من اللہ ومن رسولہ
فانزل اللہ عز وجل ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما
تفعلون یعنی بہ قول رسول اللہ لہما وقولہما امن اللہ او من رسولہ ولا تکونوا کالتی نقضت
غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم قال

قال قلت ... ثم مه قال ... والله ... فقلت فان تعرضت ... فقال ...

اوی بیده فطرحها انما یبلوکم الله به یعنے بعلی ولیبینن لکم یوم القیمة ما کنتم فیه تختلفون

ولو شاء الله لجعلکم امة واحدة ولکن یضل من یشاء ویهدی من یشاء ولتسئلن یوم القیمة

عما کنتم تعملون ولا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم فتزل قدم بعد ثبوتها یعنے بعد مقالة رسول الله

فی علی وتذوقوا السوء بما صددتم عن سبیل الله یعنے به علیا ولکم عذاب عظیم باقی ہی پہنیا ... اسکی تہمت

تو اسکو دیکہو کہ یہ اکذب الکاذبین اس مضمون کذب کو شیعون کو طرح طرح سے نکالا ہی تو پہلی اسے یہ پوچہو کہ اس حدیث

میں قران کہان مذکور ہوا ... بدون ذکر کی ضمیر ہا کی اوسکی طرف کسطرح پہر سکتی ہے پہر اسکی اقتضا

کرو کہ قران مذکر ہی یا مؤنث اور دیکہو کتاب ہائی مؤلف شیعی میں بمقامات عدیدہ قران کا ذکر مذکر ہی کیا

گیا ہی جیسا واذا قرئ القران فاستمعوا له لو انزلنا هذا القران علی جبل انا انزلناه قرانا عربیا

اوحینا الیک هذا القران ان هذا القران یهدی للتی هی اقوم ویبشر المؤمنین ... اسیا احادیث

میں اور کلام فصحا و بلغا میں تذکیر مذکور ہوا ہے ... مجلسی نے بحار الانوار کے خطبہ میں لکہا ہی وعلی

حفظة القران وجمعته اور ساتہہ اسکے سب ائمہ فاطمہ کی طرح ... ضمیر مؤنث کو ... عربیہ کی ...

کی طرف پہیر ہی اس سے ظاہر ہوا کہ حبك الشئ یعمی ویصم عثمان کے محبت نے اسکو ایسا اندہا کر دیا کہ سر

و پا کی خبر نہیں رہا کہ مؤنث سماعی ہی ضمیر ... اوسکے طرف پہیرا ... ضمیر کو ...

پہینکا کہ قران کیطرف جسکا ذکر ان فقرات میں کہیں نہیں زبردستی کہینچ کہانچ کی ... اور امام معصوم

مفترض الطاعة قرین قران جسکا افتراق قران سے محال ہے اونکے شان میں قران زمین پر ... پہینکا

بہتان باندہا ہی اس افترا کی جزا بروز حساب اسرع الحاسبین اسکو دینگے اب دیکہو اس حدیث کے

معنی صحیح جو منطوق الفاظ سے بوجہی جاتے ہین کیسی صاف و درست ہین کہ حضرت نے بجای ... کے [illegible]

فرمایا ہار اوسی نے عرض کی کہ لوگ ... پڑہتی ہین حضرت نے پوچہا ... کیا اور ہاتہ سی اشارہ کیا پہر ہاتہ کو گرادیا

اب اہل انصاف عبارت حدیث کو دیکہین اور اوسکی معنے کو سمجہین اور اس شیعی کی بیہودہ گوئی اور نافہمی کو

مشاہدہ کرین اور اسکی جرات کو اسکی ملاحظہ فرمائین کہ صاف و صریح بہتان باندہ رہی مگر اسمین ... کا

قصور نہیں اسکی مرشدون کے انکہہ و کان کو محبت عثمان نے پہلے بند کر دیا اوسکے بعد اسنی اونکی نقل کا حلقہ

انکہہ بند کر کے اپنی گردن میں ڈالا اگر ایسے ... کسے دوسری ... ظاہر ہوتی ہوتی تو خدا جانے

معترض نے کسقدر طول دیا ہوتا باوجود متفرد ہونی اہل حق کی افترا و بہتان باندھ رہا ہی زبان اپنی بہتان کی
تہمت باندہ رہا ہی اور جا بجا مقام یہ ہی کہ قرآن مجید مین تواتر جمیع حروف کا خصوصیات سی مشکل ہے جیسا کہ
بیان کو جناب غفران مآب نی ... مین بشرح و بسط لکہا ہی و بعد عبارۃ اینکہ آنچہ معلوم است و متیقن است
کہ جناب ائمہ معصومین علیہم السلام امر فرمودہ اند بقرات لفظ امۃ در آیہ مذکورہ لیکن این معلوم نشدہ کہ آیا
امر بجہت این است کہ این لفظ یکی از سبعہ حروف ست و یا اینکہ چون اسقاط این لفظ مفسدہ عظیم متصور بود لہذا
امر بحذف نفرمودند یا اینکہ در اصل حیثیت لفظ ائمہ بجای امۃ مطابق واقع نیست لیکن معہذا چون احتمال امر
شد میان نفی و اثبات تواتر از میان رفت و ہذا ہو المطلوب انتہی **قولہ** علاوہ اسکی عظمت قرآن کی تو یہی ہے الخ **اقول**
یہ قول بہی سراسر جہل و مجہول ہی اسلئی کہ جنب اور حائض کو تلاوت قرآن کرنا اہلسنت کی نزدیک بہی جائز
ہی جیسا کہ شرح وقایہ مین ہی کہ مالک کی نزدیک حائض کو قرآن کا پڑھنا درست ہی جیسا کہ صاحب کتاب مذکور
اس طرح پر لکہتا ہی واما عند مالک فیجوز لہا القراءۃ لا للجنب لان قراءتہا تحصیل صفۃ الطہارۃ بلا اغتسال
او التیمم فیلزم تقدیم علیہا والحائض عاجزۃ عن ذلک فجاز لہا ان تقرء صرح بہ فی الکافی انتہی اور ایسا
اسکی شارح مذکور یون لکہتا ہی اقول ہذا مخالف صریحا لما فی المضمرات حیث قال **واما الجنب فلا یباح**
لہ قراءۃ القرآن عند عامۃ العلماء خلافا لمالک انتہی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ جنب کے لئی تلاوت قرآن مالک
کی نزدیک جائز ہی و طحاوی کے نزدیک حائض اور نفسا اور جنب کے لئی قرآت مادون الآیہ جائز ہی ما لا لم
تہرائی تعظیم مین کل مساوی ہین مادون الآیۃ کی بہا تخصیص ہی اور بہی ابی حنیفہ کی نزدیک بسم اللہ اور سورۂ
فاتحہ کا پڑہنا علی سبیل الدعا جنب کے لئی جائز ہی جیسا کہ شرح وقایہ وغیرہ سی صاف ثابت ہوتا ہی پس آپ
ظاہر ہوا کہ یہ بہی ایسا سنی ہے کہ شرح وقایہ بہی نہین پڑھی ہی یا یہ کہ درحقیقت وہی سنی ہے کہ اہل اسلام پر اعتراض
کر رہا ہی دیکہو امامیہ کی طریق مین چار سورتون مین سی جسکو عزائم کہتی ہین ایک کلمہ جنب اور حائض کو پڑھنا
جائز نہین اور باقی سورتون مین سی کسیقدر درست بخلاف مالکیہ اور طحاوی وغیرہ کی کہ جنکو اہل حق سی جانتا ہے
بلا تخصیص کسی سورہ کی قرآن کا پڑہنا حائض کے لئی درست جانتا ہی اور جنب کے لئی بہی جائز سمجہا ہی **قولہ** اور مین
لا یحضرہ الفقیہ مین پڑھنا قرآن کا جا ضرور مین بقدر آیۃ الکرسی کی جائز کہا الخ **اقول** یہ قول ہی عجیب غریب
کلام سراسر واہی ہی اول اثبات کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بہی جز قرآن ہے جیسا کہ فخر الدین رازی
نی تفسیر کبیر مین مذہب شافعی کو قوت دی ہی اور بہت سی دلایل لکہی ہین منجملہ اونکی حجۃ خامس این ...

خلاف عام
عبارت صواعق

۳۴

اپنی عبارت لکھتا ہی مجمع خامس کی بیہقی فی السنن الکبیر عن ابی ہریرۃ رض قال کان رسول اللہ
صلعم یجہر فی الصلوۃ ببسم اللہ الرحمن الرحیم ثم ان الشیخ البیہقی روی الجہر عن عمر ابن الخطاب
و ابن عباس و ابن الزبیر و اما ان علی ابن ابیطالب کان یجہر بالتسمیۃ فقد ثبت بالتواتر و من اقتدی
فی دینہ بعلی ابن ابیطالب فقد اہتدی و ایضا الحق و الدلیل علیہ قولہ اللہم ادر الحق مع علی حیث
دار اور شرح شاطبی میں مذکور ہی و عن علی ابن ابیطالب انہ کان اذا افتتح السورۃ فی الصلوۃ یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم
و کان یقول من ترک قراءتہا فقد نقص آیۃ انتہی دوسری یہ کہ علماء اہلسنت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ادعیہ غیرہ کا
پڑھنا بیت الخلا میں مستحب جانتے ہیں چنانچہ آداب قضاء الحاجۃ میں صاحب احیاء العلوم لکھتا ہی و ان یقول
عند الدخول بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث من الشیطان الرجیم
و عند الخروج الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یؤذینی و ابقی علی ما ینفعنی اور یہی بلوغ المرام میں ہی
و عن انس قال کان رسول اللہ ص اذا دخل الخلاء قال اللہم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث
اخرجہ السبعہ اب فرمائی کہ بیت الخلا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ جزو قرآن ہی اور باقی دعاؤں کا پڑھنا
کہ وہ بھی لایق احترام و تعظیم ہی جائز ہوا یا نہیں اور یہی فرمائی کہ کس مذہب میں آیۃ الکرسی کا بیت الخلا میں
پڑھنا حرام ہی اسلئی کہ فتاوای قاضیخان میں صاف مسائل کیفیت قرات میں یہ عبارت مذکور ہی و یکرہ قراءۃ
القرآن فی موضع النجاسات کالمغتسل و المخرج و المسلخ و ما اشبہ ذلک انتہی اور مخفی نہیں کہ اس عبارت سے
کراہت ثابت ہی نہ حرمت تیسرے محل تعام یہ ہی کہ بیت الخلا میں ان آیتوں کا پڑھنا کچھہ خلاف احترام نہیں اسلیے
کہ ان آیات کی تلاوت سے دفع بلیات اور شر شیطان سے اور نجات ہوتی ہی ہاں یہ البتہ خلاف احترام ہے
کہ کوئی شخص ایک جزو قرآن کا جای نجس پر پھینک دے یا یہ کہ قرآن مجید کو عیاذا باللہ آگ میں جلا دے اسجگہہ سے
ہی کہ اگر شیعیان علی ابن ابیطالب علیہما السلام واسطی دفع شیطان کی بیت الخلا میں مخالفین اور اعداء دین پر
کہ اونکی برکت سے ہر طرح کی بلا و فتنی سے امن و امان ہوتی ہی اور مؤید اس بیان کا یہ ہی کہ
بعضی علماء اہل سنت اور اجماع میں کہتی ہیں و یستحب ان یبدء بسم اللہ الرحمن الرحیم و یقرء قل ہو اللہ احد
اولا و یکبر و یہلل و یقول بسم اللہ العلی العظیم اللہم اجعلہا ذریۃ طیبۃ و اخرجہ ان کنت قدرت ان تخرج
من صلبی لذا فان صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لو ان احدکم اذا اتی اہلہ قال اللہم جنبنی الشیطان
و جنب الشیطان ما رزقتنی فان یکن بینہما ولد لم یضرہ الشیطان و اذا قربت من الانزال فقل فی نفسک

اور سورہ قل ہو اللہ احد کا پڑہنا علمآء اہلسنت کے نزدیک مستحب ہے اور وقت قریب انزال کے کہ غسل ہے
بسبب التقاء ختانین کے واجب ہو چکا ہی یہ الحمد للہ الذی خلق من المآء بشرا الخ کا پڑہنا اسطرحسے کہ لبونکو جنبش ہو
سنت ہی پس بیت الخلامین بعی اگر واسطی دافع بلیات کی آیات قرانیکو پڑہین تو کیا قباحت ہی اب حقیقت
ہین منع کرنا تلاوت ہی ان آیتونکی بیت الخلامین ویسا ہی ہے کہ کوئی شخص کہے کہ قران شریف مین شیطانکا
نام اور حائض اور نفسا کا ذکر جو اگر جابجا موجود ہی خلاف احترام اور تعظیم کی ہے اوسکو نکال ڈالنا چاہی پس جسکی
بنا اس شبہ کی او دہہ گیئی اور جہالت اس غبی کے ظاہر ہوگئی تو مین اب کہتا ہون کہ علمآء اہل سنت البتہ
خلاف احترام قران کی قائل ہین کہ عیاذا باللہ جائز رکہتی ہین کہ قران کے آیتونکو عملد میتہ پر مثاب سی لکہین
جیسا کہ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ مین ابو بکر اسکاف سے نقل کیے ہی فی من لا یسکن رعافہ فاراد ان یکتب
بدمہ علی جبہتہ شیأ من القران قال ابو بکر الاسکاف یجوز فقیل لہ لو کتب بالبول او علی جلد المیتۃ
قال لو کان فیہ شفاء فلا باس سبحان اللہ قران مجید کو جلا دینا اور پیشاب خون سی اوسکو لکہنا کیا خوب
احترام قران ہی اور ساتہہ اسکی اماسیہ پر بیجا و اہی اعتراض کرنا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا
ع عیبی بعیب خود نرسید انیمہ بدانکہ نقل خود تقیل بد اند تقیل نیست + کجا تعظیم قران مطہر + کجا
سوزیدن فرقان اکبر + زاشعیا و جسین گر قران + رواوار ند این آبلہ فرہنا قال المجتہد الحری بالتکلم
اب ہم پوچہتی ہین کہ کیا اعتقاد ہے حضرات سنیہ کا ہمقدمہ مین کہ جو مصاحف عہد ابو بکر اور عمر مین لکہی گئی
تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نے جمع لیئی تہی اور عثمان نے اون سبکو جلادیا منزل من اللہ تہی
یا نہی اگر کہو کہ منزل من اللہ اور واجب العمل تہی تو پہر کیون جلوا ڈالی گئی اور اوس مین کتنی آیتین تہین اور
کون کیا نہ درہا اور اون مصاحف محرقہ مین اور اس قران مروج مین کتنا ایر پہیر تہا اسکا بتانا
تمکو لازم ہی اسی کیا پوچہتی ہو یہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم تو جلاؤ اور ہمسی پوچہو کہ کیا ایر پہیر تہا اگر کہو کہ ایسا اختلاف
تہا کہ جیسا اختلاف قرائون قرآء سبعہ یا عشرہ کی ہے تو یہ نہین ہوسکتا اسواسطی کہ ایسا اختلاف تو
اب ہی موجود ہے پہر اسکو کیون نہ جلایا اور اوسکو جلایا اسسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف بہت تہا
اور بڑا ایر پہیر تہا پہر بتاؤ کہ وہ قران کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل
اونکی کسی جگہہ موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو وہ نقل کہان ہے اور اگر موجود نہین ہی تو

ایہ انا للہ لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا و لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید بنابر
زعوم اہلسنت کی کیونکر صحیح ہوگا قال الناصب الغوی اللئیم جب حقیقت حال قران کی حل گئی اور بنا
مغالطہ کی حل گئی تو مستفتی کی ساری سوال آپ بر آتی ہیں اور آپکے ساری جواب جاتی رہی بیان اسکا یہ ہے
کہ مصاحف محرفہ اگرچہ منزل من اللہ تہی لیکن بسبب بے ترتیبی اور انتشار و خلط قرات شاذہ اور آیات منسوخہ اور
بعض الفاظ تفاسیر کے علی الخصوص بجہت دخل ہونی دعا قنوت اور خارج ہونے معوذتین کی کہ ابن مسعود کا مذہب ہے
انکار نہیں کرتی تمام و کمال واجب العمل نہ تہی اسیواسطے جلائی گئی کہ یہود و نصاری کی طرح اختلاف نہ پڑی اور وہ
آیات متفق علیہا اتنی ہی ہیں جتنی اب ہیں اور نہ کم و زیادہ یہی تہا جواب ہے اور مصاحف محرفہ اور موجودہ میں
سوائی ان باتوں کی جنکا باتفاق فریقین ذکر ہوچکا کچھہ ہیر پہیر نہیں اختلاف بہت کم تہا اور ہیر پہیر کا نام کہیں
وہ نامرتب تہا یہ مرتب ہی بموجب کریمہ انا لہ لحافظون کی دنیا میں ہزاروں اوسکی حافظ موجود اور موافق
آیہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ الخ کی ہر ملکوں کیا ہر قریوں میں نقلیں اوسکے مشہور تلاوت سی کروروں ہیں
وجوان شاد لاکہوں بجد خوان انکو جا بجا سی زبانی یاد ہے کہول کر آنکہہ دیکہہ تو صفا + ہاتہ کنگن کو آرسی کیا ہے
قران مجید صحیفہ علی یا مصحف فاطمہ نہیں کہ خلاف لطف و اصلح غار سر من رای میں مستور ہی اور نہ تہذیب
طوسی یا کافی کلینی ہے کہ برعکس ہدایت و ارشاد صندوق تقیہ میں مہجور کہ مبادا کوئی تحریف دیکہہ کر دو ایک اعتراض
جڑ دی پہر وہ سب چہپا چہوڑنا مشکل پڑی خاصہ قران پاک کا ہی کہ کسی منافق ناپاک کو یاد نہیں ہوتا اسی باعث
نقصانکو وسیلہ اپنی عیب و بعض شی کا ٹہراتی ہیں ست جمال شاہد قران نقاب انگاہ بکشاید + کہ دار الملک ایمانرا
بیابد خالی از غوغا + اقول بفضل اللہ العلیم قولہ جب حقیقت قران کی حل گئی اقول یہ وہی سرود
سابق ہے کہ بار بار یہ غبی اوسپر فخر و مباہات کر رہا ہی حالانکہ ابطال اس تحریر کذب تخمیر کا کئی مرتبہ ہو چکا ہے
مگر اس جگہہ پر بطور تازہ ذکر کرتا ہوں کہ یہی تو بسبب انتشار خلط قرات اور آیات منسوخہ کا ہونا باعث احراق
قران مجید نہیں کیونکہ تعظیم آیات منسوخہ کی بہی واجب در فرض میں سے ہے نظیر اسی معا کی یہ ہی کہ کمال الدین
عبد الکریم محرمہ خانی فی حسن المعانی میں لکہتا ہی کہ جنب اور حائض اور نفسا کو توریت یا انجیل یا زبور کا پڑہنا اور
اوسکو ہاتہہ پر اوٹہانا گناہ ہی اسلئی کہ یہہ بہی تعظیم اوسکی بہی واجب و لازم ہی انتہی مختصرا سبحان اللہ تعظیم
توریت و انجیل وغیرہ کی واجب ہو [illegible] جلد آتین اگر قران بہی منسوخ ہو جاتیں تو اوس قران کے
تعظیم واجب نہ ہو بلکہ حدت ایمان اسقدر زور پر ہو کہ ساری قرانکو جلا دین ماشاء اللہ خلیفہ ثالث نی بہی

۳۷

کلام الٰہی

عثمان کا راز تو آیہ و مردان چنین کنند؛ اور بہی مصحف حفصہ کہ وہ منسوخ نہ تہا حالانکہ وہ بہی جلا دیا گیا اور یہ جو کہا کہ
اختلاف بہت کم تہا اور ایسا ہی کان ثم لکن وہ نامرتب تہا یہ مرتب تو فرمائی کہ نامرتب سے کیا مراد ہی اگر یہ کہی کہ اون میں مطلقا
ترتیب ہی نہ تہی تو یہ منافی ہے اون روایات اہل سنت کی کہ سابق میں مذکور ہو چکیں اور پہر مذکور ہونگی اور اگر مراد یہ ہے
کہ تمہاری ترتیب مرضی کی سا نہ مرتب تہا تو اس ترتیب کے نامرضی ہونی پر کوئی دلیل عقلی یا نقلی قایم کرو محض اپنا
زبانی کہہ دینا تہا کہ وہ نامرتب تہا یہ مرتب ہی سیطرح کفایت نہیں کرتا اور بہی کہیئی کہ مصحف ابن مسعود مرتب تہا
یا نہیں شق ثانی باطل ہی اسلئی کہ سیوطی نی اتقان میں لکہا ہی واما ترتیب السور فہل ہو توقیفی ایضا او
باجتہاد من الصحابۃ فیہ خلاف فجمہور العلماء علی الثانی منہم مالک والقاضی ابو بکر فی آخر قولیہ ومما استدل
بہ لذلک اختلاف مصاحف السلف فی ترتیب السور فمنہم من رتبہا علی النزول وہو مصحف علی کان اولہ
اقرء ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وہکذا الی آخر المکی والمدنی وکان اول مصحف
ابن مسعود البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی وغیرہ اس سی صاف معلوم
ہوتا ہی کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ میں ترتیب تہی مگر موافق نزول کے نہ تہی جیسا کہ اس قرآن مروج میں بہی ترتیب
مطابق نزول کے نہیں اب اس سے صاف بطلان کلام اس غبی کا ثابت ہوا و شق اول بہی باطل ہے اسلئی کہ خود
اس غبی نے کہا کہ وہ نامرتب تہا پس اسکو اپنی قول سی مناقضت ہوتی ہے یا سیوطی کے قول سے اور یہ دونوں
باطل ہیں بڑی تعجب کی بات ہی کہ یہ غبی لکہتا ہی کہ اختلاف بہت کم تہا اسلئی کہ روایات کثیرہ مخالفین سی ظاہر ہوتا ہے
کہ قرآن مروج الآن کل قرآن نہیں ہی بلکہ قرآن کثیر جلا ڈالی گئی جیسا کہ تفسیر در منثور میں جلال الدین سیوطی
نی روایت کی ہے اخرج ابو عبید وابن الانباری فی المصاحف عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت ما ظہر منہ انتہی
اب علماء اہل سنت کی خدمت میں معروض ہے کہ اس حدیث کو بخوبی ملاحظہ فرمائیں کہ کسقدر صاف وصریح ہے
کہ قرآن کثیر مفقود ہو گئی اور یہ ظاہر ہی کہ مفقود نہیں ہوا مگر بسبب احراق عثمان کی قولہ تلاوت سی کر دوران
پیر و جوان شاد تا کہوں ابجد خوانو نکو جا بجا سی زبانی یاد اقول یہی در منثور سی ہویدا ہو چکا کہ بہت سی آیات
قرآنی کہ مصحف عبد اللہ بن مسعود وغیرہ میں تہیں اور اس قرآن مروج میں نہیں بسبب احراق مصاحف
کی جاتی رہیں پہر اب کہو کہ وہ آیات قرآنیہ کسی یاد ہیں اور کسکا دل اون آیات کی تلاوت میں شاد ہی

٣٩

ہی ان [illegible] پڑہتی ہی [illegible] کو یاد کیا کرتی ہین کر سکی ہوتی کی جہہ اوسکو
معنی کی تقنیت نہین رکہتی کویا + پہونکی تلاوت ہی اور مکتب خانو نمین اوسکی قرارت امیانہ لفظ ہرا کے
ہین نقط لا قط + کوئی اندہی ہین کوئی کالی ہین + کوئی دہنیے کوئی جولاہی ہین + اکثرون کو ابھی ہی بس
نماز + کلہ تراویح کی پڑہنگی نماز + اور مریدون کو ہم پڑہائنگی + اپنی توقیر کو بڑہائنگی + ہونگی مشہور حافظ قران + ہونگی
سب ہمسی خورم و شادان + سب جولاہون مین ہونگی مشہور + اوٹہہ کے تعظیم سب کرینگی ضرور + سب کہینگی
کہ آؤ حافظ جی + یہان پہ تشریف لاؤ حافظ جی + جب کہ نیت ہین اسطرح ہو فساد + کیا ہوا اگر کیا جو قران یاد
اور آیہ انا لہ لحافظون کی یہ معنی نہین ہین کہ ان جولاہی جاہلون کے یاد کرنی سے محافظت قران کی ہوگی بلکہ اسسے
مراد یہ ہی کہ حکیم علی الاطلاق نی قران صامت کی محافظت قران ناطق کی سفارت سی کی ہی کہ ہر زمانہ مین ایک
معصوم مفترض الطاعۃ کو علم اوسکی الفاظ و معانی کا مطابق واقع کی ایسا عطا فرمایا ہی کہ ثقلین کے وجود کی برکت
سی عالم قایم ہی جیسا ادعیہ ماثورہ مین وارد ہی بوجودہ ثبتت الارض والسماء و بیمنہ رزق الوری و بہ یملاء
اللہ الارض قسطا و عدلا بعد ما ملئت ظلما و جورا دیکہو عظمت قران کے ہماری اعتقاد مین ہی یا تمہاری
عقیدہ مین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ قران مجید صحیفہ علی یا مصحف فاطمہ نہین الخ اقول
پوشیدہ رہنا مصحف علی بن ابیطالب علیہ السلام کا حقیقت مین لطف و اصلح ہی کیونکہ خلیفہ ثالث نے
بہت سی مصحفونکو خلاف دین اور شریعت جناب سید المرسلین کے آتش مین جلوایا اور کوئی دقیقہ خلاف احترام
قرانکا باقی نہ رکہا یہانتک کہ عبد اللہ بن مسعود کہ صحابہ کبار سی تہی بسبب دینی قران کی اونکی ہتک حرمت کی پس
اگر جناب امیر اوس قران کو مخفی نہ رکہتی تو لا محالہ وہ بہی جلایا جاتا یا مقاتلہ کرتے اور مقاتلہ کی واسطی مامور نہ تہے
اسلئی اصلح اخفا تہا اور لطف الہی وجود نبی و امام ہی اگرچہ مثل پیغمبر کے ارشاد حق سی سکوت اختیار کری
اور بعد اسکی اعلان دعوت شروع کری تو یہ کچہہ منافی لطف کے نہین جو تم پیغمبر کے سکوت کا جواب دوگی وہی ہم
امام ثانی عشر کی غیبت کا جواب دینگی اور حقیقت مین یہ طعن تمہارا متوجہ ہی طرف جناب ختمی مآب کی کہ بعد بعثت کے
ایام دراز تک دعوت سی ساکت رہی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ غار مین مختفی ہوئی اور اگر کہوگی کہ اوس اختفا کو
ہم موجب طعن نہین سمجہتی تو مابہ الفرق بیان کرو خداوند عالم کی نسبت سی کرور برس اور طرفۃ العین یکسان ہے
جب وہ اختفا غار کا خداوند تعالی نی واسطی زمانہ قلیل کے روا رکہا تو یہ اختفا مدت دراز کی واسطی ہوا تو کیا قباحت
ہی ہان تمہارا نفاق باطنی چہپا نہین تم دونو کو مذموم جانتی ہو ہماری اعتقاد مین سر من رای کا غار اور مکہ معظمہ کے

۳۹

[illegible] ... کی نسبت ہی تو کیا عیب ... مصحف اور مصحف ... [illegible]

رسالت مآب کی قبل نازل ہوئی فاصدع بما تومر کی نازل ہوئی سی پہلی اون آیات قرانیکو مختفی رکھا تہا جو اوس سے

پہلی نازل ہو چکین تہین ویسا ہی انکا جانشین قران کا قرین کلام ربانی کے محافظت اپنی خالق کے حمایت سی حالت

اخفا مین کرے ہی طعن کی کوئی وجہ جز نفاق باطنی کے ظاہر نہین ہوتی اور یہ روایت تو ترمذی مین بہی موجود ہے

کہ عبد اللہ بن مسعود کو خوش نہ آیا کہ زید ابن ثابت قرانکو جمع کرے بلکہ اکثر فرمایا کرتی تہے کہ ای اہل عراق قران کو مخفی

کر لو اور اوسی مغلول یعنی محبوس کر دو اور ظاہر نہ کرو اسلئی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ

پس مہر کرو تم تضییع قران سی انتہی موضع الحاجۃ اب حقیقت مین اخفا کرنا قران مجید کا بسبب ظلم و جور اشقیا اور ہجوم اعدا

یا اور کسی وجہ سی کہ ہم نہین جانتی موافق لطف و اصلح کی ہی **قولہ** خامہ قران پاک کا بہی اگر کسی منافق ناپاک کو یاد

نہین ہوتا **اقول** گستاخی معاف کونسی منافق تہی کہ بارہ برس ایک سورۂ بقر کی حفظ مین عرقریزی کرتی رہے

یاد نہ ہوا اور آیۂ تیمم کہ اطفال دبستان بہی جانتی ہین اوس سے بہی واقف نہ تہی وہ کون سے منافق نہ پاک تہی [illegible]

تہی اپنی ملعین سمجہہ چلئے بہت مونہہ نہ کہلوائی ہر چند کہ ایسی باتین لکہنا آداب مناظرہ سی بعید ہی مگر جب آخر شی اور [illegible]

بکار عبارت حملہ و دشنام مین ہو گی تو ادہر سی بہی خامہ جوانمرد مانند نوک نیزہ کی تیزی روانگی ہی کب رکیگا سہ

من طلب ترا انکار کردم + از خون دل لب ہار کردم + از خامۂ تیز خود بر غیبت + در صفحۂ تو چہ کار کردم + دشنام تو

دادہ مرا اگر + در قلب تو نوک خار کردم + اور بفضلہ تعالی امامیہ مین حفاظ قران مروج کی اکثر بلاد ہندوستان مین موجود

ہین کہ بی طمع تحصیل اجرت امامت تراویح کی قران کو یاد کیا ہی تا بتفسیر التفسیر بہی حفظ کر لیا ہی جس منافق کو شبہہ ہو کر [illegible]

اور پہر اگر تشیع مین شبہہ ہو تو اوسکو بہی یکہہ بس لے ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ **قال المجتہد الحری بالتکریم** اور

اگر کہو کہ مصاحف محرفہ ہرگز تو ل نہین نقد تہی اور یہی قران مروج منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین مین اور

عہد عثمانین کونسا قران تہا اور کس پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنیوالی اون

مصاحف کی اعتقاد حضرت سنیہ مین مومن تہے یا منافق اگر مومن تہے تو مومن کا کام یہ نہین کہ کوئی نیا قران بنالے

اور کہی کہ یہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہون نی پہلی قران جمع کیا تہا وہ منافق تہے اور اونکا جمع کیا

ہوا غلط تہا تو مقام تعجب ہے کہ شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقون کی لکہی نہ جلوایا اور اوسکو مقبول کہا اور

احکام شرع کی اوس سے نکالی اور نمازون مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی تو اصحاب تہے پہر حدیث اصحابی

کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم انکو یاد نہ رہی یا بالکل فراموش ہو گئی **قال الناصب الغوی اللئیم** ہمد شیخین

جواب ہی اور حضرت نی جبرئیل سی دورہ کیا تھا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح مین پڑھا جاتا تھا اور جمع
کرنیوالی اون مصحفونکی بیشک مؤمن تھی اگر کسیکو کچھہ شبہہ قراۃ شاذہ وغیرہ مین پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز
نہی شبہہ پڑا کیونکہ مؤمن کا یہ کام نہین کہ نیا قران بناوی اور شیخین نے جو اپنی عہد مین جمع کروایا بسبب محاربات
کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی فرصت ترتیب کے نملی اس باعث نامرتب جمع رہا اور احکام شرع کی
نکالنی اور نمازونمین پڑھنی کچھہ اوسپر موقوف نہ تھی بلکہ ہزارونکو یاد تھا اسی جمع نمازونمین پڑھی جاتی تھی اور
احکام شرعی نکالتی تھے ہمکو بیشک حدیث اصحابی کالنجوم یاد ہی جیسا اونہون نی کیا اور کہا ہم اونکی اقتدا کرتی ہین
تمکو البتہ یہ حدیث فراموش ہے کہ انکی اقتدا سی دور ہوا ور سوا دو چار صحابیون کے سب سے نفور ایسا نہ تو آید
چنین ہا تو کنی * اقول بفضل اللہ العلیم حق تو یہی کہ جس قران کے پڑھنی کے احتیاج تھی وہی جلادی گئی
اسلئی کہ مصحف عبد اللہ بن مسعود سی تمسک کرنا بارشاد نبوی خیر فی علم التفسیر مین وارد ہی جیسا کہ سابق مین
گذرا حالانکہ وہ قران جلادیا گیا پس اگر احتیاج اوس قران محرق کی نہ تھی تو کیون جناب سرور کائنات نی فرمایا
کہ قرآن کو تم لوگ عبد اللہ بن مسعود سی سیکھو اور اگر احتیاج تھی تو پھر کسلئی جلادیا گیا اب یہ کہنا کہ عہد شیخین اور
اوائل جناب عثمان مین اوس قران محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تھی سراسر باطل اور بیکار ہی علاوہ یہہ ہی کہ روایات
کثیرہ اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ جبتک مصحف عثمان مرتب نہین ہوا تھا اور احراق مصاحف کا وقوع مین
نآیا تھا تب تک وہی قران محرق کی تلاوت ہوتی تھی اور وہی مصاحف مقدسہ محرقہ نمازونمین پڑھی جاتی
تھی چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ مین لکھا ہی پس امر آمد کہ ہر کس بلغت خویش نخواند و ہمچنین میخواندند
تا زمان امیر المؤمنین عثمان الخ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب تک عثمان نی مصاحف متبرکہ کو نہین جلوایا
تھا تب تک وہی لغات کہ محو نہین ہوئی تھین پڑھی جاتی تھین پھر قول تمہارا کہ عہد شیخین اور اوائل عثمان
مین اون قران محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تھی کیونکر صحیح ہوگا اور یہ جو تمنی کہا کہ ہزارونکو اسی ترتیب سی
یاد تھی جو اب ہی اور حضرت نی جبرئیل سی دورہ کیا تھا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا تو یہ کئی وجہہ سی باطل ہے
اول یہ ہی کہ صاحب اتقان عایشہ سی روایت کرتا ہی کہ کانت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمن النبی صلعم
مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم نقدر منہا الا ما ہو الآن اس سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ عہد حضرت رسالتمآب
مین سورۂ احزاب دوسو آیتین تھین اور وہ سب نمازونمین پڑھی جاتی تھین اور مخفی نہین کہ لفظ کانت سے

پہاڑ کا غار ایک سا ہی دوسری مین تانہی اول کی ہی تو کیا عیب ہے ایسین کہ مصحف علے اور مصحف فاطمہ مختفی ہی جیسا کہ
رسالت آب نی قبل نازل ہونی فاصدع بما تومر کی نازل ہونی سی پہلی اون آیات قرانیکو مختفی رکہا تہا جو اس سی
پہلی نازل ہو چکین تہین ویسا ہی او نکا جانشین قران کا قرین کلام ربانی کے محافظت اپنی خالق کے حمایت سی حالت
اخفا مین کرتا ہی طعن کی کوئی وجہ جبر نفاق باطنی کے ظاہر نہین ہوتی اور یہ روایت تو ترمذی مین بہی موجود ہے
کہ عبد اللہ بن مسعود کو خوش نہ آیا کہ زید ابن ثابت قرانکو جمع کری بلکہ اکثر فرمایا کرتی تہے کہ ای اہل عراق قران کو مخفی
کرلو اور اوسی مغلول یعنی مجبوس کرو اور ظاہر نہ کرو اسلئی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی **ومن یغلل یات بما غل یوم القیمة**
بس ہم بہتر کرو تم تضییع قران سی انتہی موضع الحاجة اب تحقیق ہی اخفا کرنا قران مجید کا بسبب ظلم وجور اشقیا اور ہجوم اعدا
یا اور کسی وجہ سی کہ ہم نہین جانتی موافق لطف و مصلحت کی ہی **قولہ** خامہ قران پاک کا پہر یکہ کسی منافق ناپاک کو یاد
نہین ہوتا **اقول** گستاخی معاف کونسی منافق تہی کہ بارہ برس ایک سورہ بقر کی حفظ مین عمر فریری کرتی رہی
یاد نہ ہوا اور آیہ تیمم کہ اطفال دبستان بہی جانتی ہین اوس سے بہی واقف نہی وہ کون سے منافق ہے پاک بہی تو
تہی اپنی ولیمین سمجہ جلئے بہت سو نہہ نہ کہلوائی ہرچند کہ ایسی باتین لکہنا اداب مناظرہ سی بعید ہی مگر جب آخرش اوہر
ابکا عبارت مجلہ دشنام مین ہوگی تو اوہر سی بہی خامہ جوانمرد مانند نوک نیزہ کی تیزی روانگی ہی کب رکیگا سے
من طلب تر انگار کردم + از خون دل لت بہار کردم + از خانہ تیر خود بر غیبت + در صفحہ توجہ کار کردم + و شنا تو
داده مرا اگر + در قلب تو نوک خار کردم + اور بفضلہ تعالی امامیہ مین حفاظ قران مروج کی اکثر بلاد ہندوستان مین موجود
ہین کہ بی طمع تحصیل اجرت امامت تراویح کی قران کو یاد کیا ہی ایسترین التفسیر بہی حفظ کرلیا ہی جس منافق کو شبہہ ہو
اور پہر اگر تشیع مین شبہہ ہو تو اوسکو بہی یکہہ سن لے ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ **قال المجتہد البحری یا الکریم** اور
اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز مقول بن تقدیر نہی اور یہی قران مروج منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین مین اور در
عہد عثمان کونسا قران تہا اور کس پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنیوالی اون
مصاحف کی اعتقاد حضرت سنیہ مین مؤمن تہی یا منافق اگر مؤمن تہے تو مؤمن کا کام یہ نہین کہ کوئی نیا قران بنالے
اور کہی کہ یہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہون نی پہلی قران جمع کیا تہا وہ منافق ہے اور او نکا جمع کیا
ہوا غلط تہا تو مقام تعجب ہے کہ شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقون سی لیکے نہ جلوایا اور اوسکو مقبول کہا اور
احکام شرع کی اوس سے نکالی اور نمازون مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی تو اصحاب تہے پہر حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد ہی یا بالکل فراموش ہوگئی **قال الناصب الغوی اللئیم** عہد شیخین

۴۰

۹۱

شیخین اور اوائل جناب عثمان مین اوس قرآن محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تہی ہزارون کو قرآن اسی ترتیب سے یاد تہا

جواب ہی اور حضرت نی جبرئیل سی دورہ کیا تہا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین پڑہا جاتا تہا اور جمع

کرنیوالی اون مصحفون کی بیشک مؤمن تہی اگر کسیکو کچہہ شبہہ قراءۃ شاذہ وغیرہ مین پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز

اپنی شبہہ پر نہ اڑا کیونکہ مؤمن کا یہ کام نہین کہ نیا قرآن بناوی اور شیخین نے جو اپنی عہد مین جمع کر دیا بسبب محاربات

کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی فرصت ترتیب کے نملی اس باعث نامرتب جمع رہا اور احکام شرع کی

نکالنی اور نماز و نین پڑہنی کچہہ اوسپر موقوف نہ تہی بلکہ ہزارونکو یاد تہا اسی طرح نماز و نین پڑہی جاتی تہی اور

احکام شرعی نکالتی تہے انکو بیشک بحدیث اصحابی کالنجوم یاد ہی جیسا اونہون نی کیا اور کہا ہم اونکی اقتدا کرتی ہین

تمکو البتہ یہ حدیث فراموش ہے کہ انکی اقتدا سی دو رہو اور رہو اونہی چار صحابیون کے سبب سے نفور ع ایہا زتو آید

چنین ہا تو کنی ∴ اقول بعون اللہ العلیم حق تو یہی کہ جس قرآن کے پڑہنی کے احتیاج تہی وہی جلادی گئے

اسلئی کہ مصحف عبد اللہ بن مسعود سی تمسک کرنا بارشاد نبوی تجیر فی علم التفسیر مین وارد ہی جیسا کہ سابق مین

گذرا حالانکہ وہ قرآن جلادیا گیا پس اگر احتیاج اوس قرآن محرق کی نہ تہی تو کیون جناب سرور کائنات نی فرمایا

کہ قرآن کو تم لوگ عبد اللہ بن مسعود سی سیکہو اور اگر احتیاج تہی تو پہر کسلئی جلادیا گیا اب یہ کہنا کہ عہد شیخین اور

اوائل جناب عثمان مین اوس قرآن محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تہی سراسر باطل اور بیکار ہی علاوہ یہہ ہی کہ روایات

کثیرہ اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ جبتک مصحف عثمان مرتب نہین ہوا تہا اور احراق مصاحف کا وقوع مین

نہ آیا تہا اوس وقت تک وہی قرآن محرق کی تلاوت ہوتی تہی اور وہی مصاحف مقدسہ محرقہ نماز و نین پڑہی جاتے

تہی چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ مین لکہا ہی پس امر آمد کہ ہر کس بلغت خویش بخواند و ہمچنین میخواندند

تا زمان امیر المؤمنین عثمان الخ اس سے بہی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب تک عثمان نی مصاحف متبرکہ کو نہین جلوایا

تہا اوس وقت تک وہی لغات کہ محو نہین ہوئی تہین پڑہی جاتی تہین پہر قول تمہارا کہ عہد شیخین اور اوائل عثمان

مین اون قرآن محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تہی کیونکر صحیح ہوگا اور یہ جو تمنی کہا کہ ہزارونکو اسی ترتیب سی

یاد تہی جواب ہی اور حضرت نی جبرئیل سی دورہ کیا تہا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تہا تو یہ کئی وجہہ سی باطل ہے

اول یہ ہی کہ صاحب اتقان عائشہ سی روایت کرتا ہی کہ کانت سورۃ الاحزاب تقرء فی زمان النبی صلعم

مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم نقدر منہا الا ما ہو الآن اس سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ عہد حضرت مین تمام

مین سورہ احزاب دو سو آیتین تہین اور وہ سب نماز و نین پڑہی جاتی تہین اور مخفی نہین کہ لفظ کانت سے

ثبوت دوام و استمرار ہوتا ہی جیسا کہ عبد الحق دہلوی وغیرہ کی تصریح کی ہے اور تحجب تعلیقہ کی ایسا اللہ تعالی
بخوبی ثابت ہوگا پس نسخ یہ بہی تو ہم اوٹھہ گیا کہ بعض عہد حضرت مین اسکی تلاوت ہوتی تہی پہر منسوخ ہوگئی علاوہ اسکی
کتب اہل سنت سی معلوم ہوتا ہی کہ جبتک عثمان نی قرانکو مرتب نہین کیا تہا اور باقی مصاحف مقدسہ کو نہین جلایا تہا
تب تک وہ سب آیتین کہ جو اس قرآن مین بیچ سورہ احزاب کے نہین ہین پڑہی جاتی تہین دوسرے یہ کہ تم بتاؤ کہ عبد اللہ بن
مسعود وغیرہ کہ جنہون نی مصاحف کو جمع کیا تہا کس پر عمل کرتی تہے اگر یہ کہو کہ اسی پر عمل کرتی تہی تو یہ نہین ہو سکتا
اسلئی کہ اگر اس ترتیب پر وہ لوگ عمل کرتی تو جمع کرنا اونکا مصاحف کو بیکار ہو جاتا اور اس قرآن مروج مین اور اونکی مصاحف
مین کیا فرق رہتا اب معلوم ہوا کہ اونکا عمل اس قرآن مروج پر نہ تہا پس قول تمہارا کہ اسی ترتیب پر عمل کیا جاتا تہا بے
دلیل ہی تیسری یہ کہ بہت سی آیات قرانی ہین کہ قریب زمانہ وفات اونکا نزول ہوا ہی اوس سے کیونکر ہزارون نے
یاد کیا مان یاد کرنا قران کا علی سبیل التوزیع البتہ مسلم ہی مگر یہہ کچہہ مفید خصم نہین چوتہی یہ کہ روایات کثیرہ مخالفین سے
ثابت ہوتا ہی کہ قران کئی بار مجتمع ہوا پس قرآن مروج کی ترتیب کو معتبر قرار دینا اور کہنا کہ حضرت نی جبرئیل
سی موافق اسی ترتیب کے دورہ کیا اور باقی مصاحف کے ترتیب کو نامعتبر کہنا بغیر کسی دلیل عقلی یا نقلی کے کب مسلم
ہی کوئی دلیل تمہاری پاس اسکی ہے کہ حضرت نی موافق اسی ترتیب کے دورہ کیا تہا ہو تو پیش لاؤ قولہ اور شیخین نے
جو اپنی عہد مین جمع کروایا بسبب محاربات کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی فرصت ترتیب کی نہ ملی اقول
مخفی نہ رہی کہ محاربات میدان جنگ مین تو شاید نہ ہوگا کہ جو لغت جناب رسالتمآب مین صادق قدم و معرکہ ہیجا مین ثابت
قدم ہو اور شیخین تو ہمیشہ ایسی معرکہ سی منہزم ہی ہین دیکہو امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہا ہی و من المنہزمین
عمر الا انہ لم یکن من اوائل المنہزمین ولم یبعد بل ثبت علی الجبل الی ان صعد النبی صلعم ومنہم ایضا
عثمان مع رجلین من الانصار یقال لہما سعد وعقبہ انہزموا حتی بلغوا موضعا بعیدا ثم رجعوا بعد
ثلثۃ ایام فقال لہم النبی صلعم لقد ذہبتم فیہا عریضۃ پس جو شخص کہ عادی فرار کا ہوگا کیونکر معرکہ جنگ مین
حاضر ہو کر فتح کریگا اب اگر یہ کہو کہ جنگ مین ذرا سی فرصت نہین ملتی تہی تو یہ البتہ ہو سکتا ہی مگر یہہ توجیہ
بکار آمد اہل سنت نہین ہو سکتی اور حروب و مجاہدات جو عہد خلافت شیخین مین واقع ہوئی در حقیقت تجویز
اوسکی اور تجہیز افواج کی بموجب اشارہ جناب امیر علیہ السلام کی ہوا کرتی تہی حضرت کے وجود ذیجود کی برکت سی
یہ سب فیوض ظاہر ہوئی یہانسی واضح ہوا کہ وجود امام کا لطف الہی ہے قال المجتہد البحری بالتکرم
اور فرمائی کہ جناب رسالتمآب نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی کہ مین تم مین چہوڑتا ہون کتاب اللہ اور

۴۲

یہ قران مروج ہی تو یہ عہد عثمان مین مروج ہوا او سوقت کہان تہا اور وہ قران جو جلا دیگئی وہ تو منزل من اللہ
نہ ہی تو پہر اہلبیت اور قرآن مین عہد عثمان تک جدائی لازم آتی ہے شاید اسی حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رکہدیا کہ عہد
عثمان سے اسمین آپسمین جدائی نہو گی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہ فقرہ شریفہ کی کہ مین چہوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہلبیت کو
کسطرح کروگی **قال الناصب الغوی اللئیم** سبحان اللہ حدیث وصیت کو خوب سمجہی اگر اسکی یہی معنی ہین
تو نسبت بمذہب شیعہ انقلاب عظیم پیدا ہوگا کیونکہ باعتراف ملازمین ور بنا بر تصریح صاحب حق الیقین کے
ثابت ہی کہ قران کامل کہ جسکو جناب امیر علیہ السلام نی جمع کیا تہا امام غائب کی پاس غائب ہی جب وہ
ظہور فرمائینگی تو یہ بہی نکلیگا اسصورت مین جبتک جناب امیر نی جمع کیا تہا اور جبکہ جمع کرکی غائب کردیا تو اس
مابین مین اور بعد کردینی کے گیارہوین امام تک بہی جدائی لازم آتی کیونکہ ائمہ ہدیٰ تو اسی قرآن کو پڑہتی پڑہاتی
لکہتی لکہاتی آئی ہرگز قرآن مفقود کا انکی پاس اثر بہی موجود نہ تہا تا بحدیکہ بنا بر زعوم شیعہ حضرت امام حسن عسکری
کی تفسیر اسی قران موجود پر ہے اب گویا کسی اپنی پاؤن پر تیشہ مارا اور کسی ثقلین مین تفرقہ ڈالا شاید اسمین یہ فقرہ
رکہدیا ہوگا کہ عہد امام غائب سے اسمین جدائی نہو گی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہ عبارت شریفہ کی کہ مین چہوڑتا ہون
تم مین کتاب اللہ اور اہلبیت کسطرح ممکن ہوگی اسواسطی کہ کتاب اللہ کا ظہور اوسوقت اگر مسلم ہو تو بیچ کے
اہلبیت اوسوقت کہان ہونگی فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا لشی عجاب اس جگہہ خاطر دریا مقاطر موجزن
ہی کہ اس لہبیث مین دوچار باتین متعلق حدیث ثقلین کے لکہون اور معنی لن یفترقا کی بخوبی بیان کرون
مگر طوالت کلام و غرائب مقام رخصت نہین دیتی اسلئی اتنی ہی پر کفایت کی سمجہہ والیکو ایک سطر کافی ہے اور
ناسمجہہ کو دفتر بہی نہین وافی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **اقول بفضل اللہ العلیم** سچ ہے
کہ ہر چیزی دگر آماس چیزی دگر ست با ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہی کہ مضمون کلام صداقت انجام جناب
مجتہد علام خاطر خطیر مجیب مین منتقش نہوا کیونکہ یہہ کلام جناب سلطان العلماء کا باعتبار شق ثانی یعنی درصورت
نہ ہونی مصاحف محرقہ کی منزل من اللہ ہی یعنی جسوقتیکہ مصاحف محرقہ منزل من اللہ نہ ٹہری اور یہ قران مروج
اسطرح کی ترتیب و ہیئت سی عہد نبوی مین نہ تہا تو پہر عہد عثمان تک احد الثقلین مین جدائی لازم آتی وہ یہہ
کلام کیسا متین اور مربوط اور مقدمات اسکی کیسی مدلل اور مبرہن ہین مگر اس غبی کی سمجہہ مین کچہہ آیا اس جہت سے
اسنی عبث ناظرین کو دردسر دیا لا محالہ ضرور ہوا کہ اسکی اوہام کو مفصل رد کرکی اسکو دکہادین کہ کیسا نامعقول

۴۳

جس قرآن کو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا تھا وہ امام غائب کے پاس غائب نہیں ہے حاضر ہے تمہارے پاس ہے البتہ
ہے قولہ اس صورت میں جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے جمع نہ کیا تھا اقول مخفی نہیں کہ یہاں جمع کرنے سے مراد اوراق
میں لکھنا ہے اور یہہ معنی حدیث معیت کے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہاں افتراق سلب باعتبار علم کی ہے نہ باعتبار کتابت
کے اور روایات اہل سنت سے جو ثابت ہے کہ جمیع آیات قرآنی بفور نزول جناب امیر حفظ کرتے معانی اوسکے پیغمبر سے
دریافت کرکے یاد کرلیتے تھے اور مراد الٰہی مدینۃ العلم سے باب العلم تک پہونچ جایا کرتی تھی وہ سب ابتدائے روز نزول تا آخر عمر
حضرت کے سینہ مبارک میں اور خزینہ حافظہ میں مجتمع تھا کبھی اوس سے افتراق نہیں ہوا تو کوئی ایسا زمانہ نہیں ہوا
کہ قرآن حضرت کے ساتھ بطور جمع نہ رہا ہو علاوہ اسکے کہتا ہوں کہ اگر جمع کرنے سے کتابت مراد ہو تو خود جناب
رسالتمآب کا افتراق قرآن سے لازم آتا ہے کیونکہ تمہارے اعتقاد میں پیغمبر کے زمانہ میں قرآن اس ترتیب و ہیئت مجموعی
سے نہیں لکھا گیا تھا یہ فضیلت عثمان کو حاصل ہوئی تو چاہیے کہ پیغمبر خود متفرق ہوں اہلبیت کے افتراق میں کیا
کلام رہا وہو کما تری **قولہ** اور جبکہ جمع کرکے غائب کر دیا **اقول** حضرت نے غائب نہیں کیا بلکہ علی روس الاشہاد
میں حاضر کیا لوگوں نے بسبب شومی نفس کے قبول نہ کیا تب حضرت نے فرمایا کہ پھر تم اسکو نہ دیکھو گے تا ظہور قائم آل
محمد اسکے معنی یہ ہیں کہ تم سے تمہارے شامت اعمال نے مشاہدہ اوس مصحف کا مفقود کر دیا نہ کہ اون حضرت کے
پاس یا اونکے اوصیا کے پاس سے غائب ہے ہو **قولہ** تو اس بات میں اور بعد غائب کر دینے کے گیارہ ہوں امام تک جدائی لازم
آئی **اقول** مطلقاً جدائی لازم نہیں آئی جیسا ہم بیان کر چکے ہاں ایسے کلام واہی سے تمہاری بد فہمی و ادراک
سے البتہ لازم آئی ہے ۵ نہ فروعت محکم آمد نہ اصول * شرم بادت از خدا و از رسول * **قولہ** کیونکہ ائمہ ہدی
اسی قرآن کو پڑھتے لکھتے لکھاتے آئے **اقول** اس قرآن کے پڑھنے پڑھانے لکھنے لکھانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن صحیح
مطابق تنزیل کا علم اونکو نہ رہا ہو یا جو مصحف بخط جناب امیر صحیح و درست لکھا گیا ہے وہ اونکے پاس حاضر نہ ہو
و من ادعی فعلیہ البیان **قولہ** ہرگز انکے قرآن کا اثر بھی موجود نہ تھا **اقول** اس دعوی باطل پر کیا دلیل ہے اور
بینہ دعوی کرنا کسقدر مدعی کے واسطے موجب تذلیل ہے اب بھی کچھ دلیل ہو تو لاؤ نہیں تو اس بیہودہ گوئی سے
باز آؤ **قولہ** تا بجدیکہ بنا بر مزعوم شیعہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام الخ **اقول** غیر مرۃ ظاہر ہو چکا ہے کہ امامیہ
کے عقیدہ میں تا ظہور قائم آل محمد علیہم السلام اسی قرآن پر عمل اور اسی سے استدلال واجب ہے بلکہ اسکے
قرأت کی نماز باطل ہے پھر اس عقیدہ سے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر کو اسی قرآن کی موافق

جس سے افتراق ثقلین کا لازم آئی **قولہ** اب سنی اپنی پاؤن پر تیشہ مارا **اقول** ہمنی **قولہ** اور سنی ثقلین

مین تفرقہ ڈالا **اقول** شیطان نی تمہاری گمان مین **قولہ** شاید اسمین یہ فقرہ رکھا ہوگا کہ عہد امام غائب

سی اسمین جدائی لازم نہ آئیگی یاد رہے حوض کوثر **اقول** یہان آپنے اپنی دانست مین بڑا کام کیا ہی کہ گویا تطبیب

دوام کیا مگر ہمنی تو پہلی سے آپکا کام تمام کیا آپنی عبث ایسی امور پر اقدام کیا ۵ گیرم کہ مار چوب کنند تن شکل مار +

کو زہر بہر دشمن کو مہرہ بہر دوست + **قولہ** مگر توجیہ عبارت کے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہلبیت

کسطرح ممکن ہوگی **اقول** تمہاری مسلمات پر توجیہ حدیث شریف کے عبارت کے صاف ہی کہ کتاب اللہ نام

ہی کلام نفسی قدیم کا کہ وہ قائم نہین ہوتا مگر ذات کی ساتھ اور ہماری طریق پر کلام ربانی اصوات و حروف حادثہ

و الہ مراد الٰہی ہین کہ قدرت کبریائی نے لوح محفوظ سی جبرئیل پر القا کیا اور جبرئیل کی تبلیغ سی خاتم النبیین کے

ضمیر انور مین منتقش ہوا اور حضرت نی اپنی وصی کو تعلیم فرمایا اور اسیطرح اوصیائی ایک دیگر کو تعلیم کیا کسی وقت

کی ذہن سے متفرق نہین ہوا اور نہ ہوگا اس بیان سے پیغمبر کا اہلبیت کو اور قران کو یکدیگر کے معیت کے

ساتھ چھوڑنا اور دونو کا آپسمین دایما مقترن غیر متفرق رہنا ایسا واضح ہوا کہ جیسا نصف النہار مین آفتاب

درخشان کو آنکھہ والی دیکھتی ہین جو آنکھہ نہین رکھتی وہ تم سے کور مادر زاد ہین انکو نور خورشید سی بجز

بیحاصلی کے کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور عمی نام ہی عدم البصر عما من شانہ انیکون

بصیر انکا اور بصیرت تمہاری شان سی نہین تم احجار و اشجار مین داخل ہو تمہاری شان مین ہم یہہ نہین کہتے

فاعتبروا یا اولی الالباب تمہاری حق مین وہی آیہ صادق ہی صم بکم عمی فہم لا یرجعون **قولہ** اس جگہہ خاطر

دریا مقاطر موج زن ہی **اقول** اب اس کلام بیمعنی اور دعوے لا یعنی کا محل نہین رہا اب یہہ گنگا آپکی بہانے

نہ بہی گی منبع اسکا خشک ہوا آپکی مقال کا تر و خشک بطلان کے سمندر مین بہگیا بڑا آپکا پار نہ لگا ہمنی آپکا

لنگر کاٹ دیا دیکھی آپکے ناو مجہدار مین ڈوب گئے اسپر بہی اگر آپ قعر ضلالت سی نہ نکلی ہون تو دوسرے

تقریر سنیے اگرچہ مین خوب جانتا ہون کہ یہ لاتی آپ آپ کی گوش حق نا نیوش کو گوارہ نہین ہو سکتا اور

آپ کو بیاد ضلالت سی باہر آنا اور گرداب عناد سی بچنا بمقتضائے آیہ وافی ہدایہ ختم اللہ الخ ممکن نہین مگر از اتمام

حجت کیواسطی دوسری عبارت توضیح اسکا کرتا ہون کہ اسمین حدیث شریف سی کئی باتین ظاہر ہوتے ہین

اول یہ کہ متمسک کرنا اہلبیت اطہار سی واجب ہے اور جو شخص کہ دامن ان حضرات سی کہ بیشک بادبان کشتی

۴۵

اور شافعی واشباہ ہم ہیں سفینہ نجات سے متخلف ہو کی محیط ضلالت میں غوطہ زنان اور باد مخالف میں مانند بگولہ
کی پریشان ہیں دوسری یہ کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرمان روای بحر و بر امام ثانی عشر ہماری زمانہ کی امام
بحق حی و قایم بامر اللہ ہیں کیونکہ اگر وجود ذی جود اون معصوم کا متعطشان زلال زندگانی کو اپنی فیض کے آب
حیات سے سیراب نہ فرماتا تو خالی ہونا زمین کا حجۃ اللہ سے اور اہلبیت و قرآن میں افتراق لازم آتا اور کلام مخبر
صادق کی صدق میں کلام ہوتا و انہ محال بدلالۃ ہذا الحدیث نظم قطع انکس آنکہ مکہ و بطحا + زمزم و بوقبیس و خیف
و منی + حرم و حل و بیت و رکن حطیم + ناودان مقام ابرہیم + مروہ مسعی صفا حجر عرفات + طیبہ و کوفہ کربلا
و فرات + ہر یک آمد بقدر او عارف + بر علو مقام او واقف + قولہ اسی لپیٹ میں دو چار باتیں متعلق
حدیث ثقلین کے لکھوں اقول مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کیا حدیث ثقلین کی لپیٹ میں خلفا
کی خلافت ثابت کیا چاہتے ہو یہ نہ ہو سکیگا این الثریا من الثری قولہ او معانی لن یفترقا کی بخوبی بیان کرون
اقول ازل سے تمہارا تفرق عقل سے ہوچکا ہے تم لن یفترقا کی معنی کیا بیان کروگے قولہ مگر طوالت کلام
رخصت نہیں دیتی اقول البتہ کلام نا مربوط کی طوالت ہر مقام میں غریب ہے ورنہ اس مقام سے حدیث ثقلین
کو کچھ غرابت نہیں قولہ اہلسنت اتنے ہی پر کفایت کی اقول اب تک تو تمنے کچھ کہا نہیں کفایت کس پر کے
تو نہ سمجھنے والی کو ایک سطر کافی ہے اقول اگر تم کچھ بھی سمجھتے تو ایسا بیہودہ نہ بکتے اور البتہ جناب مجتہد العصر کا
کلام سمجھ کر تحسین کرتے اور یہ کہتے کہ سمجھنے والی کی ایک سطر کافی اور نا سمجھ کو دفتر بھی نہیں وافی قال
المجتہد الحری بالتکریم اور ابن عبد البر مالکی نے کتاب استیعاب میں محمد ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ جب
لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی تو جناب امیر نے بیعت میں تاخیر کی اور اپنی گھر میں بیٹھ رہے ابوبکر نے کہلا بھیجا
کہ کیوں دیر کی تمنے میری بیعت میں آیا کراہت کی تمنے میری امارت اور خلافت سے پس فرمایا حضرت نے کہ
کراہت تو نہیں کی میں نے لیکن قسم کھائی ہے میں نے کہ نہ اوڑھونگا اپنی ردا کو سوائے وقت نماز کی جبتک جمع کرون
قرآن کو کہا ابن سیرین نے مجھے روایت پہونچی مجھے کہ آنحضرت نے جمع کیا قرآن کو موافق اوسکی کہ نازل ہوا
تہا اور اگر ملتا وہ مصحف تو البتہ اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا اور اوسکے قریب دوسری روایت عبد الرزاق
کی اسناد سے اوسی کتاب میں مذکور ہے قال الناصب الغوی اللئیم ملا علی قاری نے مرقات میں
لکھا ہے کہ یہ خبر ضعیف ہے اسواسطے کہ بسند حسن ثابت ہے کہ جناب حضرت امیر فرماتے تھے اعظم الناس فی المصاحف

معارض ہو تو اوسکی معارضہ میں شرط ہی کہ متعارضان ضعف اور قوت میں برابر ہوں پھر اوسی کتاب میں لکھا ہی کہ بر تقدیر
صحت مراد جمع سی حفظ بر اسبہی یا جمع بانفراد ہ لیکن جمع ابوبکر کا اجماعی ہے کہ احتمال زیادتی اور نقصان مفقودین
کا نہیں رکہتا اور اسی جہت سی جناب امیر نی حضرت ابوبکر کی جمع کو پسند اور کلمہ دعا سی جو پسند کیا +

اقول بفضل اللہ العلیم ملا علی قاری کا کہنا ہمیں عجب ہی یا تمیز جہالت اونکی تسنن میں ابن سیرین
ہرگز نہیں سی مگر کلمۃ الحق جو نورانی اوسکی زبان پر جاری کیا تو ملا علی قاری سکے ضعیف کہنی سے ضعیف
نہیں ہو سکتا خصوصا ایسی حالت میں کہ روایات کثیرہ اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ جناب ولایت مآب نے قرآن کو
موافق نزول کے جمع کیا اول یہ کہ فتح الباری میں علی علیہ السلام سی روایت ہی انہ جمعہ علی ترتیب النزول
بحیث یعلم منہ الناسخ والمنسوخ و لو کان موجود الاستبان فیہ علم کثیر دوسری یہ کہ اتقان میں ہے
قلت قد ورد من طریق اخری فاخرج ابن اشتہ فی فضائلہ حدثنا بشر بن موسی ثنا ہوذہ بن
خلیفہ ثنا عون عن محمد بن سیرین عن عکرمہ قال لما کان بعد بیعۃ ابی بکر قعد علی بن ابی طالب
فی بیتہ فقیل لابی بکر قد کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرہت بیعتی قال لا واللہ
قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی
الا لصلوۃ حتی اجمعہ قال لہ ابو بکر فانک نعم ما رأیت انتہی اب معلوم ہوا کہ جمع کرنا قرآن کا
نسبت جناب ولایت مآب کی کچھہ طریق ابن سیرین پر موقوف نہیں بلکہ دوسری طریق سے بہی منقول ہے
پس ضعیف کہنا اس حدیث کو سراسر جہالت سی ہے تیسری یہ کہ جلال الدین سیوطی نی مقام اختلاف ترتیب
سور میں کہ آیا وہ توقیفی ہے یا اجتہاد صحابہ ہی سے قول اجتہاد کو تقویت دی ہے اور اسطرح سی اتقان میں
لکہا ہی ومما استند بہ لذلک اختلاف مصاحف السلف فی ترتیب السور فمنہم من رتبہا علی
النزول وہو مصحف علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم نون ثم المزمل ثم تبت ثم الکوثر ثم
التکویر وہکذا الی آخر المکی والمدنی وکان اول مصحف ابن مسعود البقرۃ ثم النساء ثم
آل عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی وغیرہ الخ اسطرح سی سیوطی نے تحبیر فی علم التفسیر
میں بہی لکہا ہی غرض کہ جناب امیر علیہ السلام کا قرآن کو جمع کرنا موافق نزول کے ایسا ثابت ہی کہ اسمیں انکار کی
گنجائش نہیں پس حقیقت میں ملا قاری نی جو مرقات میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا خالی ضعف

۲۷

ہی ہو اول بن جمع کتاب اللہ جل لانکہ پہلی معلوم ہو چکا کہ عہد کرامت مہد نبوی مین چار شخصون نے قران
کو جمع کیا اور اون چارون مین صدیق کا کہین ذکر نہین تو پہر وہ اول جمع کرنیوالی قران کے کیونکر ٹہری اگر یہ
کہ بعد وفات جناب سرور کائنات کی پہلی جس شخص نے کہ قران کو جمع کیا وہ ابو بکر صدیق ہی تو مین کہونگا کہ
ابہی روایات معتمدہ سی ثابت ہو چکا کہ جناب ولایتمآب نی قران مجید کو مقارن رحلت جناب رسالتمآب کی جمع
کیا کہ اس سے اولیت بہ نسبت جناب امیر علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہی اب فوت ہوئی روایت ابن سیرین کی
اور ضعف ثابت ہوا قول فاریکا **قولہ** لیکن جمع کرنا ابو بکر کا اجماعی ہے کہ احتمال زیادتی او نقصان معتمدین کا
نہین رکہتا **اقول** مخفی نرہی کہ احتمال بلکہ یقین نقصان کا ابو بکر کی قران جمع کرنی مین ہی اول یہ کہ صاحب
جامع الاصول نی صحیح بخاری اور ترمذی سی نقل کیا ہی کہ محصل اوسکا یہ ہی کہ جب زید ابن ثابت نی بامر
ابی بکر و عمر کی مبادرت کی کہ قرانکو جمع کری تو وہ کہتا ہی کہ ہم تفحص او تجسس قرانکا کرتی تہی رقعون پانسا جہانے
خرما مین یا سنگہای سفید مین یا سینہ ہای مردم مین جس جگہ کہ باقی تہے لکہی تہے یہانتک کہ پایا ہمنی آخر سورہ
توبہ کو ابو خزیمہ انصاری کی پاس اور سوا اوسکی کسی دوسیر کے پاس مینی اوسکو نہین پایا اور آخر اوسکا یہ ہی لقد
جاءکم رسول من انفسکم زید ابن ثابت کہتا ہی کہ وہ قران رہا پاس ابی بکر کی اور بعد اوسکی رہا وہ قران پاس
عمر فاروق کے اور بعد اوسکے رہا حفصہ اونکی دختر کی پاس انتہی ملخصا اب مین کہتا ہون کہ خبر آحاد مفید یقین ہو سکتے
اور روایت مذکورہ سی مفہوم ہوا کہ فقط زید ابن ثابت کی کہنی سی ابو بکر اور عمر نی یقین کیا کہ یہ قران ہی اور دو
شیخین نی ایسی امر اہم کو ایک شخص کے سپرد کیا اور بہی زید بن ثابت نی فقط ابی خزیمہ انصاری کی کہنی سے
آخر سورہ توبہ کو قران مین داخل کیا علاوہ اسکے کہتا ہون کہ جب عبد اللہ ابن مسعود نی قران جمع کردہ
زید ابن ثابت کو مصحف اور بہتر نہین جانا تو ثبوت اجماع کا صحابہ مین اہل سنت کی نزدیک کیونکر ہو سکتا ہی
پس جبکہ معلوم ہوا کہ اثبات قرانیت اہلسنت کے نزدیک تواتر پر ہے جمع کرنی عثمان کی مشکل ہے تو احتمال زیادتی
و نقصان کا بہی جمع ابو بکر مین متطرق ہے دوسری یہ کہ اتقان مین ہے واخرج ابن ابی داؤد عن طریق
یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب قال قدم عمر فقال من تلقی من رسول اللہ صلعم شیئا من القرآن فلیأت به
وكانوا يكتبون ذلك في الصحف والالواح والعسب وكان لا يقبل من احد شيئا حتى يشهد
شهيدان الخ اور بہی اوسی کتاب مین ہی اخرج ابن ابی داؤد ایضا عن طریق ہشام بن عروة عن ابیه

۴۸

ابیه ان ابابکر فی العمری لزید اقعد علی باب المسجد فمن جاءکما بشاهدین علی شئ من کتاب الله
فاکتباه رجاله ثقات مع انقطاعه انتہی پس جبکہ قران کی جمع کرنی اور اوسکی یقین ہونی مین یہ حال ہوا کہ
فقط دو گواہ جسکو کہدین وہ قران ہوجای تو پھر اثبات تواتر کا کیونکر ہوسکتا ہی دیکھی باب مدینہ علم کو کہ موافق
اپنی علم کی بغیر کسی گواہ و استشارہ کی قران کو موافق نزول اسکے جمع کیا مگر تم لوگون نی اپنی شامت اعمال سے
اوس قرانکو قبول نہ کیا اگر قبول کرتی تو کاہی کو ورطہ جہل مین پڑتی دیگر یہ کہ نزول قران کا سات احرف پر
یعنی سات لغت پر بروایات کثیرہ سابقہ اور آیہ سے ثابت ہی اور نہ ہونا چہہ لغات کا مصحف ابی بکر مین روشن ہے
جیسا کہ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ مین لکھا ہی کہ عثمان نے اونہین لغات کو قرار دیا کہ زید بن ثابت نے
بامر ابی بکر و استصواب عمر کے جمع کیا تھا اور باقی لغات کو محو کردیا انتہی محصلہ اس سے ظاہر ہوا کہ چہہ لغتین مصحف
ابی بکر سے نکال دی گئین اب معلوم نہین کہ احتمال نقصان او رکسی کہتے ہین قال المجتہد الحری بالتکریم
اب ہم پوچھتی ہین کہ وہ قران کہان گیا اور کس جگہہ غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا
عالم ہی یا نہین اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک مین اور کس شہر مین ہی اور بعضی سوال کہ تمنی ہمسی کیی ایسے
ہمسی بہی کیی جاتی ہین اوسکا جواب تمپر لازم ہی قال الناصب الغوی اللئیم یہ سوال فرع ہی صحت
روایت ابن سیرین کا حالانکہ جب وہ روایت مخدوش ٹہری تو اب سوال کے گنجایش نہ رہی بلکہ بنا بر زعم
علامہ زمان والا کی مستفتی کا سوال او رجلایا گیا کہ وہ پوچھیگا کہ یہ قران حاضر اوس قران غائب کا عین ہے
یا غیر اگر عین ہی تو پھر ناقص ہونیکی کیا وجہہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نی کیون اسکو زمین پر پھینک مارا اور جدا رکھے
اسمین اور اہلبیت مین کہان لازم آئی اور اگر غیر ہی تو کیون نماز وغیرہ پڑہتی ہو اور اسپر عمل کرتی ہو اوس قرانکو
کیون نہین ڈہونڈہتی اور ائمہ علیہم السلام نی کیون اوسکو ظاہر نہ کیا اور بے نشان رکھا قران پڑہنی پڑہانیکو آیا
تہا یا رکھنی اور چھپانیکو اسصورت مین چھپانا اور جلانا دونو برابر ہی ہمپر جو سوال وارد تہی لفظ بلفظ دفع کئی اب
پر جو عاید ہی مع سوالات مستفتی کی حرف بحرف دفع کیجیی بری تقیہ کی نہ لیجیی پر شقونکی جواب سمجہ کی لکھیی بات
ٹہکانی سے کہیی دیر کا مضایقہ نہین ہے کہ عقلانی کہا ہی ۵ مزن بے تامل بگفتار دم ÷ نکو گوی گر دیر گوی چہ غم
اسکی بعد کا شعر کسی اوسی پڑہو لیجیی گا اقول بفضل اللہ العلیم جبکہ روایت ابن سیرین کی تائید روایات
مذکورہ بالا صحیح ہوچکی تو پھر اس سوال کی مخدوش ہونیکی کیا وجہ ہی اور یہ جو تمنی کہا کہ مستفتی کا سوال

٨٩

قران چونکہ قایم آل عبا کی پاس تہا اس سبب سی شامت اعمال اور سوء عقیدت اور نہ قبول کرنی تمہاری مرشدکی اور
واسطی حفاظت افتراق کی بنا بر اور کسی مصلحت کے مکتوم ہی اور ہمکو بحکم ائمہ علیہم السلام کی تا ظہور امام غائب اسکا پڑہنا
اور اسپر عمل کرنا واجب اسلئی ہم اسکو پڑہتی ہین اور اسپر عمل کرتی ہین اور یہ جو ارشاد ہوا کہ چہپانا قران کا اور
جلانا دونو برابر ہی تو یہ عجائب اقوال نغز نغز سی ہے بلکہ یہ حرف تو کسی ناصبی اور جاہل سی بہی سرزد نہوگا اس غبی کو
سطح نظر ہی کہ نسبت احراق کی کسی صورت سی جانب عثمان کی جاتی ہی ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر دیکہو
کہ خود جناب رسالتمآب واسطی ہدایت خلق کی مبعوث ہوئی تہی مگر مدت دراز تک اپنی دین کو اخفا کرتی رہی غار مین
چہپنی سے عار نہ کیا پس اگر موافق تقریر مجیب کے کوئی بدین تقریر جاہلانہ اسطور سی کری کہ اوسوقت تک حضرت
واسطی اظہار دین کی مبعوث ہوئی تہی یا واسطی چہپنی اور احکام خدا چہپانی کے تو یہ غبی جو کچہہ جواب دیگا
وہی جواب ہمارا ہی سعہ پیغمبر زبان خود اگر کرد خفا + زحکم مالک دنیا و عقبی + اگر مخفی شدہ قران اطہر + دران
ہم حکم داور شد مقرر + کمال ظلم و جور اشقیا شد + کہ مخفی مصحف مشکل کشا شد + قولہ امام جعفر صادق علیہ السلام
کیون اسکو زمین پر دی مارا اقول چہوٹی کی موہنہ مین گہہ قال المجتہد الحری بالتکریم اور تحقیق یہ ہی کہ یہ قران
مروج اور جتنی قران کہ محرق ہوئی ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی ہین اور اہانت
اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اونکا باعث احراق نار جحیم ہی قال الناصب الغوی اللئیم نام خدا
اتنی عرصہ کی بعد ایسا فقرہ جو زبان مبارک سی نکلا تو وہ بہی بنای شیعیت کو برہم کرتا ہی قرانکو پاسخانہ مین ڈالنا
اور جنب و حایض کو حکم تلاوت کا دینا کیا خوب تعظیم ہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور + ابہی گذرچکا کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام نی اسی قران مرتب اور صحیح کو اہانت کی راہ سی زمین پر پہینک مارا اور خواجہ طوسی نی
سفینونکا مدرسہ جلوایا کہ خالی قران سی معدود نہ تہا اور اودہ کی سرکار مین خدام والا جو عظمت قران سمجہی اور وہ
برہمی ریاست مغصوبہ کی ہوئی کالشمس علی رابعۃ النہار ہی اگر یہ باتین موجب اہانت اور استخفاف کی ہین تو
اب کون مرتکب گناہ کبیرہ ہی اور نار جحیم کسکا خطرہ اور اگر یہ باتین اہانت اور استخفاف کی نہین تو قران غیر مرتب
اور شکوک بنظر رفع فساد کی جلانا اور یہود و نصاری کا سا اختلاف مٹانا باوجودیکہ اہانت اور استخفاف کا
نام نہو کیا مقام الزام ہی سعہ اتنا کہ ہوئی سخن سے آگاہ + لاحول ولا قوۃ الا باللہ + اقول الفضل للہ
العظیم جواب اس سخن بیہودہ کا سابق مین ذکر ہو چکا ہے اعادہ کی احتیاج نہین اہلسنت کی تو دیکہو
[illegible] اہل سنت

میں جائز ہی جیسا کہ سابق میں ابو المکارم کی کتاب سے ثابت ہو چکا ہی اور فتاواے سراجیہ میں بھی موجود ہی پھر اسطرح
خلاف نی اور جرئت بانی ہے کہ خلاف اب مناظرہ ہی کیا فایدہ **قولہ** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی اسی قرآن
مرتب اور صحیح کو اہانت کے راہ سے زمین پر پھینک دیا **اقول** لعنۃ اللہ علی القوم الکاذبین اسکے بہتان کا فرد
بال اون بد افعال کے گردن پر ہی جسنی حدیث میں اہانت کا لفظ اپنی ولسی ٹرھایا امید خداوند کریم سے ہے کہ وہ احکم الحاکمین
یوم الدین اسکے مفتری سے عوض لیگا اور جتنی تابعین اوسکے پیروی سے ایسی بیہودہ گوئی قرآن ناطق کی حق میں کرتی
ہیں انکا وبال بہی اوسیکی گردن پر ہی بلکہ خون شہدا امام بگردن اوست اور خواجہ طوسی کا مدرسہ جلوانا دعواے
زبانی ہے کسی کتب معتبرہ شیعہ سے سند لائی صرف بانی ارشاد نہ فرمائی اور باقی سخن وا ہی کہ سراسر کذب و
بہتان ہی اوسکا زبان پر لانا اپنی خفت مٹانا ہی جو کچھ کیا تمہاری مفتیوں اور واعظوں نی کیا تم نہ جانتی ہو تو
کسی جاننی والی سے پوچھو بیہودہ سرائی سے عبث ناظرین کا دماغ پریشان نہ کرو **قولہ** بنظر فساد کی جلانا اور
یہود و نصاری کا سا اختلاف مٹانا الخ **اقول** جبکہ پیغمبر خدا نی اختلافات لغت کو جائز رکہا تو پہر اون لغات کا مٹانا
پیش خود بصفت قاضی و مفتی بنا ہی اور قرآن کی جلانی سے تو اختلاف نہیں مٹا کیونکہ اصل اختلاف کا منشاء
اختلاف تمہاری ہی تمسک قرآن ناطق میں اگر اوسکو نچھوڑتی اور ہر رطب و یابس میں مختلف الملائکہ کیطرف رجوع
کرتی تو ہر طرح کی احکام اسی قرآن صامت سے بوسیلہ حجت حق ایسی طور پر حاصل ہوسکتی کہ ہرگز اختلاف نہ رہتا
کیا افسوس کا مقام ہی کہ قرآن بہی جلا اور اختلاف بہی نہ مٹا بلکہ تفرق ہر فرقہ کا اسی پر متفرع ہوا مثل مشہور ہے
گیا اور کرتہ جاتا اور رہی تمکو تو زعم ہی کہ یہ اختلافات مذاہب اربعہ کو مٹا کی ایک قایم رکہو کہ یہود و نصاری کیطرح
اختلاف نہ پڑی مخمس ہے سنی نافہم کو ابلیس سے راہ + ظلم و ستم و مکر کی ہیں شاہنشاہ + رہتی ہیں پیغمبر کے
ہمیشہ بدخواہ + اب تک نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ + لاحول و لا قوۃ الا باللہ + **قال المجتہد الجری** یا لکریم
اور بنا بر روایات سبعہ حرف کی جو اختلافات اونمیں تہی وہ ازجملہ ساتوں حرفونکی ہی کہ قرآن مجید اونپر نازل
ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ شریف میں لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی نے خود فرمایا ہی کہ سنا میں نی ہشام بن حکیم بن حزام سے پڑہتا
تہا سورہ فرقان کو برخلاف اوسکے کہ جو میں پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا نی مجکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ میں
اوسکی اوسیوقت پکڑ لوں لیکن میں نی اوسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ قرات کو تمام کیا پہر تو میں نی ردا اوسکی
گلی میں ڈالی [illegible] اوسکو جناب رسالتمآب کی پاس لیگیا اور کہا کہ سنا میں نی اسکو [illegible] پڑہتا ہی

۵۱

ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرحسی پڑہتا ہی اوسنی پڑہا اوسیطور سی کہ پہلی مینی اوس سے سنا تہا اون حضرت
نی فرمایا کہ اسی طور سی یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مینی بہے پڑہا فرمایا کہ اسیطرحسی نازل کیا
گیا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونو کو فرمایا کہ اسیطرحسی نازل ہوا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہ قران نازل کیا گیا ہی
سات حرفون پر سو پڑہو جسطرحسی کہ میسر ہو قال الناصب الغوی اللئیم سبعہ احرف کے تفسیر مین علما اختلاف
ہی بعضی کہتی ہین کہ سات لغت مراد ہی کہ وہ قریش اور طی اور ہوازن اور ہذیل اور یمن او ثقیف او بنی تمیم
ہی لیکن قریش نسبت اور زبانون کی بہت فصیح ہی اسی واسطے اول قران اسی زبان پر نازل ہوا پہر توسع کیا لئے
چند دن تک اور زبانونمین بہی اجازت رہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے سات قرائت مشہورہ ہی کہ سب
متواتر ہین اور اون سبہو نپر حکم قران کا ثابت ہے کہ اونپر صحت نماز اور حرمت مس جنب اور حایض وغیرہ مترتب
اور بعضی کچہہ اور ہی مراد لیتی ہین لیکن انحصار صحت کا انہین دونو مین ہے اور یہ اختلاف لغات سبعہ کا انہین
قرائت سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی جسکی تفصیل مشکوۃ مین بروایت ابن شہاب کے موجود ہی کہ اوسنی کہا
بلغنی ان تلک السبعۃ الاحرف انما ہی فی الامر تکون واحدۃ لا یختلف فی حلال ولا حرام ملا علی
قاری اور شیخ عبد الحق اسکی تحت مین افادہ فرماتی ہین کہ یعنی مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہے اگرچہ اختلاف
ہوا اسواسطی کہ لغات سبعہ اور اسیطرح قرائت سبعہ مین اختلاف نہین ہوتا اور اگر اختلاف ہو اسطرح کہ مثبت
منفی ہو جائی اور حلال حرام یا بالعکس تو یہ قرانمین درست نہین کہ یہ موجب اختلاف کثیر کو ہی حالانکہ خداوند پاک
فرماتا ہی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اور ہرگاہ یہ قران من عند اللہ ہی تو
اختلاف کثیر کو اسمین راہ نہین اب تقریب ملازمان والا کی ناتمام رہے اور دامن جناب عثمان کا بہتان نقصان سے
پاک ہوا ۵ تو ایک بات پر اور مدار از کس باک ❊ زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ ❊ من بعد اگر کچہہ شبہ رہے
تو مجمع البیان کے عبارت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کسکی تائید کر رہی ہے اقول بفضل اللہ العلیم عارفین پر مخفی
نہ رہی کہ مجیب نے اس مقام پر کیسی پہلو تہی کی ہے اور اصل مطلب کو چہوڑ کی گفتگوی لاطایل سے صفحات کو
کو سیاہ کیا ہی اسلیے کہ کئی مقام اس جگہہ پر محل نظر مین اول یہ کہ مجیب نے کہا کہ پہر توسع کی لئی چند دن تک
اور زبانونمین بہی اجازت رہی اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہی کہ بعد چند روز کی وہ اجازت منسوخ ہوی مگر یہ
نہین بیان کرتی کہ کس زمانہ مین کس ناسخ نی اوسکو نسخ کیا جب اجازت کو تسلیم کر چکے تو جبتک ناسخ کا اثبات
نہ کرین البتہ نسخ کا دعوی منسوخ و مردود ہی ہان اسمین شک نہین کہ بلا نزول وحی صاحب حیا و ایمان

از حضرت عمرؓ التماس کرد که در این امر توسعه شود پس اجرا آمد که هر کس بلغت خود بخواند و همچنین بخوانند تا زمان امیر المومنین
عثمان و چون وی مصاحف متعدده بنویسانید و ببلاد اسلام فرستاد قرار بهمان لغت داد که زید ابن ثابت بامر ابی بکر
صدیق و استصواب عمر فاروق جمع کرده بود و امر کرد بمحو باقی لغات انتہی اس عبارت کو چشم انصاف سے دیکھو تو
صاف صاف دلالت کرتی ہے کہ زمانہ عثمان تک قبل احراق مصاحف کے وہ سب لغات پڑھی جاتی تھیں اور محو
کیا اونکو عثمان صاحب حیا و ایمان نے اور بڑی حیرت کی بات ہے کہ جناب سید المرسلین واسطے آسانی امت کی خدا سے
دعا کریں اور وہ دعا مستجاب ہو کہ قرآن سات حرف پر نازل ہوا اور پھر بلا وجود ناسخ کے ایسا منسوخ ہو کہ اوسکا
پتا بھی نہ لگے یہانتک کہ اوسکے بیان کرنے میں اختلافات ہوں پینتیس عجاب اور باوجود اسکی کسی کتب معتمدہ اہل سنت
سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ چند دن تک اور زمانوں میں بھی اجازت رہی بعد اسکی پھر اونہیں حضرت کی عہد کرامت
میں محو ہو گئی ہو بلکہ انکی اکابر کی بیانوں سے محو کرنا عثمان کا ثابت ہوتا ہے جیسا آنفا مذکور ہوا دوسری یہ کہ تمنی
جو یہ کہا کہ بعض لکھتے ہیں کہ مراد اوس سے سات قرآت مشہورہ ہے کہ سب متواتر ہیں تو یہہ غلط معلوم ہوتا ہے
اسلئے کہ سیوطی نے اتقان میں ابو شامہ سے روایت کی ہے کہ بعض جہال کہتے ہیں کہ قرات سبعہ موجودہ وہی ہے
کہ جو حدیث نبوی میں انزل القران علی سبعة احرف کی ہے حالانکہ یہ خلاف اجماع اہل علم کی ہے انتہی ملخصا و جزری نے
کتاب نشر میں عبارت طولانی لکھی ہے مگر حاصل اوسکا یہ ہے کہ سبعہ احرف جو حدیث نبوی میں وارد ہے غیر قرات
سبعہ کا ہے و لیکن بسبب اشتراک لفظ کی کہ دونوں جگہ پر ہے بعض جہال نے قرات سبعہ مراد لیا ہے انتہی اور اسیطرح سے
مکی نے اور ابن اثیر نے نہایہ میں لکھا ہے اب روایات کثیرہ اہلسنت سے ثابت ہوا کہ قرات سبعہ احرف سبعہ سے
مراد لینا محض جہالت ہے پس مجیب کا اہتمام بر اس قول کو لانا اگر استشہاد کی لئے ہے تو باطل ہے اور اگر تضییع اوقات
و قرطاس یا عظمت عند عوام الناس منظور خاطر دریا مقاطر ہے تو یہہ کچھ مفید تمہاری نہیں علاوہ ان سبکی کہتا ہوں
کہ اگر سبعہ احرف سے مراد قرات سبعہ ہو تو سعی خلیفہ ثالث کی درباب احراق قرآن کے بیکار اور لاسود ہو جاتی
اسلئے کہ قرات سبعہ کا اختلاف تو اب بھی موجود ہے پھر باوجود جلا دینے اون مصاحف کے جو قراءتون کا
کیونکر رواج ہوا تیسری یہ کہ ارشاد تمہارا کہ اختلاف لغات سبعہ کا نہیں قرات سبعہ کیطرف رجوع
کرتا ہے اس سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ یہہ دو نوعین ہے تو ابھی ثابت ہوا کہ قرات سبعہ اور احرف سبعہ
اور ہے اور اگر اوس سے یہ مراد ہے کہ جسطرح سے قرات سبعہ میں اختلاف اثبات و نفی کا نہیں ہوتا ویسا ہی

۵۳

لغات سبعہ مین لغات ثابت بھی نہین ہوتا تو پھر عقیدہ تمہارا کہان ثابت ہی ان لغات مین اختلاف بعض
زبان کی تہا کوئی زبان ہذیل مین کوئی ہوازن مین اسیطرح سے سات زبانون مین قران مجید کا نزول ہوا تہا اور وہ
باعتبار الفاظ کی مختلف تہین کہ اونکی جلادینی سی قران مین فی الجملہ نقصان ہوگیا اور مقصود ہمارا فقط اثبات نقصان
فی الجملہ سی ہے سو وہ الحمد للہ کہ بخوبی ثابت و آشکار ہی اور طرفہ ماجرا ہی کہ بسبب تطویل تم کیون کرتی ہو جناب سلطان العلماء
نی جو مطلب کہ مشکوۃ سی نقل کیا تہا یا اوسکو تسلیم کر دیا منع و جرح کرد و نہ نہین کرتی قابلیت جانفی کو ایک وہ مطلب
بیان کرنا شروع کیا یہ وابنا ظرہ سی کیا نسبت رکھتا ہی پوچ و نامربوط اسکی کہتی ہین **قولہ** اب تقریب بلا زمان وہ ناکے
ناتمام رہی اور دامن جناب عثمان کا بہتان نقصان سی پاک ہوا **اقول** دامن عثمان کا کیونکر نقصان قران سی پاک
ہو سکتا ہی ہمنی تمہاری تقریر کو لیا اوٹہا دیا کہ اب کسیطرح تم ہل نہین سکتی اور جو دہبا دامن پاک مین صاحب
حیا کی اہل عراق نے لگایا ہی کسی کا ذرکی دہونی سے دور نہین ہو سکتا اب ہزار طرحسی اپنا سر سنگ تعصب کے
ٹپکتی رہی اونکا جامہ کبھی پاک نہوگا ایسے شعر گلستان کیجہ پڑہنی سی آپکے قابلیت ثابت نہین ہوتی بلکہ ثابت ہوتا ہے
کہ آپ طفل دبستان ہین **قولہ** بعد اگر شبہہ ہی تو بسبب تسمیہ ایشان الخ **اقول** ہم وہ عبارت دیکہ چکی اور حقیقت
اوسکی بیان کر چکی تمہاری دلسی اگر زنگ سی وہ زنگ کے دور ہونی مین دیر نگ ہے تو در منثور کی عبارت اور
اتقان کی روایت اور اپنی اکابر کی حکایت جو بار بار مذکور ہو چکی ہی غور سے دیکھی کہ اوس سے نقصان ظاہر ہوتا
ہی یا نہین **قال مولانا المجتہد الحبری بالتکریم** اور مخفی نہ رہی کہ سات حروف غیر قراءتون قراءۃ سبعہ کے
بہی کہ وہ باقی نہ رہی اور نہ باقی ہین مانند قراءت ابی بن کعب کے اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہتی تھی فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہے اور ابن اثیر جزری نے بہی
اقرار کیا ہی کہ سبعہ احرف سواے قراءت سبعہ کے ہین **قال الناصب الغوی اللسیم** جو لوگ قائل ہین کہ سبعہ
احرف غیر قراءت سبعہ ہین مراد اونکی غیر لغات سبعہ نہین اور نہ لغات متناقضہ کیونکہ تقدیر اول پر عدم اتمام
کلمۃ اللہ لازم آتا ہی اور یہ بدلیل کریمہ وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا جائز نہین اور بر تقدیر ثانی تبدیل مثبت بمنفی
اور منفی بمثبت یا استحالہ حلال بحرام او حرام بحلال ناگزیر ہی اور یہ موجب اختلاف کثیر ہی کہ قطع نظر اہلسنت شیعہ
بہی اسکو روا نہین رکھتی چنانچہ صاحب خلاصۃ المنہج تحت کریمہ لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم کی لکھتا ہی نیست کسی
نیست کہ تبدیلی دہندہ باشد مر اخبار و احکام او را چنانچہ تبدیل و اوند توریت را زیرا کہ حقتعالی حافظ قران
فرمودہ است پس معلوم ہوا کہ سبعہ احرف سے وہی لغات سبعہ مراد ہین جنکا مذکور ہو چکا انکا باقی نہ رہنا ممنوع

٥٤

سبعہ کے ہیں چنانچہ بعضی شراح مشکوۃ نے بابجا تصریح کی ہے اب لغات اور قرأت متواترہ وہی ہیں جو
اس قرآن میں موجود ہیں اور جو انکے سوا ہے وہ شاذ ہی یا منسوخ خصوصًا وہ قرأت کہ جسمیں اختلاف کثیر اور علت صورت
کا تفاوت ہو وہ تو مردود ہی ہے جیسی قرأت الی اجل مسمّی جسکا تمسک ہے بہ نہیں کی کہ شیعہ اس سے اباحت متعہ کے قائل
ہیں حالانکہ قیود ثلاثہ مکذب اس قرأت کی ہیں ہر متعہ کو کیا کہیں بیان اوسکا یہ ہی کہ حق تعالی نے پہلی اون عورتوں کا
ذکر فرمایا جنسی نکاح حرام ہی اسطرح پر کہ وحرمت علیکم امہاتکم والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم
کتاب اللہ علیکم بعد اسکی اون عورتوں کا ذکر جنسے نکاح حلال ہے اسطرح پر کہ واحل لکم الآیہ مگر کئی قیدوں سے
ایک ان تبتغوا باموالکم یعنی مال دنیا قبول کردو مہر اور نفقے میں دوسری محصنین غیر مسافحین یعنے قید میں
رکھنے کی طرح جو مستی نکالنی کو نہو یہانتک کہ ہمیشہ وہ عورت اسکی ہو جاوی اسکی چھوڑی بغیر نچھوٹی یعنی مدت
کی مقرر نہو اوی کہ ہمیشہ تک یا برس تک اور یہ قید سورۂ مائدہ میں ہی اور یہان بہی لونڈیونکی نکاح میں کہ جہسی
یہ لوگ شاہد ہوں کمسے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت اور مجموع ان شرطونکا غیر مشکوعہ اور غیر ملک ہیں
میں مفقود ہی کیونکہ تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج تو صورۃ ای متعت میں باطل ہی ہے ود واور متعہ میں احصان
نہیں ممنوعہ کا یہی معمول ہے کہ ہر روز یار بدلتی اور ہر حال میں دولتمند رہتی اختیار کرتی ہے بلکہ اگر اسکی سیاق میں غور

۵۵

کیا جاوی تو صاف متعہ حرام ٹھہرتا ہی اسواسطی کہ اگر وہ مباح رہتا تو لونڈیونکی نکاح کو بعد نکاح حرہ کی بلفظ
ومن لم یستطع منکم طولًا کیا ایں تشدد اور تقید اور التزام قید کیون ارشاد فرماتی اور بعد اسکی یہ الا علی
ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
کہ صاف دو قسم کی مباشرت پر ناطق ہے ایک بی بی سے ایک لونڈی سے اور جو سوا ان دو قسمونکی ہے
اوسکو موجب ملامت فرمایا حرمت متعہ پر اولی دلیل ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ممنوعہ ان دونوں قسمونسی باہر ہے
نہ زوجہ ہوسکتی ہے کیونکہ ہیں اسواسطی کہ لوازم زوجیت کی مثل طلاق اور ایلا وغیرہ ممتوعہ میں متحقق نہیں
جیساکہ مفصل اسکا بیان آگی ہے مقررات فن سے یہی کہ الشیٔ اذا ثبت ثبت بلوازمہ اسی واسطی امام رازی
نے بطریق تنزل کی فرمایا کہ وہذہ القرأۃ علی تقدیر ثبوتہا لا تدل الا علی ان المتعۃ کانت
مشروعۃ ونحن لا ننازعہ فیہ انما الذی نقولہ ان النسخ طرء علیہ اور اسکو ملازمان والانے ابہی
بچاؤ کی واسطی مطلقا بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا اور غلط اس فقرہ کو قرآن میں پڑھا سہ گر تو قرآن

٥٦

ہی متعہ کوالی ﴿ بہری روکی شکمائی ﴾ پس معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہی اور یہ قرات الی اجل مسمی کی
ہرگز ابن عباس وغیرہ سی ثابت نہیں شہوت پرستون نی اپنی لذات نفسانی کے واسطی بنائی ہے اور
سباق اور سیاق قرانی کے او سکو دلیل متعی کے ٹہرالی ہی **اقول بفضل اللہ العلیم** جبکہ باعتراف
کی سبعہ احرف غیر لغات سبعہ نہین یعنی مراد سبعہ حرف سی لغات سبعہ ہی اور وہ الفاظ کہ زبان
وغیرہ مین تہین باقی نہین ہین تو نقصان قران مین فی الجملہ ثابت ہوا اور اتالیقی خلیفہ ثالث
اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خلاف خدا و رسول اون الفاظ کو مٹا ڈالا اب یہہ جو تمنی کہا کہ پس معلوم ہوا
سبعہ احرف سے وہی لغات سبعہ مراد ہین جنکا مذکور ہو چکا اب انکا باقی رہنا ممنوع ہی الخ تو فرمائی کہ زبان
ہوازن اور ہذیل اور یمن و رطی وغیرہ کی لفظین اس قران مروج مین کہان ہین اور خلیفہ ثالث نی کیون
اون لغات پر قلم نسخ کا پہیر دیا اور مخفی نہ رہی کہ حیثیت ہر لغات کے واحد ہونی سے یہ لازم نہین آتا کہ جو
احکام اور معانی کہ سوا لغت قریش سے سمجھی جاتی تہے وہی لغت قریش سے بہی سمجھی جاتی ہون ہو سکتا ہے
کہ اون لغات متروکہ مین وہ معانی رہی ہون کہ لغت قریش سے نہین سمجھی جاتے نظیر اس مدعا کی
کہ حنفیہ و ابن حاجب وغیرہ نی صیام کفارہ یمین مین بسبب قرآۃ ابن مسعود کی فصیام ثلثۃ ایام متتابعات
تتابع صیام کو واجب جانا ہی حالانکہ قران موجود مین لفظ متتابعات کا نہین جیسا کہ نیشاپوری ابنی تفسیر
لکہا ہی ثم صیام الایام الثلثۃ مشروط عند ابی حنیفۃ بالتتابع تمسکا بقرآۃ ابن مسعود
فصیام ثلثۃ ایام متتابعات فان قرائتہما لا تختلف عن روایتہما انتہی ثابت ہوا کہ ابو حنیفہ
مذہب بہی نقص قران مین مطابق اون امامیہ کی ہے جو نقصان کے قایل ہین اب کہو تم حنفی ہو کیا
سو نہہ تو دیکہو اسطی قول ابی حنیفہ کا جس سے متتابعات کا نکل جانا قران موجود سی ثابت ہی کفایت نہین
کرتا اگر کچہہ بہی حیا ہو تو پہر نقص ہونیکا نام نہ لینا اور اپنی امام سی مخالفت نہ کرنا حیف ہے کہ عثمان نی اختلاف
یہود   کا سا رفع کرنیکو مصاحف جلائی اور نعمان نی اونکی سعی کو لا ینفع بنا دیا جب ان کے
لفظ مین مثل ائمہ   وا کی اختلاف بیان کرتے ہین تو آپکے خاطر دریا مقاطر جس مین ایک گہڑے ہیا کی برابر
تنجر کا پانی نہین ہی کسقدر جوش مین آتی ہے اور جب تمہاری امام نی متتابعات کی اسقاط تسلیم کیا تب
نہین فرماتی کہ مثل یہود   کے کیون اختلاف ڈالتی ہو اب بہلا منقولہ اپنا یاد کرو کہ کسکا ادا نو
پہلا بعض امامیہ کی علما جو نقص کے قایل ہین اونکی کلام سی تمسک کرکے تمنی جمہور اہل تشیع کو منکر ذا

قرآن کا قرار دیدیا تھا اور ایسی تحریر سے باتیں کرتے تھے کہ گویا یہ قرآن آپکے حصہ مین آیا ہی شیعہ اسکو بالکل
نہیں مانتے اسواسطے انکی تکفیر کے فکر مین تھے اگر یہی امر موجب تکفیر کا ہی تو کہدو کہ دہلوی ایک فصل تمہاری
امام کی کفریات کی بھی قائم کری کہ اوسنے نقصان کو قبول کیا اب تحنیف چھوڑ دیا اپنی عقیدہ سے توبہ
کرو اور تنقیص قرآن کا دہبا اوس پاک مین عثمان باحیا کی لگا کر اپنا مونہہ کالا کرو اور یہی تم سمجھو کہ مثل لفظ
متتابعات کی بہت سی زیادتی قرآن مین تھی کہ وہ بسبب احراق قرآن اور اشاعت فرقان کی جاتی رہے
اور یہی وجہ حدت مرجعیت سے کیا ضرور تھا کہ خلیفہ ثالث نے تماسے رسولخدا کی چھوڑ کی الفاظ غیر لغات
قریش کو محو کر دیا اکثر جگہہ پر قرآن مروج الآن مین الفاظ اور معانی واحد ہین کہ وہ مختلف ساتہ حلال و
حرام کی نہیں ہوسکتی بعضے برح اونکا ہی واحد ہی پہر اوسے کیون نہ محو کر دیا اور یہہ لغتونکو محو کر دیا اور یہ
جو تمنے کہا کہ بلکہ یہ لغات سبعہ ضمن مین نہیں قرآت سبعہ کی ہین الخ تو ماحصل اسکا سواے اسکی کہ جس
طرحسے کہ قرآت سبعہ مین اختلاف حلال و حرام کا نہیں ہوسکتا ویسا ہی ان لغات مین بھی اونکا اختلاف
نہین دوسرا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور یہ معنی کچھہ مفید مجیب نہین اسلئے کہ ابھی روایات کثیرہ اہلسنت
سے ثابت ہوچکا کہ سبعہ احرف سے مراد قرآت سبعہ نہیں بلکہ لغات سبعہ مراد ہی اور وہ غیر قرآت
سبعہ ہے پس وہ الفاظ جو غیر لغت قریش سے تھین وہ محو ہوگئین پہر بہت لاف نی اور چرب زبانی سے
کیا حصول **قولہ** جیسے قرآت الی اجل مسمی بعد فما استمتعتم بہ منہن الخ **اقول** اس قرآت کو متروک او
منسوخ کہنا اور اپنی امام کی قول و فعل کو نہ دیکھنا کہ اونہونے متتابعات کی قرارت تسلیم کی ہی کتب اہلسنت
کو منسوخ کرتا ہی اسلئے کہ نیشاپوری اس آیہ کی ذیل مین یون تفسیر کرتا ہی واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ
فی صدر الاسلام ثم السواد الاعظم من الامۃ علی انہا صارت منسوخۃ وذہب الباقون منہم
الی انہا ثابتۃ کما کانت وی ہذا عن ابن عباس وعمران بن حصین انتہی پس جبکہ ابن عباس کہ سردار
مفسرونکے تھے اور عمران بن حصین کہ اجلہ صحابہ سے تھے اونکی نزدیک آیہ فما استمتعتم منسوخ نہیں ہوا تو قرارت
الی اجل مسمی کی کہ یہہ بھی ابن عباس وغیرہ سے مروی ہے کیونکر ثابت نہوگی اور حاکم نے اپنی مستدرک
مین ابوسلمہ سے روایت کی ہے قال سمعت ابا نضرۃ یقول قرأت علی ابن عباس فما استمتعتم بہ منہن الی
اجل مسمی قال ابو نضرۃ فقلت ما نقرؤہا کذلک قال ابن عباس واللہ لانزلہا کذلک او ربعہ اسکے

ہی ثابت ہے اور ابن عباس کے نزدیک متعہ الی یوم القیامۃ باقی ہے تو اس قرآت کو منسوخ کہنا سراسر جہل یا
تجاہل سی ہی اور اگر یہ قرآت مصحف عثمان مین نہین تو اس سے اوسپر عمل نہ کرنا غیر مسلم ہی کیونکہ مذکور ہو چکا
کہ لفظ متتابعات کا بعد فصیام ثلثۃ ایام کی کہ اس قرآن موجود مین موجود نہین حالانکہ بسبب قرآت ابن مسعود کے
علمآء اہلسنت اوسپر عمل کرتی ہین اگرچہ وہ قرآت اونکی نزدیک شاذہ سی ہے پس بعد تسلیم اسبات کی
کہ یہ قرآت شاذہ ہو علمآء اہلسنت کو لازم ہی کہ اثبات اس امر کا کہ قرآت شاذہ متروک اور مردود اپنی کتابون
سی لاوین و دونہ خرط القتاد **قولہ** حالانکہ قیود ثلثہ مکذب اس قرآت کی ہین **اقول** یہ شبہ بارنیہ ابوبکر رازی
ہی کہ علمآء فرقہ امامیہ زاد اللہ لہم رفعۃ وجلالا بلکہ امام المشککین یعنی فخر رازی مقدوح کر چکی ہین اسمقام پر الزام
اہلسنت کی لئی فقط امام رازی کا قول کافی ہی ہوش سے سنئی کہ ابوبکر رازی نے آیہ فما استمتعتم سی احتجاج کیا
ہی کہ متعہ حرام ہی اور اس حرمت پر تین دلیلین قایم کی ہین اور اون سبکو فخر الدین رازی نی مجروح کر دیا ہے
اول دلیل اوسکی یہہ ہی کہ خداوند عالم نی پہلی محرمات کو بیان کیا اور کہا حرمت علیکم امہاتکم اور بعد اسکی آخر
آیہ مین کہا واحل لکم ما وراء ذلکم پس مراد تحلیل سے وہی ہی کہ جو وہان پر
مراد تحریم سی ہے اور وہان پر مراد تحریم سے تحریم نکاح ہی پس یہان پر بہی واجب ہے کہ مراد تحلیل
سی تحلیل نکاح ہو انتہی ملخص دلیلہ اس دلیل کو فخر رازی نی ضعیف لکہا ہی اور سطور سی لکہتا ہی اما الذی
ذکرہ فی الوجہ الاول فلانہ لما ذکر اصناف من یحرم علی الانسان وطیہن ثم قال واحل لکم ما وراء ذلکم
ای احل لکم وطی ما وراء ہذہ الاصناف فای فساد فی ہذا الکلام انتہی بعد اسکی پہر ابوبکر رازی نی لکہا
ہی دوسری یہہ کہ خداوند عالم محصنین ارشاد فرماتا ہی اور احصان نہین ہوتا مگر نکاح صحیح مین انتہی محصل دلیلہ
اور اس دلیل کو بہی امام رازی نی ضعیف لکہا وقال واما قولہ ثانیا ان الاحصان لا یکون الا فی نکاح
صحیح فلم یذکر علیہ دلیلا انتہی بعد اسکی پہر ابوبکر رازی نے لکہا ہی تیسری یہہ کہ جناب باری فرماتا ہی غیر مسافحین
اور زنا سفاح ہی اور متعہ مین مقصود نہین ہوتا مگر سفح الماء اور نہ متعہ مین مطلوب ولد ہی اور نہ سائر مصالح
نکاح اوس سے مطلوب ہین پس متعہ بہی سفاح ہوا انتہی محصل دلیلہ اور اس دلیل کو بہی فخر رازی نی ضعیف لکہا
اور سطر حسی توضیح لکہا واما قولہ ثالثا انہ انما سمی سفاحا لانہ لا یراد منہ الا سفح الماء والمتعۃ کذلک
فنقول انما سمی سفاحا لانہ لا مقصود فیہ الا سفح الماء والمتعۃ لیست کذلک فان المقصود

۵۸

پھر فخر رازی نے کچھہ تعرض نہ کیا پس معلوم ہوا کہ حرمت متعہ پر یہ دلیل کہ جو مجیب نے بتقلید ابو بکر رازی کی لکھی ہے بطبع
فخر رازی نہیں ہے بلکہ یہہ دلیل اوسکی نزدیک مردود ہی باقی یہ کہ اس غبی نے جو بتقلید شاہ صاحب کے قید
ان تبتغوا باموالکم سی تحلیل فروج کو خارج کیا ہی جیسا کہ خود شاہصاحب اپنی تحفہ ترجمہ کتاب صواقع
مین یون ارشاد فرماتی ہین پس تحلیل فروج و اعارہ آن ازین شرط باطل شدہ زیرا کہ آن سودے امنفعت است انتہی
تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اس کلام ربانی سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہی کہ ابتغا مال سے جائز ہی اور یہہ ثابت نہین ہوتا
کہ بغیر خرج مال کی وطی جائز نہو کسواسطی کہ شافعی کے نزدیک اگر مہر مین منفعت مقرر کرین تو ہو سکتا ہی چنانچہ
تفسیر نیشاپوری مین ہی قال الشافعی الایۃ تدل علی ان الابتغاء بالمال جائز و لیس فیہ ان الابتغاء
بغیرہ جائز ام لا ایضاً قد خرج الخطاب مخرج الاغلب الاعم فلا تدل علی نفی ما سواہ انتہی اب
حقیقت مین تحلیل کے تحریم کرنا اپنی امام کی تکریم کو بھول جانا اور اوسکو الزام دینا ہی خلاصہ کلام یہہ ہے
کہ جسطرح علماء اہلسنت کہتی ہین کہ قول سبحانہ و تعالے الا ما ملکت ایمانہم مین ملک یمین اعم ہی کہ اوسکو
خرید کرین یا یہہ کہ کوئی ہبہ کری یا بوراثت آئی ہو اوسی طور سی ہم بھی کہتی ہین کہ ملک یمین کی دو صورتین
ہین خواہ ملک منفعت ہو یا ملک عین پس تحلیل مین دوسرے قسم کا صادق نہ آنا اول کے عدم صدق کو مستلزم
نہین اگر کوئی متوہم یہ توہم کری کہ لونڈی کی ہبہ کرنے مین سودای منفعت صادق نہین آتا اسلئی کہ نفقہ
اور کسوت جاریہ موہوبہ موہوب لہ پر واجب ہی بخلاف محللہ کی کہ اوسکا نفقہ وغیرہ محلل پر واجب ہی تو
جواب اسکا یہ ہی کہ انفاق اور کسوت جاریہ موہوبہ توابع ملک یمین سے ہی شروط اباحت وطی اور تملک
سی نہین پس اگر کوئی شخص جاریہ موہوبہ کو نفقہ وغیرہ سی باز رکہی تو وطی اوسکی حرام ہوگی جبکہ وہ شخص تارک
فعل واجب کا ہوگا ہذہ خلاصۃ ما فی الکتب الالہامیہ **قولہ** دوسری محصنین غیر مسافحین یعنی قید مین لانیکی طرح
ہو مستی نکالنی کو نہو یہانتک کہ ہمیشہ وہ عورت اس مرد کی ہو جائے اسکی چھوڑی بغیر نچھوٹے یعنی مدت کا
ذکر نہ اوی کہ مہینی تک یا برس تک **اقول** احصانکی جو معنی اسنے نی لکھی ہین اختراعی بحت ہین
نہ یہ معنی لغوی ہین اور نہ مصطلح فقہی کیونکہ اگر احصان متعہ مین نہوتا تو فخر الدین رازی کہ امام مخالفین
ہی حجت ابو بکر رازی کو مجروح نکرتا حالانکہ ابہی ثابت ہو چکا ہی کہ اونی دلیل ابو بکر رازی کو کہ مشتمل بر
احصان تہی پسند نہین کیا بلکہ ضعیف معلوم کیا اور یہی کسے مفسرین معتبرین نے احصان کی یہہ معنی کہ

٥٩

متصور ہوتا ہی کہ جبتک حبالۂ عقد متعہ میں زن متمتع بہا رہتی ہے تب تک دوسری سی عقد نہیں کر
اور تفسیر المبیت میں بھی احصان کی معنی عفاف اور پارسائی کی لکھی ہیں قال الرازی فی التفسیر
الکبیر و قوله محصنین ای متعففین عن الزنا و قوله غیر مسافحین ای غیر زانین و هو تکریر للاول
انتهی اور تفسیر حسینی میں ہی پارسا باشید از زنا کنندگان انتہی غرض کہ یہ سب معنی احصان کی کہ جو تفاسیر اہلسنت میں
لکھی گئے متعہ میں از روی نص اہل لغت کی ہوتی ہیں ہاں احصان کی یہ معنی کہ مدت کا ذکر نہ آوی جیسا کہ
ابن حجر نے لکھا ہی متعہ میں مفقود ہی انتہی کہ کسی کتب معتبرہ اہلسنت سی بہہ یہ معنی احصان کے مفہوم نہیں ہوتے
قوله تیسری قید سورۂ مائدہ میں **اقول** یہ عجائب تخبطات عجیب سے ہی کہ ابو بکر رازی وغیرہ کو بھی ایسا تخبط
حاصل ہوا عمدہ دلیل اسکی بطلان پر یہ ہی کہ اگر شرط شاہدین کی نکاح میں معتبر ہوتی تو مالک اور داؤد بھی
واجب جانتی حالانکہ مالک اور داؤد کی نزدیک بھی نکاح میں شاہدین کی شرط اوسی طرح سے نہیں ہی جیسے
امامیہ کی نزدیک نہیں ہی کہ بغیر اوسکی نکاح درست نہ ہوا اور فرمائی کہ وہ کونسی آیہ قرآنی ہے جس سے
شرط شاہدین کے سمجھی جاتی ہی بہت کذب گوئی سے اپنی زبان کو بچائی نہیں تو بمقتضای حدیث من فسر القرآن
برأیه فلیتبوء مقعده من النار کی کہیں تمکو بیاد نہ بیٹھی ہر جانب سے بوچھار آئیگی **قوله** بلکہ اسکی سیاق میں غور کیا
جاوی تو صاف متعہ حرام ٹہرتا ہے اسواسطی کہ الخ **اقول** سچ ہی کہ ایسے مرید کو ایسا ہی پیر چاہیی تمہارا قصور
نہیں شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رشید الدین خان سبہا اسیطرح اپنی تحفہ مسروقہ اور شوکت عمریہ میں
لکھ چکی ہیں اور جواب اسکا کئی طور سی عرض کرتا ہوں اول یہ کہ طول کی معنی اصطلاح فقہ میں کئی وجہ سے
بیان ہوئی ہیں اول مہر حرہ اور نفقہ حرہ دوسری وجود حرہ تیسرے امکان وطی حرہ اور بعضوں نی اور بھی تفسیر
لکھی ہے کہ ہاں سیاق میں ضمنا بیان ہوگی اور معانی ثلثہ کو شیخ مقداد علیہ الرحمہ نے کنز العرفان میں باین عبارت
تحریر فرمایا ہی قال محققوا صحابنا هو مهر الحرة و نفقتها و وجودها و امکان وطیها فلیلا دبر
جایز ہے کہ طول سی مراد کریمہ مذکورہ میں وجود حرہ ہو یعنی جس شخص کو زن حرہ میسر ہو کہ اوس سے نکاح دایمی یا
منقطع عمل میں لائی تو اوسکو نکاح تمہاری جواری سی جائز ہی دوسری یہ کہ بعد تسلیم اس بات کی کہ مراد طول
سی مہر اور نفقہ ہی میں کہتا ہوں کہ مراد جناب کبریا کی اس روایت سی فقط نکاح دایمی واسطی تدبیر منزل وغیرہ
کی ہے اب معنی آیہ کریمہ اسطور پر ہوئی کہ جو شخص استطاعت نہ رکھتا ہو اسکی کہ نکاح میں لائی زن حرہ واسطی
غرض تدبیر منزل اور مسکن وغیرہ کی تو چاہیی کہ وہ نکاح جواری مسلمین عمل میں لائی کہ اوس سی بھی

٦٠

۹۱

تدبیر منزل وغیرہ بخوبی متصور ہوتی ہے اور وضع متعہ کی فقط اسلئی ہے کہ کوئی شخص بسبب میلان اور خواہش
نفس کے زنا مین مبتلا نہوفی پائی پس تخصیص نکاح جواری کی اسمین منافی نکاح متعہ کی نہین اسلئی کہ احتمال
معنی مذکور کا اس آیہ مین متطرق ہی فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تیسری یہ کہ اہتمام
بر نکاح جواری مفید حصر نہین اسلئی کہ قرآن مجید مین اکثر جگہہ سکوت فی معرض البیان ہی کہ وہ مفید حصر کی نہین
ہو سکتا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہی اذا جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء اہتمام بر باقی
احداث مثل جاء من البول او الریح او الاحتلام مذکور نہین پس بنا بر تمہاری قول کے چاہئی کہ سوائے
غایط اور مس نساء کی باقی احداث اس حکم مین شامل نہون وانہ باطل بالاتفاق اور یہی جناب اقدس الہی بعد
چند محرمات کی فرماتا ہی واحل لکم ما وراء ذلکم حالانکہ جمع درمیان زن حرہ اور اوسکی بہتیجی کے اور جمع
درمیان خالہ اور اوسکی بہانجی کے اور اسیطرحسی جمع بین الاختین یہ سب حرام ہین اگر اسی ہی احل لکم
مین داخل کیجئی تو چاہئی کہ یہہ بہی حلال ہو جائے حالانکہ بتصریح زاہدی وغیرہ کی یہ حرام ہی اور اگر خارج کیجئی تو
بتائیے کہ اس آیہ مین دلیل اوسکی اخراج کی کیا ہی سوائے احادیث کی کہ وہ متعہ کی واسطی بہی موجود ہے
پس ہو سکتا ہی کہ ما نحن فیہ مین بہی ایسا ہی ہو یعنی معرض بیان مین سکوت کا ہونا مفید حصر کا نہو چوتہی
یہ کہ صاحب کشاف نی اس آیہ کی اس طور سے تفسیر کی ہی کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ جس شخص کے حبالہ مین زن آزاد
ہو تو نکاح اوسکو کنیز سے جائز ہے اور مراد نکاح سی اس آیہ مین وطی ہے انتہی ملخصہ پس جبکہ بتصریح
صاحب کشاف کے معنی آیہ مذکورہ کی ہوئی تو اسصورت مین آیہ کریمہ شامل منکوحہ اور ممتوعہ دونوکو ہوگی
اسلئی کہ شیعونکی نزدیک بہی نکاح منقطع اور دائم جواری سی اوسوقت مین کہ زن حرہ تحت مین ہو حرام
ہی ہان اگر وہ اجازت دیدی تو البتہ ہو سکتا ہی اب معلوم ہوا کہ معنی طول کے اس تقدیر پر کون الحرۃ
تحت الرجل ہی پانچوین یہ کہ امام فخر الدین رازی نے اس آیہ کی تفسیر مین تین قول لکہی ہین تیسری قول
مین اسطرحسی لکہا ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جو کسی کنیز پر فریفتہ اور عاشق ہو اور زن حرہ سی بسبب
اوس تعشق کی نکاح ممکن نہو سکتا ہو تو اوسکو جائز ہی کہ اوس کنیز سی نکاح کری انتہی ملخصہ پس جبکہ
یہ احتمالات معنی اس آیہ مین متطرق ہوئی تو معلوم نہین کہ یہہ لاف نی او شعلہ انگنی اس غبی کی کس
جہت سی ہی ہذا غایۃ التوضیح للمقام استوفیتہ بفضل اللہ ذی الاکرام والجلال قولہ

نکالنا اپنی رای سی سراسر جہل اور تخلف ہی حدیث نبوی سی اسلیئی کہ ممتوعہ ازواج مین داخل ہے اور کسی
حدیث مین یہ وارد نہین ہوا کہ ازواج سوای منکوحات کی ممتوعات پر نہین صادق آتی پھر ممتوعہ کو ان دونو
قسمو سی باہر جاننا اور یہ کہنا کہ نہ زوجہ ہو سکتی ہی نہ ملک یمین اسواسطی کہ لازم زوجیت مثل طلاق اور ایلاء وغیرہ
یک قسم نہین ہین بجز اسکی کہ یہ شخص قران کی معنی اپنی دلسی کہتا ہی کیا تصور کیا جائی اور ایلاء وغیرہ اسکو ہم لوازم
زوجیت سی نہین کہتی اسطرح پر کہ اگر یہہ نہون تو زوجہ صادق نہ آئی بلکہ یہ زوجہ کی صفات زایدہ مین
سی ہین مانند اسکی کہ زن اپنی شوہر کو ایذا نہ دی اور اوسکی دین کے مخالفت نہ کری اور ہمیشہ اوسکی اطاعت
کری دیکھیی کہ زوجہ مرتدہ بائن ہوجاتی ہی بغیر طلاق کی اور زوجہ ناشزہ مستحق کسوت کے نہین اور احصان قبل
دخول کے ثابت نہین ہوتا حالانکہ زوجہ ہونا اوسپر صادق آتا ہی علاوہ اسکی کہتا ہون کہ اطلاق زوجہ
کا متمتع بہا پر کلام اہل سنت سی بھی ثابت ہوتا ہی جیسا کہ ربیع بن سبرہ کی روایت مین مذکور ہی قال ثم کونا
العزبۃ الی رسول اللہ صلعم فی حجۃ الوداع فقال استمتعوا من ہذہ النساء فابین الا ان نجعل
بیننا وبینہن اجلا فتزوجت امراۃ فمکثت عندھا ثلث لیلۃ اور جواب تفصیلی اسکا انشاء اللہ
مبحث متعہ مین بیان ہوگا قولہ اسی واسطی امام رازی نے بطریق تنزل کی فرمایا فہذہ القراءۃ علی تقدیر
ثبوتہا لا تدل الا علی ان المتعۃ کانت مباحا الخ اقول مخفی نہ رہی کہ مقصود جناب سلطان العلماء کا نقل
قراءت الی اجل مسمی سی بحوالہ تفسیر کبیر یہہ نہین ہی کہ صاحب تفسیر کبیر ہی اوسکا اعتقاد رکہتا ہو بلکہ غرض
یہہ ہی کہ صحابہ مثل ابن عباس و ابی بن کعب و عمران بن حصین و عبد اللہ بن مسعود وغیرہ اجلہ صحابہ آیہ
متعہ کو اسطور سے پڑہتی تہی اور پڑہنا اس آیہ کا اس قراءت سی روایات کثیرہ اہلسنت سی ثابت ہی جیسا
کہ خود فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھ رہے ہین روی ان ابی بن کعب کان یقرء فما استمتعتم بہ منہن
اجورہن الی اجل مسمی وہذا ایضا قراءۃ ابن عباس والامۃ ما انکروا علیہما فی ہذہ القراءۃ
فکان ذلک اجماعا من الامۃ علی صحۃ ہذہ القراءۃ وتقریرہ ما ذکرتموہ فی ان عمر لما منع الصحابۃ ما
انکروا علیہ فکان ذلک اجماعا علی صحۃ ما ذکر فکذا ہہنا فاذا ثبت بالاجماع صحۃ ہذہ القراءۃ
ثبت المطلوب انتہی اور طبرانی و بیہقی نی اپنی تصنیف مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ قال کانت المتعۃ
فی اول الاسلام وکانوا یقرءون ہذہ الآیۃ فما استمتعتم بہ منہن اجورہن الی اجل مسمی الآیۃ

٦٢

بی فان فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن الی اجل مسمی قلت لا اقرؤها هکذا قال ابن عباس

والله هکذا انزلها ثلث ثلث مرات انتہی اس عبارت سے یہ کہا کہ اور یہ قرآءت الی اجل مسمی غلط ہر گز ابن عباس

وغیرہ سے ثابت نہیں شہوت پرستوں نے اپنی لذات نفسانی کی واسطے بنالی ہے انتہی محض جہالت سے ہے

اور حقیقت میں اگر انصاف سے دیکھیے تو قول رازی کا وہذہ القراءۃ علی تقدیر ثبوتہا مائل تسلیم ہی اسلیے کہ فخر رازی

نے اولا اس قراءۃ کو ذکر کیا اور بعد اوسکے پہر لکہا کہ کسی امتی نے اس قرآءت کا انکار نہیں کیا اور یہ قرآءت اجماعی

ہی بعد اسکی پہر لکہا کہ اگر یہ قرآءت ثابت ہو تو دلالت نہیں کرتی مگر اس بات پر کہ متعہ مشروع تہا اور ہمکو اسمیں

نزاع نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ بعد مشروعیت کی اوسپر نسخ طاری ہوا اب عارفین ملاحظہ فرمائیں کہ رازی نے

فی نفسہ صریح قرآءت مذکورہ پر نہیں کیا بلکہ فی المعنی تسلیم کر کے کہا کہ نسخ اوسپر طاری ہوا اور کیونکر یقین حاصل

ہو سکتا ہی کہ بعد اقامت برہان قاطع کہ امام فخر رازی ثبوت اس قرآءت پر لایا اور سوا نسخ کی دوسرے

جواب سے متشبث نہوا منع بیسرو پا کہ عامی اور جاہل ہے ایسی منع نہیں کرتے ذکر ان الان نشرع

فی رد جواب امام المشککین متوکلا علی اللہ المعین اقول قول النسخ فی المتعۃ بعید عن کلام اصحاب

ولم یقول به الا المعاند المتعصب فان اقوال النسخ فی المتعۃ عند اهل السنۃ مضطربۃ لا یعتمد

علیها اهل الانصاف وقد ذکر الرازی والنیشاپوری والبخاری ان العمران بن حصین قال نزلت آیۃ

المتعۃ فی کتاب اللہ تعالی وتمتعنا معه ولم ینه عنه حتی مات ثم قال رجل برأیه ماشاء وهذه روایته

تدل علی ان الناسخ هو عمر وایضا ذکر السیوطی والرازی وغیرهما فی تفسیرهم ان امیر المؤمنین

علی ابن ابی طالب یقول لولا نهی عمر بن الخطاب عن المتعۃ ما زنی الا شقی فهذه الروایۃ ایضا تدل علی

ان الناسخ هو عمر لا الشارع × فالحق ان قول النسخ بعد علم هذه الروایۃ الصحیحۃ مستغرب

جدا لا یقول به الا المتعصب المعاند وتفصیل هذه الروایۃ مع النقض والجرح یاتی فی مبحث

المتعۃ انشاء اللہ تعالی ٭ بود عثمان چو در بی بانی + بغلط خواند لفظ قرانی + آمد از غیب حکم ربانی +

گر تو قرآن بدین نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی + قال مولانا المجتهد الحری بالتکریم اگر تم کہو

کہ یہہ قرآءت شاذہ ہی اسکا اعتبار نہیں تو ہم کہیں گے کہ یہہ قرآءت شاذہ نہیں ہے بلکہ تمنی اسکو شاذہ

بنایا اسلیے کہ بہت قرآنکو جلا ڈالا اور ایک سے باقی رکہا پہر جو قرآءت اوسکی سوا ہوگی وہ تو شاذہ کہے

۶۳

اور ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے جدائی قرآن کی اوسی محال ہے قال الناصب الغوی
صد حیف کہ ارباب کونسل کو نظر اپنی کتب پر اور خیال اپنی بات کا بہی نہین رہتا اتنا نہین سمجہتی کہ اگر یہ
شاذہ نہو تو اہلبیت اور قرآن مین جدائی لازم آتی ہے اور یہ بنا بر زعم ملازمان والا کی محال ہے شاید
ملا فتح اللہ نی تفسیر منہج الصادقین مین بحث کریمہ فما استمتعتم بہ کی شاذ ہونیکا انکار نہ کیا بلکہ یون لمعہ سی
کررہا ہی کہ گفتہ است در قرات شاذہ نقل از عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود و ابی بن کعب وغیرہ
چنین وارد است کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی اور معہذا بتصریح صاحب مجمع البیان و ملا صادق شارح کلینی
ٹہر چکا ہی کہ یہ قرآن موجود بی شبہ وہی قرآن ہی جو حضرت کے وقت مین تہا اور امام مہدی کی عہد مین ہوگا پہر
کہان یہ فقرہ الی اجل مسمی کا تہا کہ جلانیکے سبب سے شاذ ہو گیا اسکو شاذ نہ کہینگے کیا معنے باتفاق شیعہ واجب
العمل تو یہی قرآن موجود ہی اور جو خبر اسکی ظاہر کی مخالف ہے شاذ اور متروک ہی صاحب تہذیب باب
نکاح مین بعد ذکر حدیث جمیل ابن دراج اور حماد ابن عثمان او منصور ابن حازم کی جو ابی عبد اللہ علیہ السلام
مروی ہی پکار کہہ رہی ہی ہذا الخبر انہ قد ورد شاذا مخالفا لظاہر کتاب اللہ عز وجل و کل
ما ورد ہذا المورد فانہ لا یجوز العمل علیہ چنانچہ بنا بر اسی تحقیق کے والد ماجد اپنی کتاب صوارم مین
وغیرہ کی طرف سی بنا ہی جواب کے رکہی ہے اب فرمائی کہ یہ قرآت شاذ اور متروک العمل ٹہری یا نہین اگر نہین
ملا فتح اللہ اور صاحب مجمع البیان اور ملا صادق کو جواب دیجیئی اور اگر ہی تو کتاب صوارم کی سیر کیجیئی کہ
شاذ کا معلوم ہو مخالفت باپ کے بی شرمی ہی اور انکار اوسکا ہٹ دہرمی ہے ۵ کچہہ ہے تو جی مین سوچیے
انصاف کیجیئی + زنگ کبہی سے شیشہ دل صاف کیجیئی + اور حق تو یہ ہی کہ اسکو حضرت امیر سی نی شاذ
کہہ کر کہا اگر ظاہر کرتی تو کہائیکو یہ شاذہ کہلاتی یہ کشتی خضر ہی کی ڈوبائی ہی اقول بفضل اللہ العلی
قولہ صد حیف کہ ارباب کونسل کو نظر اپنی کتب پر اور خیال اپنی بات کا نہین رہتا اقول کونسل نام شوری کا ہی
اب تمہین کہو کہ شوری والی کون ہین اور تم اگر بالفرض ممسن نہو تو سر دست اونکی طرف دار اور
قولہ اگر یہ قرآت شاذہ نہو تو اہلبیت اور قرآنمین جدائی لازم آتی ہے اقول وجہ استلزام کی کچہہ نہین بیان
کی تو ایسا دعوی بی دلیل لائق التفات نہین اور تم معنی جدائی کے نہین سمجہتی ہمنے ابہی بیان کیا ہی سمجہو اور
کرو تو خود بخود یہ کلام تمہارا رد ہو جائیگا قولہ شاذ ہونیکا انکار نکیا اقول اگر لفظ شاذہ سی مراد
القراءۃ ہی تو اسکا انکار ہم بہی نہین کرتے مگر تمہاری خلیفہ ثانی مصاحف کے احراق سی اسی متروک

٦٤

وبھی گردیا یہانتک کہ تمنی اونکی انقیاد سی اوسکو مخالف لوح محفوظ کی ٹہرا کر چھوڑا اور ہمنی باطاعت حکم ائمہؑ
کی باوجودیکہ تفسیر اہلبیت عصمت و طہارت مین یہہ قرأت موجود ہی تا ظہور قائم آل محمد علیہم السلام اسکا پڑہنا ترک
کیا اور نزد واقع مین یہ شاذ و متروک ہونیکی قابل نہی اور اگر لفظ شاذہ سی یہ مراد ہو کہ یہ قرأت مضادت رکھتی ہے
آیات قرانی سی تو ہرگز مسلم نہین کیونکہ قرأت شاذہ کو مخالف قران مروج ہونا لازم نہین بلکہ ممکن ہے کہ شاذ ہو اور
مخالفت کسی آیات قرانی سی نرکھتی ہو جیسا یہ قرأت ہی اور ممکن ہے کہ شاذ ہو اور مخالف قران بہی ہو ایسی حالت
مین ملا فتح اللہ کی عبارت منافی کلام جناب مجتہد العصر کی نہین ہی ولو تنزلنا عن کل ما ذکر پہر بہی مقصود مجیب کا ہرگز
ثابت نہین ہوسکتا اسلیئے کہ قرأت شاذہ پر علمأ اہلسنت عمل کرتی ہین اسلیئے کہ ملا محب اللہ بہاری نی مسلم مین
کہ فی زماننا بہت مروج ہی اسطرحسی لکہا ہی ان قرأۃ الشاذۃ قد تطلق علی ما نقل باخبار واحد عن
والحق حجیتہ ظنیۃ عندنا واجب العمل پس جبکہ قرأت شاذہ پر علمأ اہلسنت کی نزدیک عمل جایز ہوا
تو پہر ہمکو اسپر طعن کے کہان گنجایش ہی اور فتح الباری شرح صحیح البخاری مین ہی اختلف اصحاب الاصول
فیما نقل احاد او منہ القرأۃ الشاذۃ کمصحف ابن مسعود وغیرہ ھل ھو حجۃ ام لا فنفاہ الشافعی
واثبت ابو حنیفہ وبنی علیہ وجوب التتابع فی صوم کفارۃ الیمین بما نقل عن مصحف ابن
مسعود عن قولہ ثلثۃ ایام متتابعات انتہی پس جبکہ مختار ابو حنیفہ کوفی یہ ہوا کہ قرأت شاذہ حجت ہے
تو پہر اس قرأت شاذہ الی اجل مسمی پر عمل نکرنا اپنی امام کو چہوڑنا ہی **قولہ** اور معہذا تصریح صاحب مجمع البیان و
ملا صادق شارح کلینی کے ٹہر چکا **اقول** عدم نقصان بالمرہ جناب طبرسی کی قول سے کہ منقول سید علم الہدی
سی ہے ثابت کرنا مشکل ہے اسلیئے کہ قران مروج الآن موافق قرأت ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود کی
سید مرتضی کی نزدیک بہی ثابت نہین کما سبق منا عبارۃ کتاب الشافی پس یہ کہنا کہ سید کے نزدیک اس
قران مین کسیطرحکا نقصان نہین خالی نقصان عقل سے نہین باقی رہا کلام ملا صادق تو سابق مین بتفصیل
معلوم ہوا کہ اس غبی نی بتقلید اپنی مرشد و نکی ہذا الترتیب سے مراد ترتیب قران مروج الآن لیا ہی حالانکہ ما بعد کے
عبارت سی جو اسنی نہین لکہا ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مراد ہذا الترتیب سی ترتیب علوی ہی اسلیئے کہ سیاق
اوس عبارت سی یہ مفہوم ہوتا ہی کہ تا ظہور امام ثانی عشر یہی قران واجب العمل ہی اب اس سی معلوم ہوا کہ
جب وہ ظہور فرمائینگے تو دوسری ترتیب ظاہر ہوگی چنانچہ کلینی وغیرہ سی یہ حدیث متواتر ثابت ہوتی ہے کہ قر

کف من هذه القراءة واقرء کما یقرء الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرء کتاب الله عز وجل
علی حدتہ اور جیسا سنتی ہیں اگسی منشرنے لا تقربوا الصلوٰۃ کو وانتم سکاری سی جدا کرکی دلیل ترک صلوٰۃ کی قرار دی
تھی ویساہی اس نصیحی نی ملا صادق کی عبارت شوکت عمریہ ہیں دیکھکر اوسمین سی خیر کا فقرہ جسمین شاید اوس کتاب
کی مصنف کے مطلب کا تھا اور منافضت اسکی مقصود سی رکھتا تھا نکال ڈالا صرف پہلا فقرہ جسمین ہذا کا
مشار الیہ مذکور نہین ہی نقل کرکی ترتیب عثمانیکو اوسکا مشار الیہ قرار دیا ہی اور یہ سمجھا کہ مابعد کا فقرہ انکے
مرشد رشید الدین خان نقل کرگئی ہین اسکی چھپانی سے نہ چھپیگا جب وہ دیکھا جائیگا تب صاف اسکی چوری
پکڑی جائیگی اور سب جانینگی کہ اس ہذا الترتیب سے ترتیب عثمانی ہرگز مراد نہین ہوسکتی **قولہ** باتفاق شیعہ واجب العمل
تو یہی قران ہے **اقول** بیشک بسبب اضطرار کی ہمارے نزدیک واجب العمل یہی قران ہے بلکہ حقیقت مین واجب العمل
قول امام ہی کہ اون حضرات معصومین نی اسے کی عمل کرنی پر حکم فرمایا ہی نہ یہ کہ حقیقت اور واقع مین یہ قران
موافق نزول کی ہو اور اسمین شایبہ نقصان کا نہو ہان اہلسنت البتہ جو یہ دعوی کیا کرتی ہین کہ ہم اسی قران پر
عمل کرتی ہین تو یہ دعوی کسانی ہی کسواسطی کہ علماء اہل سنت موافق قرارت ابن مسعود کے فصیام ثلثۃ ایام متتابعات
کی تتابع صیام کفارہ یمین مین واجب جانتی ہین اور یہ قرآت کہین قران مروج الآن مین پائی نہین جاتی
قولہ صاحب تہذیب باب من احل اللہ نکاحہ مین بعد ذکر حدیث جمیل ابن دراج الخ **اقول** ماشاء اللہ علامہ فضلا
کمال کی علم حدیث مین ہی تمکو بہت مہارت ہے مین کب اسکا انکار کرتا ہون وہ کتاب اللہ کی مخالف ہین اگر
یہ قرآت الی اجل مسمی کی تو مخالفت اور مضادت قران سے نہین رکھتی اسلئی کہ اس قرآت کو موافق قرآت
ابن عباس کے حاکم نی مستدرک مین صحیح لکھا ہی قال و ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم جیسا کہ سابق مین بھی مذکور
اسکا ہوچکا اور بھی عظماء معتبرین اہلسنت مثل فخر رازی وغیرہ شاذ نہین لکھتی بلکہ نسخ کی قائل ہوئی ہین
باتفاق لکھتی ہین کہ ابن عباس بعد فما استمتعتم کی الی اجل مسمی پڑھتی تھے بخلاف ہماری علماء کی کہ اون
دو نو خبرونکو قبول نہین کرتی اور مخالف ظاہر کتاب جانتی ہین اور مخفی نہ رہی کہ اس مقام پر بھی جو اس نے
بی کلمات بی ادبانہ حضرت مجتہد العصر کے شان مین لکھی ہین جواب اسکا پھکڑ بازون کی نزدیک گفتگو کاری ہے
ع راہ نجات سی کہین بھٹکے نہ جائی ناگرکی سنگ جہل پہ ٹھوکر نہ کھائی + کیونہ دلکو غرق کرتی ہین
دریای جہل مین + گر شوق ہو تو کشتی ایمان مین آئی + **قولہ** یہ کشتی خضری کی ڈہائی ہی **اقول** حق
تو یہ ہی کہ جو تعصب اور عناد کہ دلمین اس دشمن خاندان نبوت کی مکنون تھا وہ ظاہر ہو گیا اور مجھی

اس کو بی قرآت... [illegible]

66

مجہی قول صاحب قیات للاعیان ناصبی کالا تجتمع محبة علی مع التسنن یاد آگیا سبحان اللہ رسول خدا صلعم جسکی شان مین

مثل اہلبیتی کسفینة نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی ارشاد فرمائین اونکی شان مین یہ مستغرق

بحر عناد کہی کہ یہہ کشتی حضرت ہی کی ڈبائی ہے اشعار قصیدہ علی تو ناخدای کشتی آل پیغمبر ہی + ورد رہے

قدرت ہی جہاز دین کا لنگر ہی + علی کے دوستی تو کشتی نوح پیغمبر ہے + اوسی ہے خوف طوفان اس سفینہ

سی جو باہر ہی + جو منکر ہی ولایت کا علی کے وہ حرامی ہے + وہ کاذب ہی وہ غادر ہی وہ خاین ہی وہ

اکفر ہی + علی کے ہین فضائل مندرج قران اطہر مین + نبی کا جانشین ساقی آب کوثر ہے + قال

مولانا المجتہد البحری بالنکریم خلاصہ مطلب ہی کہ یہ قران مروج بلا شبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل

ہی قال الناصب الغوی اللئیم بے شبہہ یہ امر حق ہے اور انکار اسکا کفر اور ضلال مگر ملا زمان والا سے

سہوا یا عمدا بر طور تقیہ یا اجتہاد جدید کی یہہ کلام یہان سرزد ہوا ورنہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین کہ تصنیف حضور ہے

اسکی خلاف ارشاد ہوا ہے کہ چون این نظم قرانی نظم عثمانیست بر شیعیان احتجاج بآن نشاید ظاہر اتو یہ بات اختلاط

سی خالی نہین اقول بفضل اللہ العلیم یہان پر جو سلطان العلمائے ارشاد فرمایا ہی کہ یہ قران بلا شبہہ منزل

من اللہ اور واجب العمل ہی مراد اوس سے یہہ ہی کہ بسبب ارشاد ائمہ ہدی علیہم السلام کی اسپر عمل ہمکو چاہی نہ کہ

یہ قران فی نفسہ مطابق نزول کی ہو اور اسمین کسیطرح کا شائبہ نقصان کا نہو اور رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین جو

ارشاد ہوا ہے تو مراد اوس سے یہ ہی کہ ترتیب عثمانی حیثیت انتساب سی طرف عثمان کی اور حیثیت مخالفت

ترتیب نزولی واقعی کے شیعو پر اوس سے احتجاج کرنا سنیونکو نہین پہونچتا اور یہان پر جو کچہہ فرمایا وہ اصلا

منافی اس ارشاد کی نہین کیونکہ منظوم اسکا کہ مراد آیات سی ہے سب منزل من اللہ ہی گو نظم و ترتیب خلاف

واقع ہوا اور عمل اسپر زمانہ غیبت امام العصر مین بطریق رخصت مثل اکل میتة کی حالت اضطرار مین ہمپر واجب

ہی اب تدافع بین القولین کا وہم بہے باقی نہ رہا اور جو ان معاند نے کہا کہ ظاہرا تو یہ بات اختلاط سی خالی نہین تو

حقیقت مین یہ کلمہ ماخوذ کلمہ یہجر سی ہے کہ خلیفہ ثانی نے نسبت ہذیان کی طرف پیغمبر خدا کی کے ہی آپکا

قصور نہین بلکہ قبلہ گاہ ہی ہے آپ کی ایسین جسارت کے تہی قال مولانا المجتہد البحری بالتکریم مگر یہ جو

پوچہتی ہو کہ کچہہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہین سور و آیات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قران کا

نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قران موجود پر ہو

سو بعد حضرات اہلبیت علیہم السلام کا ہی عمل اسی قران مروج پر رہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہوا ہے

ہاں بعض قدمای علمای امامیہ نی بالمرہ انکار نقصان قرانکا ہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین
نہین ہوا ہے مشکل ہی لیکن زیادتی کسی آیت کی توالبتہ نہین ہوی ہے قال الناصب الغوی للئیم
بحال روایات معتبرہ اور احادیث صحیحہ اہلسنت کا معلوم ہو چکا کہ شایبہ نقصان قرانکا انکی کتب سی ثابت نہین
نہ صراحۃً نہ اشارۃً اب اسکو بزور انکی سر باندہنا گویا اس پردے مین اپنا عیب چہپانا ہی کیا یہ ہی اجتہاد مین داخل
ہی کہ جو چیز ثابت نہو خواہی نخواہی اوسکو ناحق ثابت کیجئے غیر کے مذہب مین اجتہاد جناب کا کب معتبر ہے
آپ ہی نقصان پر رہی محققین امامیہ کو کہ یون فرماتی ہین اونکو جو چاہی سو کہی شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات
مین لکھتی ہین ومن ینسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فہو کاذب اور مصائب النواصب مین ہی وما
نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القران لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ وانما قال بہ
شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد بہم فیما بینہم فرمائیے ان دونو شاہدین عادلین کی شہادت سی کون جہوٹہا اور بی
اعتبار اور بموجب تصریح صاحب مجمع البیان کی جسکا ذکر ہو چکا کون حشویہ نابکار ٹہرتا ہی شاید اسی ڈر سی
خواجہ طوسی نی الزام نقصان قران سی اپنی تجرید کو مجرد کیا طرفہ یہ ہی کہ اس قران کو ناقص ہے بتاتی جاتی ہین
ہرگز دریافت نہین ہوتا کہ قران کو ناقص بتانا کس راہ سی ہے اگر یہ سبب ہے کہ فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت
طاہرین اسمین نہین تو سورۂ ہل اتی اور آیۂ تطہیر کسکی حق مین نازل ہوا اور اخبار خلافت خلفای راشدین اور فضایل
ازواج مطہرات سید المرسلین خصوصاً فضیلت جناب صدیقہ اور تائیدات مذہب اہلسنت کی بہی اسمین مذکور
ہین اور ذکر بداء اور تقیہ کا اور ماجرای غصب کلثوم اور قصہ آزردگی جناب زہرا اور رسن بگلو ہونا شیر خدا اور
بیکسی اہلبیت کی اور مضامین حق الیقین کی کہ حضرت پیغمبر نی جناب زہرا اور حضرت علی مرتضی کو فرمایا
کہ پدرت فدای تو باد و برادر عمت قربان تو باد اور مبنشین مرثیہ ضمیر اور دبیر کی اسمین نہین یہ اسباب نقصان کے
البتہ ہو سکتی ہین خدا جانتا ہی کہ بعضی شیعہ مذہب جو انصاف سے کچھہ بہرہ رکہتی ہین حقیقت نقصان کے سنکر
ہاتہ ملتی ہین کہ احد الثقلین یعنی عترت نبی الحرمین اکثر تو انتقال فرما چکی اور ایک آدہ جو زندہ ہین وہ غیبت کے
سبب ہاتہہ نہین آتی ہر چند عریضے لکہتی ہین پر جواب کا پتہ نہین لگتا اتنسو پوچہنی کو یہ قران کہ احدہما اعظم من الآخر
اسکی شان ہے باقی رہگیا تہا اب وسکو ہی جناب قبلہ وکعبہ نی ناقص ٹہرایا شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو
بہڑکایا بڑی سند اونکی ہاتہہ لگی چشم خوابیدہ فتنہ کی جگی شان خدا ہی جنکی تقرب درتالیف کے لئے بلا زمان دراز لانے
یہ خاک چہانی اون لوگون نے ہی اکثر مانی ٥ تحسین ہے نہ کی شیرین نی اس تیشہ زنی پر ہاتہہ پڑی

٦٨

بڑی فرہاد شری کوہ کنی پر + کہین بصحت ثابت نہین ہوا کہ جناب امیر المومنین مع بقیہ ائمہ طاہرین نے اوس قرآن کو
ناقص بنایا ہو یا اپنی اولاد امجاد کو پڑھایا ہو سب آپکو لکھنی پڑھنی آتی اور سر آنکہہ لکھی آتی اگر یہ قرآن ناقص تہا تو جناب
امیر نے قرآن کامل کیون نہ پہیلایا یہان بات بنانی گویا غیرت منافی ہے فی الحقیقت اعتقاد نقصان قرآن کا
مثل اعتقاد اون لوگون کی ہے کہ خدا و رسول سے لاچار ہوکر بعضے قائل الوہیت حضرت امیر کی ہوئے اور بعضون
نے ادعای نبوت آنحضرت کا کیا چنانچہ اسکا بیان بجای خود مذکور ہی اقول بفضل اللہ العظیم روایات کثیرہ
اہل سنت سے ثابت ہوچکا کہ اس قرآن مروج مین شائبہ نقصان کا ہی بلکہ جو حروف جو منزل من اللہ تہی کرامات
عثمان سے محو ہوگئی اور یہہ بہی اہلسنت کی کتابون سے کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر ہوا کہ جناب امیر نے مصحف کو
موافق نزول کے جمع کیا پہر اگر وہ مصحف اور اس مصحف عثمانی مین کچہہ فرق نہوتا تو صاحب فتح الباری یہہ کیون
کہتا ولو کان معی لاستنبا منہ علم کثیر اب معلوم ہوا کہ اوسمین کچہہ زیادتی تہی کہ اسمین وہ نہین اور ایسے
ابن سیرین کے روایت سے صاف ثابت ہوچکا کہ اگر مصحف جناب ولایتمآب موجود ہوتا تو اوس سے علم کثیر حاصل
ہوتا حق تو یہہ ہی کہ نقصان قرآن اہلسنت کی روایات سے بہت ثابت ہوتا ہی کہ انکار اوسکا خالی جہل
یا تجاہل سے نہین اور یہ جو کہا کہ شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات مین لکہتی ہین الخ تو یہ کچہہ مفید مدعا تمہاری
کی نہین اسلئے کہ جب خود جناب سلطان العلماء اسطرحسے ارشاد فرما چکی کہ ہان بعض قدمای علمای ہمارے
بالمرہ انکار نقصان قرآن کا کیا ہی پہر یہ کہنا تمہارا کہ شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات مین لکہتی ہین من
ینسب الینا الخ محض نازیبا اور سراسر بیجا ہی اور بہی سیوطی نے اتقان مین حمیدہ بنت یونس سے روایت کی
ہی کہ کہا اوسنے قرء علی ابی وہو ابن ثمانین سنۃ فی مصحف عائشۃ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قبل ان یغیر عثمان المصاحف
انتہی اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ قبل اسکی کہ عثمان نے مصاحف مین اصلاح کی ہو زیادتی مصحف
عائشہ مین تہی اور بعد اوسکی پہر محو ہوگئی باقی رہا وہ کلام کہ اس غبی نے واسطے جہال کے کتاب
مصائب النواصب سے لکہا ہی تو وہ بہی مشترک المورود ہی اس جہت سے کہ خود قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ
نے بعد عبارت مرقومہ کی لکہا ہی کہ ولو سلم فلیس ذلک امر اختلف الامامیۃ بہ بل قد ذکرہ السدی من
مفسری اہل السنۃ والجماعۃ فی تفسیرہ وغیرہ فی غیرہ قال السدی فی قولہ تعالی یا ایہا الذین

۱۹

مین نہانی زانوے تشویر پر سر جہکائی چشم انصاف سے ملاحظہ فرمائی کہ قران مین نقصان اہلسنت کے
کتابونسی بخوبی ثابت ہوگیا اور تمہارا قول سراسر بی عنبار ٹہرا **قولہ** شاید اسی ڈر سی خواجہ طوسی نی الزام
الخ **اقول** مین بہی کہتا ہون کہ شاید اسی اندیشہ سی سندی نی لکہدیا کہ قرانمین زیادتی تہی مگر عثمان نے
اوس زیادتی کو دور کردیا اور یہی شاید اسی اندیشہ سی سیوطی نے لکہدیا کہ قبل تغیر عثمان کے مصحف عایشہ مین
زیادتی تہے سبحان اللہ تجرید مین نقصان قرآن کے نہونی سے یہہ لازم نہین آتا کہ اس طعن تحریف سی عثمان
بری ہون بہت سی مطاعن خلفاء ثلثہ کی ہین کہ وہ تجرید طوسی علیہ الرحمہ مین نہین ہین اور باقی
کتب مبسوطہ مثل عماد الاسلام وغیرہ مین موجود ہین تجرید مین نہونی سے عدم نقصان نہین ثابت ہوسکتا
بہت سی مسایل فقہیہ مین کہ وہ شرح وقایہ مین نہین اور ہدایہ وغیرہ مین موجود ہین اور اس سے یہ لازم نہین آتا
کہ مسئلہ مذکورہ فی الہدایہ وغیرہا صحیح نہو یہ طرفہ ماجرا ہی کہ سنیونکی کتابونسی نقصان قران ثابت ہوچکا ہی
اور یہہ عجیب بی شرم وحجاب کشادہ پیشانی کہہ رہا ہی کہ شائبہ نقصان قران انکی کتب سی ثابت نہین نہ صراحۃ
نہ اشارۃ ایسا کذب صریح کوئی عاقل ارتکاب نہین کرسکتا کاش اتنا ہی کہتا کہ کتب معتبرہ سی ثابت نہین اور فتح الباری
اور اتقان وغیرہ کو کہہ دیتا کہ یہہ کتابین ہماری معتبر نہین ہین تب بہی ایک گنجایش تہی اگرچہ بعد ثبوت اعتبار
ان کتب کے کذب ثابت ہوتا مگر تہوڑی مہلت تو مل جاتی نہ یہہ کہ مارا کہا ناجاتا اور کہتا کہ پہر تو مارو ہرگز دریافت
نہین ہوتا کہ قران مین عدم نقصان ثابت کرنا کس غرض سی ہی اگر یہہ سبب ہے کہ مطاعن خلفاء ثلثہ کی اگر
نقصان ثابت ہوجائیگی تو یہہ بعض آیات الہی باوجود تحریف واحراق کے ابتک قران مجید مین جابجا کاذبین
اور غاصبین وغادرین پر لعنت موجود ہی اور ہونا خلفاء ثلثہ کا غاصبین سے کالشمس فے نصف النہار ہی اگر
زیادہ شوق ہو تو کتاب نہج البلاغۃ کی سیر کیجیی کہ اوسمین ایک خطبہ شقشقیہ ایسا ہی کہ اوس سے صاف لعنت
ان غاصبین پر ظاہر ہوتی ہے اور اگر یہہ باعث ہی کہ اس نقصان سے خلافت جناب لا یتماب کی ثابت
ہوجائیگی تو الحمد للہ کہ باعتراف مفسرین اہلسنت کے آیۃ انما ولیکم اللہ الخ وانما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الخ اور
آیۃ صالح المؤمنین حضرت ہی کے شان مین نازل ہوا اور یہہ آیات خلافت اور امامت ائمہ معصومین علیہم السلام
پر اول دلیل ہین اسی طرحسی آیۃ انی جاعلک للناس اماما خلافت ائمہ معصومین پر دلیل قویم اور برہان
مستقیم ہی زیادہ شوق ہو تو کتاب عماد الاسلام کی سیر کیجیی اور یہ جو تمنی کہا کہ خلافت خلفاء راشدین اور

اجتماع متضادین محال ہی اسلئی کہ جب وہ کاذبین اور غادرین اور خائنین ہے موافق اون روایات کی کہ بحث
سقیفہ مین مذکور ہون گی اور یہی مطابق خطبہ شقشقیہ کی کہ اہلسنت بھی اوس خطبہ کا انکار نہین کرسکتی پھر جبکی اور
خداوند سبحانہ وتعالی قران مجید مین ان لوگوپر نفرین کرچکا تو پھر اونکی خلافت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے قولہ
اور ذکر بدا اور تقیہ کا **اقول** یہ کہنا اوس غبی کا ناواقفیت پر محمول ہے اسلئی کہ جناب باری فرماتا ہی ولکل اجل
کتاب یمحو اللہ ما یشاء و یثبت عندہ ام الکتاب امام فخر الدین رازی نی اسکی تحت مین دو قول لکہی ہین
اور حاصل اون دونونکا یہ ہی کہ قول اول یہہ کہ محو و اثبات شامل ہر چیز کو ہی یعنی حقتعالی محو کرتا ہی رزق اور
عمر کو اور زیادہ کرتا ہی اوسکو اور اسی طرح سی سعادت اور شقاوت اور ایمان اور کفر سب مین محو و اثبات جاری
ہی اور قول دوسرا یہہ ہی کہ یہہ محو و اثبات مخصوص ہے بعض اشیا کو پس بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے نسخ حکم
متقدم ہی اور اثبات حکم آخر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ اولا جناب باری گناہون کو ثابت کرتا
ہی اور بعد اسکی جب بندہ توبہ کرتا ہی تو اوسکو زائل کردیتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ محو و اثبات درباب رزق
وغیرہ کی ہے الخ ما قال فاہماد پس عجیب کیا بلکہ صنادید اہلسنت کو چاہیی کہ بغور و انصاف ملاحظہ فرمائین کہ بدا کی
تو یہی نسخ کی معنی ہین کہ تمہاری امام نی ذیل کریمہ مذکورہ کی ذکر کیا ہی اب بلا دریافت کی بی تکلف منہ سے یہہ
نکلنا کہ قرآنمین بدا نہین اپنی امام کو جھوٹا بنانا ہی باقی رہا تقیہ سو وہ بھی کالشمس فی رابعة النہار آشکار ہی دیکھی
کہ قران مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکة اور پھر فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم
اور دوسری جگہہ یون فرمایا ہی الا ان تتقوا منہم تقاة اور درمنثور مین ذیل کریمہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان کی لکھا ہی واخرج عبد الرزاق و ابن سعد و ابن جریر و ابن ابی حاتم والحاکم وصححہ و ابن
مردویہ و البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر من طریق ابی عبیدة ابن محمد بن عثمان عن ابیہ قال
اخذ المشرکون عمار بن یاسر فلم یترکوہ حتی سب النبی و ذکر الہتہم بخیر ثم ترکوہ فلما اتی
رسول اللہ قال ما وراءک قال شر ما ترکت حتی نلت منک و ذکرت الہتہم بخیر قال کیف تجد
قلبک قال مطمئنا بالایمان قال ان عادوا فعد فنزلت الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان قال
ذلک عمار بن یاسر نہی معلوم نہین کہ اس غبی نی ان آیات پر نظر کیا ہی یا نہین اگر ان آیات کو نہ دیکھا
ہو تو اب دیکھو کہ صاف انسی جواز تقیہ کا ثابت ہوتا ہی اور ماجرا عقد حضرت کلثوم کی روایت صحیح کی شیعونکی

شیر خدا اور بطلیعی اہلبیت الخ **اقول** قصہ آزردگی جناب زہرا کا انکار کرنا انکار بدیہیات ہی اور قرائن بمقامات
عدیدہ اذیت جناب خاتم النبیین کا مذکور ہی اور بمفاد حدیث متفق علیہ بین الفریقین فاطمۃ بضعۃ منی فمن
اغضبہا فقد اغضبنی آزردہ کرنا جناب سیدہ کا آزردہ کرنا اون حضرت کا اور ان خلفاء ثلثہ نی جو کچھ کہ جناب
سیدۃ النساء کو اذیت پہونچائی لکھنا اوسکا بطور استیعاب کے آفتاب کو گز سی ناپنا ہی مگر مختصر لکھتا ہون کہ ابوبکر
جوہری وغیرہ نی نقل کیا کہ جناب فاطمہ زہرا مقنع مطہرہ کو لپیٹ کی نزدیک ابوبکر کی تشریف لیگئین اور کمال
بلاغت سی خطبہ انشا کیا کہ بعض فقرات اوس خطبہ کی یہہ ہین ثم التفت الی قبر ابیہا باکیۃ فتمثلت بقول ہند بنت
اثاثہ اشعار قد کان بعدک انباء وھنبثۃ + لو کنت شاھدھا لم تکثر الخطب + ابدت رجال
لنا نجوی صدورھم + لما قضیت وحالت دونک الکتب + تجھمتنا رجال واستخف بنا +
اذ غبت عنا فنحن الیوم نغتصب + یعنی جناب سیدہ متوجہ ہوئین طرف قبر منور جناب رسالتمآب کی اور اوسوقت
گریان تہین اور تمثال دیا اشعار ہند سی کہ وہ دختر اثاثہ کی تہی کہ بعد تمہاری ہمپر بہت مصائب گذری کہ اگر آپ
ہوتی اور انکو مشاہدہ کرتی تو وہ نہوتی اور جبکہ آپ اس دار فانی سے تشریف لیگئی وہ لوگ ظاہر ہوئی کہ
دلمین جنکی کینہ تہا اور یہی وہ عناد رکہتی تہے اور حایل ہوا درمیان ہماری اور تمہاری ایک تودہ گران اور
بعد تمہاری اون لوگون نے ہمپر شدت کی اور ہمارے حق سبک کیے اور استخفاف چاہا اور آجکی روز کہ آپ ہمسے پوشیدہ
ہین حق ہمارا ظلم وستم سے غصب کر لیا ہے + رفتی وداغ بر دل پر غم گذاشتی + ما را بروز تیرہ ماتم گذاشتی + رفتی
بسوی خاک زین تیرہ خاکدان + روز سیہ بمردم عالم گذاشتی + رفتی ز ہجر غصہ دیرینہ برکنار + ما را غریق اشک دما
دم گذاشتی + اور ابن اثیر نی نہایہ مین اس خطبہ کی تصدیق کی ہے قال فی لغۃ الھنبثۃ ان فاطمۃ قالت بعد
موت النبی صلعم شعر قد کان بعدک انباء وھنبثۃ + لو کنت شاھدھا لم تکثر الخطب + الھنبثۃ واحدۃ
الہنابث وھی الامور الشداید المختلفۃ انتہی وجناب الہی فرماتا ہی الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ اب تم سمجہو کہ اذیت رسول کا ذکر قران مجید مین ہی یا نہین اور بمفاد حدیث
مذکور ایذا دہی ایذاء جناب سیدہ ہی یا نہین اگر کچہہ بہی فہم رکہتی ہو تو ان مقدمات کی نتیجہ کو سمجہو اور بہت لاف
وگزاف سی باز آو اور جو کچہہ کہ ظلم وستم اہلبیت اطہار پر گذری ہین اور اون معصومون نے صبر کو اختیار کیا ہی
قرائن اونکا ذکر بہت ہی مگر تمہاری آنکہون پر تو تعصب کا پردہ ایسا پڑا ہوا ہی کہ بالکل اندہی ہو چنانچہ ابن عباس سے
مروی ہی کہ آیہ قرانی وتواصوا بالصبر جناب امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہوا بلکہ خود جناب سرور کائنات نے

نی اخبار آتیہ مین اس ظلم و ستم کی خبر دی ہی حمیدی نی جمع بین الصحیحین مین عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے
الا انہ سیجاء برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا
بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک ثم فیقال لی انہم
لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم انتہی اور یہی اسی مضمون کی روایت اخطب خوارزم نے مناقب مین
لکھی ہی کہ رسولخدا نے علی علیہ السلام سی فرمایا اتق الضغائن التی لک فی صدور من لا یظہرہا الا بعد موتی
اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون دیکھو کہ اس کلام مخبر صادق سی کیسا آئینہ اخبار آتیہ کا صاف ہوا کہ عقب رحلت
جناب رسالتمآب ایسی ایسی ظلم و ستم اہلبیت اطہار پر ہونی لگے کہ ہر صغار و کبار بلکہ اشجار و احجار بھی اونکو سنکے آنسو
خون کی بہانی لگی خصوصا جو کچھ کہ ظلم و ستم تمہاری مرشدونکی دست نجس سی جناب سید الشہدا تشنہ لب کو
آب فرات کربلا پر پہونچی تمام آسمان و زمین اور ملائکہ مقربین اور جملہ بحار و برار و جبال و احجار پر شاہد ہین اگر
تم اسبات کا انکار کرتے ہو کہ پہلے اہلبیت کا ذکر قرآن مین نہین تو پہلی مین کہتا ہون کہ کوئی دیندار اسبات کا
انکار نہین کر سکتا کہ جناب سید الشہدا بہی اہلبیت مین داخل ہین چنانچہ حدیث النجوم امان لاہل السماء
فاذا ذہبت ذہبوا واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی اذہب اہل الارض اس مطلب پر
دلیل قوی ہے اسواسطے کہ جناب رسالتمآب نے جملہ ائمہ معصومین کی شان مین اس حدیث کو ارشاد فرمایا ہی اور نیز بہی
مشکوٰۃ وغیرہ مین ہی کہ جب آیہ مباہلہ نازل ہوا تو جناب رسالتمآب نی جناب علی مرتضی اور جناب فاطمہ اور حسنین
علیہما السلام کو بلایا اور ارشاد کیا کہ ہولاء اہلبیتی بعد اوسکی پہر کہتا ہون کہ صحیح مسلم مین بیچ تفسیر قول سبحانہ
وتعالی فما بکت علیہم السماء والارض کے یون لکہا ہے قال لما قتل الحسین بن علی علیہما السلام بکت
السماء وبکاءہا حمرتہا اور جیطرحسی کہ صاحب کشاف اور صاحب مروج الذہب نی لکہا ہی کہ ولید بن یزید
بن عبد الملک مروان کہ گیارہوان خلیفہ تہا جب آیہ شریفہ واستفتحوا وخاب کل جبار عنید کو دیکہا تو قرآن
مجید کو گرادیا اور چند تیر قرآن مجید پر پہینکے اور اثناء تیر اندازی مین ان اشعار کو کہا اتوعد کل جبار عنید
فہا انا ذاک جبار عنید + اذا ما جئت ربک یوم حشر + فقل یا رب مزقنی ولید + اور جیطرحسی
بروایات کثیرہ اہلسنت تمہاری مرشدون نی عیاذا باللہ کلام اللہ ناطق پر بروز عاشورا تیر باران کیا من احد

٧٣

سینا ید * ز بیرہ جشم بگیری شد نگار * کہ بہ مخزن سر پروردگار * چو بیکان لبین بر نشسر اہ یافت * بجز گاہ
خبر لیتہ دستگاہ فت * انتہی اس ناصبی کو در پردہ یہہ منظور ہی کہ جاہلونکو اسباب پر آمادہ کرے کہ بیکسی جناب
سید الشہدا کا جب ذکر قرآن مین نہین ہی تو گریہ و بکا اونکی مصائب پر اور اشک باران ہونا اون مظلوم کی تشنگی
یاد کر کی محض لا سود ہے مگر للہ الحمد و المنہ کہ سعی اس ناصبی کی کچھہ کام نہ آئی ہمنی اہلبیت کی بیکسی کتاب الہی اور سنت
جناب رسالت پناہی سے یون ثابت کر دیا کہ جیسے نصف النہار مین آفتاب درخشانکو روشنی ہوتی ہی اور
مضامین حق الیقین جو کچھہ اوسمین ہونگی چونکہ مطابق احادیث نبوی کے ہین اسلئی وہ سب واجب العمل اور
واجب الاعتقاد ہین اور حال بندشین مرثیہ ضمیر و دبیر کا کتاب اشارۃ الاحزان علی القتیل العطشان کہ تالیف جناب
غفران مآب کی ہی اوسکی مقدمہ کو دیکھہ کی اگر کچھہ کہتی تو اوسکا جواب دیا جاتا شعراکی کلام سی علما پر اعتراض کرنا
بڑی بے عقلی ہے مگر تمہارا سو یہہ تو ٹیکی و اسطی کہنا جاہی سمجھو جس مضمون کا بیان نثر مین صحیح ہی اوسکا ذکر
نظم مین بہی جائز ہی اور بالعکس پس جس مرثیہ مین مضامین باطلہ خلاف واقع مذکور ہون اوسکی پڑہنی اور سننی
اور اوسکو سنکی رونیکو ہماری علما جایز نہین جانتی ہین اور جو کچھہ مصائب جناب سید الشہدا کی نظما یا نثرا
مطابق واقع بیان کی جائین اوسکا بیان کرنیوالا اور سننی والا اور رونی والا مثاب اور ماجور ہوگا اس
علیہ پر اگر کچھہ اعتراض ہو تو بیان کرو فی زماننا مرثیہ گو یونی اگر کچھہ زیادتی کی ہے تو وہ مقبول علما نہین
مگر جسقدر اونہون نی صحیح اور درست منظوم کیا ہی اونکی مثاب ہونیکی و اسطی کافی ہے تمہارا جلنا صرف
اسباب پر ہی کہ یہہ مرثیے تضمنا او التزاما دلالت فضایح اور قبایح پر تمہاری اکابر اور مرشدونکی کرتی ہین
اس جہت سی جو کچھہ کہو وہ کہو و الا مرثیہ کہنا اور رونا مصائب سید الشہدا علیہ السلام پر ثابت ہے قرآن اور احادیث
کی ما حصل اس ناصبی نی اس مقام پر سوا سیاہی قرطاس کے کچھہ کلام معقول تحریر نہ کیا **قولہ** یہہ اسباب نقصان
کی البتہ ہو سکتی ہین **اقول** نہین ہی کوی اسباب نقصان کی نہین ہو سکتی جیسا ہمنی بیان کیا باعث
نقصان کا وہی احراق مصاحف ہے کہ صاحب جلیبی ظہور مین آیا **قولہ** کہین بصحت ثابت نہین ہوتا کہ
جناب امیر یا بقیہ ائمہ طاہرین نی اس قرآن کو ناقص بتایا ہو **اقول** اگر صاحب فتح الباری اور صاحب اتقان
کا قول تمہاری نزدیک صحیح نہو تو ویسا کہو اور اگر صحیح ہی تو اپنی اس عقیدہ سی باز آو **قولہ** جناب امیر نی
قرآن کامل کیون نہ جلایا الخ **اقول** ہم کہتی ہین کہ ترمذی مین جو مذکور ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کہا کرتے
تہی کہ قرآنکو پوشیدہ رکہو اور اوسکو قید کرو انتہی اسکی کیا معنی ہین جاہو جہ ... تو ہمی

کہ اگر قران کی جلانی کا اور پہر اوسکو کامل بنا یکجا دریا مین ال لگانا ہی یہہ تمہین سے ہو سکتا ہی اور یہہ جو تہا کہ
بعضے قائل الوہیت کی ہوئے سو الحمد للہ کہ یہہ بہی باعتراف شافعی کے فضائل و مناقب حضرت سے ہی
شعر ہمین بس بود فضل مرتضیٰ ❊ کہ گفتند بعضے خدای جہان ❊ عبد القادر بدایونی نے لکہا ہی کہ شافعی کا شعر ہے
شعر کفی فی فضل مولانا علی ❊ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ❊ اور بعض علمائے اہل سنت نے اسکی ترجمہ مین یہ شعر لکہا ہے
شعر ہمین بس بود حق نمای او ❊ کہ کردند شک در خدای او ❊ اور اس کلام سے یہہ نہ سمجہو کہ ہم الوہیت کے قائل
ہین اگر ایسا ہو تو پہلے شافعی کو سمجہو **قال مولانا المجتہد البحری بالتکریم** اور جو تمنے پوچہا کہ جمع کیا ہوا حضرت
امیر کا ہی قران ہے تو یہہ سوال تم سے بعید تہا اسواسطے کہ اگر یہہ وہی قران ہوتا تو محنت اور مشقت حضرت
عثمان کے جمع کروانے قران مین زید ابن ثابت وغیرہ سے اور احراق باقی مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتے اسکو تم
کیونکر گوارا کر سکتے ہو اور وہ جو قران حضرت امیر علیہ السلام نے موافق تنزیل کے جمع کیا تہا وہ انہین حضرت کی
پاس اور انکی اولاد طیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر کی پاس موجود ہے
جس وقت مین کہ انکا ظہور ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا **قال الناصب الغوی اللئیم** یہ سوال تو ظاہرا
بعید نہین معلوم ہوتا کیونکہ جب باعتراف ثقات ساری ائمہ ہدیٰ اور انکی اولاد امجاد اسی قران کو پڑہتے
لکہتے آئے مگر شہادت طبرسی اور شیخ طوسی حضرات حشویہ اور مکذاب جبلے بن نقصان کی قائل ہوئے تو سائل
کو شبہہ پیدا ہوا کہ یہہ وہی قران ہی جو حضرت امیر نے جمع کیا تہا یا اور ہی اگر وہی ہے تو ہو المراد اور ہم الوفاق
اور اگر وہ نہین تو اپنے قران کو کیون چہپا رکہا اور اوسکو پڑہا پڑہایا سبحان اللہ پڑہنی پڑہانی کو یہہ قران اور
رکہنی چہپانیکو وہ قران حق یہہ ہی کہ جس قرانکو حضرت عثمان نے جمع کیا اوسیکو جناب امیر علیہ السلام نے قبول رکہا
اور فرمایا کہ اگر عثمان جمع نہ کرتا تو مین جمع کرتا جیسا اوپر گذرا قران کی مقدمے مین سب برا احسان ہے جناب عثمان
کا جو اس نکو نہانی احسان فراموش ہے اور بار ایمان سے سبکدوش اور یہہ بہی پہلے مذکور ہوا کہ جمع کرنا جناب
امیر علیہ السلام کا قران کو ثابت نہین سنی کے یہان نہ شیعہ کے یہان پس اونکی اولاد کی پاس خصوصا صاحب الامر
کی پاس کیونکر موجود ہی ورنہ تو ملا صادق کرہی شک اس مقدمے مین صادق ہے کاذب نہین کلینی کے شرح مین
بتصریح لکہہ گیا ہی وظہور القران بہذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر ویشہر بہ یعنی یہہ قران
حضرت امام آخر الزمان کی وقت مین ظہور پکڑیگا اور مروج اور مشہور ہی رہیگا پس اس قول مین ملا صادق
... کہین ... اقول بفضل اللہ العلیم ہیچ ہی

٧۵

سچ ہی کہ ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا بھی قران کو پڑہتی پڑہاتی آئی مگر یہہ ہے فرماتی آئی کہ اسوقت تم
لوگ اسی قران کو پڑہو یہہ حکم رخصت اور جسوقت ظہور فرماینگے جناب صاحب الامر علیہ السلام تو اوسوقت پڑہینگے
موافق اوسکی کہ نازل ہوا ہے یہہ حکم عزیمت ہی اور قول صاحب مجمع البیان وغیرہ کا اسکا جواب مکرر ہو چکا ہے
بارہ کی احتیاج نہین اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ سیوطی اور صاحب فتح الباری لکھہ گئی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے
قرانکو موافق تنزیل کی جمع کیا اور یہی بروایت ابن سیرین وغیرہ کی ثابت ہوا کہ قران جمع کردہ حضرت امیر
اونہین حضرات معصومین کی پاس مخزون رہا اور یہی اب سائل کو کس لیے شبہہ پڑا اگر یہہ قران اور وہ ابی بکر
یا عثمان کے قرانکو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام پسند کرتی تو اپنی قران کو کس لئی اپنی اور اپنی اولاد طاہرین کے
پاس موجود و مخزون رکہتی اور محنت صاحب حیا کی بہی احراق مصاحف مین برباد ہو جاتی سبحان اللہ قران پڑہنے
اور پڑہانیکو آیا ہی یا آتش مین جلانیکو حقیقت تو یہہ ہی کہ معرکہ احراق قران مین عثمان صاحب حیا مقدمۃ الجیش
ہین کہ اوسی جلانیکے باعث سی شعلہ عناد سنیونکی دلمین بڑہکتا ہی **قولہ** جمع کرنا جناب امیر علیہ السلام کا قران کو
ثابت نہین نہ سنی کی یہان نہ شیعہ کے یہان **اقول** یہہ چشم پوشی ہے لحاظ کتب معتمدہ اہل سنت سی
اور یہان ہے امامیہ پر روایات تو اسبات مین اسقدر ہین کہ احصا او نکا دشوار ہی سابق مین چند روایتین ذکر
ہوئین نہین کیو اسطی وہی کافی ہین تم اگر اسفار بہے لادنی جائین تو کچہہ فائدہ نہین مگر روایات شیعہ کی
تمکو کیا مطلب ہے جبکہ اپنی کتابونسی اس غبی کو واقفیت نہین تو دوسرونکی کتابونسی کب واقف ہوگا اب
تمہاری سمجہانی کے لئی پہر کہتا ہون کہ اتقان مین دیکہو کیسا صاف لکہا ہوا ہی ان فی مصحف علی کان اول
السور اقرأ ثم المدثر ثم النون ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وہکذا الی آخر المکی ثم المدنی وکان اول
مصحف ابن مسعود البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی وغیرہ انتہی اس
سی تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصحف ابن مسعود اور مصحف جناب ولایتمآب مختلف با ترتیب ہے اور یہہ بہی ثابت
ہی کہ یہہ ترتیب موجودہ الآن موافق تنزیل کی نہین بس اس غبی کا یہہ کہنا کہ جمع کرنا جناب امیر کا قران کو ثابت
نہین جہل یا تجاہل ہے ہی اب موجود رہنا اوس مصحف کا اونکی اولاد طاہرین کی پاس متحتم ہوا کہ اہل سنت بہی
انکار نہین کر سکتی مگر تم سا غبی اگر کہی کہ اتقان سنی کے کتاب نہین تو جاہل کہہ ترو کہ کتب معتبر ہی **قولہ**
او پر قول ملا صادق کہ بیشک اس مقدمہ مین صادق ہی الخ **اقول** ملا صادق کی صداقت اور تمہاری
[illegible] صداقت ... کچہ شبہہ نہین ... ملاحظہ فرمائین کہ ... اور ملا رجوع کتاب ...

۷٦

جہالت پر مشتمل کر بلکہ تصریح اسکی غیر مرہ مذکور ہو چکی قال مولانا المجتہد النحریر بالتکریم اب حضرات سنیہ کو
بیان اپنی اعتقاد کا اور جواب ہماری سوالونکا ضرور اور متحتم ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم
قال الناصب الغوی اللئیم تمام اہلسنت کی اعتقاد مین یہی قران حق ہے کسیطرحکا اسمین شبہہ نہین ذلک
الکتاب لاریب فیہ جسقدر خاتم النبیین سید المرسلین پر نازل ہوا ابکم وکاست موجود ہی کیا مجال کہ کوئی ایک حرف
بڑہا سکی قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لایاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض
ظہیرا یا کچھہ گہٹا سکی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور تغیر یا تبدیل کو اصلا اسمین راہ نہین
وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لامبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم اور یہہ کلام الہی قدیم ہی اور معجزہ ایک معجزہ تو
یہہ ہی کہ منافق کو یاد نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لہم نصیرا اور باقی عقیدونکی
حقیقت کتب عقائد اہلسنت مین مذکور ہی جسکو منظور ہو مطالعہ کری اور یہہ جو فرمایا کہ جواب ہمارے سوالونکا
ضرور ہی سبحان اللہ کیا مشکل سوال کیا ہی کمترین اہلسنت نے ساری سوال کے جواب دئی اور مستفتی کے سوال
ساتھہ اپنی سوالون کی علاوہ ان والا کی طرف متوجہ کئی خبر لیجیے تقریب آپکے ناتمام رہی حقیقت شبہونکی

۷۷

بانی سیسہ بیلی ہو گئی ہے اب ہماری سوالون کے جواب دیجیے آیندہ کی تدبیر کیجیے ع مرد آخر بین مبارک
بندہ ایست واللہ یہدی من یشاء الی الصراط القویم والان اشرع فی رد جواب السوال الثانی بفضلہ
العمیم انتہی اقول بفضل اللہ العلیم تمام اہل شیع کی نزدیک یہہ قران حق ہے اور کسی طرحکی اونمین
زیادتی نہین ذلک الکتاب لاریب فیہ باقی یہہ کہ جسقدر خاتم النبیین پر نازل ہوا ابکم وکاست موجود ہے
محل نظر اور بحث ہی اسلئی کہ مشکوۃ شریف مین ہی عن عائشۃ رض قالت کان فیما انزل من القرآن عشر
رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ ص وہی فیما یقرء من القرآن یعنی عائشہ سے
مروی ہی کہ نازل ہوا قران مین عشر رضعات معلومات یحرمن بعد اوسکی منسوخ ہوا خمس معلومات کی ساتھہ پر
وفات پایا رسول خدا نی اور وہ پڑہا جاتا تہا قران مین سی اور ظاہر ہی کہ یہہ آیۃ کہین قران مروج مین
نہین اور اسسے یہہ ہی مفہوم ہوتا ہی کہ زمانہ جناب رسالتمآب مین خمس معلومات منسوخ نہین ہوا تہا
اور روضۃ الاحباب مین عبد اللہ بن مسعود سی مروی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ ہم قرآت کرتے تہی عہد جناب
سرور کائنات مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین اور ثعلبی

و غیرہ نی ابنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ مصحف ابن مسعود مین یون پڑہا جاتا تہا ان اللہ اصطفی ادم و نوحا و ال ابراہیم و ال محمد علی العالمین اور ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین خبر ثانی عشر مین خلیفہ ثانی سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتی تہی لولا ان یقول الناس ان ابن الخطاب احدث آیۃ فی کتاب اللہ لکتبتہا و لقد کنا نقرءہا و الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ انتہی اور اتقان سیوطی مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے قال لا یقولن احدکم قد اخذت القران کلہ و ما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قران کثیر و لکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر انتہی اب معلوم ہوا کہ آیہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کی وہ معنے کہ اس غبی نی سمجہا ہی نہین ہین اگر وہ معنی ہون تو صاحب روضۃ الاحباب اور ابن ابی الحدید اور ثعلبی اور سیوطی کی اقوال جو مذکور ہو چکی کیونکر مصادق آئینگی اور یہی معلوم نہین کہ بخاری نے جو اپنی صحیح مین زید ابن ثابت سے روایت کی ہے کہ جب ابو بکر نی مجہی بعد قتل اہل یمامہ کی طلب کیا اور کہا ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بالقراء و انی اخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن فیذہب کثیر من القران سچ ہی یا نہین اگر سچ ہے تو معلوم ہوتا ہی کہ آیہ و انا لہ لحافظون خلیفہ جی کو یاد نہ تہا کہ تلف قران سے ڈرتی تہے اور تمکو یاد ہی الحمد للہ علم و فہم تمہارا خلیفہ اول کی فہم سے بڑہا ہوا ہی اور اگر سچ نہین تو اپنی صحیح کو تم کہو کہ یہہ غیر صحیح ہی اسکی صحیح نہین **قولہ** اور یہہ کلام الہی قدیم ہی **اقول** آفرین ہے عقل اہلسنت پر کہ کلام ربانی کو قدیم کہتی ہین حنابلہ کہتی ہین کہ کلام ربانی حروف و اصوات ہین کہ ذات جناب باری مین قایم ہین اور وہ کلام قدیم ہی اور اشاعرہ اہل سنت کہتی ہین کہ کلام الہی نفسی قدیم ہی اور وہ جنس حروف اور اصوات سے نہین اور نہ وہ علم و قدرت سے ہے بلکہ وہ ایک صفت ازلیہ ہی کہ ذات باریتعالی مین قایم ہی اور غایت توجیہ اس کلام نامعقول کی اسطرحسے کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص ارادہ کرتا ہی تکلم کا تو اپنی نفس مین معانیکو ترتیب دیتا ہی اور قصد کرتا ہی اوسکی تکلم کا بس یہ کلام نفسی ہے اور امامیہ کی اعتقاد مین دونو کی قول باطل ہین حنابلہ کا قول اس جہت سے باطل ہے کہ کلام لفظی کو کوئی عاقل قدیم نہین کہہ سکتا اسلئے کہ کلام لفظی مرکب ہی اور تالیف اوسکی حروف متعاقبہ مترتبہ اور الفاظ سے ہی اور ہر مرکب کی لئے حدوث ضروری ہے اور طرفہ یہہ ہی کہ تابعان احمد حنبل جلد اور غلاف اور جزدان کو بہی قدیم کہتی ہین چنانچہ صاحب مواقف لکہتا ہی قالت الحنابلۃ کلامہ حروف و صوت یقومان بذاتہ و انہ قدیم و ان قوما بالغوا فیہ حتی قال بعضہم الجلد و الغلاف قدیمان انتہی اب ہمکو اس کلام واہی کہ ابطال کے احتیاج نہین خود تمہاری پیشوا یعنی صاحب مواقف نے اسکی ابطال

۸۸

[illegible] قدیم تھا تو وہ کلام نامعقول ہے یعنی محصل کیطرف
رجوع نہین کرتا اسلیئے کہ تصور کرنا معانیکا اور اونکو ترتیب دینا ذہن مین اور اون الفاظ کا ادراک کرنا
یہہ نوعین علم ہے جیسا کہ شارح جدید تجرید کا لکھتا ہے حیث قال ولقایل ان یقول ان المعنی النفسی الذی
یدعون انه قائم بنفس المتکلم ومغایر للعلم فی صور الاخبار عما لا یعلمه هو ادراک مدلول الخبر اعنی
حصوله فی الذهن مطلقا یقینا کان او مشکوکا فلا یکون مغایرا للعلم اب زعم فاضل شیخ نور بہان شافعی علمائے
اہلسنت کا کہ وہ مدلولات اور معانی غیر علم کی ہین اسلیئے کہ جملہ کلام سے خبر یہہ ہے اور آدمی کبھی خبر اوس شی کی یہہ
دیتا ہے کہ اوسکو نہین جانتا بلکہ اوسکی خلاف کو جانتا ہے یا یہہ کہ اوسمین شک کرتا ہے شارح جدید کی قول سے
مندفع ہو گیا کہ مراد تصور سے عام ہے یقینی اور غیر یقینی دونو کو شامل ہے اور انتہای شبہ اہلسنت کا اسباب
مین یہہ ہے کہ متکلم حقیقت مین وہ ہو سکتا ہے کہ صفت تکلم جسکے ساتھہ قایم ہو نہ یہہ کہ خالق کلام کو متکلم کہین
جیسا شیعہ کہتے ہین اور یہہ مزعوم اونکا محض واہی ہے اسلیئے کہ اس بنا پر لازم آتا ہے کہ کوئی انسان متکلم نہو
کیونکہ کلام یعنی حروف و اصوات حقیقت مین قایم اوس ہوا مین ہے تو چاہیے کہ اوس ہوا کو متکلم کہین اور اسے
یہہ معنی لغوی قادح اون دلایل اور براہین عقلیہ کا کہ ابطال مین قیام حروف و اصوات کی ذات باریتعالے
مین قایم ہین نہین ہو سکتا کہین دلایل عقلیہ سے ثابت نہین ہوا کہ ذات باریتعالی مین کلام قایم ہے اور وہ
قدیم ہے بلکہ فخر رازی نے بھی متکلم کی معنی خالق اور فاعل کے لکھے ہین اگر صاحب بصیرت ہو تو اپنی امام کے
تفسیر کبیر دیکھو کہ صاف وہ لکھتا ہے المراد من کون الانسان متکلما بهذه الحروف مجرد کونه فاعلا لهذه الغرض
المخصوص انتہی اور یہہ تو متواترات سمعیہ سے ہے کہ جب حکیم علی الاطلاق نے چاہا کہ حضرت موسی کلیم سے کلام ہو
تو اوس قادر کی قدرت نے حروف و الفاظ کو درخت زیتون مین ایجاد کیا اور آنحضرت نے ایک درخت سبز مین
خطابات الہی کو نہایت شفقت اور تفقد سے پایا کہ یا موسی انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس
طوی وانا اخترتک فاستمع لما یوحی علاوہ ان سبکے کہتا ہون کہ اگر یہہ معنی لغوی تکلم کی دلایل عقلیہ کے
مقام مین معتبر ہو تو چاہیے کہ بنا بر مذہب حکما کی قضیہ الله موجود صحیح ہو اسلیئے کہ اسکے بنا پر معنی موجود کی یہہ ہوتے
ہین کہ جسمین وجود قایم ہو اور یہہ کس کو مغایرت ان دونو نین مفہوم ہوتی ہے حالانکہ بنا بر مذہب حکما کے
وجود عین حقیقت جناب باری کی ہے [illegible] فی ابطال [illegible] الجواب الفضل العزیز [illegible]
[illegible] الموفق ان یرفق لابطال الکلام النفسی [illegible] الرحمن [illegible]

۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعان المؤمنین والصلوٰۃ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین اما بعد یہہ دوسری فصل ہے
رشق النبال علی اصحاب الضلال ، وطعن السنان کی بیان میں مسئلہ متعہ میں کہ قال المستفتی یہہ مبتغی رضائے
مجتہد العصر والزمان اندرین مسئلہ متعہ کہ تمام سنی بحث کرتے ہوں مگر اب تک سند بجواب کتاب وسنت بہم نہیں ہوئی کہ کونسی
پیغمبر یا امام سے یہہ مسئلہ جاری ہوا آیا شیعہ سب اسکو روا رکھتے ہیں اور سنت جماعت اسکو روا نہیں رکھتے ہیں اسکو دریافت
کرنا ہے مسئلہ کو بسند کتاب ضرور ترجیح اور سند اسکی ہم بحدیث نبوی اور مطابق آیات کلام اللہ چاہتے ہیں امید
کہ اب مجتہد العصر ہیں دریں باب شک ہمارا رفع ہو قال مولانا المجتہد الجری بالتکریم جواب سندیں
متعہ کی بہت ہیں کہ رسائل اور کتب مبسوطہ میں لکھی ہیں مگر سند مختصر الفصل یہہ ہے کافی ہے کہ خود خلیفہ ثانی
نی فرمایا ہے متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما یعنی دو متعہ زمانہ پیغمبر خدا میں حلال تھی اور میں انکو
حرام کرتا ہوں پس جبکہ متعہ النساء متعہ الحج زمانہ آنحضرت میں حلال ہوا تو اس سے سند اور کونسی زیادہ ہوگی
کہ فرمانا آنحضرت کا بی وحی کے نہ تھا وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی قال الناصب الغوی اللئیم
یہہ جواب سوال ثانی کا بھی بطور سوال اول کے بیسروپا ہے اور سراسر خلاف مقتضائے دلیل ہے حلت متعہ
کی کتاب اور سنت سے ثابت نہ ہو سکی بلکہ وہ حدیث کہ انا احرمہما ادعی حلت متعہ کے اپنی زعم میں نکالی ہے اور
اوسکی اپنی مدعا کی موافق سمجھا ہے غور کرنا چاہیے کہ اس حدیث میں متعتان محللتان کہاں ہے بلکہ جیسے
ارشاد ہوتا ہے کہ دو متعہ زمانی پیغمبر خدا میں حلال تھے اور میں انکو حرام کرتا ہوں شاید یہہ غلطی لفظ کا نا
پڑی اور انا احرمہما کو اسنے تحریم ٹھہرایا یہہ سمجھی کہ جسکے عہد میں کسی شئی کا ہونا اصحاب کو لازم ہے اور
حلت کو مستلزم خود حضرات شیعہ قائل ہیں کہ عباسیوں کی عہد میں سادات کشی بہت ہی حالانکہ یہہ فعل
موصوف بہ صفت حلت تھا اور نہ تمام اوس عہد کو لازم وانا الاکثر ائمہ کیونکر بچ رہے اس تقدیر پر معنی احرمہما
کی اخبر عن حرمتہما ہیں یعنی حضرت عمر فرماتے ہیں کہ دو متعہ جو عہد کرامت مہد جناب سرور کائنات میں تھی

ہی اور بہت لوگوں کو انکی حرمت کی خبر نہیں پہونچی سواب میں خبر کئے دیتا ہوں کہ وہ دونو حرام ہیں اور دلیل
حرمت متعۃ النسا بروہی فبوؤ نلمۃ اور آیۂ محکمۂ ناسخہ الا علی ازواجہم الآیہ اور احادیث ائمہ اور ارشاد جناب عمر کہ واللہ
اللہم انی لا احل لہم شیئا حرمت علیہم ولا احرم علیہم شیئا احللتہ اور حدیث استبصار و تہذیب
کی کہ حرم رسول اللہ صلعم لحوم الحمر الاہلیۃ و نکاح المتعۃ ہی اور متعۃ الحج کہ جسمیں سعی بین الصفا و
المروہ بھی طواف قدوم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتے ہیں یا وہ کہ اشہر حج میں عمرہ بجالا کر اوسی سفر میں حج
ادا کرتے ہیں یہہ دونو ابتک مشروع ہیں کسینی انکو حرام نہیں کیا لیکن وہ متعۃ الحج کہ طواف کے بعد اگر ہدی
ہمراہ نہو تو افعال عمرہ کی بجالا کر حج کو فسخ کریں البتہ یہہ حرام ہی اور دلیل اسکی حرمت کی کریمہ واتموا الحج والعمرۃ
للہ اور امر نبوی کما اخرجہ النووی ہی کیونکہ یہہ مخصوص حجۃ الوداع میں تہا دوسری شانی رسم جاہلیت کی کہ کفار
نابکار تمتع کو اشہر حج میں افجر فجور جانتے تہے جیسا بخاری میں مذکور ہی لیں اب حلت دونو متعوں کی مفہوم
مخالف ارشاد فاروق اعظم سی کہاں ثابت ہی اور وحی الہی نے کسکی تائید کی پہر باوجود اسکی اگر فرمائی کہ
احرم بمعنی اخبر کی مجاز ہی حقیقت کی ہوتے ہم مجاز کو نہیں مانتی لیں اس تقدیر پر اگر یہہ معنی لیجیے گا تو ارشاد ائمہ
میں کہ نحن المحللون لحلالہ والمحرمون حرامہ ہی کیا کیجیے گا اگر معنی حقیقی پر رکہیگا تو ممنوع ہی والا اس صورت میں
جو جناب فاروق پر وارد ہوتا تہا وہ بعینہ حضرات ائمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر رکہیئے تو مسلم لیکن
ما نحن فیہ میں اس رائی کا کون مانع ہی اور سعید اپنی والد بزرگوار کو کیا جواب دیجیے گا کہ وہ اسی قول ائمہ
کی تفسیر اپنی کتاب حسام میں باین عبارت افادہ فرماتے ہیں یعنی در عہدہ جناب ائمہ است کہ بآن اخبار فرمایند
بڑی افسوس کا مقام ہی کہ ملا زمان والا اپنی گہر کی بہی خبر نہیں رکہتی اور کا کیا ذکر ع گرہمی بیخبری حضرت
والا ہو گی + تار بودی پدر ست و بالا ہو گی **اقول بفضل اللہ العلیم** ان کلمات سی معلوم ہوتا ہی
کہ عبارت عربی کی سمجہنی میں آپ کو بخوبی دخل ہے اتنا بہی نہیں خیال میں لاتی کہ اگر خلیفہ ثانی کے مراد ایسے
ہوتی تو اپنی طرف اسناد تحریم کی ہرگز نہ کرتی بلکہ اسطرح سی لکہتی کہ حرمہما رسول اللہ وانا اخبرکم بذلک
واعاقب علیہما یعنی ان دو متعہ کو رسولخدا صلعم نی منع فرمایا ہی اور میں خبر کئی دیتا ہوں کہ یہہ دونو حرام ہیں
جو شخص کہ اسکا مرتکب ہو گا میں اوسپر عقاب کرونگا تاکہ یہہ دلمیں مسلمانوں کے اثر کری اور لوگ اوسکی کہنی کو قبول
کریں اور جب انہیں کہا تو ثابت ہوا کہ تاویل آپ کی مصداق ہی توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ اور سوئید
... اگر اخبار بالحرمۃ سمجہیے تو اسکی تصدیق

انکار کیون کرتی چنانچہ بہت لوگون نی اس قول کو نہ مانا جیسا کہ یافعی شافعی نے اپنی تاریخ مین جہان یحیی بن اکثم
قاضی تمیمی کا ذکر ہے نقل کے ہی کہ جب حدیث متعتان الخ مامون عباسی کو پہونچی تو اوسنی انکار کیا و قال شیر
الیہ من انت یا جعل حتی تنہی ما فعلہ رسول اللہ صلعم و ابو بکر الی آخر القصہ اور ترجمہ لفظ جعل اپنی ولبز
سمجھ لیجیی اور موافق عقیدہ اہل سنتان کی خلفای عباسیہ بنی امیہ برحق اور واجب الاتباع تہی جیسا کہ تاریخ الخلفا
مین سیوطی نے بیچ بیان نہ ذکر کرنی عبید بن کے لکہا ہی و منہا ان مبایعتہم صدرت والامام العباسی قائم
موجود فلا تصح اذ لا تصح البیعۃ لامامین فی وقت الصحیح المتقدم حاصل مضمون یہہ ہی کہ لوگون
نی بیعت عبید بن سی کرلی درحالیکہ مامون عباسی قائم و موجود تہا اسیواسطی بیعت عبید بن کے صحیح نہین ہی اسلئی کہ دو
امام کی بیعت ایک وقت مین درست نہین ہوتی اور صحیح وہی ہے کہ جو پہلی ہو چکی اب فرمائی کہ مامون نی خلیفہ
ثانی کے حق مین جو یہہ کلمات کہی سچ ہین یا نہین اگر سچ ہین تو حرمت متعہ کی بخوبی آشکار ہوگئی اور اگر سچ نہین
تو خلافت مامون عباسی مین تخلل پڑ گیا اور جو یہہ آپ نی فرمایا کہ لفظ کان سی نہین معلوم ہوتا کہ یہہ فعل متعہ کا
جمیع عہد آنحضرت مین تہا جیسا کہ حضرات شیعہ قائل ہین کہ عباسیو نکے وقت مین سادات کنتی بہت تہی حالانکہ
یہہ فعل تمام عہد مین نہ تہا الخ ما قال تو اسکا جواب بگوش ہوش سنئی اور راہ انصاف سی باہر نہ جائی کہ جب مطلق
بولتی ہین تو مراد اوس سے فرد کامل ہوتی ہی اور فرد کامل اسمقام پر یہہ ہی کہ متعہ جمیع عہد آنحضرت مین تہا اور یہہ
فقط لفظ کان سی ثبوت دوام کا ہوتا ہی اسلئی کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ حکم نبی ع کا منتہی ہوگیا زمانہ نبی ع
تک بس وہ معنے کہ جو کلمات سی مفہوم ہوتی ہین اوسی معنی کو لیجیی بہت بیہودہ نہ بکئی اور یہی لفظ کان دلالت استمرار
پر کرتا ہی اسلئی کہ شرح صحیح بخاری مین ضمن شرح حدیث کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدء غسل یدیہ مین سطر جسم
مذکور ہی قولہ کان علیہ السلام یدل علی الملاومۃ والتکرار انتہی اور دوسری جگہہ پر اسطور سی ہے
یستنبط من قولہ کان النبی ع مداومتہ علی ذلک لان ہذا اللفظ یدل علی الاستمرار والدوام بلکہ شیخ
عبد الحق دہلوی نی اس سے زیادہ تصریح کی ہے اور ترجمہ مشکوۃ مین محدثین سے نقل کیا ہی کہ در لفظ کان محدثان
راسخن ثابت مقرر و مشہور میان جمہور نسبت کہ افادہ دوام و استمرار میکند انتہی پس جبکہ لفظ کان سی ثبوت دوام کا
بخوبی ثابت ہوگیا تو حدیث متعتان کا تہا مین جمیع عہد آنحضرت مراد نہ لینا سراسر باطل ہی عاقل خبیر پر ظاہر ہے
کہ روایت حلت متعہ کی اون صحابیون سی منقول ہے کہ قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات نے
البیوت سی بمدارج اعلم تہی مثل مولانا امیر المومنین علی ع و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود و جابر بن

۸۲

بن عبداللہ و عبداللہ بن عمرو و عمران بن الحصین و غیرھم بس کیونکر یقین حاصل ہو سکتا ہی کہ باب مدینہ علم مع اکابر صحابہ
از زمانہ رسولخدا تا زمانہ خلافت ابی بکر و صدر من خلافت عمر اسطرحکی مسئلہ جزئیہ سی واقفیت نہ رکھتی ہوں اور عمر
باوجود قائل کل الناس [illegible] کی اس مسئلہ سی اتقف ہو اور اوسکو خبر نسخ کی پہونچی اور اس خبر دینی میں اولیات سی کھلائی
روایت جو کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سی ہے ملاحظہ کیجئی بعد اسکی بہت سی حدیثیں جو کہ آنحضرت سی اور اکابر صحابہ سے
منقول ہیں آگی ذکر کرونگا مستقصی امام غزالی میں مذکور ہی قال جریر بن کلیب رأیت عمر نہی عن المتعۃ و
علیا رضی اللہ عنہ یامر بھا فقلت ان بینکما شرا فقال ما بینی الا الخیر لکن خیرنا اتبعنا لھذا الدین انتہی
یعنی کہا جریر بن کلیب نے کہ دیکھا میں نی عمر کو کہ منع کرتا ہی متعہ سی اور علی حکم فرماتی ہیں ساتھہ اوسکی پس کہا میں نی کہ درمیان
تم دونوں کی شر ہی پس فرمایا آنحضرت نی نہیں ہی درمیان میری مگر خیر اور بہترین ہمارا وہ ہی کہ تابع تر ہیں اس دین کا
ہی انتہی سبحان اللہ آفرین ہیروان خلیفہ ثانی پر کہ باوجود اعتراف لولا علی لہلک عمر کی اونکی ارشاد کو اجری بالقبول
جانتی ہیں اور جناب مولانا امیر المؤمنین یعسوب الدین کہ باقرار صنادید علمآء اہلسنت کی اعلم صحابہ تھی اور جناب ابن
عباس کہ سردار مفسرین تھی شاگردان آنحضرت سی تھی اونکی ارشاد فیض بنیاد کو نہیں مانتی اور بہی اس خیال باطل کی
لئی یہہ روایت جو ذکر کرتا ہوں کافی ہے وفی الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فی مسند ابی موسی الاشعری
عن ابراھیم بن ابی موسی ان اباہ کان یفتی المتعۃ فقال لہ رجل رویدک ببعض فتیاک فانک لا تدری ما
احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد فلقیہ بعد ذلک فسألہ فقال عمر قد علمت ان النبی قد فعلہ و
اصحابہ ولکن کرھت ان یظلوا معرسین بھن فی الاراک ثم یروحون فی الحج تقطر رؤسہم انتہی حاصل
معنی اس عبارت کا یہہ ہی کہ ابو موسی باپ ابراہیم کا فتوی دیتا تہا کہ متعہ حلال ہی پس کہا اوس سی ایک مرد نی کہ تو
نہیں جانتا کہ جو کچھہ احداث کیا ہی امیر المؤمنین یعنی عمر ابن الخطاب نی امور دین اور عبادت میں پس اوسنی عمر ابن
الخطاب سی ملاقات کی اور پوچھا پس کہا عمر نے کہ میں جانتا ہوں کہ پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب نے تحقیق متعہ کیا تہا
لیکن میں مکروہ جانتا ہوں کہ مسلمین ہو جاویں جماع کرنیوالی بیچ مقام اراک کی اور بعد اوسکی جاویں حج میں اور
حالتیں کہ پانی ٹپکاتی ہوں سر اونکی تازہ غسل کرنی ترا بون سی پانی ٹپکاتی ہوئی جاویں انتہی معناہ مخفی نرہے
کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت عمر نی حج تمتع کو حرام کیا اصلی کراہت سی مراد حرمت ہی اور [illegible]
ہی خصوص اس جگہہ پر اس جہت سی کہ اگر تحریم مراد نہو تو تناقض ہوتا ہی اسمیں اور احر نہا میں اور صورت
[illegible] خصوص اس جگہہ پر اس جہت سی کہ اگر تحریم

٨٣

کہ چھوڑا اپنی بعض بیبیوں کو

مراد نہو تو تناقض ہوتا ہی اسمین اور احتمال بہت ہین اور صورت جمع کی یہی ہے کہ کراہت سے معنی لغوی لیکر حرمت قصد
کرین ورنہ اہتمام خلیفہ صاحب کا ساتھ وعید برجم و ضرب عقاب کے کہ اکثر کتب اہلسنت مین مذکور ہی بالکل بیکار ہو جاوے
پس مولوی رشید الدین خان جو شوکت عمریہ مین ہیچ جواب بارقہ ضیغمیہ کے لکہا ہی کہ درین حدیث متعۃ الحج بمعنی قسم ثالث
مراد است کہ حضرت عمر از او باوجود قول مشروعیت آن مشغول شدہ اند انتہی مردود ہی اسلیے کہ قسم ثالث متعۃ
الحج کی جو مولوی رشید الدین نے کتاب مذکور مین ذکر کیا ہی وہ یہہ ہے کہ عمرہ کو اشہر حج مین ادا کرین اور اوسی سال
مین حج کو بجا لاوین پس اوسکے بعد یہہ کہتے ہین کہ اولی الآن اختلاف افضلیت اور مفضولیت مین اسکی درمیان علماء اہل سنت
کے باقی ہے قال الرازی فی التفسیر الکبیر اختلف الناس فی الافضل من ہذہ الثلثۃ فقال الشافعی
افضلہا الافراد ثم التمتع ثم القران وقال فی اختلاف الحدیث التمتع افضل من الافراد وبہ قال مالک
وقال ابو حنیفۃ القران افضل ثم الافراد وہو قول المزنی وابی اسحٰق المروزی من اصحابنا
وقال ابو یوسف ومحمد القران افضل ثم التمتع ثم الافراد انتہی پس اس اختلاف سے معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی
کا قول باب افضلیت حج تمتع مین علماء اہل سنت کے نزدیک بہی معتبر نہین ہی اور ثانیاً یہہ کہ لفظ یعنی المتعۃ سے
معلوم ہوتا ہی کہ ابو موسی فتوی حلت متعہ کا دیتا تہا پس اسکی مقابل مین جو عمر نے کہا کہ کراہت اس سے ظاہر کراو
نفی اوسکی حلیت کی کرے و سیجئی تفصیل ہذا البحث اور مخفی نرہی کہ حدیث مذکور مین لفظ انکم لا تدری ما احدث
امیر المؤمنین فی گریبان خلیفہ ثانی کا پکڑ کہا ہی کہ وہ دین مین احداث اور ابداع کرتے ہین پس اب فرمائی کہ یہہ
حدیث کس مذہب پر مؤید ہی اور کسکی قول کی تائید کرتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار جناب عمر نے سے القاب حضرت
رسالتمآب کہ جسکے شان مین ما ینطق عن الہوی نازل ہوئی جس فعل کو عمل مین لائین اور اصحاب کو اوسکی
عمل کرنیکی واسطی حکم فرمائین خلیفہ ثانی اوسکو مکروہ جانین یہہ بات کسقدر عجیب ہے اور یہی احمد بن حنبل نے اپنے
مسند مین عمران بن حصین سے روایت کی ہی قال انزلت متعۃ النساء فی کتاب اللہ تعالی وعملناہا
وفعلناہا مع النبی صلعم ولم ینزل القرآن بحرمتہ ولم ینہ عنہا حتی مات یعنی کہا عمران بن حصین نے
کہ نازل ہوا متعہ نساء قرآن شریف مین اور ہمنے اوسکو جانا اور کیا ہمنے ساتھ نبی صلعم کی اور قرآن نازل نہین ہوا
اوسکی حرمت مین اور نہ پیغمبر نے وقت وفات تک اوس سے نہی فرمائی اب بدہ انصاف کہ کہولئی ہوش کی آنکہین
کبہی کعبہ حق سے منحرف نہو جئی قائل تحریم متعہ نے علماء لالی کچہہ تو خوف خدا کیجئی روز جزا سے ڈرئی اور کچہ تو
طلاقت ... کہا ... مولانا شاہ ذو الفقار کی ... آب نکل جاتی ہین باقی اور ... بہی کہ

۹۴

کہ بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ انا انہی عنہما و اعاقب علیہما اسلئی کہ عقاب کرنا اوسپر خلاف ہے مذہب شافعی کے

کہ اوسنی کہا ہی نکاح متعہ کا حرام ہی لیکن اوسپر حد نہین کما قال الفاضل روزبہان فی ابطال الباطل و ہکذا عبارۃ

مذہب الشافعی فان نکاح المتعۃ حرام لکن لا حد فیہ اور صحیح مسلم مین مطرف سی روایت کی ہی کہ عمران بن

حصین نے کہا کہ آج ایک حدیث مین تجھسی نقل کرتا ہون شاید خداوند عالم تجکو اوس سے منتفع کری بعد میری پس اگر

مین زندہ رہون تو تو اسکو چھپانا اور اگر اس ارفانی سے چلا جاؤن تو کہہ دینا جس سے چاہنا جانتو کہ رسولخدا صلعم

نی حکم کیا عمرہ کا ایک گروہ کی تئین بیچ عشرہ ذیحجہ کی اور کوئی آیت اسطرحکی نازل نہین ہوئی کہ اس حکم کو نسخ کری

اور رسولخدا صلعم نی اوسکے منع نہین فرمایا یہانتک کہ اس دنیاسی تشریف لی گئی بعد اوسکی ایک مردنی اپنی رای

سی جو کچھ چاہا کہا قال محی الدین النووی فی شرح مسلم قال رجل برایہ یعنی عمر بن الخطاب اسے

طرحسی اوسی کتاب مین بہت سی وا یتین مذکور ہین اب ہم آپکو قسم دیتی ہین حق فاروق حق و باطل کی کہ انصاف

سی فرمائیے کہ اس حدیث سی کیا مفہوم ہوتا ہی آیا حکم فرمانا رسولخدا صلعم کا واسطی حج تمتع کی اور نہ نازل ہونا کسی

آیت کا کہ اس حکم کو نسخ کری دلیل حرمت ہی یا حلت اور بعض فضلای اہل سنت اسکے جواب مین جو یہہ لکھتے

ہین کہ انکار عمران بن حصین کا حضرت عمر پر اس جہت سی ہی کہ خود اوسنی فعل پیغمبر خدا صلعم سی جواز حج تمتع کا

مطلقا سمجھا تھا اور ظاہر ہی کہ فہم عمران کا حضرت عمر پر حجت نہین تو ہم یہہ کہتی ہین کہ یہہ قول اوسکا کئی وجہ سے

باطل ہے پہلی یہہ کہ مراد عمران کی اسمقام پر حج تمتع ہی فسخ حج الی العمرہ نہین ہے اسلئی کہ متبادر اطلاق سی یہی معنے

اول ہوتی ہین اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی بیان ہو گی اور دوسری یہہ کہ عمران بن حصین نے جو مطرف سی

کہا کہ اس حدیث کو تو چھپانا اور مادام الحیوۃ کسی سے نہ کہنا تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ عمر سی ڈرتا تھا کیونکہ اوسنی

منبر پر کہا تہا متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ صلعم وانا احرمہما و اعاقب علیہما اب معلوم ہوا کہ عمران

بن حصین نے تقیہ کیا پس ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ اس تقیہ کو کس امر پر محمول کیجیے گا و انی لک ان تبین جوابہ اور

تیسری یہہ کہ اختلاف مجتہدین کا جب ہوتا ہی تو ہر ایک اپنی لئی ایک مستند قرار دیتا ہی تو یہہ جایز نہین ہوتا کہ اسی

طرحسی کہی لم ینزل فی کتاب اللہ ولا سنۃ و قال رجل برایہ ما شاء پس عمران بن حصین کے کہنی سے یہ معلوم

ہوتا ہی کہ خلیفہ صاحب نے اپنی رای سی تشریع اور بدعت کی جسکا مستند کچھ نہین ہی پس آپنی جو کہا کہ معنے

[illegible] بعض عہد [illegible] جناب رسالتمآب کی تھے اور اوسکی خبر نسخ کی لوگو

٨٥

اس سے نہیں ہوتا مگر خون کہ خلیفہ ثانی نے دونو متعو نکو اپنی قول مین ذکر کیا ہی پس ایک کی ثبوت سی دوسری
کا ثبوت بھی ہو جائیگا کما لا یخفی علی من لہ ادنی فطانۃ اور مسلم نی مروان بن الحکم سی روایت کی ہے کہ نزاع
واقع ہوئی درمیان علی علیہ السلام اور عثمان کی اسلئی کہ عثمان منع کرتا تھا لوگون کو حج تمتع سی جبکہ
حضرت امیر نی اس امر کو سنا پس آپنی صدا بلند فرمائی ساتھہ تلبیہ عمرہ تمتع کی اور کہا لبیک بعمرہ وحجۃ عثمان
نی کہا ہم آپ کو منع کرتے ہین حج تمتع سی اور تو تصریح کرتا ہی خلاف ہماری قول حضرت نی فرمایا کہ مین
کسی کے کہنی سی اپنی تاہونکو سنت رسولخدا سی نہ اوٹہاونگا یہہ حدیث نہ اسقدر مشہور ہی کہ کوئی اسکا انکار
کرسکی کما فی الجمع بین الصحیحین ان عثمان وعلیا حجا ونہی عثمان عن المتعۃ وفعلہا امیر المؤمنین وقال
بعمرۃ والمتعۃ فقال عثمان انہی الناس وانت تفعلہ فقال امیر المؤمنین ما کنت لادع سنۃ رسول اللہ
لقول احد بڑی حیرت کی بات ہی کہ نفس رسول کہ جسکے شان مین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا رسولخدا ارشاد
فرمائین اونکی ارشاد فیض بنیاد پر صحابہ و اہل سنت عمل نہ کرین اور عثمان محرق القران کی اقوال کو قبول
کرین وحالانکہ کتب سیر و تواریخ مثل روضۃ الاحباب وغیرہ سی عجز یعنی واماندگی صاحب حیا کی کلام سی اور
بد حافظہ ہونا اونکا ثابت ہی فی احقاق الحق روی عنہ فی روضۃ الاحباب وغیرہ انہ کان فی سوء الحفظ

٨٦

والعی الی غایۃ عجز عن قراءۃ خطبۃ ہیاہا لاول یوم صعد علی منبر الخلافۃ حیث قال
بسم اللہ الرحمن الرحیم ایہا الناس سیجعل اللہ بعد عسر یسرا وبعد عی نطقا وفی روایۃ انہ نسی
بسم اللہ الرحمن الرحیم ایضا فقال الحمد للہ واسند علیہ طریق التکلم وفی تفسیر الثعلبی فی
قولہ تعالی ان ہذان لساحران قال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمہ العرب بالسنتہم فقیل
الا تغیرہ فقال دعوہ فلا یحلل حراما ولا یحرم حلالا یعنی تفسیر ثعلبی مین لکھا ہی کہ عثمان نے کہا
کہ قول حق سبحانہ تعالی کا ان ہذان لساحران اسمین غلطی اعراب کے اور خطا ہی قول مین اور اسکو عرب اپنی
زبان مین ستقیم معلوم کیا ہی پس کہا اوسسے لوگون نی کہ کیا تم اوسی بدل نہ دوگی کہا عثمان نے کہ چھوڑ دو اوسے
کیونکہ وہ لحن نہین حلال کرتا ہی حرام کو اور نہین حرام کرتا ہی حلال کو انتہت ترجمتہ پس ہی کہ حضرت عثمان نے
قران مین خطا نکالی تو باب مدینہ علم سی منازعت کرنا اور اونکی خلاف عمل مین لانا بہت سہل ہے اندک غور
کرو تو حجت خدا کی اس کلام سی خود اون پر اور اونکے توابع پر تمام ہوئی ہے کہ خود معترف ہین کہ جس

اوسپر صعوبت فعلیکم بالانصاف و ایاکم والاعتساف کجا امام الانس والجان کجا عثمان ابن عفان کجا قرین قرآن
کجا مستعمل ان ہذان لساحران ہرچند کہ یہہ مقام مطاعن عثمان کا نہ تہا مگر جو طعن اونہین کی کلام سی مستنبط
ہوا لطفلا لکہا گیا اور اسمقام مین ایک نکتہ باریک ہی کہ لوگون نی جو عثمان سی کہا الا تغیرہ یعنی قرآن مین
کیون نہین تغیر دی اسسے یہہ امر معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ حضرت عثمان کو مغیر قرآن اور محرف فرقان جانتے
تہی **ف** اس جگہہ ایک لطیفہ ہی کہ فاضل روزبہان نی ثعلبی کی عبارت جو نقل کی گئی ہے اوسکی جواب مین
اسطرحسی لکہا ہی کہ ولما عدم تصحیح لفظ القرآن لانہ کان یجب علیہ متابعۃ صورۃ الخط وھکذا کان
مکتوبا فی المصاحف ولم یکن التغیر لہ جائزا فترکہ لانہ لغۃ بعض العرب یعنی عثمان نی جو لفظ قرآنکو
صحیح نہین کیا اسکی وجہہ یہہ ہی کہ اوسپر واجب تہی موافقت صورت خط کی اور اسی طور ہی مصحفو نمین لکہا تہا
اور تغیر دینا اوسکو جائز نہین تہا پس چہوڑ دیا اوسنی اسواسطیکہ وہ لغۃ بعض عرب کے ہی انتہی حاصلہ پس اہل
انصاف دیکہین کہ اس فاضل نے طعن عثمان سی کیسا اعتراض کیا ہی اسلئی کہ عثمان پر جو طعن وارد ہی وہ یہہ
ہے کہ اوسنی قرآنکو مشتمل لحن کے کیا کہ یہہ لحن مخل بالفصاحۃ ہی اور یہہ ناصبی اس طعن سی اپنی آنکہونکو چہپا کے
متعرض ہوتا ہی کہ عثمان نی ترک کیا تغیر کو اور اصلاح کو اسواسطیکہ اوسپر واجب ہے متابعت خط کی سوال از عثمان
جواب از ریسمان اسیکو کہتی ہین اور یہہ جواب ناصبی کا بہت مشابہ ہی اوس جواب کے کہ جو اہل خراسان نی سوال
مین ماوراء النہر کی لکہا تہا سوال اول اہل ماوراء النہر کیا وجہ ہی کہ جب تیرانداز تیر نشانہ پر لگاتا ہی تو ایک
آنکہہ کو بند رکہتا ہی سوال دویم کیا وجہ ہی کہ طائر لق لق جب کہڑا ہوتا ہی تو ایک پیر کو اپنی اوٹہائے رہتا ہے
پس اہل خراسان نی ان دونو سوالونکا جواب اسطرحپر لکہا کہ اگر تیرانداز دوسری آنکہہ کو بہی چہپالی تو کچہہ نہ دیکہے
اور طائر لق لق اگر دوسری پیر کو بہی اوٹہالی تو زمین پر گر پڑی مصنف طعن از عثمان سی ہم کہتی ہین کہ
اس حکایت کو ملاحظہ فرمائی اور دلمین اپنی شرمندہ ہوجئی اور بعض فضلای اہلسنت نی پہلی حدیث جو
صحیحین سے نقل کی گئی واسطی ثبوت حلت متعۃ الحج کی کہ درمیان جناب علی مرتضی شہسوار لافتی اور عثمان
ابن عفان مین نزاع واقع ہوئی اوسکا جواب اسطرحپر لکہا کہ نزاع ہونی سے یہہ لازم نہین آتا کہ قول جناب علی کا
نہ ہو اسلئے کہ یہہ محل اختلاف ہے اور ہر شخص موافق اپنی اجتہاد کی عمل کرتا ہی اور مجتہد کو مجتہد پر اعتراض نہین

٨٧

اجتہاد سی باز آتی خواہ اپنی اجتہاد پر کچھہ دلیل لاتی خواہ نص کے صحت مین کلام کرتی واولیس فلیس اور مقام
حیرت ہی کہ صناوید علماء اہلسنت ارشاد حضرت امیر المؤمنین پر عمل نہین فرماتی اور حدیث علی مع الحق والحق مع
علی کے یاد نہین کرتی جب حضرت کی فرمانی سے ثابت ہوا کہ تمتع سنت رسول الثقلین ہی پس اسمین گنجایش
اجتہاد اور اختلاف کے باقی نہ رہی وہل بعد السنۃ الا البدعۃ اور خاطی لھذا العیاذ باللہ جناب ولایت مآب کو جسکی اہل
جنت ہونی پر فریقین گواہی دیتی ہین البتہ کفر ہی پس ثابت ہوا کہ یہہ اختلاف قبیل مجتہدین سی مسایل اجتہاد
مین نہین بلکہ قول جناب امیر المؤمنین سی کہ ماکنت لادع سنۃ رسول اللہ ص بقول احد معلوم ہوتا ہی کہ عثمان مخالف
سنۃ نبی کی کہتا تہا کہ تمتع حرام ہی فخر رازی امام اہلسنت فی کتاب اربعین مین لکھا ہی جانب شیعہ سی کہ علی ابن ابیطالب
صلوات اللہ علیہ داناتر صحابہ کی تہی بدلیل اجمالی و تفصیلی اما اجمالا اسواسطیکہ کسی نے نزاع نہین کی کہ اصل خلقت
مین وہ حضرت نہایت ذہن و ذکا اور جودت فکر و استعداد طلب علم مین رکہتی تہے اور رسول اللہ ص کہ افضل
فاضلون کے تہی اور داناتر عالمون کی تہے اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو کمال رغبت تحصیل علم مین تہی اور
جناب رسالتمآب نہایت کوشش تربیت مین اونکی رشید ہونی مین کرتی تہی اور علی نی طفولیت مین ان
حضرت کی گود مین تربیت پائی تہی اور جوانی مین داماد اونکی ہوئی اور سب وقتون مین نزدیک اونکی حاضر رہتے
تہی اور معلوم ہی کہ ایسے شاگرد نی ایسے استاد کی خدمت مین ساتہہ ان خصوصیات کی کسقدر علم حاصل کیا ہوگا
اور کس مراتب کمال کو پہونچی ہونگی اور لیکن ابو بکر سن بڑی مین بخدمت انحضرت کی پہونچا تہا اور اس
وقت مین بہی شبانہ روز مین اکثر تبہ حاضر ہوتا تہا اور خلوت میسر نہوتی تہے بلکہ زمانہ ملاقات کا بہت قلیل
ہوتا تہا اور علم بچپنے مین مانند نقش کے ہی اوپر پتہر کے کہ برطرف نہین ہوتا اور علم بڑہاپی مین مانند نقش
کی ہے اوپر ڈہیلی کے کہ ساتہہ تہوڑی سبب کے دور ہوجاتا ہی پس اس مجمل سے ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام
داناتر تہی ابو بکر سی اور دلائل تفصیلے پہلی دلیل یہہ ہی کہ علی کی شان مین یہہ آیت نازل ہوئی وتعیہا اذن
واعیۃ یعنی حفظ کرتی ہین اوسکو وہ کان جو کبہی فراموش نہین کرتی اور ہرگاہ کہ گوش انحضرت کی ساتہہ
اس صفت کی مخصوص ہوئی پس دانائی آپکے ثابت ہوئی اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت رسول صلعم نے
فرمایا اقضاکم علی اسواسطیکہ قضا محتاج ہی سب علمون کے اور ہرگاہ قضا مین سب فضلون سی بہتر ہوے
پہر سب عالمون سی بہتر ہوئی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ عمر نی چند مرتبہ احکام مین غلطی کے اور انحضرت

کہتا ہی اونا مد اس قضائی اور خطائی غیر علمی سی ثابت ہوتی ہین اور آنحضرت کو ایسا اتفاق نہین پڑا کہ کبھی خطائی
ہوا ور جو تہی دلیل یہہ ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہے کہ اگر منصب خلافت واسطی میری مہیا ہوتا اور مسند حکومت
آمادہ ہوتی ہر آئینہ حکم کرتا مین اہل توریت کو توریت سی اور اہل انجیل کو انجیل سی اور اہل زبور کو زبور سی اور اہل فرقان
کو فرقان سی واللہ کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہی صحرا مین یا دریا مین یا کوہ مین یا آسمان مین یا زمین مین یا شب
مین یا روز مین مگر یہہ کہ مین جانتا ہون کہ کسکے شان مین نازل ہوا ہے اور کسکی واسطی آیا ہی دلیل پانچوین یہہ ہے
کہ بہترین علوم سی علم اصول دین اور علم معرفت خدا ہی اور خطبے اور مقالات آنحضرت کی مشتمل ہین اسرار
توحید و عدل و نبوت اور قضا اور قدر و معاد پر اسقدر کہ کلام صحابہ مین شمہ اوسکا پایا نہین جاتا اور یہی سب فرقہ
متکلمین کے علم کلام مین منسوب اونکی طرف ہین جیسا کہ معتزلہ اپنی تئین خود نسبت دیتی ہین حضرت کی طرف
اور اشعریہ سب منسوب ہین اشعری کے طرف اور وہ شاگرد ابی علی جبائی معتزلی کا تہا اور وہ منسوب ہے
طرف ابن جبائی کے اور منسوب ہونا شیعہ کا آنحضرت کے جانب خود ظاہر ہے اور خوارج باوجود عداوت کی پیرو
ہین اپنی بزرگون کی اور وہ شاگردان آنحضرت سی تہی پس ثابت ہوا کہ تمام فرقہ متکلمین کہ افضل فرقہای
اسلام سی ہین شاگرد آنحضرت کے ہین اور علم تفسیر کا یہہ حال ہی کہ سردار مفسرین کی جناب ابن عباس ہین اور
وہ شاگردان آنحضرت سی تہی اور از جملہ علوم علم فقہ ہی اور اسمین حضرت اسدرجہ پہونچی تہے کہ حضرت رسول خدا
نی شانمین اونکی فرمایا کہ اقضاکم علی اور جملہ علوم سی علم فصاحت ہے اور معلوم ہی کہ کوئی فصحا سی کہ بعد اونکے
ہوئی تہی تہوڑی سے مرتبہ کو اونکی نہین پہونچی اور علوم سی علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابو الاسود جمع کرنیوالا
اس علم کا تہا اور وہ بارشاد اون حضرت کے اس علم کا عالم ہوا اور جملہ علوم سی تصفیہ باطن کا ہی اور معلوم ہے
کہ نسبت اس علم کی اونکی طرف تہے اور انہین علوم سی ایک علم شجاعت اور ہتہیار باندہنی کا ہی اور معلوم ہے
کہ نسبت اس علم کی بہی اونہین حضرت کے طرف پہونچتی ہے پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر خدا کی استاد تمام
عالم کی تہے سب صنعتون مین اور ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ داناتر سب سے ہین پس واجب ہے کہ وہ افضل ہون
تمام عالم سی جسطرح سی کہ حق تعالی فرماتا ہی هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی آیا برابر
ہین وہ لوگ کہ علم رکہتی ہین اور وہ لوگ کہ نہین علم رکہتی ہین اور فرماتا ہی یرفع اللہ الذین آمنوا
منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی خدا اون لوگونکو کہ ایمان تمسی لائی اور وہ لوگ کہ
... جواب مین عاجز ہوکر اسطرحسے

بکمال ایجاز لکہاہی اما الحجۃ الثالثۃ وھی ان علیا کان اعلم قلنا لم لا یجوز ان یقال انہ حصلت
لہ ہذہ العلوم کلہا بعد ابی بکر رض وذلک لانہ عاش بعدہ زمانا طویلا فلعلہ حصلہ فی
ہذہ المدۃ فلم قلتم انہ فی زمان وجود ابی بکر رض کان اعلم منہ انتہی اور وہن اسمین جواب مین الساہے
کہ خود انکی کلام سی ظاہر ہوتاہی اسلئی کہ آیہ تعیہا اذن واعیۃ مخالف اور مولف کی نزدیک آنحضرت کی
شان مین زمان وجود ابی بکر مین نازل ہوا اور وہ اعلمیت جناب لاثماب پر اول دلایل ہے پہر یہہ احتمال
کہ جائز ہی کہ بعد ابی بکر کی جمیع علوم باب مدینۃ العلم کو حاصل ہوئی ہون محض نکابرہی علاوہ اسکی جب خود
ابی بکر نی کہا کہ اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم وعلی فیکم توپہر اس احتمال کی گنجایش کہان باقی ہی اب ان
دلائل کو ملاحظہ کیجیئی کہ صاف دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ آنحضرت سب صحابیون سی اعلم تہی بس عقل
عاقل ہرگز باور نہین کرتے کہ متعۃ الحج کی نسخ کی خبر جناب لاثماب کو نہ معلوم رہی ہو اور جب روایات
سنیہ سی ثابت ہوا کہ متعۃ الحج کو بعد وفات جناب رسولخدا کی بہی حضرت امیر بجالائی اور فرمایا کہ مین سنت
کو ترک نہ کرونگا کسی کے کہنی سی تو متیقن ہوا کہ تمتع ہرگز منسوخ نہین ہوا خلیفہ ثانی نے تحریم کو اختراع کیا
اب اگر اہل سنت بغور انصاف اپنی روایات کو دیکہین گے اور راہ کجی پر قدم نہ رکہین گے تو دونو متعونکی حرمت
کا انکار نہ کرینگی اور یہہ جو آپنی ارشاد فرمایا کہ اس حدیث مین متعتان محللتان کہان ہے جسکے ترجمہ مین ارشاد
ہوتاہی کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا مین حلال تہے اور مین انکو حرام کرتا ہون بس یہہ کہنا آپ کا خالی از جہل یا
تجاہل نہین ہی کسواسطے کہ آپ خود معترف ہین کہ متعہ بعض عہد رسول خدا مین حلال تہا بعد اوسکی پہر منسوخ
ہوگیا اب آپکو اسکی ترجمہ مین یہہ کہنا ضرور پڑا کہ متعتان محللتان فی بعض عہدہ یہہ اعتراض خود آپ ہی پر
عاید ہوگیا کہ اس حدیث مین متعتان محللتان کہان ہی کہ جسکے ترجمہ مین یہہ ارشاد ہوتاہی ان ہذا الشئی عجاب
لا یلیق بذوی الالباب علاوہ اسکی کہتاہون کہ تفسیر کبیر مین فخر الدین رازی نے اس عبارت سی ذکر کیا ہے
روی ان عمر رض قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما متعۃ
الحج ومتعۃ النکاح انتہی اس عبارت سی صاف معلوم ہوتاہی کہ دونو متعی عہد پیغمبر خدا مین حلال تہے کہ لفظ
مشروعتین کا اس معنی پر دال ہے **قولہ** اور دلیل حرمت متعۃ النسا پر وہی فیوو ثلثہ اور آیہ محکمہ یا ضیہ لا علی ازواجہم الآیۃ
اور احادیث آئندہ اور ارشاد جناب عمر کہ واللہ اللہم انی لا احل لہم شیئا حرمت علیہم ولا احرم
شیئا احللتہ **اقول** فیوو ثلثہ جو آپ نی سابق مین ذکر کئی ہین وہ یہی ہین کہ خداوند تعالی نی بعد ذکر

ذکر محرمات کے اون عورتون کا ذکر جنسے نکاح حلال ہے اسطرح پر کہ واحل لکم الایہ مگر کئی قید ولسنی ایک ان
تبتغوا باموالکم یعنی مال دنیا قبول کر دمہر اور نفقہ مین دوسری محصنین غیر مسافحین یعنے قید مین لانیکی طرح
ہو مستی نکالنی کو نہو یہانتک کہ ہمیشہ وہ عورت اسکی ہوجاتی اسکی چھوڑی بغیر نہ چھوٹی یعنی مدت کا ذکر نہ اوسی
رہینی تک یا برس تک اور تیسری سورہ مایدہ مین اور یہان بہی لونڈیون کی نکاح مین کہ چھپی یاری ہو لوگ شاہد
ہون کم سی کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت اور مجموع ان شرطونکا غیر منکوحہ اور غیر ملک یمین مین مفقود ہی کیونکہ
تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج تو سو واسطے مفت ہین یا حلوائی ہے دو اور متعہ مین احصان نہین ممتوعہ کا
یہی معمول ہے کہ ہر ماہ یا یاری اور ہر سال ور نکاری رہا کرتی ہی اتنی مین کہتا ہون یہہ تینون قیدین آیات
مذکورہ سی کسی مفسرین نی استخراج نہین کیا آپ از پیش خود تفسیر بالرای کرتی ہین عیاذا باللہ من ذلک
اگر ان تبتغوا سی تحلیل الفروج خارج ہو جاتی تو چاہی کہ وہ نکاح کہ جسکی مہر مین منفعت مقرر ہوئی
ہی وہ بہی خارج ہو جاتی کما مر تفصیلہ اور اگر آپ تفاسیر کیطرف رجوع کرین تو سمجھین گے کہ مفسرین نے
محصنین کے معنی متعففین لکھے ہین اور اہل لغت نی متزوجین بہی لکھی ہین قید کرنی کے معنی اور
مدت کے مذکور نہونی کے معنی کسی تفسیر مین دیکھی نہین گئی اگر آپ نی دیکھی ہون تو نام کتاب کا اور مصنف
کا بتائی اب ہمکو ضرور ہی کہ نفی احصان کی ابطال کے واسطی امام فخر الدین رازی کا قول کہ جو تفسیر کبیر مین
ہی ذکر کرین ہوش سے سنئی قال فخر الدین استدلت الامامیۃ علی حل المتعۃ بقولہ تع واحل
لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین الآیہ فان الابتغاء یتناول من ابتغی الوقت کالمؤبد
بل ہو اشبہ بالمراد لانہ علقہ علی مجرد الابتغاء والمؤبد لا یحل عند الخصام الا بولی وشہود
ثم اورد علیہ نقلا عن ابی بکر الرازی بان المراد بالتحلیل فی قولہ تعالی
لکن المراد بالتحریم ہنا ہو النکاح المؤبد لانہ تع قال محصنین ولا احصان فی المتعۃ وبقولہ
تع غیر مسافحین والمتعۃ لا یراد بہا الا سفح الماء ولا یطلب فیہ الولد ثم اجاب عنہ بان المراد احل لکم
ما وراء ہذہ الاصناف المذکورۃ وہو شامل للمتعۃ ولا تلازم بینہ وبین مورد التحریم ہنا
ثم قال فخر الدین وقد لم یقم دلیل علی ان الاحصان لا یکون الا بالمؤبد والمقصود من المتعۃ سفح
الماء بطریق شرعی ماذون فیہ فلم قلتم ان المتعۃ لیس ماذونا فیہا ثم قال فظہر ان الکلام مربوط

حرمت علیکم امہاتکم ... واحل لکم ما وراء ذلکم

91

کہ احصان فقط سو بدین ہوتا ہی اور مقصود متعہ سی گرانا اسکا بطریق شرع ہی کہ اوسمین اذن دیا گیا ہی اسکو واسطی
کہا تھی کہ متعہ مین اذن نہین ہی بعد اسکی فخر الدین رازی نے اس کلام ابو بکر رازی پر اعتماد نہ کرکی کہا کہ معتمد فعل
عمر کا ہی اور اس عبارت سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اگر کہین کہ احصان متعہ مین نہین ہوتا ہی اور اسمین تحقیق آپکا بطریق
شرع نہین ہی تو یہہ دعوی بلا دلیل ہی اور احادیث جو حلت متعہ مین وارد ہین وہ صحیح نہین ہین مؤید اس مقال
کا یہہ ہی کہ شارح موطا مصرح ہی کہ تحریم متعہ کی کتاب الہی سے ثابت نہین ہی فی شرح الموطا للامام محمد الزرقانی
هكذا ومن ثم جاء الخلاف فيمن نكح نكاح المتعة هل عليه الحد ام لا لشبهة العقد وللخلاف المتقدم
فيه ولانه ليس من تحريم القرآن ولكنه يعاقب عقوبة شديدة انتهى باقی رہی شہادت تو اوسکا جواب
یہی بس لیجیی جملہ فقہای عامہ سی اوسکی کہ وہ شرط نہین کرتا عقد نکاح مین شاہدین کی اور یہی جناب حق سبحانہ وتعالی
نی حکم کیا ہی واسطی نکاح کی اپنی کتاب مین کسی مقام پر مگر شرط شاہدین کی کہین نہین ذکر کی اگر شرط ہوتی تو جناب
باری ذکر کر دیتا علاوہ اسکی اختلاف واقع ہی درمیان ابی حنیفہ اور مالک کے مالک شرط شاہدین کے نہین کرتا اور
ابی حنیفہ شرط کرتا ہی بس مالک جو کہیگا وہی ہم بھی کہینگے اس بیان سی معلوم ہوا کہ مراد محصنین غیر مسافحین سے
یہہ ہی کہ عقد اور نکاح درمیان ہو کر بسبب اوس عقد کی تعفف ہو جائی اسطرحسی کہ جبتک عقد مین ہو یہہ زنا سے
باز رہی اور اوسکا دوسرا کوئی متصرف نہو اور یہہ معنی متعہ مین جبتک کے مدت باقی ہے اور نکاح مین جبتک کہ
طلاق واقع نہین ہوا اور جواری مین جبتک کے آزاد نہین کیا موجود ہی جیسا کہ عاقل ضمیر پر ظاہر و آشکار ہی باقی
رہی آیہ محکمہ ماضیہ کہ الا علی ازواجهم او ما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم
العادون ہی آپنی سابق مین بھی لکھا تھا کہ آیہ کریمہ الا علی ازواجهم الخ کہ صاف دو قسم کی مباشرت پر ناطق ہی
ایک بی بی سے ایک لونڈی سی اور جو سوا ان دونو قسمون کے ہی اوسکو موجب نافرمانیکا فرمایا حرمت متعہ پر اول
دلیل ہے کیونکہ ظاہر ہی کہ ممتوعہ ان دونو قسمون سی باہر ہی نہ زوجہ ہو سکتی ہی نہ ملک یمین اسواسطی کہ لوازم
زوجیت کی مثل طلاق اور ایلا وغیرہ ممتوعہ مین بالکل نہین انتہی بعبارتہ جواب اسکا تو اطفال دبستان بھی جانتی
ہین مگر حیرت ہی کہ آپکو اسکا جواب معلوم ہوا اسلئی کہ ممتوعہ کو زوجہ سی خارج کرنا اپنی کتابونکو دھو ڈالنا ہی
دیکھی کہ صاحب کشاف تصریح کرتا ہی قال فان قلت هل فيه دليل على تحريم المتعة قلت لا لان المنكوحة
بنكاح المتعة من جملة الازواج اذا صح النكاح انتهى كلامه اور یہہ نہ سمجھو کہ آیہ الا علی ازواجهم ناسخ
متعہ ہی تو یہہ متمتع بہا زوجہ کیونکر ہو سکتی ہے اسلئی کہ فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین بتغیر الفاظ چند اعتراف

۹۲

تنسخها فامرنا بها رسول الله صلعم ولم ينه عنها فقال رجل برأيه ما شاء بخاری نی اپنی صحیح مین لکھا ہی
کہ وہ مرد عمر ہی اور مسلم نی مجلد ثانی مین اپنی صحیح کی کہا یعنی عمر اور بہی فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے قالوا
و مما یدل ایضا علی ابطال القول بهذا النسخ ان اکثر الروایات ان النبی صلعم نهی عن المتعة وعن لحوم الحمر
الاهلیة یوم خیبر و اکثر الروایات انه صلعم اباح المتعة فی حجة الوداع او فی یوم الفتح وهذان الیومان
متاخران عن یوم خیبر و ذلک یدل علی فساد ما روی انه صلعم نسخ المتعة یوم خیبر لان الناسخ یمتنع تقدمه
علی المنسوخ وقول من قال انه حصل التحلیل مرارا و النسخ مرارا ضعیف لم یقل به احد
من المعتبرین الا الذین ارادوا ازالة التناقض عن الروایات انتهی یعنی کہا شیعون نی کہ منجملہ اوس امر کے
کہ دلالت کرتا ہی بطلان قول نسخ پر یہہ ہی کہ اکثر روایات دلالت کرتی ہین اوپر اس بات کی کہ پیغمبر خدا صلعم نی
منع فرمایا متعہ سی اور گوشت خران خانگی سے بیچ روز خیبر کی اور اکثر روایت اس طرح پر ہے کہ آنحضرت صلعم نے
مباح فرمایا متعہ کو بیچ حجۃ الوداع یا بیچ روز فتح مکہ کے اور یہہ دونوں روز موخر ہین روز خیبر سے اور یہہ معنی دلالت
کرتا ہی اوپر فساد اوس چیز کی کہ روایت ہوئی ہے بدرستیکہ آنحضرت نی نسخ فرمایا متعہ کی تئین روز
خیبر مین اسلیے کہ منع ہی مقدم ہونا ناسخ کا اوپر منسوخ کی اور جو شخص کہتا ہی کہ حاصل ہوئی تحلیل چند مرتبہ
اور نسخ چند مرتبہ تو یہہ قول ضعیف ہے کوئی اسکا قائل نہین ہوا مگر وہ لوگ کہ ارادہ کیا اون لوگون نے
ازالہ تناقض کا روایات سی انتہت ترجمتہ جبکہ فخر الدین رازی ہی نے اس قول کو جانب شیعون سی ذکر کیا تو
اسکی جواب مین کچھہ نہ لکھا پس معلوم ہوا کہ دلیل تسلیم ہی اور عمدہ دلیل بطلان اس نسخ پر یہہ ہی کہ اگر
آیت مذکورہ ناسخ متعہ ہوتی اور حکم متعہ کا منسوخ ہوجاتا تو چاہئی تہا کہ اصحاب کبار درتا زمان ابوبکر و اوائل زمان
عمر مخفی نہ رہتا چنانچہ سابق مین بخوبی معلوم ہوا کہ یہہ حکم نسخ نہین ہوا اور اس جگہہ بہی ایک روایت ذکر
کرتا ہون نہایہ جزری مین اور سوا اسکے بہت سی کتابون مین ابن عباس سے روایت ہی کہ آپ فرماتی ہین
ما کانت المتعة الا رحمة رحم الله بها هذه الامة ولولا نهی عمر عنها ما زنی الا شقی یعنی ابن عباس نے فرمایا
کہ نہ تہا متعہ مگر رحمت کہ رحم فرمایا حق سبحانہ وتعالی نی ساتہہ متعہ کی اس امت پر اور اگر عمر اوس سے منع نہ کرتا تو نہ
زنا کرتا مگر شقی انتہی بمعناہ اس حدیث کو ملاحظہ فرمائی کہ صاف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ناسخ اسکی حضرت عمر
[illegible] متعہ کو نسخ نہین فرمایا سوای اسکی اور بہی بہت سی حدیثین ہین کہ بعد اسکی ذکر

٩٣

کرو نگا اور آپ کو بہت الزام دو نگا آمدم بر سر مطلب اور یہہ جو آپ نی بنا ساختہ کہدیا کہ ممتوعہ زوجہ نہیں ہو سکتی
اسواسطیکہ لوازم زوجیت مثل ایلا وغیرہ اسمین یکسر مسلم نہیں سو یہہ فرمانا آپ کا آپ کی ذات بابرکات سی بہت
بعید ہی اسلیئی کہ یہہ احکام لوازم زوجیت من حیث ہی کی نہین ہین بلکہ تابع ہین اون صفات کی کہ زاید ہین اوپر
زوجیت کی مثل اسکی کہ زوجہ اپنی زوج کو مضرت ندی اور اپنی زوج کی حکم کی مخالفت نکری اسی جہت سی
زوجہ قاتلہ زوج اور زوجہ ناشزہ مستحق نفقہ اور کسوت اور میراث کی نہین ہے اور مرتدہ باین ہوجاتی ہے طلاق
کی احتیاج نہین پس اگر یہہ سب امور لوازم زوجیت سی ہوتے اسطرح کہ یہہ امور اگر نہون تو زوجہ صادق نہ آوی
تو چاہیئی کہ ناشزہ کو زوجہ ناشزہ نہ کہین اور قاتلہ کو زوجہ قاتلہ نہ کہین اور مرتدہ کو زوجہ مرتدہ نہ کہین اور یہہ
بالبداہہ باطل ہی اس سے زیادہ تفصیل اگر مطلوب ہو تو کتب مبسوطہ کو ملاحظہ فرمائی اس خاکسار نی بطور انموذج
یہان پر ذکر کیا **قول الناصب اللئیم** اور احادیث آیۃ **اقول بفضل اللہ العلیم** اسکا جواب بہی ہین ہو چکا
قول الناصب اللئیم اور ارشاد عمر کہ واللہ لا احل شیئا حرمت علیہم الخ **اقول بفضل العلیم اللہ**
یہہ ارشاد آپکے مرشد کا ہم پر حجت نہین ہی صرف آپکے واسطی کافی ہے اسلیئی ضروری ہی کہ وہ دلیل لائی جسکو خصم
قبول کری اور لطیفہ یہہ ہی کہ اس کلام مین آپکے مرشد قسم شرعی سے یاد کرتی ہین کہ واللہ مین حلال کو حرام نہین
کرتا پہر یہہ بہی کہتی ہین کہ دو متعہ پیغمبر خدا کی وقت مین حلال تہی مین اونکو حرام کرتا ہون اون دونو امرون
مین صاف مناقضت پائی جاتی ہے اگر اس قول کو اونکی معتبر کہئی تو متعان الخ کی نامعتبری ثابت ہوتی ہے
اور اگر اوسکو معتبر کہئی تو اسکی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے اب مین کہتا ہون کہ آپ کی فاروق اعظم نے
بیشک حلال کو حرام کردیا فاعتبروا یا اولی الابصار اب دلائل حلت کی ملاحظہ کیجئی کہ جناب قدس الہی سورۂ نسا
مین حکم فرماتا ہی فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ
یعنی جن لوگون نی تمتع اور بہرہ لیا ہی عورتونسی پس دین وہ اجرت اونہون کی اور یہہ دینا واجب ہے اوپر تمہارے
اور کچہہ باک نہین اوپر تمہاری اوس چیز مین کہ راضی ہوئی تم ساتہہ اوسکی بعد فریضہ کی اور یہہ آیہ حقیقہ متعہ
مین ہے جیساکہ عاقل لبیب پر مخفی نہین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین روایت کی ہے کہ آیہ فما استمتعتم بہ
منہن مصحف ابن عباس مین اسطرح سی تہا فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی پس چاہیئی کہ لفظ شرعی کو حمل
کرین اوپر حقیقہ شرعیہ کی جیساکہ اصول فقہ مین یہہ امر مقرر اور ثابت ہوچکا ہی اور بہی شہادت دیتا ہی صحت
ہمارے مذہب پر وہ آیہ کہ حق تعالی نی سورۂ نسا مین قبل تہوڑی آیتو نکی فرمایا ہی واتوا النساء صدقاتہن

منکوحات دایمی مقصود ہو تو تکرار بلا فایدہ لازم آجائی اور یہہ خلاف فصاحت کی ہے اور یہی تغیر اسلوب کہ وہان
پر صدقات ارشاد ہوا اور اس مقام پر اجرت شاہد قوی ہے اختلاف معنی مراد کا التصریح فی رابعۃ النہار معلوم
ہوتا ہی کہ آیہ فما استمتعتم الخ مین نکاح متعہ مراد ہی اسلئی کہ علماء مہر زوجہ دایمی کو صداق کہتی ہین اور جو متعہ مین
دیتی ہین اوسی اجرت کہتی ہین پس کیا وجہ ہی کہ خلیفہ ثانی نے حلال کو حرام کر دیا اب معلوم ہوا کہ یہہ قول
اونکا تحریم متعہ بناوٹ اور ابداع ہی دفع دخل اگر آپ کہین کہ یہہ آیت منسوخ ہو گئی جیسا کہ فاضل روزبہان
وغیرہ نی کہا ہی تو یہہ کئی وجہ سی مردود ہی اول یہہ کہ دعوی نسخ کا بی دلیل کے جائز نہین ہے پس جبتک کہ کوئی
نص دوسری ناسخ وارد نہو تب تک وہ حکم باقی ہے اور اوسی پر عمل کیا جائیگا اور کوئی نص وارد نہین ہوئی
کہ اس حکم کو رد کری دوسری یہہ کہ نسخ کی مبطل بہت سی روایات کتب معتمدہ اہلسنت مین مذکور ہین روی
البخاری ومسلم فی صحیحیہما عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ لیس معنا نساء فقلنا الا نستخصی
فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا بعد ذلک ان ننکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرء عبد اللہ یا ایہا الذین امنوا
لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم روایت کی ہے بخاری و مسلم نی اپنی صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود سے
کہ کہا اوسنی کہ تہی ہم جنگ کرتی ساتہہ رسولخدا کی اور ہمارے پاس کوئی عورت نہ تہی تب ہمنی استفہام کیا
کہ آیا ہم استمنا کرین پس منع فرمایا رسولخدا نی ہمکو اس فعل سی بعد اوسکی رخصت دی ہمکو کہ نکاح کرین ہم
عورت سی ساتہہ رخت وغیرہ کی ایک مدت معین تک بعد نقل کرنی اس روایت کے عبد اللہ نی آیہ یا ایہا الذین
امنوا الخ پڑہا انتہی ترجمہ مخفی نہ رہی کہ پڑہنا عبد اللہ کا اس آیہ کو بعد اخبار حلت متعہ کی صریح ہی کہ اوسنے
انکار نسخ کا کیا اور گویا تعریض اور طعن کیا خلیفہ ثانی پر کہ اوسنی حلال خدا کو حرام کیا تیسری یہہ کہ ثعلبی
اپنی تفسیر مین عمران ابن حصین سے روایت کی ہی قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ عز وجل ولم تنزل
آیۃ بعدہا تنسخہا فامرنا بہا رسول اللہ ص فتمتعنا مع رسول اللہ ص ولم ینہ عنہا فقال رجل برایہ ما شاء
قال البخاری فی صحیحہ یقال انہ عمر ای الرجل المذکور عمر و قال مسلم فی المجلد الثانی من ثلث
مجلدات ما ہذا لفظہ یعنی عمر و لم یقل یقال انہ عمر یعنی تفسیر ثعلبی مین عمران بن حصین سے
روایت کی ہی کہ اوسنی کہا نازل ہوئی آیہ متعہ قرآن مجید مین اور کوئی آیت اسطرح کی نازل نہین ہوئی کہ

ح ... ہو ... اپنی اوس ہین مع ایک تالی اپنی راتی کی توجیہ کیا تھا۔ بخاری نے اپنی صحیح مین لکھا

ہی کہ وہ کہتی ہین وہ مرد عمر ہی اور مسلم نی اپنی دوسرے جلد مین لکھا ہی تین جلدونین سی کہ وہ عمر ہی اور پہر

لکہا کہ کہتی ہین اسیطرح جیسی بہت سی روایتین ہین کہ انشاء اللہ تعالی بعد اسکی ذکر کرونگا اب ان روایتونسی

صاف معلوم ہوتا ہی کہ متعہ ہرگز منسوخ نہین ہوا ناسخ اسکی محض آپکے پیرومرشد حضرت عمر ہین قال الناصب

اللئیم اور حدیث استبصار اور تہذیب کے کہ حرم رسول اللہ صلعم لحوم الحمر الاہلیۃ ونکاح المتعۃ ہی اقول بفضل اللہ

العلیم یہہ حدیث محمول تقیہ پر ہی اور یہہ حدیث آپکے کتابونمین اسطرح مذکور ہی رووا فی الصحیحین

عن علی ان رسول اللہ نہی عن نکاح المتعۃ وعن لحوم الحمر الاہلیۃ زمن خیبر اور معلوم ہوتا ہی کہ بلا حظہ

کتاب استبصار اور تہذیب کے اس عبی نی یہہ حدیث لکھی ہے ورنہ علماء امامیہ پر طعن کرنا خلاف عقل ہے تمام عبارت

استبصار اور تہذیب کو ذکر کرتا ہون کہ اوس عبی کے قلعی کہل جائیگی عبارت استبصار کی اسطرح جیسی ہے فاما ما رواہ

محمد بن احمد بن یحیی عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائہ عن علی

قال حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاہلیۃ ونکاح المتعۃ فالوجہ فی ہذہ الروایۃ ان نحملہا علی التقیۃ

لانہا موافق لمذہب العامۃ والاخبار الدالۃ علی اباحتہا موافقۃ لظاہر الکتاب واجماع الفرقۃ

المحقۃ علی موجبہا فیجب ان یکون العمل بہا دون ہذہ الروایۃ الشاذۃ انتہی اور عبارت تہذیب کے

اسطور سی ہی واما ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی المکنی بابی جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان

عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائہ عن علی قال حرم رسول اللہ یوم خیبر لحوم الحمر الاہلیۃ

ونکاح المتعۃ فان ہذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ وعلی ما یذہب الیہ مخالفو الشیعۃ والعلم

حاصل لکل من سمع الاخبار ان من دین ائمتنا اباحۃ المتعۃ فلا یحتاج الی الاطناب انتہی اہل انصاف

سی کہتا ہون کہ ان دونو کتابون کے عبارتون کو ملاحظہ فرمائین کہ مصنف طعن اللسان نی اسمین مثل بعض

فقرا آزاد مشرب کے لا تقربوا الصلوۃ پر عمل کرکی وانتم سکاری کو چہوڑ دیا ہی اپنی مدعا کی موافق جسقدر عبارت

تہی اوسکو تو ذکر کیا اور جو عبارت اوسکی بعد دلیل اطراح ما سبق ہی اوسکو چہوڑ دیا سچ ہی کہ سنت تحریف

سنت کی اہلسنت کے اسلاف سے جاری ہوئی ہی اسمین آپکا قصور نہین مگر بتصدق اہلبیت اطہار علیہم السلام

فی العشی والابکار جالا کی آپکے پیش رفت نجائیگی سب طرفسی پردہ آپکا فاش ہورہا ہی اور یہی کہتا ہون کہ

بعض رواۃ اس حدیث کی ضعفا سی روایت کرتی ہین اور بعض سنی ہین چنانچہ محمد بن احمد بن یحیی مجاہیل

[illegible] روایت کرتا ہی فہرس طوسی مین ہے فلو کان یروی عن الضعفاء ویعتمد المراسیل ولا یبالی عمن اخذ
یعنی روایت کیا کرتا ہی اور مبالات نہین کرتا کہ کس سے لیا حدیث کو اور نضد الایضاح مین ہی محمد بن احمد بن یحیی بن عمران
بن عبد الله بن سعد بن مالک الاشعری یروی عن الضعفاء ویعتمد المراسیل اور شیخ امام محمد بن طاہر بن علی الہندی
الفتنی الحنفی نے قانون موضوعات مین حسین بن علوان کو ضعیف و کذاب لکھا ہی اور یہی اسی کتاب مین لکھا ہے
کہ عمرو بن خالد متہم بالوضع ہی اور عمرو بن خالد کی تصریح صاحب رجال کی سنی ہے اور شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نی کتاب فہرست
مین ابو الجوزا کو سنی لکھا ہی اب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونو حدیثین موضوع المسنت و منقول عن الضعفا مین احتجاج
اس سے صحیح نہین خصوص ایسی حالت مین کہ احادیث بی شمار و روایات بسیار مخالف اوسکی کتب معتبرہ مین موجود مین
چنانچہ حدیث لولا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی جناب ولایت مآب سی کتب معتمدہ اہل سنت مین مثل تفسیر
ثعلبی و در منثور کی مذکور ہے الحاصل یہہ حدیث جو آپنی ذکر فرمایا مطروح و غیر معمول بہ ہی بالفرض اگر صحیح الصدور ہو تو
محمول بر تقیہ ہی کما یدل علیہ حسن الرواۃ **قول الناصب اللئیم** اور متعۃ الحج کہ جسمین سعی بین الصفا والمروہ پہلے
طواف قدوم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتی ہین یا وہ کہ اشہر حج مین عمرہ بجا لا کر اوسی سفر مین حج ادا کرتی
ہین یہہ دونو ابتک شروع ہین کسی نے انکو حرام نہین کیا لیکن وہ متعۃ الحج کہ طواف کی بعد اگر ہدیہ میسر نہوا تو
افعال عمرہ کی بجا لا کر حجکو فسخ کرین البتہ یہہ حرام ہی اور دلیل اسکی حرمت کی واتموا الحج والعمرۃ للہ اور امر ہونے
کما اخرجہ النووی ہی کیونکہ یہہ مخصوص حجۃ الوداع مین تہا واسطی مثانی رسم جاہلیت کی کہ کفار انکار تمتع کو اشہر
حج مین افجر فجور جانتی تہی جیسا بخاری مین مذکور ہی پس اب حلت دونو متعون کی بمفہوم مخالف ارشاد فاروق
اعظم سی کہان ثابت رہی اور وحی الہی نے کسکی تائید کی انتہی **اقول بفضل اللہ العلیم** حق تو یہہ ہی کہ
اپ نی اسمقام پر برا ہو کہا کہا یا اور کتابونکو آپنی ملاحظہ نہ فرمایا ورنہ ان کلمات کو ارشاد نہ فرماتی اور چاہ
ضلالت مین نہ گرتی بیان اسکا یہہ ہی کہ شرح مختصر الاصول ابن حاجب مین قاضی عضد نی ذکر کیا ہی وفی الصحیح
ان عمر کان یمنع عن المتعۃ ای متعۃ الحج الی العمرۃ وقال النووی ثم صار اجماعا ای جوازہ مجمعا علیہ انتہی
یعنی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ عمر منع کرتا تہا متعۃ الحج سی اور کہا نووی نی کہ بعد اوسکی اجماع ہو گیا اوسکے
جواز کا اب آپکے خدمت سراپا برکت مین یہہ خاکسار عرض کرتا ہی کہ حضرت عمر کون متعۃ الحج کو منع پہلی دو متعے
جو متعۃ الحج کی ہین اوسکو منع فرماتی تہی یا دوسرا اور نووی نی جو کہا کہ بعد اسکی اجماع ہو گیا اوسکی جواز کا تو کون

کرتے تہے

متعۃ الحج کو حرام نہین کیا جیسا کہ آپ نی خود کہا کہ یہہ دونو ابتک شروع ہین کسی نے انکو حرام نہین کیا پس ضرور ہوا
کہ دوسری معنی جو متعۃ الحج کی آپنے ذکر فرمائی اوسیکو حضرت عمر نی منع کیا اور لوگون نے خلیفہ صاحب کے کہنی
پر عمل نہ کیا بلکہ اجماع اوسکی جواز کا ہو گیا اور یہہ بہی باطل ہی اسلئی کہ اجماع اوسکی جواز پر ابتک منعقد نہین ہوا ہی
اور علماء اہل سنت اوسکو جائز نہین رکہتی فبطل قول القبچی اسا عاقل ضمیر پر پوشیدہ نہ رہی کہ معنی حقیقی متعۃ الحج
کی یہہ ہین کہ احرام عمرہ کا اشہر حج مین بجا لا مین اور بعد وسکی اوسی سال مین حج کرین اور معنی مجازی یہہ ہین کہ فسخ
حج بعمرہ یعنی طواف کی بعد اگر ہدی میسر نہ ہو تو افعال عمری کی بجا لا کر حج کو فسخ کرین پس قول مجیب سے معلوم
ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی نے دوسرے معنے جو متعۃ الحج کی ہین اوسکو حرام فرمایا اور بہت سی علماء اہل سنت مثل فاضل
رشید وغیرہ کی ہی یہے کہتی ہین مگر یہہ بہی افادہ فرماتی ہین کہ خلیفہ ثانی نے اول معنی کے نہی کے مگر نہی از راہ
افضلیت کی کے یعنی حج تمتع افضل نہین ہی دراقسام حج سی اور یہہ خاکسار کہتا ہی کہ مطلب امامیہ رضوان اللہ
علیہم کا بہر صورت حاصل ہے خواہ پہلی معنی مراد لین خواہ دوسرے اسلئی کہ جو تمتع کہ عہد جناب رسول اکرم مین
حلال اور مباح تہا خلیفہ صاحب نے اوسکو منہی عنہ قرار دیا اور صاف صاف کہدیا متعتان کانتا الخ اور بہی مین
کہتا ہون کہ خلیفہ صاحب نے اول معنی کی نہی کے اسلئی کہ شرح مختصر ابن حاجب مین مذکور ہو چکا وفی الصحیح ان
عمر منع عن المتعۃ ای متعۃ الحج الی العمرۃ و قال النووی ثم صار اجماعا علیہ ای جوازہ مجمعا علیہ اور تبادر
متعۃ الحج الی العمرۃ سی معنی اول یعنی احرام عمرہ کا اشہر حج مین بجا لا مین اور بعد اسکی اوسی سال مین حج کرین پس واضح
ہی کہ خلیفہ صاحب نے اوسکو منع فرمایا ہی اور اونکی کہنی پر عمل کسی نی نہ کیا بلکہ اجماع اوسکی جواز کا ہو گیا اگر یہہ کوئی
کہی کہ نہی اسمین باعتبار اولویت کی ہے جیسا کہ فاضل رشید الدین نی امام نووی سی نقل کیا ہی من ذلک والمختار ان عمر
وعثمان انما نہوا عن المتعۃ التی ہی الاعتمار فی اشہر الحج من عامہ و مرادہم نہی اولویۃ للترغیب فی الافراد لکونہ
افضل و قد انعقد الاجماع بعد ہذا علی جواز الافراد و التمتع و القران من غیر کراہۃ ہم کہتی ہین کہ امام
نووی نے اپنی خلیفہ کی تفضیح کی ہے اسلئی کہ منع عن المتعۃ اور انا احرمہا سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی نے اوسکو
حرام کیا اور پہر بہی ہمارا مطلب کہین نہین جاتا ہمان اتنی امر کا سہ نووی نے خود کہدیا کہ اجماع عدم کراہیت پر منعقد
ہو گیا اب صاحبان انصاف سے طالب انصاف ہون کہ جو فعل عہد رسول مختار مین مکروہ نہ رہا ہو اور عہد عمر مین مکروہ ہو اور
بعد اوسکی پہر اجماع اوسکی عدم کراہیت پر منعقد ہو جائے اوسکا حکم وسط بدعت ہی یا نہین اور بہی صحیح ترمذی وغیرہ
مین ہی باسنادہ عن محمد بن عبد اللہ بن الحرث بن نوفل انہ سمع سعد بن ابی وقاص و الضحاک ابن قیس

تیس لا یصنع ذلک الا من جہل امر اللہ فقال سعد بیس ما قلت یا ابن اخی فقال ضحاک فان عمر بن الخطاب

نہی عن ذلک فقال سعد قد صنعہا رسول اللہ ص و صنعناہا معہ ھذا حدیث صحیح انتہی اس حدیث سی

ہی صاف معلوم ہوتا ہی کہ عمر نی متعہ حقیقی کو حرام کیا اسلئی کہ تمتع بالعمرہ الی الحج شامل ہی حج تمتع پر اور نہی عمر سی مراد تحریم

ہی اسواسطی کہ ضحاک نے کہا کہ نہین کرتا اسکو مگر وہ شخص کہ جاہل ہے حکم خدا سی پس ضحاک کی کہنی سے معلوم ہوتا ہی

کہ جو شخص اسکو عمل مین لاتا ہی تو وہ مرتکب فعل حرام کا ہوتا ہی اسلئی کہ مگروہ مین اسقدر شور و شغب کے کیا احتیاج

ہی اور یہی نہی عمر کو اس مقام پر حمل فسخ حج پر نہین کر سکتی کہ لفظ قد صنعہا رسول اللہ منافی اس حمل کے ہی

اسواسطیکہ اون حضرت سی فسخ حج کا بالاجماع نہین ہوا تہا اور فاضل روزبہان نی ابطال الباطل مین لکہا ہی

کہ کوئی روایت صحیح اسطرحکی وارد نہین ہوئی کہ عمر نی متعۃ الحج کو منع کیا ہو تو یہہ انکار بدیہیات سی ہے اسواسطیکہ

حدیث متعتان کانتا الخ اسقدر مشہور ہی جسکا کوئی انکار کرسکے عقل عاقل حیران ہی بلکہ قابل ضحکہ فراوان ہے

کہ عمر نی دونو متعونکو ایک قول مین اور ایک زمانی مین اپنی زبان فیض بنیان سے حرام ٹہرایا تہا اسکی متعۃ الحج

کی تحریم کو لوگون نی نہ مانا اونکی کہنی کو برا جانا اور متعۃ النسا کی حرمت کو مان لیا اس تجربہ و تبعیض کے کیا وجہ ہے

اور فاضل روزبہان کا قول بعد کلام سابق کے یہہ کہ ممکن ہے کہ اوسنی رسول خدا سی سنا ہو تو اسکا جواب یہہ ہے سن لیجیے

کہ اگر عمر نی اوسکے تحریم کو عیاذا باللہ رسول خدا سی سنا ہوتا تو اپنی طرف نسبت تحریم کی نہ دیتا مناسب یہہ تہا کہ

یون کہتا کہ رسول خدا نی اسکو منع فرمایا ہی کوئی اسکا اگر مرتکب ہوگا تو مین اوسپر عقاب کرونگا تا لوگون کے

دلمین اثر کرتی اگر پیغمبر اوسکو منع فرماتی تو پہر اجماع اوسکے جواز کا کیونکر ہوتا اور یہی مین کہتا ہون کہ اگر

خلیفہ ثانی تحریم متعۃ الحج یا متعۃ النسا کو رسول خدا سی سنتی تو ظاہر ہے کہ زمانہ رسول الثقلین علیہ الصلوۃ فی الکونین

سی زمانہ خلیفہ ثانی تک عرصہ دراز ہوا اس مدت ممتد مین ساکت کیون رہے اس زمانہ تک دونو متعہ اصحاب مین

رایج تہی کیون منع نہ کیا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے کیون باز رہی اور یہی مسلم الاصول مین جو زمانہ کہ کتب درسیہ

سی ہی ملا محب اللہ بہاری نے لکہا ہی مسئلہ اتفاق العصر الثانی بعد استقرار الخلاف فی الاول یمتنع

عند الاشعری واحمد والغزالی والامام وابن الحاجب والمختار انہ واقع حجۃ وعلیہ اکثر الحنفیۃ والشافعیۃ لنا اجماع التابعین

علی جواز متعۃ العمرۃ و قد کان عمر و عثمان نہی عنہ انتہی اس کلام سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ متعۃ الحج کو عمر نے

حرام کیا اسلئی کہ لفظ جواز سی معلوم ہوتا ہی کہ قبل اجماع جواز کی حرام تہا اسواسطیکہ غالب استعمال مین جواز

تا لمانعت کے ہوتا ہی پس فاضل رشید نے جو شوکت عمریہ مین لکہا ہی کہ نہی عمر سی مراد تنزیہی ہے قبیل رکی

۹۹

فی الظلام سی ہے اور بعد تسلیم اسبات کی کہ نہی سے مراد کراہت ہی ہے بہر بدعت نی گریبان خلیفہ ثانی کو نہ چھوڑا
اسواسطی کہ تصریح تمتع کی قران اور احادیث سابقہ اور آیۃ سی ثابت ہی اور اجماع بھی عدم کراہت پر منعقد ہو گیا پس
خلیفہ ثانی کون تہی کہ اوس سے ممانعت فرمائی اور بھی جامع الاصول مین عبد اللہ بن شقیق سی نقل ہے قال کان عثمان
نہی عن المتعۃ وکان علی یامر بہا فقال عثمان لعلی کلمۃ فقال علی لقد علمت انا تمتعنا مع رسول اللہ
فقال اجل ولکنا کنا خائفین ہذہ روایۃ مسلم حاصل یہہ ہی کہ عثمان منع کرتا تہا متعہ سی و جناب ولایت مآب
حکم فرماتی تہی ساتہہ اوسکی پس کہا عثمان نی جناب امیر علیہ السلام سی ایک کلمہ پس کہا علی نی ہم نی تمتع کیا ساتہہ رسول خدا
کی کہا عثمان نے ہان لیکن تہے ہم اوس وقت مین ترسان انتہی معناہ نووی نی کہا ہی کہ مراد خوف سی خوف
ہی و ابن حجر نی توجیہہ نووی کو پسند نہین کیا اور لکہا و قال ہے روایۃ شاذۃ اور حقیقت تو یہہ ہی کہ حجۃ الوداع
مین خوف مشرکین کا نہ تہا اور تمتع حجۃ الوداع مین تہا اور قرطبی نے کہا ہی کہ مراد خوف سے یہہ ہی کہ عثمان خائف
تہی اس امر سی کہ ثواب افراد کا اعظم ہو جائی اجر تمتع سی قال القرطبی قولہ خائفین ای عن انیکون اجر من افرد اعظم من اجر
من تمتع پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ فرمانبرداری رسول الثقلین علیہ الصلوۃ فی الملوین کے صاحب حیا وقت حیات آنحضرت
مین بہی رضا اور رغبت سی بجا نہین لاتی تہی اور ہرگاہ کہ قول نبی ہے لو استقبلت ما استدبرت لاحللت کما حلوا کہ صحاح
اہلسنت مین مذکور ہی دال ہے تمتع پر اور افضلیت تمتع پر بہی اس سے زیادہ کوئی قول نبوی نہین پس خائف ہونا
حضرت عثمان اور اونکی اخوان کا زیادتی ثواب افراد سی اوپر تمتع کی خالی تعصب سی نہین ہی باوجود اس بات کے
پھر بہی مطلوب ہمارا حاصل ہے لان من انکر حکم النبی و اعتقد بخوف نقصان الثواب فہو من الہالکین
یعنی جو شخص کہ انکار کری فرمان واجب الاذعان حضرت رسول اکرم علت غائیہ ایجاد عالم سی اور عقد لاوی خوف نقصان
ثواب کا پس وہ ہلاک ہونی والون سے ہی ہذا ہو المقصود ثبوت متعۃ الحج اور جامع الاصول مین ہی ناقلا عن الموطاء و
النسائی قال جمع رسول اللہ بین حجۃ و عمرۃ ثم توفی قبل ان ینہی عنہا وقبل ان ینزل القران بتحریمہ
وفی اخری جمع بین حجۃ و عمرۃ ثم لم ینزل فیہا کتاب ولم ینہ عنہا النبی قال فیہا رجل برایہ ما شاء وفی
اخری ان رسول اللہ تمتع و تمتعنا معہ فقال فیہا قائل برایہ اور محصل ان سب روایتون کا یہہ ہی کہ رسول خدا نے حج
تمتع کو عمل مین لائے اور قران مجید اوسکی حرمت مین نازل نہین ہوا بعد اوسکی اپنی رای سے ایک مرد نی تشریع
اختیار کی اور اوسکو حرام کیا جیسا کہ سیاق عبارت سے صاف حرمت ثابت ہوتی ہے اور صحیح مسلم مین تو بہت سے
روایتین مین کہ اونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر نی متعۃ الحج کو حرام کیا بعد اسکی کہ حضرت نی حکم فرمایا چنانچہ جابر

۱۰۰

جناب عمر نائب ہے تمام اہل اسلام میں بہشت می جاوینگے اوسی کتاب کے ثبوت متعۃ الحج میں ریب تم فرماتے ہیں ابن شاہ
ملا جمع الباب فرمائی کہ عمر نے اپنی رای مبارک سے کس متعہ کو حرام کیا پہلے متعہ کو یا دوسری کو اگر پہلے کو حرام کیا اور اپنی
رای سے تشریع اختیار کی تو پھر عجیب کام ہے فرمانا کہ یہہ دونوں اب تک شروع ہیں کسی نے انکو حرام نہیں کیا کسطرح صحیح ہوگا
اور اگر دوسری کو حرام کیا باوجود اسکی کہ پیغمبر خدا صلعم اسکو عمل میں لائی تھے اور نہی اوسکی حرمت کی نہیں کی تھی تو یہہ بھی
تشریع اور بدعت ہی اور مخفی نرہے کہ احادیث میں نہی عمر سے ساتھ کراہیت کی بعض فضلای اہل سنت نے
اعتراف کیا وحال انکہ یہہ زعم اونکا باطل ہے کیونکہ قال قائل ہر آیہ ما ہستا اسکے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر نے اوسکو حرام
کیا حق تو یہہ ہی کہ اہل سنت اسمقام پر دست و پا گم کردہ ہیں کبھی یہہ کہتی ہیں کہ نہی عمر سے مراد نہی ساتھ کراہت
کی ہے یعنی پہلی متعہ کو عمر نے مکروہ معلوم کیا پھر جب علمای شیعہ انکی گریبان کو پکڑتے ہیں کہ انا احرمہما سے صاف
حرمت پائی جاتی ہے تو کہتی ہیں کہ حرمت اس قول میں باعتبار متعہ نساء کی ہے اسلئے کہ تثنیہ سے کبھی واحد کا ا
رادہ ہوتا ہی اور جب علمای شیعہ کہتی ہیں کہ سرخسی وغیرہ نے مبحث حج میں تصریح کی ہے کہ متعتان کا تثنیہ سے ارادہ دو متعہ
نساء اور متعۃ الحج ہی جیسا کہ یوں کہتا ہی قد صح ان عمر نہی الناس عن المتعۃ فقال متعتان کانتا علی عہد
رسول اللہ صلعم انا انہا عنہما متعۃ النساء ومتعۃ الحج تو پھر سوای عاجزی اور شرمندگی کے کچھہ جواب نہیں دیتے
ہذا ما حصل لی فی ہذا المقام بفضل الملک العلام اور تحقیق مقام کی تتبع سیر اور اخبار پر مخفی نہیں
ہی کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہی کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم بعد
اسکی کہ مکہ معظمہ میں پہونچی اور عمرہ کو ادا فرمایا حکم کیا اصحاب کو کہ جو شخص اپنے ساتھہ قربانی نلایا ہو عمرہ
تمام کرکی اپنی احرام سی باہر آئی اور فسخ حج بعمرہ کری اور میں نہیں جانتا تھا کہ حکم الہی اسطرح صادر ہوگا اور اگر
جانتا میں کہ باہر ہوجانا احرام سے تم لوگوں کو شاق اور گران ہوگا تو میں بھی قربانی نلاتا اور اپنی احرام سے
باہر ہوجاتا اور فسخ حج بعمرہ کرتا اور شارح صحیح مسلم یعنی نووی نے بھی لکھا ہی کہ نبی صلعم فرماتی تھے انی امرت
الناس بامر فاذاہم یترددون پس صاحبان انصاف اور تارکان راہ اعتساف ملاحظہ فرمائیں کہ حکم خدا اور رسول میں
تردد ہونا صریحا اسلام سی خارج کرتا ہی جو لوگ متردد ہوئی تھی اونکی شان میں کیا کہنا چاہیئی اور صحیح بخاری اور
مسلم اور ترمذی اور نسائی وغیرہ میں جابر انصاری سے اور ابن عباس اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت طولانی منقول ہے کہ خلاصہ مضمون اوسکی یہہ ہی کہ جب حضرت رسولخدا صلعم متوجہ حج وداع کی ہوئے

یعسوب الدین امام المتقین غالب کل غالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام میقات مین پہونچی تو آپنی نیت کی کہ احرام باندہتا ہون مانند رسولخدا کی اور حضرت پیغمبر خدا سو شتر اپنی ساتہہ لائی تہے پس حضرت امیر المومنین کو شریک اپنی ہدی مین کیا اور یہہ مناقب مختصہ حضرت سی ہے کہ مقام افتخار مین کہا جاتا ہی اور جب کہ حضرت نی آدمیونکو طواف اور سعی تعلیم فرمایا اور سعی سے فارغ ہوئی تب حضرت نے اوپر مروہ کی کہڑی ہوئی اور فرمایا کہ اگر پہلے مین جانتا کہ حق تعالی حکم کریگا عدول حج تمتع کا تو ہدی اپنی ساتہہ نہین لاتا پس جو کوئی کہ ہدی اپنی ساتہہ نہ لایا ہو تو اوسکو چاہیئی کہ عدول کری نیت کو ساتہہ عمرہ کی اور محل ہو پس سراقہ ابن مالک نے پوچہا کہ یا رسول اللہ یہہ حکم مخصوص اس سال کا ہی یا ہمیشہ رہیگا حضرت نی اپنی انگشت مبارک کو ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ مین داخل کیا اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ بیچ حج کی اسیطرح اور ہمیشہ اسیطرح پر رہیگا اور جبکہ حضرت امیر علیہ السلام نی اپنی احرام کو تابع احرام حضرت رسولخدا کی کیا تہا حضرت نی فرمایا کہ تو بہی اپنی احرام پر باقی رہ اور حضرت رسولخدا نی ۶۳ شتر اپنی دست مبارک سی نحر فرمائی اور حضرت امیر علیہ السلام نی باقی کو نحر کیا انتہی ملخصہ یہہ حدیث ہی ہماری مذہب کی موید ہی اور ضاد یہ اہلسنت جو یہہ کہتی ہین کہ عمر نی یعنی ثانی جو متعۃ الحج کی تہی اوسکو حرام کیا جیسا کہ خود مجیب نے بہی ذکر کیا ہی تو اسکی ابطال کی لئی یہہ روایت کافی ہے ابن اثیر نی جامع الاصول اور نہایہ مین ذکر کیا ہی انہ قال سراقۃ بن مالک للنبی ارأیت متعتنا هذه لعامنا ام للابد فقال لا بل لابد الابد و فی اخری لابد الابد الدهر ای هی آخر الدهر انتہی حاصل مضمون اس عبارت کا یہہ ہی کہ سراقہ ابن مالک نے حضرت رسولخدا سی پوچہا کہ یہہ متعہ اسی سال کا ہی یا ہمیشہ رہیگا حضرت نی فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا اور قسطلانی حدیث کا مستلزم ہی جواز فسخ حج بعمرہ کی تعیین اور یہہ حدیث منافی ہے قول اہلسنت کی کہ بلا تامل کہتی ہین کہ فسخ حج کا مختص اوسی سال مین تہا پس اگر صاحبان انصاف انصاف سی ملاحظہ فرماوین تو مجموع ان روایات سی معلوم ہو جاتی کہ عمر نی دونو متعون کو حرام کیا اور احادیث نزاع مثال کی سابق مین ذکر کر چکا ہون تمام کہ متعۃ الحج حلال ہی احادہ حدیثہ در نہین ہی وهذا الشیء فی رد الدلیل مع توکل علی الرب الجلیل اور یہہ جو آپ نی فرمایا کہ دلیل اسکی حرمت کی کریمہ و اتموا الحج والعمرۃ للہ اور امر نبوی کما اخرجہ النودی ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ غایۃ ما فی الباب اس آیہ سی حکم قران اور افراد کا ثابت ہوتا ہی اور اس شرعت سی یہہ لازم نہین آتا کہ تمتع منع ہو جاوے اس لیے کہ احادیث سابقہ اور آیہ ماضیہ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج سی بخوبی واضح ہو چکا کہ متعۃ الحج حلال ہے اور مجموع روایات سابقہ سی یہہ بہی ثابت ہوا کہ خلیفہ ثانی نے دونو متعونکو متعۃ الحج کی حرام کیا پس تخصیص کرنا آپ کا کہ معنی فسخ

۱۰۲

حدیث ابی موسی کی اطرح سی لکہا ہی فطن سنہ رسول اللہ ص ایضاً والدٗ علی ذلک لانہ لم یحل حتی بلغ الہدی محلہ
لکن الحج بسبب عن ذلک کما اجاب بہ ہو حیث قال ولولا ان معی الہدی لاحللت فدل علی جواز الاحلال
لمن لم یکن معہ ہدی قال الناصب الغوی اللئیم ہر باوجود اسکی اگر فرمائی کہ احرم معنی اخبر کی مجاز ہے حقیقت
کی ہو تو بھی ہم مجاز کو نہیں مانتی پس اس تقدیر پر اگر یہہ معنی لیجئیگا تو ارشاد ائمہ میں کہ نحن المحللون حلال اللہ والمحرمون
حرامہ ہی کیا کیجئیگا اگر معنی حقیقی پر رکہئیگا تو ممنوع ہی الا اسصورت میں جو جناب فاروق پر وارد ہوتا ہی وہ بعینہ حضرات
ائمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر رکہئیگا تو مسلم لیکن مانحن فیہ میں اس ارادہ کا کون مانع ہی در صہد اپنی والد بزرگوار کو
یہ جواب دیجئیگا کہ وہ اسی قول ائمہ کی تفسیر اپنی کتاب حسام میں باین عبارت افادہ فرماتی ہیں یعنی در عہدہ جناب ائمہ اثبات
یا ان اخبار فرمایند بڑی افسوس کا مقام ہی کہ ملازمان والا اپنی گھر کی بہی خبر نہیں لیتی اور کا ذکر اقول بفضل اللہ العلیم
ہم اس امر کا انکار نہیں کرتی کہ احرم کی معنی اخبر کی کہین ہوتے ہی نہیں بلکہ مین انکار اس امر کا کرتا ہوں کہ متعتان
کانتا علی عہد رسول اللہ ص وانا احرمہما اسمین معنے اخبر کی نہیں ہوسکتی کئی وجہ سی اول یہہ کہ آپ نی فرمایا کہ
حضرت عمر نی خبر نسخ کی دی ہی حالانکہ یہہ متعہ منسوخ نہیں ہوا جیسا کہ سابق میں بہت سی حدیثیں ذکر کر چکا ہوں
اور واسطی الزام آپکے ایک حدیث اور بہی ذکر کرتا ہوں کہ اوس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا حمیدی
اور مسلم نی اپنی صحیحین میں اور بخاری نے بہی کئی طریق سی جواز متعہ نساء کی روایت کی ہے ان عمر ہو الذی
ابطلہا بعد ان فعلہا جمیع المسلمین بامر النبی ص الی حین وفاتہ وایام ابی بکر اس حدیث سی آشکار ہوتا ہے

۱۰۳

کہ زمانہ رسول خدا ص اور ایام ابی بکر میں بحکم پیغمبر خدا ص لوگ متعہ کرتی تہی اور ہرگز منسوخ نہیں ہوا بلکہ روایت عمران
بن حصین سے کہ سابق میں ذکر کچھ چکا ہوں شاہد قوی ہماری مدعا پر ہی اب فرمائی کہ معنی احرمہما کی اخبر عن حرمتہما
کیونکر ہوسکتی ہیں اور بمفاد اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اگر شیعیان آل طہ علیہم السلام پیروی عمران بن حصین
وعبد اللہ بن مسعود وغیرہم کی کہ یہہ اصحاب متعہ کرتی تہی کرین تو ضرور ہی کہ مہتدی ہونگی دوسری یہہ کہ معنی احرمہما
کی اخبر عن حرمتہما کی ہوتی تو چاہئی کہ اس معنے کو عرب عربا سمجھہ لیتی اسلئی کہ وہ اہل زبان اور محاورہ دان تہے
حالانکہ خلیفہ مامون ابن ہرون الرشید کہ بتصریح ابن کثیر شامی کے متبحر علوم فقہ وکلام و فرایض ونحو وعربیت وشعر و
علم نجوم وسایر اقسام ریاضی کا تہا اور تاریخ مامونی بہی اوسکی طرف منسوب ہے اور تفضیلت جناب ولایت مآب میں بہت سے
اشعار تصنیف کئی چنانچہ یہہ شعر بہی اوسکا ہی ؎ خلیفۃ خیر الخلق والاول الذی + اعان علی رسول اللہ

و ابو بکر اور یہی خلیفہ زادہ سفیان اور مرد شامی کہ عارف محاورہ عرب ہے وہ بہی اس معنی کو قول خلیفہ ثانی مین
نہ سمجھی پس معلوم ہوا کہ قول خلیفہ ثانی مین معنی حقیقی مراد ہین نہ کہ یہہ کہ امر بہا کی معنی اخبر عن حرمتہا کی اوسوقت
مین ہو سکتی ہین کہ جب سیاق و سباق اوسسے ابا کری اور ظاہر ہی کہ قول خلیفہ ثانی مین عبارت انا نقدم اعنی کانتا
علی عہد رسول اللہ مانع ہی اس معنے کی ارادہ کی اور نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ مین عبارت مابعد محللون اور
محرمون کے کہ حلالہ اور حرامہ ہی تائید کرتی ہے ارادہ معنی اخبار کی یعنی ہم خبر دینی والی ہین حلت اوس چیز کی کہ حلال کیا
خدا نی اوسکو اور خبر دینی والی ہین حرمت اوس چیز کی جسکو حرام کیا خدا نی انتہی جیسی خدانی اندک مایہ عقل کا دیا ہی وہ سمجہتا ہے
کہ یہان محللونسے مخبرون بالحلۃ اور محرمونسے مخبرون بالحرمۃ دوسرے معنی مراد نہین ہو سکتی ومن ادعی فعلیہ البیان
پس ظاہر ہوا کہ قول حضرات ائمہ علیہم السلام کو قول حضرت عمر فاروق پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور فارق ان
دونون مین یہہ ہی کہ ہماری ائمہ ہدی علیہم السلام کی قول مین تحلیل حلال و تحریم حرام ہی اور تمہاری امام کی کلام مین تحریم حلال
ہی محصل اس بیان کا یہہ ہی کہ باب تفعیل کے کئی خواص ہین ازانجملہ ایک نسبت ماخذ ہی یعنی خبر دینا کسی شئے کی منسوب
ہونی سے ساتھہ ماخذ کی مثل فسقتہ کہ مراد اس سے خبر دینا اور بیان کرنا ہی اوس کے فسق کا اور دوسرا خاصہ اسکا تحویل ہے
یعنی کسی چیز کو ماخذ کر دینا مثل نصرتہ کہ مراد اس سے نصرانی بنا دینا ہی اوس شخص کا جو نصرانی نہ تہا اور سخن شناس و
زبان دان پر مخفی نہین کہ حلال کی تحلیل مصداق ہے خاصہ نسبت کا جیسا کلام ائمہ مین ہے اگر اسکو تحویل لین تو تحصیل
حاصل لازم آتی ہے کہ وہ محال اور حلال کے تحریم مصداق تحویل ہے جیسا کلام خلیفہ مین ہے اگر اسکو نسبت فرض کرین
تو معنی مختل اور یہہ کلام کاذب ٹہرتا ہی کیونکہ حلت پر باقی رہنا متعہ کا زمان رسول خدا سے تا زمان خلافت خلیفہ ثانی
روایات متظافرہ اہل سنت سی ثابت ہو چکا فثبت الفارق وبطل القیاس والحمد للہ علی ذلک اور کیونکر فارق نہو گا
کجا مصداق علی خیر البشر کجا قایل لولا علی لہلک عمر این القران الناطق و این من ہو للقران سارق این من اعطاہ اللہ
الولایۃ والامامۃ این المتخلفون عن جیش اسامۃ این الثریا من الثری این المتعامہ من الکری ؎ ببین تفاوت رہ
از کجا است تا بہ کجا **قال الناصب الغوی اللئیم** گر یہی مخبری حضرت والا ہو گی + تار و پود بدن سب
تہ و بالا ہو گی + **اقول بفضل اللہ العلیم** اگر نظم و شاعری اور پہکڑ کے طرف طبیعت آپکے بہت مایل ہے
تو رسالہ برق لامع مرزا فصیح اور دو چار عربی بیان شمیر کی دیکہہ لیجیی کہ اوسکی دیکہنی سے آپکے تسکین بخوبی
ہو گی دگر کوئی پہکڑ باز ہوتا تو جب نسب آپکے بزرگونکا بیان کرتا **قال مولانا المجتہد الجری بالتکریم**
[illegible]

۱۰۴

۲ تفصیل ما حصل لازم

عمر نے کہا کہ وہ حلال ہے اوس شخص نے کہا کہ تمہارے باپ نے تو اوسکو منع کیا ہے ابن عمر نے کہا کہ تو مجھکو بتا اگر میرے
باپ نے اوس سے ممانعت کی اور کیا اوسکو پیغمبر خدا نے آیا میں ترک کروں سنت پیغمبر کو اور تابع ہوں اپنے باپ کے
قول کا قال الناصب الغوی اللئیم جناب اجتہاد مآب کی دیانت سے بہت دور ہے کہ اسقدر نقل لفظ
اور معنی میں خیانت کریں صحیح ترمذی میں حدیث حرمت متعہ کی البتہ ابن عباس سے یوں موجود ہے کہ قال انما کانت
المتعة فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدة لیس له بها معرفة فیتزوج المرأة بقدر ما یری
انه یقیم فتحفظ له متاعه وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیة الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم الآیة قال
ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام اور جس حدیث کو علامہ زمان والا نے نقل کیا ہے ہرگز کتاب مذکور کے ابواب النکاح
کیا باب متعة النساء میں بھی نہیں ہے ان ابواب الحج کے باب ما جاء فی التمتع میں تصریح متعة الحج البتہ بایں عبارت موجود
ہے کہ عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثه انه سمع رجلا من اهل الشام وهو یسئل عبد اللہ ابن عمر
عن التمتع بالعمرة الی الحج فقال عبد اللہ ابن عمر هی حلال الی آخر ما نقلتم پس یہہ حدیث متعة النساء کہاں
ٹہری شاید اسی مواخذہ کے ڈر سے ترجمہ لفظ عن التمتع بالعمرة الی الحج کو حذف کیا اور مغالطہ دینے کو حرف لفظ متعہ کا
لیا سبحان اللہ جب یہہ حال مجتہدوں کا ہو کہ دیدہ و دانستہ حدیثوں میں دخل کریں تو مقلد کس گنتی میں ہیں ہاری گہٹنا

١٠٥

بہوتی آنکھہ کہاں کی بات کہاں پہنچائی ہے یہہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و
ناولہا ۔ انتہی اقول بفضل اللہ العلیم کتب احادیث کی تتبع پر مخفی نہیں کہ اکثر احادیث میں مسائل متعددہ
مذکور ہوئے ہیں مگر محدثین نے ہر مسئلہ کی باب میں اوسی کو ذکر نہیں کیا بلکہ جس ایک مسئلہ کی باب میں چاہا ذکر کر دیا
اور استخراج و استدلال کرنیوالے اون مسائل کے البتہ جدا جدا ہر ایک مسئلہ کی باب میں اوس حدیث کو ذکر کیا
کرتے ہیں پس کیا استبعاد ہے کہ اوس روایت کو اگرچہ ترمذی نے باب ما جاء فی التمتع میں نقل کیا ہو مگر حقیقۃ اسمین
دو مسئلہ کا ذکر رہا ہو اسطور پر کہ یسئل عبد اللہ بن عمر عن التمتع بالنساء و بالعمرة الی الحج کسی کاتب نے
سہوا بالنساء کا لفظ ساقط کر دیا اور بالعمرة الی الحج کو لکھا اور کسی نے اسکا عکس کیا اور بعد چندے اوسی نسخہ کا شیوع
ہوا جسمیں بالنساء کا لفظ نہیں ہے اور رفتہ رفتہ وہ نسخے مفقود ہو گئے جنمیں بالنساء کا لفظ مذکور تہا اس جہت سے
تمہارے فضلا کو یہہ کہنے کی جگہ ملی کہ یہہ روایت محرفہ ہے ورنہ تحریف کی گنجایش یہاں اصلا نہیں ہے کیونکہ بجز
اس روایت کے کوئی دوسری روایت دلیل اثبات حلت متعة النساء کتب اہل سنت میں مذکور نہوتی تو البتہ

بعثت سی ناصد وہی خلیفہ ثانی تک جلت متعہ حد تواتر معنوی کو پہونچ گئی ہی تو کوئی عاقل یقین نہیں
کرسکتا ہی کہ اس روایت مین شیعون نی تحریف کی ہو اصل اسکی یہہ ہی کہ فاضل روزبہان موصلی شافعی نے
ابطال الباطل مین اس روایت سی انکار نہین کیا اور دوسرے طرح سے اسکا جواب لکھا اس جہت سی باعتماد اوسکے
تسلیم کی تیقن ہوا کہ اگرچہ فی زماننا نسخ متداولہ مین نہو مگر زمان سابق مین یہہ روایت نسخ ترمذی مین موجود تھی
والا ایسا متعصب فاضل سنیونکا انکار سی باز نہ آتا لیکن متاخرین اہلسنت بلالحاظ اوس کی نسخ متداولہ پر اعتماد
کرکی یہہ اعتراض کرتی آئی ہین اور جواب معقول سنتی آئی ہین اس شخص نی جو اس اعتراض کو ایسی طور پر رنگ
دیکے ذکر کیا ہی کہ گویا اسکی نتایج طبع سی ہی یہہ محض اسکی طمع بیجا و خیال خام ہی تہمت خیانت کی ایسی عالم
جلیل القدر جناب سلطان العلماء کی شان مین اس نافہم نے روا رکھی یہہ غلط فہمی اسکے ہی کیونکہ خیانت اوسکو کہتی ہین
جو اسکی شیخین نے کی ہے جیسا کہ صحیح مسلم مین ذکر منازعت حضرت عباس اور حضرت امیر مین کر کی ہی قال عمر
فلما توفی رسول اللہ ص قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ ص فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک و
یطلب ہذا میراث امرأتہ من ابیہا فقال ابو بکر قال رسول اللہ ص ما نورث ما ترکناہ صدقۃ
فرأیتماہ کاذبا غادرا خائنا واللہ یعلم انہ صادق بار راشد تابع للحق فلما توفی ابو بکر وانا ولی
رسول اللہ ص وولی ابی بکر فرأیتمانی خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار تابع للحق فولیتہا حتے
جئتنی انت وہذا وانتما جمیع امرکما واحد حاصل مضمون یہہ ہی کہ عمر نی کہا ہر گاہ کہ پیغمبر خدا ص نی وفات پائی
ابو بکر نی کہا کہ مین ولی رسول خدا ص کا ہون پس آئی تم دونو طلب کرتا ہی تو اے عباس میراث اپنی برادرزادہ کی اور طلب
کرتا ہی یہہ شخص یعنی جناب امیر المؤمنین میراث زوجہ اپنی کے باپ سی اوسکی پس ابو بکر نی کہا کہ آنحضرت ص نی
فرمایا کہ ہم میراث نہین چھوڑتی جو کچھ متروکہ ہمارا ہی وہ صدقہ ہی پس تم دونو اوسکو کاذب اور غادر اور خائن جانتے
ہو اور خدا جانتا ہی کہ وہ راست گو اور نیکوکار اور رشد اور تابع حق کا تہا پس جب وہ بہی مرگیا اور مین اوسکے
جگہ پر بیٹہا پس مجھکو بہی تم دونو نی کاذب اور غادر اور خائن معلوم کیا اور خدا جانتا ہی کہ مین صادق اور نکوکار
اور تابع حق کا ہون پس آیا تو میری پاس اور یہہ آیا اور حالانکہ تم دونو باہم اختلاف نہین رکہتی اور امر تم دونو کا ایک
ہی نہت ترجمہ پس حضرت فاروق کے بیان سے ثابت ہوا کہ جناب ولایت مآب شیخین کو کاذب و غادر و خائن
جانتی تھے اور تم اس سے اگر انکار کروگی تو تکذیب تمہاری فاروق اعظم کی لازم آویگی دہو کا تری اسکی سوا اور
حضرت جلیل المناقب کی خوشی دلیل تسلیم قول خلیفہ کی ہے پس ثابت ہوا کہ خیانت کی نسبت شیخین کی طرف

طرف قدیم سے ہی اور تمہاری علماء کہ بڑے داوی ہیں بطریق اولی اس نسبت کے سزاوار ہیں اور حقیقت امر یہہ ہے
کہ نسخ صحاح ستہ کے مختلف ہیں چنانچہ ابن اثیر نے جامع الاصول میں تصریح اسکی کی ہے لکھا ہے رأیت فی کتابہ
احادیث کثیرة لم اجدها فی الاصول التی قرأتها وسمعتها ونقلت منها وذلک لاختلاف النسخ
والطرق اور بھی جامع الاصول میں ہے سألت ابن عباس عن المتعة ای متعة الحج فرخص فیہا وکان ابن الزبیر
ینہی عنہا فقال هذه ام ابن الزبیر تحدث ان رسول الله صلعم رخص فیہا وفی روایة عن المتعة ولم یقل
عن متعة الحج وفی اخری لا ادری متعة الحج او متعة النساء اخرجه مسلم بس نظر اسکی کہ نسخہ صحاح کے بہت مختلف
ہیں اور اکثر احادیث ما نحن فیہ میں بھی اختلاف ہے اگر نسخ صحاح قدیمہ میں یہہ حدیث درباب متعة النساء کی ہو
تو مقام عجب نہیں ہے جیسا کہ فاضل روزبہان کا انکار کرنا اس کلام پر شاہد قوی ہے اور روایتیں بخاری کی بہت تحریفات
سے مملو ہیں جیسا کہ تفسیر آیہ نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم میں نافع سے ابن عمر سے منقول ہے
قال اتدری فیم انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا وکذا ثم مضی وعن عبد الصمد حدثنی
ایوب عن نافع عن ابن عمر فأتوا حرثکم انی شئتم قال یأتیہا فی اور حمیدی کہ جامع صحیحین ہے لکھا ہی قال
ابن الحجر وقع فی روایة الجمع بین الصحیحین یأتیہا فی الفرج وهو من عنده بحسب فہمه ثم وقفت
علی سلفه فیه وهو البرقانی فرأیت فی نسخة الصغانی زاد البرقانی فی الفرج ولیس مطابقا لما فی
نفس الروایة عن ابن عمر لما ساذکره وقد قال ابو بکر بن العربی فی سراج المریدین اورد البخاری
هذا الحدیث فی التفسیر فقال یأتیہا فی وترک بیاضا والمسئلة مشهورة صنف فیہا محمد
بن شجون جزءا وصنف فیہا محمد بن شعبان کتابا وبین ان حدیث ابن عمر فی اتیان المرءة فی دبرها
انتہی الغرض اختلافات اور نقص اور تحریفات آپکے کتابوں میں بہت ہی خصوصا نسخ صحاح کی نقائص اور خطایا
کی انتہا نہیں چند نسخہ میں یہہ حدیث درباب حلت متعہ کی نہو تو یہہ لازم نہیں آتا کہ کسی نسخہ میں نہو اور یہہ جو
ابھی فرمایا کہ صحیح ترمذی میں حدیث حرمت متعہ کی البتہ ابن عباس سے یوں موجود ہی کہ قال انما کانت المتعة الخ
تو یہہ آپکے چالاکی پیش رفت نجائیگی اسلئی کہ اس حدیث کو صحیح جاننا اور نسبت دینا طرف ابن عباس کے کئی وجہ سے
باطل ہے اول یہہ کہ روایت ترمذی کی تمیز حجت ہی ہمپر نہیں دوسری یہہ کہ ابھی ثابت ہو چکا ہی کہ تمتع بعد
ازواج ہی جیسا کہ صاحب کشاف نے تصریح اسکی کے ہی اور بھی بہت سی احادیث سے ثابت ہو چکا کہ متعہ

١٠٧

سے روایت ہے ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا ہذہ الامۃ ولولا نہی عمر عنہا ما زنی الا
شقی پس ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا اور نسبت دینا اس حدیث کا طرف ابن عباس
کی تصنعات اور وضعیات اہل سنت سے ہے تیسرے یہہ کہ کتاب جامع الاصول میں شعرہ بن سعید سے مروی
ہے کہ قام عروہ بن الزبیر ان اخاہ عبد اللہ قام بمکۃ فقال ان ناسا اعمی اللہ قلوبہم کما اعمی
ابصارہم یفتون بالمتعۃ یعرض برجل فناداہ فقال انک لجلف جاف فلعمری لقد کانت المتعۃ
تفعل علی عہد امام المتقین یرید رسول اللہ فقال لہ ابن الزبیر فجرب بنفسک فواللہ لئن
فعلتہا لارجمنک باحجارک انتہی حاصل مضمون اس عبارت کا یہہ ہے کہ کہا عروہ ابن الزبیر نے کہ عبد اللہ بہائی
اوسکا مکہ میں کھڑا ہوا اور کہا تحقیق کہ بعضے آدمی خداوند تعالی نے دلونکو اونکی مانند آنکہونکی کور کیا ہے فتوی دیتے ہیں
حلت متعہ کا اور مقصود اوسکا اس کلام سے تعریض تہا ایک شخص کے تہی پس اوس مرد نے آواز دیا اور کہا کہ تحقیق
تو کمینہ ہے قسم ہے جان اپنے کی کہ متعہ ہوتا تہا عہد میں امام متقین کہ وہ رسولخدا ہیں پس ابن الزبیر نے اوس
کہا کہ تو نے اپنی ذات سے تجربہ کیا قسم ہے خدا کی کہ اگر تو متعہ کریگا البتہ میں سنگسار کرونگا انتہی مخفی نہ رہے کہ قائل
خبیر پر پوشیدہ نہ رہے کہ جس مرد کی ساتھہ ابن الزبیر نے تعریض کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تہے کہ اسطرح
عمر میں بصارت سے معذور ہو گئے تہے اب اس حدیث سے صاف پیدا ہے کہ عہد رسولخدا میں متعہ کیا جاتا تہا اور
حضرت ابن عباس آخر عمر تک فتوی متعہ کا دیتے تہے پس بعض فضلاء اہل سنت جو یہہ کہا ہے کہ نقل عن ابن عباس
انہ رجع فی آخر عمرہ عن القول بالمتعۃ تو یہہ مختلقات کی قبیل سے داخل موضوعات میں ہے چوتھے یہہ کہ فاضل
روزبہان نے کتاب ابطال الباطل میں لکھا ہے مذہب الشافعی ان نکاح المتعۃ حرام لکن لا حد فیہ لانہ
ذہب الی ان کل جہۃ صححہا عالم سنی بدلیل قوی واباح الوطی بہا فلا حد وان اعتقد
التحریم وذلک کالوطی فی النکاح بلا ولی کمذہب ابی حنیفۃ وبلا شہود کمذہب مالک
وفی المتعۃ کمذہب ابن عباس یعنی مذہب شافعی کا یہہ ہے کہ نکاح متعہ حرام ہے مگر اوسپر حد نہیں لگتی کہ اوس
نزدیک جس جہت کو عالم سنی نے تصحیح کیا ہو ساتہہ دلیل قوی کے اور مباح کیا ہو وطی کو پس اوسپر حد نہیں
اگرچہ واطی اعتقاد کہتا ہو کہ یہہ وطی حرام ہے جیسا کہ وطی کرنا نکاح بے ولی میں مثل مذہب ابی حنیفہ
کی اور نکاح بے شہود میں مانند مذہب مالک کی اور وطی کرنا متعہ میں مثل مذہب ابن عباس کے

نکاح متعہ بھی عہد ساقط ہو گئیں مذہب ابن عباس کو نظیر کیوں قرار دیتا علاوہ ان سب کے کہتا ہوں کہ کون سا
امر اس آیہ میں حرمت پر دلالت کرتا ہی اگر یہہ کہیئے کہ الا علی ازواجہم سی معلوم ہوتا ہی تو مین کہونگا کہ لفظ
فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری سی کہ خود کہ اسکو غبی نی ترمذی سے بروایت ابن عباس نقل کیا ثابت ہوتا ہے
کہ متمتع بہا زوجہ مین داخل ہے پس معلوم ہوا کہ قبل نزول آیہ الا علی ازواجہم کی لفظ زوجہ کا اطلاق متمتع بہا پر کلام
عرب مین شایع تہا ایسی حالت مین متعہ کا نسخ الا علی ازواجہم سی کیونکر ہو سکتا ہی لاجرم موضوعیہ نسخ ثابت ہوئے
ثابت ہوئی ہذا ما حصل لی فی ہذا المقام بفضل العزیز العلام و سیاتی غیر ذلک ان شاء اللہ تعالی **قولہ** خوش
گفت است سعدی در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + **اقول** زقول باطل خود شرم کن آخر نمی بینی
کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا **قال الناصب الغوی اللئیم** اتنا بھی نہین جانتی کہ عبداللہ
ابن عمر بھی تو متعہ کے حرمت مین احادیث متعددہ مشہور ہین اور کتب معتمدہ مین مذکور ہی کہ منہا ما اخرجہ الامام احمد
فی مسندہ عن عبدالرحمن بن نعیم الاعرجی قال سأل رجل ابن عمر عن متعۃ النساء فغضب وقال واللہ ما
کنا علی عہد رسول اللہ صلعم زانین ولا مسافحین و منہا ما اخرج ابن ابی شیبہ عن نافع ان ابن
عمر سئل عن المتعۃ فقال حرام و منہا ما اخرج البیہقی عنہ انہ قال لا یحل لرجل ان ینکح امرأۃ الا
بنکاح الاسلام و یمہرہا و ترثہ پھر اباحت اوسکی اونسی کیونکر مروی ہو **اقول بفضل اللہ العلیم**
خر عیسی اگر بمکہ رود + چون بیاید ہنوز خر باشد + عجب طرح کی بات ہی کہ اپنی مونہہ میاں مٹھو اپنی کتابو نسے
احادیث وضعیہ بنا کی آپ سند لاتی ہین کہ یہہ خصم کی نزدیک سب دروغ ہین کیا روایات مختلفہ مین تناقض نہین
معمول بہ ہو سکتے ہین اگر ترمذی نے حضرت عمر کی حمایت کی لئے اونکی بیٹی سے اسطرحکی روایتین بہی
نقل کردین تو اس سے کیا ہوتا ہی اور یہہ بہی محتمل ہے کہ ایک وقت مین خلیفہ زادہ عنیان کلمہ انصاف زبان پر
لایا ہو بعد اوسکے جادہ انصاف سے باہر ہو گیا ہو علاوہ یہہ ہی کہ پہلی روایت جو آپنے ذکر کی ہے آپکے مدعی
کی موافق نہین اسلئے کہ حلت متعہ کی عہد جناب رسالتمآب مین کتاب سے ہے بسنت اور قول فاروق متعتان کانتا
علی عہد رسول اللہ ص سی ثابت ہی پس اطلاق زنا اور سفاح کا اوسکی اوپر حرام تہا ساتہہ اسکی اگر ابن الخلیفہ نی
خلاف اسکی کہا تو تشریع کی ایسے شرع کی کلام کا کیا اعتبار اسکی سوا اوس روایت اولی سی یہہ بہی مراد ہو سکتے
ہی کہ ہم سب زمان نبوی مین متعہ کیا کرتی تہی تو اگر جائز نہوتا تو زانی ہونا ہمارا لازم آتا اور ہم زانی نہ تہے
لا محالہ حلت متعہ ثابت ہی **قال الناصب الغوی اللئیم** یہ آپکے پہلے فرمائی ہین بلکہ بہت کہنہ کر

آبائی شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکھا ہی کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہی اور
والد بزرگوار جناب کے کتاب صوارم مین شیخین کیطرف نسبت کر کر یہ عبارت افادہ فرماتی ہین کہ ابن عمر ابن
عاص شخصیست کہ بخاری و مسلم ہر دو در صحیحین خود ازو روایت نمودہ اند کہ گفت سمعت رسول اللہ صلعم یقول
ان آل ابیطالب لیسو باولیآء حالانکہ کتب شافعی مین نہ معصیت کا نام ہی نہ ان دونو کتابون مین نام ابیطالب
کا مگر خدا آپکے تقصیر معاف کری **اقول بفضل اللہ العلیم** اگرچہ آپ کی آبائی روحانی اخلافی
مین بے نظیر ولاثانی تھے مگر آپ بھی اونسے اس فن مین کم نہین ہین بلکہ اپنے قدما کی قدم بقدم چلی جاتی
ہین کیون نہو اوت کا پوت اوت نسل شہو ہی دیکھیی یہان آپنے کیا خوب نئی بات اپنی دل سے پیدا کی
ہی اور کیا اچھا مضمون باندھا ہی اگر آپ کا شعر آپ کی ثنا مین یون پڑھا جائی تو زیبا ہی ؎ جھوٹھہ تو کیون
نہ کہی جھوٹھہ تیری ساتھہ رہا للہ الحمد کہ یہہ معرکہ پہر ہاتھہ رہا **قولہ** شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکھا ہے
کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہی انتہی **اقول** اس قول مین پہلی کذابی یہہ ہے
کہ علامہ حلی کا لقب شیخ قرار دیا مگر اسمین آپ مقلد ہین منتہی الکلام والی کے چنانچہ ابن حجر کی نعاط کی شرح مین
یہہ نکتہ حاشیہ منتہیہ مین بیشتر مذکور ہو چکا ہی دوسرے جھوٹھہ مین سچ یہہ ہی کہ آپنے بڑا کام کیا ہی کہ اپنے
اقدمین کی سر پر بہی تقدم کا قدم رکھا بیان اوسکا یہہ ہے کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ نے اصلا اس کتاب مین یا کہین
کسی کتاب مین نہین لکھا کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہی اور ایسی صاف و صریح یہہ افترا باندھ
کر اس تہمت سی اونکو متہم کر دیا واہ واہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند اصل منشاء اس دروغگوئی کا آپکے اسیقدر
ہی کہ کتاب مذکور مین جواز قصر نماز سفر مین معصیت کہ مذہب ابیحنیفہ کا ہی اسکی بیان مین سہو ناسخ سی نام
بدل گیا کہ شافعی کا نام ابی حنیفہ کی نام کی جگہہ مرقوم ہوا صاحب ابطال الباطل نے اوسپر ارتکاب کذب کا
اعتراض کیا تھا سید نور اللہ شوستری نی اوسکا جواب لکھا مگر صاحب شوکت عمریہ نی اوس جواب
معقول کو ناشنیدہ قرار دیکر اسی اعتراض کا یون اعادہ کیا و از آن جملہ است آنچہ علامہ حلی قصر صلوۃ را در سفر
معصیت در کتاب نہج الحق بطرف شافعی نسبت کردہ الی آخرہ آپ اوسی سمجھہ نسکی دوسری طرح سی افادہ کیا
کیا خوب فہم آپکا ہی کہ مقید اور مطلق مین فرق نکر سکے کہ کلام سفر معصیت مین تھا اوسکو سفر مطلق مین
سمجھکر قصر کو معصیت ٹھہرا دیا یعنی ہاوہ کو سجال ٹھہکر ترتیب کو بدل کے اپنا کام نکال لیا ایسی بے اولی سمجھہ کو
اہل فہم العوبۃ الصبیان اور ضحوکۃ الثکلان کہتی ہین اب ہمنی معلوم کیا کہ حق بجانب آپ کی ہی کہ شوکت عمریہ

بحریہ اور منتہی الکلام و تہلکہ مجتہدی سلطان العلماء سے بحث کرنیکا حوصلہ کیا ایسی سمجھ والے جو کچھ ارادہ کریں کر سکتے
ہیں ع تا مباحث فہم گشتم روزگارم تیرہ شد ٭ دل خوشی گو یا کہ از چیزے نفہمیدن بود ٭ باقی رہا جواب فاضل
روزبہان موصلی کے اعتراض کا سو احقاق الحق میں سید مرحوم خوب لکھہ گئے ہیں اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہہ کذب نہیں
بلکہ سہو ناسخ ہے کیونکہ اگر معاذ اللہ کذب ہوتا تو آگے چلکے اسی کتاب میں علامہ کیوں لکھتے ذہبت الامامیۃ الی
ان العاصی بسفرہ کالخارج لقطع الطریق او السعایۃ فی قتل المسلم او الطلب فجور و شبہہ لا یجوز لہ التقصیر فی الصلوۃ ولا فی الصوم
وقال ابوحنیفۃ و اصحابہ والثوری والاوزاعی لا فرق بین الطاعۃ والمعصیۃ اب اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ اس
بیضہ کے عبارت میں سبقت قلم و سہو ناسخ سے شافعی کا نام ابوحنیفہ کی نام کے جگہ لکھا گیا بلکہ کلام صاحب
ابطال الباطل سے اسی طرف مشیر ہے کہ اوسنے کہا قد ذہب بیان ہذہ المسئلۃ قد نسب الی الشافعی فیما مضے
ونسبناہ الی الکذب انتہی اور صاحبان فہم و دانش خوب جانتے ہیں کہ ہر فعل کے غایت و غرض ہوتی ہے اگر
علامہ علیہ الرحمہ خاص شافعی کے رد کی در پے ہوتے تو البتہ گنجایش اس مظنہ کی ہو سکتی تہی کہ دوسرے کا قول
شافعی پر باندہکر اوسکو ملزم کرینگے واسطے ارتکاب کذب کیا وحال آنکہ ظاہر ہے کہ علامہ کو جمیع اہلسنت کے
اقوال کا رد کرنا مطلوب ہے تو ایسی حالت میں اسکی نام کی جگہ اوسکا نام اور بالعکس لکہنے سے
بجز اسکی کہ سبقت قلم سے سہو ایسا ہو گیا ہرگز احتمال ارتکاب کذب کا
نہیں ہے علاوہ اسکی جب اونکی کتاب منتہی المطلب میں اور تذکرۃ الفقہا میں صاف و صریح اس حکم کو مذہب
ابوحنیفہ لکہا ہے تو کسی طرح بجز سہو ناسخ کی احتمال دوسرا نہیں ہو سکتا ہے ہکذا عبارتہ فی المنتہی و ابوحنیفہ یجوز للعاصی
فی سفرہ القصر انتہی ہاں یہہ البتہ علامہ علیہ الرحمۃ والغفران فی کتاب کشف الحق و نہج الصدق میں افادہ فرمایا ہے
کہ ذہبت الامامیۃ الی وجوب القصر فی سفر الطاعۃ وقال الشافعی ہو بالخیار بین القصر والاتمام
وقد خالف قولہ تعالی فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر او جب الاتمام اللہ للحق مصوم لا صلی
وکل من وجب القصر فی الصوم وجب فی الصلوۃ انتہی موضع الحاجۃ معلوم ہوتا ہے کہ شافعی کے عیب چہپانیکے
واسطے کہ اوسنے خلاف قرآن کی خیار بین القصر والاتمام کو کیا اور مرتکب گناہ کا ہوا آپنے یہہ چند کلمات بیہودہ
زبان سے ارشاد فرمائے ف پوشیدہ نرہے کہ قصر رباعیات کا سفر میں واجب ہے کتاب سے سنت سے اجماع سے
لیکن چونکہ صاحب عبادت میں بہت رغبت رکہتے تہے اسلئے خلاف خدا و رسول کی رکعات نماز کو سفر میں
بحال رکہا شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ میں لکہا ہے ان عثمان صلی فی ایام الحج فی منی اربع رکعات

111

فی الصحابة الذین معه ایضا صلوا اربعا کانت عائشة ایضا اتمت وجاء عن رسول الله انه اتم
فی السفر ایضا اور صحیح بخاری میں ابن عمر سے منقول ہے انه قال صلیت مع النبی ع بمنی رکعتین ومع ابی بکر
وعمر ومع عثمان فی صدر من خلافته ثم کان یتم اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عثمان کے پاس کوئی عذر اتمام
صلوٰۃ کا سفر میں نہ تھا مگر شارح دہلوی نے بپاس خاطر اپنی خلیفہ کی توجیہات سخیفہ و تاویلات ضعیفہ ذکر کیا ہے
اور بعد ان توجیہات کی خود اون سبکو رد کیا و هکذا عبارته قد اختلف فی وجه اتمام عثمان فقیل لانه کان
تاهل بمکة او لانه کان امیر المؤمنین فکل موضع له دار او لانه عزم علی الاقامة بمکة ورد هذه الوجوه
اما الاول فبان النبی ع کان یسافر بزوجاته وقصر والثانی بان النبی ع کان اولی بذلک والثالث
بان الاقامة بمکة علی المهاجرین حرام ولان هذه الوجوه لا تجری فی صلوٰۃ عائشة علی انه ظنون
لا دلیل علیها انتهی کلامه آفتاب اوج سروری جناب مفتی سید عباس شوستری جواہر عبقریہ فی رد تحفہ اثنا عشریہ
میں بایں عبارت افادہ فرماتی ہیں کہ پیروان اصحاب ثلثه را آفرین که این وجوه ثلثه اگرچه بدولت و اقبال عثمانی هم
خالی از لطف نیست اما وجه دوم بسیار لطیف واقع شده و از آن کمال محبت و اعتقاد گوینده اش نسبت بخلیفهٔ ثالث
چه این قایل حضرت عثمان را بسبب اینکه امیر مؤمنان بود مالک تمام روی زمین و جمیع قطار ارضین گردانیده است و هر
شهر و منزل را منزل و شهر وی ساخته و بزعم این سنی سرور امم و رسول اکرم و علت غائیه ایجاد عالم این مرتبه رفیعه را نیافته
تا بشیخین جلیلین چه رسد و سببش ظاهر این است که امارت بحسب لغت و عرف دولت و مال را میخواهد و جاه و
جلال و اقبالیکه اعلی حضرت کیوان منزلت جناب خلیفه ثالث داشتند نه بدست پیغمبر اطهر آمده و نه نصیب کسی از اصحاب
کبار شده بود پس در حقیقت امیر المؤمنین ایشانند نه دیگری انتهی کلامه الشریف پس اگر شافعی نے شاید بپاس خاطر
خلیفه ثالث کی قصر کو معصیت جانا ہو تو مضایقه نہوگا اب میں کہتا ہوں که اپنی خبر لیجیے کتابوں کو اہل سنت کی
ملاحظه کیجیے که احادیث موضوعه بہت سے موجود ہیں جیسا که ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغه میں اعتراف اسکا
کیا ہے اور کہا وضعت البکریة لصاحبها احادیث نحو لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر
فانهم وضعوه فی مقابلة حدیث الاخاء ونحو سد الابواب فانه کان لعلی ع فقلبته البکریة الی
ابی بکر ونحو ائتونی بدواة وبیاض اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه اثنان فانهم وضعوه فی مقابلة
الحدیث المروی عنه فی مرضه ائتونی بدواة وبیاض اکتب لکم کتابا ما تضلون بعده ابدا فاختلفوا عنده
وقال قوم منهم لقد غلبه الوجع حسبنا کتاب الله ونحو حدیث انا راض عنک فهل انت راض عنی

یعنی وضع کیا ہی فرقہ بکریہ نی واسطی صاحب اپنی کی بہت سی احادیث مثل حدیث لوکنت متخذا الخ کی کہ اس فرقہ نی
وضع کیا ہی مقابلہ حدیث مواخات کی یعنی برادر کرنا حضرت رسولخدا کا حضرت علی علیہ السلام کی تئین اور مانند سدالابواب
کی کہ یہہ مخصوص واسطی حضرت علی علیہ السلام کی تہا اور بکریہ نی واسطی ابوبکر کی وضع کیا ہی اور مانند ائتونی بدواۃ
وبیاض اکتب لابی بکر کتابا الخ کی کہ وضع کیا ہی اونہون نی مقابلہ اوس حدیث کی کہ مروی انحضرت سی ہی کہ اپنی مرض
مین فرماتی تہی لاؤ دوات وبیاض تا نامہ لکہوئین واسطی تمہاری کہ گمراہ نہو بعد اوسکی اور مانند حدیث انا راض عنک
الحدیث انتہت ترجمتہ اسی طرحسی بہت سی حدیثین اہل سنت وجماعت نی فضیلت اصحاب ثلثہ مین ذکر کی ہین اور اپنی
محل مین مذکور ہین اب علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم پر یہہ طعن کرنا کہ خلاف واقع کی مسائل مین غلطی کرتی ہین
سراسر بیجا ہی اور اسکی تمہاری مرشد ہین کہ احادیث کو فضایل اصحاب ثلثہ مین وضع کر کی ذکر کرتی ہین اور یہہ جو آپنی
فرمایا کہ ان دونو کتابو نمین نام ابیطالب کا نشان نہین پس یہہ فرمانا آپ کا واسطی چہپانی رسوائی بخاری ومسلم کی
ہی کیونکہ یہہ دونو راویان کفرہ فجرہ سی روایت کیا کرتی ہین حیرت ہی کہ آپ ان دونو کتابونکو ملاحظہ نہین فرماسکتی
نشان ان دونو کتابو نمین نام ابیطالب کا ہی مگر چونکہ علماء محدثین اہلسنت حذف اور اسقاط اور تحریفات احادیث
مین کیا کرتی ہین اسی جہت سی روایت موضوعہ مین ان آل ابیطالب لیسوا باولیاء کی کہ راوی اسکا عمرو بن عاص
ہی لفظ ابیطالب کو حذف کیا ہی اور بعض شراح نی ابی البیاض اور بعض نی ابی العاص اور بعض مصنفین نی ابیطالب
ذکر کیا ہی پس حکم کرنا آپ کا کہ نام ابیطالب کا اوسمین نہین ہی غیر مسلم ہی ابن ابی الحدید نی کہا ہی اما عمرو بن العاص
فروی عنہ الحدیث الذی اخرجہ البخاری والمسلم فی صحیحیہما مسندا متصلا بعمرو بن العاص قال سمعت
رسول اللہ یقول ان آل ابیطالب لیسوا باولیاء انما ولی اللہ وصالح المؤمنین انتہی کلامہ اسی طرحسی
ابن حجر نی بہی اس روایت کو ذکر کیا ہی حیث قال قال ابوبکر بن العربی فی سراج المریدین کان فی اصل
حدیث عمرو بن العاص ان آل ابیطالب فغیر الی فلان انتہی اور مخفی نرہی کہ عمرو بن العاص عداوت جناب امیر المؤمنین
علی علیہ السلام سی بہت رکہتا تہا اسلئی یہہ روایت اوسنی وضع کی اگر آپ سند اسکی چاہتی ہون کہ
بخاری اور مسلم راویان ملاحدہ سی روایت کیا کرتی ہین اور بنای اعتقاد اور اعمال اپنی کو اوسی پر چہوڑتی ہین
تو بگوش ہوش سنئی کہ ابن ابی الحدید نی ذیل خطبہ حضرت علیؑ کی کہا ہی فنظرت فاذا لیس لی معین حاصل اوسکا
یہہ ہی کہ شیخ ہماری ابوالقاسم بلخی نی فرمایا کہ عمرو بن العاص ہمیشہ ملحد رہا اور ہرگز الحاد اور زندقہ مین تردد نہین

۱۱۳

کری اور اپنی اعتقاد کو اوس پر چھوڑی اور یہی بخاری عمران بن حطان سی روایت کیا کرتا ہی حالانکہ وہ رئیس خوارج
کا تھا ابن ملجم لعین کی مدح کیا کرتا تھا چنانچہ صاحب عینی شارح صحیح بخاری فی الحقیقت ہے اور اوسکی ترجمہ کے باب مین
لکھاہی کہ عمران بن حطان کان رئیس الخوارج وشاعرهم وهو الذی مدح ابن ملجم قاتل علی بن ابیطالب
بالابیات المشهورة اور مطابق حدیث خیر الانام الخوارج کلاب النار بخاری کو کیا ضرورت دامن گیر ہوئی کہ اس خارجی
بی باک اور سگ نار کی سی روایت کری اور اوراق کتاب کو ایسی لعین خبیث کی روایت سی آلایش دی البتہ شارح
عینی نے انصاف کیا حیث قال فے الفصل المذکور لیس للبخاری حجة فی تخریج احادیثه ومسلم لم یخرج
حدیثه ومن کان له صدق فی اللهجة فقد افحش فی الکذب فی مدح ابن ملجم اللعین والمتدین کیف یفرح
بقتل مثل علی بن ابیطالب حتی یمدح قاتله اور بخاری نی معاویہ علیہ ما علیہ سی یہ روایت کیا ہی حال آنکہ جناب
اعمال معاویہ کی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے ربیع الابرار میں ہی فلیت عن معاویہ انه صعد علی المنبر فقال یا ایها الناس
ان الله خلق ابداننا وخلق فیها ارواحا فما تملک الناس ان یخرج منهم فقام صعصعة من صوحان فقال
اما بعد فان خروج الارواح فی المتوضات سنة وعلی المنبر بدعة انتهی مختصر مضمون یہہ ہی ایک روز منبر پر
بر وقعہ گوز عظیم معاویہ سی سرزد ہوا نہایت بیحیائی سے شرم نکیا عذر بدتر از گناہ یہہ لایا کہ ایہا الناس حق سبحانہ تعالی
نی ارواح کی تیئن بدنوں میں پیدا کیا ہی پس قدرت ضبط کی نہیں رکھتی ہیں پس صعصعہ نی اوٹھکر کہا کہ خروج ریح کا
بیت الخلا میں طریق جاری ہے اور منبر پر بدعت ہی دوسرا طرفہ یہہ ہی کہ حافظ شمس الدین ذہبی کتاب مغنی میں روایت کی
ہی فی الضعفاء والمجاهیل واصحاب اللین هکذا جعفر بن محمد بن علی بن الحسین الهاشمی ابو عبد الله
ثقة لم یخرج له البخاری یعنی بخاری و حضرت سی روایت نہیں کرتا اور ذہبی نی کتاب میزان میں بجناب
جعفر بن محمد بن علی بن الحسین الهاشمی کی لکھا ہی ابو عبد الله احد الائمة الاعلام بر صادق کبیر الشان لم یحتج
به البخاری ای مسلمانان صاحب انصاف روح پاک رسول مختار کی انصاف فرمائین کہ بخاری امام بحق جناب
جعفر صادق علیہ السلام سی احتجاج نکیا اور عمران بن حطان مداح قاتل امام الانس والجان سی روایت کی آباء و
زعم میں امام ابن امام ابن امام ابن امام ابن امام کذاب نہی معاذ الله اور قاتل امیر المؤمنین صادق اللهجہ تھا ان جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام کو اصحاب ثلثہ کا محب جانا اور عمران بن حطان کو دشمن حضرت امیر المؤمنین اور دو
ہر سہ خلفاء راشدین کا پایا تو اوس سے کیونکر روایت نکرتا اور اونسے نقل کرنے میں کسطرح مطمئن رہتا مگر
[illegible] بنگی اور کتاب [illegible] مفسر مشہور سی اسطرح سی ہے کہ بخاری فی صحیح بخاری

مین ایک ہزار دو سو خوارج سی روایت کیا ہی بالجملہ یہہ قصہ روات کا بہت ہی دور دراز ہی محتاج تفصیل کا نہی
فضول مطولات ہی اور ظاہر ہی کہ آپ سی عیب پوشی بخاری کی نہو سکیگی مگر آپکے علما آنا ہیہ پر جو اتہام باندہا اسکی
سزا ایسی غافل نہ رہی خدا اسکی سزا آپ کو دیگا اور ہرگز آپکی گناہ نہ بخشیگا ٭ خیر لطف رغبتی عدی بن حاتم
وز الکلاب للعادیات وقد فعل ٭ قال الناصب الغوی اللئیم رہی یہہ بات کہ یہہ حدیث متعۃ الحج کی
مین ہی لیکن عبد اللہ نی کیون اپنی باپ کی حق مین یہہ بی اعتنائی کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شامی عامی تہا تفصیل
متع کی نہ جانتا تہا سمجہا کہ مطلق تمتع حرام ہی اور محرم اوسکی حضرت عمر ہین اسواسطی جب عبد اللہ نی کہا ہے اوسکی
جواب مین مطلقاً فرمایا کہ یہہ حلال ہے اوسنی بطریق اعتراض کی کہا کہ ان اباک قد نہی عنہا تب عبد اللہ نی اوسکی
ملامت کرنیکو کہا کہ ارایت ان کان ابی نہی عنہا وصنعہا رسول اللہ ص امر ابی اتبع ام امر رسول اللہ ص تب کہا
اوسنی بل امر رسول اللہ پس کہا عبد اللہ نی لقد صنعہا رسول اللہ ص گویا اوسکو الزام دیا کہ جس تمتع کو رسول اللہ
نی کیا تہے وہ تو اب تک جاری ہے میری باپ نے کیونکر حرام کیا پس معلوم ہوا کہ یہہ ارشاد عبد اللہ کا اوسکی الزام
کو تہا کچہہ بے اعتنائی کی طور پر نہ تہا اب جیسی متعۃ النسا کی تحریم کی طعن سی حضرت عمر بری الذمہ تہی ویسی ہی متعۃ الحج
کی طعن سے بری الذمہ ہین ٭ حق پر کیونکر نہون یہان حق بہی بری ساتہ رہا ٭ للہ الحمد کہ یہہ معرکہ بہی ہاتہ رہا

115

اقول بفضل اللہ العلیم رہی ثابت ہو چکا کتب احادیث سنیہ مین روایت حلت متعہ کی عبد اللہ بن
عمر سے منقول ہے پس بیہودہ سرائی آپکی بیجا ہی بڑی حیرت کی بات ہی کہ اوس خلف رشید نے یہہ دہوکہی بار
اس مقام پر کی خلیفہ زادہ سفیان کو لازم تہا کہ تفصیل اسکی اوس شامی کو بتلا دیتی نہ یہہ کہ دونو متعونکو
متعۃ الحج کی خلط کر کی اوسکو دہوکہا دیتی اور آپ کو لازم ہی کہ دلیل اثبات اس امر کی لائی کہ وہ سائل شامی
عامی تہا تفصیل تمتع کی نہ جانتا تہا اور نہین تو آپکی خامی ہے کہ اوس شامی کو عامی قرار دیتی ہین اور حقیقت
تو یہہ ہی کہ آپ اپنی کتابونکو ملاحظہ نہین فرما سکتی بسبب قصور عدم ملاحظہ کتب معتمدہ اہل سنت کی دہوکہ کہا
گئی ہین فاضل رشید نے شوکہ عمریہ مین کہ جواب بارقہ ضیغمیہ ہے اسطرحسی لکہا ہی کہ این اختلاف ابن عمر با حضرت
عمر از قبیل اختلاف مجتہدین فیما بینہم در مسایل اجتہادیہ است انتہی پس اس بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ درمیان
بیٹی اور باپ کی اختلاف تہا پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوس مرد شامی کو ابن عمر نی الزام دیا ہو اور صاحب خربت
حیدریہ نی صاحب شوکہ عمریہ کو اسطرحسی مجحوج کیا ہی اما ارباب انصاف بمقابلہ پیغمبر خدا ص اجتہاد را مطلقاً روا
نمیدارند ملا آنکہ ... یہہ مقام تفصیل کو چاہتا ہی اور یہہ مختصر لائق اسکی نہین

کہ اس مقال کے تفصیل ہو اسلئی محول ہے کہ کتاب احقاق الحق اور عماد الاسلام وغیرہ مین دیکھہ لیجئی پس خلیفہ ثانی نے متعۃ النسا

اور متعۃ الحج کی تحریم سی قیامت تک بری الذمہ نہونگی ع کہ رنگی نشستن نگردد سفید **قال مولانا المجتہد الحبری**

بالتکریم اور صحیح مسلم وغیرہ مین لکھاہی کہ جابر بن عبداللہ نی فرمایا کہ ہم متعہ کرتی تھی مدت تک عہد پیغمبر خدا مین اور

عہد ابو بکر مین بعوض ایک مشت خرمی کے یا آٹی کے تاوقتیکہ منع کیا اوسکے عمر نی بیچ مقدمہ عمرو بن حریث کی پس

روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب ہوتین متعہ کرنا زمانہ آنحضرت مین تہا اور تمام عہد ابو بکر اور اوائل عہد عمر مین تک

منع کرنیکی جاری تہا پس صاحب انصاف کو یہ سعید کافی ہے اور بحث وجدل کا کچھ ٹھکانا نہین فقط وہو العالم انتہی

کلامہ الشریف **قال الناصب الغوی اللئیم** جابر بن عبداللہ نی جواز متعہ کی روایت کی فتوی جواز کا نہین

دیا خود ملازمان والا بارہا صحیفہ مین باین عبارت افادہ فرما چکی ہین کہ روایت کردن چیزی مستلزم فتوای

راوی بمضمون آن نیست انتہی کلامہ السخیف **اقول بفضل اللہ العلیم** اس مقام پر مضامین آپ کی عبارت

کی بالکل پوچ اور واہی ہین اسواسطیکہ جب جابر نی کہا کہ ہم متعہ کرتے تھی رسول خدا کی وقت مین اور

ابی بکر کی وقت مین یہانتک کہ عمر نی اوسی منع کیا تو مقصود ہمارا کہ اثبات حلت اس عمل کے اوس زمانہ مین

تہی پس اس بزرگ کی خبر سی ثابت ہوا اس مقام مین اونکی فتوی کی ضرورت نہین خبر و حکایت اونکی باعتبار

صدق لہجہ و ایمان و عدالت کی کافی ہے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب شرح مشکوۃ کی کتاب الصید

والذبایح مین لکھاہی مذہب اصح آنست کہ اگر صحابی گوید کہ ما میکردیم چنین در زمان شریف آنحضرت ما این را حکم

رفع است زیرا کہ ظاہر اطلاع آنحضرت و تقریر اوست بر آن انتہی پس معلوم ہوا کہ یہہ متعۃ النساء تمام عہد ابو بکر

اور عہد خلیفہ ثانی مین ماجرای عمرو بن حریث تک جائز تہا محرم اسکی حضرت عمر ہین اور جناب سلطان العلماء نے

جو حدیث جابر بن عبداللہ کی زیب رقم فرمائی ہی تو وہ فقط ثبوت اس امر کی لئی ہے کہ متعۃ النساء عہد پیغمبر

اور عہد خلیفہ اول اور عہد خلیفہ ثانی مین ماجرای عمرو بن حریث تک جائز تہا بعد اسکی عمر نی منع کیا انہی عنہا اخ

انیکون ذلک زرعًا ای فسادا پس اسی رو سے خلیفہ ثانی نے متعۃ النساء سی ممانعت کی سو الحمد للہ کہ ثبوت دعوی

کا بخوبی ہو گیا حقیقت حال یہہ ہی کہ عینی شارح صحیح بخاری نی باب غزوہ خیبر مین ابو سعید خدری اور جابر سے

روایت کی ہے کہ انا تمتعنا الی نصف من خلافۃ عمر حتی نہی عمر الناس فی شان عمرو بن الحریث [illegible]

سی انصاف طلب ہی کہ ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ انصاری تو اصحاب جلیل سے تہی اور بقول عبد الحق

دہلوی اون دونو صحابیونکو حلت متعہ سی اطلاع تہی اور رواج اوسکا زمانہ شیخین مین ثابت ہوا اور حرام

١٠٦

حرام کرنا خلیفہ ثانی کا بھی بروایت انہیں اصحابوں کی معلوم ہوا اور بمقتضای کلهم عدول اجماع اونکی عدالت پر ہوا العیاذ
باللہ اونکو فاسق اور مرتکب زنا نہیں کہہ سکتی ہیں ظاہر ہوا کہ خلیفہ ثانی نے خود حرمت متعہ کو اختراع کیا اور رسول خدا
کی وقت میں اسکا رواج بخوبی تہا والحاصل کہ فی ہذا المقام تفصیل لعزیز العلام فالبصیر والجبین الانصاف و خلیو
من الاعتساف قال الناصب الغوی فی اللئیم سیحی ہی یہہ کیونکر کہہ سکتا ہی حال آنکہ روایات تجسیم و
تشبیہ وغیرہما کہ خلاف ضروریات دینیہ ہیں کتب شیعہ میں حد سی زیادہ موجود ہیں چنانچہ کلینی نے ابی عمارہ سے
روایت کی کہ اونسنی کہا سمعت امیر المؤمنین یقول انا ید اللہ وجنب اللہ اور اوسی کتاب میں اسود بن
سعید نی ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی کہ نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ نحن عین اللہ وعلی ہذا القیاس و پس
معلوم ہوا کہ روایت کی مستلزم فتوی کو نہیں ہوتی ہے جو کار بفضولی من برآید مراد روی سخن گفتن ناید
انتہی کلامہ اقول بفضل اللہ العلیم یہہ بیہودہ گوئی اور افترا پردازی انکی فریب عوام کی واسطے
ہی اسلئی کہ ان روایات سی تجسیم ثابت نہیں ہوتا ید اللہ فوق ایدیہم تو آیہ قرانی ہے اور حضرت امیر کو نفس اللہ
ید اللہ اور اسد اللہ مشہور ہی کہ علماء فریقین اسکا انکار نہیں کرسکتی معلوم ہوتا ہی کہ مجاز اور حقیقت میں آپ کو
تمیز حقیقت میں نہیں ہوا جیسا کہ کہتی ہیں کہ قران مجید خدا کی زبان ہے تو کیا حقیقت میں اللہ کی زبان ہے
بلکہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ اوس خدا نے اپنی قدرت کاملہ سی قران مجید کو پیغمبر کی پاس پہنچا حقیقت حال یہہ ہے
کہ چونکہ کینہ دیرینہ خاندان رسالت سی وراثۃ عن الغادرین الخائنین آپکی دلمین ہے آپ چاہتی ہیں کہ فضائل
اور مناقب ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا کی بالکل مخالف اور فضائل سی محو ومنسی ہوجائیں لیکن واللہ متم
نورہ ولو کرہ المشرکون ہاں آپکے مذہب کی کتابوں میں البتہ روایات تجسیم کی بتصریح موجود ہیں جیسا کہ
غنیۃ الطالبین میں لکہا ہی کہ اہل سنت اعتقاد کرتے ہیں کہ حق تعالی نے اپنی پیغمبر کو کہ برگزیدہ ہیں سب
پیغمبروں سی ساتہہ لیکر اپنی عرش پر روز قیامت میں بیٹہیگا لما روی عن عبد اللہ بن عمر عن النبی انہ
قولہ عز وجل عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال یجلسہ معہ علی السریر اور حجاج نی لکہا ہی اس
حدیث میں اذا کان یوم القیمۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی وہو نی بینکم فیقعد بین یدی
علی الکرسی اسی طرح سی صدہا روایتیں تجسیم اور تشبیہ کی کتب معتمدہ اہل سنت میں مذکور ہیں انشاء اللہ تعالی
[illegible]

۱۱۷

لطیفہ اور اسمقام پر ایک لطیفہ واقعیہ ہی کہ اوسکو ذکر کرتا ہون یقین ہے کہ اپنی دلمین علماء اہلسنت بہت
خفیف ہونگی اور وہ یہہ ہی کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ ارشاد مین ارشاد فرماتی ہین کہ بعض علماء یہود نزدیک ابی بکر
کی آئی اور کہا کہ تو ہی خلیفہ اس امت کا ہی ابوبکر نی فرمایا کہ ہلی پس اوس یہودی نے کہا کہ توریت مین پاتا ہون کہ خلفاء
انبیاء اعلم امت کے ہوتی ہین پس خبر دی تو ہمکو کہ خدا آسمان پر ہے یا زمین مین ابوبکر نے سادہ لوحی سے ارشاد فرمایا
کہ خدا آسمان پر ہی یہودی نے کہا کہ اس وقت مین زمین اوس سے خالی ہے اور اس قول پر لازم آتا ہے
کہ خدا ایک مکان مین ہو دوسری مکان مین نہو پس ابوبکر نی کہا کہ یہہ کلام زندیقون کا ہی اور دور ہو جاؤ نہین تو
مین سزا دونگا پس یہودی متعجب ہوئی اور اپنی دلمین کہا کہ یہہ خلیفہ پیغمبر کہلاتے ہین آخر تمسخر کرتے ہنستی ہوئے
پہری اثنای راہ مین حلال مشکلات جناب لاثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام سی ملاقات ہوئی حضرت نی ارشاد فرمایا
کہ تیری سوال کو مینی معلوم کیا اور جواب ثانیہ کو بہی جانا اور مین کہتا ہون بدرستیکہ خدای عزوجل خالق مکان
ہی برتر ہی اس سے کہ احاطہ کری اوسکو کوئی مکان اور وہ ہر مکان مین ہے نہ اسطرحسی کہ مماس اور مجاور اوسکا ہو بلکہ
اسطرحسی کہ علم اوسکا محیط سب مکانونکا ہی اور کوئی مکان اوسکی تدبیر سی خالی نہین اور مین خبر دیتا ہون اوس
خبر سے کہ کتابون مین تمہاری مذکور ہے پس اگر پہچانونگی تو ایمان لاؤگی یا نہین یہودی نی کہا کہ ایمان لاؤنگا
فرمایا آپنے کہ بعض کتابون مین تمہاری مذکور ہی کہ موسی بن عمران علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ایک روز بیٹھی تھے
کہ ناگاہ ایک فرشتہ مشرق سی آیا پس حضرت موسیٰ نی پوچھا کہ کہانسی آتا ہی اوس فرشتہ نی کہا کہ خدای
عزوجل کے نزدیک سے آتا ہون بعد اوسکی دوسرا فرشتہ جانب مغرب سی نمود ہوا پس پوچھا حضرت موسی علیہ السلام
نی کہ کہانسی آتا ہی اوسنی کہا کہ خدای بزرگ کی پاس سے آتا ہون بعد اوسکی ایک فرشتہ اور ظاہر ہوا اور
کہا کہ آتا ہون آسمان ہفتم سی خدای بزرگ کی یہانسے بعد اوسکی پہر ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ آتا ہون طبقہ
ہفتم زمین سی خدای عزوجل کے پاس سے پس حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا کہ تسبیح کرتا ہون اوس خدا کے
کہ اوس سے کوئی مکان خالی نہین پس یہودی نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی ہے حق اور تو سزاوار
خلافت ہی انتہیٰ ترجمہ کلامہ الشریف اس بیانسی یہہ امر واضح ہوا کہ مقولات تجسیم اور تشبیہ کی جو کتب اہلسنت
مین ہین ماخوذ کلام خلیفہ اول سے ہین **قال الناصب الغوی اللئیم** اور جابر یا بعض اصحاب دیگر کہ عہد پیغمبر
خدا صلعم اور عہد ابوبکر مین متعہ کرتے تہی حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا مدت معلوم تک بعد حرام ہونے

اطلاع نہتی جیسی عباس کو اول اطلاع نہتی جب حضرت امیرؑ نی فرمایا کہ انک رجل تائہ ان رسول اللہ نہی عن المتعة
تب اپنی رجعت فرمائی چنانچہ شرح مقاصد مین جابر سی روایت کی ہے کہ ما خرج ابن عباس من الدنیا حتی رجع
عن قولہ فی الصرف والمتعة اور صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نی لکہا کہ وہ عند الموت فرماتی تہے اللہم انی اتوب
الیک من قولی بالمتعة وقولی فی الصرف اور علاوہ برین خود مسلم مین سبرہ جہنی سی روایت ہی انہ غزی مع
النبی یوم فتح مکة قال فاقمنا بہا خمسة عشر یوما فاذن لنا رسول اللہ فی متعة النساء ولم یخرج
حتی نہانا عنہا اور قسطلانی مین بروایت بیہقی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی موجود ہی کہ انہ سئل عن
المتعة فقال ہی الزنا بعینہ اور حدیث تہذیب اور استبصار کی جو گذر چکی شاہد عادل ہے غرض معلوم ہوا کہ
یہہ حدیث جابر کی پیش از وقت تاکید حرمت متعہ ہی پس ارشاد جناب کا کہ اس روایت سی معلوم ہوتا ہی الی آخرہ
محض بے ٹہکانی کی بات ہی ؎ پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی + بی اصل بات اشتر کرین کا حرف ہے

اقول بفضل اللہ العلیم ماشاء اللہ خوب احادیث کو سمجہتی ہین ناہی ثابت کر چکا ہون کہ جتنی آیات آپنی
استدلال کی لئی اسمقام پر ذکر کی ہین وہ سب آپکے مدعا کی موافق نہین بلکہ آیہ محکمہ فما استمتعتم اور روایت
جو کہ مستقصے امام غزالی مین مذکور ہے اور سوا اسکی جتنی حدیثین کہ ذکر کر چکا ہون اونسے ثابت ہوتا ہے
کہ متعہ حلال ہے اور تشریع اوسکی اور حرمت کہ حضرت عمر نی کی اور یہہ کہنا تمہارا کہ اصحاب مین جو متعہ رائج تہا حقیقت
اوسکی یہہ ہی کہ یہہ خلل اون کی عادت معلوم تک بعد حرام ہوئی متعہ کی تہا لیکن بسبب عدم شہرت حرمت کی
اطلاع نہتی جیسی عباس کو الخ سراسر بیجا اور کلام جہلا سی ہے اسلئی کہ حضرت امیرؑ کی فرمانی سی انکار جب
فرمانا خلاف عقل ہے اسلئی کہ مسلم سی ثابت ہوتا ہی کہ خلافت عبد اللہ بن زبیر تک حضرت ابن عباس فتوی جواز
کا دیتی رہے اور اوس وقت مین بصر سی مکفوف ہو گئی تہے پس عقل عاقل ہرگز قبول نہین کر سکتی کہ باوجود اسکے
کہ جناب ابن عباس شاگرد اون حضرت سی تہے اور اختصاص اونحضرت بہت تہا بسبب نہی جناب ولایت مآب
کی رجوع نہ کرین اور زمانہ خلافت عبد اللہ بن زبیر تک اصرار فرمائین پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل سنت نی حدیث
رجوع ابن عباس کو وضع کیا ہی کیف لا حال انکہ صاحب فتح القدیر لکہتا ہی ولا تردد فی ان ابن عباس ہو القائل
المعرض بہ وکان رضی کف بصرہ فلذا قال ابن الزبیر کما اعمی ابصارہم وہذا انما کان فی حال خلافة
عبد اللہ بن الزبیر وذلک بعد وفات علی المرتضی کرم اللہ وجہہ فقد ثبت انہ استمر القول علی جواز

119

ارشاد فرمانی این بعد از آن احتمال رجوع بعد از ماجرای ابن الزبیر نقل نموده و بعقل هیچ عاقلی در نمی‌آید که با وصف

کمال اختصاص و تلمذ او بخدمت آنحضرت ع از نهی آنجناب رجوع از قول متعه نکند و تا زمان ابن زبیر بر آن اصرار ورزد

و بعض خود راجع و تائب از آن شود ان هذا لشیء یحیله العقول انتهی کلامه الشریف علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ یہ قول

باطل آپکے زمانہ میں پیغمبر کے زمانہ نصف خلافت عمر تک متعہ ہوتا ہو اور کم سے کم دس گیارہ برس میں تو ہوئی ہوگی تو

دراز تک مطلع ہونا اصحاب کا متعذر ہی ہاں یہہ البتہ ہو سکتا ہے کہ بعد خلیفہ ثانی کے کوئی صحابی ہو کہ اطلاع رہی

مگر قول فخر الدین رازی کا تفسیر کبیر میں ثم قال رجل برأیه ما شاء خلیفہ جی کے اطلاع کو وہ بہم کر رہا ہی اور بہی اگر

پیغمبر خدا نے متعہ کو حرام فرمایا ہوتا اور اصحاب کو اسی مدت دراز تک اطلاع نہوتی تو ارشاد فیض بنیاد جناب امیر ع

ولا نہی ابن الخطاب عنها ما زنی الا شقی یعنی اگر عمر متعہ کو منع نکرتا تو زنا نکرتا مگر شقی اور یہ بحث کہ تفسیر درمنثور

اور تفسیر ثعلبی وغیرہ میں موجود ہی بلا معنی اور مہمل ہوجاتا اور رجوع حضرت ابن عباس کا جواب فی سعید بن جبیر و

اپنی کتاب سے نکالکے استدلال لائی ہیں باطل اور چند وجوہ سے نکی دلیلیں اصحاب کی کہ حضرت ابن عباس

متعہ کو حرام جانتی تھے اور رجوع و توبہ نہیں فرمایا سابق میں ذکر کر چکا ہوں عاقل منصف کے لئے وہی کافی ہیں مگر

بنا و کل جدید لذیذ دو ایک دلائل یہاں سے ذکر کرتا ہوں **اول** یہہ کہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں تفسیر آیہ

فما استمتعتم میں دو قول نقل کئے ہیں بعد قول اول کے اسطرح لکہا ہی القول الثانی ان المراد بهذه الآیة

حکم المتعة وهو عبارة عن ان یستأجر الرجل المرأة بمال معلوم الی اجل معین فیجامعها واتفقوا علی انها

کانت مباحة فی ابتداء الاسلام روی ان النبی لما قدم فی عمرته تزین نساء اهل مکة فشکا اصحاب الرسول

طول العزوبة فقال استمتعوا من هذه النساء واختلفوا فی انها نسخت ام لا فذهب السواد الاعظم

من الامة الی انها صارت منسوخة وقال السواد منهم انها بقیت مباحة کما کانت وهذا القول

مروی عن ابن عباس وعمران بن الحصین انتهی اور سابق میں جو حدیث ابن عباس کے اسطرح جو مذکور ہو چکے

ما کانت المتعة الا رحمة رحم الله بها هذه الامة ولولا نهی عمر عنها ما زنی الا شقی اور عمران بن حصین کے

روایت جو ذکر کی گئی ہے کہ لم ینه عنها حتی مات تو یہہ موید قول فخر رازی ہے اور حاصل مضمون عبارت فخر رازی

کا کہ قول دوسرا یہہ ہے کہ مراد اس آیہ سے حکم متعہ ہے اور متعہ عبارت ہی اسسے کہ اجارہ میں لے مرد عورت کو ساتھ مال

اسکے مدت معین تک پس جماع کرے ساتھ اس عورت کے اور اتفاق تمام امت کا اس امر پر ہے کہ متعہ مباح تھا

۱۲۰

مکہ معظمہ مین تشریف لائی واسطی عمرہ کی تو زنان مکہ نی آرایش و زینت کی پس اصحاب رسولخدا نی طول عزوبہ مین
شکایت کی تب حضرت نی فرمایا کہ متعہ کرو تم ان عورتون سی اور اختلاف کیا لوگون نی کہ یہہ متعہ منسوخ ہوا یا نہین
پس سبب سواد اعظم کا امت سی کہا یہہ کہ منسوخ ہوا اور کہا ہی شواذ ان نے کہ اباحت اوسکی باقی ہے اور یہہ اباحت
ابن عباس اور عمران بن حصین سے مروی ہے انتہت ترجمہ عاقل منصف مخفی نرہی اس سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
ابن عباس اسکو حلال جانتی تہی اور سابق مین جناب ابن عباس اور عمران بن حصین سے جو روایت ذکر کر چکا ہون شاہد تو
اسکے ظاہر ہی اور طرفہ یہہ ہی کہ شہاب الدین احمد تحفۃ المحتاج شرح المنہاج مین بعد چند عبارت کی لکہتی ہین حکایۃ الرجوع
عنہ لم یصح اور ابن حجر نی فتح الباری مین لکہا ہی عن عبد الرزاق عن ابن جریج اصحاب ابن عباس من اہل مکۃ و یمن
علی اباحتہا اور شرح الدقایق مین ہے اسیطرح جسی تغیر سیر ذکور ہی ان دلایل سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
حضرت ابن عباس نے رجوع نہین فرمایا ہے ہمارا کام سمجہانا ہی یار و اب آگی چاہو مانو یا نہ مانو بلکہ دوسری
یہہ کہ تو بہ کرنا جناب ابن عباس کا جیسا کہ صاحب کشاف نے لکہا ہی غلط محض ہے اور آثار اسکی کذب کا روشن ہے اسلیئی کہ
وہ از راہ دلیل کے حکم حلت کا فرماتی تہا اور جبکہ کوئی مجتہد دلیل و برہان سے حکم کری تو وہ معصیت نہین ہے پس کیا حاجت
تہی کہ وہ حضرت توبہ فرماتی علاوہ اسکی کہتا ہون کہ کونسی دلیل حضرت ابن عباس پر ظاہر ہوئی کہ بسبب اسکے
انہی رجوع کیا اور قبل اسکی جناب ابن عباس کو مخفی تہی جناب ابن عباس تو سردار مفسرین تہی کیونکر یقین حاصل ہو سکتا
ہی کہ آیہ ناسخ و منسوخ کو نجانتی رہی ہونگی حال آنکہ جناب پیغمبر خدا نی اونکی شان مین فرمایا ہی اللہم علمہ الحکمۃ و
الکتاب اخرجہ عمر و زادہ تاویل القران و فی حدیث آخر اللہم بارک فیہ و انشر منہ واجعلہ من عبادک
الصالحین و فی دعا علما و فہما فی الدین و ابن عمر کلہا احادیث صحاح و فی روایۃ اخرجہ الحافظ الثقفی
فہما و علما اور یہہ دعا پیغمبر جلیل مرشد حضرت جبرئیل حضرت ابن عباس کی شان مین ذخایر العقبی محب الطبری کے
بیچ مذکور ہی قال ابن عبد البر قال مجاہد عن ابن عباس رایت جبرئیل عند النبی مرتین و دعا لی
رسول اللہ بالحکمۃ مرتین و کان عمر بن الخطاب یحبہ و یدنیہ و یقربہ و یشاورہ مع اجلۃ الصحابۃ
و کان عمر بن الخطاب یقول ابن عباس کہول و لسان سئول و قلب عقول الی آخر ما قال اور کلام شیخ
عبد الحق دہلوی سی شرح مشکوۃ مین مستفاد ہوتا ہی کہ عبد اللہ بن عمر نی بعض مسائل مین رجوع طرف ابن عباس کے
کیا اور عمر ابن راشد نی کہا کہ عایشہ نزدیک میرے اعلم حضرت ابن عباس سے نہین اب اسی خدا سی ڈرین اور انصاف

علم کے دعا فرمائے تھی کہ نسخ متعہ کا ہوتا تو ان کو کیونکر معلوم نہوتا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو
روایت ذکر کیا ہے سو اسکی کہ محمول بر تقیہ ہو عقل عاقل کیونکر قبول کر سکتی ہے کہ جناب لاثانی مآب اطہر جسے ارشاد فرماتے
ہیں لولا نہی ابن الخطاب عن المتعۃ ما زنی الا شقی جیسا کہ در منثور سیوطی وغیرہ میں مذکور ہے اور جناب امام بحق ناطق خلاف
جد امجد اپنے کی کیونکر فرماتے کہ ہی لنا بعینہ هذا بهتان عظیم لا یقبله عقل سلیم و طبع مستقیم و بعد التسلیم
و التنزل فالمعنی هی لنا عند اهله کذا فی الضربة الحیدریة نہایت حیرت ہے کہ دل آپ کا تعصب اور عناد سے مانند
پتھر کی سخت ہو گیا ہے کہ باوجود ان دلایل ظاہرہ اور براہین باہرہ کی کچھہ خیال میں نہیں لاتے اور موم سمجھی تھے تیری دل کو
سو پتھر نکلا ✤ وہ موم ہے ان پتھر کی تو برابر نکلا ✤ **قال مولانا المجتہد البحری بالتکریم** بعد لکھنے جواب استفتا
کی اضافہ کرنا بعض مضامین کا مناسب معلوم ہوا اسیواسطے بطور خاتمہ کی لکھا گیا کہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا
میں بیچ فصل اولیات عمر کی لکھا ہے کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جسنے پڑھنا تراویح کا ماہ رمضان میں مقرر کیا اور پہلا
وہ شخص ہے کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آخر عہد ابو بکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال اور جاری
تھا کسواسطے کہ اگر متعہ عہد جناب رسالتمآب میں حرام ہو گیا تھا تو عمر پہلے حرام کرنیوالے نہ ٹھہرتے اور تمام عہد ابو بکر
اور بعض عہد عمر میں جاری کیونکر رہتا اور اکثر صحابہ کبار مانند جابر ابن عبد اللہ انصاری وغیرہ کی کیوں متعہ کرتے
قال الناصب الغوی اللئیم یہہ عجیب نا انصافی کی بات ہے کہ جواب ٹی جاتی پھر بات بنائی جاتی ہے باتفاق
اہل سنت اور بتصریح ابن والد بزرگوار کی کتاب حسام سے معنی تحریم اور تحلیل کے ملاحظہ کر چکے کہ مراد اوس سے اخبار
یا اظہار ہے پھر استدلال باینا فی القائل او تجشم بیجا حاصل کے کیا معنی مقصود سیوطی کا اولیات سے اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ
یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ جسنے حرمت متعہ کی خبر دی اور اسیطرح معنی اول من سن قیام شہر رمضان ہے یعنی عمر
اول وہ شخص ہے کہ جسنے سنت تراویح کو ظاہر کیا اسواسطے کہ کتب احادیث اہل سنت میں بتواتر ثابت ہے کہ اصل
تراویح کی پیغمبر سے ہے کہ خلاف امر نقل کی تین شب آپنے اوسکو بجماعت ادا فرمائی اور ترک مواظبت کی یہہ علت
بتائی کہ انی خشیت ان یفرض علیکم پھر جب آفتاب نبوت نے غروب کیا تو یہہ عذر جاتا رہا حضرت عمر نے
بحکم قاعدہ اصولیہ شیعہ سنیہ الحکم المعلل بعلۃ یزول بزوال علتہ اس سنت کا احیا فرمایا اسمیں کیا گناہ لازم آیا
شیعوں نے تو وہ چیزیں نکالیں کہ جنکی شرع میں کچھہ اصل نہیں انتہی کلامہ السخیف **اقول بفضل اللہ العلیم**
باطل ہے انچہ مدعی گو یہہ عجیب طرح سے ہٹ دھرمی ہے کہ نہو کی کہانی بنائے اور پھر بھی باز نہ آئی دلائل
[illegible]

قول کا ائمہ کی قول پر قیاس مع الفارق ہی کما مر شرحا اور یہان جگہ ہے دو ایک دلیل بطور جدید بیان کرتا ہون
کہ خلیفہ ثانی کے قول مین معنی تحریم کی از روی خاصہ باب تفعیل کے کہ تحویل ہے حقیقۃ بمعنی جعل الشئ حراما کے
ہین جیسا ابواہ یہودانہ و ینصرانہ مین ہے اور جو خاصہ اس باب کا نسبت بماخذ ہی جس اخبار کی معنی مستنبط ہوتے
ہین مثل فسقتہ کی یہان مراد نہین ہو سکتی اور قول ائمہ جو حسام مین منقول ہے نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ
اوسمین اصلا معنی تحویل مراد نہین ہو سکتی وہان نسبت بماخذ کی معنی مراد ہین دلیل اول یہہ ہی کہ اگر معنی تحریم کی خلیفہ
ثانی کی قول مین اظہار اور اخبار کی ہوتے تو اہل بصرہ کہ اہل لسان اور واقف محاورہ عرب ہے اسکی خلاف کیون سمجھتے
چنانچہ محاضرات راغب اصفہانی مین مذکور ہی کہ یحیی بن اکثم نی ایک شیخ بصرہ سی کہا تو متعہ کو حلال جاننی مین کس
شخص کا پیرو ہی شیخ بولی کہ مین حضرت عمر کا پیرو ہون تب یحیی بن اکثم نے تعجب سے کہا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہی حال
آنکہ عمر تو اوسکے حرام کرنے مین بہت سخت تہا شیخ بصری نی کہا روایت صحیح مجھکو پہونچی ہے کہ عمر نی منبر پر
چڑہ کر کہا ہی متعتان کانتا الخ پس مینے گواہی عمر کی اوسکی حلت پر قبول کی اور اوسکی حرام کرنیکو نہین مانتا
ہون انتہی اہلسنت کی خدمت سراپا شوکت مین عرض ہے کہ انصاف سی سرکشی نہ کرین تحکم کو چہوڑین اور دیکہین
کہ شیخ بصری اہل زبان عارف بلغت عرب نے خلیفہ جی کو حرام کرنیوالا متعہ کا ٹہرایا نہ خبر دینی والا اور یحیی بن
اکثم کی سکوت سی ثابت ہوتا ہی کہ اوسنی بہی اس لفظ سی دوسری معنی کے سمجہنے کی گنجایش نہ دیکہکر سکوت کیا
اب آپ کی مثل آپکے مرشد و برادر آپ پر صادق آتی ہے کہ جواب نائی بہائی بات بہائی جاتی ہم بات نہین
بناتی تم بنی بات کو بگاڑتے ہو اسلیئے ہمکو کجروی سے روکتی ہین اور یہہ حدیث بہت مشابہت رکہتی ہے اوس
حدیث سی کہ جو صحیح ترمذی مین درباب قصہ پرو شامی اور خلیفہ زادہ سفیان کی مذکور ہوچکی مجہکو اسکا ڈر نہین ہے
کہ آپ اپنی عادت موروثی پر آکی کہین گے کہ یہہ حدیث متعۃ النساء مین محاضرات راغب اصفہانی مین نہین ہے
کیونکہ اگر آپ اس سے منکر ہونگے تو اور کتابین آپکے بہت موجود ہین جس سے ہمارا ادعا ثابت ہی والمنۃ للہ المنان
وہو المستعان دوسری دلیل یہہ کہ اگر معنی اول من حرم المتعۃ کی یہہ ہون کہ اول من خبر بحرمۃ المتعۃ اور معنی اول من
سن قیام شہر رمضان کی یہہ ہون کہ عمر اول اوس شخص کا ہی جسنی سنت تراویح کی خبر دی تو ظاہر ہی کہ وہ اول
خبر دینی والی اور اظہار کرنیوالی آپکے مذہب کے موافق نہین ہین اسلیئے کہ پہلی ظاہر کرنیوالی اور اول خبر دینی والے
تو اہل سنت کی نزدیک خود پیغمبر خدا ہین اور جبکہ رسول خدا ہی اول خبر دینی والی اوسکی حرمت کے ٹہری تو خلیفہ

۱۲۳

اگر کوئی متوہم یہہ توہم کرے کہ مقصود سیوطی کا یہہ ہے کہ بعد رحلت جناب رسالتمآب کے پہلے جس شخص نے یہہ امر
منع کی جرأت کی ہے وہ عمر ہی اور پہلی باتیں جن عمر نے کہ بعد انتقال سرور کائنات کی سنت تراویح کو ظاہر کیا وہ عمر ہے
تو میں کہونگا کہ یہہ توہم باطل ہے اسلیے کہ مقصود سیوطی کا تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر نے خلاف خدا ورسول کے بدعت
اختیار کی اسواسطے کہ سیوطی نے تاریخ الخلفا میں فصل اولیات میں بعد اول من سن قیام شہر رمضان کے اسطرح سے
لکھا ہے کہ اول من عسعس باللیل یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ شب گردی کو اختیار کیا حالانکہ یہہ خلاف قرآن واحادیث
ہے خداوند عالم فرماتا ہے لا تجسسوا یعنی تم لوگ شب گردی نہ کرو اور کسیکے عیب جوئی نہ کرو پس اس قول میں آپ
یہہ نہیں کہہ سکتی کہ عمر اول وہ شخص ہے کہ جسنے جرأت کی شب گردی کے اسواسطے کہ عیاذاً باللہ پیغمبر خدا اسکی مرتکب
نہیں ہوئے تا کہ وہ اسکی جرأت کرتا یا اسکا اظہار کرتا پس جبکہ اول من عسعس میں معنی اختیار یا اظہار کی نہیں ہوسکتے
تو جتنی باتیں کہ سیوطی نے ذیل اولیات میں ذکر کی ہیں سب انہی معنی حقیقی پر ہیں جیسا کہا ہے کہ پہلی جسنے
جمع کیا امت کو نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر برابر فرمائی کہ اس جملہ میں اجرأت کی گنجایش کہاں ہے اور بعد جمع کی اجماع
بالجمع کیا اس عقدہ ہی جسکو اولیات میں قرار دیں لطیفہ ابن ابی الحدید وغیرہ نے لکھا ہے کہ ایک شب خلیفہ ثانی
شب گردی کرتے تھے ناگاہ ایک گھر سے کچھ آواز ان کے کان میں پہونچی پس دیوار کود کے اسکے گھر میں پہونچے ایک
مرد کو ایک عورت کے ساتھ دیکھا کہ شراب اپنے پاس رکھے ہوئے ہے خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ اے دشمن خدا تو گمان کرتا ہے
کہ خدا تجھسے پوشیدہ ہے اور تو مشغول معصیت ہے اس مرد نے کہا کہ عجلت نکرو اگر جو میں ایک خطا کی تو تو نے
تین خطائیں کی اسلیے کہ خدا نے فرمایا ہے تجسس نکرو اور تو نے تجسس کیا اور خدا فرماتا ہے کہ وأتوا البیوت من ابوابہا
یعنی داخل گھر کی ہو دروازے سے اور تو دیوار پھلانگ کے آیا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اذا دخلتم بیوتاً فسلموا
یعنی ہر گاہ داخل گھر کی ہو پس سلام کرو اور تو نے مجھکو سلام نہیں کیا عمر نے کہا کہ اگر عفو کروں کیا تجھے کو دن تو
اختیار خیر کا تو کریگا اوسنے کہا ہاں واللہ کہ بار دیگر اس کام کو نہ کرونگا کہا کہ جا عفو میں نے کیا انتہی انصاف سے
کہیے کہ یہہ تینوں خطائیں خلیفہ کی خلاف خلافت پناہی کی ہیں یا نہیں شب گردی میں اور جانشینے رسول مقبول
میں فرق زمین و آسمان ہے یا نہیں اور یہہ تینوں خطائیں مخالف قرآن وسنت رسول خدا کی ہیں یا نہیں اگر
خلاف آنحضرت کی نہیں ہیں تو کہیے کہ عیاذاً باللہ رسول اللہ نے ان تینوں افعال زشت کو کب کیا پس جبکہ
بخوبی ثابت ہوا کہ مقصد سیوطی کا اختراع اور بدعت ہی ہے جتنی باتیں کہ اوسنے ذیل اولیات میں ذکر کے
ہیں خلاف خدا ورسول ہیں اور سب بدعت محرمہ ہیں اور طرفہ یہہ ہے کہ بعض مریدوں نے خلیفہ جی کے جسکا جواب

جواب اسطرحسی لکہا ہی کہ ہرگاہ خلیفہ ثانی کار خنا ئین بنایا اور بی صبر تہی نہ جانا کہ اصابطہ دینا میں واقع ہوا جسمین
سی اجتہاد اونکا شب گردی پر منحصر ہو گیا مین کہتا ہون کہ وہ اہل اجتہاد سی نہ تہی بالفرض اگر اہل اجتہاد سی ہی ہون
تو اجتہاد فعل حرام مین خلاف کتاب خدا اور سنت رسول مجتبی کے کہان جایز ہے ہان اگر آپ یہہ کہینگے کہ تینون
آیتین مثل متعہ کی منسوخ ہین تو یہہ آپکا مہملہ قدیمی اور بہت کہنہ آیا ہی یہان پیش نہ جائیگا کیونکہ حضرت فاروق
نی بہی ان تینون آیتونکو منسوخ نہین کیا ہی اور نہ قرآن واحادیث ان کی ناسخ ہین بعد ہذا ما ینجلی فی هذا المقام بفضل
العزیز المیسر المعاون المرجو من خلص الخلوص من اهل الایمان ان ینظر بعین الامعان ویجتنبوا عن مکابرات
ذوی الاذناب من اهل الاضغان قوله اس سبب گشت اہل سنت مین تواتر ثابت ہی اقول عاقل خبیر پر مخفی
نہ رہی کہ تراویح بدعت محرمہ ہے کما سال اهل الکوفه من امیر المؤمنین علی علیه السلام ان ینصب لهم اماما یصلی
بهم نافلة شهر رمضان لما اجتمعوا فزجرهم وعرفهم ان ذلک خلاف السنة فترکوه واجتمعوا الاقتهم
وقدموا بعضهم فبعث بهم ابنه الحسن فدخل علیهم المسجد ومعه الدرة فلما راوه تبادروا الابواب
وصاحوا واعمراه اب ہوشکی بابین کیجئی انصاف کی ملاحظہ فرمائی تعصب اعدا کو برطرف کیجئی کہ رسول خدا نی جس کام کا
حکم نہ فرمایا ہو اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسکو خلاف سنت فرمایا ہو تو اوسکا عمل مین لانا باطل ہے یا نہین اور ظرفہ
یہہ ہی کہ فاضل نورہان ثانی اسکی جواب مین اسطرح بیموقع و بیمحل لکہا ہی کہ اگر صحیح ہو تو جایز ہی کہ اجتہاد حضرت
امیر المؤمنین علیہ السلام کا منع کی طرف ہو گیا ہو اسواسطی کہ مقام اجتہاد کا ہی اور اعتراض مجتہد پر جسوقت کہ خلاف مجتہد
کری نہین ہی اہل انصاف سے کہتا ہون کہ کیا وجہ ہی کہ حضرات اہل سنت ارشاد امیر المؤمنین علیہ السلام پر عمل نہین
کرتی ہین اور اجتہاد خلیفہ ثانی کو مانتی ہین حالانکہ پیغمبر خدا نی ارشاد فرمایا ہی اقضاکم علی اور ظاہر ہی کہ قاضی کو
مقضی پر عاقل ترجیح نہین دی سکتا چہ جائیکہ قاضی ہونا نہ ہونا ہی تیمم کی مسئلہ سی اور کلالہ کی تفسیر سے ظاہر ہی علاوہ
اسکی حدیث صحیح مقبول فریقین ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مینی دو چیزین گران درمیان امت کی چہوڑی ہین ایک
کتاب خدا دوسری عترت طاہرہ اگر دونون پر عمل کروگی تو ہرگز گمراہ نہوگی میری بعد پس معلوم ہوا کہ متمسک ثقلین
شیعہ اثنا عشریہ ہین کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قول کو مانتی ہین اور اونکی خلاف کو نسبت تخلید نار جہنم
جانتی ہین جامع الاصول مین کہ ناقل صحاح ستہ ہی [illegible] روایت کی ہی کہ [illegible] حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ وہ کہتا
ہی تحقیق کہ رسول خدا نی [illegible] رمضان مبارک مین [illegible] اور مینی اونحضرت کے عقب قیام کیا بعد اوسکی ایک مرد آیا

١٢٥

ہو ہونا تو آپ بھی نماز میں عجلت کی اور اپنی منزل میں داخل ہوئی پس نماز پڑہی آپ نے گہ اوسطرحکی نماز کبہہ
نہیں پڑہی الخ عاقل منصفون پر مخفی نہ رہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت رسول اکرم نے نماز سنت میں اجازت
جماعت کی نہیں دی بلکہ جب حضرت کو دریافت ہوا کہ لوگ اقتدا کرکی نماز پڑہتی ہیں آپ اپنی مکان میں داخل ہوئے
اور بجماعت اوس نماز کو ادا نہ کیا اور بہی اوسی کتاب میں عبد الاعلی سے روایت کی گئی ہے کہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ حجرہ
بنا لیا نبی نے بوریا کا خوشبو عفان سے کہا کہ مسجد میں بنا لیا عبد الاعلی نے کہا کہ رمضان میں پس تشریف لائے
حضرت اور حجرہ میں نماز پڑہنے لگے پس لوگون نے اتباع اور اقتدا کی پہر بہت سی لوگ آئی اور نماز پڑہی پہر حضرت ایکدن
تشریف نہیں لائی لوگون نے آواز بلند کی اور بہت سا شور و غل مچایا پس نکلے حضرت رسول خدا غضبناک اور فرمایا اے
لوگو نماز پڑہو تم اپنی اپنی گہر میں اسلئی کہ نماز مرد کی گہر میں بہتر ہے مگر نماز وہی کہ جو مسجد میں بہتر ہے انتہی ملخصہ اس
حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت جماعت پر غضبناک ہوئی اور جہڑ کا کر حکم فرمایا کہ ہر ایک اپنی گہر میں نماز پڑہا
کری اس سے ثابت ہوا کہ جماعت نماز سنتی میں بدعت ہی والاعذار الباردہ از کیکہ لا یعبأ بہا و نے مروی آیۃ لکنہا
ان رسول اللہ اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی رسول اللہ فیہا لیالی فاجتمع علیہ ناس ثم فقدوا
صوتہ لیلۃ فظنوا انہ قد نام فجعل بعضہم یتنحنح لیخرج فلم یخرج فلما خرج للصبح قال ما زال بکم الذی
رایت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایہا الناس
فی بیوتکم فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ انتہی بعد اسکی اوسی کتاب میں بہت سے
روایتین ہیں کہ اون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ بدعت جماعت تراویح کی بحکم خلیفہ ثانی حادث ہوئی ذکر سبکا مفضی
الی الملال ہے اب اہل استنان کی خدمات میں گذارش ہے کہ صلوا صیغہ امر ہے دلالت وجوب پر کرتا ہی جیسا کہ اکثر
محل میں یہہ بات ثابت ہو چکی ہے اور گہر میں نماز پڑہنی کے امر کی علت اس حدیث میں خشیہ وجوب نہیں ہی جیسا
کہ مصدر ہونا جملہ فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ کا فاء سببیہ کی ساتہہ بعد جملہ فصلوا فی بیوتکم نص صریح ہے
اس مدعا پر اور یہہ افضلیت جیسی حالت طلوع شمس رسالت اور ہنگام استوای خورشید نبوت میں تہی ویسی بعینہا
بعد غروب آفتاب رسالت کے ابتک باقی ہے ایسی صورت میں وہ کلام اس عنی کا کہاں باقی رہا کہ علت خشیت ان
یفرض کے زایل ہو گئی کیونکہ سیاق حدیث سے ظاہر ہی کہ خشیت علت نہیں ہے اسواسطیکہ اوسکی اوپر حتی ہی اور
حتی کو سببیت کی واسطی کسی نی علمای عربیہ اصولیت سے نہیں لکہا اور بالفرض اگر خشیت علت ہوگی تو عدم خروج
لیصلوہ کی ہوگی کہ ادہیکی اعتذار میں فرمایا ہی ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقام بفضل المفضل المنعام دیمرتہ ازجا ل

او بال الائمة الهداة الهمام الکرام اور اثبات بدعت تراویح بین خود فاروق کا قول بدعة نعمة البدعة جیسا کہ کتب معتمدہ اہل
سنت مثل احیاء العلوم للغزالی او اختلاف الفقہاء للطحاوی و المسند لاحمد بن حنبل و کتاب الکبری لابی طیب الطبری الشافعی وغیرہا مما
لا یخفی پر مذکور ہو اکافی و وافی ہے اور ابن ابی الحدید المعتزلی نے تفسیر بدعت مین توجیہ بارد کی ہے ابطال مین اوسکے
وجوہ مسطور ہین تحریر کرنا اور اہل سنت کی خدمت مین بطور ہدیہ گذراننا مناسب ہے قال ابن الحدید و انه و لو کان معتزلیا
لکنه فی العمریة موافق بالاشعریة اما کون صلوة التراویح بدعة و طلاق عمر علیہا ہذا اللفظ فان لفظ
البدعة تطلق علی مفہومین احدہما ما خولف به الکتاب و السنة مثل صوم یوم النحر و ایام التشریق
فانه و ان کان مطلوبا الا انه منهی عنه و الثانی ما لم یرد فیه نهی بل سکت عنه ففعله المسلمون
بعد وفاة رسول الله فان ارید بکون صلوة التراویح بدعة المفہوم الاول فلا نسلم انها بدعة
بهذا التفسیر الخبر الذی رواه المرتضی غیر معروف لا یمکنه ان یسنده الی کتاب من کتب المحدثین
و لو قدر علی ذلک لاسنده و لعله من اخبار اصحابه من محدثی الامامیة و الاخباریین منهم و الالفاظ
التی فی آخر الحدیث و هی کل بدعة ضلالة و کل ضلالة سبیلها الی النار مرویة مشهورة و لکن علی تفسیر
البدعة بالمفہوم الاول و قول عمر انها البدعة مروی مشهور و لکن اراد به البدعة بالتفسیر الثانی انتهی کلامه
ملخص ان بیان کا یہہ ہے کہ بدعت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کتاب و سنت کی مخالفت ہو دوسری یہہ کہ کتاب کے مخالف
نہو اور اوسمین نہی بہی وارد نہو بلکہ اوسکی حلت و حرمت سے سکوت کیا گیا ہو پس بعد وفات سرور کائنات کی مسلمانون
نے اوسکو اختیار کر لیا ہو پس تراویح بدعت ہے مگر مطلب خلیفہ ثانی کا یہہ ہی کہ بدعت بالمعنی الثانی ہے کہ اوسمین کچھہ قباحت
لازم نہین آتی اقول بتزییف کلام ابن ابی الحدید معتمدا علی الله الوحید اولا باختیار شق اول کے کہتا ہون کہ حسب صحاح
اہل سنت یہی ثابت ہو چکا کہ حضرت نبی اوس سے نہی فرمائی اور غضبناک ہوئی اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی اپنے
گہر مین نماز پڑہا کرو تو اس حکم سے مفہوم ہوتا ہی کہ جماعت سے پڑہنا خلاف سنت ہی یعنی بدعت بمعنی اول ہے ثانیا
باختیار شق ثانی کے کہتا ہون کہ کیفیت عبادات کی توقیفی یعنے منقول شارع علیہ السلام ہی ہے اختراع ای عقل
اوسمین جائز نہین اگر ایسا ہی ہو تو لازم آتا ہی کہ اعداد رکعات نماز مسنونہ مین جیسے زیادتی جائز ہو اور روزانہ
اپنی دل سے نماز کو جتنا کی پڑہا کرین فاللازم باطل فالملزوم مثله علاوہ اسکی عدد رکعات اور کیفیت صلوة تراویح کے
کوئین منقول آنحضرت صلعم سے نہین ہے پس اتفاق ہر ام اور انتہا کلام یہہ ہی کہ اولا اہل سنت ثابت کرین کہ صحابہ
منقول

١٢٧

ہی اور نیز یہہ کہ ہر گاہ حکم فرماتا حضرت کا کہ تم لوگ نماز کو گہرونمین پڑہو اور غضبناک ہوتا حضرت کا کتب اہلسنت سے
ثابت ہو چکا تو اب اوسکی منافات اسقدر جماعت کی ساتہہ جو صریحا ثابت ہی رفع نہین ہوسکتی فثبت البدعة و ہو المقصود

قال الناصب الغوی اللئیم شیعون نی تو وہ چیزین نکالین ہین کہ جنکی شرع مین کچہہ اصل نہین جیسی عید
مباہلہ عید غدیر عید شجاع عید نوروز وغیرہ یہہ کیا انصاف ہے کہ آپ گہڑ لے اور کوئی آخ نہو جو حرام ہو اوسی بجائے
عبادت کیطرف بلادے و مطعون اور مذموم ٹہری اور جو حرام ہی لگادی اور عبادت سی ہٹادی وہ معصوم
اور معصوم بنی **اقول بفضل اللہ العلیم** الحکیم کہ بعد مدت مدیدہ و عرصہ بعیدہ کی وہ فقرہ کہ جس فقرہ کا یہہ ذرہ
بیمقدار مشتاق تہا مثل اسکی کہ تشنہ مشتاق ہوتا ہی زلال کا اور مہجور مشتاق ہوتا ہی وصال کا زبان مبارک سے
ارشاد ہوا اگر عید غدیر اور عید نوروز کو کیون آپنی ذکر فرمایا فقط عید شجاع کو ذکر کیا ہوتا کہ اسی سے آپ بہت
جلی ہین اور اسی پر آپ سب ہٹ کہے کر رہی ہین اور اسپر آخ نہو ہی لا جرم آپ کو لازم تہا کہ کتب امامیہ کو مطالعہ
فرماتی تو ظاہر ہوتا کہ یہہ اعیاد جو شیعیان عید کر کر عمل مین لاتی ہین بدعت نہین ہین بلکہ از روی احادیث
اہل بیت عصمت و طہارت کی ثابت ہین اور احادیث انکی سب بعینہا احادیث نبوی ہین اب دیکہئی عید مباہلہ
وہ دن ہے کہ برکت خمسہ آل عبا سی نصارای نجران مغلوب و محجوج ہوی مباہلہ کیا علی ولی پر نفس نبی کا اطلاق
نص قرانی سے ثابت ہوا اس سے زیادہ کیا خوشی کی بات ہوگی جس پر اہل اسلام اظہار فرح و سرور کرین گی اور عید غدیر
وہ دن ہے کہ جس دن پیغمبر نی لوگون کو جمع کر کی حجة الوداع مین جناب امیر علیہ السلام کو اپنا جانشین کیا اور فرمایا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور آپکے خلیفہ ثانی نے تہنیت مین بخ بخ لک یا علی کہا اور آیہ اکملت لکم دینکم اسی
دن نازل ہوا اور عید شجاع وہ دن ہے کہ جس سے اثر استجابت دعای مظلومہ معصومہ فاطمة الزہرا سیدة النساء
علیہا و علی ابیہا و بعلہا و بنیہا اکمل الصلوة و التحیات ظاہر ہوا اور عید نوروز وہ دن ہے کہ جس مین آپکے خلیفہ چہارم
اور ہماری پیغمبر کی وصی و جانشین برحق و خلیفہ اول مسند خلافت ظاہری پر متمکن ہوئی اب آپ ہی فرما دین
کہ یہہ سب اعیاد ایام سعیدہ لایق فرح و سرور کی کیونکر نہین ہین اور ہم ان دنون مین سوا اظہار شادی و مصافحہ
و معانقہ مومنین کے کون سا امر کرتے ہین جسکو آپ بدعت ٹہراتی ہین اور فرمائی کہ یہہ سب وجوہ جو بیان کی گئی سبب
انشراح و خوشنودی خاطر اہل ایمان ہو سکتے ہین یا نہین اور ہم یہہ ہے تو دیکہی کہ آپکے خلفاء و جمیع علیہم جو
عباسیہ ہے وہ کیا کچہہ بدعتین اور فسق و فجور اور ظلم و قتل نفس و زنا و شرب خمر و امثال ذالک کس اعلان سے کرگئی ہین

۱۲۸

[illegible] کو کسی وجہ ہوئی کہ خدا نی فرمایا لاینال عہدی الظالمین فرمایا ہے
اور آپ لکھتی ہین کہ امام فاسق کو معزول نکرو سبحان اللہ خدا پرستی اور جہاد فی سبیل اللہ اسکو کہتی ہین جو آپکے
علمآء وائمۃ فی بغداد مین بعصر عباسیہ کیا اب دن کی سب ہب و آخر نہو دونو بر ہوگئی دیکھئی ایک بات نئی اور ہے
کہ ابن شیر شاہی نے کہ اکابر محدثین اور مورخین اہل سنت سی تہا اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی وہذہ عبارتہ ان افضل السنۃ
ارکبوا امراۃ جملا وسموہ عایشہ وسمی بعضہم بطلحۃ وبعضہم بالزبیر وقالوا المقاتل شیعۃ علی بن ابیطالب فقتل بین الفریقین
خلق کثیر انتہی موضع الحاجۃ یعنی سنیون نے سوار کیا ایک عورت کو اوپر ایک اونٹ کی اوس عورت کا نام
عایشہ رکھا اور بعض کا اونمین سے طلحہ اور زبیر نام رکھا اور کہا سبھون نے کہ ہم مقاتلہ کرینگی ساتھ شیعیان علی ابن
ابیطالب علیہ السلام کی پس دونو فریق مین سے بہت لوگ قتل ہوئی انتہی اب فرمائی یہہ سنت ہے یا بدعت یہہ کام اچھے
کیا یا نہین اور یہہ سب سب صحیح ہی یا آخر تہو سب سے بڑی بدعت جسکو ام البدعات کہنا چاہئی خلافت کا دار
رکہا ہی اجماع پر اہل حل وعقد کی اگرچہ دو تین ہون دوسری بدعت معزول نہونا امام کا فسق سے انہی دو اصل کے
بنا پر بنی امیہ و بنی عباس جو کچھ فسق وفجور وقتل نفوس زکیہ اور تخریب بیت المال مین لائی اسی کا ذرہ وبال
ان دونو اصلون کو قایم نہین کیا مگر تمہاری علمانے کہ بطمع مال و زخارف دنیوی خلفای جور کی راضی کرنیکو اسطے
طرح بطرح کی دلیلین تمام کر گئے اور حدیثین وضع کر کی خلافت اونکی سفہا کی نظرمین ثابت کی اور اوسی مآخذ
الآف الوف متمتع ہوتی آئی خلاصہ یہہ ہی کہ شعر بد کردن شمر ہم زید کردن اوست + خون شہدا تمام بر
گردن اوست + اگر اپنی علما کی بدعتون پر آپکو اطلاع نہو تو کتب مبسوطہ کلامیہ امامیہ کو ملاحظہ کیجئی اور
اس مقام مین اس سے زیادہ بسط دینا مناسب نہین دیکھا **قال الناصب الغوی اللئیم** ہر کوئی
یہی چاہتا ہی کہ کسی پردہ مین لذات نفسانی اور جسمانی حاصل ہو گیا حضرت عمر کا جی نہ چاہتا تہا کہ اس تکلیف براہیج
سے راحت لیتی بالطف متعہ سے جسکو لذت دیتی اور بموجب روایات شیعہ کے درجہ حسینؑ اور علیؑ کا مرتبہ
سید المرسلین ختم النبیین کا حاصل کرتی معلوم ہوا کہ ہماری پیشوا کہ خلفآء راشدین اور ائمہ طاہرین ہین بڑی
زاہد و ابرار تہی شہوت پرستی سے دور اور عبادت خدا کی حضور رہتی تہے اوباشون نی اپنی عیاشی کی لئے
یہہ باتین بنائین ہین بیچاری معصومون پر تہمتین لگائین ہین خدا انسے سمجہی کہ بہتر انتقام لینی والا ہی +
اقول بفضل اللہ العلیم بار بار آپ ہو کہا کہاتی ہین پہر سامنی آتے ہیں اسوقت خدمت عالی مین
گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ آپ اپنی کتابون کی سیر نہین کرتی بلا ملاحظہ کتب اہل سنت کی پنجہ شیعیان مین

١٢٩

کی اب تعجب ہی کہ ... آپ کا رتبہ ... مذہب کتابوں کو دیکھہ جاتی نہ ہو

اعتراض کا مقصد کیچی سمجھے واسطے حاشیہ قاموس میں لکھہ رہا ہی کانت المخانیث کثیرا فی الجاهلیة منهم سیدنا عمر

یعنی ایام جاہلیت میں مخنث بہت سی تھے اونہیں میں سے عمر بن لیس جب ہم آپ کی عالم سی یہہ روایت سنکر

آپ کی یہہ بات کیونکر مانیں کہ اونکا جی متعہ کو چاہتا رہا ہوگا اور اونکو جب تمہاری علما ایسا کہتی ہیں تو وہی

متعہ کیونکر کرتے اور درجہ حسنین علیہما السلام کا بسبب مجاہدین فی سبیل اللہ کی کوئی نہیں پا سکتا اور ظاہر ہی

کہ جب اجماع و اتفاق جمہور ناس کا خلفا پر ہوا اور بجز اہل حق کے جن کے شان میں لا یخافون فی اللہ لومة لائم

ہی کوئی خلیفہ وقت سی برخلاف نہو سکا اور اکثر خلایق جمعیت وار دہام انام کو دلیل حقیت سمجھکر دہوکہا کہا گئے

اور بہتری طمع دنیوی میں اگر پہنس گئے تو ظاہر ہے کہ جو کوئی ان سب امور سی اجتناب کر کی مجاہدہ نفس کے

ساتھہ کری اور خلیفہ عصر مالک رقاب الناس کے مجمع علیہ ہونی سے دہوکہا نکہائے اور طمع نکری اور خلاف اونکے

اعتقاد حرمت متعہ مین نکری عمل بحکم خدا برکری تو بلاشبہ و شک نزد خدا و ند کریم اوسکو شہدای کربلا کی مرتبہ میں شریک کریگا

آپ کے سمجھہ کے غلطی تہے جو اصل حدیث کی مراد دریافت نکر کی تعریض و تشنیع کرنی لگی اور یہہ نہ سمجھی کہ یہہ اجر عظیم بسبب

مفارقت محرم حلال ہی نہ بوجہ مفارقت حلیلہ کی المختصر یہہ کہنا کہ متعہ کر نیوالیکا مرتبہ عالی ہوگا ایک کلمہ مجاز ہے کہ ایما

اسی امر پر کرتا ہی کہ جو کوئی خلاف خلیفہ معتقد اعتقاد حقہ اور منکر اعتقادات باطلہ کا ہوگا اوسکو مدارج عالیہ شہدا نصیب

ہونگی و الا اگر تم سا کوئی بدون تصحیح عقائد کی متعہ کری تو اوسکو بجز حظ شہوانیہ اور مصاحبت جبت و طاغوت کی

کچہہ نفع نہ ہوگا اور بسبب علمیت عمری کا شاہ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوة میں لکہا ہی دیمین دیکھہ لیجیے اس سیاق سی ظاہر

ہوا کہ ہماری آقای نامدار علیہم السلام فی العشی و الابکار بڑی بی سید ابرار تہی اور خلفای ثلثہ کا ہم ناقص و حیفہ بڑی

بدشعار و اعتقاد تہی ان تینون کو دشمن سمجھی کہ وہ بہتر انتقام لینی والی ہی **قال مولانا المجتہد الکرمی بالتکریم**

اور اگر کوئی کہی کہ اون اصحاب کو خبر نسخ کی نہ پہونچی تہی ان جہت سی معذور تہی تو ہم کہینگی کہ ہمکو بہی خبر نسخ

کی نہیں پہونچی   اور ہم پر نسخ اوسکا ثابت نہیں ہوا تو ہم بہی معذور ہیں

قال الناصب الغوی اللئیم ما شاء اللہ یہہ عجب طرحکی معذوری ہے کہ جان بوجہکر مرض عمد سے

معذور بنتی ہیں یا ہی حضرت ابن عباس سے منقول ہوا کہ دلیل حرمت متعی کے سنتی ہی باز رہی اور مرض الموت

میں توبہ فرمائی بلا زمانہ دلالہ اور اون صحابیوں میں اتنا فرق ہے کہ وہ نسخ یا حرمت کو نسنتی تہے اور مانتی تہی اور

آپ دیکہتی ہیں اور نہیں مانتی جہل کا علاج تو نقمان کی پاس بہی نہیں اور کس شمار میں اقول الفضل اللہ العلیم

... ہی ابن ابی ... کی احادیث سی کتاب ... ثابت کرچکا

ہون کہ حضرت ابن عباس قول حلت متعہ سی کبھی باز نہین آئی اگر حضرت باز آتی تو شافعی حد متعہ پر تجویز کرنا حال آنکہ

اوسکی نزدیک انہین کی مذہب کے اعتبار سی حد جائز نہین ہی جیسا کہ سابق مین عبارت ابطال الباطل سے ثابت

ہوچکا ہی اور معارض یہہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اہلسنت جو یہہ کہتی ہین کہ متمتع بہا داخل ازواج نہین ہی اسلئی کہ لوازم

زوجیت مثل ایلا وغیرہ یکقلم مفقود ہین تو ہم کہینگی کہ متعہ داخل زنا نہین ہے اسلئی کہ لازم اوسکا یعنی حد اوسمین نہین

ہی جیسا کہ شافعی لکھتا ہی مجتہد العصر والزمان اور ائمہ الرحمن کو جاہل کہنی جاہل معنی کلالہ کو خطاب جاہل کا دیجئی اور یہہ

کلام آپکا کہ جہل کا علاج لقمان کے پاس نہین ہی خلاف واقع ہی کیونکہ قدرت ہر تعلیم حکمت علاج جہل ہے وہ لقمان پاس

کیون نہین ہی مگر مثل مشہور یہہ ہے کہ وہم کا علاج لقمان کی پاس نہین ہے اسی جہت سی آپ جب اقوال حضرت

اہل حق سنتی ہین تو یہہ وہم آپ کو عارض ہوتا ہی کہ وجدنا آباءنا علی ذلک کے خلاف ہم اسکو کیونکر مانین ایسی

وہم کا علاج البتہ لقمان و افلاطون کسی کے پاس ہے نہین ہے سو وہ شان آبائی آپکے ہی لبر خال مولانا المجتہد

الحری بالتکریم اور بعض متاخرین علماء اہلسنت جو کہتی ہین کہ آیہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم ناسخ متعہ

ہے سو اول تو زن متمتع بہا باعتراف صاحب کشاف و دیگر مفسرین سنیہ داخل ازواج ہی تو یہہ آیت ناسخ نہین ہوسکتی

قال الناصب الغوی اللئیم یہہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم برروی تو کس صنادید سنیہ نی لکھا کہ زن متمتع

بہا داخل ازواج ہی صاحب کشاف تو معتزلی ہی سنی نہین کہ احتمال مزعوم اوسکا اہلسنت کی حق مین حجت

الزامی ہو یا و فیہ ما فیہ تحقیق حضور ما جسوقت اوسکو شبہہ پڑا کہ جیسا منکوحہ عقد کی سبب زوجہ کہلاتی ہے ویسا ہی

ممتوعہ بھی زوجہ ہوسکتی ہے حالانکہ یہہ باطل ہے اسواسطی کہ تقیید علامت مجاز کی ہے لہذا اسد شجاع تزوج

اور نکاح مقید بلفظ متعہ آیا پس اطلاق تزوج اور نکاح کا متعہ پر اور ممتوعہ کو زوجہ کہنا بطریق مجاز ہی نہ بطور

حقیقت والانکاح ید کا کہ حدیث ناکح الید ملعون مین موجود ہی چاہیئے کہ یہہ بھی کوئی قسم نکاح کا ہوا

اقول بفضل اللہ العلیم سابق مین ذکر کرچکا ہون کہ شیخین کو جناب امیر المومنین و ابن عباس علیہما السلام

کاذب غادر و خائن جانتی تھے پس دروغ گوئی شعار اہل سنت کا ہی اور علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم اپنی کتابون

مین مصرح ہین کہ جو شخص بعد وفات رسول مختار کے خلیفہ بلافصل علی ابن ابیطالب کو قرار دی وہ شیعہ ہی اور

جو شخص کہ ابوبکر کو خلیفہ آنحضرت کا سمجھی وہ سنی ہے اور قائل ہونا صاحب کشاف یعنی زمخشری کا خلافت ابوبکر کے

نیز ایسا امر ہی کہ کسی پر مخفی نہین ہے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ مین بیچ جزو تاسع کی اسطرح

۱۳۱

[illegible] اصحابنا معلوم ولکن انحرافه
عن الشیعة لسخیفة مقالاتهم یعنی زمخشری معتزلی مذہب تہا اور شیعونسی انحراف کہتا تہا اسلئی کہ مقالات شیعونکے
بیہودہ ہین اگر کوئی توہم کری کہ ابن ابی الحدید بہی معتزلی تہا معتزلی کا استدلال معتزلی سے لانا درست نہین ہی تو
ہم کہینگی کہ وہ معتزلی علمآء اہل سنت سے تہا اسلئی کہ فاضل روزبہان نی وسکو زمرۂ علمآء اپنی سے ذکر کیا ہی جیسا کہ
جواب مطاعن معاویہ مین کہ جناب علامہ حلی علیہ الرحمہ فی کتاب کشف الحق و نہج الصدق مین ذکر فرمایا ہی یون
ذکر کیا ہی وامّا ما ذکر ان معاویة ادعی اخوة زیاد فتفصیل هذه الروایة علی ما ذکره المورخون وذکر ابن
ابی الحدید فی شرح نہج البلاغة وذکره ابن الجوزی فی تاریخه ان زیادا ولد علی فراش الخ انتہی اور یہی
فاضل روزبہان نی بیچ مقام اثبات محبت حافظ کی ساتھہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی لکہا ہی وکل من ذکر
فضائل احد من السلف فنحن نستدل من ذلک الکثرة علی محبته ایاه انتہی اور شک نہین ہی کہ ابن الحدید
اور زمخشری وغیرہ اپنی کتابونمین فضائل اصحاب ثلثہ کی ذکر کرتی ہین پس محبت انکی اصحاب ثلثہ سی کافی ہے کہ یہہ خارج
تشیع سی ہین اور داخل اہل السنۃ ہین اور بہی شروح صحیح بخاری کو ملاحظہ فرمائی کہ استدلال کلام زمخشری سے
ملوہی اور بہی شیخ عبد الحق دہلوی نی شرح خاتمہ مشکوۃ سفر السعادۃ مین بیچ بیان فضائل قرآءۃ سورہ قرآن
کہ موضوعات ہین اسطرحسی لکہا ہی بسیاری از مفسرین در ابداع آن احادیث در تفاسیر خود خطا کردہ اند مثل ثعلبی
وواقدی گفتہ کہ از انہا عجب نیست زیرا کہ ایشان محدث نبودہ اند عجب از صاحب کشاف است کہ نسبتی باین علم شریف
داشتہ ومثل فائق کتابی در غریب حدیث تصنیف کردہ واز قاضی بیضاوی عجیب تر است کہ در ایراد آنہا در
تفسیر خود تبعیت صاحب کشاف نمودہ ہست با تخالف وتغایری کہ بوی وارد انتہی کلام شیخ اسمقام پر صریح ہے
کہ زمخشری محدثین اہلسنت سی تہا اور علامہ ابن اثیر صاحب جامع الاصول نے تفسیر ثعلبی اور تفسیر کشاف زمخشری کو
ایک کتاب مین جمع کیا اور نام اوسکا انصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف کہا آپ ان سب روایات سی معلوم
ہوتا ہی کہ صاحب کشاف داخل علمآء اہل سنت سی تہا اور روایات اوسکی آپکی کتابونمین مذکور ہین جیسا کہ
آپ خود اوپر ذکر کرچکی ہین کہ صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نی لکہا ہی کہ وہ یعنی ابن عباس عند الموت فرماتی تہے
اللہم انی اتوب الیک الخ آپ تو خود اوسکی قول سے استدلال پکڑتے ہین اور دوسرون پر طعن وتشنیع کی کلمات
ارشاد فرماتی ہین ان هذا لشئ عجاب لا یلیق بذوی الالباب اور یہہ جو ارشاد ہوا کہ ممنوعہ زوجہ نہین
اسواسطی کہ تعقیبہ علامت مجاز کی ہی لہذا احد یتونین الخ تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اس خاکسار نی احادیث سی

سے کتاب خدا سے ثابت کیا کہ متعہ اب تک جائز ہے منسوخ نہیں ہوا اور نکاح متعہ سے مراد نکاح منقطع ہے پس دو
قسم کے نکاح ہوئے ایک نکاح دایم دوسرے نکاح منقطع اگر وہان مجاز کہیئے تو یہان ہے کہیئے اگر وہان مجاز نہیں
تو یہان بھی نہیں جیسا کہ آپ وہان کہینگے ویسا ہی ہم یہان بھی کہینگے اب معلوم ہوا کہ مطلق تقیید امارت
مجاز کی نہیں اگر مطلق تقیید نشانی مجاز کی ہو تو چاہیے کہ نکاح بالولی اور نکاح بالوکیل اور نکاح دایمی وغیرہ سب مجاز
ہو جاوین و لا یقول بہ احد بلکہ تقیید جو امارت مجاز کی ہے وہ یہہ ہے کہ اطلاق مطلق کا اوپر مصداق مقید کی نزدیک
تعریہ عن القید کی صحیح ہو اور اطلاق زوجیت مطلقہ کا متمتع بہا پر صحیح ہے جیسا کہ صاحب کشاف نے اعتراف کیا اور
جار اللہ زمخشری کہ صنادید ارباب عربیہ اور ائمہ فنون ادبیہ اور اعاظم ائمہ مفسرین سے تہا قول اوسکا کہ سبیل جزم
اور حتم سے ہے افحام اہل سنت کی لیئے کافی ہے اور صاحب ضربت حیدریہ بعد بسط مقال کے افادہ فرماتے ہیں کہ تحقیق
مقام آنست کہ نکاح و تزویج بحسب شرع عبارت است از عقد مخصوص کہ محلل وطی بعوض مہر فی الجملہ بیاشد و آن شامل است
ہر دو فرد را پس اطلاق زوجیت بر فردین از قبیل حقیقت باشد و قیاس اینکار مانع الید بر جیسا کہ آپنے اور ہنوادون نے
کیا ہے قیاس مع الفارق ہے کیا اصلی کہ نکاح شرعی عقد مخصوص کو کہتے ہیں اور عاقد الید کی تو کچھ معنے نہیں
قال الناصب الغوی اللئیم اور سمنا کہ اوسکی نزدیک ممتوعہ حقیقۃ زوجہ مین داخل ہے مگر حضرات کو جک
ابدال کو مخترعات اہل اعتزال سے کیا کام ابو بصیر کی روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہول گئے کہ انہ سئل
عن المتعۃ اہی من الاربعۃ قال لا و لا من السبعین سعد ادنی کنز العرفان مین اجماع امامیہ کا نقل کیا ہے
کہ متمتع بہا مین اعتبار عدد کا نہیں اور بعد نقل اسی حدیث کی لکہا کہ فقد بان ان المستمتع بہا لیست من المنکوحات
و لا المتعۃ نکاح سچ ہے بحکم الغریق یاخذ بکل حشیشۃ جب ملا زمان والا کہیں مفر نہ پایا تو معتزلیون کے
دامن میں چہپے آگے نصاری کے پناہ ڈہونڈہینگے انتہی اقول بفضل اللہ العلیم صاحب کشاف اگرچہ معتزلی
ہے مگر عمری ہو نیمین مثل تمہاری ہے اور سخن شناس و زبان دان عرب اور فن تفسیر میں مسلم الثبوت ہے اوسکا
قول اسمقام مین بلاشک معتبر ہے تم نہ مانوگے تو عقلا پسند کرینگے علاوہ اسکے اہل اعتزال کی روایتیں کتب
سنیہ مین اکثر مذکور ہیں ایسی بیہودہ گوئی اور چرب زبانی سے کیا حاصل اور ابو بصیر کی روایت سے یہہ نہیں مفہوم
ہوتا کہ نکاح متعہ درست نہیں ہے اور نہ یہہ کہ نکاح متعہ کا نکاح نہیں ہے جیسا کہ عاقل لبیب پر پوشیدہ نہیں
اسواسطے کہ حاصل اس روایت کا یہہ ہے کہ انحصار زن متعہ کا چار مین بلکہ ہفتاد مین بہی نہیں جسقدر کہ چاہیں عورتون کو

١٣٣

نقل سنی حدیث کی لکھتا ہی فقد بان ان المستمتع بہا لیست من المنکوحات و لا المتعۃ نکاح اقول
واہ واہ کیا خوب چوری آپکی پکڑی گئی ہے معلوم ہوا کہ آپنی تحفہ اثنا عشریہ اور اوسکا حاشیہ سنیہ تو دیکھا نہین فاضل
رشید کی کتاب شوکت عمریہ بھی نہین دیکھی اور کنز العرفان کا دیکھنا تو بہت دور ہی گر ان کتابون مین سی کوئی کتاب
دیکھی ہوتی تو ایسا کلام بیہودہ نہ لکھتی دیکھیی آپکی لکھی ہوئی مثل یہان بعینہ صادق آئی چہ خوش گفتہ است سعدی
در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا + تمکو تو سمجھنی کی استعداد کہان ہی مگر ناظرین کی اطلاع کیواسطی لکھتا
ہون کہ فاضل مقداد کی کنز العرفان کی عبارت جسکا محصل اجماع امامیہ ہی متمتع بہا مین عدد نہونی پر تمہاری استاد الکل
مترجم صواقع اسو بقہ صاحب تحفہ سرقہ اپنی حاشیہ سنیہ باب المتعہ مین نقل کرنی منبع البیان سے کہ کسی سنی کی کتاب ہے
رد عبارت فاضل مقداد ذکر کرتی ہین اوسی مین فقد بان سے لا المتعۃ نکاح تک قول سنی کا ہی چنانچہ فاضل
رشید نے شوکت عمریہ مین اسکی تصریح کی ہے مگر آپنے کسی فضول کہ مثل فقرای آزاد کی جو چاہتا ہو گا بکتا ہو گا یہ
مضمون باطل گمانی کی طور پر سنکر بی تکلف لکھدیا اور معرکہ مین خم ٹھونک کر شمشیر نسی پنجہ بلا دیا سبحان اللہ یہہ کام
آپکا ہی دوسری سے نہین ہو سکتا کہ ایسی جاہلانہ اور عامیانہ باتین بمقابلہ شہسوار عرصہ ارشاد معالم دینیہ یکہ تاز میدان
اثنا عشریہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی بلا تحاشا زبان پر لا کر طعن و تشنیع کی الفاظ ایسی لکھی کہ گویا آپ بھی کسی حساب مین ہین صد
حیف کہ آپکی نافہمی اور جہل مرکب سے اب جگہہ اتنی اطالت ہوئی اب مولوی روم کا شعر آپکی شان مین پڑھکر اس بحث
لاطائل کو ختم کرتا ہون ع نہ فروعت محکم آمد نہ اصول + شرم بادت از خدا و از رسول + قال الناصب
الغوی اللئیم ہای یہہ بھی نہین جانتی کہ اگر ممتوعہ زوجہ ہوتی تو چار سی باہر نہوتی اور لوازم زوجیت کی مثل ارث
اور نفقہ و طلاق و لعان و ظہار و ایلا سب اسمین متحقق ہوتی حالانکہ یہہ ساری چیزین بشہادت کتب شیعہ کی ممتوعہ
مین مفقود ہین اور اونکی انتفا کی دلیلین موجود چنانچہ صاحب منہاج النہایہ فی بیان خمسمائۃ الآیۃ نی اگرچہ بتقلید
صاحب کشاف معتزلی کی مستمتع بہا کو زوجہ ٹھہرایا مگر ان چیزونکو متخلف عنہا بنایا حیث قال فی المستمتع بہا زوجۃ
وان تخلفت عنہا فی بعض الصفات کاستحقاق الارث والنفقۃ ووقوع الطلاق واللعان والظہار علی
قول والایلاء علی الاقوی اور اشہاد کا تو نام نہین جیسا تہذیب الاحکام مین ہے ولیس فی المتعۃ اشہاد ولا اعلان
رہی عدت وہ بھی مثل عدت زوجہ کی نہین کیونکہ مطلقہ کی عدت تین حیض ہین اور متوفی عنہا الزوج کے
چار مہینی دس دن قال اللہ تعالی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال والذین یتوفون
منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا بلکہ کم ہے جیسا شہید انکا متعی مین تفصیل

تفصیل کرتا ہی عدتہا حیضتان و لو استبرأت بخمسۃ و اربعون یوما و تعتد من الوفات شہرین
و خمسۃ ایام ان کان لہ و نصفہا ان کانت حرۃ و لو کانت حاملا فبابعد الاجلین اور احصان تو اصلا
نہین جیسا گذر چکا پس اب ممنوعہ کیونکر زوجہ مین داخل ہوئی **اقول بفضل اللہ العلیم** تمہاری ہای وای
یسی جاینگی کیونکہ خوب ثابت ہو چکا کہ یہہ سب صفات لوازم زوجیت کی نہین ہین بلکہ صفات زایدہ اوپر ذات
زوجیت کی مثل اسکی کہ اپنی شوہر کے نافرمانی نکریں اور اوسکو گالیان ندے اگر یہہ سب لوازم زوجیت کے
ہوتی اسطرح کہ اگر یہہ سب نہون تو زوجہ نکہلائے تو لازم آیا کہ زوجہ ناشزہ اور قاتلہ اور زانیہ نہ زوجہ کہ
وارث اور موروث نہین ہوتی اور زن ملاعنہ کہ بغیر طلاق کے باین ہو جاتی ہے زوجہ نہ کہلائی کہ یہہ سب بعض
ان صفات سی متخلف ہین جیسا کہ پہلے بتصریح ذکر کر چکا ہون اور انحصار عدد کا چار مین یہہ بہی شرایط اور
لوازم نکاح من حیث ہو ہو کی نہین کیونکہ غلام کے لئے اکثر دو حرہ یا دو لونڈی سے نکاح کرنا شافعی اور
ابو حنیفہ اور احمد کی نزدیک جایز نہین اگر انحصار فی الاربع لوازم زوجیہ سے ہوتا تو یہان انحصار دو مین کیون
ہوتا علاوہ اسکی ازواج نبی ص مین آپ کیا فرمائینگی کہ باتفاق فریقین چار سے زیادہ تہین اب معلوم ہوا
کہ یہہ لوازم ماہیت نکاح کی نہین ہو سکتے اور شبہاو کا جواب سابق مین ذکر ہو چکا یعنی فلا نعید اور حرہ
منکوحہ دائمہ اور منقطعہ دونو کیواسطی عدہ وفات چار مہینے دس دن ہین جیسا کہ شہید علیہ الرحمہ کے عبارت
لمعہ سے نقل کے و نصفہا ان کانت حرۃ و صاحب ضربت حیدریہ فرماتی ہین ظرفہ آنکہ عدہ امۃ نصف
عدت حرہ میباشد و ہو شہران و خمسۃ چون در کریمہ مذکورہ ضعف مذکور است دون النصف پس امۃ نہ زوجہ
منکوحہ خارج از نکاح و مرتکب سفاح بودہ باشد انتہی کلامہ الشریف اور آیہ کریمہ **والمطلقات یتربصن** الخ
سی مستفاد ہوتا ہی کہ یہہ عدہ لوازم طلاق سے ہی اور متعہ مین تو طلاق ہوتا ہی نہین پس انتفاء اس عدہ خاصہ
سی یہہ لازم نہین آتا کہ نفی زوجیت اور مناکحت کی ممتوعہ سی ہو جائی اذ العدۃ الکذائیۃ لاثر الطلاق
لا لافتراق بعد النکاح مطلقا و ان توقف علیہ ہذا القدر من الجواب کاف للذی لا انصاف
اور یہی جب دو قسم کی نکاح ٹہری ایک نکاح دایم دوسری نکاح منقطع تو دونو کی احکام جدی جدی ہو گئے
اسمین کون قباحت لازم آئی اور احصان نسبۃ متعہ مین ہوتا ہی جیسا گذر چکا **قال مولانا المجتہد الحری**
بالتکریم اور رہا فیما تمہاری نزدیک جب آیہ مذکورہ ناسخ متعہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ کوئی آیت حلت متعہ مین

۱۳۵

... منسوخ ہی بتاؤ قال الناصب الغوی اللئیم جن

لوگون کے حق مین مفسرین معتبرین نی صیغہ تمریض کا استعمال کیا کہ وہ آیہ فما استمتعتم کو متعہ مین کہتی تھے اور
پھر منسوخیت کی قایل ہوئی تو اون لوگون کی مذہب پر یہہ آیہ منسوخ ہی اور آیہ الا علی ازواجھم اوسکی ناسخ بلکہ
ابو داود مین ابن عباس سے مذکور ہی کہ فما استمتعتم کا ناسخ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن بعدتہن
والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان ارتبتم فعدتہن
ثلثة اشہر ہی ہی لیکن بنا بر مذہب جمہور چونکہ نسخ عبارت ہی موقوف ہونا حکم شرعی کا دوسری حکم شرعی سے
تو اس صورت مین یہہ سب آیتین محرم متعہ کی ٹھہرینگے اسواسطی کہ متعہ کرنا لوگونکا ابتدای اسلام مین بحکم شرع
تھا بلکہ بطریق تعامل کے تھا اسیواسطی ترمذی مین مضمون تعامل کا مذکور ہے کہ اوسپر حرمت طاری ہوئی
اب کیا خدشہ رہا جو وہم وہ ڑکی سے اس شق کو حضور نی بیان فرمایا ہے ع یکدم کہ چشم فتنہ بخفت است زینہار +
بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس + انتہی کلامہ السخیف **اقول بفضل اللہ العلیم** حقیقت تو یہہ ہی کہ اہل سنت
وجماعت اسمقام پر ایسا عاجز ہوئی ہین کہ مہلت پہلو بدلنی کے نہین اولا یہہ کہ نیشاپوری اپنی تفسیر مین لکھتا ہی
اما عمران بن حصین فانہ قال نزلت آیة المتعة فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدها آیة تنسخها آه اب اس
روایت سے صیغہ تمریض نہین معلوم ہوتا بلکہ لفظ قال علی سبیل الجزم ہی اور بھی امام رازی تفسیر اس آیہ مین لکھتا ہی ہذا
هو الحجة التی احتج بها عمران بن الحصین حیث قال ان اللہ انزل فی المتعة آیة وما نسخها بآیة اخری آه اور سابق
مین صحیح بخاری وغیرہ سی یہہ ثابت ہو چکا کہ عمران بن حصین قایل تھی کہ کوئی آیہ نسخ متعہ مین نازل نہین ہوا اب
فرمائی کہ کون صیغہ اسمین تمریض پر دلالت کرتا ہی پس واضح ہوا کہ آیہ متعہ بیشک قران مین نازل ہوا اور کوئی
آیت نسخ مین اوسکی نازل نہین ہوئی جیسا کہ عمران بن حصین کے قول سے ثابت ہوا دوسری یہہ کہ خود حضرات
سنیہ قایل ہین کہ نبی نی فرمایا تھا استمتعوا من ہذه النساء کما فی التفسیر الکبیر اور قول سبرہ بن معبد اذن لنا رسول اللہ
فی متعة النساء اور قول سلمہ رخص رسول اللہ ص فی المتعة صریح دلالت کرتا ہی کہ نبی نی اباحت متعہ کا حکم فرمایا تھا پس صاحب
شرع اسکی شرعیت کا انکار نہین کر سکتا پس انکار اسکی مشروع ہونیکا اور مضمون تعامل کو لکھنا خلاف اجماع ہی اور یہہ
یہہ کہنا کہ ابتدای اسلام مین بحکم شرع نہ تھا باطل ہے اسلئی کہ تفسیر کبیر مین صاف بلفظ مشروع مذکور ہی جیسا کہ
اوسی کتاب مین ہے روی ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ ص وانا انہی
عنهما متعة الحج ومتعة النکاح تیسری یہہ کہ شاہ صاحب اپنی تحفہ مسروقہ مین باین عبارت ارشاد فرماتی ہین کہ انکہ

آنچہ گویند کہ فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ در حق متعہ نازل شد محض افترا است اگرچہ در تفاسیر

غیر معتبرہ اہل سنت نیز نقل کنند زیرا کہ خلاف نظم قرآنیست و تفسیر کہ خلاف نظم قرآنی باشد گو روایت از صحابی کنند مسموع

و مقبول نیست الی آخرہ کہ عبارت شاہ صاحب سی کالشمس فی رابعۃ النہار آشکار ہے کہ آیہ مذکورہ باب متعہ مین نازل

نہین ہوا اور آپ اوسکی خلاف اس آیہ کو باب متعہ مین اگرچہ بصیغہ تمریض ہو قرار دیتی ہین پہر کیسا تہافت صریح

ہی اور آپ کو ابتک معلوم نہین کہ حکم شرع کسکو کہتی ہین انصاف سے کہیئی کہ جسکو نبی صلعم نی ارشاد فرمایا ہو اور

اوسکی عمل کے لئی حکم ارشاد ہوا ہی ہو تو اوسکو حکم شرع کہتی ہین یا نہین اور بحکم شرع کہتی ہین یا نہین اور حکم فرمانا

نبی صلعم کا واسطی متعی کے اسکا آپ بہی انکار نہین کرتے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ نکاح متعہ بحکم شرع تہا اور

آیہ فما استمتعتم بموجب لکہنی شاہ صاحب کے متعہ مین نازل نہین ہوا اور آیہ الا علی ازواجہم الآیہ بعض متاخرین کے

نزدیک بفرض محال ناسخ متعہ ہو گیا اور یہہ جو ارشاد ہوا کہ جو لوگ آیہ فما استمتعتم کو متعہ مین لکہتی ہے اور پہر

منسوخیت کی قایل ہوئی تو اون لوگون کے مذہب پہ یہہ آیہ منسوخ ہی اور آیہ الا علی ازواجہم اوسکی ناسخ

تو اسکا جواب یہہ ہی کہ سابق میں اس خاکساری نی بدلائل کئی وجہ سے ثابت کیا کہ متعہ ہرگز منسوخ نہین ہوا

اور اس جگہہ بہی ایک دلیل عرض کرتا ہون کہ مجیب غیر مصیب کے مذہب مطابق تو متعہ لہنا حجۃ الوداع

مین حرام ہوا کما ہو فی الصحیحین و رواہ ابو داؤد و احمد عن رسول اللہ صلعم نہی فی حجۃ الوداع اور آیت

الا علی ازواجہم قبل حجۃ الوداع کی نازل ہوئے جیسا کہ در منثور وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی اسلئی کہ بعد نزول آیہ

اکملت لکم دینکم کہ حجۃ الوداع مین نازل ہوئی تہی کوئی آیت حلال و حرام مین نازل نہین ہوئی جیسا کہ کتب

مسطورہ مین مذکور ہی اور آیہ الا علی ازواجہم کو آپ حرمت متعہ مین کہتی ہین پس نازل ہونا اس آیہ کا نسخ

حکم متعہ مین کیونکر ثابت ہو سکتا ہی اور انتہای عجب ہی کہ آپ ارشاد فرماتی ہین کہ ابو داؤد مین ابن عباس سے

مذکور ہے کہ فما استمتعتم کا ناسخ یا ایہا النبی الی آخرہ قال ہے اسلئی کہ اولا معلوم نہین کہ کونسا امر ہے کہ اس آیہ سے

حرمت پر دلالت کرتا ہی اور ثانیا یہہ کہ نسبت دینا اس روایت کا طرف ابن عباس کے افترا محض ہے اسو اسطیکہ

ثابت ہو چکا کہ جناب ابن عباس تادم مردن متعہ کی قائل تہے کبہی اس سے برگشتہ نہین ہوئی پس کیونکر عقل

قبول کرتی کہ اوسکی نسخ کی قایل ہی ہونگی جیسا کہ سابق مین عبارت فخر الدین رازی سے معلوم ہو چکا اعادہ

اوسکا ضرور نہین اور یہی ... [illegible] ... کہ ابن عباس ... متعہ کی قائل ... پس کیونکر ...

۱۳۷

وهذا باطل عندنا جائز عند مالک بن انس وهو الظاهر من قول ابن عباس اور قاضی خان نے اپنی فتاوی
میں لکھا ہے ولا ینعقد النکاح بلفظ المتعة وهی باطلة عندنا خلافا لابن عباس ومالک انتهی اور صاحب
فتح القدیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ جناب ابن عباس فتوی ہی جواز متعہ کا دیتے تھے جیسا کہ سابق بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور کتب
اہلسنت میں جو بعض مقام پر رجوع اور نسخ متعہ کی حدیثیں ضعیف موجود ہیں تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں اسلئے کہ ابن حجر
عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے ان ابن عباس اباح المتعة وروی عنه الرجوع باسانید ضعیفة واجازة
المتعة عنه اصح انتهی پس جبکہ اسناد ضعیفہ سے رجوع حضرت ابن عباس کا ثابت ہو تو اوسپر اعتماد کرنا خلاف عقل
و دانش ہے اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں مسند عبد اللہ ابن عباس کے ذکر کیا ہے قال ابو بصیر کان ابن عباس
یامر بالمتعة وابن الزبیر ینهی عنها الحدیث اور بعضی تواریخ میں اسطرحسے مسطور ہے کہ جس وقت عبد اللہ
زبیر نے حضرت عباس کیطرف اشارہ کر کے اسطرحسے کہا کہ جاءنا اعمی اعمی اللہ قلبه یحل المتعة وهی الزنا المحض تو
اوسکی جواب میں عبد اللہ عباس نے اسطرحسے ارشاد فرمایا ان اللہ سلب بصرنا وسلب بصائرکم واللہ لقد انزل آیت
المتعة فی کتاب الله وعمل بها علی عهد رسول الله صلعم ولم ینسخها ولم یات بعده نبی یحرمها والدلیل
علی ذلک قول عمر متعتان کانتا علی عهد رسول الله صلعم حلالتین وانا احرمهما واعاقب علیهما فقبلنا شهادته
ولم نقبل تحریمه یا عبد الله وانت من متعة فاسئل امک من بردی عوسجة خلاصہ ترجمہ کلام عبد اللہ ابن عباس کا
یہ ہے کہ بتحقیق نازل ہوا متعہ بیچ کتاب خدا میں اور عمل کیا گیا متعہ زمانہ رسولخدا میں اور خدا نے اوسے منسوخ نہیں
کیا اور بعد محمد صلعم کے کوئی دوسرا رسول نہیں آیا کہ حرام کرے متعہ کو اور دلیل اس بات کے یہ ہے کہ خود عمر نے کہا متعتان الخ
پس گواہی عمر کی ہمنے قبول کئے اور تحریم اوسکی نہیں قبول کی اے عبد اللہ زبیر بتحقیق کہ تو متعہ سے حاصل ہوا ہے
پس تو پوچھ اپنی ماں سے کیفیت عوسجہ والی دو چادر کی انتہی ترجمہ پس جبکہ عبد اللہ زبیر نے عبد اللہ عباس سے
اسکو سنا نہایت منفعل ہوا شرمندہ ہو کر مجلس سے اوٹھا اور متوجہ حرم اپنی کی ہوا اور شمشیر کھینچکر از راہ غضب کے
سر مادر پر آیا اور اپنی مادر سے پوچھا کہ اخبرنی عن بردی عوسجة یعنی خبر دے تو ہمکو دو چادر عوسجہ سے پس مادر نے
اوسکی فی الحال کہا کہ ان اباک کان مع رسول الله صلعم وقد اهدی له رجل یقال له عوسجة بردین فاعطاه
لابیک فتمتع بها فعلقت بک وامک فی متعة یعنی پدر تیرا زبیر ساتھ رسولخدا کے تھا اور ایک مرد کہ نام اوسکا
عوسجہ تھا دو برد یمانی واسطے رسولخدا کے ہدیہ لایا تھا پس رسولخدا نے اون دو نو چادر وںکو تیرے باپ کو عنایت کیا اور
تیرے باپ نے اون دو نو برد یمانی سے مجھکو عقد متعہ میں در لایا پس میں حاملہ ہوی اور تو متعہ سے پیدا ہوا انتہی

١٣٨

انتہت ترجمہ اس بیان سے بھی ظاہر ہی کہ ابن عباس ہرگز نسخ متعہ کی قائل نتھی اور یہہ بھی دلیل قوی ہے اس امر کہ
جناب ابن عباس نے رجوع فتوای متعہ سی نہیں فرمایا کہ ترمذی میں ہے کہ بعد نزول آیہ الا علی ازواجہم کی ابن
عباس نے رجوع فرمایا اسلئی کہ جناب ابن عباس بعد وفات جناب سرور کائنات کی اور بعد بہی عمری کی اہلسنت کی
نزدیک یہی فتوی جواز کا دیتی تہی اور خلافت عبداللہ ابن زبیر تک وسپر اصرار کرتی تہی جیساکہ سابق میں معلوم ہو چکا
پس اس بیان سے معلوم ہوا ہی کہ تمہاری عقیدہ میں شاید آیت الا علی ازواجہم بعد وفات حضرت سرور کائنات
کی نازل ہوئی ہو اور حضرت ابن عباس نے اسکی دیکھتی ہی رجوع فرمایا ہو ان ہو الا فریہ بلا مریۃ اور صاحب شوکت عمریہ
اور بعض فضلای اہل سنت جو یہہ کہتی ہیں کہ بعد وفات جناب رسول کی جو ابن عباس فتوی جواز کا دیتی ہے اسکی
وجہ یہہ ہی کہ حضرت کو علم اوسکی ناسخ کا نہ تہا اور اسطرح کا شبہ اکثر صحابہ کو ہوا ہی تو یہہ کہنا اونکا باطل ہے
اسلئی کہ ترمذی میں صاف موجود ہی کہ حتی اذا نزلت الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم اور اس سے
کالشمس فی رابعۃ النہار آشکارا ہی کہ بعد نزول آیہ کریمہ کی حلت متعہ کی ابن عباس کے نزدیک باقی نہ رہی پہر یہہ کہنا
کہ حضرت کو علم اوسکی ناسخ کا نہ تہا بیجا ہے حقیقت تو یہہ ہی کہ اہل سنت جب کہیں مفر نہیں پاتی تو ایسے
تاویلات علیلہ سی کہ جہان ہے اوسکو جائز نہ رکھیں متشبث ہوتی ہیں کبہی یہہ کہتی ہیں کہ جب آیہ کریمہ الا علی ازواجہم
نازل ہوا تو حضرت ابن عباس نے رجوع فتوای متعہ سی فرمایا جیساکہ ترمذی میں ہے اور کبہی یہہ کہتی ہیں کہ عند الموت
اپنی رجوع فرمایا جیساکہ بیضاوی میں ہے اور کبہی یہہ کہتی ہیں کہ بعد ماجرای ابن زبیر کی رجوع کیا جیساکہ فتح القدیر
میں ہے اور کبہی یہہ کہتی ہیں کہ بعد فرمانی جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی آپ نی رجوع فرمایا جیساکہ عینی اپنے
رسالہ میں کہا کہ پہلی حضرت ابن عباس کو اطلاع نہ تہی جب حضرت امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ انک رجل تائہ الخ تب آنحضرت
نی رجوع کیا اور کبہی آیہ اذا طلقتم النساء کو ناسخ قرار دیتی ہیں جیساکہ ابو داؤد میں ہے اور کبہی حرمت علیکم امہاتکم
کو ناسخ قرار دیتی ہیں غرض کہ روایات مضطربہ رجوع اور نسخ کی بہت ہیں اور روایتیں علماء امامیہ رضوان اللہ
علیہم کی سب مستقیم ہیں قال مولانا المجتہد الحری بالتکریم اور مستفتی نے جو پوچہا کہ کون سی پیغمبر یا امام سے
یہہ مسئلہ جاری ہوا جواب اوسکا یہہ ہی کہ متعہ بحکم جناب رسالتمآب کہ خاتم النبیین تہی اور دین اونکا قویم اور شریعت
اونکی ناسخ شرایع سابقہ ہے شروع اور جاری ہوا ہی اور احادیث آنحضرت کی صحاح ستہ میں بحکم شرعیت
متعہ موجود ہیں اور جاری رہنا اوسکا تا بعض عہد خلافت خلیفہ ثانی بہی صحاح مذکورہ سی ثابت ہے

مشروعیت متعہ دو ایکبار جاری ہوا تھا پھر جب ان آیتوں کا نزول ہوا تو حضرت نے ممانعت فرمائی اور ہمیشہ حرام
مؤبد ہو گئی چنانچہ تفاسیر معتبرہ اور صحاح ستہ میں تفصیل مذکور ہی اور مشتی نمونہ از خروارے یہاں بھی جا بجا
ذکر کیا گیا زیادہ ہوس ہے تو بالفعل شرح مسلم امام نووی کی مطالعہ فرمائیے خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ تحریم اور اباحت
متعہ کی دو مرتبہ ہوئی پہلی چند دنوں حلال تھا پھر خیبر کے دن حرام ہوا پھر تین دن جنگ اوطاس یعنے مکہ معظمہ
میں حلال رہا پھر قیامت تک حرام ہوا بعد اوسکے اوسی کتاب میں دفع دخل کرتا ہی ولا مانع من تکرر الاباحۃ
والتحریم ع ساری خدشی تھی جب بہانے میں + اوڑ گئی جھلکیاں بجاتی میں **اقول بفضل اللہ العلیم**
ابھی ثابت ہو چکا کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا اور نبی نے اسکے لئے حکم جواز کا فرمایا پھر مشروع ہونا اسکا کیونکر ثابت
نہو نسخ کی روایتیں تو کتب اہل سنت میں ایسی مضطرب ہیں کہ اوسکی دیکھنے سے پریشانی حاصل ہوتی ہے روی
فی الصحیحین عن علی ان رسول اللہ ص نہی عن نکاح المتعۃ وعن لحوم الحمر الاھلیۃ زمن خیبر وروی عن
سلمہ بن الاکوع قال رخص لنا رسول اللہ ص فی متعۃ النساء عام اوطاس ثلثۃ ایام ثم نہی عنہا وروی
عن سلمۃ الجہنی انہ غزا مع النبی فتح مکۃ قال فاقمنا بہا خمسۃ عشر فاذن لنا رسول اللہ ص فی متعۃ النساء
ثم لم یخرج حتی نہی عنہا رواہ مسلم وروی ابو داؤد واحمد عن رسول اللہ ص نہی فی حجۃ الوداع عنہا
یعنی صحیحین میں روایت ہی علی علیہ السلام سے تحقیق کہ رسولخدا ص نے منع فرمایا نکاح متعہ سے اور گوشت خران خانگی
زمانہ خیبر میں اور روایت ہی سلمہ بن الاکوع سے کہا اوسنے رخصت دیا رسول اللہ ص نے ہمکو متعہ نساء کی اوطاس
میں تین دن تک بعد اوسکے پھر منع فرمایا اور روایت ہی سبرہ الجہنی سے کہ غزوہ مکہ میں آنحضرت ص کی ساتھ
شریک تھا کہا اوسنے اقامت کیا ہمنے مکہ میں پندرہ دن پس اذن دیا ہمکو جناب رسالتمآب نے متعہ سے بعد اوسکی نہیں
نکلا میں یہانتک کہ منع فرمایا اوس سے اور روایت کیا داؤد واحمد نے بہ تحقیق کہ رسولخدا ص نے منع فرمایا متعہ
نسا سے حجۃ الوداع میں انتہے ترجمہ اب اس اختلاف عظیم کو ملاحظہ فرمائیے کہ اثبات متعہ نساء میں اور نسخ
میں اوسکی کسقدر اضطراب ہی مجموع ان روایات سے معلوم ہوتا ہی کہ کئی مرتبہ مشروع ہوا اور کئی مرتبہ
نسخ ہوا او دو ہی رتبہ مشروع اور دو ہی دفعہ نسخ نہیں ہوا اور یہی روایت کرتی ہیں کہ ایک شب مباح تھا صبح
اوسکی حرام ہو گیا پس میں کہتا ہوں کہ امام نووی جو پیشوا سنیوں کا ہی اپنے حالات خانگی سے بہی واقفیت نہیں
رکھتا ہی اصلی کہ علماء سنیہ سے کوئی تو کہتا ہی کہ متعہ خیبر کے دن حرام ہوا کوئی کہتا ہی اوطاس کے دن کوئی کہتا ہے
بعد فتح مکہ کوئی کہتا ہی حجۃ الوداع میں اور کوئی کہتا ہی طائف کی دن پہر امام نووی کا یہہ کہنا کہ تحلیل

۱۴۰

تحلیل و تحریم متعہ کی دو مرتبہ ہوئی غلط محض ہے و قال النیشاپوری فی تفسیرہ اکثر الروایات انہ اباح المتعۃ
فی حجۃ الوداع و فی یوم الفتح و قول من قال انہ حصل التحلیل مرارا و النسخ مرارا ضعیف لم یقل
بہ احد من المعتبرین الا الذین ارادوا ازالۃ التناقض عن الروایات فاضل نیشاپوری کہ اعاظم علماء اہل سنت
سی تہا اپنی تفسیر مین لکہتا ہی کہ اکثر روایات دلالت کرتی ہین اوپر اس امر کی کہ مباح ہوا متعہ حجۃ الوداع مین اور
روز فتح مکہ مین اور جن لوگون نی کہا ہی کہ چند مرتبہ حلال ہوا اور چند مرتبہ حرام ہوا ضعیف ہے کسی معتبرین نے
اوسکو نہین کہا ہی مگر اون لوگون نی کہ ارادہ کیا رفع تناقض کا درمیان اخبار کی پس امام نووی کے قول سے معلوم
ہوتا ہی کہ متعہ مباح ہوا جنگ اوطاس مین اور پہلی چند دنون حلال تہا اور فاضل نیشاپوری کی قول سے معلوم
ہوتا ہی کہ متعہ مباح ہوا حجۃ الوداع مین اور فتح مکہ مین اور ابوداود اور احمد نی جو ذکر کیا ہی اوس سے ثابت
ہوتا ہی کہ متعہ حجۃ الوداع مین حرام ہوا جیسا کہ سابق مین ذکر ہو چکا ہی اور مین کہتا ہون کہ گویا مقدمہ تحلیل
دو مرتبہ بہی واسطی اسکے ہی کہ جمع بین الاخبار فی الجملہ ہو جاوی الحفیظ الحفیظ علاوہ وضعی ہونی ان احادیث کے
تعارض و اضطراب انہین ایسا ہی کہ قابل زبان پر لانیکی نہین اور عمدہ دلیل بطلان نسخ پر یہہ ہی کہ اگر نسخ متعہ حق ہوتا
تو ہر آئینہ اصحاب رسول خدا ؐ پر از زمانہ خلافت ابی بکر اور اوائل زمانہ عمر تک مخفی نہ رہتا اس کلام سی معلوم ہوا کہ
احادیث نسخ کو حضرات مریدین نے وضع کیا ہی مگر الحمد للہ کہ شیعیان علی بن ابیطالب ؑ نے واضح کر دیا کہ یہہ سب
باتین سنیون کی بنائی نہین بن سکتین اور عبارت فخر الدین کے جو سابق مین ذکر ہوئی ہے اگر اوسکو آپ بغور
و امعان نظر سی ملاحظہ فرمائی تو ممکن ہے کہ اوس سے شبہ آپکی دل کا بخوبی رفع ہوگا خلاصہ کلام اور انتہای
مرام یہہ ہی کہ جواز متعہ کا کتاب سے سنت سی اجماع امت سی بالیقین ثابت ہی اور یقین زایل نہین ہوتا بغیر یقین
دوسری کی کہ رسوخ و ثبوت مین مثل اولی ہو و اذ لیس فلیس ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی فلم یرخص فی نکاح
المتعۃ الا عمران بن حصین و عبد اللہ بن عباس و بعض اصحابہ و طائفۃ من اہل البیت انتہی یعنی
رخصت دیا اور جایز کیا عمران بن حصین اور عبد اللہ بن عباس نے اور بعض اصحاب اونکی نے اور گروہ اہلبیت نے
متعہ کو اس حدیث سی یہہ بات آشکار ہوتی ہے کہ اصحاب جلیل القدر اور اہل بیت علیہم السلام متعہ کو جایز رکہتی
آئی ہین اور کتب اہل سنہ سی ثابت ہی کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام اللہم ہولاء اہل بیتی مین داخل ہین کیونکہ
جو لوگ مشار الیہ ہولاء کی ہے اونمین موجود ہونا حضرت کا متفق علیہ ہی اور عدم نسخ متعہ بہی اسی سی سمجہا
جاتا ہی اسلیئی کہ اگر متعہ منسوخ ہوتا تو یہہ اصحاب جلیل القدر اور اہلبیت علیہم السلام کیونکر تجویز فرماتی اور نہ

معلوم ہوتا ہی نسخ کی آنحضرت کو عقل سے مراحل دور ہی علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ جب تغلبی نے کلمہ حصر کا ارشاد
کیا تم علم رخص نے نکاح المتعۃ الاعراب الخ تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ نسخ متعہ کی ہرگز قائل نہ تہی اسلیے
کہ اگر یہہ لوگ بہی اوسکی نسخ کی قائل ہوتی تو کلمہ الا کا لغو ہو جاتا کیونکہ قائل نسخ کی تمامی اہل سنت ہیں پہر عمران
وغیرہ اصحاب جلیل القدر و اہل بیت علیہم السلام کی کیا تخصیص تہی اسی سی معلوم ہوا کہ وہ لوگ قول نسخ متعہ سے
مستثنے ہیں ع میری مطلوب سب ہوی حاصل + آپ کی قول سب ہوئی باطل + سایہ فضل ذوالجلال رہا +
لطف یزدان لایزال رہا + از عنایات خالق معبود + قول سب آپ کی ہوئی مردود **قال مولانا**
المجتہد الحری بالتکریم اور پیغمبر ہماری تو ایک ہی ہیں یہہ سوال کرنا کہ کون سی پیغمبر یا امام سی یہہ مسئلہ
جاری ہوا ویسا ہی ہے کہ کوئی پوچہی کہ یہہ مسئلہ کونسی خدا نی فرمایا ہی **قال الناصب الغوی اللئیم** اگر
اس سوال میں غلطی ہے ہوتی تو اوسکا پکڑنا بیجا تہا شاید قضیہ مسلمہ المواخذات اللفظیہ لیست من دأب
المحصلین فراموش خاطر اقدس سے مظاہر نہ ہوا آپکا قصور نہیں تقاضای سن ہی ع الکبر پیری و صد عیب چنین گفتہ اند
تامل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سوال حق ہے کیونکہ اکثر باتیں عبادات اور عادات اور محرمات اور مباحات اور دیہونکے
اس دین متین میں باقی ہیں بعضی بعینہ اور بعضی کچہہ شروط اور قیود سی چنانچہ بجای خود مقرر ہی اسلئی سایل نے
پوچہا کہ متعہ کون سے پیغمبر یا امام سی جاری ہوا آیا ہماری حضرت اور ائمہ سی جاری ہوا یا آگی سے کسی پیغمبر یا اونکی
خلفاء کیوقت میں تہا اسمیں کیا قباحت لازم آئی کہ جنابنے یوں شد و مد سی بیکار بات بنائی کہ ہماری پیغمبر تو
ایک ہے ہیں اوسنی اپنی پیغمبر کی ایک ہونیکا کب انکار کیا ع سمجہ کا پہیر کا ہی ورنہ سوال سیدہا ہی **اقول**
بفضل اللہ العلیم ہرچند اس غبی نے اپنی دانست میں اسمقام پر بڑی عرق ریزی کی اور بہت سا سر پٹکا
مگر پہر بہی جواب شافی نہو سکا اسواسطے کہ سائل بعد دو تین فقرونکی اسطرح کہتا ہی کہ سند اسکی ہم بحدیث
نبوی اور مطابق آیات کلام اللہ چاہتی ہیں جب مستفتی کا یہہ مطلب ہوا کہ سند حلت متعہ کی ہمکو احادیث نبوی سے
اور آیات قرآن سی چاہئی تو پہر اوسکا یہہ کہنا کہ کون سے پیغمبر سی یہہ مسئلہ جاری ہوا محض بیجا ہی اسلئی کہ احادیث
نبوی سے مراد وہی احادیث ہوتی ہے کہ جسکو ہماری نبی صلعم نے ارشاد فرمایا ہو اور آیات کلام اللہ سی بہی وہی
آیات مراد ہی کہ جو ہماری نبی کی لئی نازل ہوئی ہے اور اوسیکو سب کلام اللہ کہتی ہیں پس ان دونوں سی یہہ بات
ثابت کرنا کہ پیغمبران پیشین بہی متعہ کو جائز رکہتی تہی لا حاصل محض ہے اسلئی کہ اونکی جائز رکہنی یا نہ رکہنی
سی کیا حاصل کیونکہ سایل کی اعتقاد میں بہی شریعت ہماری پیغمبر کے ناسخ شرایع سابقہ ہی پس معلوم ہوا

معلوم ہوا کہ آپنے سوال مستفتی کو اچھی طرحسی ملاحظہ نہیں فرمایا ورنہ ایسی کلمات بیہودہ شان مین حضرت سلطان العلما
کی ارشاد نہ فرماتی اور جواب اس اشکال کا مجتہد العصر والزمان سی طلب کراتی اب معلوم ہوا کہ کلام اس غبی کا مصداق
توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ ہی اور یہہ جو فرمایا کہ قضیہ مسلمہ المواخذات اللفظیۃ لیست من داب المحصلین فرمایا خاطر
قدسی سے ظاہر نہ رہا تو یہہ قضیہ کیا ہے جو بہول جائیگا ہم آپسے پوچہتی ہین کہ وہ کون بزرگ تہی کہ جنہون نی بارہ
برس سورۂ بقر کو یاد کیا پہر بہی خوب حفظ نہ کر سکی اونکی حافظہ کی خبر لیجیئی اپنی کتابو نمین دیکہیئی یقین ہے کہ اون
بزرگ کا اسم میمون آپ کو یاد ہوگا نام کی معلوم ہوتی ہے دل شاد ہوگا العاقل تکفیہ الاشارہ اور مواخذات
لفظیہ داب محصلین سے بعید نہیں ہے یہہ کلیہ مسلم نہیں ورنہ شارحین و محصلین عبارات شروح و متون پر قدح
لفظی کیون کرتی علاوہ اسکی قدح حضرت کی لفظی نہیں بلکہ معنوی ہے اسلئی کہ مضمون فقرہ سائل کا خبط ہے
جب تمہاری تاویل واہی ہے اسی پر شہادت دیتی ہے **قال الناصب الغوی اللئیم** بلکہ اگر غور کیجیے
تو اس سوال مین ایک نوع کی انکار اور توبیخ یا تعبیر ہے یعنی متعہ تو بارشاد پیغمبر خدا اور بامداد ائمہ ہدا
حرام ثابت ہوتا ہی پہر کونسی پیغمبر یا امام سی یہہ مسئلہ جاری ہوا پیغمبر اور امام تو ایک ہی ہین یہہ ڈہکوسلا
حلت کا بیچ مین کسنی نکالا جیسا عرف مین کوئی کچہہ کام خلاف عقل اور شرع کی کرتا ہو تو اوسکی توبیخ
یا تعبیر کی لئی کہتی ہین کہ یہہ بات کونسی خدانی فرمائی شاید جناب اسی مضمون زجر کو سمجہکر خالی دی گئی آپسے
بڑا تعجب ہے کہ یون فرمائین کہ یہہ ویسا ہی کہ کوئی پوچہی کہ یہہ مسئلہ کونسی خدانی فرمایا کیونکہ غایت الامر تو یہہ
ہی کہ تعدد خدا متوہم ہوتا ہی سو موافق مذہب پیشوایان جناب کے اسمین کچہہ برائی نہین کتب معتبرۂ شیعہ
مین مانند تفسیر مجمع البیان وغیرہ کی لکہا ہی کہ خالق خیر کا خدا اور خالق شر کا شیطان حالانکہ واللہ خلقکم
وما تعملون و من شی ما خلق وغیرہ اس عقیدی کو جہٹلا رہا ہی پس بنابر اس قاعدی کے اگر سائل نے استہزا
یہہ بہی اشارہ خفیہ کیا ہو کہ معاذ اللہ جب خالق دو ہین تو پیغمبر اور امام بہی دو ہونگی ایک خیر والی کے ایک شر والے
کی پس کونسی پیغمبر اور کون سے امام نی اسکو جاری کیا آیا پیغمبر اور امام شر والی نی یا پیغمبر اور امام خیر والی نے
اقول بفضل اللہ العلیم آپ ان باتون کو کیا جانین کہ مجمع البیان نے کیا کہا ہی اور کنز العرفان مین
کیا اور خالق شر کسکو کہتی ہین اور خالق شر کیا چیز ہے آپکے استعداد تو وہی ہے کہ کنز العرفان کی مطلب
اور مجمع البیان کی مدعا کو ایک کر دیا اور اتنا فرق نہ کر سکے کہ مستدل کا کلام ہی یا مانع کا جب تمسی دانشمند ایسے
[illegible]

ثابت ہو... پیغمبر خدا و حضرات ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا اب تک حلال ہے اور سوای آپ کی خلیفہ
ثانی کی کسیکی اسکو حرام نہین کیا اب مین کہتا ہون کہ متعہ تو یہہ آیات محکمات و بارشاد ائمہ عالی درجات حلال
ٹہرا ہی یہہ معاملہ حجت کا بیچ مین کسنی نکالا اب جتنی عبارتین آپ نی اس ذیل مین ذکر کی ہین سب آپ پر عاید
ہو گئین اور یہہ جو ارشاد ہوا حالانکہ واللہ الخ اس عقیدہ کیو جہٹلا رہی ہی اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ نی سیاق قران کو
نہ دیکہا تہا اپنی پیشواؤنکی کے ماقبل آیت کو اپنی مضر جانکی ملاحظہ نہ فرمایا اور تمام کلام معجز نظام اتعبدون
ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون ہی اور سیاق اس آیہ کا مقتضی اسکی ہی کہ واللہ خلقکم وما تعملون
بیچ معنی حجت اور برہان کی ہے اوپر استبعاد عبادت کرنی کفار نابکار کی بت کی تئین یعنی جناب باری فرماتا ہی
کہ تم لوگ کیونکر عبادت کرتے ہو بت کی تئین کہ خود اپنی ہاتہہ سی بناتی ہو حالانکہ تم ہی اور یہہ بت بہی مخلوق خدا
ہین پس ایک مخلوق کو دوسری مخلوق کی عبادت نہ چاہئی علامہ زمخشری نی بہی اپنی تفسیر مین یہی معنی ذکر
کیا ہی تفصیل اس بحث کی اگر چاہتی ہون تو صوارم الالہیات کو ملاحظہ فرمائی اور من شر ما خلق سی مراد اسباب
شر ہی یعنی ہر گاہ کہ حق سبحانہ و تعالی نی اسباب خیر و شر کو قوی اور شہوات اور قدرت عباد اور مثل اسکی خلق کیا
تو گویا خیر و شر کی تئین خلق کیا اور ہر گاہکہ رفع موانع کیا تو گویا اوسکو جاری کیا بلکہ محاورات مین یہہ امر بہت
شایع ہی اور احادیث جو ہماری مذہب مین منقول ہین اور اونکی ظواہر سی معلوم ہوتا ہی کہ جناب حق سبحانہ
خالق شر کا ہی تو وہ سب ماؤل ہین اور احتمال تقیہ کا بہی اوسمین متطرق ہے اور آپکے مذہب کی عبارۃ مشکوۃ
کی جہٹلا رہی ہے کتاب کور مین مسطور ہی کہ لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک یعنی
حاضر ہو نین ای خداوند خدمت مین تیری اور خیر تیری ہاتہہ مین ہے اور شر تیری طرف منسوب نہین ہے اور جناب باری
فرماتا ہی وما خلقنا السموات والارض وما بینہما الا بالحق یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمان اور زمین کو اور
اوس چیز کو کہ درمیان مین اون دونون کی ہے مگر ساتہہ حق کے پس ثابت ہوا کہ کفر اور زنا اور قتل نفس محرمہ اور
امثال اسکی افعال عباد سی کہ سب شر ہین اور حق کے ساتہہ نہین ہین مخلوق عباد ہین نہ مخلوق اونکی خالق کے
یہانسی واضح ہوا کہ امامیہ رضوان اللہ علیہم خدا کی تعدد کی قایل نہین ہین اور خالق کے تعدد ماننی سے کفر و شرک
لازم نہین آتا والا جناب باری کو احسن الخالقین کہنا کیونکر صحیح ہوتا الحمد للہ علی احسانہ کہ اقوال آپکے سب مردود
ہوئی لایق پذیرائی کے نہ رہی وہو المطلوب اور تفصیل اس مسئلہ کی کتاب عماد الاسلام اور حدیقہ سلطانیہ
وغیرہ مین دیکہہ لیجئی کہ علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم ان مسائل کے شرح و بسط بیان کر چکے ہین قال

قال مولانا المجتہد الحبری بالتکریم اب تم بتاؤ کہ جنہوں نے حرام کیا وہ کونسے پیغمبر تھے کہ نسخ
شریعت خاتم النبیین ہوئے خلیفہ اور امام کا تو رتبہ یہ نہیں ہے کہ حکم پیغمبر کو نسخ کرے ہاں اس جہت سے کہ
وحی اور کتاب موافق اونکی رای کے نازل ہوتے تھے دعوائے ہمسری کا ہو سکتا ہے **قال الناصب الغوی
اللئیم** البتہ ہمارے مذہب میں خلیفہ یا امام محرم یا محلل نہیں اسیوطی نے کہا کہ احرمہا بمعنی اخبر عن حرمتہا کے
ہے بر عدم ملازمان والاجتراز گناہ ہے کیونکہ والد بزرگوار جناب کے کتاب حسام میں تحت ارشاد ائمۃ فہم یعلمون ما
یشاؤن باقر مجلسی سے نقل فرماتے ہیں کہ ظاہرہ تفویض الاحکام پس کیونکر فرمانا آپکا کہ خلیفہ یا امام کا مرتبہ تو یہ
نہیں کہ حکم پیغمبر خدا کو نسخ کرے باور ہو اور جو افادہ ہوا کہ ہاں اس جہت سے کہ وحی اور کتاب موافق اونکی
رای کے نازل ہوتی تھی دعوائے ہمسری پیغمبر ہو سکتا ہے الحمد للہ کہ حق بر زبان جاری ہوا فی الحقیقت اکثر
وحی اور کتاب اونکی رای کے موافق اوترتی تھے مگر باوجود اسکے کبھی اہل سنت کے نزدیک ثابت نہیں کہ اس
جہت سے دعوے ہمسری پیغمبر کا کرتے تھے یہ جناب کا ابداع اعتمادی یا خام خیال **اقول بفضل اللہ العلیم**
معلوم نہیں کہ آپ خلیفہ ثانی کو اپنا امام جانتے ہیں یا نہیں اگر اپنا امام جانتے ہیں تو بدلائل ثابت ہو چکا کہ اونہی
متعہ کو حرام کیا اور احرم کے معنے اخبر کے نہیں ہو سکتے اسلئے کہ جس وقت عمر نے مقدمہ ابن حریث میں دونو متعونکو حرام
کیا کسی آیہ یا احادیث پیغمبر خدا سے تمسک نہوا اگر متعہ بن عند اللہ وعند الرسول منسوخ یا حرام ہوتا تو عمر البتہ آیہ
ناسخہ یا کوئی حدیث کہ اوس سے حرمت متعہ کی ثابت ہو پیش لاتا واذ لیس فلیس اور یہی میں کہتا ہوں کہ اقوال
اہل سنت کے اسمیں مضطرب ہیں اگرچہ کوئی کہتا ہے کہ حرمت متعہ کی صحابہ کو خبر نہ تھی پہلے عمر نے اسکی خبر دے
اور کہا احرم یعنی اخبر عن الحرمۃ مگر شاہ صاحب تحفہ سروقہ میں کہہ گئے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا تھا امرنی رسول اللہ ان انادی بتحریم المتعۃ ساتھ اسکے یہ بھی کہتے ہیں کہ تحریم خلیفہ ثانی بمعنی اخبار
عن الحرمۃ ہے در حالانکہ اس تقدیر پر اصلا اخبار کی معنے کی گنجایش نہیں رہی کیونکہ ہر گاہ پہلے سے خبر دینا جناب
مرتضوی کا عہد نبوی میں مفروض ہوا تو اب اسناد اخبار کی خلیفہ کی طرف اور اس اخبار کا انکی اولیات سے
شمار ہونا کہاں باقی رہا علاوہ اسکے نسبت ندای بالتحریم کی جناب ولایت مآب کی جانب اگر صحیح ہو تو عمران
بن حصین وعبد اللہ بن عباس وجابر بن عبد اللہ الانصاری اور عبد اللہ بن مسعود کا مطلع نہونا اس حرمت
[illegible] بہت مستبعد معلوم

عداوی باب مدینة العلم تا دنِ رسول اکرم ہوں وہ ایسے مقربان درگاہ سے مخفی ہی لاجرم تحریم دو نو قول پر ہا
اور با حت صحیح و ثابت ہی اور یہہ روایت جو شاہ صاحب نے ذکر کیا ہی مکذب اسکی وہ روایت ہی جو نہایہ جزری میں ابن
عباس سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ماکانت المتعة الا رحمة رحم الله بها هذه الامة ولولا نهی عمر عنها
ما زنی الا شقی اور تفسیر ثعلبی اور در منثور کہ تفاسیر معتمدہ اہل سنت سے ہے اوسمین جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے مذکور ہی لولا نهی ابن الخطاب عنها ما زنی الا شقی یعنی اگر منع نکرتا عمر متعہ نساء سے تو ہر گز نہ زنا
نکرتا مگر بدبخت اور شقی اور مستقصے امام غزالی کی جو روایت ذکر کرچکا ہوں وہ بھی صاف مکذب روایت شاہ صاحب
کی ہے اور حدیث فهم یحللون ما یشاءون اسکی معنی آپ سمجھی نہیں اور نہ کتاب حسام کو بخوبی ملاحظہ فرمایا ورنہ
آپ تفویض کی جو معنے سمجھے ہیں کہ ائمہ ہدی علیہم السلام اپنی رای سے بغیر حکم خدا کی جو چاہتے ہیں حلال کرتی ہیں
زبان سیو سی ارشاد نہ فرماتے میں کہتا ہوں اس حدیث کی دو جواب ہیں ایک تو یہہ کہ اس حدیث کو شاہ عبد العزیز
نی موضوع اور منفری ٹہرایا ہی اور اپنی کتاب میں اسطرحسی لکھا ہی وایں ہر دو روایت موضوع و منفری اند زیرا کہ
حسین بن محمد از ضعفا روایت میکند و مراسیل اکثر در کتاب خود می آرد قال النجاشی ذکرہ اصحابنا بذلک
و محمد بن حسن میثمی از مجسمہ است کہ ایمان ندارد و روایت او را چہ اعتبار باید کرد و اگر در این جا اعتبار کنند تجسیم
را کہ اکثر از ائمہ روایت میکند قبول باید داشت انتہی پس شاہ صاحب نے کمال عقل اور دانشمندی سے اپنے
دعوی مضر کو ذکر کیا اور نکو مضر اور نافع میں تمیز نہوا اور جبکہ کتاب رجال شیعیان علی بن ابیطالب سے ضعف
رواۃ اس حدیث کا ثابت ہی تو کیونکر امامیہ رضوان اللہ علیہم پر مدلول اس حدیث سے اعتراض ہو سکتا ہی
دوسری یہہ کہ آپنے کل عبارت حسام کی نقل نفرمایا جو مضر تھی اوسکو چھوڑ دیا اور جسکو نافع سمجھی اوسکو ذکر
کیا دیکھیئی کہ اب میں کل عبارت حسام کی جو موافق مدعا کی ہے ذکر کرتا ہوں کہ اوس سے آپکی لیاقت کھل جائیگی
جناب غفران مآب طاب ثراہ نی مولانا باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی اقوال اسطرح پر نقل فرمائی ہیں کہ تفویض
در چند معنی مستعمل گردیدہ بعضے از آن معنے واجب است کہ از ائمہ منتفی گردد و بعضی مثبت پس بدانکہ
یکی از آن معنے تفویض در خلق نمودن و رزق دادن و پرورش کردن و زندہ کردن و میرانیدن بر سبیلکہ
قومی ہستند کہ میگویند ان الله خلقهم و فوض الیهم امر الخلق فهم یخلقون و یرزقون و یمیتون و
یحیون و این کلام محتمل دو وجہ است یکی آنکہ گفتہ شود کہ آنہا جمیع این امور را بقدرت و اختیار خود واقع می ساختند
و هم الفاعلون حقیقة و این کفریست صریح کہ ادلہ نقلیہ و عقلیہ بر استحالہ آن دلالت تام دارد وجہ دوم آنکہ

انکه فاعل در حقیقت حق سبحانه و تعالی است لیکن مقارن اراده جناب ائمه دین آنرا واقع میسازد کشق القمر
و احیاء الموتی و قلب العصا حیة و غیر ذلک من المعجزات چه بدرستیکه این امور بقدرت و اراده حقتعالی صادر شده
تا آن تصدیق نماید پیغمبران و ائمه خود را پس هر چند عقل از تفویض باین معنی ابا نمی نماید لیکن در احادیث بسیار منع
وارد شده از اینکه در ما عدای معجزات کسی باین قایل شود و معنی دوم تفویض در امر دین است و این هم محتمل
دو وجه است یکی آنکه حقتعالی عموما تحلیل و تحریم اشیا را بجناب پیغمبر خدا و ائمه هدی مفوض فرموده باشد بی
غیر وحی و الهام و یا اینکه احکام الهی که بطرف ایشان نازل شده آنرا بمجرد رای خود باطل سازند و باین معنی باطل است
لا یقول به عاقل فان النبی ص کان ینتظر الوحی ایاما کثیرة لجواب سایل و لا یجیبه من عنده و فیه قال الله تعالی
و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی وجه دوم آنکه هرگاه جناب حقتعالی پیغمبر خدا را بجمیع وجوه کامل گردانیده
بحیثیکه اختیار نمیفرمود امری را مگر آنکه آن موافق حق و ثواب میبود و هرگز بخیال او نمی گذشت چیزی که
مخالف مشیت خدا باشد پس بنا برین تفویض تعین بعضی امور به آنحضرت ص کرده باشند کالزیادة فی الصلوة
و تعیین النوافل فی الصلوة و الصوم و غیر ذلک ثم لم یکن اصل التعیین الا بالوحی ثم لم یکن الاختیار الا بالالهام گو بعد ازان
بجهت مزید تاکید مطابق آن وحی نیز نازل میشد و در تفویض باین معنی نزد عقل هیچ فسادی نیست و نصوص
مستفیضه بر آن دلالت وارد و معنی سیوم تفویض آنست که حقتعالی مفوض نموده بجناب ائمه دین سیاست
خلق و تادیب آنها و تعلیم آنها و خلق را امر نموده که در جمیع امور اطاعت آنها کنند خواه دوست دارند خلق اطاعت
آنها را خواه نه و تفویض باین معنی حق است کما لا یخفی قال الله تعالی ما اتاکم الرسول فخذوه و ما نهاکم عنه
فانتهوا علیه عمل قولهم ع نحن المحللون حلاله و المحرمون حرامه یعنی در عهد جناب است که بآن احکام
فرمایند و بر خلق است که آنرا قبول نمایند و معنی چهارم آنکه مفوض شده باینها آنکه بحسب رای خود در محل تقیه مطابق
تقیه بیان احکام فرمایند و در غیر محل آن بیان احکام نفس الامری و همچنین بحسب عقول مخاطبین هر قسم که مناسب
دانند تلقین فرمایند و لهم ان یبینوا و لهم ان یسکتوا چنانچه فرموده اند علیکم المسئلة و لیس علینا الا الجواب
کل ذلک بحسب ما یریهم الله تعالی من مصالح الوقت معنی پنجم آنست که حق تعالی باینان تفویض فرموده
که هرگاه مصلحت دانند مطابق ظاهر شرع حکم فرمایند و هرگاه خواهند مطابق علم خود که حقتعالی ایشانرا الهام
میفرماید ششم تفویض معنی آنست که حقتعالی تمام زمین را برای ایشان خلق کرده بهر که خواهند ببخشند و از هر که
خواهند منع فرمایند انتهی [illegible] اس عبارت سے شبہات آپ کی بالکل مندفع ہو گئی اور تفویض کے

١٤٧

جو معنی آپ سمجھی تہے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام و اشنا اپنی رای قدس سے بلی وحی و الہام کی جو چاہیں سو کریں یہہ زعم
آپکا باطل ہوا اور سنو یہ میری کلام کا یہہ ہی کہ ضروریات مذہب امامیہ سی ہے کہ حسن و قبح افعال اختیاریہ مکلف کی
عقلے ہیں یعنی عقل حاکم ہے کہ کوئی افعال عباد کی خالی حسن یا قبح سے نہیں ہیں اور یہی ضروریات مذہب امامیہ رضوان اللہ
علیہم سی ہے کہ جناب حق سبحانہ و تعالی حرام نہیں کرتا مگر قبیح کو اور واجب نہیں کرتا مگر حسن کو ایسی اعتقاد والون پر کوئی جاہل
غبی فضلا من العالم الزکی گمان نہیں کر سکتا کہ یہہ فرقہ جناب پیغمبر خدا و اوصیاء رسول کبریا کو باب تحلیل اور تحریم میں صاحب
عنان اختیار جانسکی آپ اپنی مرشد ونکی خبر لیجیئی کہ جب کتاب مسلم الاصول کہ فی زماننا مدار درس تدریس کا اوسپر ہی
اسطرحسی لکہا ہی هل يصح التفويض وهو ان يقال للعالم او المجتهد احكم بما شئت فهو صواب وهو
المختار عند اكثر الشافعية والمالكية وتردد الامام الشافعي وعليه امام الحرمين وقيل يجوز للنبي
فقط وقال اكثر المعتزلة لا يجوز وعليه الامام الشيخ ابو بكر الجصاص الرازي ثم المختار عندنا وعند
اصحاب الائمة الثلثة الباقية عدم وقوع التفويض اس عبارت سی صاف روشن ہے کہ بعض
بزرگان نواصب نے واسطی ہر عالم و مجتہد کی تجویز تفویض احکام کی فرمایا ہی گو کہ وہ عالم و مجتہد مدت مدید تک
انواع فسوق اور فجور میں گرفتار رہا ہو اور بعد اوسکے تائب ہوا ہو اب انصاف سے فرمائی کہ یہہ تشنیع جو آپنے
شیعون کی طرف لکہی ہے سزاوار اسکی اہل استنان ہیں یا شیعہ اثنا عشریہ اگر آپ کل کتب امامیہ میں تفحص اور تجسس
فرمائیں یہہ معنی تفویض کے حق ائمہ اطہار علیہم السلام میں کہ امامیہ قایل اونکی عصمت اور طہارت کی ہیں نہ پاوینگی
اور طرفہ یہہ ہی کہ باوجود دعوی اسلام کی اہل سنت اعتقاد رکہتی ہیں کہ پیغمبر خدا ص اجتہاد کرتی تہے اور اوسمیں خطا
واقع ہوتی تہی خصوصا اوسوقت میں کہ اجتہاد اونحضرت کا اجتہاد عمر کے مخالف ہوتا تہا کیونکہ نہو حالانکہ کان
الوحي ينزل على لسان عمر شاہد اس دعا کی ہے اور معلوم نہیں کہ خداوند عالم کو کونسا امر مانع ہوا کہ زمان حیات
جناب سالتمآب میں وحی بزبان عمر نازل فرماتا تہا اور بعد رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس منصب
جلیل سے معزول کر دیا جیسا کہ قول عمر کا کل الناس افقه من عمر حتى المخدرات في الحجال اور لولا علي لهلك عمر
بہی اس عزل پر دلیل قوی ہے بڑا تعجب ہے کہ ائمہ اہل سنت تجویز فرماتی ہیں کہ جناب سید المرسلین ص اپنی اجتہاد
سی کوئی امر ارشاد فرمائیں اور اونحضرت سی اوسمیں خطا واقع ہو جیسا کہ کتاب مسلم میں اس امر کی تصریح واقع
ہوئی ہے بلکہ سائر اہل سنت اس بات کو باواز بلند کہا کرتی ہیں اسکے ابطال کی لیئی قول حق سبحانہ و تعالے
[illegible]

یا یوہی کافی ہے اور یہی مخالفت حضرت رسولمختار کی کفر ہی خداوند عالم فرماتا ہی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و المخالف فی الاجتہاد لا یکفر لان المخطی فی الاجتہاد له اجر واحد و المستوجب للاجر لا یکفر
اور یہی اگر آپکو اجتہاد جائز ہوتا تو نزول وحی میں توقف نہ فرماتی لکنہ توقف فی مسئلۃ الظہار و اللعان
اور یہی اگر مسئلہ و احکام شرعیہ کا رای اور اجتہاد آنحضرت سی ہوتا تو پایا ہی کہ عیاذ باللہ پیغمبر مورد تہمت کی
ہوں کہ اونجناب نے شریعت کو وضع کیا اپنی جانب سی اور یہہ امر منافی بعثت ہی جب کلام کو یہی تک
پہونچایا تو چاہیکہ قلم تیز رقم کو منعطف کروں طرف دفع شبہات اون لوگوں کی کہ شاہ عبد العزیز تحفہ میں فرماتی
ہیں و نیز در اینصورت امر بمشورہ صحابہ کہ آیہ و شاورہم فی الامر وارد است چہ معنی خواہد داشت انتہی اس سے
مطلب شاہ صاحب کا یہہ ہی کہ اگر رسول معصوم خطا سی اور مبرا سہو سی ہوتے اور خطا اجتہاد میں نکرتے
تو خداوند عالم آنحضرت کو حکم مشاورت کا نہ فرماتا جواب اسکا یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ کا مشورہ اپنی اصحاب
سی اسواسطی نہ تہا کہ آنحضرت محتاج اونکی رای کے تہی جیسا کہ شاہ صاحب نے زعم کیا ہی بلکہ اس سبب سے تہا کہ
مشورہ سبب الفت اور محبت کا ہوتا ہی اسلئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اون سے ای محمد مشورہ طلب کرو
تا کہ وہ تمسی محبت رکہیں اسواسطی کہ حضرت رسولخدا اکمل خلق تہی اور رای آنحضرت کی اسلم تہی پس
کیونکر یقین ہو سکتا ہی کہ آنحضرت محتاج اون صحابیوں کی رای ہوں ان ہذا الشئی عجاب اور تفصیل
مسئلہ تفویض کے کتاب صوارم الالہیات وغیرہ میں موجود ہی دیکہ لیجئی و دعوای ہمسری پیغمبر نے فرمایے
زمین کو آسمان سے نسبت نہ دیجئی کجا رسولخدا کی برتر کجا قائل لولا علی لہلک عمر کجا صاحب المزمل
و المدثر کجا متخلف عن جیش اسامہ کجا خلیفۃ اللہ فی الارض کجا خلیفۃ الناس بالغرض این من قال ان
لی شیطانا یعتریني فان استقمت فاعینوني وان زغت فقوموني و این من قال و صیتہ سلوني سلوني
قبل ان تفقدوني قال الناصب الغوی اللئیم باوجود نہ اوترنی وحی اور کتاب کی موافق
رای امامیہ کی شیعہ البتہ دعوی ہمسری آل عبا بلکہ پیغمبر خدا کا کرتے ہیں صاحب تفسیر منہج الصادقین
صاف صاف کہہ رہا ہی کہ جو ایک مرتبہ متعہ کرے حسین کا درجہ پاوی اور جو دو بار متعہ کرے رتبہ
حسن کا پاوی اور جو تین بار متعہ کری مرتبہ علی کا پاوی مغور کرنا چاہیئی کہ چار مرتبہ کی متعہ ایک شب
میں جب تین معصوم اور پیغمبر کا مرتبہ حاصل ہو تو ہمسری پیغمبری کی کہنے کی راوی بہول گیا پانچویں

١٢٩

مقام انصاف ہی لیکن حضرات شیعہ اس خیر الاوصاف سی صاف معاف ہین اقول بفضل اللہ
العلیم شیعیان آل طہ علیہم السلام کلا وطرا قنبر کے غلامی اپنا فخر جانتی ہین ہمسری اونحضرت کی انکی
وہم وگمان مین نہین اعاذنا اللہ من امثال ذلک باقی رہی فضیلت متعہ کی کہ اسکی فضائل کتب امامیہ مین
احادیث صحیحہ سی جسقدر منقول ہین اونکی وجہ اجمالا بیشتر مذکور ہوچکی علاوہ اوسکی آپ کی کتابون مین بھی
بیان مین فضیلت بعض امور کی اس طور کی حدیثین منقول ہین اوسمین آپ کیون نہین استہزا و سخریہ کرتے
ہان عداوت اہلبیت ومحبت خلیفہ نی آپ کے چشم وگوش کو بیکار کردیا ہی سوای تشنیع اہل حق کی آپ کو
کچھہ محسوس نہین ہوتا انکی آنکھہ کو خواب غفلت سی کھولکر دیکھیی احیاء العلوم مین مروی ہے من جاءہ
الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین الانبیاء درجۃ واحدۃ یعنی جس شخص
کی موت سامھنی آئے حال آنکہ وہ شخص طلب کرتا ہو علم کو تاکہ اسلام کو اوس علم سے بہرہ کری پس
درمیان اوس شخص کے اور درمیان انبیاء علیہم السلام کی ایک درجہ ہی اور بھی اوسی کتاب مین روایت
کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ اور دیلمی وابن حبان نے بھی اسکو نقل کیا ہی اور فخر رازی کہ امام
سنیونکا ہے ابوہریرہ سی روایت کرتا ہی کہ من صلی خلف عالم من العلماء فکانما صلی خلف نبی من
الانبیاء اور بھی احیاء العلوم مین لکھا ہی من تعلم بابا من العلم لیعلم الناس اعطی ثواب سبعین نبیا و
صدیقا اور بھی وسی کتاب مین مذکور ہے اقرب الناس من درجۃ النبوۃ اہل العلم اور یہہ تو آپکے کتابون مین بھی
سطر سطر پر لکھا ہوا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اسیطرحسی بہت سی حدیثین ہین کہ اگر استیعاب
کیجائین تو مجلد ضخیم اور کتاب جسیم ہو مگر مشتی نمونہ از خروارے یہان پر بھی کسیقدر ذکر کیا اب عارفین
ملاحظہ فرمائین کہ امامیہ رضوان اللہ علیہم امثال ان حدیث کی جو فضیلت متعہ مین بیان فرماتی ہین کیا گناہ
کرتی ہین سچ ہی کہ کینہائے دیرینہ اور ضغاین پارینہ کہ وارثۃ عن الاسلاف ہاتھہ آیا ہی سینہہائے اہلسنت
مین مخفی اور مکنون ہے اوسکو خیال واہیہ سی نکالتی ہین اور طرفہ یہہ ہے کہ باوجود اس بات کی کہ کتاب
محی الدین عربی کی مملو کفر وزندقہ سی ہے اور اوسنی اپنی خاتم الاولیاء ہونیکا دعوی کیا اہلسنت کی نزدیک
اوسکے علو مرتبہ مین کسیطرحکا تخلل نہوا جیسا کہ قیصری شارح فصوص نے اوسی سے نقل کیا ہی کہ اوسنی فتوحات
مین اسطرح سے کہا ہی بدرستیکہ او دید در عالم رویا دیواری را پر از طلا ونقرہ درحالیکہ آن کامل بود مگر بقدر
دو خشت وہم در آن کتاب گفتہ کہ من شک ندارم در این کہ من آن رائی و شک نمی کنم کہ منم منطبع در

150

موضع ہر دو رحمت و بوجود من کامل گردیدان دیوار رشتم عبرت الوف یا جاختنام الوح یترنی وفکرت انمام
للمشایخ الذین کنت فی عصرهم وما قلت من الرای فعبروا اما عبرت بہ انتہی اور مولوی روم تو ابسے
بہی بڑہکر ہی اونہنی کلمات کفر و زندقہ کی بہت سی کہی ہین مدح شمس تبریز مین یہہ اشعار اونسنی لکھی ہین
دیکہہ لیجیی شعر انبیا داد لبا حیران شدہ در حضرتش + یحیی و یعقوب یوسف حرج مطلق میزند +
عیسی و موسی چہ باشد چاکران حضرتش + جبرئیل اندر فنوالش سحر مطلق میزند + خلاصہ یہہ کہ اہل سنت
وجماعت نی کلمات کفر و زندقہ کی بہت سی کہی ہین اگر استیعاب کئی جاین تو بہت طول ہو اور یہہ جو
ہماری مذہب مین درباب فضیلت متعہ کی ہے کہ اگر کوئی ایکبار متعہ کری تو درجہ حسین کا پاوی الخ
تو درجہ پانی سے مراد یہہ نہین ہے کہ خود امام ہو جاتے جیسہ کہ آپنی اپنی رای عالی سے یہہ مضمون ٹ
ہرایا ہی بلکہ مراد یہہ ہے کہ اگر کوئی ایکبار متعہ کریگا تو قیامت کی دن انشاءاللہ پہلوی ائمہ ہدی مین
رہیگا علاوہ اسکی یہہ حدیث تاکید متعہ کی واسطی ہے جسطرحسی کہ حدیث شریف متفق علیہ شیعہ و سنی کا
لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد کہ یہہ حدیث بہی محمول تاکید نماز کی ہے بیچ خانہ خدا کی اور اگر ایسا نہو
تو چاہیئے کہ جو لوگ ہمسایہ مین مسجد کی ہون اور اپنی گہر مین نماز پڑہین نماز اونکی مقبول نہو اب آپ سے
بہت بعید ہی کہ اسطرحسی فرماوین کہ راوی بہول گیا پانچوین مرتبہ بہی کہدیتا تو خدا ہی کا مرتبہ لیتا جب
آپکے مذہب مین یہہ ثابت ہے کہ ایک باب علم کا سیکہنے سے ستر نبی اور صدیق کا مرتبہ حاصل ہوتا
ہی تو مسئلہ حلت متعہ کا کہ فرع امامت اور مستلزم حاصل کرنے تین باب علم کی ہے ایک باب ثبوت امامت
ائمہ ہدی دوسری باب بطلان خلافت خلفای جور تیسری باب جواز متعہ علی خلاف قول محرمہ لا محالہ
مطابق آپکے علما کی روایت کی ان تینون بابون کی متعلم کو دوسو دس نبی و صدیق کا مرتبہ حاصل ہوا
اگر ایسی باجور دستیاب کو کوئی کہی کہ درجہ آل عبا مین شریک ہوگا تو اس کہنی والی کے تحمیق و تجہین آپ
ایسی عاقل کے سوا کوئی نہین کر سکتا اور آپ کو عاقل کہنی کے وجہ اسکی سوا نہین ہے کہ شاعر کہتا ہے
شعر وی در حق ما گہی بدی گفت + دل راز غمش نمی خراشیم + ما نیز نکوی او بگوییم + تا ہر دو دروغ
گفتہ باشیم + قال مولانا المجتہد الحری بالتکریم اور اگر منسوخ ہونی سے ہوتا تو مالک امام اہلسنت
کا نزدیک بہی جائز نہوتا حال آنکہ شمس الائمہ سرخسی اور صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور صاحب جامع الرموز

فتاوای تاتارخانیہ اور شارح کنز الدقایق اور صاحب حدایق الازہار اور صاحب تبیان الحقایق اور شارح
مختصر وقایہ وغیرہ اپنی مصنفات میں مصرح ہیں کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہی قال الناصب الغوی
اللئیم امام مالک ہرگز مجوز متعہ نہیں بلکہ موطا میں یہہ حدیث حرمت متعہ کی لائی ہیں کہ ان خولة بنت الحکیم
دخلت علی عمر بن الخطاب فقالت ان ربیعة بن امیة استمتع بامرأة مولدة فحملت منه فخرج
عمر بن الخطاب فزعا یجر ردائه فقال هذه المتعة ولو کنت تقدمت فیها لرجمت اور مالکیہ باجمعہم
قائل ہیں کہ متعہ حرام ہی چنانچہ منہج الوفیہ فی فقه المالکیه میں موجود ہی کہ لا یجوز نکاح المتعة وهو النکاح الی اجل
بلکہ صاحب تحفہ افادہ فرماتی ہیں کہ مالک تمتع پر حد تجویز کرتی ہیں اقول بفضل الله العلیم حیرت ہے
کہ آپ بارقہ ضیغمیہ کو ملاحظہ نہیں فرماتی خود جناب سلطان العلما فرماتی ہیں اما آنچه متوهم می شود که چون در
موطای مالک حدیث تحریم متعه هم ذکر یافته پس مذهب او مخالف با آن روایت چه گونه خواهد شد پس جوابش
آنست که روایت کردن چیزی مستلزم فتوای راوی بمضمون آن نیست چنانچه اکثر روایات تجسیم و تشبیه و امثال
آن که خلاف ضروریات دین است در کتب اهل سنت وارد شده معهذا اعتقاد و عمل بر طبق آن ندارد پس استبعاد
وارد نیست بلکه خبر واحد در اصالة المنع حکم قطعی ندانسته بر وفق آن بتخصیص حدیث حکم نکرده باشد انتهی بالفاظه پس
اس بیان سے جواب آپکی قول کا بخوبی ظاہر ہو گیا حاجت تصریح کی نہیں علاوہ اسکی یہہ انکار ویسا ہی ہے
کہ شافعی کے نزدیک بول صبی کا طاہر ہے اور نووی نے کہا کہ یہہ حکایت شافعی سے صحیح نہیں اوسکی جواب
میں عینی نے کہا هذا انکار من غیر وجه لانه لم ینفرد بنقل هذا عن الشافعی من نقل بل نقل عن مالک ایضا
ان بول الصبی الذی لم یطعم طاهر وکذا نقل عن الاوزاعی انتہی پس معلوم ہوا کہ قرون سابقہ میں
شافعی کی نزدیک بول الصبی کا طاہر تہا لیکن بعض متاخرین نے دفعا للطعن اوس سے انکار کیا مگر انکار اونکا کچہ
کام نہ آیا پس ما نحن فیہ میں بہی ایسا ہی ہے کہ بعض متاخرین مالکیہ کہتی ہیں کہ مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہیں اور بجہت
تصحیح اس نقل کے صاحب ہدایہ وغیرہ سے امامیہ اثناعشریہ لاتی ہیں تو پہر یہہ روباہ خلقت ادہر ادہر بہاگتی
پہرتی ہیں هذا ما حصل لی فی هذا المقام بفضل العزیز المنعام اور حدیث موطا کی معارض ہے اون احادیث
سے کہ جو راویان معتمدہ اہل سنت سے حلت متعہ میں روایت ہے حدایق الازہار میں کہ شارح مشارق الانوار ہے
آنکہہ کہول کی دیکہو باب اول میں شرح حدیث سبرہ بن معبد الجہنی کے لکہا ہی نکاح المتعة ان یقول لها الی اجل
الی اجل اتمتع بک کذا مدة بکذا من المال وهو کان مباحا ثم نسخ وقد اجتمعت الصحابة بعد علی انه

رضی اللہ عنہم علی انتساخہ والیہ ذہب اکثر العلماء رحمہم اللہ وذہب مالک رحمہ اللہ الی جوازہا انتہی
بعد اوسکی شارح مذکور نے باب خامس میں شرح حدیث یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من
النساء الحدیث کی اسطرحسے لکھا ہی نکاح المتعۃ کان مباحاً فی ابتداء الاسلام ثم صار حراماً واکثر العلماء
علی حرمتہ وبقی مالک رحمہ اللہ علی حلتہ والمتعۃ ان یقول الرجل للمراۃ اعطیک کذا تحدیہا علی
ان اتمتع بک شہراً وکذا یوماً انتہی اور تبیان الحقایق شرح کنز الدقایق میں مذکور ہی وبطل نکاح
المتعۃ وصورتہ ان یقول اتمتع بک کذا من مدۃ ہکذا المال وقال مالک ہو جائز لانہ کان
مشروعاً فیبقی الی ان یظہر ناسخہ واشتہر عن ابن عباس تحلیلہا وتبعہ علی ذلک اکثر اصحابہ من اہل الیمن
ومکۃ وکان یستدل علی ذلک بقولہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن وعن عطاء انہ قال
سمعت عن جابر یقول تمتعنا علی عہد رسول اللہ وابی بکر ونصفاً من خلافۃ عمر ثم نہی الناس
عنہ وہو یحکی عن ابی سعید الخدری والیہ ذہب الشیعۃ انتہی اور بھی جلال الدین سیوطی نے رسالہ
انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں لکھا ہی کہ شرع فی عہدہ احکام ثم نسخت فعمل بہا اصحابہ ولم یعمل
بہا احد بعدہم منہا فسخ الحج الی العمرۃ عند الجمہور ومتعۃ النساء عند اکثر الائمۃ اور لفظ اکثر ائمہ اس
میں صریح ہی کہ متعہ نساء بعضی ائمہ کی نزدیک منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہی کہ ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل قائل
حلت متعہ کی نہیں ہیں پس اوس سے مالک اور دوسرے علماء اہلسنت ہونگی قال الناصب الغوی اللئیم
بلکہ صاحب تحفہ افادہ فرماتی ہیں کہ مالک متعہ پر حد تجویز کرتی ہیں اور سوا اسکی اس باب میں شہادت علامہ حلی کے
کشف الحق میں کیا کلام ہی کہ فرماتی ہیں وذہبت الامامیۃ الی اباحۃ نکاح المتعۃ وخالف فیہا الفقہاء الاربعۃ اقول
بفضل اللہ العلیم شاہ صاحب نے جو اسمقام پر افادہ فرمایا ہی اوسکا جواب مفتی محمد قلی صاحب کتاب تقلیب المکاید
میں اسطرحسے تحریر فرماتی ہیں کہ شیعیان رامیرسد کہ بگویند کہ بنابر قول این ناصبی دراین کید ممکن است کہ بعضی از
سنیان از راہ کید وخدعہ کتابی تصنیف نمودہ بامام مالک یا یکی از اصحاب اہلسنت دادہ درآن درج کردہ باشند
کہ امام مالک حد بر متعہ واجب میداند تا اوہام عوام کالانعام کہ بحرمت متعہ تقلید عمر حاصل است قوت پذیرد واگر
بعضی مردم قول مالک بحرمت متعہ نقل کردہ باشند نشنوانند شد زیرا کہ در فتاوای مالک اختلاف بسیار است
چنانچہ یافعی در تاریخ خود در وقایع سنہ اثنین وستین ومأتین گفتہ وفیہا ابو یحیی ہارون بن عبد اللہ الزہری
المالکی قال ابو اسحق الشیرازی ہو اعلم من صنف فی مختلف قول مالک انتہی کلامہ اور جبکہ فتاوای مالک

۱۵۳

میں اختلافات ہیں اور دو قسم کی روایتیں اکثر ہوا کرتی ہیں جیسا کہ میزان میں ہے قال الشافعی و مالک
فی احدی روایتیہ ان نکاح المتولدۃ من الزناء یحل مع الکراھۃ اور دوسری مقام پر اسطور سے ہی و من
ذلک قول مالک و الشافعی باباحۃ لحم الضب و الیربوع فیہ روایتان مع قول ابی حنیفۃ بکراھۃ
اکلہما اور ابن حجر فی فتح الباری میں بعد روایات جواز وطی فی الدبر اور تحریم اوسکی کی ابن عمر اور مالک سے
اسطور سے لکہا ہی و علی ھذہ القضیۃ اعتمد المتاخرون من المالکیۃ الخ تو ظاہر ہوا کہ متاخرین مالکیہ اور
کچھہ کہتی ہیں اور متقدمین مالکیہ اور کہتی ہیں اب مطلب علامہ علیہ الرحمۃ و الغفران کا یہہ ہی کہ امام مالک بہی سے علی
احدی الروایتین قائل ساتہہ تحریم متعہ کی ہیں اور وہ روایت متاخرین مالکیہ کی ہے کہ وہ تحریم کی طرف قائل ہوئے
ہیں جیسا کہ خود شوستری علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ خالف المتاخرون من المالکیۃ کا سمجہی ہے فضلاء اور مراد
علامہ علیہ الرحمہ کی سلب کلی نہیں ہی تا کہ مناقض ہماری ہو جی کہ یہو قال الناصب الغوی اللئیم اور
اسیطرح احقاق الحق میں یہہ مذکور ہی اب نسبت تحلیل متعہ کی امام مالک کیطرف گو با تخطیہ کرنا شیخ حلی وغیرہ
کا ہی اور طراز ثانی الانی جن کتابوں کی نام یہاں مذکور فرمائی ہیں اونکی مصنفوں نی فقط بتبعیت صاحب ہدایہ کی درج
کئی ہیں لیکن بعد اوسکی ثبوت میں کلام ہی فرمائی چنانچہ جامع الرموز وغیرہ میں بعد نقل عبارت ہدایہ وغیرہ
کی لکہہ دیا لکن فیہ ثبوتہ کلام جسکو طراز ثانی الانی اتباعا لاسلافہ الکرام تکثیرا شہادۃ کی لئی حذف کیا اور دو اہل جہانی کم
علمونکی بحکم ع تا بد انند در این معرکہ ناہم سفیم * ہر خیانت کا رستہ الیا سیف اس فرقہ ناداں پر کہ باوصف
ان خوبیوں کی نقد جانتی ہیں اور دین و دنیا کا امام برحق گردانتی ہیں اقول بفضل اللہ العلیم حقیقت واقعی
تو یہہ ہی کہ جھوٹ بولنا و راقم کا ذہن عادی ہے آپ کا اور آپ کی بڑی مرشد مترجم صواعق کو اتہہ آیا ہے
کہ ہر سطر میں افتراء محض سازی کرتے ہیں ورنہ سلطان العلماء نی اس عبارت میں جیسا کہ آپ خود بعد اسکے
ناقل ہیں صاف ارقام فرمایا ہی کہ بعضی جو کہتی ہیں کہ صاحب ہدایہ وغیرہ نی نقل مذہب امام مالک میں خطا کی
انتہی تو کیا اس بعض کے اطلاق سے جامع الرموز خارج ہی سبحان اللہ کسقدر شقاوت و خدا ناشناسی
کی ساتھہ یہہ کون کذا ہے کہ بقول حافظ سے * چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد * چند سطر کی بعد خود اپنی
زبان قلم سے اپنا کذب ثابت کرتا ہی اور متنبہ نہیں ہوتا اور جناب سلطان العلماء کی شان میں جو گستاخیاں اور
بی ادبیاں واسطی خوش کرنی نواصب عمر پرست کی اس لیئے روا رکہی ہیں اوسکی عوض میں بجز اسکہ اسکے
خلیفہ کا جہل اور افتراء و تشریع اور قبایح افعال اور حسب نسب بیان کیا جائی مکافات کی صورت نہیں

نہین نظر آتی مگر بہنے یہہ سب امور حسن بیان پر شعرای شیعہ کی محمول کیا ہی کہ اونہون نی جزاہم اللہ خیرا اس

باب مین بہت کچھہ کہا ہے اس غبی نی البتہ سنا ہوگا یا نہین سنا تو اب سن سکتا ہی ہم اسکی اصل

مطلب کے رد کی ذکر کرتے ہین کتاب احقاق الحق موجود ہی پوچھو اس سے کہ کس صفحہ مین اوسکی اور کس سطر

مین یہہ لکہا ہی کہ امام مالک صحت متعہ کی قائل ہین عبارت احقاق الحق سے صاف آشکار ہی کہ متعہ النسا امام

مالک کے نزدیک حلال ہے وهکذا عبارته ومنها ان ما ذکره من فتوی مالك بصحة المتعة وعدم احتیاج

الحاقہ غیر مسلم کیف وقد نقل عنه القول بحل المتعة صاحب کتاب الهدایة فی فقه الحنفیة والفاضل

التفتازانی الشافعی فی شرح المقاصد وغیرهما فی غیر ذلک ثم ان اتباع الحنفیة والشافعیة والحنابلة

وهم الاکثرون فی شاعة حرمة ذلک وقرن الحد بل القتل علیها خاف المتاخرون من المالکیة

وانکروا الفتوی علی ذلك فتدبر اس عبارت کو ملاحظہ فرمائی کہ صاف اس بات پر دلیل ہے کہ اس شیخ

غبی کو وہ کہنا کتاب احقاق الحق کا میسر نہین ہوا یا بعد ملاحظہ اوس کتاب کے دیدہ و دانستہ عمدا یہہ سب افترا پردازی

اور بیہودہ سرائی اسنی کی ہے اب اس سے پوچھو کہ یہہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہی کہ جماعت کثیر مصنفین نے تبعیت

صاحب ہدایہ کی اپنی کتابون مین بلا تحقیق اس مطلب کو لکہا ہی دعوای بلا دلیل کب لائق قبول ہی ٥

١٥٥

دعوای بی دلیل قبول خرد نہین + اپنی مقام پر یہہ اکثر نا پسند نہین + دیکھو شمس الائمہ سرخسی

جسکی مقولہ کو جناب سلطان العلماء نے ذکر فرمایا ہی قبل صاحب ہدایہ کی تہا جیسا کہ متتبع کتب فقہیات و

تواریخ و سیر پر مخفی نہین اور جیسا آپ کہتی ہین کہ اثبات حلت متعہ مین یہہ جم غفیر خاطی ہین ویسا ہی

ہم سب بھی کہتی ہین کہ جن لوگون نے نفی حلت متعہ کی امام مالک سے کی وہی خاطی ہین اور صاحب جامع الرموز

نی جو بعد نقل عبارت صاحب ہدایہ کی لکھہ دیا لکن فیہ شوب کلام تو فرمائی کہ وہ کونسا کلام ہی وہ تو خرط

القتاد اور ہمکو تو اثبات اسکا چاہئی کہ مالک مجوز متعہ کا ہی جیسا کہ احادیث سابقہ سی صاف ظاہر ہی اگر

وہ سب احادیث جو ذکر کر چکا ہون معتبر نہون تو اوسکی دلیل پیش لائی **قال مولانا المجتهد البحری**

بالتکریم اور بعض جو کہتی ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ نی نقل مذہب امام مالک مین خطا کی سو نہین معلوم

کہ اونسی خطا ہوئی یا انسی مگر ظاہر ہین تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہین ہوتی **قال الناصب**

الغوی اللئیم ابہی بتصریح مالک اور مالکیون کی معلوم ہو چکا کہ یہہ حضرات اصلا متعہ کو حلال

نہین کہتی اور ظاہر ہی کہ صاحب ہدایہ تو حنفی المذہب تہا بموجب تصریح ملا زمان والا کی رسالہ بارقہ

ضیغمیہ مین کہ مذہب ابوحنیفہ را حنفیہ بہتر میدانند و مالک را مالکیہ و مذہب شافعی و احمد را شافعیہ و حنبلیہ اوسکے
نسبت قول مالکیونکا احری بالقبول ہے کہ اہل البیت ابصر بما فی البیت اقول بفضل اللہ العلیم ہذا
لنا لا علینا ملا عبدالقادر نی تاریخ بداونی مین لکھا ہی کہ قاضی شیخ حسین عرب قاضی مالکی نے اکبر بادشاہ
کو اجازت متعہ کی دی اور اکبر بادشاہ نی بموجب اونکی اجازت کی بہت سی متعہ کیں اب دیکھو کلام بلاغت نظام
سلطان العلماء کا بارقہ ضیغمیہ مین کیسا صحیح ہی کہ تمنی تسلیم کر کی مالکیہ کی قول کو مذہب مالک کی نقل
مین احری بالقبول ٹھرایا تھا ہمنی اونہین کے مصنفون کی فتوی سے حلال جاننا مالک کا متعہ النساء
کو تواریخ سی بداونی متعصب حنفی کی ثابت کر دیا اسپر بہی تمہاری قوۃ منفعلہ کام نہ کریگی ورنہ تم خجل
نہ ہوگی بقول شخصی قاضی مجہی ہراتا تہا مین ہارا نہین دیکھو دلیل حلت متعہ کی اس مقام پر ایک ایسی بیان
کرتا ہون کہ تم تو کیا تمہاری ساری مرشدون کی اوٹھائے اوٹھ نسکی اور وہ دلیل یہہ ہی کہ شاہ عبدالعزیز
تحفہ مین باین عبارت افادہ فرماتی ہین کہ اہل ہر مذہب را روایات امام خود بوجہ احسن معلوم است اور
ملا سعد تفتازانی نے حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی مین دربارہ جواز بیع امہات اولاد و عدم جواز کے
لکہا ہی اس خلاصہ سی کہ مذہب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا یہہ ہی کہ بیع امہات اولاد کی جائز ہی اسلئی
کہ جواز اوسکی بیع کا شیعہ آنحضرت کی نقل کرتی ہین اور شیعہ مذہب آنحضرت کی تمہین بہتر جانتی ہین انتہی
تحفہ اب پردہ شرم کو رخ سی دور کیجئی انصاف سی کہیئی کہ متمسک ثقلین ہم ہین یا تم جبکہ شیعیان اہل البیت مذہب
آنحضرت کو بہتر جانتی ہین بس جتنی حدیثین کہ آنحضرت سی درباب حلت متعہ کی نقل فرماتی ہین صحیح ہین اور یہی
مؤید اس امر کا ہے کہ متمسک ثقلین ہمین لوگ ہین اور یہہ ہی کہ فاضل شہرستانی نے کتاب ملل و نحل مین اسطرح پر لکھا ہے
کان ابا عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام و ہو ذو علم غزیر فی الدین و ادب کامل فی الحکمۃ و
زہد بالغ فی الدنیا و ورع تام عن الشہوات و قد اقام بالمدینۃ مدۃ یفید الشیعۃ المنتسبین
الیہ و یفیض علی الموالین لہ اسرار العلوم انتہی حاصل مضمون بلاغت مشحون یہہ ہی کہ جناب ابا عبداللہ جعفر
بن محمد الصادق علیہ السلام صاحب علم تہی اور صاحب ادب تہی اور زہد بسیار رکہتی تہی اور تحقیق کہ اقامت فرمائی
اپنی مدینہ منورہ مین ایک مدت تک افادہ فرماتی تہی اپنی شیعونکو کہ وہ لوگ اونہین کیطرف منسوب ہین
اور فیض بخشی کرتی تہی اپنی شیعونکو اسرار علوم سی اس کلام سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ تمسک عترت طاہرہ
سی ہم جعفریونکو ہی کہ اونکی قول کو مانتی ہین اور انہی کو احری بالقبول جانتی ہین سہ جعفری باش

باش گرندانظاری ✣ ورنہ در ہر طریقہ گمراہی ✣ **قال الناصب الغوی اللئیم** اسصورت میں غلطی
صاحب ہدایہ کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ علماء امامیہ کا قدیم سے معمول ہے کہ کبھی کبھی ایک مذہب اہل سنت
میں آپ کو متمذہب کر کر ایسی روایتیں نقل کر دیتی ہیں تا ہجہل شیعہ اونہ الزام کی قدرت پاوین چنانچہ
کشف الغمہ میں لکہا ہی کہ الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر
اسیطرح شاید کسی شیعہ نی مالکی بنکر مالک کے طرف جواز متعہ کی نسبت کی ہوگی اسکے شبہ میں صاحب
ہدایہ فی وہو کہا گیا **اقول بفضل اللہ العلیم** حقیقت تو یہہ ہی کہ یہہ طعن آپ کا جناب حق سبحانہ و
تعالی اور ہادی طریقہ رشاد یعنی حضرت رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ پر ہے [illegible] آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ تقیہ
اہل سنت کی نزدیک جائز نہیں ہی حالانکہ صحیح بخاری میں تحت قول حق تعالی الا من اکرہ و
قلبہ مطمئن بالایمان اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ میں مذکور ہے وہی تقیہ قال الحسن التقیۃ
الی یوم القیمۃ اور قاضی بیضاوی نی تفسیر میں مصرح کیا ہے یعقوب نے تقیہ منع عن موالاۃ ظاہرا
و باطنا فی الاوقات کلہا الا وقت المخافۃ فان اظہار الموالاۃ ح جائز یعنی یعقوب نے تقاۃ
کو تقیہ پڑہا اور حقتعالی نے منع فرمایا دوستی کفار سی ظاہر میں اور باطن میں مگر وقت خوف کے اظہار
موالات کا کفار سے جائز ہے اب میں کہتا ہوں کہ اس آیہ سی صاف آشکار ہے کہ وقت خوف جان کی دوستی
ظاہر کرنی کفار سی جائز ہے بس بقول باطل آپ کی کفار لوگ اعتراض کرسکتے ہیں کہ شاید کوئی سنی کافر
بنکر لکہدی کہ عبادت اصنام جائز نہیں ہے اور یہی دیکہہ لیجئی کہ حضرت موسی کہ بمصداق قول بیضاوی
کان یعالیہم بالتقیۃ بنی اسرائیل سی تقیہ کرتے تہی نہ یہہ کہ معاذ اللہ دین حقسی انحراف اور طرف فرعون
اور اوسکی احزاب کے ائتلاف رکہتی رہی ہوں اسیطرح سی سردار عرب و عجم علۃ غایۃ ایجاد عالم جناب
حضرت رسول اکرم مکہ معظمہ میں پیش از نزول آیہ فاصدع بما تؤمر اخفای دعوت کرتی تہی نہ یہہ کہ
معاذ اللہ طرف کفار کی میل رکہتی رہی ہوں اور دیلمی نے فردوس میں علی علیہ السلام سی روایت کی ہے لا دین
لمن لا تقیۃ لہ اور مومن آل فرعون کہ اپنی ایمان کو پوشیدہ اور مخفی رکہتا تہا جناب باری نے اوسکے
مدح و ثنا کی ہے آپ کی صدیق اکبر کہ عزت و آبرو کا بڑا پاس رکہتی تہے تقیہ کرنیسی کیسی ذلیل ہوے
انکا ذکر اوسکا ایسا مضحکہ نسوان اور بعینہ صبیان ہے کتاب منتفی میں مذکور ہی کہ ہرگاہ سی وہ [illegible]

آنحضرت فرمود کہ ای ابو بکر ما خود طلیم و تاب مقاومت و مجاہدہ آنہا نداریم پس ابو بکر بسیار اصرار
نمود تا آنکہ آنحضرت بمسجد تشریف آورد ابو بکر استادہ خطبہ خواند و در آن ہنگام کفار بر ابو بکر حملہ کردند و عتبہ
بن ربیعہ بہ پشت نعلین خود کہ جا بجا آنرا پیوند کردہ بود ابو بکر را آنقدر زد کہ بینی او باد خسارش برابر شد و از ہم
اصلا امتیاز نداشت جیسا کہ ریاض النضرۃ مین مذکور ہے حتی ما یعرف انفہ من وجہہ یعنی عتبہ بن ربیعہ نے
ابو بکر صدیق کو ایسی پاپوش لگائی کہ ناک اونکی مونہہ سی پہچانی نہین جاتی تہی سبحان اللہ جناب رسالتمآب
باوصف اس بات کی کہ کمال شجاعت اور مرتبہ نبوت کا رکہتی تہے اور اعانت ملائکہ اور نصرت جناب
رب الارباب سی منصور تہی عوض اس بے ادبی کا کفار قریش سے اوسوقت نہ لیا اور بیچاری ابو بکر کو پاپوش
کاری سے نہ بچایا یہہ تقیہ نہین تو کیا ہی و جمال الدین محدث نی بہت سی حکایتین ذکر کی ہین کہ اون
روایتون سی جواز تقیہ بخوبی ثابت ہوتا ہی اگر اونسی اس رسالہ مین ذکر کردن تو بہت طول ہو جائیگا پس
آپسی بہت بعید ہی کہ اسطرح ارشاد فرماوین کہ شاید کسی شیعہ نی مالکی بنکر مالک کیطرف جواز متعہ
کی نسبت کی ہو گی اس شبہہ مین صاحب ہدایہ نی وہو کہا کہا یا اگر ایسی اوہام پر مدار رکہا جاوے تو
کسی عالم کا قول اوسکی مذہب والی پر دلیل الزامی نہو سکیگا و لو فرضنا تمہاری مذہب مین تقیہ باطل
ہی مگر فسق اور افترا و تہمت پر اقدام کرنا تمہارا اور تمہاری اسلاف کا تو مشاہد اور ہر طرحسی ثابت ہی لاجرم
یہہ کلام تمہارا اگر صحیح ہو تو دلیل الزامی عالم سے مفقود ہو جائیگی وہو کہا تری علاوہ اسکی اولا ہم
یہہ کہتی ہین کہ بمفاد التقیۃ دینی و دین آبائی و نص صریح و لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ تقیہ مذہب امامیہ مین
جائز ہی چنانچہ موسی پیغمبر بہی تقیہ کیا کرتی تہی اگر از راہ تقیہ کوئی شیعہ مالکی بنے تو عجب نہین ہی اور
اگر مالکی بنے گا تو موافق اوسکی مذہب کی اقوال بیان کریگا پس مالک کی نزدیک اگر متعہ درست نہ ہو
اور کوئی شیعہ تقیہ کرکے مالکی بنے تو ظاہر ہے کہ وہ شیعہ عدم جواز متعہ کی روایت کریگا اسلئی کہ اگر وہ
جواز کی روایت کریگا تو مالکی کاہیکو کہلائیگا حال آنکہ وہ مالکی بن چکا ہے اور ثانیا یہہ کہ جناب سلطان العلماء
نیرہ کتابون سے سند لائی کہ مصنفین اون کتابونکی لکہتی ہین کہ امام مالک مجوز متعہ کی ہین پس کیونکر عقل
قبول کری کہ باوجود اسکی کہ یہہ سب عالم اور عاقل صاحب ہدایہ کی اسلاف و اخلاف تہی سبکی سب ہو کہا
کہا گئی بعد طی اس مراحل کے کہتا ہون کہ منصف خبیر اور متتبع سیر و تواریخ پر مخفی نہین ہے کہ مدت مدید
تک تسلط سلاطین جور اور معاندین جناب ائمہ اطہار و فی العشی و الابکار کا تمام اہل اسلام پر تہا اور غال

خال المؤمنین نے تمہاری محدثین کو واسطے وضع احادیث کی مناقب خلفاء ثلثہ میں مامور کیا تہا کما نص علیہ ابن
ابی الحدید وغیرہ اور غرض اس اہتمام سے فقط یہہ تہی کہ مناقب حضرت امیر المؤمنین اور مطاعن خلفاء ثلثہ کی مخفی
ہو جائیں اور یہی علماء محدثین اہل سنت نے حذف اور اسقاط اور تحریفات احادیث میں بہت سعی کی ہیں چنانچہ
جس روایت میں خلیفہ ثانی نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا ہی کہ آپ ہمکو کاذب و غادر و خائن جانتے ہیں مسلم
نے کاذبا و غادرا خائنا کی تصریح کی مگر بخاری نے بخوف رسوائی صرف لفظ کذا پر اکتفا کیا اور روایت موضوعہ ان
آل ابیطالب لیسوا لی باولیاء میں کہ راوی اسکا عمرو بن عاص ہے لفظ ابیطالب کو حذف کیا اور بعض شراح نے
ابی البیاض اور کسی نے ابی العاص اور بعض نے ابیطالب کو ذکر کیا اور ابن حجر نے فتح الباری میں لکہا ہے
کہ اکثر لوگوں نے ان آل ابی لیسوا لی باولیاء ساتہہ حذف مضاف الیہ کی روایت کیا ہی اور بعضوں نے
لکہا ہی کہ ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء اور میں کہتا ہوں کہ یہہ عذر بدتر از گناہ ہی اسلئی کہ حضرت
رسالتماب عیاذا باللہ جاہل نہ تہے کہ یہہ کلمہ مہملہ ارشاد فرماتے اور بعضوں نے جو ابی البیاض لکہا ہی تو اسکے
ابطال کے لئی عبارت فتح الباری کی کافی ہے حیث قال لا یعرف فی العرب قبیلة یقال لها آل ابی بیاض فضلا
عن قریش وسیاق الحدیث یشعر بانهم من قبیلة النبی وهی قریش انتهی پس حق تو یہہ ہی کہ علماء اہلسنت نے اگر
چہ بخوف فضیحت و ذلت کی لفظ ابیطالب کو حذف کیا مگر یہہ عذر اون بزرگوار دنکا بدتر از گناہ ہی پس با
وجود اس اہتمام سلاطین بے دین اور محدثین محرفین کے موجود ہونا مطاعن خلفاء ثلثہ کا کتب معتمدہ اہلسنت
میں عجائب قدرت الٰہی سے ہی اور مانند تربیت پانی حضرت موسی کے خانہ فرعون میں ہے سچ ہی کہ ع
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * اور یہی ظاہر ہی کہ ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بخوف تلف جان
عمر شریف تقیہ میں بسر فرماتے تہی اور انکار اسکا انکار بدیہیات ہی ایسے حال میں اگر بفرض محال کوئی حدیث
مؤید اور موافق مدعای جناب کے کتب فرقہ حقہ اثنا عشریہ میں ہو تو مقام نازش نہیں ہے بلکہ محمول بر تقیہ
ہوگی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اور اگر انصاف سے دیکہی تو سنی بہی کہیں کہیں
ظاہر میں شیعہ بنتی ہیں اور باطن میں مذہب باطل پر رہتی ہیں جیسا کہ شاہ عبد العزیز نے باب اول
میں احوال فقیہ عمارہ کی بیان میں اسکا اعتراف کیا ہی کہ فقیہ مذکور در اصل شافعی مذہب بود و بطمع مال مذہب
ایشان قبول کردہ داعی شدہ بود و باوصف اینہمہ تا آخر دم در باطن شافعی بود انتہی یہاں سے ثابت ہوا

۱۵۹

جا عمل کرتے ہیں ایسی صورت میں ممکن ہے کہ یہہ کہا جائے سہواً لکھنے سے بعید نہیں ہے کہ باطہارت شیخ ایسے
رو ہیں ہماری کتابوں میں لکھے ہیں اپنے اچھی مسئی اور بڑا الزام کی قدرت پاویں **قال الناصب الغوی**
اللئیم اسیواسطے حواشی ہدایہ اور صدہا کتب فقہیہ میں تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہے لیکن ثبوت خطا بعضے
اکابر کا کسی جگہ خصوصاً نقل مذہب غیر میں مستلزم ثبوت خطا دوسری جگہہ میں نہیں **اقول بفضل الله العلیم**
اگر صاحب ہدایہ سے ایسی خطا ہوتی تو چاہیئے تھا کہ اکبر بادشاہ کو اجازت نہ دیتا اور حیرت تو یہہ ہے کہ تمہارے زعم
میں تنہا صاحب ہدایہ نے نقل میں خطا نہیں کی بلکہ سیوطی اور مصنفین کتب سیزدہ گانہ مذکورہ نے کہ وہ سب
صنادید اور سرامد علماء اہل سنت سے ہیں سبکو تم کہتے ہو کہ سہو خطا کی اور ظاہر ہے کہ اتنی جماعت کثیرہ سے
اگر رائے میں ایک طلبہ کی خطا ہو تو عجب نہیں کیونکہ امکان رکہتا ہے کہ ایک طرح کی مقدمات سے ایکطرح کا نتیجہ حاصل
کر بیٹھیں یعنی ایک طرح کی خطا کی ہو بخلاف نقل کے کہ یہی سب اشخاص مختلفہ ازمنہ مختلفہ میں جاتے رہے اور
محتملہ کی طرق مختلفہ سے ایک طور کی نقل کرتے آئے تو بلاشبہہ باعتبار تعدد طرق نقل شاہد اور بر صدق روایت کی ہے
خصوصاً ایسی حالت میں کہ تم انمیں سے کسیکو متہم نہیں جانتے پس اتنی جماعت کثیرہ کا تخطیہ نقل میں باوجود توثیق
سبکی خالی خود غرضی سے نہیں اور کیا لطیفہ ہے کہ خلافت ابی بکر میں دو اہل حل و عقد کی بیعت سے اجماع
کی انعقاد کا مقبلہ کیا جاتا ہے اور تیرہ علماء کا اتفاق کہ ہر ایک انمیں سے امور علمیہ میں صاحب حل و عقد تھا بالقطع
اجماع معتبر ہوا لاجرم اگر وہ اجماع حجت ہے تو چاہیئے کہ یہہ بھی حجت ہو دیکھو تمہارے مذہب ہائے دراخر
تہوڑے تو تمہارے اور صادق آئے اور یہہ جو آپنے فرمایا لیکن ثبوت خطا بعضے اکابر کا الخ ما نحن فیہ میں اسکا
عکس ہے نقل مذہب غیر میں تو سہو کا مقام صاحب ہدایہ نے خطا نہیں کی اپنے مذہب کے تہذیب میں البتہ بہت
خطا کی ہے **قال الناصب الغوی اللئیم** والا تخطیہ ابن بابویہ قمی کا طہارت خمر میں کہ شیخ
ابو جعفر طوسی نے کیا **اقول بفضل الله العلیم** شیخ عبد الحق دہلوی نے جذب القلوب میں
لکہا ہے و امام احمد در مسند خویش از حدیث ابن عمر آوردہ کہ ہم درین موضع بیست آنحضرت نبوزہ از تضیح آورد
... آنحضرت از آنجہت اور اسمیں تضیح کو شبہ اس ہے پس جبکہ آپ کی بزرگواروں نے معاذ الله نسبت شرب
خمر کی طرف جناب رسالتمآب کی کی تو آپ کو شیخ ابن بابویہ پر رونا نہیں ہے علاوہ اسکے داؤد اصفہانی
اور ربیعہ استاد شافعی علی احمد قولیہ قائل طہارت شراب کے ہیں جیسا کہ میزان میں لکھا ہے اما اختلفوا
فی نجاسۃ الخمر مع قول الائمۃ الاربعۃ بنجاستہا ... مع قول داود بطہارتہا مع تحریمہا فالاولی

فالاول اشد والثانی مخفف من جہۃ عدم وجوب التطہیر منہا وثالثاً لا یلزم من تحریمہا نجاسۃ
عینہا کالمیسر والانصاب والازلام وانما ہی نجسۃ من حیث صفتہا کما قال تعالی انما المشرکون نجس انتہی
اور بعض روایات امامیہ کہ ظواہر سے اونکی طہارت نکلتی ہو تو محمول تقیہ پر ہی اسلئی کہ بنی امیہ شرب خمر پر بہت حریص ہے
اور ربیعۃ الرای کہ فقہاء مدینہ مین سے تہا اور بعض شیوخ مالک کے یہہ لوگ حکم طہارت خمر کا دیتی تہے اور یہہ سب معاصر
حضرت صادق علیہ السلام کی تہی اور اکثر شیعیان اہلبیت خلفاء امویہ و عباسیہ و راونکی ملازمونسی معاشرت نہ
رکہتی تو جینی نپاتے لاجرم اون فساق کی مجالست کے جہت سی شراب کا لگ جانا انہون کی کپڑونمین اور بدن مین محل
اشتباہ نہین ساتہہ اسکی اگر وہ بیچارہ مؤمنین بقصد تطہیر کا کرتے تو یقیناً وہ دشمنان دین انکو مخالف اپنا
دیکہہ کر اذیت پہونچاتی بلکہ عجب نہین کہ قتل کرتی اسی جہت سی بطور جواز اکل میتہ اون واقع ہوا کہ بروقت
ضرورت اوس کپڑے مین نماز پڑہین نہ یہہ کہ شراب کو طاہر جانین پس ابن بابویہ علیہ الرحمہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ
مین جو اسطور سی اجمالاً لکہتی ہین لا باس فی ثوب اصابہ الخمر مراد اوسسے یہہ نہین ہے کہ شراب طاہر ہے
بلکہ مراد اونکی یہہ ہی کہ نجس ہے مگر تقیہ معفو مثل خون کمتر درہم بغلی کے ہی اور دلیل اس امر پر یہہ ہی کہ خود ابن بابویہ
قائل ہین کہ اگر خمر چاہ مین گر پڑی تو سب پانیکو کہینچنا چاہئی اور بغیر نزح کی وضو وغیرہ طہارت اوسسے
جائز نہین ہے جیساکہ تمام کتب فقہ امامیہ اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اسی مضمونسی مملو ہے پس یہانسی صاف
ظاہر ہوگیا کہ شراب نجس معفو ہی بوقت ضرورت تقیہ نماز اوس جامہ سی پڑہ سکتی ہین اور یہہ امر کچہہ منافی
نقلین کے نہین ہے اسلئی کہ وقت ضرورت کی اکثر مسائل شرعیہ مستثنی ہو جاتی ہین حاصل کلام کا یہہ ہی کہ مذہب مشہور
و مختار معظم اصحاب کا نجاست خمر پر ہی اور بعض علماء امامیہ اگر کم ساتہہ طہارت خمر کی کرتے ہون تو اس سے استبعاد
کرنا اہل سنت کو بیجا ہی اسلئی کہ داؤد اصفہانی وغیرہ علماء اہل تسنن بہی طہارت خمر کی قائل ہین اور معاذ اللہ
پیشوایان اہلسنت نی تو نسبت شرب خمر کی طرف حضرت رسول مختار کی بہی کیا ہی جیساکہ اوپر اسکا ذکر
ہو چکا پس عارفین ملاحظہ فرمائین کہ شناعت اسکی زیادہ ہی یا وہ اسکی کہ کتاب ابطال الباطل مین ابن روزبہان
نی لکہا ہی مذہب ابی حنیفۃ ان الحرام بالنص ہو الخمر والخمر ہو المتخذ من العنب اشتد و اسکر المزبد
فہذا حقیقۃ الخمر عندہ فما لم یزبد لا یکون خمراً و لا یحصل الاسکار قط بدون الازباد اس عبارت سی معلوم
ہوتا ہی کہ شراب اگر انگور کی نہو اور اوسمین زبد نہو تو وہ موافق مذہب ابی حنیفہ کی حلال ہی فرادان حیرت ہی کہ بقول

١٦١

اوسیکو کہتی ہین جو انگور کی ہو قایم نہین ہوئے بلکہ انصاف یہہ ہی کہ حقیقت خمر کی یہی سمجہنا چاہئی کہ جو چیز بسبب
نشہ کی مخمور کرے وہی خمر ہی عام اس سے کہ عنبی ہو یا غیر عنبی اور عام اس سے کہ زبیہ ہو یا نہو خمر ہی اور یہہ ہی وسکا کہنا کہ نشہ بغیر
ازدیاد کی نہین ہوتا محض غلط ہے اب خبر نہ آئی کہ شراب کسکی مذہب مین حلال ٹہری **قال الناصب الغوی**
اللئیم ما تخطیہ شیخ ابوجعفر طوسی کا بحث عدم جواز مسح یا آب جدید مین کہ شیخ بہاء الدین عاملی نے کیا اور بعد بسط
مقال کے شرح اربعین مین کہا وغفلة مثل ذلک الشیخ الجلیل عن هذا عجیب ولکن الجواد قد یکبو انتہی الفاظ
قد تبینوا ما تع خطا کا موضع آخرین بلکہ سائر مواضع مین نہو گا اور اپنی ہاتہون اپنی پانو پر تیشہ مارنا پڑیگا شاید ایسے
اندیشہ سی والد بزرگوار جناب کے پہلی ہے کتاب صوارم مین پیش بندی کر گئی کہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضی از روایات
بی اصل وما قول در آن نباشد اور بنا بر اسی قاعدہ کی جا بجا صوارم اور حسام مین تاویل حدیث ثمہ کی کر کے صاحب تحفہ کو جواب
دیا ہی پس ارشاد ملا زمان والا کا کہ مگر ظاہر ہین تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہین ہوتے انداز وہی اس تصریحات
فریقین سے در حقیقت خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی اس تا بین معلوم ہوئی آگی آپ مجتہد ہین جو چاہین فرمائین سہ ما تم
القول ما قالت حذام **اقول بفضل اللہ العلیم** یہہ عبارت جو آپنے ذکر فرمائی ہے شرح اربعین مین
مذکور ہی اور فقرہ مذکورہ تمہارا لیکن ثبوت خطا بعضی کا جزکا لکسی جگہ خصوصا نقل مذہب غیر مین الخ اسی پر منطبق
ہی مگر اس سے کچہہ آپکا مطلب ثابت نہین ہوتا اسلئی کہ دلائل سے ثابت کر چکا ہون کہ صاحب ہدایہ نی یہان خطا
نہین کی بلکہ موید قول صاحب ہدایہ کی ایک قول اور بہی ہے کہ اوس سے ثابت ہوتا ہی کہ امام مالک مجوز متعہ کا ہے
شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب رجال رواة احادیث مشکوة المصابیح مین لکہا ہی ابن جریج بضم الجیم الاولی
وفتح الراء وسکون التحتانیة قال یحیی بن سعید هو اثبت من مالک الی ان قال وکان
یبیح المتعة ویفعلها توفی بمکة سنة خمسین ومائة وقال الشیخ ابن حجر فی فتح الباری ناقلا
عن القاضی عیاض قال والخطابی ویحکی عن ابن جریج جوازها انتہی پس ابن جریج کہ ائمہ اعلام مین سے
تہا اور ثابت تر اور قوی الملم مالک سے تہا اوسنی متعہ کو مباح کیا پس امام مالک تصریح اون احادیث کی کہ جنکا
ذکر ہو چکا ہی اگر متعہ کو روا کہین تو سر اسر لایق پذیرائی ارباب عقول اور علماء فحول کے ہوگا نہ سزاوار تخطیہ آپ
معلوم ہوا کہ انکار آپ کا اور آپ کس شمار مین ہین آپکے مرشد ونکا انکار فقط اسلئی ہے کہ مبادا کوئی مستبصر ملاحظہ
کرے کہ ہر گاہ امام مالک اقدم اور افضل ائمہ اربعہ کا تہا اوسنی متعہ کو مباح کیا تو انکار ائمہ ثلثہ کا خالی عناد
اور تعنت سی نہین ہی اب ان تصریحات سی خطا صاحب ہدایہ کی اس نقل مین اصلا معلوم نہین ہوتی

ہوتی اب ان سب کلمات قوم کو تم نظر غور انصاف سے دیکھو ع کچھ نہیں کے تہیں بر حق کہو کیا ہی **قال**
مولانا المجتہد الحری بالتکریم اسلئی کہ ملا عبد القادر نے تاریخ بداونی مین لکھا ہی کہ قاضی
شیخ حسین عرب قاضی مالکی نے اکبر بادشاہ کو اجازت متعہ کی دی اور اکبر بادشاہ نے بموجب اونکی اجازت
کی بہت سی متعہ کیئی **قال الناصب الغوی اللئیم** یہہ بنای فاسد بر فاسد ہی کیونکہ اول
صحت قصہ کی مسلم نہین اکبر بادشاہ مالکی المذہب نتہا کہ اوسکی حال پر یہہ حکایت منطبق ہو اور بر تقدیر
تسلیم جسقدر ملا زمان والا نی بلا روضیغمیہ مین عبارت تاریخ بداونی کے نقل کے اوس سے متعہ کرنا اکبر بادشاہ کا
ایک مرتبہ یا زیادہ ہرگز ثابت نہین ہوتا یہہ آپ کا حاشیہ ہے ہان یہہ البتہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد رد و بدل
بسیار بادشاہ کی خاطر سی بعضی دنیادار عالمون نی مالک کے طرف نسبت کر کر حکم اباحت کا دیا **اقول**
بفضل اللہ العلیم سبحان اللہ آفرین صد آفرین معلوم ہوا کہ علاوہ فضل و کمال کے آپکو تاریخ دانی مین
بہی خوب دخل ہے شیخ عبد القادر بداونی سنی المذہب ہے اپنی کتاب مین مصرح ہی کہ اکبر بادشاہ نی بحکم
قاضی شیخ حسین عرب قاضی مالکی کے بہت سی متعہ کیئی اوسکی کتاب تاریخ بہت معروف و مشہور ہی انکار
اسکا سوای آپکے کسینی نہین کیا مؤلف دبستان نے بہی احوال اکبر بادشاہ مین لکھا ہی وہم علما فتوی دادند
کہ بطریق متعہ آنقدر کہ زن خواستن معتبر باشد مباح است واین در مذہب امام مالک جائز است انتہی اب
یہہ آپ کا کہنا کہ اول صحت قصہ کی مسلم نہین غیر مسلم ہی اور بہت حیرت ہی کہ آپ فرماوین اکبر بادشاہ
کی مالکی اور نہ مالکی ہونی سی ہمکو غرض نہین مدعا ہمارا یہہ ہی کہ قاضی شیخ حسین عرب قاضی مالکی نے اجازت
متعہ کی دی اور اوسکا فتوی اکبر بادشاہ کی نزدیک معتبر ہوا اور بمفاد اہل البیت ابصر بما فی البیت مالکی کا قول
بہ نسبت ائمہ ثلثہ باقیہ کی اس نقل مذہب مالک مین احری بالقبول ہے اور یہہ جو آپنی فرمایا کہ بر تقدیر تسلیم الخ
تو ابہی سمجھا چکا ہون کہ قاضی مالکی نے اجازت اکبر بادشاہ کو دی اور اکبر بادشاہ کی متعہ کرنی یا نہ کرنے
سی ہمکو کچھہ غرض نہین اوسکا ذکر تبعا و بالعرض ہے اصل مراد ہماری فتوای قاضی مالکی سے متعلق ہی تہوڑی سی
عبارت اوس کتاب کے ذکر کر دیتا ہون تا کہ عارفین اور منصفین ذی خبرت ملاحظہ فرماوین کہ ہم جادہ
انصاف سے باہر ہین یا تم لہذا عبارتہ رفتن شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی در بغداد بملازمت شیخ الشیوخ
شہاب الدین سہروردی و اخذ قراءت فاتحہ بمذہب شافعی از آن بزرگ و طعن علما و رسمی در

وقاضی یعقوب از ان روز باز معزول شد حتی الحال قاضی حسین را وکیل ساختند او موافق مذہب خویش بجواز متعہ
ہم حکم کرد انتہی موضع الحاجۃ اس عبارت کو ملاحظہ فرمائی کہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ مالک متعہ کو جائز کہتا تہا
اسلئی کہ فقرہ موافق مذہب خویش ہویدا ہی کہ مذہب قاضی حسین عرب مالکی کا یہہ ہی کہ متعہ جائز ہی علاوہ
اسکی تمنی لکھا کہ بعضی دنیادار عالموں نے مالک کے طرف نسبت کر کر حکم اباحت کا دیا انتہی اس کلام سی ظاہر ہوتا ہے
کہ اوس عرصہ کی تمہاری علمانے بادشاہ کی خوش آمد کی اسکو ہم مانتی ہین وہ بیچاری کیا تہی اونکی اندین بہت
کچھہ خوش آمد ین کرکی دین فروشی کرنے آئی ہین مگر اس نقل مین مذہب مالک کے اونہون نی کچھہ ارتکاب کذب
نہین کیا بڑا مرتبہ اون کی صدق کا تصدیق قاضی مالکی ہے علاوہ اسکی اگر اونکو جھوٹھہ بولنا ہوتا تو مالک کے تخصیص
کیا تہی شافعی و حنبلی کو بہی شامل کر دیتی جسمین مزید خوش آمد ظہور مین آتی بلکہ کوئی روایت اباحت حنیفہ یا صاحبین
کیطرف مین منسوب کر دیتی تو البتہ خوش آمد کما ینبغی عمل مین آتی واذلیس فلیس اور تاریخ براونی سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ بہت سے فاضلوں نی یہہ لکہا کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے جیسا کہ اوسی کتاب مین مذکور ہی کہ
مآل چندین روایات مختلفہ و مذاہب گوناگون بہ سخن تمام میشود متعہ نزدیک امام مالک و شیعہ باتفاق مباح
و نزدیک امام شافعی و امام اعظم حرام انتہی موضع الحاجۃ الحاصل بمقتضای الناس علی دین ملوکہم اون فاضلونکو
اگر خوش آمد منظور ہوتی تو نسبت طرف مذہب اکبر بادشاہ کی دیتی کہ یہہ متعہ اوس مذہب مین حلال ہے پس معلوم
ہوا کہ امام مالک مجوز متعہ ہین اگر مجوز نہ ہوتی تو یہہ لوگ اوسکے طرف نسبت تحلیل متعہ کے نہ دیتی **قال الناصب**
الغوی اللئیم لیکن اسکا کیا اعتبار ہی شستری نے مجالس المؤمنین وغیرہ مین بعینہ اسیطرح حکی باتین
ناموں کے خاطر سے اپنی علماء کیطرف نسبت کر کر لکھین کہ بعضے علماء شیعہ باوجود علم و فضل کی خلفای عباسیہ
کی تالیف کو مسائل شرعیہ مین مساہلت اور توجیہ کرتے تہی پہر جب یہہ توجیہ اون عالمونکی اور وہ فعل عباسیونکا
شیعونپر حجت نہین تو بر تقدیر ثبوت یہہ فعل اکبر بادشاہ کا کہ خلاف ثقلین ہے اہل سنت پر کیونکر حجت
ہوگا دنیا پرست لوگ خوش آمد اور در آمد کی واسطی بادشاہونسی ایسی باتین بہت کہتی ہین کیا ذہن شریف
سی نکل گیا جو بارہ صیغیہ مین یون فرمایا جہ بحسب مجاری عادات معلوم است کہ بمقتضای الناس علی دین ملوکہم
قلوب اکثر ناس راغب و مایل میباشد برضاجوئی حکام و سلاطین روزگار و بطرف جمع نمودن زخارف دنیای ناپایدار
پس در وضع اخباریکہ موافق مرضی حکام باشد استبعادی نیست * گہر سے بہول ہشک ہے تو اندہیرا ہوگا *
[illegible] سے بہت آپ کو کہنا ہوگا * مقام غور ہے کہ ملازمان والا حکام اودہ کی خوشنودی کی واسطی کیا کیا

۱۶۴

کیا گیا اور لوٹ پہیر کرتی تہی یہانتک کہ قرآن بین نقصان ثابت کر کر سبکو ناقص الایمان بنا دیا نبی برکتی سی شہر
برباد ہوا کفار کا ہر طرف شور و فساد ہوا مضمون ؎ و بلدۃ لیس لہا انیس الا الیعافیر و الا العیس ہو رہا
ہی ہر اہل ایمان دل ریش ہے بشارت زدہ ابتک نہین ڈری خدا سے کر رہی ہی جسمین عجم جا بجا زیادہ موہنہ نہ کہلوا سے
نہین تک ہنسی و بچتی **اقول بفضل اللہ العلیم** یہی ثابت ہو چکا کہ اون لوگون نے خوش آمدی حکم متعہ کا
نہین دیا قیاس اسکا شوستری کی قول پر قیاس مع الفارق ہے اور فعل اکبر بادشاہ کا بہت مناسب اور موافق
ثقلین کے ہی جیسا کہ سابق اسکی دلائل بسیار اور براہین بیشمار سی ثابت ہو چکا مگر ہمکو تو اوسکے فعل سے کچھ غرض
نہین بلکہ فتوای قاضی سے ہمکو مطلب ہے سو وہ الحمد للہ علی حجۃ اکی عبارت تاریخ بداونی سی بخوبی آشکار ہو گیا
اور یہی ثابت ہو چکا کہ ابن جریج کہ ائمہ اعلام سی تہا متعہ کو اوسنی بہت مباح کیا پس باوجود ان تصریحات فراوان
اور تفصیلات بی پایان کی انکار آپکا خالی عناد اور انحراف طریقہ سداد سی نہین ؎ ایسی کمپنی سی کچھ نہین حاصل +
آپ کی قول سب کے سب ہی باطل **قال الناصب الغوی اللئیم** پانچ چار حدیثین حرمت متعہ کی اہلبیت
سی مطالعہ کیجئے بیہقی نے جناب امیر علیہ السلام سی روایت کی قال نہی رسول اللہ عن المتعۃ و انما کانت لمن
لم یجد فلما نزل النکاح و الطلاق و العدۃ و المیراث بین الزوج و المراۃ نسخت **اقول
بفضل اللہ العلیم** بیہقی کو ہم نہین جانتی اوسکی روایت کو نہین مانتی اگر تمہارا امام تہا تو روایت
اوسکی تم پر حجت ہوگی ہرگاہ یہہ حدیث کتب معتبرہ امامیہ مین پائی نہین جاتی تو اس جگہہ ذکر کرنا تمہارا فضول
ہی صاحبان انصاف سی کہتا ہون کہ امامیہ رضوان اللہ علیہم اختصاص کہتی ہین ساتہہ ائمہ معصومین علیہم السلام
کی اور مسایل علوم دینیہ کو اونہین حضرات سی حاصل کیا ہی جیسا کہ سابق مین کئی طریقون سی ثابت ہو چکا ہے
اور ابن کثیر نی کہا ہی کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام و الثنا
مجد و مذہب امامیہ کی ہین اور سابق مین یہہ بہی ثابت ہو چکا ہی کہ امامیہ مذہب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو بہتر
جانتی ہین اور نفحات جامی مین لکہا ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ امیر نوروزنی علاء الدولہ سمنانی سے
کہا کہ تو خرگوش کے گوشت کو کہاتا اوسنی کہا کہ مین نہ کہاونگا تب امیر نے کہا کہ کیا وجہ ہی کہ تو اسکو نہین
کہاتا اوسنی جواب دیا کہ بقول امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہہ حرام ہی اب حضرات سنیہ کی خدمت سراپا
برکت مین عرض ہے کہ آفتاب پر خاک نہ ڈالین دیدہ انصاف سی ملاحظہ فرماوین کہ راکب سفینہ اہلبیت

اوسکی گوشت کو موش فرماتی ہین پس اس بیان سی روشن ہو گیا کہ مذہب اہلبیت کا تحلیل متعہ ہی اسلئی
کہ شیعیان اہل بیت اونکی مذہب کو بہتر جانتی ہین اور انہین حضرات با برکات سی انکو تمسک ہے پس اگر دو ایک
روایتین مخالف اجماع امامیہ کے کتب امامیہ مین ہون تو وہ محمول تقیہ پر ہونگی تو امثال اہلحقی کہ ائمہ مدوحین
اہل سنت اور اجلہ متقدمین سی ہماری ہی ایسون کی روایت سی ہمپر کیا قدح ہو سکتی ہے جیسا کہ سابق مین حدیث
تحریم لحوم حمر اہلیہ و متعہ کی کہ آپنی استبصار سی نقل کیا تہا اوسکا جواب بخوبی شرح و بسط سی ذکر ہو چکا ہی وہین بہر
لاحظہ فرمائیی اور حمل تقیہ پر کچہہ محل استعجاب بہی نہین ہے اسلئی کہ اجلہ صحابہ مثل عمران بن حصین و عبد اللہ بن عباس
و عمار بن یاسر وغیرہ اظہار مسئلہ متعتین اور رعول و تیمم اور امثال اوسکی مین فظ غلیظ سی کسقدر ڈرتی تہی چنانچہ
سابق مین بخوبی تفصیل جمیل سے ثابت ہو چکا ہی **قال الناصب الغوی اللئیم** اور حازمی
نی حسن و عبد اللہ سی اور اونہون نی اپنی باپ محمد بن حنفیہ سی اور اونہون نی اپنی باپ علی مرتضی سی روایت کی
کہ ان علیا قال لابن عباس انا علمت ان رسول اللہ ص نہی عن لحوم الحمر الاہلیۃ و عن المتعۃ اور صاحب تحفہ
نی بواسطہ انہین راویونکی حضرت علی علیہ السلام روایت کی کہ قال امرنی رسول اللہ ان انادی بتحریم المتعۃ اور
بیہقی نے ابوذر سی روایت کی کہ قال انما احلت لاصحاب رسول اللہ ص متعۃ النساء ثلثۃ ایام ثم نہی عنہا اور
قسطلانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ہی الزنا بعینہ جیسا اوپر
مذکور ہوا اور یہان بہی واسطی برکت کی اعادہ کیا ہ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ + ہو المسک ما کررتہ یتضوع
انتہی **اقول بفضل اللہ العلیم** رواۃ ان روایتون کی سب عمری سنی ہین ہمکو ان روایتون
کی صحت پر اعتماد نہین اس جہت سی مقام استدلال الزامی مین ان روایتون کا ذکر محض لا ینفع اور فضول ہے
خصوصا صاحب تحفہ سروقہ کی شدت عداوت غلامان اہلبیت سی ممثل ہے اور افترائین ابی النظیر ہم کیونکر انکے
روایت کو تسلیم کر سکتی ہین علی الخصوص ایسی حال مین کہ اہل سنت جناب امیر علیہ السلام سی نقل کرتی ہین لولا
نہی عمر ابن الخطاب عن المتعۃ ما زنی الا شقی جیسا کہ در منثور وغیرہ مین مذکور ہے اور سابق مین بخوبی ثابت ہو چکا
کیونکر عقل باور کری کہ امام بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام خلاف اپنی جد امجد کی متعہ کو زنا کہین ہذا
ہو البہتان العظیم اب مین کہتا ہون کہ احادیث بیشمار و روایات بسیاری حلت متعہ کی ثابت ہو چکی مگر بمفاد اسکی
کہ کل جدید لذیذ یہان پر بہی بطور تازہ ذکر کرتا ہون معلبی کہ اکابر علماء اہل سنت سی تہا جیسا کہ عبد الوہاب
سبکی نی طبقات کبری مین لکہا ہی انہ کان اوحد زمانہ فی علم القرآن ذیل آیہ متعہ فما استمتعتم بہ منہن

۱۶۶

منہن فانوہن اجورہن تفسیر مین لکہا ہی عن عمران بن حصین قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ تعالی
ولم تنزل آیۃ بعدہا تنسخہا فامر بہا رسول اللہ صلعم ومات ولم ینہ عنہا قال رجل بعد برأیہ ما شاء
قلت فلم یرخص فی نکاح المتعۃ الا عمران بن حصین وعبد اللہ بن عباس و بعض اصحابہ وطائفۃ
من اہل البیت انتہی اس بیان سی یہہ بہی ثابت ہوتا ہی کہ بعض اہلسنت جو کہتی ہین کہ روایت عمران بن
حصین کے باب متعۃ الحج مین ہی متعۃ النساء مین نہین ہے محض افترا ہی اسلئی کہ فاضل ثعلبی نے متعۃ النساء کی باب مین
اس روایت کو ذکر کیا ہی اگرچہ متعۃ الحج مین بہی ہونی سے ہمارا مطلب ثابت ہی کہ خلیفہ صاحب نے دونو متعو کو
ایک سلک مین مندرج کر کی حرام کر دیا اور خلاف رسول مختار صلعم کی تشریع دین مین اختیار فرمایا مگر ہمکو اسکی کہنے کی
کیا ضرورت ہی علماء اہل سنت البتہ جب کہین مفر نہین پاتی تو کہتی ہین کہ اس جگہہ پر مراد متعہ سی متعۃ الحج
ہی اور جب مولیان اہل بیت اطہار ع انکی علماء سی کہتی ہین کہ اچہا یہہ روایت متعۃ الحج مین ہو پہر کیون
خلیفہ ثانی نے متعۃ الحج حرام کیا باوجود اسکی کہ حضرت نی منع نہین فرمایا اور نسخ نہین ہوا تب اسکا بہی
جواب بجز سخن بازی کی کچہہ نہین دی سکتی اور عارفین پر مخفی نہ رہی کہ فقط ثعلبی نے اس روایت کو نہین ذکر
کیا ہی بلکہ فاضل نیشاپوری اور فخر رازی نی بہی ذیل کریمہ مذکورہ مین اسیطرح سی لکہا ہی اور سابق مین
یہہ خاکسار ذکر بہی کر چکا ہی اعادہ اسکا ضرور نہین اور بہی جامع الاصول مین عبد اللہ بن مسعود سی روایت
ہی کہ حاصل مضمون اسکا یہہ ہی کہ کہا ابن مسعود نے ہم جہاد کرتے تہی ساتہہ رسولخدا صلعم کی اور نہ تہی ہماری پاس
کوئی عورت پس کہا ہمنی کہ یا رسول اللہ صلعم ہم استمنا کرین پس آپ نی منع فرمایا اس فعل سے بعد اسکی
رخصت دیا ہمکو کہ تو متعہ کر ساتہہ عورتونکی رخت وغیرہ سی ایک مدت معین تک بعد اسکی تلاوت کیا عبد اللہ
بن مسعود نے اسکو یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم یعنی ای گروہ مومنونکی حرام نہ کرو
اوس چیز کو کہ طیب اور پاکیزہ کیا خدا نی اور حلال کیا تمپر انتہی اور پڑہنا اس آیہ کا صریح اس بات پر دلالت کرتا
ہی کہ متعہ زمانہ حضرت رسولخدا صلعم مین طیبات سے تہا کسیکو جائز نہین ہے کہ اسکو حرام کری نووی شرح مسلم مین اسی
روایت کی ذیل مین اسطرح سی لکہا ہی ثم قرأ عبد اللہ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ
لکم اشارۃ الی انہ کان یعتقد اباحتہا کقول ابن عباس وانہ لم یبلغہ نسخہا انتہی وابن حجر نی بہی فتح الباری
مین لکہا ہی ظاہر استشہاد ابن مسعود بہذہ الآیۃ ہہنا انہ کان یری جواز المتعۃ انتہی پس بعض

۱۷

اس سے سمجھی نہیں جاتی خالی جہل یا تجاہل سے نہیں اگر کوئی توہم کرے کہ شاید نسخ کی خبر ابن مسعود کو نہ پہونچی

ہو جیسا کہ شوکت عمریہ میں لکھاہی تو ہم کہیں گے کہ یہہ توہم باطل ہے اسلئے کہ خود شاہ عبد العزیز اپنی تحفہ میں لکھتی ہیں

کہ جناب امیر علیہ السلام نے تحریم متعہ کی ندا دی تہی اور یہی خلیفہ ثانی نے اسکے بعد بہی اسکو حرام کیا تہا اور خلاف عادا

حکم رجم کا بہی دیا تہا اور بقول تمہاری زمانہ نسخ کا بہی بہت گذر گیا تہا اسکے ساتہہ عقل عاقل ہرگز باور نہیں کرسکتی

کہ خبر نسخ کی عبد اللہ ابن مسعود یا ابن عباس کو کہ شب و روز پیغمبرؐ اور معظم صحابہ کی جلیس ہا کرتے تہی نہ پہونچی ہو

تفسیر قرطبی میں ہے انہ روی عن عطاء عن ابن عباس انہ قال ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا ہذہ الامۃ

ولولا انہ نہاہم عمر ما زنی الا شقی اور کنز العمال میں علی سے روایت ہے قال لولا ما سبق من رای عمر بن

الخطاب لامرت بالمتعۃ ثم ما زنی الا شقی اور محصل دونو روایتوں کا یہہ ہی کہ اگر عمر متعہ سی منع نہ کرتا تو زنا نہ کرتا

مگر بد بخت اور شقی اور جبکہ عمر نے اوس سے منع کیا جیسا کہ ان دونو روایتوں سے صاف تصریح لفظ عمر کی معلوم ہوتی ہے

پس کثرت زنا کی بہی متحقق ہوئی اور فسادات کثیرہ پیدا ہوئی اور عاقل خبیر لطف اس عبارت کا سمجھہ لیگا کہ صاف تعریض و

اعتراض ہی متعہ پر ہی اور سابقا ہی صحیح بخاری نہایہ ابن اثیر سی یون نقل ہوئی ہی عن ابن عباس ما کانت المتعۃ الا

رحمۃ رحم اللہ بہا امۃ رسول اللہ ولولا نہیہ عنہا ما زنی الا شقی اسکی جواب میں بعض فضلای اہلسنت نی

اسطرحسی لکہاہی کہ ضمیر نہیہ میں راجع طرف حضرت ختمی مآبؐ کی ہے اور یہہ جواب انکا باطل اور سراسر خلاف عقل ہی اسلئے

کہ اس حدیث سی تو تعریض اور اعتراض معلوم ہوتا ہی عقل کیونکر باور کرسکتی ہے کہ جناب ابن عباس حضرت رسالتمآبؐ

پر اسطرح خلیفہ ثانی کی اعتراض کریں ان ہذا الشئ عجاب لا یلیق ان یتفوہ باصدر من ذوی الالباب اور سوائے اسکی تفسیر

قرطبی اور کنز العمال سی جو روایت ابہی کرہو چکی ہے صاف اوسمین لفظ عمر موجود ہی اوس سے ظاہر ہی کہ مانع اوسکا

سوای عمر کی دوسرا نہیں بس تکرار عصیان کا بہتر نہیں ہے ایک بیر حدیث جہوٹی ذکر کرکی گناہ کی مرتکب ہوئے ہو

دوبارہ ذکر کرنیسی کیا حاصل ہے فلا ترم بالمعاصی کسر شہوتہا + ان الطعام یقوی شہوۃ النہم +

قال الناصب الغوی اللئیم اب حضور والا فرماوین کہ اکبر بادشاہ نی کہان متعہ کیا اور

مالک نے کیونکر حلال لکھا اور اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبرؐ نی ہو سکی باتین کیجیئی اگر متعہ

حلال ہوتا اور اجر یا زجر اوسکا جیسا خلاصۃ المنہج والی نی لکھاہی کہ ممتوعہ کی بوسہ لینی میں حج و عمرہ کا ثواب

ملتاہی اور ہر لذت اور شہوت کی بدلی ایک نیکی لکہی جاتی ہے اور جو بغیر متعہ کی مرگیا قیامت کے دن بد شکل اوسکا

اور ناک اوسکی کٹی ہوگی تو حق کہ ائمہ سے یہ نہ رہتی گیارہ اماموں میں کسی نے متعہ نہیں کیا علی الخصوص

١٦٨

علی الخصوص جناب امام حسن علیہ السلام کہ باعتراف صاحب مجالس المومنین وغیرہ کی بہت سے نکاح کرتی اور طلاق
دیتی یہانتک کہ حضرت امیر لوگونکو فرماتی تہی کہ لڑکیون کو اُسکی نکاح مین نہ دو کہ مرد مطلاق ہی یعنی بہت طلاق
دیا کرتا ہی اُسکے کنارہ کشی نکرتے کہ بہت سہل تہا ہم خرما ہم ثواب پہر باز رہی مین ان اماموںکی اعمال اجر اور
استمال زجر لازم ہی یا نہین معاذ اللہ جہوٹہون نی یہہ حدیث بناکر اس حرام کاری کو اماموںکی طرف منسوب کیا
اور اونکی نقد امامت پر بٹا لگایا ع دوستی بجز دو خود دشمنیست + انصاف شرط ہی کہ بی انصافی خوب نہین
ان اللہ لایہدی القوم الظالمین **اقول بفضل اللہ العلیم** تاریخ بداونی سے ثابت ہوا کہ قاضی شیخ
حسین عرب مالکی نے اکبر بادشاہ کو اجازت متعہ کے دی اور جناب سلطان العلما نے بہت سی کتابوں سے
سند لائی کہ مصنفین نے اونکی اعتراف کیا کہ مالک مجوز متعہ کا ہے اور اس خاکسار نے بہی بہت سی حدیثین
سابق مین ذکر کی ہین کہ اون سی ثابت ہوتا ہی کہ مالک بیشک متعہ کو جائز رکہتا تہا غرض کہ اس رسالہ مین اس درہ
بیمقدار نی اثبات متعہ پر بہت دلایل لکہی ہین اہل سنت اندک انصاف سی ملاحظہ فرمائین تو حرمت متعہ کے
کبہی قائل نہون اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ گیارہ اماموں مین سے کسینی متعہ نہین کیا الخ ماقال اس کنارہ
کشی نکرنی خالی جہل سے نہین اسلیی کہ متعہ نکرنیسی یہہ لازم نہین آتا کہ متعہ حلال نہو کیونکہ باتفاق فریقین
تزویج امۃ جائز ہے مگر کہین سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ پیغمبر خدا یا ائمہ معصومین علیہم السلام نے
تزویج ساتہہ امۃ کی کی ہو اور جب روایات شیعہ سی ثابت ہی کہ خود پیغمبر خدا نے متعہ کیا تہا تو پہر اگر ائمہ ہدیٰ
کہ ہمیشہ تقیہ مین رہتی تہی اگر متعہ نکرین اور حکم واسطی اپنی شیعونکی دین تو یہہ فعل حرام کیونکر ہو سکتا ہی
اب سنیی کہ بکر بن محمد نی جناب امام صادق سی روایت کی ہے کہ وہ حضرت فرماتی تہے انی لاکرہ للرجل ان
یموت و قد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول اللہ لم یاتہا فقلت ہل تمتع رسول اللہ قال نعم
و قرء ہذہ الآیۃ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ الآیۃ اور یہی تم سمجہو کہ اس زمانہ مین رواج ہی کہ نکاح
مین ہزاروں لاکہوں روپیہ مہر معین کرتے ہین حالانکہ کہین سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ ائمہ ہدیٰ نے
اسقدر مہر معین کیا ہو اب تمہاری قول کی موافق چاہیی کہ یہہ جائز نہو حالانکہ باتفاق فریقین جواز
اسکا ثابت و متحقق ہی باقی اعمال اجر کو جو آپنے فرمایا ہین جبکہ کتب شیعہ و سنی سی بخوبی ثابت ہی
کہ اجر و ثواب متعہ کا حضرات ائمہ طاہرین سی منقول ہے پس ہلکو فرمانا اونحضرات کا درباب اجر متعہ کی کافی

قال الناصب الغوی اللئیم سوائے متعہ محرمہ کی انکی بزرگون نے دوریہ نکالا ہی کہ دس آدمی
ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی بار کے اسکی ساتھہ رہین مصائب النواصب الا لکھا ہی کہ یہہ حکم
اوس عورت کا ہی جسکا حیض منقطع ہو چکا ہو اقول الفضل اللہ العلیم افسوس ہے کہ آپنی کتاب مصائب
النواصب کو ملاحظہ نہ فرمایا ورنہ شناعت متعہ دوریہ کی نسبت طرف امامیہ اعلی اللہ مقامہم کی نہ دیتی اسلئی کہ
صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہی کہ انکی بزرگون نی ایک نکاح دوری نکالا ہی اس صورت سی کہ
ایک مرد اپنی عورت کو بعد وطی کے بطلاق باین جدا کردی پہر بعد ایکساعت کی عدہ مین اوسسے نکاح کرے
پہر اگر بعد نکاح ثانی کی قبل اسکی کہ دخول کیا ہو طلاق دی تو عورت باین ہو جائیگی عدہ کی احتیاج نہین ہے
اسلئے کہ حق سبحانہ تعالی قران مین فرماتا ہی ان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من
عدة تعتدونها پس اسوقت مین اوس عورت کو جائز ہے کہ اوسیوقت دوسرے مرد سی نکاح کری اور
زوج ثانی کو جائز ہی کہ مثل زوج اول کی عمل مین لائی یعنی جماع کری اوس عورت سی بعد اسکی طلاق
دی اور بعد ایک ساعت کے خواستگاری پہر کری اور اپنی عقد مین لائی اور ہنوز دخول نکیا ہو کہ طلاق دی
تو وہ بائن ہو جائیگی اور بنص قرانی عدہ نہین پہر وہ عورت تیسرا شوہر کر سکتی ہے اسیطرح سی کہ وہ عورت
شوہر کرنے جائی تو قباحت نہین ہے اور یہہ نکاح دوری خصوصیت کسی طرحکی عورت کی ساتھہ نہین رکھتا
آئسہ و شابہ سب سے ہو سکتا ہی بعد اسکی حاشیہ سنہ مین شوشتری علیہ الرحمہ فرماتی ہین قال صاحب الوقایہ
وغیرہ ما حاصلہ انہ اذا طلق الرجل طلاقا بائنا ثم تزوجہا فی عدتہا وطلقہا قبل الدخول فعند محمد یجب
نصف المہر واتمام العدة الاولی فقط ولا عدة للطلاق الثانی لان الزوج قد طلقہا قبل الوطی فیہ وعند
زفر لا عدة علیہا اصلا لان العدة الاولی سقطت بالزوج ولم یجب بالنکاح الثانی لدلیل محمد انتہی
اور ہدایہ مین بعد نقل قول محمد کی اسطرح سی ہے قال زفر لا عدة علیہا اصلا لان الاولی قد سقطت بالزوج
فلا یعود والثانیة لم یجب انتہی پس موافق قول زفر کی کہ وہ بہی اجلہ اصحاب ابی حنیفہ مین سی تہا لازم آتا ہی
کہ دس بیس آدمی ایک عورت سی ایک دن مین نکاح کر سکتی ہین اسلئی کہ اوسکی نزدیک بعد تزویج ثانی
کی ہرگز احتیاج نہین نہ تو عدہ اولی تمام کریگی اور نہ ثانی جیسا ابہی ذکر ہو چکا اب انصاف سی ملاحظہ فرمائیے
کہ استبعاد زن آئسہ کی متعہ دوریہ کا بعید از عقل ہے یا نکاح دوریہ شابہ کا ہرگاہ صاحب مصائب النواصب
نی جواب مین صاحب نواقض الروافض کے اس نکاح دوریہ کو ذکر کیا ہی تو لازم تہا کہ آپ بہی اوسکا ذکر

۱۷۰

ذکر کرتی مگر آپنی ابلہ فریبی کو آبای روحانی سے وراثۃ پایا ہی اسلیے جسکو اپنا مصنف جانا لکھا اور منافی کو چھوڑ دیا مگر انصاف یہی لازم تہا کہ متعہ دوریہ آیسہ کی ساتھہ نکاح دوری شابہ کو بہی ذکر کرتی و قال صاحب مصائب النواصب لا صحابنا قد خصوا ذلک بالآیسۃ لا انہا یعم الآیسۃ وغیرہا من ذوات الاقراء و حینئذ فدفع الاستبعاد العقلی ظاہر لان الغایۃ والحکمۃ فی العدۃ فی غیر المتوفی عنہا زوجہا استبراء الرحم حفظا للنسب وہو منتف فی الآیسۃ والصغیرۃ صاحبان بصیرت ارباب خبرت کی خدمت مین معروض ہے کہ دونو کو بخوبی ملاحظہ فرمائین اور صاحب طعن اسنان کو سور و ملام جانین کہ شناعت متعہ دوریہ تلبیس اور فریب کرتا ہی اور اپنی نکاح دوری کو کہ سراسر اضاعت نسب ہی نہین دیکہتا **قال الناصب الغوی اللئیم** جامع عباسی مین ہے کہ اپنی لونڈی کو کسی پر حلال کر دینا درست ہی اور بعضے دشنامہ لکہا کہ یہہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ سی کا ہے **اقول بفضل اللہ العلیم** اس استبعاد کا جواب جیسے صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہی اگر اوس کتاب مین دیکہتی تو پہر جواب کے طالب نہوتی قال و اما خامسا فلان ما ذہب الیہ بعض اصحابنا من تجویز وطی امۃ الغیر بمحض قول المالک احللت لک وطیہا لیس باولی فی الشناعۃ مما جوزہ ابو حنیفۃ من انعقاد النکاح بلفظ الہبۃ والعاریۃ وای فرق بین ان یقول مولی الامۃ بواحد احللت لک وطی جاریتی و یقول ولی المزوجۃ ہبتک او اعرتک وطی ابنتی انتہی ملخص موضع الحاجۃ اور جواب تفصیلی اسکا اسطرح ہی کہ اول یہہ کہ صیغہ تحلیل یعنی احللت لک وطی امتی کہی اور دوسری قبول تیسرے یہہ کہ اوس کنیز کی کوئی شوہر نہو چوتہی یہ کہ محلل مالک اوس کنیز کا ہو اور سفیہ مجنون وغیرہ نہو اور بعد تحقق ان سب شروط کی تحلیل جائز ہی اور اگر کوئی شخص وطی کو حلال نکری بلکہ فقط خدمت کو حلال کری تو اسصورت مین اوس شخص کو وطی کرنا جائز نہین ہی اور علماء امامیہ نی اختلاف کیا ہی کہ یہہ قسم داخل نکاح ہی یا داخل ملک یمین ہی سید مرتضی علم الہدی فرماتی ہین کہ تحلیل نکاح مین داخل ہے اور جیسا کہ نکاح مین بغیر ایجاب و قبول کے عقد منعقد نہین ہوتا ویسا ہی اسمین بہی بغیر صیغہ تحلیل و قبول کے تحلیل جائز نہین اور مالک کنیز نی بہر اوسکو بخش دیا ہی جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ مین ہے و للمولی ان یہب صداق امتہ عن زوجہا و کاتب و مدبرہ و ام ولدہ انتہی اور محقق افادہ فرماتی ہین و لعل الاقرب ہو الاخیر اسواسطی کہ ملک کے دو قسم ہی ایک تو ملک یمین ہی اور دوسرے

بملک المنفعة اعم من ان یکون تابعا الملک الاصل و منفردا انتہی اس سے بہی ثابت ہوا کہ قرآن مجید مین
خداوند عالم نے جو یون ارشاد فرمایا ہی الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم اس سے تحلیل سمجہی جاتی ہے اسلئے
کہ ملک عین خاص ہے جب اوسکا تحقق ہوگا تو ملک منفعہ کہ عام ہے بہی متحقق ہوگی اور اہل سنت کی کتابون مین
بہی یہہ تقسیم جایز ہے جیسا کہ شرح طحاوی مین ہے قال الشیخ الامام التملیک علی ضربین تملیک منفعة
و تملیک عین و کل وجہ علی وجہین اما ان یکون ببدل او بغیر بدل فتملیک العین ببدل هو البیع
و تملیک العین بغیر بدل الهبة و الصدقة و الوصیة و ما اشبہ ذلک و اما تملیک المنفعة ببدل فهی الاجارة
و تملیک المنفعة بغیر بدل هی العاریة انتہی و بعض محققین شرائع الاسلام کی کہتی ہین لما کان حل الفروج
منحصرا فی العقد و الملک بقوله تعالی الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم و کان القول بحل الامة ثابتا
عند علمائنا وجب ان لا یکون خارجا عن الامرین و قد اختلفوا فی حریة الی ایہما فذهب المرتضی الی انہ
عقد و التحلیل عبارة عنہ و الاکثر و منہم المص علی انہ تملیک منفعة مع بقاء الاصل انتہت عبارتہ
اللطیفة اب اس بیان سے بخوبی ظاہر ہوا کہ تحلیل خلاف قرآن نہین ہی اور عطا ابن ابی رباح کہ رئیس فقہاے اہل سنت
سے تہا اونسے بہی تحلیل کو جائز کہا ہی جیسا کہ عنقریب ان شاء اللہ تعالی بیان اسکا بخوبی ہوگا فانتظره منتظرا
قال الناصب الغوی اللئیم ارشاد الاذہان مین ہے کہ اپنی لونڈی یا ام الولد یا مدبر کا کسی پر مباح
کر دینا منع نہین اقول بفضل اللہ العلیم اسکا جواب تم ابہی پا چکی مگر زیادتی توضیح کی لیئے
کہتا ہون کہ اگر ولی زن اسطور سے کہی کہ وہب تک یا اعرتک وطی بنتی او مولای کنیز اسطرح سے کہی کہ احللت
لک فرج جاریتی یا وطی جاریتی تو عاقل ہوشیار کی نزدیک شناعت اسکی زیادہ ہوگی یا اوسکی اور دونون مین
کونسا فرق ہوگا نہ قائل ہونا تحلیل کا کہ یہہ فقط کنیز مین ہوتا ہی اور قائل ہونا عقد کا بلفظ عاریہ و ہبہ حره
مین کہ اوسمین احتیاط زیادہ کرنا چاہئی حالی جہل سے نہین ہے مگر یہہ کہ اپنی شہتیر کو بہول جانا اور غیر کی بہولے
دیکہنا یہہ تمہارا کام ہی قال الناصب الغوی اللئیم استبصار مین ہے کہ عاریت دینا فرج کا
روا ہی اور بالاجماع وقف کرنا فرج جاریہ کا شیعہ کی مذہب مین درست ہے اور خرچی اوسکی نوش جان
کرنا حلال طیب رحمہ اللہ علی هذا المذهب اقول بفضل اللہ العلیم عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود بہ آپکا قصور نہین شاہ صاحب بہی اسیطور سے فرما گئی ہین اور ظاہر اعلوم

کردہ است حلال عیب است تو کس چنان فرمایند انتہت عبارۃ المنیفہ مین کہتا ہون کہ یہہ کہنا کئی وجہ سے

باطل ہی اول یہہ کہ عاریت کا مفہوم اور تحلیل کا مفہوم جدا ہی پس نسبت دینا لفظ عاریت کا طرف علماء امامیہ

کی افترای بحت ہی صاحب جامع عباسی فرماتی ہین و عاریت گرفتن کنیز جہت تمتع ازو بغیر آنکہ بر لفظ تحلیل یا اباحت

گویند جایز نیست اور خود صاحب شرایع الاسلام فرماتی ہین ولا یستباح بلفظ العاریۃ پس لفظ عاریت کو

نسبت دینا طرف امامیہ رضوان اللہ علیہم کی افترای بحت ہی دوسری یہہ کہ شاہ صاحب نے واسطی فریب دینے

عوام کی صورت مسئلہ کو تبدیل کر دیا ہی اسلئی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جس لونڈی کو وقف کرین تو

اوسکی ساتہہ تزویج درست ہے اور مہر اوسکا ارباب وقف کی لئی ہے جیسا کہ شرایع الاسلام مین ہے یجوز

تزویج الامۃ الموقوفۃ ومہرہا للموجودین من ارباب الوقف لانہ فائدۃ کاجرۃ الدار پس جبکہ تزویج

کنیز موقوفہ کی جائز ہوئی اور بسبب اسکی کہ کنیز مذکور ملک مالک سی منتقل ہو کی طرف ارباب وقف کی

آگئی تو مہر کی نہین ہوتی بلکہ مہر اوسکا موالی کے لئی ہے جیسا کہ یہہ مقررات اہل سنت سی بہی ہے اب

کہو کس جہان سی فروج جواری کو وقف کرنا کہا لسنی ظاہر ہوا فوائد اوسکی آپ لینا کس لفظ سی مفہوم ہوا

ثانی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لونڈی کو واسطی خدمت کی کسی پر وقف کری تو جائز

ہی اور بعد اوسکی کسی شخص کے ساتہہ اوسکی تزویج کری تو مہر اوسکا ارباب وقف کی لئی ہے اور یہہ بات

علماء اہل سنت کی یہان بہی ثابت ہی اسلئی کہ فتاوای عالمگیریہ مین یہی عبارت موجود ہی وقف

الغلمان والجواری علی مصالح الرباط یجوز اور ہدایہ مین ہے ولہ وطیہا واستخدامہا واجارتہا وتزویجہا

یعنی مولی اپنی کنیز سے وطی کر سکتا ہی اور خدمت لی سکتا ہی اور اجارہ دی سکتا ہی اور اوسکا نکاح کرا دی سکتا

ہی پس تقریر اس مقال سے ثابت ہوا کہ صورت مسئلہ کی جس تقریر سی شاہ صاحب نے بیان کی افترا محض ہے اور

جسطور سی کہ علماء امامیہ بیان فرماتی ہین مختص امامیہ سی نہین بلکہ یہہ صورت نزدیک اہل سنت کی بہی جائز ہی

کما بینا واوضحنا اور وقایہ اور ہدایہ مین ہی کہ ابو حنیفہ کی نزدیک اگر کوئی مرد نکاح کری خواہر یا مادر سی یا برادر

زادہ یا خواہر زادہ سی یا خالہ یا عمہ اپنی سے پس وطی کری وہ شخص ساتہہ اوسکی تو حد اوسی نہ مارین اگرچہ

عقد باطل ہے اور تفسیر کبیر مین یہی عبارت موجود ہی المسئلۃ الثانیۃ قال ابو حنیفۃ اذا تزوج الرجل

بامہ ودخل بہا لایلزمہ الحد بڑا تعجب ہے کہ خلیفہ ثانی نے متعہ کو حرام کیا اور حکم رجم کا بہی دیا اور ابو حنیفہ

۱۷۳

یہہ کہا ہی کہ اگر کوئی ... [illegible] ... تفاوت رہ از

کجاست تا بکجا + اور یہہ بہی شرح وقایہ وغیرہ مین مسطور ہے کہ اگر کوئی مادر سی وطی کری تو اوسپر حد نہین

طوبی لک طوبی لک ختم اللہ علی ہذا المذہب و طرفہ یہہ ہی کہ ابو حنیفہ کوفی سبب اباحت اور تحلیل فروج موجب

سقوط حد جانتا ہی چنانچہ ملا علی قاری نے نقض رسالہ امام الحرمین جوینی مین کہ تفضیل مذہب شافعی مین ہے

لکہا ہی اذا اباحت ذو جتہ جاریتہا فوطیہا الحنفی علیہ الحد نعبد اسکی پہر لکہا ہی ثم التعجب منہم ان فی

القذی فی عین الحنفیۃ ولا یرون الجذوع فی عین الشافعیۃ فای منکر انکر طبعا وشرعا من ان

شخصا زنی بامرأۃ وحبسہا فی بیتہ حتی ولدت بنتا لہ فتزوج بنتہ لکونہ الزانی مع انہ مخالف فی ذلک

تصریح النص القرانی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم فانہا بنتہ لغۃ بلا شبہۃ والخطاب مع الامۃ

انما ہو باللغۃ العربیۃ ما لم یثبت نقلہ کلفظ الصلوۃ فیکون من المنقولات الشرعیۃ یعنی تعجب ہی

علماء شافعیہ سی کہ خاک کو چشم حنفیہ مین دیکہتی ہین اور چوب کلان کو بیچ چشم شافعیہ کی نہین دیکہتی پس کون

منکر طبیعت اور شریعت کی راہ سی زیادہ تر اس سے ہوگا کہ ایک شخص ایک عورت سی زنا کری اور اپنے

گہر مین اوسکو بند کری یہانتک کہ ایک دختر اوس سے پیدا ہوا اور وہ شخص اپنی دختر کو اپنی ساتہہ نکاح مین لائے

اسلئے کہ وہ شخص زانی ہے باوجود اسکی کہ یہہ تزویج مخالف صریح نص قرانی کی ہی اسلئی کہ وہ دختر از راہ لغۃ کے

لڑکی اوس شخص کے ہی اور جبتک کہ نقل ثابت نہو تب تک خطاب قرانی امت کی ساتہہ لغت عربیہ ہی ہے مثل لفظ

صلوۃ کی کہ یہہ اسوقت بن منقولات شرعیہ سی ہے انتہی بجملہ اب عاقل مستبصر کو چاہئی کہ ہی جواب شیعونکے

جانب سے بیچ مسئلہ تحلیل فروج مین تصور کری اور یہی عطا بن ابی رباح کہ اجلہ فقہاء اہل سنت سی تہا اور

مشایخ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی سی تہا اوسنی تحلیل فروج کا جائز رکہا ہی جیسا کہ قاضی شمس الدین علامہ ابن

خلکان نی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہا ہی عطا بن ابی رباح بن اسلم کان من اجلاء الفقہاء وتابعی مکۃ

وقرائہا و ہو اعلم الناس بالمناسک عطا و قال ابراہیم بن عمر اذکرہم فی زمان بنی امیہ یامرون فی الحج صائحا

یصیح لا یفتی الناس الا عطاء بن ابی رباح و نقل اصحابنا عن مذہبہ انہ کان یری اباحۃ وطی الجواری

باذن اربابہن و حکی ابو الفرج العجلی المقدم ذکرہ فی حرف الہمزۃ فی کتاب شرح مشکلات الوسیط

والوجیز فی الباب الثالث من کتاب الرہن و حکی عن عطا انہ کان یبعث جواریہ الی ضیفانہ

والذی اعتقد ان ہذا بعید فانہ لو رای الحل فکمال المروۃ والغیرۃ یابی ذلک فکیف یظن بمثل

۱۴۲۷

ارشاد فرمایا ہی کہ بر حامل مستبصر پوشیدہ نماند کہ این استبعاد و استعجاب ابن خلکان در حق عطا ابن ابی رباح

بعد از قول نقل اصحاب ما هاشمی از استقباح این امر است و اگر کسی فعلی احلال میداند در ارتکاب آن قباحتی نمی بیند

انتہت عبارۃ اللطیفۃ انتہی تفصیل اسی بحث کی اوسی کتاب مین ملاحظہ فرمائی اور سنیونکی زعم مین عطا ابن ابی

رباح اجلہ فقہاء مین سے تہا جیسا کہ شیخ دہلوی نی رجال المشکوۃ مین لکہا ہی وکان احد الاعلام ومن اجلاء الفقہاء

وکان فقیہا عالما کبیرا قال الناصب الغوی اللئیم سنیعان ہی ہے کہ عورت کی دبر مین کرنا جائز

نہین اقول بفضل اللہ العلیم ہماری مذہب مین وطی کرنا دبر مین اسطرح اختلاف ہی کہ بعضون

نی حرمت قرار دیا اور بعضون نی کراہت شدیدہ قرار دیا اور حلال کسینی نہین کہا اہل سنت کی نزدیک

البتہ حلال ہے تعجب ہے کہ علماء اہل سنت اپنی خانگی حالات کو ملاحظہ نہین فرماتی صاحب در منثور صاف

لکہتے ہی اخرج الطحاوی والحاکم فی مناقب الشافعی والخطیب عن محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم ان الشافعی

سئل عنہ فقال ما صح عن النبی صلعم فی تحلیلہ ولا فی تحریمہ شیء والقیاس انہ حلال ماحصل مضمون یہ ہے

کہ شافعی سے سوال کیا کسی نے کہ آیا وطی دبر جائز ہے یا نہین اوسنی جواب مین کہا کہ تحریم اور تحلیل وطی

دبر مین نبی سے کوئی حدیث صحیح وارد نہین ہوئی اور قیاس یہ ہی کہ حلال ہے قسطلانی نی شرح صحیح بخاری

مین بعد قیل وقال کے لکہا ہی قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن المشہور عن مالک اباحتہ واصحابہ ینفون

هذہ المقالۃ عنہ لقبحہا وشناعتہا وہی عنہ اشہر من ان یندفع بنفیہم عنہ انتہی ماحصل مضمون یہ ہی کہ ابوبکر

جصاص نی احکام القرآن مین لکہا ہی کہ نقل مشہور مالک سی اباحت وطی دبر کی ہے اور اصحاب مالک بسبب قبح

اس فعل کی اوس سے نفی کرتی ہین حالانکہ جواز اس فعل کا مالک سی اسقدر مشہور ہے کہ اونہون کے اپنے

نفی کے سبب سے دفع نہین ہو سکتا اور یہی تفسیر در منثور مین مذکور ہے اخرج الخطیب فی رواۃ مالک عن ابی

سلیمان الجرجانی قال سئلت مالک بن انس عن وطی الحلائل فی الدبر فقال الساعۃ غسلت راسی عنہ

اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح من طریق ابن وهب عن مالک انہ مباح یعنی مالک بن انس وطی فی الدبر

سی سوال کیا گیا اوس سنی کہا کہ مینی ابہی اسے فعل کے بعد غسل کیا ہی اور روایت کی ہے ابن جریر نی کتاب

نکاح مین طریق ابن وہب سے اور اوسنی مالک سے کہ بتحقیق وہ مباح ہی واخرج الخطیب فی رواۃ مالک

عن طریق النضر بن عبد اللہ الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ تعالی نساءکم حرث لکم

۱۷۵

مہربان نے سنا ہو تو عجب نہیں بقول شما اگر صحیح سے یقین ہے سچ کہا ابن عمر نے + سنا ہو ویسی ہو گا اور

بہر نے + اور شارح قسطلانی نے لکھا ہے انما نزلت علی رسول الله نساءکم حرث لکم رخصة فی اتیان الدبر

وروی الدارقطنی ایضا فی الغرائب من طریق الدراوردی عن مالک عن نافع عن ابن عمر بلفظ نزلت فی رجل

من الانصار اصاب امرأة فی دبرها فاعظم الناس ذلک فنزلت قال فقلت له من دبرها فی قبلها قال

لا الا فی دبرها اور بھی سیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے اخرج ابن جریر عن ابی ملیکة انه سئل عن

اتیان المرأة فی دبرها فقال قد اردته من جاریة لی البارحة فاعتاص علی فاستعنت بدهن یعنی

روایت کی ہے ابن جریر نے ابن ابی ملیکہ سے کہ سوال کیا گیا وہ وطی فی الدبر سے پس کہا اوسنے کہ میں ایک عورت کے ساتھ

شب گذشتہ کو اس فعل کا ارادہ کیا پس دخول اوس راہ میں مشکل ہوا آخرش میں نے روغن سے مدد چاہی انتہی

ترجمہ اب اہل بصیرت ارباب فطانت سے کہتا ہوں کہ ہر گاہ اباحت وطی دبر انکی علماء نے بتصریح تمام اپنی کتابوں میں

تحریر کر چکی ہیں پس تشنیع اس امر کی شیعہ اثنا عشریہ پر کہ اسکو حرام یا مکروہ بکراہت شدیدہ جانتے ہیں سراسر

بیجا اور بے انصافی ہے قال الناصب الغوی اللئیم کلینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ عورت کو برہنہ اگر

اوسکی ستر کا دیکھنا بہتر اس سے لذت نہیں اقول بفضل الله العظیم سنیں کیا قباحت ہے کہ جو اسے

اس شدومد سے کہا اور اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی سایل سے بہی محض ناواقف میں اسلئے کہ

علماء اہل سنت کے نزدیک بھی زن منکوحہ کی ستر کا دیکھنا حلال ہے اگر آپ کو نہ معلوم ہو تو اپنی عالموں سے

پوچھ لیجیے علاوہ اسکے مالکیہ کے نزدیک ستر عورتین حالت نماز میں شرط صحت نہیں ہے اگر کوئی عورت یا مرد

برہنہ ہو کر نماز پڑھے تو نماز اوسکی صحیح ہے اگرچہ ترک واجب اوسنے کیا چنانچہ شیخ عبد الوہاب کتاب

رحمة الامة فی اختلاف الائمة میں لکھتے ہیں ستر العورة عن العیون واجب بالاجماع وهو شرط فی صحة الصلوة

الا عند مالک فانه قال هو واجب للصلوة ولیس بشرط فی صحتها انتهی اور یہہ حالت اختیار اور غیر اختیار

دونوں میں جائز ہے اور بھی امام سفیونکا تجویز کرتا ہے کہ حمامی اگر عورتیں غاسل کو دیکھے تو اسمیں کچھ قباحت نہیں

فی جامع الرموز کان ابو حنیفة یری لصاحب الحمام ان ینظر الی العورة پس اب تشنیع کرنا تمہارا اوپر امامیہ

اثنا عشریہ پر محض بیجا ہے منکوحہ کی ستر دیکھنے سے آنکھ چہپاتی ہو تو حمامی بنکر نامحرموں کے آلات نکاح پر نگاہ

کرو اپنی بزرگوں کے سنت پر نظر رکھو واہ واہ عیاذ غیرت اسیکو کہتے ہیں اور بھی امام اعظم تمہارا اکہ ملقب

ملقب برئیس الفقہاء ہی خدا سی شرم نہین کرتا طواف خانہ کعبہ کو بلا ستر کی جائز کہتا ہی جیسا کتاب رحمۃ الامۃ
مین یہ عبارت موجود ہی من شرائط الطواف الطہارۃ وستر العورۃ عند الثلثۃ وقال ابو حنیفۃ
لیس بشرط اور فتاوای عالمگیریہ مین بہی اسیطرحسی لکہا ہی بسبب خوف طالت کلام عبارت اوس کتاب کی نہین
لکہی گئے پس عقلاء ملاحظہ کرین کہ خانہ کعبہ کہ مقام طہارت کا ہی اور عین خانہ کعبہ مین ان بیحیاؤن نے پردہ شرم کو
دور کرکی طواف بحالت کشف اپنی عورتین روا رکہا ہی علاوہ یہہ ہی کہ سنیون کی فضایح کہان تک لکہی شافعی
کی نزدیک منی طاہر ہی ابطال الباطل مین لکہا ہی مذہب الشافعی طہارۃ المنی فی الآدمی قال النووی
فی شرح صحیح مسلم المنی طاہر من کل حیوان سواء اکل لحمہ او لا یوکل سوی الکلب والخنزیر
ثم قال ابن عجیل اکل المنی الطاہر فیہ وجہان لاصحابنا ہرگاہ کہ آنکی مذہب مین منی طاہر ہی اور اوسکا
کہانا بہی حلال ہے تو اگر کوئی شخص تہوڑی سے منی کہالی اور کسیقدر عطر کی طور پر اپنی بدن اور کپڑوں مین لگالے
تو اہل سنت کی نزدیک نماز اوسکی صحیح وجائز ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ قطعہ زان صد ہمہ جوش آمد کہ سحرگہ
میگفت + بر در میکدہ با دف ونی ترسائی + گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد + وای اگر از پی امروز
بود فردائے قال الناصب الغوی اللئیم حلیۃ المتقین مین ہے کہ بوسہ لینا فرج کا درست
ہی اقول بفضل اللہ العلیم کتاب موصوف مین جواز اسکا مذکور ہی مگر قبح اسکا عاقل جبر کے
نزدیک کچہہ پایا نہین جاتا کیا فرج کی چوسنی سے خواہ نخواہ موہہ مین منی لگ جاویگی اور اگر لگ جاویگی
تو کیا ہوگا شافعی کے مذہب مین اوسکی طہارت سن چکی اور کہانیکا فتوی بہے تو مذکور ہو چکا علاوہ اسکی
اپنی مشایخ کی علت کو یاد کرو کیا اسمین کچہہ اوس سی بہی زیادہ قباحت دیکہتی ہو جو اوسکو فہرست شنایع
مین درج کیا اور ساتہہ اسکی کوئی وجہ طعن کی بیان نکرسکے واہ واہ عرب مین عتی اسیکو کہتی ہین د کہیی
سیوطی بریان خاص باختصاص خلیفہ ثانی سے تہا حاشیہ قاموس اور قانون مین مصرح ہی کانت
المخانیث کثیرا فی الجاہلیۃ منہم سیدنا عمر وایضا فی تعلیقۃ علی قانون الشیخ ابی علی فی ذکر لفظ الابنۃ
ہکذا الابنۃ کانت فی کثیر من اہل الجاہلیۃ کابی جہل وغیرہ والرفضۃ خذلہم اللہ یقولون
ان سیدنا عمر کان بہ ہذا الداء ولا یعلمون انہ کان بہ داء لم یکن دواءہ الا ماء الرجال یعنی سیوطی
نی تعلیق قانون شیخ ابی علی مین بیچ ذکر لفظ ابنہ کی اسطرح لکہا ہی کہ یہہ علت اکثر اہل جاہلیت کو مثل

وہ لوگ نہیں جانتے بتحقیق کہ اونکو ایک بیماری تھی کہ دوا اوسکی نتھی مگر مار الرجال انتھی محصلا اور اسکے سوا زیادہ
اور بھی بہت سی قبایح اور مطاعن اونکی تمہاری علمانے ذکر کئے ہیں کہ اگر اس رسالہ میں سب لکھوں تو بہت
طول ہوگا اسلئے اسیقدر پر اکتفا کیا گیا والعاقل یکفیہ الیسیر والجاہل لا ینتفع من الکثیر **قال الناصب
الغوی اللئیم** ایک شیعہ معتبر نے میری روبرو کہا کہ شرایع کی شرح میں لکھا ہے کہ عورت کی فرج پر تیمم
کرنا مضایقہ نہیں ہے **اقول بفضل اللہ العلیم** یہہ دروغ بیفروغ واسطے فریب دینے عوام کی
ہے اور واسطے منصفین سے بہت بعید ہے اگر ایسی بے ہنر بازی ہے تو میں بھی کہے دیتا ہوں کہ ایک سنی
فاضل جلیل القدر بھی حضرت عمر حق میں باعلان کہہ رہا تھا کہ حواشی قاموس میں لکھا ہے کہ
زبان مبارک سے جاتی تھی **قال الناصب الغوی اللئیم** خلاصۃ المذہب وغیرہ میں ہے کہ جسنے
لونڈے کی غلام کی تو اوسکی وجوب غسل اور فساد صوم میں تردد ہے **اقول بفضل اللہ العلیم** اس
مقام پر بھی اس غبی نے اپنی عادت معمولی سے تدلیس اور فریب کو راہ دیا ہے اسلئے کہ علمائے امامیہ یہاں
تین مقام میں کلام کرتے ہیں پہلی اس فعل کے فاعل پر غسل واجب ہونے میں تیسری اس فعل کی سبب سے
روزہ باطل ہونے میں اور صورت پہلی مقام کی یہہ ہے کہ جو کوئی غلام سے وطی کرے تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا
حد اوس پر جاری ہونا چاہئے اس مسئلہ میں کسی شیعہ نے اصلا اختلاف نہیں کیا ہے اور دوسری مسئلہ میں
تفصیل ہے کہ اگر بعد وطی کی انزال منی ہو تو غسل جنابت واجب ہو نہیں منزل پر کچھ اختلاف نہیں جمہور
امامیہ کی نزدیک غسل واجب ہے اور اگر منزل نہو تو اختلاف ہے بعضی وجوب غسل کے قائل ہیں اور بعضی نہیں
اور تیسری مسئلہ میں بھی یہی تفصیل ہے کہ صورت انزال میں روزہ کو فاسد و قضا و کفارہ کو واجب جانتے
ہیں بالاتفاق اور بحالت عدم انزال میں بعضی فساد صوم و وجوب قضا و کفارہ کے قائل ہیں اور بعضی نہیں جیسا
کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مبسوط میں فرماتے ہیں وطی الغلام والدابۃ مفسد للصوم و یجب القضاء
والکفارۃ اور سید مرتضی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ انزال ہو یا نہو غسل واجب ہے اور محقق شیخ علی
نے بھی حاشیہ شرایع الاسلام میں اس قول کو بہت تقویت دی ہے اور علمائے اہل سنت کی نزدیک وقول
قبل سے بھی کہ اوس مقام پر التقاء ختانین بجو بی متحقق ہوتا ہے غسل واجب نہیں حاشیہ چلپی میں کہ شرح
وقایہ پر ہے یہ عبارت مذکور ہے وان اولج الحشفۃ فی القبل والدبر ملفوفۃ بخرقۃ فان وجد

نووی شرح مسلم مین صاف صاف کہہ رہا ہی بو لف خرقة وأولج في فرج امرأته ففيه ثلثة أوجه لأصحابنا
الثاني لا يجب لأنه أولج في خرقة انتہی معلوم ہوتا ہی کہ خرقہ سبب مستقل ہے واسطی عدم غسل کی اور بہی حنیفہ کے
نزدیک اگر موطوءہ میتہ ہو تو غسل واجب نہیں باوجود اسکی کہ التقای ختانین کہ باعث غسل ہے بخوبی
اسمین متحقق ہے اسی جہت سی اگر وطی میتہ مین انزال نہو تو نزدیک اہل سنت کی فساد صوم نہیں ہوتا جیسا کہ
قاضی خان کی فتاوی مین مندرج ہی اذا جامع بہیمة او میتة او جامع فیما دون الفرج ولم ینزل لا یفسد
صومه وان انزل في هذه الوجوه كان عليه القضاء انتہی اور حیرت یہہ ہی کہ اگر کوئی شخص نائمہ یا مجنونہ
سی جماع کری تو روزہ نائمہ اور مجنونہ کا باطل نہیں ہوتا جیسا کہ ہدایہ مین ہے اذا جومعت النائمة والمجنونة
وهي صائمة عليها القضاء دون الكفارة وقال زفر والشافعي لا قضاء عليهما اعتبارا بالناسي انتہی
اس بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ زفر اور شافعی کے نزدیک در صورت انزال کی بہی روزہ ان دونو نکا باقی رہی کما لا یخفی
على المتامل اور بہی ابو حنیفہ کہ رئیس الفقہا اسی تہا تجویز کرتا ہی کہ اگر کوئی شخص حالت حج مین لواطہ کرے
تو حج اوسکا فاسد نہیں باوجود اسکی کہ حج بہی مثل نماز کی واجب ہے بلکہ احتیاط ایسی مقامات مقدسہ مین بہت
چاہیی اور امام مالک کہتا ہی کہ اگر کوئی حالت حج مین سور یا کتی یا بکری سی جماع کری تو موجب فساد
حج نہیں جیسا کہ تفسیر نیشاپوری مین سند دونو کی یا ہن عبارت موجود ہی واللواطة واتيان البهيمة في الافساد
كالوطي في الفرج وبدال الحد خلافا لابي حنيفة فيهما ولمالك في اتيان البهيمة انتہی کلامہ مع ق لا
ینتہی ملخصہ اور بہی شرح وقایہ مین لکہا ہے ولو وطی میتة او بہیمة او فی غیر فرج ش وهو التفخيذ
او قبل او لمس ان انزل قضى والا فلا انتہی الغرض ان تو اہل سنت کے مذہب مین سوای فرج کی کسی مدخل مین
بلا حائل دخول کرنی سے روزہ باطل نہیں بشرطیکہ منزل نہو نہیں تو باطل ہو جایگا پہر ہماری تردد مین
اس سخن ناشناس کو کیا تردد ہوا اب اہل انصاف اس غبی سے پوچہین کہ مدار تشنیع کا بیان کری بعد اسکے
فرمادین کہ یہہ اقوال اکابر اہل سنت اوس سے خالی ہین یا ملو اور ظرفہ یہہ ہی کہ مالک کے نزدیک اغلام ہی درست
ہی جیسا کہ ملا جامی کتاب بہارستان مین کہتی ہین **ابیات** آبروی غلام خویش مبر + دفتر
بدنام خویش هدر + نتوان زد بگفتہ مالک + غوطہ در ورطہ چنین مالک + اور فرید الدین
عطار بہی اپنی مثنوی مین اسیطرح سی لکہتا ہی اور فخر رازی نی تفسیر کبیر مین اور علامہ ابن خلکان نے
تاریخ الاعیان مین مالک کا ہی اور شیخ نور الدین علی بن عراق المصری شافعی نی اپنی تذکرہ مین

١٢٩

چند اشعار لکھی ہین اور اوسی نسبت دی ہے طرف قاضی ادیب ابو الحکم مالک بن المرحل کی ظاہر ہوا مفہوم
ہوتا ہی کہ مالک نی خلیفہ ثانی کا بہت پاس ادب کیا کہ ہس فعل شنیع کو جائز کہا العاقل تکفیہ الاشارہ اور
ابو حنیفہ بہی حد لواطہ مین وجوب نہین جانتا پس موجب مذہب ابی حنیفہ کی سہل ہے کہ ارتکاب اسکا کیا کرین
حتی کہ یحیی بن اکثم قاضی القضاۃ کہ پیشوایان اہل سنت اور مشایخ ترمذی سے تہا باعلان تمام لواطہ کرتا تہا
اثبات اسکا اگر آپ کو منظور ہو تو کتاب وفیات الاعیان ملاحظہ فرمائی **قال الناصب الغوی**
الکشمیم شرایع مین ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین منع نہین **اقول بفضل اللہ العلیم** شرایع مین
مقام قواطع صلوۃ مین لکہا ہی وان یفعل فعلا کثیرا یعنی فعل کثیر سی نماز باطل ہو جاتی ہے پس جب
کوئی شخص فعل کثیر نماز مین بجالایگا اسطرحسی کہ عرف مین اوس فعل کو کثیر کہین تو نماز مصلی کی باطل ہو جایگی
اور اگر فعل کثیر نہو تو صاحب شرایع کی نزدیک باطل نہین جیسا کہ بعض حواشی شرایع مین تحت قول محقق
والشرب علی قول بہ عبارت مذکور ہی القول للشیخ وادعی علیہ الاجماع ومنعہ المص فی المعتبر وطالبہ
وطالبہ بالدلیل علی ذلک واستقرب عدم البطلان بہما الا مع الکثرۃ کسائر الافعال الخارجیۃ
عن الصلوۃ وہو حسن انتہی اور اسیطرحسی نماز وتر مین اگر کسی شخص پر عطش طاری ہو اور اوس شخص کا
ارادہ ہو کہ بعد صبح کی روزہ رکہین تو پانی پی سکتی ہین بشرط اسکی کہ فعل کثیر لازم نہ آوی اور علمای اہل سنت
کی نزدیک اس سے زیادہ تسہیل واقع ہی ولا مین کہتا ہون کہ اہل سنت کی نزدیک باوجود فعل کثیر کے
نماز باطل نہین ہوتی لیکن سہوا کما فی الجمع بین الصحیحین عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلعم
احدی صلوتی العشا واکثر ظنی العصر رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع
یدہ الیہا وفیہم ابو بکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ وخرج سرعان فصاح الناس فقال رجل یدعی
ذو الیدین یا نبی اللہ انسیت ام قصرت الصلوۃ فقال لم انس ولم نقصر قال بلی قد نسیت
فقال اصدق ذو الیدین قالوا نعم فقام فصلی رکعتین ثم سلم انتہی یعنی جمع بین الصحیحین مین
ابی ہریرہ سی روایت ہی کہا اونسی نماز پڑہی رسول خدا نی ایک دو عشاؤن مین سی دو رکعت اور بہت
گمان میرا یہہ ہی کہ وہ نماز عصر کی تہی بعد اوسکی ادای سلام کیا پہر کہڑی ہوئی حضرت اور گئی طرف ایک چوب کے
کہ وہ سامنی مسجد کے تہی اور دست مبارک کو اوس لکڑی پر رکہدیا اور اوسجگہہ ابوبکر و عمر بہی موجود تہے
مگر ہیبت سی حضرت کی کچہہ بات نکر سکتے تہی اور نکلی شتاب ساتہ ۲ وہانسی بسرعت پس لوگون نی

١٨٠

لوگون نی آواز بلند کی پس کہا ایک مردنی کہ اوسکو ذو الیدین کہتی تہی ای نبی آیا آپنی نماز مین سہو کی یا قصر کر کے
نماز پڑہی حضرت نی فرمایا کہ نہ مینی قصر کیا اور نہ مینی سہو کیا کہا اوسنی کہ ہان پس فرمایا حضرت نی اصحاب سی
کہ آیا سچ کہا ذو الیدین نے شیخین بولی کہ ہان یا رسول سچ ہی قول ذو الیدین کا پس دو رکعت نماز
جناب آنحضرت نی اور پڑہی اور سلام بہیجا اور اعادہ اوس نماز کا نہ کیا انتہی ترجمۃ واضح رہی کہ اس حدیث سے
کئی خرابیان لازم آتی ہین اول یہ کہ سہو کرنا حضرت کا خلاف عصمت و طہارت ہی دوسری یہ کہ سہو مین سہو
کیا اور فرمایا کہ لم انس ولم تقصر تیسری یہ کہ نماز مین فعل کثیر اور منافیات نماز لازم آیا اور حضرت نی اوسی
نماز پر اکتفا کی پہر اعادہ نہ کیا اور علماء اہل سنت نی اس حدیث کی تاویل مین اقوال مختلفہ لکہی ہین اور
علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم اون سبکی جواب شافی تحریر فرما چکی ہین کتب مبسوطہ مین موجود ہین اور نووی
نی شرح صحیح مسلم مین بعد ذکر حدیث سہو کی یہ عبارت لکہا ہی وفی الحدیث دلیل علی ان العمل الکثیر و
الخطوات اذا کانت فی الصلوۃ سہوا لا یبطلہا کما لا یبطلہا الکلام الخ ما قال اور عمدا بہی فعل کثیر
نماز مین ان مذہب کی نزدیک جائز ہی جیسا کہ فتاوای عالمگیریہ مین ہے ان کتب علی الہواء و علی بدنہ شیئا
لا یستبین لا یفسد وان کثر یعنی اگر کوئی شخص ہوا پر یا بدن پر کچہہ لکہی کہ وہ ظاہر نہو تو اوس سے فاسد
نہین ہے اگرچہ فعل کثیر ہو اور یہی اوسی فتاوی مین موجود ہی قتل العقرب و الحیۃ فی الصلوۃ لا یفسد الصلوۃ
سواء حصل بضربۃ او ضربات وہو الاظہر یعنی قتل کرنا عقرب اور سانپ کا حالت صلوۃ مین خواہ ایک ضرب سے
سے ہو یا کئی ضرب سی ہو نماز کو باطل نہین کرتا اور یہہ قول اظہر ہی انتہی ترجمۃ اور ظاہر ہی کہ کئی ضرب سے
فعل کثیر لازم آجائیگا اور جامع صغیر مین ہے لو نظر الی کتاب فیہ الفقہ فی صلوتہ و فہم لا یفسد صلوتہ
بالاجماع یعنی اگر کوئی شخص عین صلوۃ مین کتاب فقہ کی جانب نظر کری اور اوسکی معنیونکو ذہن مین لی تو صلوۃ
اوسکی باطل نہین ہوتی اور یہی فتاوای عالمگیریہ ہی لو اغلق الباب لا یفسد صلوتہ یعنی اگر کوئی شخص مین نماز
مین دروازہ بند کری تو نماز اوسکی فاسد نہین ہوتی اور اطلاق سے اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ در خواہ قریب
مصلی کے ہو یا بعید خلاصہ کلام یہہ ہی کہ تسہیلات ان علماء اہل سنن کے کہانتک لکہون کتب کلامیہ مین استقصاء
و استیفا کی ساتہہ مذکور ہی من شاء فلیرجع الیہا ثانیا مخفی نہ رہی کہ طعن اس شیخ کا اس مسئلہ مین امامیہ اثنا عشریہ
پر مبنی جہل پر ہی الا یہہ اختلاف اہل سنت کی کتابون مین ہی موجود ہی کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ
مین یہ عبارت صاف صاف لکہا ہی آنکہہ کہولکر دیکہو ان اکل و شرب عامدا بطلت صلوتہ عند الثلثۃ

[illegible] ... اور کوئی اعتراض ... [illegible]

فیہ نہیں احمد کی نزدیک پانی پینا حالت نماز مین عمداً اگرچہ نماز فریضہ ہو جائز ہی پس اگر صاحب شرایع کی نزدیک
پانی پینا حالت نماز مین جائز ہوا اسطرح پر کہ فعل کثیر لازم نہ آوی اور شرب قلیل ہو تو کیا قباحت ہی اور اگر قباحت
ہوگی تو شرکی اور وہ ہی بلکہ سنیونکی نزدیک زیادہ ہی اسلیئی کہ ابہی ثابت ہو چکا کہ فعل کثیر نماز مین ان بزرگوارونکی
نزدیک جائز ہی اور ہی سنیونکی نزدیک نگل جانا بعض لقمہ کا یا خون کا حالت نماز مین مبطل صلوۃ نہین ہے
جیسا کہ فاضل برجندی نے شرح مختصر وقایہ مین خواہرزادہ سی نقل کیا ہی انہ لو اکل بعض اللقمۃ وبقی البعض
فی فمہ فشرع الصلوۃ فابتلع لا یفسد صلوتہ اور فتاوای عالمگیریہ مین ہے لو ابتلع ما خرج من اسنانہ
لم یفسد الصلوۃ اذا لم یکن ملاء الفم **قال الناصب الغوی اللئیم** استبصار مین ہے کہ عین
نماز مین خصیون کو ہلانا حرام نہین **اقول بفضل اللہ العلیم** استبصار مین کھیلنے اور ملاعبت کا ذکر
مطلقا نہین البتہ فریبی کہ ہمراہ سے شاہ سلامت اللہ وصاحب منتہی الکلام وصاحب تحفہ سمرقندی یہ ہمونا
افترا اپنی دل سے پیدا کیا ہی اور یہ عجبی عامی کہ اونہین کا فضلہ خور ہی اسنی اصل کتاب نہین دیکھی بتقلید
اونکی افترا کر رہا ہی ورنہ جیسا استبصار مین مس ذکر فی الصلوۃ کا ذکر ہی ویسا ہی بعینہ اہل سنن کے کتابون
ہی مذکور ہی چنانچہ محمد بن الحسن کے موطا مین ہی عن ابن عباس قال فی مس الذکر وانت فی الصلوۃ قال ما
ابالی مسستہ او مسست انفی انتہی وملا علی قاری اسکی شرح مین لکھتا ہی حیث لا تفاوت بینہما
لا فی الصلوۃ ولا فی غیرہا اور دار قطنی نے کتاب مجتبی مین ذکر کیا ہی ان رجلا قال یا رسول اللہ انی
احتککت فی الصلوۃ فاصابت یدی فرجی فقال النبی ع وانا افعل ذلک انتہی اور استبصار
مین بہی اگر ایسا ہی مذکور ہی تو کیا قباحت لازم حیث قال عن سماعۃ قال سالت ابا عبد اللہ ع عن الرجل یمس
ذکرہ او فرجہ او اسفل من ذلک وہو قائم یصلی یعید وضوءہ فقال لا باس بذلک انما ہو من جسدہ انتہی اسکے
حدیث سی سوای مس کے معنی ملاعبت کہ اس عجمی نے اور اسکی مرشدون نے اپنی دل سے نکالا اصلا مفہوم نہین
ہوتی اور جو کچہ مفہوم اس کلام کا ہی اہل سنت کی نزدیک بہی درست ہی جیسا مذکور ہوا مخالف بے بصیرت کو
چاہئی کہ استبصار کی حدیث نقل کری اور حقیقت مین اس غبی کا قصور نہین بلکہ شاہ سلامت اللہ وصاحب
منتہی الکلام اور شاہ صاحب ایسی افترا کو طرف امامیہ رضوان اللہ علیہم کی باندہتی آئی ہین علاوہ اسکی مین کہتا
ہون کہ بازی اسطرح پر کہ فعل کثیر لازم آجائی اور وہ مبطل صلوۃ ہو تو یہ افترای عجب ہی تمام کتب امامیہ کے

۱۸۳

... نزدیک ... کہ سوای تمہاری اسکو کوئی ملاعبت نہیں کہہ سکتا
تو کچھ منقصت نہیں جیسا مذکور ہو عجب ہی کہ ان افترا پردازون نی یہ نہ دیکھا کہ اہل سنن کے نزدیک وہ
چیزین جائز ہین جن سے صاف انکی مذہب کے تعیین ظاہر ہوتی ہے اول یہ کہ مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ
مین مذکور ہے کہ شیطان سوراخ ذکر انسان مین فرو آتا ہی پس دبر مین اوسکی بیضہ رکھتا ہی پس نمازگذار
گمان کرتا ہی کہ حدث سرزد ہوا ہی پس چاہیی کہ نماز سی باہر جائی تاوقتیکہ آواز ریح صریح نہ سنلی یا بوی اوسکے
نہ سونگھی یا تری کو نہ دیکھی انتہی محصلہ واہ واہ شیطان نی اپنی کس مکان مخصوص مین انڈا دیا ہی دوسری یہ کہ
علمائے اہل سنت کی نزدیک نجاست مثل گوہ یا پیشاب وغیرہ کی اگر بدن پر لگی ہو اور اوسی چاٹ جائین تو پاک
ہوجاتی ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ مین یہ عبارت موجود ہی اذا اصاب النجاسۃ بعض اعضائہ
ولحس بلسانہ حتی ذھب اثرھا یطھر وکذا السکین اذا تنجس فلحسہ بلسانہ او مسحہ بریقہ ھکذا
فی فتاوی قاضی خان ولو لحس الثوب حتی ذھب الاثر فقد طھر کذا فی المحیط تیسری یہ کہ تطہیر بول مین
بنابر قول مشائخ کی مل دینا کافی ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ مین ہے ولو کان راس ذکرہ نجسا بالبول
لا یطھر بالفرک کذا فی المحیط السرخسی وان اصابت بدنہ لا یطھر الا بالغسل رطبا کان او یابسا وھو
مروی عن ابی حنیفۃ کذا فی الکافی ناقلا عن الاصل وھکذا فی فتاوی قاضی خان والخلاصۃ وقال
مشائخنا یطھر بالفرک لان البلوی فیہ اشد کذا فی الھدایۃ چوتھی یہ کہ شرح مسند شافعی مین ابی سعید
خدری وغیرہ سی روایت کی گئی ہی ان رجلا سال رسول اللہ صلعم قال ان بیر بضاعۃ تطرح فیھا الکلاب
والمحیض فقال رسول اللہ صلعم ان الماء لا ینجسہ شیء اخرجہ فی کتاب اختلاف الحدیث ھذا حدیث
صحیح قد اخرجہ ابو داؤد والترمذی الخ حاصل مضمون یہ ہی کہ ایک مرد نی سوال کیا پیغمبر خدا سی کہ بیر
بضاعت کہ وہ ایک چاہ ہی مدینہ منورہ مین اوسمین کتی اور لتہائی حیض وغیرہ چھوڑی جاتی ہین پس کہا حضرت نے
کہ اوسکا پانی نجس نہیں پانچوین یہ کہ شرح مسند شافعی مین ہی قد ذھب داؤد الی انہ بال فی الماء الراکد ولم
یتغیر انہ لا ینجس ولکن لا یجوز ان یتوضأ منہ ویجوز لغیرہ وانہ اذا تغوط فیہ ولم یتغیر لم ینجس ویجوز
لہ ولغیرہ الوضوء منہ عملا بظاھر الحدیث یعنی داؤد وغیرہ اکابر علمائے اہل سنت سی ہین کہتی کہ اگر
کوئی پانی ایستادہ مین پیشاب کری اور وہ پانی متغیر نہ ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہے مگر اوسکو وضو کرنا
... جائز نہیں ... وضو جائز ہی اور اگر کوئی شخص آب ایستادہ مین پاخانہ کری اور وہ

متغیر ہو جاوی تو وہ پانی نجس نہیں اور اوسکو اور اوسکے غیر کو وضو کرنا اوس پانی سے جائز ہی اسمیں عاقل ہوشمند پر
مخفی نہ رہی کہ اس حدیث سی کئی باتیں مستفاد ہوتی ہیں اول یہہ کہ اطلاق سی اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ ابو داود
بھی مثل امام مالک کے قائل ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر ملاقات نجاست سی نجس نہیں ہوتا تاوقتیکہ اوصاف ثلثہ متغیر
ہوں دوسری یہہ کہ نجاست پیشاب کے گوہ سی زیادہ ہی کیونکہ یہہ کہ قابل ہونا وضو کا غایط میں اور نہ قابل ہونا
پیشاب میں وارد ہے خفیف اب عاقل سے کہتا ہوں کہ ان اکابر کے اقوال مزخرفہ کو ملاحظہ فرماوین کہ کسقدر اونکے
مذہب میں بیہودہ سرائیاں لگی ہیں کہ وہ لایق لکھنے اور زبان پر لانیکی نہیں ہیں اور خلیفہ کی اقوال سنو تو
زیادہ تر عبرت ہوتی ہے روی الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فی مسند عمار بن یاسر ان رجلا اتی عمر فقال
انی اجنبت فلم اجد ماء فقال لا تصل الخ ونظم ملا معقول نے ترجمہ با بیات منظومہ ابیات بخاری نے لکھا ہی اسے
سید و + فرد یہہ مسئلے شرمندہ تو ہو تو + کہا اک نے کہ یہاں ملتا نہیں آب + ہوا ہوں میں جنب
ای ابن خطاب + یہ فرمایا جواب مسئلہ تب + کہ ساقط ہی نہ کر ہرگز نماز اب + کہا عمار نے کیا کہتی ہو تم
بر ابھر آیہ حکم تیمم + قال الناصب الغوی اللئیم اور یہہ مسئلہ تو انکی یہاں مشہور ہے کہ اگر بضرورت
برہنہ ہوکر ذکر اور خصیتین پر مٹی لگائے اور نماز پڑھے تو ہو سکتا ہی اقول بفضل اللہ العلیم
قید بلا ضرورت مفتریات سابقہ سے ہی اور آپ کا اسمیں قصور نہیں بلکہ یہہ افترا پردازی شاہ صاحب کے ہی کہ
جسکے عبارت کا ترجمہ ہندی میں اپنی لکھا ہے اسلئے کہ شاہ صاحب اپنی تحفہ میں فرماتی ہیں ونیز گویند
اگر کسی شخص از تمام بدن برہنہ باشد وقدری گل بر ذکر و خصیتین چسپانیدہ بلی ضرورت نماز بخواند نماز او جائز است
میں کہتا ہوں کہ کتب امامیہ حاضر ہیں ملاحظہ فرمائیے کہیں اونمیں قید بلا ضرورت کی نہیں ہے ہاں یہ البتہ بعض
کتابوں سی ثابت ہوتا ہی کہ اگر کوئی دشمن کسی شخص کے کپڑے چھین لے یا اور کسی وجہ سی کپڑے ستر کو میسر نہ
آوین تو اوسی لازم ہے کہ برگ درخت وغیرہ سے عورتین کو پوشیدہ کرکی نماز پڑھے اور یہہ بہی اگر میسر ہو
تو طین کفایت کرتی ہے جیسا کہ غایۃ المرام شرح شرایع الاسلام میں ہے الرابع لو لم یجد الثوب استتر
بالحشیش فان فقدہ فورق فطین وحلا او ماء اکدر استتر عورتہ الخامس لو لم یجد غیر الطین وجب علیہ
طلی الطین عورتہ الخ اس عبارت سی صاف ہے کہ یہ صورت اضطرار کی ہے اختیار کی نہیں ہے اور چہپانا عورتین
کا تو ہماری مذہب میں واجب ہے خواہ کوئی دیکھی یا نہ دیکھی جیسا کہ جامع عباسی میں مذکور ہے بحث اول در
پوشیدن عورتین واں در نماز واجب است خواہ کسی باشد کہ نگاہ کنند وخواہ نگاہ کنندہ محرم باشد مثل زن و کنیز

دستبر ابلیس ... نامحرم ... بشد کہ شخصی بگانہ نماز یک جائی نماز گذارد و عورتین خود را ببوسد نماز او باطل است

انتہی پس اگر بضرورت و بصورت اضطرار مین ستی لگانا ثابت ہو تو کچھ قابل اعتراض نہین اسلئی کہ سنیو نکے
مذہب مین بھی اسیطرح سی موجود ہی جیسا کہ خلاصہ کیدانی مین لکھا ہی الخامس ستر العورة ولو بالماء او
في النجس او الطین اور فتاوای برہنہ مین بھی اسی طرز سی مذکور ہی اور اگر انصاف سی دیکھئی تو حق جانب امامیہ
کی ہے اسلئی کہ ستر کو واجب جانتی ہین اور بغیر اسکی نماز باطل ہوجاتی ہے بخلاف مالک کی کہ اوسکی نزدیک
ستر عورت شرط صحت نماز نہین ہے جیسا کہ سابق مین کتاب رحمة الامة في اختلاف الائمة سی نقل اس مسئلہ
کی بخوبی ہوچکی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ سنیونکی نزدیک کشف بعض عورت کا بلا ضرورت و اضطرار جائز
ہی جیسا کہ رسالہ جزیل المواہب في اختلاف المذاہب مین سنیو نکے نسبت طرف حنفیہ کے ذکر لکھا ہی وجازوا
الصلوة على فوق الحمام ومع قدر الدرہم من النجاسات الجامدة او ربع الثوب من البول ومع
کشف بعض العورة الخ اور سنیون کے نزدیک یہ مسئلہ بہت مشہور ہے کہ اگر کوئی شخص واسطی استنجای
غائط کی یہ تدبیر کرے کہ اپنی انگلیو نکو اندر داخل کری تو ہوسکتا ہی جیسا کہ جامع مین بھی لکھا ہی ملاحظہ فرمائیے

قال الناصب الغوی اللئیم ابو جعفر طوسی وغیرہ نی لکھا ہی کہ اگر مصلی عین نماز مین خوبصورت
عورت سی لپٹی اور نعوظ پیدا ہو اور سر ذکر کو محاذی سوراخ عورت کی رکھا اور مذی بہت سی نکلے نماز
اوسکی صحیح ہی اقول بفضل اللہ العلیم لعنت اللہ علی الکاذبین انہم فی المورد حیران
مبین تقلید فاضل کاذب کی داب مصنفین سے بعید ہی مجیب کی نزدیک جتنی باتین اور مسائل شاہ صاحب
اپنی تحفہ مین لکھ گئی ہین آیات و احادیث ہین کہ بلا رجوع کتب امامیہ اور جوابات تحفہ مسروقہ کی بعینہ ترجمہ
اوس کتاب کا ہندی ہین جیسا شاہ جی نے عربی سی فارسی کیا لکھتا ہی چنانچہ اپنی تحفہ مین باین عبارت لکھتی
ہین و نیز گویند کہ اگر مصلی در عین نماز زنی خوش ادا در بر کشد و او را نعوظ پیدا شود و سر ذکر را محاذی سوراخ
آن زن بدارد و مذی بسیار سیلان نماید و لو الی الساق نماز او جائز است کذا ذکر الطوسی وغیرہ عن مجتہدیہم
انتہی اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ پیر و مرید دونو کاذب و مفتری ہین ناظرین با بصیرت کو چاہیی کہ عبارت
کتب امامیہ کی بعینہ نقل کری با نشان و پتہ دی کہ کس کتاب اور کس بحث مین یہ موجود ہی بدون اسکی
لائق قبول ذوی الالباب کے نہین ہاں یہ البتہ کتب امامیہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص دختر صغیرہ
کی ... حالت نماز ... اسطرحسی کہ فعل کثیر لازم نہ آئی تو البتہ جائز ہے اور عیاناً باقتضای نعوظ کا پیدا

ہوتا یا سر و کر کا محاذی ہو صراخ کی کہا کہ اسنے ننگی بچی لی اور آنکی مرشدون نی لکھا محض تدلیس اور اسکی اولاد

مین سے یہی اصل روایت تہذیب الاحکام مین ابی جعفر ہی عن صحیح قال سالت ابا الحسن ع فقلت اکون

اصلی فیدخل الجاریۃ فتضمہا فتضمہا الی قال لا باس انتہی اور مخفی نہ رہی کہ اہل لغت نی لفظ جاریہ کی معنے

دختر صغیرہ کی لکھی ہین جیسا کہ مجمع البحار مین محمد بن طاہر گجراتی نے لکھا ہی الجاریۃ من النساء من لم تبلغ الحلم

انتہی اور دختر صغیرہ اپنی پاس لے لینا حالت نماز مین اہل سنت کی نزدیک بہی اچہی طرح ثابت ہی اسلیے کی

صحاح اہل سنت سی ثابت ہے کہ رسولخدا صلعم نماز پڑہتی تہی اور امامہ بیٹی زینب کو گود مین لیتی تہی جب

آپ سجدہ مین جاتی تہی تو اوسکو زمین پر رکہ دیتی تہی اور جب کہڑی ہوتی تہی تو پہر آپ اوٹہا لیتی تہی سے

جامع الاصول ان رسول اللہ کان یصلی وہو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلعم فاذا سجد وضعہا و

اذا قام حملہا اور اگر شاید آپنے خروج وذی پانی کو حالت نماز مین مبطل صلوۃ سمجہا ہی تو کئی وجہ سی یہہ

باطل ہے اول یہہ کہ کتاب موطا مالک مین یہہ عبارت مذکور ہی مالک عن یحیی بن سعید بن المسیب انہ

سمعہ رجل یسئلہ فقال انی لاجد البلل وانا اصلی افانصرف فقال لہ سعید لو سال علی فخذی ما

انصرفت حتی اقضی صلوتی یعنی یحیی ابن سعید نی کہا سنا مین نی سعید بن المسیب سے اوسوقت مین کہ ایک شخص نی

اوس سے سوال کیا کہ مین پاتا ہون وذی کو اوسوقت کہ مین نماز پڑہتا ہون آیا مین نماز سے پہر جاؤن

کہا سعید نے کہ اگر بہیگا دی گی وہ تری میرے ران کو جب بہی مین نماز سی نہ پہرون جبتک کہ مین نماز کو ادا

کرون اور شاہ ولی اللہ قبلہ گاہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے ترجمہ مین وذی لکہا ہی اور شرح احسن حدیث مین لکہا ہی مین

وذی قطرہ است از بول ... لازم آتا ہی کہ سنیونکی نزدیک بول طاہر ہو دوسری یہہ کہ غزالی نے احیاء العلوم

مین بعد بیان استبراکی اسطرح سی لکہا ہی فما یحس بہ من بلل فلیقدر انہ بقیۃ الماء تیسری یہہ کہ اوس سے

زیادہ تسہیل ائمہ اہل سنت کی نزدیک جائز ہے اول یہہ کہ حنفیہ کی نزدیک منی بالبستن فرک پر کفایت ہی

اور بغیر دہونیکے پاک ہے اور طرہ یہہ ہے کہ خود اپنی کتابون مین مصرح ہین کہ فرک سے زوال نجاست کا نہین

ہوتا چنانچہ بعضی کتب اہل سنت مین مقام اختلاف مذاہب مین تصریح واقع ہی کہ اگر کوئی شخص بعد فرک کے

پانی کپڑی پر چہوڑی تو صحیح یہہ ہی کہ نجاست پہر عود کر آتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرک کرکے

نماز پڑہیگا تو گویا جامہ نجس مین اوسنی نماز پڑہی دوسری یہہ کہ صاحب ہدایہ نی محمد سے نقل کیے ہی کہ پیشاب

بلی کا اور چوہی کا نجس نہین اس بنا پر لازم آیا کہ اگر کوئی شخص بلی یا چوہی کے پیشاب سے آلودہ جامہ کی

بنا کی پی لے تو ہو سکتا ہی تیسری یہہ کہ عامہ کی مذہب مین صدہا دیہ فقہا اور یہہ کہتی ہین کہ وضو پانی مغصوب سے
درست ہی حالانکہ مغصوب ملک غیر ہی تصرف اوسمین عقلاً و نقلاً دونو ممنوع ہے اور ابطال الباطل مین
ہی کہ ابی حنیفہ کے مذہب مین مشرکین مساجد مین باذن داخل ہو سکتی ہین اور شافعی نے کہا جائز ہی مگر مسجد
حرام مین کہ اسمین جائز نہین حالانکہ ان دونو نی خلاف نص قرانی کی لکہا ہی قال اللہ تعالی انما المشرکون
نجس علاوہ ان سبکی کہتا ہون کہ اہل سنت کی نزدیک مین نماز مین بوسہ لینا اور دینا جائز ہے اور وہ موجب
فساد نماز نہین چند شواہد اسکی لکہتا ہون سراج وہاج مین کہ تصنیف شیخ رضی الدین کی ہے یون موجود
ہی وان قبلت المصلی امرأتہ ولم یقبلہا ہو فصلوتہ تامۃ وان قبلہا ہو بشہوۃ او بغیر شہوۃ
فسدت صلوتہ وفی الفتاوی لا یفسد الا اذا قبلہا بشہوۃ انتہی اور فتح القدیر مین کمال الدین
ابن الہمام نے لکہا ہی ولو قبلت المصلی ولم یشتہہا لم تفسد ای الصلوۃ (ہذا ہو المشاہد ۱۲) اور فتاوی ظہیریہ مین صاف وصریح
موجود ہی لو قبل المصلی امرأتہ ولم یشتہہا لم تفسد صلوتہ یعنی اگر مصلی عین نماز مین کسی عورت کا بوسہ
لی تو نماز اوسکی جائز ہی اب بتلائی کہ آخر یہ وان مقیوں پر کرین جنہون نے فتوا دیا ہی یا آپ پر کہ اونکی تقلید
مین ہو اور اگر اسمین کچہ شبہہ ہو تو پہر فتح القدیر اور سراج وہاج اور فتاوی تاتارخانیہ وغیرہ کو دیکہو
کہ اوسمین صاف موجود ہی کہ اگر کوئی شخص عین نماز مین فرج کو مطالعہ کری تو نماز اوسکی درست ہی تاتارخانیہ
مین ہے ذکر ابن رستم فی نوادرہ وقال الامام ابو حنیفۃ المصلی اذا نظر الی فرج المرأۃ بشہوۃ لا
تفسد صلوتہ وفی فتح القدیر لو رای فرج المطلقۃ رجعیا بشہوۃ یصیر مراجعا ولا تفسد فی
روایۃ وہو المختار ان سبکو جانی دیجئے تمہاری مذہب مین بہی احمد قائل طہارت مذی کا ہی اور منی طہارت
اوسکی مشترک لو رہی ہی چنانچہ ابو المظفر یحیی نے کتاب متفق و مفترق مین لکہا ہی اختلفوا فی منی الآدمی
وقال الشافعی ہو طاہر رطبا و یابسا وقال احمد فی احدی روایتیہ انہ طاہر کمذہب الشافعی واجمعوا
علی نجاسۃ المذی وروی عن احمد فی بعض الروایات کالمنی سواء قال الناصب الغوی اللئیم
من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ جس کپڑی مین شراب یا سور کے چربی لگی ہو تو اوس سے نماز مین حرج نہین
اقول بفضل اللہ العلیم مخفی نہ رہی کہ اسطرح کی روایت ہماری مذہب مین جو ہونگی وہ محمول
تقیہ پر ہین و مر وجہہ سابقا علی التفصیل لا بنا بر الزام اہل سنت دو چار روایات آپکی کتاب معتبر سے
لکہتا ہون کہ اونسی صاف مستنبط ہوتا ہے کہ جامہ آلودہ خمر مین نماز پڑہنا جائز ہے پہلی روایت

۱۸۵

کہ شافعی کی نزدیک اگر پانی تھی نجس پر واقع ہو تو وہ پانی نجس نہین اسصورت مین اگر پانی کسی جگہ شراب پر
واقع ہو تو یقیناً وہ پانی اونکی نزدیک نجس ہوگا اور وہ پانی اگر کپڑی مین لگجای تو نماز اوس کپڑی سے
تمہاری عقیدہ مین جائز ہوگی دیکھو شرح جامع صغیر مین ہے قال الشافعی لو ورد الماء علی النجاسة بان
صب علیہا لا ینجس لانہ یکون بمنزلة الماء الجاری یعنی جسوقت کہ پانی نجاست پر واقع ہو تو وہ پانی نجس نہین
بلکہ بمنزلہ آب جاری کی ہے انتہت ترجمۃ اور بعد اسکی اوسی کتاب مین ایک حدیث وضعی سے استدلال بھی کیا ہی
اور قبلہ گاہ شاہ صاحب کے لکھتی ہین کہ شافعی کے نزدیک غسالہ نجاسات طاہر ہی وھکذا عبارتہ فرق بین ورود
النجاسة علی الماء وورود الماء علی النجاسة انتہی مین کہتا ہون کہ اگر کچھ بھی شرم وحیا ہو تو چاہیی کہ نجاست
خمر کا نام زبان پر نہ لاؤ اور نسبت اسکی طرف شیعیان اہل بیت کی نہ دو دوسرے یہ کہ کمتر درہم بغلی سے کل نجاست
نزدیک ابی حنیفہ کے معفو ہین چنانچہ کتاب رحمة الامة فی اختلاف الائمہ مین شیخ عبد الوہاب نے اسطور
لکھا ہی واعتبر ابو حنیفة فی سائر النجاسات قدر الدرہم البغلی فجعل مادونہ معفوا اور ظاہر ہی کہ لفظ
نجاست دونوں روایتوں مین عام ہی خواہ نجاست پیشاب کی ہو یا خمر وغیرہ کی بلکہ شرح وقایہ مین کہ فی زمانہا در
ونہ درس اوسکا شایع ہی نجاست غلیظہ کو بھی بقدر درہم کی عفو کیا ہی اور اوسمین لفظ خمر کا صاف موجود ہے
واسطی ملاحظہ علماء اہل سنت کی لکھتا ہون وقدر الدرہم من نجس غلیظ کالبول والدم والخمر وخرء دجاجة
وبول آدمی وحمار وهرة وفارة وروث وخثی وما دون ربع ثوب من مخفف کبول فرس وما یوکل لحمہ وخرء
طائر لا یوکل لحمہ عفو بس اب بہتر ہے وہ سر اور طعن شیعیان اہل بیت عصمت و طہارت پر محض بیجا ہے
خلاف انصاف ہے تیسرے یہ کہ کتاب محلی کہ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب اندلسی کی ہی اور وہ اکابر
علماء اہل سنت سی تھا اوسمین یہ عبارت موجود ہی لا خلاف عن ابی حنیفة فی ان نقیع الدادی وشراب
عنده حلال وان اسکر وکذلک نقیع الزبیب وان اسکر والدوشاب من التمر والزبیب من العنب وقال
ابو یوسف کل شراب من الانبذة یزداد جودة فہو مکروہ الی اخرہ یعنی تر کیا ہوا شیرہ انگور اور خرمی کا اگرچہ
اوسمین نشہ پیدا ہوا اور اسی طرح سی نقیع آب انگور وغیرہ کا کہ قوام بنا دین اگرچہ اوسمین نشہ ہو اور اسیطرح سے
شیرہ خرمی کا اور رب کا انگور مین سی ابی حنیفہ کی نزدیک حلال ہی اور ابی یوسف کا فتوی یہ ہے کہ جتنی آب
نبید کی ہین اگر اوسمین جودت اور تیزی زیادہ ہو تو وہ مکروہ ہی انتہی سبحان اللہ اہل سنت کی نزدیک جب
کہ مسکرات کی چیزونکا پینا اور کہانا حلال ہوا تو پھر نجاست کیسی اگر کپڑی مین یا بدن مین لگی بلا تامل نماز اوس سے

اوس سے جائز ہی اور مخفی نرہی کہ مصنف مذکور کا اہل سنت کی نزدیک معتبر اور امام ہی جیسا کہ یافعی نی وقایع چار سو
چھپن مین اسطور ی لکھا ہی وفیہا توفی الامام العلامۃ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الظاہری
اللہ ھو الخ اور ابن خلکان نی بہی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ ابن حزم علماء اہل سنت سی ہی پس ان احادیث
سی کئی باتین ظاہر ہوئین اول یہہ کہ ابی حنیفہ کی نزدیک کمتر درہم بغلی سے یا بقدر درہم بغلی کی جتنین نجاسات
ہین سب معفو ہین خواہ سور کی چربی ہو یا شراب ہو دوسری یہہ کہ غسالہ نجاسات شافعی کی نزدیک طاہر ہی
تیسرے یہہ کہ شراب کا پینا یا جس کپڑی مین لگی ہو اوس سے نماز پڑہنا پیشوایان اہل سنت کی نزدیک جائز ہوا
پس اگر بضرورت اس بات کی کہ تمہاری ائمہ بنی امیہ وغیرہ کے اسیر حریص تہی اور اونکی مجالس مین احتراز اوس سے
دشوار تہا جناب صدوق نی اوسکو معفو قرار دیا ہو تو کیا قباحت ہی نہ یہہ کہ عیاذا باللہ کل نجاسات کمتر
درہم بغلی سے معاف ہو جائین اور مسکرات کا پینا حلال ہو جائی ہذا غایۃ التوضیح والتردید والتکلان علی اللہ المجید
علاوہ ان سبکی کہتا ہون کہ جار اللہ زمخشری نی ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک سفر
مین خلیفہ ثانی تشریف لئی جاتی تہی اثناء راہ مین ایک اصحاب پر عطش طاری ہوا یہان تک کہ اوس شخص نے
اپنی تئین مرکب خلیفہ ثانی تک پہونچایا اور دیکہا کہ ایک مشک کو چکب پانی سے بہری ہوئی ہے پس اوسنی
اوس مشک سی تہوڑا سا پانی پی لیا اور بعد ایک لمحہ کی آثار مستی اور بیہوشی کا اوس سے ظہور مین آیا لوگون نے
اوس شخصکو بحضور والا یعنی خلیفہ ثانی تک پہونچایا خلیفہ جی نے حکم دیا کہ اس شخص کو حد مارین اور یہہ لایق تعذیر
کی ہے اوسنی عرض کی کہ مینی متاع خلیفہ سی اسکو پی لیا تہا خلیفہ والا منزلت نے کہا کہ تعذیر بسبب پینی کی نہین ہے
بلکہ بسبب بیہوشی و مستی کی ہی انتہت سبحان اللہ جب خلیفہ ثانی کی مشک کا یہہ حال ہو کہ پانی اوسکا مستحیل
بشراب ہو اور پینی سے اوسکے دل اسمدر و بیتاب ہو جائے تو خود بدولت کی کرامات کا کیا ذکر اگر اس جگہہ
انصاف سی دیکہی اور خمار کدورت سی دل کو آلایش نہ کہینچی تو چاہی کہ اوس شخص پر حد ہرگز جائز اور روا
نہو کہ پینا اوسکا اول مین مباح تہا اور آثار مستی از راہ اختیار کی نہین اور یہہ مین کیونکر کہون کہ واقعی
اوس مشک مین شراب ہی تہی کہ خلیفہ عالی ہمت نی واسطی اپنی رکہہ چہوڑی تہی کہ وقت پر کام آویگی
طرہ یہہ ہی کہ ابی حنیفہ کی نزدیک کتے کا چمڑہ بعد دباغت کے پاک ہو جاتا ہی چنانچہ سیوطی نی رسالہ تحفۃ الانجاب
فی مسئلۃ السنجاب مین کہ بیچ بیان طہارت جلد میتہ اور عدم طہارت اوسکی کے سات مذہب لکھے ہین چوتہی مذہب

١٨٩

کوئی سنی انکی کا حجرہ بہن کی نماز پڑہی تو کچھہ قباحت نہیں سنگ زرد برادر شغالی دلیل اسکی ہے **قال**
الناصب الغوی اللئیم جامع عباسی وغیرہ میں ہے کہ نجاست خشک حیوان یا گوہ خشک انسان
پر نماز پڑہیں **اقول بفضل اللہ العلیم** باوجود اسکی کہ کتاب جامع عباسی بہت مشہور اور اطفال
دبستان کی درس میں ہتی ہے پہر آپ اور آپکے مرشد جنکی تقلید کرکے آپنی افترا کیا ہی ملاحظہ نہیں فرماتی آنکہہ
کہولکی دیکہی کہ جامع عباسی میں صاف وصریح لکہا ہی کہ جای سجدہ کو مصلی کے طاہر ہونا چاہئی اگر جای سجدہ
نجس ہو تو نماز بالاتفاق باطل ہے کسی امامیہ کے اسمیں اختلاف نہیں کیا صاحب جامع عباسی ارشاد فرماتی ہیں
دوم آنکہ مکان نماز نجس نباشد بحیثیتی کہ آن نجاست بدن مصلی یا لباس او سرایت کند اگرچہ خون کمتر از درہم بغلی
باشد اما اگر مکان خشک باشد و نجاست آن سرایت نکند نماز در آن صحیح است مگر جای سجدہ کہ اگر آن نجس باشد
نماز صحیح نیست ہرچند خشک باشد و نجاست آن بر خشت و بدن مصلی نرسد انتہی کلامہ الشریف اب اس عبارت سے
تمہارا جہوٹ ثابت ہو گیا اور سید مرتضی علم الہدی شرط کرتی ہیں کہ تمام مکان کو مصلی کی طاہر ہونا چاہیے
اہل انصاف دیکہیں کہ ہماری مذہب میں کسقدر اہتمام اور احتیاط ہی کہ جای سجدہ طاہر ہونا چاہئی آپ کا قصور
نہیں ہے بہی شاہ صاحب سے تحفہ ترجمہ میں بہی ایسا ہی کچہہ لکہہ گئی ہیں اب بعد اس بیان کی تم اپنی حالات سنو

کہ ابی حنیفہ کی نزدیک اگر موضع سجدہ بہی نجس ہو تو کچہہ باک نہیں چنانچہ شارح خلاصہ گیلانی لکہتا ہی اما
عند ابی حنیفہ لو حصل سجدتہ علی مکان نجس لا یمنع الجواز یعنی ابی حنیفہ کی نزدیک اگر سجدہ مکان نجس پر
واقع ہو تو یہہ مانع نماز کا نہیں نماز اوسکے صحیح ہی اور ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکہتا ہی وقد روی
سفیان الثوری فی جامعہ عن الاعمش بسندہ ولفظہ صلی بنا ابو موسی علی مکان فیہ سرقین یعنی ابو موسی نے
نماز پڑہایا ہمارا اوس جگہہ پر کہ جسمیں چارپایوں کا سرگین بہت تہی اور شرح جامع صغیر میں مذکور ہی ان عائشہ قالت کانت النبی ص
یصلی فی الموضع الذی یبول فیہ الحسن والحسین اور بہی اگر پیشاب آدمی وغیرہ کا بدن یا لباس مصلی پر
مثل سر ای سوزن کی موجود ہو تو اہل سنت کی نزدیک کچہہ باک نہیں جیسا کہ شرح وقایہ میں ہے بول منتضح
مثل رؤس الابرة لیس بشئ اور بہی اوسی کتاب میں ہے وصلی علی ثوب بطانتہ نجس زیادہ اس سے کتب مشہورہ
امامیہ میں مرقوم ہی ملاحظہ فرمائی **قال الناصب الغوی اللئیم** تہذیب میں ہے کہ اگر مصلی نے
بعد فراغ نماز کی اپنی کپڑہ میں انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکہا یا منی اور خون سے آلودہ پایا نماز میں خلل
نہیں **اقول بفضل اللہ العلیم** آپکے رگ جاہلیت جو اس مسئلہ میں متحرک ہوئی جز تعصب کے کوئی وجہ

وجہ نہیں پائی جاتی کسواسطی کہ صورت جہل نجاست مین تمہاری بہی ایساہی ہے شرح مسند شافعی مین بعد ذکر
حدیث ابو سعید خدری کی یون مرقوم ہی واستدل بہ الشافعی فی القدیم ان المصلی اذا صلی ولم یعلم ان فی
ثوبہ دما او بولا فصلوتہ مجزیۃ خلاصہ یہ ہی کہ مصلے جسوقت نماز پڑہی اور اوسی علم نہو کہ کپڑے مین خون
یا پیشاب بہرا تہی پس نماز اوسکی صحیح ہی اور فتح الباری مین ابن عمر و سالم اور عطا اور مجاہد اور زہری اور طاؤس
وغیرہ سی نقل کی گئے کہ کہا اونہون نے جسوقت نماز پڑہے کوئی جامہ نجس مین اور بعد نماز کی ظاہر ہو تو اوسپر
اعادہ نہین بعد اسکے اوسی کتاب مین ہی وہو قول الاوزاعی واسحق وابو ثور عن ربیعۃ ومالك یعید
فی الوقت انتہی علاوہ اسکی نماز ابی حنیفہ کی احوال تم کیون نہین دیکہتی دیکہو اب ہم تمہاری امام کی نماز کا
طریقہ لکہتی ہین اور پردہ عیب کو تمہاری محاذی سے اوٹہاوتی ہین قال الاقصائی الشافعی فی شرح
الینابیع قال ابو حنیفہ اذا قعد فی آخر الصلوۃ قدر التشہد ثم خرج منہا بما ینافیہا من سلام
او کلام او حدث او قیام او فعل غیر ذلك اجزاءہ یعنی ابی حنیفہ نی کہا ہی کہ جسوقت کوئی شخص آخر نماز
مین بقدر تشہد کی بیٹہی اور بعد اسکی صادر ہو اوس سے وہ چیز کہ منافی نماز کی ہے سلام ہو یا کلام گوز ہو
یا قیام وغیر ذلک بس کافی ہوجائیگا اوسکو وہی اور نماز اوسکی صحیح ہوجائیگی اور ابو المعالی جوینی امام شافعیہ
نی اپنی رسالہ مین کہ بیچ حقیت مذہب شافعیہ کی ہے بعد بیان قبایح ابو حنیفہ کی باب طہارت مین یون
ذکر کیا ہی جئنا الی الصلوۃ فنوافق الشافعی الاصل الذی علیہ بناء الصلوۃ من الدعاء والخضوع
والخشوع وقال المعنی المطلوب من الصلوۃ الخضوع والخشوع واستکانۃ النفس ومحادثۃ
القلب بالموعظۃ الحسنۃ والحکمۃ البالغۃ والفکر فی معانی القرآن والابتہال الی اللہ سبحانہ
وابو حنیفہ لا یلتزم الاصل ویخالفہ حتی طرح ارکانا وشرائط حتی رجع حاصل الصلوۃ الی نقرات
کنقرات الدیك واذا عرضت صلوۃ علی کل عامی جلف غبی کاع امتنع عن اتباعہ فان من
غمس فی مستنقع نبیذ ولبس جلد کلب مدبوغ واحرم بالصلوۃ مبدلا بصیغۃ التکبیر ترجمۃ
ترکیا او ہندیا ویقتصر فی قراءۃ القرآن علی ترجمۃ قولہ مدہامتان ثم یترك الرکوع
وینقر نقرتین لا قعود بینہما ولا یقرء التشہد ثم یحدث عمدا فی آخر صلوتہ بدل التسلیم ولو
انفق منہ بان سبقہ الحدث یعید الوضوء فی اثناء الصلوۃ ویحدث بعدہ فانہ ان لم یکن قاصدا
[illegible] گفتگو نماز کی پس

اجان تو کہ فتوی شافعی کا بیچ مسائل نماز کی موافق حنبل کے ہی کہ بناء صلوۃ اوسپر ہی یعنی دعا اور خضوع اور
خشوع سب اوسمین موجود ہین اور کہا شافعی نے کہ مقصود نماز سی خضوع اور خشوع اور خواری نفس اور محادثہ
ساتہہ قلب اپنی کی ساتہہ موعظہ حسنہ اور حکمت بالغہ اور فکر کرنا بیچ معانی قرآن کی اور ابتہال اور تضرع طرف خداوند تعالی
کی ہی اور ابو حنیفہ اس اصل کو لازم نہین لیتا اور اسکی خلاف کہتا ہی تا یہہ کہ ارکان نماز اور شرایط کو اوسکی چہوڑ دیا
حتی کہ ربیع کیا اوسنے حاصل نماز کو طرف اسکی کہ مرغ اپنی منقار کو زمین پر مارتا ہی اور جسوقت کہ ظاہر کیجاوی
نماز ابیحنیفہ کی او پر جس عامی جلف دل کی البتہ یقین ہے کہ اتباع ابی حنیفہ کی نکری اسواسطی کہ جس شخص نے
غوطہ کہایا ستنقع نبیذ مین اور پہن لیا چمڑا کلب مدبوغ کا یعنی رطوبت کو زایل کر لین اور احرام نماز مین بعوض
اللہ اکبر کی خدای بزرگ یا خدا بڑا ہی جس زبان مین ہو فارسی ہو یا ہندی یا انگریزی یا ترکی کہے اور قراءت دو
برگ سبز کہ ترجمہ مدہامتان کا ہی بعوض سورۂ فاتحہ کی عمل مین لائی بعد اسکی آرام رکوع مین اور سر اوٹہانیکو
ترک کری اور مثل اسکی کہ مرغ دو منقار زمین پر ماری سجدہ مین عمل لائی اور درمیان دونو سجدونکے
قعود نکری اور تشہد نہ پڑہی بعد اسکی عمدا اخیر ... بدلی سلام کی گوز کری اور اگر شاید اثناء صلوۃ مین حدث
ہوا ہو تو چاہئی کہ اثناء صلوۃ مین اعادہ وضو کا کری بعد اسکی واسطی خروج نماز کی حدث کری اسلیئی کہ اگر
حدث اول قصدا واقع نہین ہوا ہی تو نماز مین خلل نہین انتہت ترجمۃ بعد اوسکی اوسی رسالہ مین مذکور ہے
والذی ینبغی ان یقطع بہ کل ذی دین ان مثل ہذہ الصلوۃ لم یبعث اللہ بہ نبیا ولا بعث محمد ابن عبد اللہ
المصطفی لدعاء الناس الیہ وہی قطب الاسلام وعماد الدین فقد عم ان ہذا القدر اقل الواجب
ہی صلوۃ التی بعث بہا النبی علیہ الصلوۃ والسلم وما عداہا اداب وسنن انتہی یعنی وہ چیز کہ یقین کرتا ہے
ساتہہ اوسکی ہر صاحب دین یہہ ہی کہ بدرستیکہ حق سبحانہ وتعالی نے کسی پیغمبران سلف اور نہ خاتم النبیین کو مبعوث
کیا کہ اسطرحکی نماز خلق کو دعوت کرین حال آنکہ نماز قطب اسلام اور ستون دین ہی پس تحقیق کہ ابی حنیفہ نے
گمان کیا کہ یہہ اقل واجب ہے اور یہی نماز ہی کہ ہماری پیغمبر ساتہہ اوسکی مبعوث ہوئی تہی اور سوای اسقدر کی سنت
اور آداب ہین انتہت ترجمۃ بعد اسکی اوسی رسالہ مین ایک حکایت ذکر کی ہے اوسکا لکہنا اہتمام بر واسطی ملاحظہ
اہل سنت کے ضروری ہی وہی ہکذا ویحکی ان السلطان یمین الدولۃ وامین الملۃ ابا القاسم محمود بن سبکتگین
کان علی مذہب ابیحنیفۃ وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یسمعون الحدیث من الشیوخ بین یدیہ وہو یسمع
[illegible]

فجمع الفقهاء من الفريقين في مرو والتمس منهم الكلام في ترجيح احد المذهبين على الآخر فوقع الاتفاق على ان يصلوا بين يديه ركعتين على مذهب الشافعي وعلى مذهب ابي حنيفة لينظر فيه السلطان ويتفكر فيه ويختار ما هو احسن فصلى القفال المروزي من اصحاب الشافعي بطهارة مسبغة وشرائط معتبرة من طهارة وستر واستقبال قبلة واتى بالاركان والهيئات والسنن والآداب والفرائض على وجه الكمال والتمام وكان صلوة لا يجوز الشافعي دونها ثم صلى ركعتين على ما جوزه ابو حنيفة فلبس جلد كلب مدبوغ ولطخ ربعه بالنجاسة وتوضأ بنبيذ التمر وكان في صميم الصيف بالمفازة فاجتمع عليه الذباب والبعوض وكان وضوءه معكوسا منكسا ثم استقبل القبلة واحرم بالصلوة من غير نية واتى بالتكبير بالفارسية ثم قرأ آية بالفارسية دو برگک سبز ثم نقر نقرتين كنقرات الديك من غير فصل ومن غير ركوع ثم تشهد وضرط من غير سلام وقال ايها السلطان هذه صلوة ابي حنيفة فقال السلطان لو لم يكن هذه لقتلتك لان مثل هذه الصلوة لا يجوزها ذو دين فانكرت الحنفية ان تكون هذه صلوة ابي حنيفة وامر القفال باحضار كتب الفريقين وامر السلطان نصرانيا كاتبا يقرأ المذهبين جميعا فوجدت الصلوة على مذهب ابي حنيفة على ما حكاه القفال فاعرض السلطان عن مذهب ابي حنيفة وتمسك بمذهب الشافعي لو عرضت الصلوة التي جوزها ابو حنيفة على العامي لامتنع من قبولها انتهى یعنی حکایت کی گئی ہے کہ سلطان ابو القاسم سبکتگین پہلی مذہب ابی حنیفہ پر تہا اور تحصیل علم حدیث پر حرص بہت رکہتا تہا اور سامنی اوسکی شیوخ احادیث پڑہا کرتی تہی اور وہ سنتا تہا پس پایا اوسنی اکثر حدیثونکو موافق مذہب شافعی کی پس ایک خلجان اوسکی دلمین ایسا پیدا ہوا کہ جمع کیا اوسنی فقہاء فریقین کو بیچ شہر مرو کے اور التماس کیا اونہوں سی کہ ترجیح دو نون میں سی ایک مذہب کو دین یہانتک کہ متفق ہوی سب اس بات پر کہ سامنی سلطان کی دو دو رکعتین نماز پڑہین اور سلطان والاجاہ نظر اور فکر فرماوین جسکو احسن اور مناسب معلوم کرین اوسیکو اختیار فرماوین پس قفال مروزی کہ اصحاب شافعی سی تہا اوٹہ کہڑا ہوا اور دو رکعت نماز بطہارت کامل و شرائط معتبر یعنی ستر واستقبال قبلہ ساتہہ ارکان اور ہیات اور سنت و آداب و فرایض کے بوجہ کمال جیسا کہ چاہیی اور شافعی کمتر اوس سے جائز نہین رکہتا ادا کیا بعد اسکی دو رکعت نماز بطریق ابیحنیفہ اسطرح پڑہا کہ چمڑا کتی کا بدن پر پہن لیا اور جو تہا حصہ ملبوس کا نجاست سی آلودہ کیا او نبیذ تمر سی وضو کیا اور اس سبب سی کہ موسم گرما تہا مکہیان اور پشی بسبب شیرینی خرمہ کی اوسپر مجتمع ہوئین اور وضو الٹی بجا لایا بعد اسکی استقبال قبلہ عمل مین لا کر بلا نیت بجای

کہ زمین پر ماری ٹھمر لگایا اور درمیان دونو سجدوں کی فاصلہ نکیا اور طمانینت رکوع مین بہی عمل مین نلایا اور بعوض سلام
کی ایک گوز اوڑا دیا اور کہا قفال نے کہ ای سلطان والاجاہ یہہ نماز ابیحنیفہ کی ہے پس بادشاہ نی کہا کہ اگر یہہ نماز ابی
حنیفہ کی نہوگی تو مین تجھکو قتل کر ڈالونگا اسلیئی کہ اسطرحکی نماز کوئی صاحب دین تجویز نکریگا اور علماء حنفیہ
کہ اوس جلسہ مین حاضر تہی سبہوں نی انکار کیا کہ یہہ نماز ابی حنیفہ کی نہین ہے پس قفال نے حکم کیا کہ کتابین ابی حنیفہ
اور شافعی کے بہیس کے جاوین اور سلطان سبکتگین نے ایک نصرانی کو کہ کاتب اور دیوان تہا حکم دیا کہ دونو مذہبونکی کتابین
پڑہی پس پایا سلطان نی نماز حنفیہ کے اوسی طریقہ پر کہ قفال نے پڑہی تہی پس اوس بادشاہ نی مذہب حنفیہ کو چہوڑکے
طریقہ شافعیہ کو اختیار کیا اور وہ نماز کہ جسی ابوحنیفہ نے تجویز کیا ہی جس عامی کی سامنی پیش ہو تو وہ ہرگز تجویز نکریگا انتہٰی
ترجمہ اور ابن خلکان نی تاریخ وفیات الاعیان مین بیچ ترجمہ محمود سبکتگین کے بہی اسیطور سے نقل کیا ہی اوسی کو بہی
ملاحظہ فرمائی فاعتبروا یا اولی الابصار و اعرضوا عن مذہب الاشرار * جبکہ نماز کہ ارکان دین سے ہی اور بمفاد قول قائل
روز محشر کہ جان گداز بود * اولین پرسش نماز بود * قیامت کی دن اس سے سوال کیا جاویگا تو حیف اس
فرقہ کی نادانی پر کہ ابی حنیفہ کو اپنا امام قرار دیتی ہین اور موالیان عترت طاہرین و دوستداران ائمہ معصومین
پر تشنیعات لاطائلہ فرماتی ہین اگر اسکے زیادہ ہوس ہو تو منازعت حجازی شافعی و عراقی حنفی کی کہ کتاب
مصائب النواصب مین بخوبی مسطور ہے اور رسالہ یوحنا وغیرہ ملاحظہ فرمائی چونکہ یہہ رسالہ مختصر ہے طول و بسط
مناسب نہین ورنہ یہہ ذرہ بمقدار غلام شاہ ذوالفقار تماشای قوت موالیان جناب حیدر کرار کو بخوبی دکہلا دیتا
تمہاری لئی اتناہی کافی ہے اور شبہات واہیہ کو واہی والسلام علی من اتبع الہدی **قال الناصب الغوی اللئیم**
استبصار مین ہے کہ دخول فی الدبر سی اگر انزال نہو تو مرد پر غسل لازم نہین اور عورت ہر حال مین پاک ہے
اقول بفضل اللہ العلیم اگرچہ سابق اسکی تفصیل اس مسئلہ کی ہو چکی ہے اور اپنی مقام پر ثابت ہو چکا ہے
کہ مذہب معظم اصحاب کا غسل ہے جیسا کہ شرایع الاسلام مین ہے وان جامع امرأۃ فی الدبر ولم ینزل وجب الغسل
علی الاصح اور صاحب مدارک حاشیہ مین اسکی افادہ فرماتی ہین ہذا قول معظم الاصحاب ومذہب الشیخ الی
عدم الوجوب و فی الادلۃ من الجانبین نظر والمسئلۃ محل تردد وان کان القول بالوجوب لا یخلو من قوۃ
مگر تمہاری سو یہہ توڑ نی کیواسطی فتاوای قاضی خان کافی ہے کہ وہ لکہتی ہین کہ اگر کوئی دختر صغیرہ سی جماع کری تو
محمد کی نزدیک بدون انزال کے غسل واجب نہین جیسا کہ مذکور ہوا اور بہی حنفیہ کی نزدیک وطی میتہ سی غسل واجب

۱۹۴

جماع کری تو غسل اوس پر واجب نہین جیسا بعض حواشی شرح وقایہ مین لکھا ہی واذا ولج الحشفة فی القبل و

الدبر ملفوفة بخرقة فان وجد الحرارة واللذة وجب الغسل والا فلا سبحان اللہ دخول فی القبل سے کہ التقای

ختانین متحقق ہے شافعی کے نزدیک سبب لپیٹنے لتے کی ذکر پر غسل واجب نہوا اور بعض علمآء امامیہ رضوان اللہ علیہم

دخول فی الدبر سی کہ موضع التقا نہین غسل کو واجب جانین تو وہ موجب طعن ہو ان ہذا الشیٔ عجاب

اور شاہ ولی اللہ ازالة الخفا مین لکھتی ہین عن ابی جعفر قال اجمع المہاجرون ابوبکر و عمر و عثمان و علی ما اوجب الحد

ایما اوجب الحد فی الجلد والرجم اوجب الغسل یعنی جو چیز کہ حد کو واجب کرتی ہی غسل کو بھی واجب کرتی ہے اور اسکو

ابن حجر فی فتح الباری مین بہی لکھا ہی اور سیوطی فی عین الاصابة مین ابو سلمہ بن عبدالرحمن سی نقل کیا ہی قال

دخلت علی عائشة فقلت یا امتاہ ان جابر بن عبد اللہ یقول الماء من الماء فقال اخطاء جابر ان رسول اللہ

قال اذا جاوز الختان فقد وجب الغسل انتہی در جامع الاصول مین ہے وختان المرأة اعلی فرجہا پس معلوم ہوا

کہ ختان قبل عورت اور ذکر مرد کو کہتی ہین اور لغت مین دبر پر اطلاق ختان کا نہین ہو سکتا اور غسل بسبب التقای

ختانین سی واجب ہو جاتا ہی جیسا کہ سیوطی نی لکھا پس خدمت عالی مین اہل سنن کی التماس ہے کہ کیا سبب ہے کہ

ایلاج حشفہ کا ساتھہ خرقہ کی باعث وجوب غسل نہین با خدایا مگر یہہ کہین کہ خرقہ مانع التقا کا ہے ہذا احصل لی

فی ہذا المقام بفضل العزیز العلام **قال الناصب الغوی اللئیم** ابن مطہر نے منتہی مین باجماع شیعہ لکھا کہ

جس پانی سی استنجا کیا اور اجزاء نجاست کے پانی مین مل گئے اور منتشر ہوئی تا آنکہ وزن پانی کا زیادہ ہو وہ پانی

پاک ہی **اقول بفضل اللہ العلیم** شاہ صاحب کے تقلید کر کے اس غبی نی بہی بڑی طمطراق سے

یہہ اعتراض کیا ہی اور فریب کے راہ سی طہارت کو آب استنجا کی ذکر کیا اور اوسکی شروط کو نہ لکھا یہہ غباوت یا تجاہل

سی خالی نہین اب دیکہو اوسکی طہارت کی شروط جیسا علمانی لکھا ہی ہم تمکو بتاتی ہین اول شرط یہہ ہی کہ پانی کے

ساتھہ اجزاء نجاست متمیزہ ابہی محل سے منفصل نہوئی ہون کما فی شرح الجعفریہ واعلم ان لطہارتہ شرطا

آخر و ہو ان لا ینفصل من المحل مع الماء اجزاء من النجاسة متمیزة دوسری شرط یہہ ہی کہ وہ پانی کسے

نجاست خارجی سے ملاقات نکری تیسری شرط یہہ ہے کہ وہ پانی متغیر بنجاست نہو محقق ان شرطون کے

طرف اشارہ فرماتی ہین والماء المستعمل فی غسل الاخباث نجس سواء تغیر بالنجاسة او لم یتغیر

عدا ماء الاستنجاء فانہ طاہر ما لم یتغیر بالنجاسة او تلاقیہ النجاسة من خارج پس مجموع ان شرط سے

اوسی نیکو ہم طاہر کہینگی اور اسی جہت سی کہ اکثر اوقات سفر مین اور راہون مین اوروقت عجلت احتراز اوس سی
دشوار ہی او رشحات آب بدن مستنجی پر جاتی ہین لہذا حکم ہوا کہ وہ پانی بوجود شروط بالا طاہر ہی لان الضرورات
تبیح المحظورات بعد تقریر اس مسئلہ کی کہتا ہون کہ یہہ طعن شاہ صاحب کا اونہین پر عاید ہی اول یہہ کہ اہل سنت کی نزدیک
اصل استنجا واجب نہین جیساکہ میزان مین ہے ومن ذلک قول الشافعی واحمد ان الاستنجاء واجب لکن
عند مالک وابی حنیفۃ انہ ان صلی من غیر استنجا صحت صلوتہ اور فتح الباری مین ہے ولا یشکل قولہ تعالے
وثیابک فطہر لعدم الفارق بین القلیل والکثیر لان القلیل غیر مراد بالاجماع بدلیل عفو موضع الاستنجاء
فتعین الکثیر اور امام رازی تفسیر کبیر مین لکہتا ہی الاستنجاء واجب اما بالماء او بالاحجار وقال ابو حنیفۃ
غیر واجب اور ہدایہ مین بہی یہہ مضمون مذکور ہی پس ابوحنیفہ کہ رئیس فقہاء اہل سنت سی تہا اوسکی نزدیک
نجاست موضع استنجا کی ساقط الاعتبار ٹہری اور یہی اوسکی نزدیک اصل استنجاء واجب نہ ٹہرا پس اس بنا پر
لازم آگیا کہ اگر کوئی سنی آب دست نہ کری اور بغیر اوسکی نماز پڑہی تو ہو سکتا ہی اب معلوم نہین کہ اہل سنت
جو حنفیہ کی فضلہ خوار ہین ان روایات کو کس لیے دلپشت چہوڑ کی شیعہ پر طعن فرماتی ہین ہماری پاس
کتب مذکورہ حاضر ہین شاہ صاحب کے مرید ملاحظہ فرماوین دوسرے یہہ کہ شرح وقایہ مین بعد اس امر کی کہ ابو
حنیفہ کی نزدیک فرک یابس کافی ہے اسطرح سے مرقوم ہی ہذا اذا کان راس الذکر طاہرا بان بال ولم یتجاوز
البول عن راس مخرجہ او تجاوز واستنجاء یعنی فرک یابس ہے اوس وقت طہارت ثابت ہوتی ہی کہ راس
ذکر طاہر ہو اور اوسکے طہارت کی دو صورتین پہلی یہہ کہ بول کیا ہو اور بول راس مخرج سی تجاوز نکر گیا ہو
دوسرے یہہ کہ تجاوز کر گیا ہو مگر مستنجی نے استنجا کیا ہو انتہی ترجمہ پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر بول راس
مخرج سی تجاوز نکر گیا ہو اور استنجا بہی نہ کیا ہو تو وہ مخرج طاہر ہی پس اس صورت مین اگر کوئی استنجا کرے
تو وہ پانی استنجے کا اہل سنت کی نزدیک طاہر ہوگا اسلئے کہ ملاقی طاہر کا طاہر ہے پس اگر بنا بر طہارت مخرج کے
وہ پانی طاہر ہی تو لیا ہی ہماری نزدیک بہی بنا بر شروط سابقہ آب استنجا طاہر ہے تیسری یہہ کہ مالک
کی نزدیک اگر آب قلیل مین نجاست واقع ہو اور وہ متغیر نہو تو وہ پانی طاہر ہے جیساکہ تفسیر کبیر مین
باین عبارت موجود ہی قال مالک الماء اذا وقعت فیہ نجاسۃ ولم یتغیر بتلک النجاسۃ بقی طاہرا
طہورا سواء کان قلیلا او کثیرا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ امام مالک نے تغیر اور عدم تغیر کو مدار قلت اور
کثرت کا قرار دیا ہی جیساکہ اس بیان کو شیخ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ مین بخوبی ثابت کیا ہی پس اگر

[illegible] طاہر نہین تو کیا قباحت ہی اور محقق شریف نے

شرح مشکوٰۃ مین اس قول کو طرف شافعی کے بہی منسوب کیا ہی و قال قال ابو حامد فی الاحیاء مذہب الشافعی
و مالک فی الماء القلیل انہ لا باس الا بالتغیر الخ اور بخاری نی زہری کیطرف بہی اسکو منسوب کیا ہی جیسا کہ جامع صحیح
مین کہتا ہی باب ما یقع النجاسات فی السمن و الماء قال الزہری لا باس بالماء ما لم یتغیرہ طعم او ریح او لون
پس اگر اس مذہب سخیف کے موجب کوئی مین کہ پانی بہرا ہو گوہ آدمی کا یا پیشاب کتے وغیرہ کا پڑ جاوے اور وہ متغیر
بنجاست نہو تو مالک اور شافعی اور زہری کی مذہب مین طاہر ہے اب اس مذہب کی سخافت کو دیکہو اور ہمپر طعن سے
باز آؤ ورنہ محققین و مصنفین اہلسنت کی کتاب کی عبارت تمکو ہم دکہاوینگی دیکہو فتح الباری کو کہ اس مذہب کی سخافت
کو قبول کیا ابو عبیدہ سی نقل کر رہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ اس مذہب کے موجب لازم آتا ہی کہ جو کوئی ابریق مین
پیشاب کری اور رنگ اوسکا متغیر باوصاف نہو تو چاہیے کہ اوس پانی سے تطہیر جائز ہو اور یہہ بات بہت بری اور
سخیف ہے انتہی ترجمتہ سبحان اللہ اہل سنت کی نزدیک اسطرحکی سخیف باتین جائز ہون اور وہ محل تشنیع نہون
اور آب استنجا کہ وہ مشروط بشروط طاہر ہو یا معفو ہو محل طعن ہو جز تعصب کے کوئی وجہ اسکی نہین ہے چوتہی یہہ کہ

١٩٦

سابق مین معلوم ہو چکا کہ غسالہ نجاسات شافعی کی نزدیک طاہر ہی تمہاری سمجہانیکے واسطی مکرر لکہتا ہون اوسکو دیکہو
اور سمجہو کیسا صاف لکہا ہی قال الشافعی اذا اصاب الارض بول او غیرہ من النجاسات المائعۃ فصب
علیہا الماء حتی غسلہا طہرت و الغسالۃ طاہرۃ اذا لم یکن فیہا تغیر اور شرح جامع صغیر مین بہی اسیطور سی مرقوم
ہی پس اگر ہماری نزدیک یہہ مخصوص آب استنجا بشروط مذکورہ طاہر ہو تو کیا قباحت ہی پس پہلے شافعی پر طعن کرو
جو تمہارا امام ہی پانچوین یہہ کہ شافعی کے نزدیک بول صبی طاہر ہے جیسا کہ فتح الباری مین بعد حدیث اتی رسول اللہ
بصبی فبال علی ثوبہ الحدیث کی یون مرقوم ہے ان الشافعیۃ احتجوا بہذا علی ان بول الصبی لا یحتاج الی الغسل
و عن ہذا قال بعضہم بطہارۃ بولہ و قال النووی الخلاف فی کیفیۃ تطہیر الشیء الذی بال علیہ الصبی
و لا خلاف فی نجاستہ و قد نقل بعض اصحابنا اجماع العلماء علی نجاسۃ بول الصبی و انہ لم یخالف فیہ الا داؤد
و اما ما حکاہ ابو الحسین بن بطال ثم نقل القاضی عیاض عن الشافعی و غیرہ انہم قالوا بول الصبی طاہر
و تصحیح حکایتہ باطلۃ قطعا قال العینی ہذا انکار من غیر برہان و لم ینقل عن الشافعی وحدہ بل نقل
عن مالک ایضا ان بول الصبی الذی لا یطعم طاہر و کذا نقل عن الاوزاعی انتہی اب معلوم ہوا کہ بعض علماء

بھی علماء اہل سنت کی توثیق، بول خفاش اور گوہ اوسکا نہ تو پانیکو فاسد کرتا ہی اور نہ جامہ کو جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں
ہی بول الخفاش وخرؤه لا یفسد الماء والثوب وزہی مالک اور احمد کی نزدیک جو کتا کہ پانیمین رہتا ہی حلال
ہی جیسا کہ کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ مین مرقوم ہی قال مالک یوکل السمک وغیرہ حتی السرطان والضفدع
وکلب الماء وخنزیره ولکنه کره الخنزیر الخ یعنی کہا مالک نے کہ مچھلی اور کیکڑا اور غوک اور کتا پانیکا اور خنزیر
پانیکی ماکول اللحم سی ہین پس جب کہ یہہ سب ماکول اللحم سی ہوئی تو انکا عذرہ بھی نجس نہ ہوگا اس بنا پر لازم آتا ہی کہ
چمگادر کا پیشاب اور ریکتی کا گوہ ملا کی معجون طیار کرین یا فالودہ بناوین تو اہلسنت نوش فرماسکتی ہین ہذا رجس من
عمل الشیطان چھٹی یہہ کہ سابق مین بخوبی ظاہر ہوا کہ ابی حنیفہ کی نزدیک اگر ربع ثوب آلودہ نجاست ہو تو کچھہ باک
نہین نماز اوس سے جائز ہی جیسا کہ رسالہ ابو المعالی جوینی سے اور حکایت سلطان یمین الدولہ سی ثابت اسکا بخوبی
ہو چکا اگر امامیہ رضوان اللہ علیہم بھی معفو ہونی آب استنجا یا طاہر ہونی بشرط مذکورہ کی قایل ہون تو کیا عجب
طعن ہی ساتوین یہہ کہ فتاوی بزازیہ مین ہے اناء طاهر ونجس صبا والتقیا فی الهواء او علی الارض او صب
علی یده ماء قمقمة فامتزج بالبول قبل وصوله الی الید فهو طاهر بلا وقانه حال الجری یعنی دو ظرف
ہون کہ ایک مین بول بہرا ہوا اور ایک مین پانی اور دونکو ساتھہ ہی مین پر ڈھلکا دین اور دونو ملجائین یا یہہ کہ کوئی
شخص پانی قمقمہ کا اپنی ہاتھہ پر ڈھلکا دی اور قبل اسکی کہ وہ پانی ہاتھہ پر پہونچی پیشاب سے ملجائی تو یہہ پانی بوقت
جریان ساتھہ ملاقات نجاست کی طاہر ہی نہایت رحمۃ بلکہ ابو بکر ظہیر الدین اسحق ابن ابی بکر وغیرہ تقریر اس مسئلہ کی
اپنی بعض فتاوی مین تحریر کر چکی ہین اس قاعدہ کلیہ کی موافق آب استنجا سنیون کے نزدیک بھی طاہر ہوا اگرچہ
متاخرین اہل سنت ظاہر انکار کرتے ہین الا متقدمین اپنی مصنفات مین تجویز فرماتی ہین آٹھوین یہہ کہ آپ اگر
قاضی خان کی فتاوی کو نہین دیکھہ سکتی تو اپنی رشید ونسی پوچھہ لیجیی کہ اوسمین یہہ عبارت لکھی ہے یا نہین اما الاختلاف فی
طہارة الماء المستعمل ونجاسته قال ابو حنیفة وابو یوسف رحمهما الله فی المشهور عنهما نجس وقال
محمد رحمه الله طاهر انتهی پس جب آپ کا مفتی محمد نامی فتوی دیچکا کہ آب مستعمل طاہر ہی تو کیا آب مستعمل مین آب
استنجا داخل نہین ہی ہرگز ایسا نہین ہو سکتا بلکہ اس عبارت کی بعد اس مسئلہ کی تفصیل بقید آب استنجا اوسمین مذکور ہے
کہ آب استنجا اگر کپڑی مین لگا ہو اور درہم سی کم ہو تو سبکے نزدیک نماز اوس کپڑی سے جائز ہی زیادہ. والسلام

قال الناصب الغوی اللئیم صاحب تحفہ نی لکھا کہ شیعہ کی نزدیک اگر پیشاب کرنے مین
داڑہی یا مونچھہ یا رخساری یا بدن پر کچھہ قطرہ بول یا مذی کی اوڑ کر پڑی تو دہونیکی حاجت نہین نماز

[illegible] ... ہوں ... کل عقلمند پر مخفی نہ رہی کہ تفصیل اس مسئلہ کی طرف صاحب تحفہ
کی پہچانے اسلئے کہ جتنی مسائل اس غبی نے باہتمام پر ذکر کئی ہیں لفظ بلفظ تحفہ سے مسروقہ ہیں مرقوم ہیں اور
جیسا کہ صاحب تحفہ نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کر کے تحفہ مسروقہ بنایا ویسا ہی اس غبی نے فارسی سے ہندی
میں ترجمہ کیا میں کہتا ہوں یہہ کہنا شاہ صاحب مترجم صواقع کا افترا اور بہتان صریح ہے کس کتاب میں یہہ
مسئلہ موجود ہے نشان دو اور ایسے بیہودہ گوئی و بہتان سازی سے باز آؤ اور طہارت مذی کا حال سابق
اسکی مذکور ہوا اعادہ کی حاجت نہیں **ف** مخفی نرہی کہ بعض روایات امامیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ جس کپڑے میں
مذی لگی ہو اوسکا دھونا ضرور چاہئے اور وضو پھر سے کرنا چاہئے پس مقصود اوس سے یہہ نہیں ہے کہ مذی ناقض وضو
ہے بلکہ وضو علی سبیل الاستحباب ہے جیسا کہ امام مالک کے نزدیک کتا پاک ہے اور جس ظرف کو وہ اپنی زبان سے چاٹے
اوسکا دھونا واجب نہیں بلکہ تعبدی ہے جیسا کہ کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ میں مندرج ہے وہ یہ ہے **قال
مالک وهو طاهر لا ينجس ما ولغ فيه لكن يغسل الاناء تعبدا** یعنی کتا امام مالک کے نزدیک پاک ہے اور جس ظرف کو
وہ اپنی زبان سے چاٹے وہ ظرف نجس نہیں مگر احتیاطا یہہ ہے کہ اوسے دھو ڈالیں پس فما نحن فیہ میں بھی ایسا ہے علاوہ
اسکی یہہ ہے کہ سنیوں کے نزدیک بہت سے مسائل فقہیہ میں تسہیل واقع ہے دل لگا کے سنئے کہ ابی حنیفہ کے نزدیک
ربع ثوب کا اگر نجاست خفیفہ سے آلودہ ہو تو نماز اوس سے پڑھ سکتے ہیں اور آب استنجا بھی نجاست خفیفہ
سے ہے جیسا کہ بعض فتاوای سنیہ میں مسطور ہے **المستعمل على ثلثة اوجه مستعمل وهو نجس نجاسة
خفيفة بالاتفاق كماء الاستنجاء** پس اگر ربع ثوب آب استنجا سے آلودہ ہو تو حنفیہ کے نزدیک نماز اوس سے
جائز ہے اور عبد الحق دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں باین عبارت مصرح ہے کہ مذہب اصحاب ظواہر آنست کہ آب پلید
نمیگردد بہیچ چیز و بہیچ حال خواہ روان باشد و یا ایستادہ کم باشد یا بسیار خواہ تغیر یابد رنگ و بوی و مزہ وی
یا نیابد انتہی اور اہلسنت کے نزدیک اگر کوئی شخص منے کو اپنی ریش میں ملے یا بطور چٹنی کے اوسے چٹنی کرے تو
ہو سکتا ہے جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے اور بھی اگر کوئی سنی گوہ سگ آبکا اپنی مونچھ میں لگائے تو کچھ باک
نہیں جیسا کہ مذہب امام مالک کا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ اس غبی نے جو یہہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہیں کتب امامیہ میں پایا نہیں
جاتا اور طہارت مذی کی موافق ہے مذہب احمد کی جیسا گذرا اور معارض ہے طہارت منی کی جیسا شافعی نے
لکھا ہذا احصل لے فی ہذا المقام بفضل العزیز المنعام **قال الناصب الغوي اللئيم** اور اسیطرح
[illegible]

اقول بفضل اللہ العلیم یہہ مسئلہ کہیں کتب امامیہ مین پایا نہین جاتا ہی فضلہ خوار کو چاہئی کہ نشان
کتاب کا دی اور بغیر پتہ و نشان کی مسلم نہیں اگر شاید اپنی زعم مین طہارت آب استنجا پر اس مسئلہ کو متفرع کیا ہو تو یہہ خیال
خام ہی اسلئی کہ طہارت اوسکی مشروط بشروط سابقہ ہی کہ اجزا فضلہ کی منفصل نہوی ہون اور متغیر بنجاست نہو اور
ظاہر ہی کہ جہہ بچہ کا گوہ تو بلاشبہ نجس ہے پس یہہ مسئلہ اوسپر کیونکر متفرع ہو سکتا ہی تمہارا اسمین کچہہ قصور نہیں بھی
شاہ صاحب بہی واسطی جتانی اپنی مریدونکی اسطرحکی اکاذیب باتین باندہتی آئی ہین انبیا قیاس و سرو برلیجانا تمہاری
عادت موروثی و آبائی ہے دیکھئی کہ مالک کا مذہب یہہ ہی کہ آب قلیل مین اگر نجاست پیشاب یا گوہ وغیرہ کی گری
تو بغیر تغیر اوصاف کی نجس نہیں اس بنا پر البتہ اگر کوئی سنی جہہ بچہ پالک مین غوطہ لگائی تو غواص للطہارت کہلائی
مالک کا قول اسمقام پر فقط واسطی سونہہ توڑنی تمہاری کی لکہا گیا ورنہ تکرار کی حاجت نہی قال الناصب العنود
اللئیم اور اگر آش بقدر تین پاؤ کی پکاوین اور اوسمین ایک پاؤ دم مسفوح ملاوین یا گہوڑی یا گدہی کا پیشاب ڈالین
تو وہ نجس نہین آخ تہوع ہست ہر گندہ بری راگندہ خور اقول بفضل اللہ العلیم جہہ بچہ ای سونہہ مین گوہ
اس فضلہ خوار کا قول علی الاطلاق صحیح نہیں دیکہو راہ مسئلہ کی ہم تمکو دکہاتی ہین کہ بعض علماء امامیہ جو جواز کے
قایل ہین اوسوقت مین کہتی ہین کہ دم مسفوح غلیان کی سبب سے جاتا رہی جیسا کہ صاحب شرایع کتاب الاطعمة
والاشربہ مین لکہتی ہین ولو وقع قلیل من الدم کالاوقیة فما دون فی قدر وهی تغلی علی النار قیل حل مرقها
اذا ذهب الدم بالغلیان و من الاصحاب من منع الروایة وهو حسن اور آب تو ایسا علی العموم اس مسئلہ کے
نسبت طرف امامیہ کی تمکو فضلہ خوار کہنی کے وجہہ جز اسکی نہیں ہے کہ تم بموجب فتوی شافعی کے حلال خور ہو
کر سنی کو ظاہر سمجہہ سکہ کہاتی ہو ابی یوسف کے روایت نہیں دیکہتی کہ اوسنی کہا ہی اگر طباخ دیگ مین شراب غلیظ
کو چہوڑی بعد اسکی تین مرتبہ جوش کیجاوی تو شوربا اوس دیگ کا طاہر ہی اس جیسا اختلاف کہ ہماری مذہب مین
اس مسئلہ خاص مین ہی ویسا ہی تمہاری یہان بہی ہے پہر ہمپر اعتراض کرنا اپنی خفت مٹانا ہی اب دیکہو کہ مالک
کی نزدیک اگر پانی دیگ مین بہرا ہو اور اوسمین لتہائی حیض یا نفاس گر پڑین تو وہ پانی پاک ہے بشرط اسکی کہ تغیر
نہو پہر اس گر بقول تمہاری تین پاؤ پکاوین اور اوسمین جو ہے پانی کہ جسمین لتہائی حیض سے ملاوین تو فضلہ خواری
مالک کے مقتضی اس بات کی ہوگی کہ وہ آش نجس نہو سنیونکو کہانا اوسکا چاہئی امام مالک کی طرف سے امام رازی تفسیر
کبیر مین لکہتا ہی قال مالک اذا وقعت فیہ نجاسة و لم یتغیر بتلک النجاسة بقی طاهرا طہور سواء کان
قلیلا او کثیرا و هو مذهب اکثر الصحابة و التابعین اور بعض فتاوی اہل سنت مین ہے البعرة اذا وقع

۲۰۰

وقع فی اللبن فاستخرج من ساعتہ لا باس بہ لما فیہ من الضرورۃ لان فیہ عموم البلوی اور یہی اہل سنت کے
نزدیک اگر دیگ مین شوربا ملیدا رہو اور کتا اگر اوسمین گر پڑی تو امام مالک کے نزدیک وہ نجس نہین اسلئی کہ سگ
اوسکی زعم مین طاہر ہی جیسا کہ کتاب رحمۃ الامۃ وغیرہ سی ثابت ہو چکا سگ زندہ برادر شغال اسیکو کہتی ہین علاوہ اسکی کہنا ہون
کہ فاضل تمیمی مرزا محمد صاحب طاب اللہ ثراہ اسکی جواب مین فرماتی ہین کہ نزد حنفیہ اسماعیل بقرہ مشہور است اگر گا
گوسفند مذبوح باید مزوج شود و خوردن آن حلال است بعد تجربہ البشر طیکہ قدر متیقہ کمتر باشد و بنصف نرسد و این حکم
در حالت اختیار است و ہمچنین در کتب معتبرہ فقہ حنفیہ مانند شرح وقایہ وکافی و غیر آن مذکور در شرح وقایہ فرمودہ
و فی غنم مذبوح فیہا میتۃ ہی اقل تحری واکل فی الاختیار اما فی الاختیار لا یحل اکل المیتۃ
فی حال الاضطرار ہی اور بعد اسکی کافی کی عبارت سی یہی مرزا صاحب مغفور سند لاتی ہین بسبب خوف اطالت کے
اتنی ہی پر اکتفا کیا اگر تفصیل منظور ہو تو اوسمین ملاحظہ فرمائی باقی رہا بول خر وہ ہے سب کہ خرنا شخص نے بتقلید
شاہ صاحب کے لکھا ہی تو اسکی جواب مین اتنا ہی کافی ہے س خر عیسی اگر بمکہ رود + چون بیاید ہنوز خر باشد
اسلئی کہ بیچارہ غبی ایسی حالات خانگی سی بہی واقف نہین اور جناب شاہ صاحب کی تو عقل و فطانت سی بعید بلکہ
ابعد تہا کہ ایسی مسائل کی تشنیع طرف امامیہ کی فرماوین ہدایہ مین کہ فی زمانا درس تدریس اوسکا ہی ہے محمد
شیبانی سے منقول ہے قال بول الفرس و کل ما کول اللحم طاہر یعنی پیشاب گہوڑیکا اور سب جانوران ماکول اللحم
کا طاہر ہی اور کافی مین ہے ان محمدا افتی بان روث الدواب وخثی البقر وبعر الغنم والابل طاہر اسمین تعارض لازم
آگیا کہ اگر آشنا کی اوسمین بول و رجار پایوں کی سرگین چہوڑین تو کچہ باک نہین اب فرماتی کہ ہم آج تو
آپ پر کرین یا آپکے مقلدیوں پر جنہوں نے ایسی فتاوی دیی ہیں س جب کہ مالک کے ہوئی تم فضلہ خوار +
جیفہ خوار ہی سے عبث ہی ہمکو عار + حیف ہے کہ تم اپنی پیرونکی اقوال نہین دیکہتی عبث عبث کرتی ہے
راہ راست چہوڑ کی دم ہلاتی ہو نام علماء کا اپنی بدنام کرتی ہو گدہی کے پیشاب کو نجس جانتی ہو خرنا شخص کسیکو
کہتی ہین ایسی موقع مین استاد نے سچ کہا ہی س اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان + طوق زرین
ہمہ در گردن خر می بینم + قال الناصب الغوی اللئیم اور جو پانی کہ بعد رکی ہو اور اوسمین آب
استنجا اور خون حیض اور مذی اور بیٹ جانوروں کی بی شمار پڑی ہون اور گہل مل گئی ہون اور کتی نے
بہی اوسمین پیشاب کیا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بنا دین اور روزہ افطار کرین تو کچہ قباحت نہین

طرف کی تشنیع طرف امامیہ اثنا عشریہ کی تحریر فرمادین کسو طبیعہ باتفاق فریقین یہہ امر مقرر اور ثابت ہی کہ آب
کثیر بمجرد تغیر اوصاف کے نجس نہیں ہوتا اختلاف اگر ہی تو اسمین ہے کہ کثرت آب کے کسقدر پانی سے متحقق ہوتی ہے
امامیہ کہتی ہین کہ ہرگاہ پانی کر تک پہونچی تو وہ پانی کثیر کہلائیگا اور کر کی وزن امامیہ کی اعتقاد مین ایک ہزار
اور دو سو رطل عراقی ہے جیسا کہ شرایع مین ہے اور اہل سنت کی نزدیک جب پانی قلتین کو پہونچی تو وہ پانی
کثیر ہو جائیگا اور تحدید قلتین کے سنیونکی نزدیک چار مشک یا پانچ مشک علی اختلاف القولین ہی اور بعضی قلتین
کی تحدید اور طرح سی بیان فرماتی کہ وہ اپنی مقام پر ثابت ہی یہانسی واضح ہو گیا کہ سنیونکی نزدیک بہی اگر پانی قلتین
تک پہونچا ہو اور اوسمین خون حیض و نفاس وغیرہ پڑی ہوں تو روزہ دار اوس پانی سے افطار کر سکتی ہین یا شربت
وفالودہ بنا کی پی سکتی ہین اب بیان ہے شاہ صاحب کے فضیلت مین بٹہ لگ گیا اب بعد جواب کے تم اپنی چالا
قبیحہ کو دیکہو مالک کے نزدیک اگر پانی قلیل ہے ہو و متغیر بنجاست نہوا اور اوسمین خون حیض اور بیٹ جانورونکے
پڑی ہوں تو اوس پانی سے وضو کر سکتی ہین چنانچہ امام رازی کے عبارت سے انفا ثابت ہو چکا اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
فی لکہا ہی کہ مالک کے نزدیک معیار قلت اور کثرت کا تغیر اور عدم تغیر پر ہے جیسا کہ پیشتر معلوم ہو چکا لیس ای
تمنی فہرست شنایع سی کیوں خارج کیا شرح مسند شافعی مین آنکہہ کہول کے دیکہو ذهب طائفة الی ان القلیل
والکثیر سواء لاینجس الا بالتغیر وهو قول عن ابن عباس و حذیفة وابو هریرة والحسن البصری وابن
المسیب وعکرمة وابن لیلی وجابر بن زید والیه ذهب مالک والاوزاعی والثوری وداؤد اور بعضے
علماء اہل سنت نی جب ملاحظہ کیا کہ یہہ قول اکابر کا ہو رہا ہے تو اوسپر خود طعن کیا جیسا کہ فتح الباری مین باب
ما یقع النجاسات فی السمن والماء مین اسطرح پر مرقوم ہی تشنع ابو عبیدة فی کتاب الطهور علی من ذهب الی هذا بانه
یلزم منه ان من بال فی ابریق ولم یغیر للماء وصفا انه یجوز له التطهیر به وهو مستبشع اور سابق اسکے
یہہ بہی واضح ہوا کہ عہد کرامت عہد جناب سرور کائنات مین بموجب مذہب حنفی آب بیر بضاعہ سی لوگ
وضو کیا کرتی تہی اور اسی روایت کو محدثین اہل سنت مانند ترمذی وغیرہ کی نقل کرتے ہین چنانچہ سابق مین
شرح مسند شافعی سے کہ تصنیف صاحب جامع الاصول کے ہی ثابت ہو چکا ہی اور بیر بضاعہ مدینہ منورہ مین ایک
چاہ تہا کہ اوسمین لتہای حیض وغیرہ چہوڑی جاتی تہے حقیقت تو یہہ ہے کہ یہہ روایتین اہلسنت کی لائق مضحکہ
نسوان اور العوبہ الصبیان ہین قال الناصب الغوی اللئیم چلپی نے تذکرہ مین لکہا ہی کہ جس
[illegible] کا خمر پانی [illegible] سے [illegible] پاک [illegible] انتہی اقول الغضب الحقد العلیم کیا خوب [illegible] جال

۲۰۲

جاہل آپ کی یہہ علامہ نے کہی سبیل الفتوی نہیں لکہا ہی بلکہ تذکرہ میں علی سبیل التذکرہ لکہا ہی جیسا رجوع سی اوس کتاب
کی ظاہر ہوتا ہی اور جو شخص کہ علامہ کیطرف اسکی نسبت دیتا ہی وہ دلیل و برہان لاوی بغیر اسکی مسلم نہیں اور باوجود روایت
اسکی کہ ضعیف ہے پہر بہی طہارت پر دلالت نہیں کرتی اسلیئی کہ سوال راوی کا مخصوص وس آب چاہ سے
ہی کہ موش یا دواب اوسمین گر پڑین اور اوس پانی سے آرد کا خمیر بنا دین اور جواب مین اوس راوی کی جو قول ائمہ ارشاد
ہوا ہی مطابق اوسکی سوال کی ہے اسلیئی کہ اوس جواب کے بنا استنباط پر ہی کہ آب چاہ بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں
ہوتا اور بہت سی علماء اہل سنت بہی اسکی قائل ہین دیکہی قاضی خان کی فتاوی کو کہ ہذا عبارتہ اما الاحواض فقال
مالک رحمہ اللہ البیر بمنزلۃ النہر الجاری لا یفسد ماؤہ بوقوع النجاسۃ فیہ ما لم یتغیر طعمہ او لونہ او ریحہ انتہی
پس معلوم ہوا کہ اون جب تک پانی سی واقع ہو وہ پانی طاہر ہے صاحب شرایع الاسلام فرماتی ہین و لو عجن بماء النجس
عجینا لم یطہر بالنار اذا خبز علی الاشہر اور مسالک مین لفظ علی الاشہر پر یون مرقوم ہے و ہذا ہو الاشہر بل المذہب
وانما خالف فی ذلک الشیخ فی النہایۃ فی باب الطہارۃ فحکم بطہرہ بالخبز ورجع عنہ فی الاطعمۃ والاشربۃ منہا
فحکم بعدم طہرہ و مستندہ علی الطہارۃ روایۃ مع ضعف سندہا لا دلالۃ فیہا علی ذلک والقول بالطہارۃ نادر فقط
لہذا اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ قائل اس قول کا سوای شیخ طوسی کی کوئی نہ تہا اول زمانہ مین طہارت
کی قائل تہی بعد اسکی پہر نجاست کی قائل ہوئی خلاصہ یہہ ہی کہ قول نجاست مشہور و معتمد ہی اور طہارت کا قول
اوس مذہب مین شاذ و نادر ہی علاوہ یہہ کہ آپکو اس مقدمہ مین ہم پر اعتراض کرنا فضول ہے اسلیئی کہ اسطرح کی حیلے
تمہاری مذہب مین موجود ہین چنانچہ فصل نجاسات مین قاضی خان لکہتی ہین کہ اگر تنور نجس سے تر ہو اور روٹی
تر ہونیکی اوسمین روٹی پکا دین مگر شرط یہہ ہے کہ روٹی گیہون یا جو کی ہو تو کچہہ باک نہیں کما قال وان الصقت الخبز
التنور حال قیام البلۃ بالخبز تنجس وقیل ان کان الخبز خبز حنطۃ او شعیر لا یتنجس الخ یہہ عبارت صریح ہی کہ
بعضے سنی قائل ہین کہ جو کی روٹی تنور نجس مین درحالیکہ تنور تر ہو پکی تو اوسکا کہانا کچہہ قباحت نہیں عبث ہم پر
اعتراض کرنا خالی عناد سی نہیں اور عجیب تمہاری مذہب مین جو بضاعۃ میں کہ بلا شبہہ اوسکا پانی نجس ہے وضو
اور طہارت جائز ہی تو خمیر بہی اوس پانی سی بطریق اولی جائز ہوگا اور کیا آپ شیخ عبد الحق دہلوی کی عبارت
شرح مشکوۃ مین جسکا حاصل یہہ ہی بہول گئی کہ مذہب ظواہر کا یہہ ہی کہ پانی نجس نہیں ہوتا کسی چیز سے
اور کسی حال سے خواہ رواں ہو یا ایستادہ قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو رنگ و بو اوسکا یا نہیں کما مر غیر مرہ
اس بنا پر لازم آتا ہی کہ اگر پانی متغیر بنجاست سے کہ بلا شبہہ نجس ہے اگر کوئی خمیر بنا دی تو وہ روٹی نجس

نہیں اور طرفہ یہ ہے کہ فتاوای عالمگیریہ و قاضی خان میں ہے کہ اگر چوہے کی مینگنی گندم میں ملا کر
آٹا بنا دیں اور طعم اوسکا متغیر نہو تو کچھ اندیشہ نہیں اور ابو لیث فی فتوی اسکا یہ ہے

فارۃ بعر الفارۃ وقعت فی وقر الحنطۃ فطحنت البعرۃ فیہا او
وقعت فی دہن لم یفسد الدقیق ما لم یتغیر
طعمہا قال الفقیہ ابی اللیث وبہ ناخذ

انتہی اب تشنیع کرنا شیعیان اثنا عشریہ
پر ان مسائل مذکورہ میں محض بیجا ہے
سنی کو چاہئے کہ اپنے حالات
خانگی کو ملاحظہ کرے
کہ کسقدر مسائل پوچ
و لچر انکے عالموں نے
کتابوں میں لکھے
ہیں اور اوسپر تشنیع
بھی ہماری کرتے ہیں
فی ہذا الباب
لی
آخر ما حصل
فی ہذا المقام
بتفضل العزیز
العلام

تمت روز جمعہ ۱۷ ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۰۱ ہجریہ نبویہ ۳

شام غریبان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت او خیال قاصد دل
مضامین لیے ہین فکرِ رسا سے
مہ و خورشید و سایہ کو فلک زار
بلند و پست سب اوسنے بنایا
کیا پیدا نشانِ بے نشان کا
کسی کو عشق کی لذت عطا کی
کہیں ای سیکڑون جلوے دکھا کی
تماشا دوستِ یارِ خو نما ہے
کہین ہے ہمتِ اخوانِ یوسف
کہین ہے التماسِ شوقِ دیدار
سنبھل اے مست خوشِ پیمانہ شوق

اگر آپہونچا وہم تکلیفِ مشکل
زبان جنبش مین ہے حمد خدا سے
سکھایا ہی قدم اندازِ رفتار
عدم سے عالمِ ہستی مین لایا
دکھایا رنگِ نیرنگِ جہان کا
مزا دیتی رہی اندوہ و ہنا کی
مٹائین صورتین کیا کیا بنا کے
تصور جن کے پہرتا جا بجا ہے
کہین ہے عصمتِ دامانِ یوسف
کہین ہے مجرمِ اسرار انکار
خراب بادہ خمخانہ شوق

طبیعت پھر مری کچھ نازپر ہے
بنایا جسنے کن سے دو جہان کو
طلسمی کارخانہ اک بنا کے
جہان مین اہلِ بینش کی عجب گو
دیا سامان شاہانہ گدا کو
دکھائی جلوہ ہای حسنِ خوبان
نہ غافل ہے نہ ہے فرزانہ باقی
کہین شوکت ہے شانِ انبیا کی
شرارِ شعلہ افزا ہے کہین وہ
کہین طالب کہین مطلوب ہے وہ
زیادہ تر نہی رخصت قلم کو

کوئی مطلب مگر آغاز سے ہے
کیا پیدا زمین و آسمان کو
قطرے سے چہپا صورت دکھا کے
وصال و ہجر بخشا روز و شب کو
بنایا خاکِ ویرانہ کسی کو
بنایا صورتِ آئینہ حیران
فقط عالم مین ہے افسانہ باقی
کہین عظمت ہے ذکرِ اولیا کی
ادیبِ ہوشِ موسی ہے کہین وہ
غرض ہر رنگ مین کچھ خوب ہے وہ
ہے وحدت کی بدلی کھینچ دم کو

الهی دی کوئی دل سر بسر جوش
برنگ زخم خندان ستم فراموش

ہمیشہ سایۂ خنجر مین تڑپے
اگر محشر بهی ہو محشر مین [illegible]

وہ دل ہو جو ستم کو ناز سمجهے
وہ دل ہو سوز کو جو ساز سمجهے

سدا ناکامیون سی کام رکهے
جو نکلی کام کوئی نام رکهے

ہمیشہ رسوائی حال زبون ہو
بہائی اشک تدبیر جنون ہو

بنی موج ہوای پا یمالے
سنی زنجیر کی ہرزہ خیالی

جنون انگیز وہ سامان دکھائے
خیال ہلاک مجنون مین نہ آئے

نہو پامال غم کی بیر کشتی سے
اوٹھائی ناز دشمن بهی خوشی سے

رہی ونرات خود دیوانہ اپنا
برنگ شعلہ ہو پروانہ اپنا

نہ ہم آغوش ہو جانان سی اپنے
پشیمان ہو رہی ارمان سی اپنے

برہی گرد بدگمانی چشم تر کے
قسم کہائی سر داغ جگر کی

سنائی شادیان رنج و محن سے
اوٹھائی عیش لخت داغ [illegible]

نہو کام مذاق تلخ کامی
رہی ہر مدعا مین ناتمامی

حباب آسا طلسم یک نظر ہو
کرا پنی جنبش دامان سی [illegible]

دکھائی اضطراب وقت مشکل
رہی سینہ سدا آغوش بسمل

ترقی خواہ تکلیف جفا ہو
بلا گردان سامان قضا ہو

نہین بس آشنا سپر بهی خاطر
لب مضمون سی ہی کچهہ آو ظاہر

اجل ہو مہربان دشمن کو بدلی
کفن مجکو ملے دامن کی بدلی

برنگ شمع کشتہ بعد مردن
بنی فانوس تن آغوش مدفن

لحد سی اوٹھکی بهی مضطر بنون مین
غبار عرصۂ محشر بنون مین

نہ آنکھون مین نشان خواب دیکھون
اگر دیکھون کبهی تو آپ دیکھون

رہی سر پر ہجوم مہ جبینان
نہو ہر دم تقاضائی حسینان

نہو تسکین کی بری ہمراز مجهے
رہین راضی نیاز و ناز مجهے

رگ سودا جنون مین خون کو ترسے
سنی طعنے زبان نیشتر سے

گرین لخت جگر آنکھون سی باہر
برنگ اشک بلبل پهول ہو کر

نہ چھوٹی مجهسی تا انجام ہستی
بشکل آئینہ صورت پرستی

نہ دیکھون شکل ارباب ریا کے
حریص خرقہ مشتاق عبا کے

عمامہ قہر ہو جبہ بلا ہو
ورازی ریش کی عرض [illegible]

رہون زندہ تمنای قضا سے
امید یاس ہو حرف دعا سے

نہی پیدا کرون ابرو کی صورت
پریشان دل رہون گیسو کی صورت

رہی مثل گریبان چاک دامن
پہرون تا عمر ہستی پاک دامن

کرے دامان صحرا سر پرستی
دکھائی مستیان ویرانہ [illegible]

قیامت لائی سر پر داغ سودا
بنی خورشید محشر داغ سودا

مرون تیور اگر بدلین الم کی
رکی سینی مین دم زنجیر غم کی

شفای دل ہو بیتابی کا آزار
شکیبائی رہی صورت سی بیزار

اجل سامان شادی کا سبب ہو
حصف ماتم صف بزم طرب ہو

پشیمان چارہ گر بالین سی اوٹھی
مسیحا چشم تر بالین سے اوٹھی

نکلجائین سب ارمان محو ہو کی
اجل آئی مری معشوق بن کے

رہین نا آشنا لب مدعا سے
زبان ہو گنگ حرف التجا سے

بنون اپنی شکست دل کی آواز
رہی چهیڑی میر اختر گ ناز

بہر مین رہتی یہ جنس بی سری کی
اوٹھاؤن ناز قحط مشتری کے

یہانتک کاہش تن مہربان ہو
کہ میری یاد بهی خواب گمان ہو

[illegible] پنہانی جیب دکھاؤن
تصور کی تصور مین نہ آؤن

چهپون جس وقت مثل نکہت گل
بنی مدفن زیارت گاہ بلبل

[illegible]
[illegible]

[illegible]
نہ لون احسان سودای [illegible]

کبھی کر شوقِ عرضِ التجا مین
زبان ہو مائلِ ذکرِ پیمبر
ادہر آو خیالِ پاک دامان
ادب نی اور ہی جلوہ دکھایا
مبارک باد و نعتِ مصطفےٰ ہے
زمین و آسمان زیرِ قدم ہے
ہوئی کاغذ سے جب اعجاز خواہی
لکھون کیا فرقِ ذاتِ کبریا لے
نی بخشش اگر ایما فقط ہو
فدا ایسے مسبب بے سبب کے
بہت کچھ ہو چکی غفلت پناہ ہے
سوادِ مردمِ چشم بتان ہون
ہوس ہے روضۂ انور کو دیکھون
بناؤن توتیائی چشم بیخواب
پہونچ ساقی کہ وقت نوش آیا
سبو ساغر اور تھا بہر تلافے
کہ اکدن التفاتاتِ جہان سے
عدم کی راہ لی رنج و تعب نی
بشکلِ روحِ ادریس و مسیحا
کبھی جبریل کا ہم آشیان تھا
کبھی تھا عالمِ حیرت مین خاموش
جگہ دی مسندِ عزت اثر پر

کرو دی طولِ زلفِ مدعا مین
زبان نعتِ سلطانِ امم ہے

نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

چراغِ ہوش کو خاموش پایا
خدا را زیرِ مضمون روشن
زبان پر نغمۂ صل علیٰ ہے
سکھایا جسنے ہمکو دین اسلام
شبِ معراج سیر نہ قدم ہے
یہانتک فرد یکتائی مین پایا
ملیون نی دی نبوت کی گواہی
احد نی میم احمد کو ازل مین
نہین گنجائشِ حرفِ جدائی
نہ کم ہو گی طفیلِ شوق بیجد
بلاغت نامۂ عصیان غلط ہو
فقیر ہین و یا شاہونکو انجام
تصدق عالمِ اُمّی لقب کے
خدارا ای شہنشاہِ دل افروز
بہت دیکھا عتابِ کم نگاہ ہے
یہانتک جوشِ محرومی عیان ہے
سویدای دلِ ہندوستان ہون
عروس یاس ہم آغوشِ دل ہے
جبین آستان پر سر کو دیکھون
طوافِ مرقدِ شاہ نجف ہو
غبارِ آستانِ پاک اصحاب
حضور صا جانثاران پیمبر

سبب تالیف کتاب ہو

زبانِ شکوہ و ہوئی آصبا نے
سنبھالون خاطرِ پر جوش کو مین
ملی فرصت جفائی آسمان سے
تسلی کا ہوا جب مرثیہ جگر پیر
مبارک باد دی عیش و طرب نے
دل آسودہ مثلِ اہلِ ادراک
تماشا ہے ہوا نور قدم کا
ہوئی پیدا اثرِ حسن نگھون کے
کبھی عنقا ہی دشتِ لامکان تھا
کبھی رو حانیون سے ساز کرتا
بشکلِ طوطیِ دستان فراموش
ورِ معنی پر آیا جب بہ تکریم
قدم چومی ہوا قربان سر پیر
پسِ عرضِ نیاز و دستانہ

سر خامہ نی تسلیم خم ہے
دہن ہے حلقۂ گرداب کوشش
تکلف ہو چکا تحریفِ احسان
کہ پہیلائی ہوئی ہین حرف و آن
سنائی امر یعنی حق کے پیغام
کہ سایہ بہی نہ پابوسی کو آیا
عنایت کی جگہہ دل کی بغل مین
تیار کبر یا نازِ محمد
پڑہا ہر علم بے تفہیم و افہام
ادہر بہی یک نگاہ معصیت سوز
کہ مجھی بدگمان سیر الگمان ہے
مری امید مجھسے منفعل ہے
غمِ ناکامیِ دل برطرف ہو
ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر
تری غفلت سے مجھکو ہوش آیا
کرون گویا لبِ خاموش کو مین
ہوا ہر اشک صدقی چشم تر پیر
ہوا مصروف سیرِ عالمِ پاک
کھلے دروازے قصرِ نیکگون کے
کبھی قسمت پر اپنی ناز کرتا
ادب سے کی سخن نی عرضِ تسلیم
لگا کہنے کہ ای مفخرِ زمانہ

کہا دل نے مری تقصیر کیا ہے
جو کچھ ہے ہو گیا تاخیر کیا ہے
کہا جو اہل فن گذرا جہان میں
کہا سا کر ان اپنا جہان میں

لکھا ہر ایک نے مدح و فسانہ
بنایا مجکو ممتاز زمانہ
مگر قربان اس بجلی زبان کے
کہ تم قارون بنی نقد بیان کے

لگا کر قفل خاموشی دہن میں
چھپایا جیتے جی مجکو کفن میں
کہا دل نے سخن سچ ہے یہ بات
مگر میں کیا کروں ہیہات ہیہات

زمانے میں قحط قدر دان ہے
کہ مجکو بات بھی کرنا گران ہے
طبیعت ہٹ گئی شعر و سخن سے
تنفر ہو گیا اظہار فن سے

بنا کر حسن مطلب اپنی آن کو
کروں آلودہ کیا اپنی زبان کو
ملیگا جب کوئی ممدوح ویسا
سخن بھی دونگا داد نظم ویسا

سخن نے سنکے دل سے یہ فسانہ
کہا اب بھی نہیں خالی زمانہ
ہزاروں اہل فن کی قدر دان ہے
خریدار گہر ہای بیان ہے

خصوصًا صاحب اقبال جاوید
دو عالم میں یگانہ مثل خورشید
رہی دل جانب توشیخ شیدا
اشاروں میں بھی شکل الہام پیدا

معزز محترم ہندوستان میں
حریف ہمت حاتم جہان میں
مئی خمخانہ وحدت سے مدہوش
دل پر معرفت پیمانہ جوش

علو مرتبہ پیدا جبین سے
لیاقت جلوہ گر عقل متین سے
یہ عالم ہے کف گوہر فشان کا
ہوا فرش زمین صحن آسمان کا

خم تیغ دو دم گر خون فشان ہے
شفق گون جس سے کوہ و مکان ہو
خراماں ہو خضر آسا جدھر سے
ارم آئی قدم لینے کو سر سے

نظر محو رضا ہے سینہ چاکان
صدف طینت لب شکل [illegible]
اثر ہمت میں ابر در فشان کا
حقیقت میں چمن ہرا جہان کا

بہار خلق بس نکہت فشان ہے
دماغ اہل عالم عطر دان ہے
ارادوں میں اثر جوش بہار کا
مرا سا حوصلہ طبع جوان کا

ازل ہی صبح روز افزونی جاہ
قیامت زلف شام بخت بدخواہ
ہنر کی لیبہ زن حسن جبین میں
اجازت فخر کی روح الامین میں

لگی پھرتا ہے در پر چرخ اخضر
ہمیشہ کاسہ خورشید الٹ کر
شرف دوہی نام سے اسکی زبان کو
دکھا اعجاز فن اہل جہان کو

مری شہرت ہوا اطراف جہان میں
مری عزت ہوا ارباب بیان میں
یہ مژدہ سنکے دلکو جوش آیا
طبیعت میں مزا کچھ اور پایا

ہوای نظم خاطر میں سمائی
جگر سے آہ موزون لب تک آئی
پڑا اندیشہ بہر سیر افلاک
کیا مضمون نے استقبال [illegible]

زبان کرنی لگی گوہر فشانی
قلم لکھنے لگا راز نہانی
کھلی غنچے گلستان سخن کے
لیے سنبل نے بو سے یاسمن کے

داستان بیچ بیان خوبی و ترغیب محبت کی اور رجوع کرنا طرف آغاز حال عشق کے

سنبھل ای ساقی میخانہ راز
کہ پھر بھی رغبت تکلیف عانہ
ہر اک دم ہو رہی نشتر دل
خراش نالۂ استاد کامل

لحاظ تو یہ واعظ اوٹھا دے
کہ ہو جاتی دونوں عالم سی ملاکے
کہاں تک اضطراب جوش مستی
کہاں تک فرصت کوتاہ ہستی

لب ساغر ملا دے میری لب سے
سمجھ لوں آج میں خیر العبث کے
میسر پھر کہاں یہ ساز و سامان
زمان عیش ہے دم بھر کا مہمان

کہیں عشرت کہیں ماتم سرا ہے
دو رنگی آسمان دکھلا رہا ہے
کہیں ہے صبح عید زندگانی
کہیں ہے شام مرگ ناگہانی

کہیں ہے نغمہ یاران محفل
کہیں ہے شکوہ بے رحمی دل
کہیں ہے جلوہ لیلائے خوبان
کہیں ہے شکوہ [illegible]

زبانی ...
نہیں ٹھہری اسیر طوق گردن

فریب افزائے نیرنگ زمانہ
طلسمی ہے جہاں کا کارخانہ

ثبات بے ثباتی لوازمات میں ہے
فریب مدعا ہر بات میں ہے

خوشی سے غم کی ہے تاثیر پہلی
یہاں ہے خواب سے تعبیر پہلی

ازل سے زال دنیا ہے ستمگار
ہے پہلو میں ہے پہلو سے اغیار

ہزاروں زہر کھائے ہیں اسی پر
نہیں ہے بند یہ قحبہ کسے پر

یہاں ذلت وہاں تکلیف آرام
برا آغاز ہے بدتر ہے انجام

تیغ محبت رکھہ گلو کو
حیات بے اجل دے آرزو کو

محبت سے ہی روز عیش پرجوش
محبت سے شب غم ہے سیہ پوش

محبت سے دل لالہ لہو ہے
محبت سے پریشاں موج بو ہے

محبت ہو جو گرم جلوہ سازی
ہے پروانہ داغ شعلہ بازی

محبت سے جگر سوزی مزا دے
محبت لذت راحت بھلا دے

محبت سے ہی لبریز فغاں نے
محبت سے نہیں خالی کوئی شے

محبت ہے عجب دریائے پرجوش
کہ ہر قطرہ ہے طوفانسی ہم آغوش

دم تیغ اجل ہے ساحل اسکا
فنا ہے سہل کار مشکل اسکا

گواہ حال جوش عاشقانہ
سپرد خامہ ہوتا ہے فسانہ

کہاں تک دل میں انجم قدردانی
کروں بے پردہ راز خوش بیانی

ہر اک سجدہ ہو ہم فکر جواں کے
ہوا گویا ہے بر طبع رواں کے

نہیں راحت کہیں جوش بلا ہے
یہ سوچو دنیا عجب حیرت کی جا ہے

زمین و آسمان کی پست عالی
یہ سب ہیں تشکل تصویر خیالی

نہیں تلخیر احسان اجل میں
عروس مرگ ہے ہر دم بغل میں

تجھے حرص جہاں اے دل عبث ہے
غبار آسا پس محمل عبث ہے

نئے جادوگری ہے اسکی دم میں
کہ دانا دام میں آتا ہے دم میں

خرد نا آشنا فرزانہ اسکا
فسوں سے کم نہیں افسانہ اسکا

ہوائے عشق باقی میں فنا ہو
برنگ قطرہ دریا آشنا ہو

محبت میں نہو یابی اگر ہو
یہی وہ ماہ تاباں جلوہ گر ہو

محبت سے یہ الفاظ معانے
تھے جسیاں میں مثل یار جانے

محبت سے گل تر ہے جگر چاک
محبت سے دل بلبل ہے غمناک

محبت سے ہے روح و تن ہم آغوش
محبت سے گل آدم میں ہے جوش

محبت کیمیائے ہر جگر ہے
محبت جلوہ پرواز نظر ہے

محبت سے دلوں میں ساز دیکھا
محبت سے نیاز و ناز دیکھا

یہاں کا ذرہ ذرہ پربلا ہے
دو عالم ایک سراب کم نما ہے

بحسرت جان دینی زندگی ہے
قضا اسمیں ادائے بندگی ہے

نہیں تصنیف طبع نکتہ دانکا
بیاں ہے محرم صادق بیانکا

دکھاؤں حسن اعجاز بیانکے
زباں لوٹے لے حرف داستانکے

جلائے گرمی مضمون عدو کو
کرے بندش پشیمان عیب جو کو

حصول مدعائے دوستاں ہو
سخن آویزۂ گوش جہاں ہو

دو سرا ساقی غارتگر ہوش
زباں میں ہو موج آب آتش

پیا ہے میں نے خم پیمانۂ عشق
برنگ آرزو پروردۂ جوش

... اشوب جوانی
برنگ نکہت گل خانہ برباد

آغاز داستان

ہوا تھا آشنا عاشق فراموش
یہاں تک لائی گلگونہ کہیں سے

بیاں کرتا ہوں میں افسانۂ عشق
کہ تھا اک نوجوان مست مدہوش

دعا گو ہے بلا ہی نالہ ...
تجرد میں بشکل سرو آزاد

عیان رخسار سی جوش نہانی
زبان مثل زبان عاشق زار
سبد اندر نظر تھا حسن و فرات
قضا را ایکدن وہ ناشکیبا
تمنا خیز ہر جانب نظر کے
بصد امنگ و رغبت دور
کوئی بیباک ہی گرم اشا
کوئی خندان برنگ صبح نوروز
کہ تاک جوش مستی رنگ لایا
کھڑی ہی ناز سی کافر لب بام
وہ تان جو ہے تحیر آشنا ہے
بھرا سینی مین جوش نوجوانی
عیان ہر عضو سے شان قیامت
وہ کافر زلف یا دود جگر ہے
وہ پیشانی کہ جسکا بدر مشتاق
ہر اک ابرو ہی تیغ خوش نظارہ
خمار آلودہ کی انکھون سے پیدا
وہ مژگان وقت آرایش کرین [illegible]
یہی کہتا ہی ہر مشتاق مضطر
تبسم یکی بر لب سے ہویدا
صفت گردن کی افزون صبح صبا سی
عیان سینی سی اغاز جوانی
کسی صورت نہین آتی نظر ناف

خط نو سبز شرح نوجوانی
ہمیشہ قصہ خوان شکوہ یار
حسینون مین بسر کرتا تھا اوقات
چلا گھر سے پی سیر و تماشا
ہوئی راحت فزا حسرت جگر کی
نظر آنے لگے سامان کچھ اور
کوئی چالاک ہی محو نظارہ
کوئی برق ... جہان سوز
قضانی اور ہی سامان کیھایا
نگاہ رخنہ گر ہی مرگ پیغام
برنگ ہوش عاشق کھو لیا ہے
زبان مصروف لفظ لن ترانی
سراپا جان و ایمان قیامت
دل زاہد سی بھی تاریک تر ہے
درخشان کوکب اقبال عشاق
سراپا جوہر موج اشارہ
نظر سی کیف مستانہ ہویدا
دل آئینہ مین مانند جوہر
سوا نیزی پہ ہی خورشید محشر
تقاضا شوخی طبع جوانکا
وہی جانی لگا ہی جو گلی سے
نمو پستان کی غماز جوانی
مگر ہی حلقۂ میم کمر ناف

لبون سی شور بیتابی بہم تھا
ازل سی عشق ربط آب و گل مین
دی تسکین خاطر کو بکو مین
قریب شام سوی چوک آیا
جہان حسن شور انگیز دیکھا
کوئی کافر ادا ہی نغمہ پرداز
کوئی نازک ادا مسند نشین ہے
یہ عالم دیکھتا اپنی ہوا مین
بتا ہر حرم عصمت نام جسکا
زمانہ ہو رہا ہے محو دیدار
وہ کافر حسن پر اپنی ہی مغرور
قد موزون سراپا نور مین غرق
دم رفتار گرتا ہی قدم پر
غضب ہے جا کی پھر آنا ادھر کا
ہمیشہ دیکھکر شام و سحر کو
دم جنبش ادا اوس فتنہ گر کے
نگاہ مست پھرتی ہی جدھر کو
کنار بام وہ رخسار پر نور
دہن گرداب بہا ہی معانی
زنخدان جلوہ گر مانند گرداب
ہر اک شانہ برنگ دستہ گل
نزاکت سی عجب عالم کمر کا
نہ نقشہ لطف صحبت ذوق کا تھا

دہن پیمانہ فریاد و غم تھا
خلش سے گدگدی پہلو مین تھی
پھرا کرتا تھا شہر لکھنؤ مین
دل مضطر کو جو راحت نہ پایا
طلسمی ناز محشر خیز دیکھا
کوئی رشک پری ہی شعلہ آواز
کوئی آئینہ رو آئینہ بین ہے
پڑا کچھ دور راہ مدعا مین
ستم پیشہ عداوت کام جسکا
عیان ہین وعدہ فردا کی انداز
سراپا مثل برق شعلہ طور
برنگ مصرع برجستہ برق
بجا ہی سایہ رنگ رو ہی محشر
اثر ہی زلف مین دام نظر کا
کہی لی ساجدین شمس و قمر کو
مبارکباد ہی زخم جگر کو
غشی آتی ہی پابوس نظر کو
نظر آتی ہین جیسی شعلہ طور
زبان موج شراب لن ترانی
برنگ آب گوہر خشک و سیراب
زہی نگاہ صبح عید بلبل
جہان سکیو رگ تار نظر کا
کہ ثابت ہی عدم کا لطف پایا

بظاہر حقیقت خوبی مین ملی تھی
نمایان پا بچی سی ساق پُر نور

عیان رنگِ حنا ہی پشت پا سے
غرض اسطرح وہ خورشید سیما

تمنائی دلِ مضطر نکالی
کشیدِ شوق نی جادو گری کی

ملین باہم گلے دونون نگاہین
گئی سینی مین اوس شوریدہ سر کے

نیاز و ناز باہم گرم بازار
پہر آخر جذبۂ دل نی کمی کی

طبیعت کیطرحسی ہٹ گئی وہ
چھپائی شکل اپنی دل کی صورت

کیا دل کو ستم آباد محشر
حواس و ہوش و عقل و صبر و آرام

گیا رخصت ہجوم بیخودی سے
غبار آسا اوٹھا فرشِ زمین سے

یہ کس برق کا سامنا تھا
یہ کس بیرحم قاتل سی لڑی آنکھ

سکوتِ مدعا کیون مدعا تھا
ہوا یہ کیون غایب یہ بروسی

یہ داغ نامرادی دے گیا کون
اوسی دہن مین وہ پامال تمنا

بیان درد و محنت فراق کا اور تنگ آکر نکلنا جوان کا شہر مینو بہر لکھنؤ سی

ہجومِ کیفِ مستی ہوش بر سے
زبان ہی گفتگو سے پہر ہم آغوش

رہا مانندِ چشمِ نجم بیدار
بسر کی جل کی مثلِ شمع ماتم

نہ دل مین صبر وحشت آرمیدہ
پریشان خاطری پیدا نظر سے

امیدی یاس ہر مطلب سے بیدل
نہایت بیخودی نی جب ستایا

برنگِ نقشِ پا بیٹھا زمین پر
مُبرا ہو کے ہر شور و شر سے

کیا یون شکوۂ تکلیفِ آغاز
کہ ای محرومیِ تقدیر تا چند

رہون پابندِ بیخوابی کہانتک
کہان تک گلفشانی چشمِ تر سے

خیالِ عصمتِ فریاد کب تک
کہانتک پاسِ شرمِ پردہ داری

رکی کبتک رہین نالی دہن مین
خراشہای سرِ مژگان کہانتک

ہر اک کو طرب انگیز عشاق
دوبالا حسن ہی جوشِ صفا سی
جوان نی بھی نگاہِ شوق ڈالی
کھلین دربردہ عرضِ دل کی راہین
رہی کچھ دیر مثلِ نوخریدار
اداسی صورتِ ابرو کچھی وہ
ہجومِ شورِ بیتابی سے آکر
دعا دی جسگہڑی حالِ دوئی نی
مگر حیران کہ یہ سامان کیا تھا
لبون مین کس لیی قفل حیا تھا
متاعِ صبر و طاقت لی گیا کون
جب آدہی رات نی انجام پایا
پلا ساقی مے خونابۂ دل
قرار بیقراری جوش پر سے
گیا وقتِ سحر وہ لو گرفتار
وہ پہلو مین دلِ آفت رسیدہ
فغان بے اثر لب سی ہویدا
ہوائی جلوۂ جانانہ مین ششدر
خیالِ یار کو ٹھہرا کے ہمراز
اوٹھاؤن نازِ بیتابی کہانتک
لحاظِ شکوۂ بیداد کب تک
اوٹھین شعلی کہانتک داغِ تن سی

تہ فانوس جیسے شمع کا نور
ہر اک جانب ہی سرگرم تماشا
پہری چتون ادہر شکِ پری کی
خدنگِ نازنی لو سی جگر کی
ہوئی تاثیر پیدا برہمی سے
لڑا یہ خاک بر بسمل کی صورت
ہوئی سب نذر ایمائی دلآرام
اٹھا پہلوی کوسی نازنین سے
یہ سکتہ دیکھتی تھی ہر گہڑی آنکھ
گیا کسنی پشیمان آرزو سے
رہا سرگرمِ راہ جوشِ سودا
بلائی تازہ لے کر گہر مین آیا
کہ ہون حیرت فروشِ چشمِ بسمل
طبیعت مین ہی یون یاد فراموش
اوٹھا وہ وجگر کے طرح برہم
چکان ابرِ مصیبت چشمِ تر سے
اوسی کوچی مین مثلِ ہوش آیا
لڑائی چشمِ ہوس دیوار و در سے
گرو نمین جا کہای دلکو پیوند
کہانتک جاگہ امانی جگہ کے
کہانتک شرطِ ضبطِ دلفگار
غمِ بیرحمی جلنان کہانتک

یہاں ہر دم تقاضای تمنا — وہاں صبر آزمائی کار فرما
یہاں شورِ جنون تختۂ در آغوش — وہاں حکمِ عدو خاموش خاموش

یہاں شامِ مصیبت جلوہ افروز — وہاں سامانِ صبحِ روزِ نوروز
یہاں سو رنگ سے رنگت بدلنا — وہاں ہاتھوں نہیں مہندی ملنا

یہاں احسانِ مرگِ ناگہانی — وہاں کیفِ شبابِ کامرانی
یہاں ہنگامہ آرائی پہ نالہ — وہاں دورِ شرابِ سیر سالہ

یہاں مستی وہاں شوخی و شنگی — غرض ہر رنگ میں رنگِ دورنگی
اسی صورت سے گذری جب کئی سال — فلک نے اور پھینکا قرعۂ فال

غبارِ دشتِ رسوائی بنایا — برنگِ قیس سودائی بنایا
ہوئی بیگانگی اتنی سی پیدا — رمِ آہو ہوا سایہ سی پیدا

لگا فرق آنی وضعِ بی خلل میں — لگا رہنی مزاجِ راست بل میں
بڑھی ہر ہم مزاجی مثلِ سنبل — ہوا بے قید شکلِ نکہتِ گل

برنگِ شورِ رسوائی جہاں میں — لگا پھرنی ہر اک شہر و مکاں میں
کشاکش سے جنونِ تنگ آ کر — ہوا آمادۂ ترکِ [illegible]

یہ سوجھی عالمِ آوارگی میں — کہ ہو چندی بسر آوارگی میں
تمنای وفا عصمت سے معلوم — یہ ارمانِ خوبیٔ قسمت سے معدوم

یہاں رہ کر جلا اوس شعلہ رو سے — جلای کون دل داغِ عدو سے
غرض اک دن سرِ دیوانگی میں — بگڑ کر شیوۂ بیگانگی میں

چلا گہری برنگِ نبضِ مضطر — ہوا قربانِ خاکِ کوی دلبر
تڑپ سی کچھ دلِ پر جوش ٹھہرا — وہاں دم بھر برنگِ ہوش ٹھہرا

کہا ای کوچۂ دلدار قربان — تصدق ای غبارِ کوی جانان
عدو سمجھا ہی چرخِ پیر مجھکو — جدا کرتا ہی بے تقصیر مجھکو

نہیں مضمون فلک سمجھا رہا ہی — بلای جان فریبِ مدعا ہی
قدم جمتی نہیں مجبور ہوں میں — برنگِ دستِ شل معذور ہوں میں

جنون کا حکم ہی گھر سے نکلیے — گریبان گیر ہی وحشت کہ چلیے
ترقی پر ہی احسانِ غرابی — اشکوں سے ہی جوشِ اضطرابی

کہاں مہلت ہی تکلیف و روئیے — خبر کیا دون دلبر خوش رہیے
نہایت مختصر ہی طولِ فرصت — خدا حافظ بس اب تکلیفِ رخصت

یہ کہکر مثلِ عہدِ نوجوانی — ہر آرہ وہ سرو باغِ زندگانی
طپش دل میں برنگِ نبضِ مضطر — روان اشکِ ندامت ہر قدم پر

زبان دلداری ضبطِ سخن میں — فغان خوابیدہ آغوشِ دہن میں
تحیر ہمتِ دیوانگی پر — تاسف رخصتِ فرزانگی پر

اسی صورت خیالِ انجمن میں — رہا سرگشتہ اطرافِ جہاں میں
کبھی شہر اوسکی دم سی جنت آباد — کبھی صحرا ہجومِ آبادِ فرہاد

کبھی گردِ رمِ وحشی غزالان — کبھی ہم صحبتِ نازک نہالان
کبھی ریگِ بیابان غازۂ رو — سوادِ شہر گاہی شامِ گیسو

غرض کچھ پژمردہ مایوس امید — پھر اس مثلِ نگاہِ یار بی قید
قضا را حسبِ حکمِ بختِ ناکام — ہوا اک شہر میں داخل سرِ شام

عجب وہ شہر شہرِ دلبری تھا — طلسم آبادِ حسنِ کافری تھا
برنگِ خلد اک فردوسِ ثانی — نہ کہتا داغِ جورِ آسمانی

ہوا میں ہی دمِ عیسی کی تاثیر — نوا زن ہر طرف مرغانِ تصویر
ظہورِ شانِ قدرت سے برکانی — ملک کرتی زیارت آسمانی

جوان ہر سمت مثلِ ہوشِ دانا — نظر کرتا تھا قدرت کا تماشا
کہ آیا سامنی اک مرد درویش — برنگِ غنچۂ نو رستہ دل ریش

[illegible] بطرزِ صورت گدا کے — [illegible]
حقیقت سے آشنا و معرفت کار — مقامات و ولایت سے خبردار

کہا اوس نے کہ تو آیا کہان سے
کہا آیا ہون مین ہندوستان سے

کہا گہر کس دیارِ نامجو مین
کہا جنت نظیر لکہنو مین

کہا مقصود اس غربت سی کیا ہے
کہا ترک تمنا مدعا ہے

کہا کافر ہے یا پابند اسلام
کہا بے قید کو مذہب سی کیا کام

کہا کس شغل مین رہتا ہی سرشار
کہا نفی عدد و اثباتِ دلدار

کہا کچہہ تو مصیبت آشنا ہی
کہا دل مین غمِ الفت بہرا ہی

کہا پہر کس لئے محنت سفر کی
کہا ہون طالبِ گل عادت سفر کی

کہا جائیگا آخر اب کہان کو
کہا تقدیر لیجائی جہان کو

کہا کیا یار سے اپنی خفا ہے
کہا یہ وہم بیجا آپ کا ہے

یہ سنکر رحم آیا نوجوان پر
لی آیا پہر ساتہ اپنی مکان پر

رہا مصروفِ خاطر روز و شب وہ
کئی راحت سی دل افروز شب وہ

اسے کو بعد مشق درد و اشغال
ہوا پابوس مہمان وہ کہن سال

ہوئی آغاز کی مہمان نوازی
وہی دی دادِ لطفِ سرفرازی

کہا کچہہ دن یہین آرام کر تو
ٹہہر چندی بسر ایام کر تو

نہین حکمت سی خالی نکتہ رازی
کچہہ اس مین مصلحت ہی مصلحت سازی

یہ سنکر مثلِ زلف خانہ بردوش
رہا وہ نوجوانِ خود فراموش

کشش درویشِ کامل مین جو پائی
طبیعت اسکی سوی فقر آئی

کیا قطع تعلق ان وان سے
ہوا برخاستہ خاطر جہان سی

ہوس پیدا ہوئی طاعت کی دن رات
زبان بہی لگی صرف مناجات

رہا بیشتر خلوت مین رہتا
مراقب کثرت و وحدت مین رہتا

قضا را بعد چندی شیخ فانی
ہوا داغ وفای زندگانی

جوانی پر کچہہ آیا عہد پیری
ہوئی پیدا ہوای دستگیری

لگا ہوی تن کرنے گرانی
پیری تکلیف زورِ ناتوانی

ہوا عمرِ فنا کا مختصر طول
سدہارا سوی جنت مرد مقبول

رہا وہ بوریای فقر خالی
ہوئی تجویز اعیان و اہالی

پری جاروب کش شام و سحر یہ
کری اوقات طاعت مین بسر یہ

داستان جانا جوانکا طرف باغ سلطانی کی اور عاشق ہونا دختر پیکر بادشاہ کا

ادہر ایام کوئی انداز ساقی
ادہر ہی اک نگاہِ ناز ساقی

جمالِ دختر رز روبرو ہے
نظر محشر فروش ارزد ہے

بہ رنگِ رنگ سبزہ رنگِ زمانہ
بدلتا ہی نئی صورت فسانہ

کہا اکدن وہ جوانِ پیکرِ غم
اوٹہا گہر سے بہ رنگِ شور ماتم

ہوا سا مثلِ نسیم صبحگاہی
سوی بستان سرای بادشاہی

جو شاید کچہہ تسلی ہو جگر کو
قرار آئی دلِ وحشت اثر کو

ہوا کہتا تماشای باغ جہان کے
ہوا خدمت مین حاضر باغبان کے

کہا اے نونہالِ دلربائے
چمن پیرای باغ آشنائے

یہان مین بلبل بی آشیان ہون
ابہی نادیدہ لطفِ بوستان ہون

تمنا ہی کہ روی گل کو دیکہون
ہوس ہی اک نظر سنبل کو دیکہون

لگاؤن سرو کو دم بہر گلے مین
نکالون یاسمین سی حوصلی مین

جو نرگس نگاہِ شوق ڈالون
گلِ لالہ کو چہاتی سی لگالون

زبان برگ سوسن لون دہن مین
لبِ رنگینِ گل چوسون چمن مین

ہوا گلدر روای شوخی طبع رسا سی
کرون اٹکہیلیان باد صبا سے

مزاجِ گل جو پاؤن رمزوان مین
عنادل سی کرون بحثِ فغان مین

اڑاؤن گرمی فریاد کہا کہا
جلاؤن خاطرِ صیاد کہا کہا

جماؤن رنگ اپنی سخن کا
کہ ہو دم بند مرغانِ چمن کا

ہوئی جب باغ کی ہر تک رسائی
گلون کی عارضِ رنگین جو بہائی
بھرا ہوا دامانِ گل پاکیزگی سے
جلا یا گرمیِ گلہای تر نے
کبھی مستانہ دل مین جوش آتا
کبھی مثلِ صبا پھرتا چمن مین
غرض جو چمن تھا مثلِ بلبل
بلا بالا قیامت چال اوسکی
ہوئی نوجوان وہ ماہ پارہ
ہوا عالم دگرگون ماہ وش کا
ہوئی قفلِ دہن مہرِ خموشی
جوانی راہی ہوا جب دم حسن سے
اوڑین ضعف کی رسمین فنا کے
نہ ابرو مین وہ سامانِ اشارہ
نہ وہ عشوہ نہ وہ غمزہ ہر یکا
ہجومِ جوشِ غم سے جی بھر آیا
افاقہ جب ہوا وہ رشکِ تصویر
چھپایا رازِ دل ہر فتنہ جو سی
سحر سے شام تک وہ سرو آزاد
اکیلی گوشۂ خلوت مین آتی
برنگِ شمعِ بزم جانگداز سے
کبھی کہتی کہ ای دلدار جانی
کبھو کرتی بیان سوز دروں کا

قدم رکھتے ہوائی جنت آئی
پکارا دل کہ ٹھہرو ہم بھی آئی
دلِ غنچہ لہو دوشیزگی سے
ٹپک دی شعلۂ داغِ جگر نے
کبھی مانندِ سبزہ لوٹ جاتا
کبھی بو ہو کے چھپتا یاسمن مین
کہ قسمت نے کھلایا اور ہی گل
جفا اک عادتِ پامال اوسکی
ہوئی منت کشِ لطفِ نظارہ
لیا احسان آہِ نیم کش کا
حیا کرنے لگے نشتر فروشی
ہوا غم آشنا رشکِ سمن سے
خبر دی غش نے تکلیفِ قضا کی
نہ آنکھون مین وہ آشوبِ نظارہ
نہ وہ عالم مزاجِ دلبری کا
زمین سی اوسکو مثلِ ناز اوٹھایا
چلی کہتی کہ ہی ہی وائی تقدیر
رکھا محروم لب کو گفتگو سے
بسر کرتی تھی یون ہی ناشاد ناشاد
وہ کثرت چھوڑ کر وحدت مین اسکے
لیا کرتی سحر تک عشقبازی سے
عروجِ نشۂ جوشِ جوانی سے
کبھو شکوہ دلِ پر خون کا

نظر جس نخل پر پہونچی نہ سرکے
ثمر کو سجدے مین افتادگی تھی
نظر آیا عجب سامانِ گلشن
کبھی بیرحمی دل یاد کرتا
کبھی کرتا طوافِ عارضِ گل
کبھی نرگس سی آنکھین چار کرتا
رئیسِ شہر کی دختر قمر زا
طبیعت مین مزا عاشق کشی کا
دلِ مشتاق مین اک جوش آیا
اوٹھایا سر فغانِ بی صدا نے
جگہ کرنے لگی کاوش جگر مین
اوٹھی یہ مثلِ موجِ شعلۂ بیتاب
زمین پر وہ بتِ پیچیدہ گیسو
نہ وہ لب آشنا حرفِ سخن سے
گوئی رشکِ چمن تھی اوسکی ہمراز
لیا آغوش مین دلبر کی صورت
اوسی کیفیتِ جوشِ بلا مین
بظاہر غنچہ زن دلشادِ عشرت
جب آئی رات یعنی پردۂ راز
خیالی کھینچی شکلِ جوان کو
کبھی حالِ دلِ پرداغ کہتے
نہ کیونکر دل مین [illegible]
کہ فرقت [illegible] ہون

نہ پائی شوق فرصت [illegible]
در خطون مین سلیمانِ زلف کی تھی
ہوئی مدہوش خو و قربانِ گلشن
کبھی بیساختہ فریاد کرتا
کبھی سنتا فغانِ دردِ بلبل
کبھی سوسن سی شوقِ اظہار کرتا
کسی عرفی سی تھی ہمگام [illegible]
ترحّمِ خاص موجب ناخوشی کا
محبت نے جگر کو گدگدایا
زبان جو تھی سکوت [illegible]
لگی پڑھنی تراوش چشمِ تر مین
گرے مانندِ اشکِ چشمِ پرآب
سراپا صورتِ تصویرِ جادو
نہ وہ حرفِ سخن پیدا [illegible]
بشکلِ رسم و تن ہر وقت [illegible]
سنبھالا خاطرِ مضطر کبھو [illegible]
ہوئی وہ نجم غرا و دلفرا [illegible]
جگر مین حسرتِ فریاد رہتی
نقابِ چہرہ بارانِ و مسافر
صنمخانہ بنا تھی اوس مکا [illegible]
کبھی افسانہای باغ کہتی
تصدق اوس لعلِ سخن [illegible]
[illegible] خندۂ زخمِ نہان [illegible]

سدا آنچل ہی سینہ پر دو دو دل کا
ہمیشہ تیرہ بختی اوج پر ہے
وہ ہون بیدار مثلِ چشمِ کوکب
یہان تک ناتوانی زور پر ہے
خموشی سی ہمیشہ گفتگو ہے
شبِ غم جس گھڑی روپوش ہوتے
بہ رنگِ غنچہ طی عیش و آرام
پلا ساقی مَیِ پرجوش مجکو
کہ جس سی پردہ اوٹھ جای حیا کا
اسیری مین رہون دلگیر کچھ دن
کہ مدت تک جتِ لذت فراموش
ہوا آخر یہ عشقِ فتنہ سامان
وہ رخ یعنی بہارِ نوجوانی
نہ وہ ایمان رہا سیرِ چمن کا
انہون نی جو دیکھا غم سی پامال
ہجومِ ضبط دامنگیر کیون ہے
یہ کاہش ہی دلِ غمناک مین کیون
جگر کو آہ کی رخصت کہان تھی
خدا کے واسطے دل کو سنبھالو
یہ سنکر محرمان باوفا سے
اکیلے گوشۂ خلوت مین آکے
ہوا گرم سفر شعلہ جگر سے

ہرا چہرہ سے چہرۂ منفعل کا
فلک کا ہی کوہی دو جگر ہے
مری ہر آنکھ ہی پیمانۂ شب
کہ بار آسمان تارِ نظر ہے
نفس ہر دم ہی تار رفو ہے
بہ رنگِ شمع یہ خاموش ہوتے

یہ آنکھین یا بہارِ بوستان ہین
بھرا ہر آنکھ مین جوشِ بکا ہے
نور افرقت مین جو کچھ ہی آنکھین
جگر سے لب تک آنا آہِ غم کا
غرض تا صبح وہ مہرِ دل افروز
بساطِ خواب سے غمناک اوٹھتی

داستان ہر بلا ہونا رازِ عشق کا اور جانا خضر کا قید خانے مین ناگہ

بنون آئینہ عشقِ خودنما کا
سنو نہین نالۂ زنجیر کچھ دن
رہی مثلِ زبانِ شمع خاموش
بہ رنگِ بوی گل چھپ کر نہان
ہوا ہم جلوۂ برگِ خزانی
نہ وہ عالم بہارِ یاسمن کا
کہا قربان صدقی گئیا تھی حال
خموشی صورتِ تصویر کیون ہے
ملاتی ہو جوانی خاک مین کیون
نظر میں صحبتِ حسرت کہان تھی
خیالِ این و آن پر خاک ڈالو
جھکا یا سر کو احسانِ حیا سے
گری فرشِ زمین پر جوش کھا کے
اوٹھا طوفان گریۂ چشمِ تر سے

اوٹھاؤن نازِ رسوائی جہان مین
یہ چمن سیر ابہارِ داستان کا
بسر کے زندگی ضبطِ نفس مین
حجابِ شیشۂ البسر بر باد
تعلق مین وہ مثالِ ہمشالی
بہی وحشت مین لعلِ عنبر افشان
تر و کس لیے و شرات کا ہے
سراکدم کیون ہی غم کی نوحہ خوانی
یہ پہلی نالۂ شبگیر لب تہا
یہ ارمان تھا دلِ ناشاد کسدن
سہلین عرضِ خبر تھی شرطِ یکبار
اوٹھی کہتی ہوئی وہ غم کی منصور
بھر آیا غم سی جی خالی ہر کنا نہین
ہوئی مصروفِ شیون دلربا وہ

بہ رنگِ چشمِ بلبل گلستان مین
شبِ غم تو نیائی چشم وا ہے
عوض طالع کے مین بیدار آنکھین
سفر ہی منزلِ ملکِ عدم کا
بیان کرتی تھی احوالِ جگر سوز
سحر آسا گریبان چاک اوٹھتی
چلد سون مین بسر کرتی تھی ناشام
بنا اپنی طرح یہ ہوش مجکو
لقب میرا ہو سودائی جہان مین
دکھاتا یون ہی رنگ اپنی بہار کا
چھپایا شعلے کو دامان خس مین
ہوا غمازِ قاتل سے زیادہ
ہوئی تم رنگِ تصویرِ خیالی
بہ رنگِ عاشقِ مفلس پریشان
ابھی سی غم تمہین کس بات کا ہے
اجل مشتاق کیون ہی زندگانی
زبان پر شکوۂ تقدیر کب تھا
سر تھی تھی ہمتِ فریاد کسدن
اب آگے تم ہو اپنی دل کی مختار
ابھی کہا کیا نہ سنو اٹھی گی تقدیر
لگے رونی خیالِ نوجوانی
بنی ماتم سرا خلوت سرا وہ

وہی تبخالۂ لب آہ و نالہ
وہی سینہ بہار داغ لالہ

وہی کاہش کی بیتابی دل
وہی ہر دم غبار رقص بسمل

وہی آنکھوں سے ہنگام نظارہ
عیاں جیسے تہ چشم ستارہ

وہی تکلیف دل زخمی ہویدا
وہی ساز نہان ظاہر ہی پیدا

غرض سب کو اسی کی جستجو تھی
کہوں کیا ہر زبان ہر گفتگو تھی

وہی مہر خموشی نقطۂ خال
وہی ابرو زبان شکوۂ حال

تب ازبس حیرت سے دل نے جوش کھایا
پرستاران خدمت کو بلایا

جب آئی یہ خبر گوش پدر تک
لگی تلووں سے لو بھی مغز سر تک

طبیعت کیوں مصیبت آشنا ہی
جنون ہی خبط ہی وحشت ہے کیا ہے

کہا کیا حال ہے رشک پری کا
سبب کیا ہی سبب تو [illegible]

خطاب شاہ سنکر ہر پرستار
ہوئی یوں جلوہ بخش حسن گفتار

تعلق کس لئے آوارگی سے
غرض کیا گریہ بیچارگی سے

خبر اس حال سے ہمکو نہیں ہے
کہ غم میں کس لئے یہ نازنین ہے

کہ ای تاج سر اقبالمندان
عروج اعتبار سر بلندان

قرینے سے کچھ ایسا جلوہ گر ہے
کہ تیر عشق دل میں رخنہ گر ہے

گذرتے ہے دل غمناک پر کیا
بلا ہی خاطر مبارک پر کیا

یہ سنکر وہ کنیز کہنہ دمساز
ہوئی مصروف عرض قصۂ راز

ہوا ہو گو سوا اسکے بھی شر کچھ
مگر ہمکو نہیں اصلا خبر کچھ

کہ ای شاہ خداوند زمانہ
مفصل یوں ہے یہ مجمل فسانہ

دکھائی سحر پردازی زبان نے
لگی صورت سے کیفیت بیان کے

عیان رخ سے شباب آرزو تھا
ابھی آغاز خط نادیدہ رو تھا

کہ اک دن اک جوان رشک شمشاد
سراپا مثل بوئے گل چمن زاد

تقاضائے تمنا سے مکدر
تماشائی تھا ہر جانب وہ دلبر

نمایش جلوہ گر ہر حال میں تھی
جوانی رسم استقبال میں تھی

تھا ایسا ہوا داخل چمن میں
لگا پھرنے خیابان سمن میں

ہجوم شوق دل سے اوسکو ناگاہ
پسند آئی ہوائے گلشن شاہ

غبار حسرت عشاق یکدم
ہوئیں نظریں جدا اہل دل کی باہم

کسی غرفے میں دخت سیمبر تھی
نظر سوئے جوان گرم سفر تھی

ہوا سینہ بہ رنگ شانہ صد چاک
لیا مینا بیوں سے بوسۂ خاک

جوان رخصت ہوا گلشن سے گھر کو
ہوا مائل مزاج نقش ادھر کو

ابھی سے ہے غلغلہ شور جنونکا
یہی افسانہ ہے حال زبونکا

یہی ہے سرگذشت دختر شاہ
یہی ہے ماجرائے درد جانکاہ

سپہر تو ہمت تقدیر سے کیجے
نہیں جو ہو سکے تدبیر کیجے

یہی وجہ بیان ہر چار سو ہے
اسی کی شش جہت میں گفتگو ہے

کہا بانو سے حال عشق دختر
سنایا قصۂ آشوب محشر

یہ سنکر بادشہ آیا محل میں
ترو سی مزاج راست بل میں

غضب لایا مزاج گرم جوشی
ادا کی ضبط کی رسم خموشی

گئی جب یہ خبر تا گوش بانو
ہوا روپوش یکسر ہوش بانو

نہ سوجھی جب کوئی بانو کو تدبیر
کیا رشک پری کو پا بزنجیر

ندامت کی عرق افشان جبین سے
کدورت سے ہوئی رخسار زمین سے

وہ زندان یا وہان تابوت سا تھا
کہ پیغام مصیبت وہ رہا تھا

رکھا زندان میں پھر مدت چند
بشکل مردم دیدہ نظر بند

جگر سے منفعل ارمان نکلتے
ہر اک نالہ عرق افشان نکلتا

عجب تاریک و تیرہ محل تھا
سویدائے دل الفاظ اجل تھا

نظر آتی نہ ظلمت سے کہیں راہ
بیٹھی سر در و دیوار سی آہ

فانی ہوا تھا جو تنہائی سی جی کو
پلا ساقی شرابِ نکتہ دانی
بناؤن حجلۂ سلمیٰ زبان کو
بہارِ وصل ہو پیدا رقم سے
زبان دان عالمِ رمزِ سخن کا
مشیرانِ ریاست کو بلا کر
کہا افسانۂ احوالِ زبون کا
کہا آخر کو یہ مطلب سرا ہے
ازل سے عشق کافر ماجرا ہے
ہر اک کی لب پہ شورِ الامان ہی
کبھی یہ لیلیِ محمل نشین تھا
کبھی رنگِ فریبِ چیر زن تھا
کبھی کعبی مین یہ لبیک خوان ہے
بہر صورت یہ عشقِ فتنہ ایجاد
خبر دیتے ہے عقل و دین یہ
سوا اسکے نہین تدبیر کوئی
ملی فرصت خلشہای درون سے
بتا دو روبس کا آخر لگا یا
فسون امیز کہہ سن کر فسانہ
کسی خاور حسین دلکش طرحدار
بہر دن بختِ جہم پارسا کے
[illegible]

لگا لیتے گلے سے بیکسے کو | او سے زندان مین [illegible]

داستان مشورہ کرنا پادشاہ کا ارکانِ ریاست سے اور عقد کرنا دختر کا ساتھ جوان کے

گلِ شادی کہی ہین شاخِ قلم سے
ادب آموزیون ہی اہلِ فن کا
کہا افسانہای عشقِ دختر
سنایا قصہ تکلیفِ جنون کا
بتاؤ تم صلاحِ وقت کیا ہے
بلائے جانِ سلطان گدا ہے
زمانہ اس سے لبریزِ فغان ہی
کبھی داغِ دلِ قیسِ حزین تھا
کبھی پیغامِ مرگِ کوہکن تھا
کبھی ناقوس ہے دیرِ مغان ہے
فلک کا ہے ستمگاری مین استاد
سپردِ نوجوان ہو نازنین یہ
ہٹا سکتا نہین تقدیر کوئی
سبکدوشی ہو احسانِ جنون سے
بہانے سے قدمبوسی کو آیا
لے آیا نوجوان کو تا بخانہ
حضوری مین کئی آمادہ کار
لگی ہونے قبائی وقت پا کی
ہوئی لذت فروشِ کام [illegible]

رہا ہون دام سے مانندِ بلبل
کہ جب ہان باب پر سحر و فسون سے
بیان کی داستان زخمِ جگر کے
ہر اک تم آنا سے وہ محوِ حکایت
ہر اک کی شکّی یہ حالِ جگر سوز
ہزارون کی جگر پانی کیے ہین
جہان مین اسکی افسانی ہین مشہور
کبھی شیرین کی تھا آوارگی یہ
کبھی ارمان دلِ پرجوش کا ہے
کبھی داغِ دلِ مایوس دیکھا
یہ وہ سودا ہے جو اچھا نہو گا
ہر رسمِ عقد و آئین مقرر
کہ قد ہے ولولہ دیوانگی کا
یہ سنکر مشورہ اہلِ خرد کا
ادا ہر طرح رسمِ آبرو کے
وہی اب تا انس [illegible] انکو
کہ تھا زین رشکِ سرو جوئباری
کلاہِ خسروانہ زیبِ سر کے
نشاط و عیش و لطفِ زندگانی

رہے سنتے کہین پھر سو دا [illegible]
کہ جس سی چمکی رنگِ خوش [illegible]
سنوارون مین عروسِ داستان کو
پہرون پی قید مثلِ نکہتِ گل
ہوئی مجبور زندانِ جنون سے
عیان کی خونفشانی چشمِ تر کے
بیان کرتا رہا حرفِ شکایت
کہا شہ سی کہ ای مہرِ دل افروز
محبت دل اسی طوفانی کیے ہین
کہین لب پہ ہی یہ کافر کہین نور
کبھی خسرو کی تھا بیچارگی ہے
کبھی نالہ لبِ خاموش کا ہے
کبھی رنگِ کفِ افسوس [illegible]
مسیحا سے علاج اسکا نہو گا
گل و بلبل رہین تک جان تو بہتر
اثر پیدا کرے [illegible] گا
نہ پایا شہ نے موقع حرفِ رد کا
ادب سی التماسِ گفتگو کے
دیا پھر اقامت نوجوان کو
ہوکمین جا خبر ہے خدمتگاری
[illegible] بار کو رخصت سفر کے
عیان ہر سمت جوش کا [illegible]

وہ صورت چاند سی پیری نظر

سبک وہ تھا کہ سر و لیپر گران تھا

بسبب ناز و نعم سی مہمانہ

غرض رہنی لگا درویش مہمان

ندیمان و عمائد سب عقب مین

باخر حسن تقریب بیان سی

پڑا سایہ جو سنگ آستان پر

حصول مدعا خسرو عالی نسب کو

جگر آبادی دل شادمان سی

یہ ارمان ہی جگر مین آ رہیا جا

سبھی امید ہی دور خلل مین

ارون کیا شکر بندہ پرور کا

جو کچھ ارشاد ہوتا ہی زبان سے

حقیقت مین ذلیل و خوار تھا مین

کہان ذرہ کہان خورشید افلاک

کہ اک مرد جہان بینوا ئی

سرنگ آسمان تیرہ اختر

نہ پوچھی شادی کچھ اصل و منا

قبول طبع کیونکر یہ سخن ہو

غریب افزا یہ انداز سخن ہے

رضای مادر دولت ہے اسی مین

یہ سنکر مثل ضرب پیش سلطان

کہا مطلق نہ لائی خوبیدہ آہنگ

عمر کوئے نسب ہم

مین اپنی بزم کی قابل کہان تھا

بنیا افسون ہی کچھ سوچا زمانہ

فلک کی شعبدہ بازی سی حیران

ار اکین ریاست راست و چپ مین

کہا دستور اعظم نی جوان سے

دماغ خاک پاہی آسمان پر

وہ عشرت ہی کہ ہو عالم مین سبکو

تمناؤن سی اپنی کامران ہی

بنائی تمکو اپنا نور دیدہ

تعجب کیا برای ترج گل مین

بیان کیونکر ہو احسان گستر کا

کرم احسان عنایت مہربانے

غبار کوچہ او بار تھا مین

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مصیبت زادہ کوئی گدائے

قناعت اک ردائی نیلگون پر

کیا ہم بستر دخت پری زاد

ز عقل شہ یہ عالم خندہ زن ہی

فسون ہی مکر ہی حیلہ ہی فن ہے

نہ لاؤ کچھ خیال خام جی مین

سر قہمان ہوا وقف گریبان

عبث تقدیر سی کرتا ہی تو جنگ

کہی تھا رہ یہ شان کیا ہی

فلک کیون مہربان مجھپر ہوا ہے

خلشہای مصیبت دیکھتا ہون

قضارا ایکدن شاہ زمانہ

پس آمین و آداب ملاقات

زہی قسمت کہ ہم فیض قدم سی

دہن سی شکر احسان شاہ ہے

خوشی سی صورت غنچہ چمن مین

مگر یک شوق پنہان جان گسل ہے

کری پیوند دخت نازنین سے

یہ سنکر وہ جوان خستہ احوال

کیا قطری کو لطف شہ نی طوفان

زیادہ آرزو کرنے غضب ہے

اسیر حلقہ آوارگی تھا

کرون منظور گر تیری بیان کو

نمک پروردہ فاقہ انا سے

کہین ہو وہ غم رسوائی دہر

خلاف شان عقل دوربین ہے

کہا شہ نی یہ سنکر ای جہان گرد

سمجھتی ہین تکلف خنجر بآئین

کرو کوتاہ طول داستان کو

جمایا زنگ خاموشی نے اپنا

عدی تکلیف عقل نارسا کو

کہان ہیون مسکی

حفاکی بدلے کیون رحم آشنا ہی

وہ کھاتی ہی جو قسمت دیکھتا ہون

ہوا ہم بزم درویش یگانہ

ہوئی سب سرخوش حرف و حکایات

ہوئی افزون سرافرازی جہان مین

نکلتا ہی غبار کینہ دہوکر

نہین پھولا سماتا پیرہن مین

ابھی اک شعلہ تاب داغ دل ہی

ملای نقش کو لوح نگین سے

لگا کہنے کہ ای مرد خوش اقبال

بنایا ذرہ کو مہر درخشان

مری آئین مین ترک ادب ہے

شکار ناوک بیچارگی تھا

کہی گی خلق کیا سفاہ جہان کو

کہ یہ کاسہ زیادہ نیر زجل سے

ہوا مانند فتنہ وار بشم

یہ مضمون قابل تحسین نہین ہے

مصیبت زادہ و اندوہ پرورد

عبث ہم سی فسون آمیز باتین

رکھو موقوف غدر این آنکو

بنایا خود فراموشی نے پتلا

قرار گریہ و قول پارسا کو

...و الاکبر او شہنشاہ زمان سے
ہوا رخصت فقیر میہمان سے

سنا ہونے حال نوجوان کو
کیا شکر آشنا نطق زبان کو

خبر دو گردش شمس و قمر سے
اگر وہ واقف فلک کی خیر و شر سے

جنہوں نے دی دعا شاہ جہان کو
زبان پر لائی یوں حرف بیان کو

کہ دن میں نیر اعظم ہے داخل
قمر نے قوس میں پائی ہی منزل

ستارون کی بہت اچھی نظر ہے
سراپا دوستی راحت اثر ہے

یہ سنکر شہ نے فرمایا بہت خوب
یہی ہی ماہ دولت کو بہی مرغوب

وزیروں سی کہا شہ نے بتکرار
کہ ہو سامان شادی جلد تیار

یہ سنکر حکم سلطان زمانہ
ہوا مصروف سامان وہ یگانہ

یہ غم خانے سی وہ دلگیر نکلے
بشکل نالہ زنجیر سے نکلے

شب تکلیف زندان کی کہانی
بیان کی ہمنشینون سے زبانی

سنایا مژدہ جیسا منتظر تہا
کہا جو ماجرا پیش نظر تہا

یہی دن گر میری قسمت دکہاتی
تو وحشت کا ہجر کو یہ رنگ لاتی

تہا سب کچہ مگر جوش تمنا
ہوا جویا سراغ مدعا کا

نگاہوں نے جو کی تکلیف احسان
یہ دیکہی قدرت کامل کی سامان

تکلف سے بچہی ہیں جا بجا فرش
بساط خاک ہے آئینہ عرش

دوبالا ہے ہر اک کا حسن کامل
بنا ہے غازہ رو رنگ محفل

سراجی سجدہ مستانہ میں ہے
ادای خدمت پیمانہ میں ہے

بلند آہنگ ہیں نغمے برابر
سکوت وجد میں ہے شور محشر

اسی سرگرمی میں وقت شام آیا
فروغ صبح نے انجام پایا

ہوا گرمی صحبت کا بہانہ
دیا ہر شمع محفل نے زبانہ

بناکر میہمان کو شاہ نوشاہ
لی آیا بزم میں با شوکت و جاہ

بہت محظوظ و خوش آیا محل میں
نوید مدعا لایا محل میں

کہا اختر شناسون سے زبانی
بتاؤ کیا ہے شکل آسمانی

پے شادی کوئی تاریخ بہتر
اگر وہ تقویم کے رو سے مقرر

کہ زہرہ مشتری دونوں برابر
پڑی ہیں ایک ہی خانہ میں آکر

دو پیکر میں عطارد آگیا ہے
زحل بہی دلو میں صورت نما ہے

پسند خاطر اقدس اگر ہو
شب یکشنبہ عقد مہر ہو

ہوا یا اختر شناسونکو بہت زر
کیا رخصت بجاہ و شوکت و فر

خزانہ صرف راہ مدعا ہو
تو انگر ہو کہ محتاج و گدا ہو

لیے وہ خبر ہوا حکم رہائی
کہ دو آغوش زندان سے جدائی

ملے آکر انہیں وہ مہربان سے
لگی گذری ہوئی ہر رازدان سے

انہوں نے صورت شادی بتائی
مبارکباد دی وصل جوان کی

یہ سنکر دلمیں وہ حیران ہوتی تہی
لگی کہنی کہاں ایسی مری بخت

طبیعت کیوں جنون تاثیر ہوتی
مجہے کیوں حاجت زنجیر ہوتی

امید و یاس میں وہ ماہ پارہ
ہوئی ہر سمت سرگرم نظارہ

کہ رنگین چار دیوار مکان ہے
زمین ہمرنگ صحن آسمان ہے

ہجوم ماہرویان چارسو ہے
تماشا گرد راہ آرزو ہے

عمائد جلوہ بخش انجمن ہیں
ہر رنگ غنچہ گلگون پیرہن ہیں

نگاہ مست و گرم ناز ساقی
طلبگار حواس و ہوش باقی

یہ عالم دیکہکر بولی کہ قربان
تری قدرت تری صنعت [illegible]

گیا خورشید گردون کی کنارا
عروس شب نے زلفوں کو سنوارا

چراغون کا یہ حسن شعلہ چمکا
ہوا دیوار پر عالم شفق کا

ہوا ہنگامہ عشرت دوبالا
طرب کی حوصلہ دل سے نکالا

حدیث قلقل مینای سر بسر
ہوئی ایمان فروش [illegible] پر ہر

[illegible] عشوی [illegible] الگو دہ ہولی
[illegible] کی پا کی غم

پشیمان شرم توبہ دل سے نکلی
چھپا کر منہ سر محفل سے نکلی

نہ سنتا تھا پند واعظ کوئی مینوش
ہر اک تھا مثل مینا پنبہ درگوش

ہوا برق بلا انداز رقاص
لگا گھر کرنے دل میں ناز رقاص

موافق ساز سے آواز ہو کر
ہوئی ہر دو سی باہر راز ہو کر

وہ انگیز بدن انداز کے ساتھ
وہ لینا منہ پر آنچل ناز کے ساتھ

وہ موج بوی گل ہر سر کلا لے
دکھاتی تھی ادای خوش ادای

کبھی تو سمپر لیتے وہ جو تانے
سر فتنہ پہ دست مہربانی

کبھی کنج انکھیون سی ماہ پارہ
قیامت سی تھی سرگرم اشارہ

صدا سی صور سی گھنگرو کی جھنکار
ہوی خوابیدگان خاک بیدار

اسی صورت سی با عیش و آرام
ہوا آغاز شب مشتاق انجام

رہی آخر گھڑی بھر رات باقی
ہوا کم وہ عروج جام و ساقی

میان بزم ساز و محفل سوز
ہوی اہل شریعت رونق افروز

ملا کر شکل زہرہ و مشتری سے
کیا عقد جوان رشک پری سی

کھلے غنچے دلون کی صورت گل
مبارکباد کا سر سو ہوا غل

فراغت پائی خویش و اقربا نے
لگے ہر سمت بجنے شادیانے

سمٹ کر آسمان دامن طول شب کا
ہٹا آنچل رخ صبح طرب کا

چھپا مہتاب آغوش سحر میں
ہوا خورشید نور افشان نظر میں

بشکل سمت ابر گہر بار
ہوا آمادہ بخشش جہاندار

امیروں کو بعد توقیر و اعزاز
کیا انعام و خلعت سی سرافراز

غریبون پر بشکل ابر نیسان
ہوا بی قید منت گوہر افشان

وہ دن مانند صبح عید و نوروز
رہا تا شام عیش افزا الم سوز

ہوا جب گیسوی شب مثل دامن
نقاب چہرۂ خورشید روشن

دگرگون ہو گیا عالم جہان کا
طلا سی رنگ چمکا آسمان کا

بشکل چشم مشتاق نظارہ
ہوا سرگرم سوخی ہر ستارہ

اوٹھی شعلے دلوں میں آرزو کے
ہوی مشتاق لب فریاد جو کے

عبادت میں ہوی مصروف زہاد
ہوی عشاق ہم آغوش شاہد

لپٹ کر شوق باہم کے بہانی
لگی دل کی لگی دل سے بجھانے

لب مینا ہوی قلقل کی مشتاق
کیا شیشوں نے عزم رخصت طاق

لگی ملنے سبو ساغر گلی سے
لگی مستی ٹپکنی حوصلے سے

ہجوم آرزو جب رنگ لایا
جوان بھی بزم سی خلوت میں آیا

اٹھایا سمبر ہاں گلبدن نے
چھپایا منہ کو گھونگھٹ میں دلہن نے

جلیسین شرم دخت سمبر سے
ہوئیں پنہان نظر اسا نظر سے

بجز تصویر دیوار مکان کے
نہ باقی رہ گیا کوئی جو جہان کے

ہوئی حاصل جو تمنائی جوانکو
لیا آغوش میں آرام جانکو

بنی بوی عروسی موج بادہ
بڑی کیفیت مستی زیادہ

گل رخسار سی گھونگھٹ اوٹھا کی
لگی بوسے لب رنگین اوسکے

بہم جوش کیفیت ہو جو جن میں
زبان رشک گل لی اپنے منہ میں

ہوا مہر وقف دست کامرانی
ثمر گنج نخل باغ نوجوانی

نکالی حوصلہ دست ہوس کے
لیے بوسے نصیب دسترس کے

تمنا نے نہ اسیر التفات کے
بڑی حسرت حصول مدعا سے

نگین ہونے بہم در پردہ کھاتم
سو جھا میں شوق نی کچھ اور ہی تم

زیادہ تر طبیعت رنگ لائے
جسارت چھوڑ کر مطلب پر آئے

سر الماس کو جو کاوش پر آیا
گہر نے لعل کا جوہن دکھایا

تبسم کر رہ گئی وحدت پر ادا
ہزا دینی لگی آہستہ فریاد

وہ عالم لطفِ گلگشتِ چمن کا
وہ قصہ وہ وعشق جمیلہ فن کا

ہوا ان سے وہ جز شاہِ یگانہ
کہا کی صبح تک وہ لگا فسانہ

وہ تکلیفِ اسیری کی کہانی
وہ زنجیرِ جنون کے مہربانی

وہ ہونا مرحلہ پیمائے جہان کا
وہ کہنا نالۂ بلبل کی جہان کا

غرض گذرا تھا جو جو قصہ غم
کہا کی رات بھر باچشم پرنم

وہ بیتابی سے دل کا ساز کرنا
وہ اپنے بیکسی پر ناز کرنا

سبب ہر وقت بیکلی سبب کا
بیان تکلیفہائے روز و شب کا

جوان بھی داستان اپنی وطن کی
حکایت گردشِ چرخِ کہن کی

تمام احسانِ جورِ آسمانی
بیان کرتا رہا یک زبانی

جہان میں خستہ و دلریش پھرنا
بنا کر صورتِ درویش پھرنا

کیا کچھ رخصتِ شب نے اشارہ
ہوئی برخاستہ بزمِ ستارہ

سحر کو جب خمار آلودہ خواب
اٹھا بستر سے خورشیدِ جہانتاب

وہ دونوں خوابگاہِ مدعا سے
ادھر بھی کھل گئی آنکھیں حیا سے

تری صدقے تری قربان ساقی
خدارا پھر وہی احسان ساقی

دل حسرت زیادہ پھر جوش پر ہے
تصدق شرم تو بیہوش پر ہے

وہی پھر صحبتِ دیوانگی ہے
وہی پھر رخصتِ فرزانگی ہے

داستان جانا جوان کا واسطے شکار کے اور جدا ہو کر لشکر سے وطن میں آنا اور مرجانا سنکے حال عصمت کا

جنون انگیز ہے پھر حال میرا
سرِ زنجیر ہے پامال میرا

سخن آرا ہے یوں رازِ نہان سے
خبردارِ غمِ عاشق نہان سے

زہ چندی وہ جوانِ کشتہ ناز
رہا ہردم عروسِ لو سی دمساز

ہوا ہر وقت شغلِ کامرانی
ادا کرتا رہا رسمِ جوانی

گر دل میں وہی ہرزہ خیالے
وہی پھر میں ہوائی پا بکائے

وہی داغِ غمِ فرقت جگر میں
وہی شوقِ رخِ عصمت نظر میں

فراموشی میں اکثر یاد کرنا
نہ لب سے صدا فریاد کرنا

پشیمان حسرت و ارمان سے رہتا
خجل روئے غم چھپائے رہتا

کبھی کہنا کہ میں کس سے جدا ہوں
یہ کس کا ناز بردارِ ادا ہوں

غرض اک دن نہایت تنگ آیا
ہجوم جوش سودا رنگ لایا

ہوئی جو بڑھ گئے حد سے زیادہ
کیا گلگشتِ صحرا کا ارادہ

ہوا حاضر جلوسِ شہریاری
چلی مانندِ بوئے گل سواری

ہوا جب وہ پھرا لشکر وہ سارا
لگا آگ دشتِ وحشت قضارا

لکھوں تعریف کیا اوس کی قلم سے
دل انگیز تر دشتِ عدم سے

حرارت سی عیاں جوشش تباہی
تڑپتی ریگ مثلِ ریگ ماہی

نہ سایہ تھا نہ برگِ خشک و تر تھا
برنگِ شاخِ آہو ہر شجر تھا

نہ سایہ کہیں صورت چشمۂ آب
ہوائی گرم سے ہر مرغ بیتاب

حرارت سی ہوا ان کا دہکتا جگر میں
تپش سے آبلہ پڑتا نظر میں

وہ عالم دیکھ کر وحشت بلا کا
نظر میں پھر گیا سامان قضا کا

کمالِ تشنگی لایا غضب میں
ہوئیں جانیں نہان آغوشِ لب میں

لگی نہیں بجا لانے آرزو کے
ہراک نے جستجو کی آبجو کے

وہ سارے اہلِ لشکر ہو گئے بیتاب
لگے کرنے تلاشِ چشمۂ آب

ہوا مانند سنگِ بے محل تھا
رہا گھوڑے پہ جو سیرِ صحرا

طلسمِ قدرت ہے پیشِ نظر تھا
تماشا جلوہ گاہِ خیر و شر تھا

بشکلِ جسم و روح یہ دونوں باہم
قریبِ شام وہ آہوی خستہ
بہت کی جستجو لیکن نظر سے
پریشاں خستہ آوارہ جگر خوں
نہ وہ ظلِ ہمای چترِ شاہی
پس ہر وہ سحر ہر نقشِ طلسمی
کہ یہ شکل کس تھا مثلِ طوطی
نظر آ صورتِ سروِ گلستان
رفیقِ بیکسی خوشِ سبک پا
دلِ پر سوز و جانِ شعلہ پیوند
کبھی شاکی دلِ نامہرباں سے
کبھی کہتا کہ یا رب ہم کہاں ہیں
کبھی کہتا وطن سے اپنے
ہوا مجبور و بیخواب ہو گئے
کہ اسمیں ماندگی سی ہوے بیتاب
کیا روحِ جہاں پیمانے اپنا
سرِ بالیں بشکلِ بخت آ کر
محبت میں سرِ ارامِ جاں کیا
یہ سب سامانِ حزنِ تنگِ حبا ہے
محبت بازیِ طفلاں نہیں ہے
غمِ معشوق و شوق بود شاہی
دو رنگی ہم لبِ ساحل ہی بنا ہے

ہوے صیدِ کمندِ حلقۂ ارم
ہوا غائب بہ رنگِ رنگِ خستہ
نہ گذرا ایک بھی نوعِ بشر سے
لگا پھرنے بیابانِ وحشت و ہاموں
نہ وہ سر میں خیالِ کجکلاہی
لگا دینے فریبِ نورِ جسمی
بغل پرور وہ فردوسِ اعلیٰ
بہارِ ہشت جنت جس پہ قربان
رہا محور گیاہِ سبزِ صحرا
گذرگاہِ خیالِ چند در چند
کبھی دلتنگ جورِ آسماں سے
یہ کیوں پامالِ جورِ آسماں ہوں
ملونگا کس طرح لشکر سے اپنے
مری فرقت میں سب بیتاب ہونگے
کیا آنکھوں نے میلِ بوسۂ خواب
تعلق عالمِ علوی سی پیدا
یہ کہتا ہی کہ ای برگشتہ اختر
ہوا ہی لشکر و طبل و نشاں کیا
خلافِ غیرتِ اہلِ وفا ہے
بہت مشکل ہے یہ آساں نہیں ہے
تباہے ہے تباہے ہے تباہے
نہ سوجھ رنگ ہی نے سوجھا آب

تصور تھا جواں آہو گماں تھا
جوانِ حسرت زدہ مایوس ہو کر
پھرے قسمت نگاہِ یار ہو کر
نہ وہ ساماں نہ وہ جاہ و حشم تھا
ہوا آخر جب آغازِ شب کا
جوان ناچار گھوڑی سے اوتر کر
طرب بخشِ چمن زارِ طرب تھا
اوسی کے نیچے وہ برگشتہ قسمت
جوان بیٹھا ہوا بالاے بستر
کبھی گریاں غمِ اہلِ وطن میں
کبھی پیشِ نظر نیرنگِ تقدیر
کہاں لائی مری قسمت کہاں سے
وہاں ہر ایک سیرِ روز و شبانہ
اسی صورت وہ پامالِ زمانہ
ہوئی غفلت سی بیداری ہم آغوش
نظر کرتا ہے کیا وہ بادیہ گرد
کہاں پھرتا ہی آوارہ جہاں میں
نہ سمجھا اہرمن صادقے کو
اگر دل میں بھی جوشِ ہوس تھا
ادھر سودای شاہی مغزِ سر میں
دو رنگی سی گلِ بازی کو دیکھا
اوٹھا بیہودہ دوئی کا دریا سے

فقط فرقِ خیالی درمیاں تھا
لگا کرنے تلاشِ اہلِ لشکر
مقدر سو گیا بیدار ہو کر
نہ وہ لشکر نہ وہ طبل و علم تھا
بشکلِ داغِ دلِ مہتاب چمکا
ہوا منت کشِ ارامِ بستر
ہر اک پتا لفِ اہلِ کرم تھا
ہوا شرمندۂ احسانِ راحت
بشکلِ آئینہ حیرت سی ششدر
کبھی سوزانِ تپِ داغِ کہن میں
کبھی سیرِ طلسمِ غم سے دلگیر
کہاں لیجاے گی وحشت یہاں سے
گذرے مجھ کیے کیا آب و دانہ
بیاں کرتا رہا اپنا فسانہ
سنبھالی دل و جاں رخصتِ ہوش
کہ علت جو خضر ہے اک جواں سر
پڑا ہے مست کس خوابِ گراں میں
لگا یادِ غمِ نامِ جا سکے کو
کو تا حق دریے سوزِ نفس تھا
ادھر ہو داغِ غم ... جگر میں
ادھر کا ہی نہ بیچارہ ادھر کا
گذر جا ہر حجابِ این و آن سے

رفاقت مین تمنائے وطن تھی
بیابان دربیابان کوہ در کوہ
گئے دن جب رہا وہ جادہ پیما
ران ولپ سبک انداز اونکا
وان کو دیکھکر سمجھے وہ کافر
ملق سی قریب اگرچہ اسکے
ہوا کس وجہ سی عازم یہان کا
کہا گر تو مرا ہے لکھنؤ مین
ہون کیا کیا مدت گذرا زمانہ
ہوس کی کہتا ہون لطفِ دوستانہ
بنکر جمعہ وہ غولِ بیابان
جب آئی سرحدِ ہندوستان پر
نہ چھوڑا رہگیا باقی نہ اسباب
زادِ رہ نہ سازِ استقامت
اخویش و عزیز و اقربا سے
ضار انگی ان یارانِ باہم
نہ تھے دل لگی تھی قہقہی سے
تمامی سوزشِ دل کا فسانہ
باغر جوشِ تکلیف تھا ئنے
کہان ہنگامہ آرامی و غارت سے
کہا اوسنے تشنج سے کہ ای یار

غرض رہبر کے ہم راہزن تھی
لگا پھرنے ابصارِ تکلیف و اندوہ
ہوا غیبت مین آکر جلوہ فرما
عداوت سی زیادہ سازِ اونکا
کہ یہ کوئی ہے نووارد مسافر
لگا کے حوصلے لطفِ بیانکے
ارادہ دلمین رکھتا ہی کہ اونکا
نگر مین گم ہون اپنی جستجو مین
لئے پھرتا ہی مجکو آب و دانہ
ملون مین جادہ ہندوستانی
ہوئی آمادہ سامانِ احسان
ہوئی آمادہ قتلِ نوجوان پر
رہی عریان تھی یا جانِ بیتاب
کلا یا نہ رسا قطعِ مسافت
ہوا ہم بزمِ یار و آشنا سے
ہر اک غنچہ گل تھی فراہم
محبت خیز باتین کر رہے تھے
بیان کرتے تھے باہم دوستانہ
لگا یون کہنے بار ہمرہانسے
کہا بیگانہ خو لطف آشنا سے
کہون کیا حال اوسکا مین جو انگا

ہلکو جی زار زوان خبر کاہشِ دل
اسی صورت سی ونکھو رات کرتا
وہان گذری نظر سے چند ان
جگر سوتا شیک ہر سخن مین
وطن کے اور کوئی گھر نہین ہے
لگے کہنے کہ ای سرورِ سرافراز
کہان رہتا ہی گھر تیرا کہان ہے
نکالا جوششِ وحشت نے مجکو
تمنا ہی کہ اب جاؤن وطن کو
گرو تکلیفِ رسمِ رہنما سے
بڑہی آگے لئے شکلِ شوقِ منزل
زر و سیم و جواہر جس قدر تھا
پریشان خستہ آوارہ جگر ریش
روا رو کیفِ جوشِ آرزو مین
دل و جان سی ہوئی ماباپ قربان
طرب انگیز سامان ہر طرف تھا
نشاط افزا ہر اندازِ سخن تھا
جوان بھی التماس ماجرا سے
کہ وہ بالا بلا عصمت کہان ہی
کدہر مائل بتِ زاج و لبری ہے
رئیسِ شہر کوئے علاونہ

ہوا آل کمت کو آخر روانہ
کوئی ہمسفر جز طولِ منزل
فوائد سے بسر اوقات کرتا
بصورت آدمی سیرت مین حیوان
زبان تیز تھی گویا دہن مین
یہ بلبل اس گلستان کا نہیں ہے
ہوا کیونکر یہان تو سایہ انداز
وطن کہتا ہی پیارے خانمان ہے
جگہ دی وادیِ غربت نے مجکو
مٹاؤن داغِ یارانِ کہن کو
بجالاو کچھ آداب وفا سے
ہوئی ہمراہ منزل کا ہوس دل
وہ سب نذرِ جفائی بسر تھا
تیرا تنہا و ... دل ریش
ہوا وہ نہ نو افزا لکھنؤ مین
گلی ملکر لگا سے خوب رمان
بشکلِ غم تکلیف ہر طرف تھا
کنارِ عیش و رنگِ انجمن تھا
تکلم آشنا تھا آشنا سے
محبت کا فزا و عصمت کہان
کدہر ہے صورتِ حسن کافری ہے
حسین و نازنین و خوش وضع دلبر
کہ وہ دونون ہوئے آپسمین شیدا

کیا بیٹھ کل رنگین نوا سے
یہین ہوسرخوش کیف جو سنے
کھینچے کہینچکر آہ نہان کو
پدر بادر سر بالین پر آکر
تقاضای تپ سوز نہان سے
ہے وان یہ سن بیتاب جواسے
نمان جائین کرین ہم کس سے فریاد
لگی تجویز ہونے گورکن کے
ہجوم خلق و شور آہ و فریاد
گریبان چاک تہا کوئی الم سے
غرض وہ حلقۂ اہل عزا مین
عزیز و آشنا آگہ بڑہ کر
خمار انبدہی ساقی دلاسے
گریبان گیر تکلیف وفا ہی
دراوس وحشت بلامین فوج شاہی
قریب شام سب مایوس ہوکر
ہراساں آگی نزد شاہ دلگیر
تحیر خیز یہ سنکر فسانہ
ہکا بکا مثل دامان نظارہ
یہ مضمون بلا انگیز ناگاہ
بحسرت جانب دختر نظر کے
بسر کس طرح ہی ہوگئے خدایا
سبب پوچہا ہجوم درد و غم کا

وہین ظلمت سحر و شش مدعا سے
وہین ہے مجبور رسم کا مرا نئے
کیا برہم طلسم جسم و جان کو
گرے مانند اشک تر زمین پر
ہوئی مصروف شیون اس بیان سے
یہ خواب ناز مرگ ناگہاں سے
دریغا سر تا ہی وا ہی بیداد
خلس پیدا ہوئی غسل و کفن کے
نظر آیا زمانہ ماتم آباد
کوئی تہا خاک بر سر فرط غم سے
ہوا مدفون زمین کربلا مین

وہین رہتی تہی مست بادہ و جام
یہ سنکر وہ جوان سر بسر جوش
تہ و بالا ہوا سامان محفل
ہوے کم حوصلی ضبط فغان کے
کہے ہے کیا یہ قسمت رنگ لائی
یہ بہرلرنا ان سفر کرنا جہان سے
ہوا شور فغان آخر گلو گیر
بصورت جنازہ نوجوان کا
کوئی صورت سوا تصویر مکان تہا
کوئی تہا سر نگون بخت لٹنے
سر امید دل پر خاک ڈالے

داستان نکلنا گہر سے دختر شاہ کا تلاش جوانمیر اور لکہنؤ مین آکر جان دینا جدائی سے

قضا کی ہاتہ میرا فیصلا ہے
رہی دن بہر گرفتار تباہی
ہوئی بے آب دانہ نقش بستہ
کہا افسانہ نیرنگ تقدیر
ہوا ششدر شہنشاہ زمانہ
ہوا دست الم سے پارہ پارہ
ہوا اندکو رنزد باد و صبا
شتاب از زہر حسیم تر سکے
مقدر نے یہ کیا سامان دکہایا
کہا نیرنگ تکلیف ستم کا

ضرر دار مصیبت کے بیان سے
تلاش نوجوان مین خستہ ناشاد
ابر کے شب خیالات عجب مین
جو کچہ گذری تہی کیفیت جوانمیر
مزاج پاک پر صدمہ ہوا وہ
پریشان ہوگیا مجموعہ دل
بشکل راز دل دل ہی سمجھکر
لگی کہنی کہ سے ہی یہ جوانے
یہ عالم دیکہکر محرم راز
کہا کیا حیلہ سوجہا آسمان کو

وہین رہتی سے لطف عیش کی
رہا مثل زبان شمع خاموش
لگے سر پیٹنے یاران محفل
لئے نالون نے بوسی آسمان کے
قمر سے آئی ہوئی ہمکو نہ آنے
یہ تیرا بے تغلن ہما لشا دے
بنا ہر لب خاموش تصویر
نہایت شان و شوکت سی نکالی
کوئی منت کش اندوہ نمان تہا
پشیمان تہا کوئی اپنی فہو سے
کنار گور سے حسرت نکالے
ہوئی رخصت سو خانہ کمدر
بجہی بیہوش کر جام فنا سے
ہوا ظاہر یہ اسرار نہان سے
پہری ریگ روان کیطرح بر باد
چلی وقت سحر رنج و تعب مین
بشکل مرد دل لائے زبان
دل عاشق کے صورت کہولیا
ہوئی گشتہ تمنا برق حاصل
ہوئی بیتاب مثل اشک مضطر
یہ تکلیف جفا سے آسمان کے
ہوئی آئینہ سان حیرت سے دو
کہا صحرا مین کہو یا نوجوان کو

اکیلا رہ گیا آخر وہان پر
رفیقون نے بہت کی جستجو کے
اسی تکلیف و مصیبت آشنا نے
یہ سنکر کبھی کا جسے پھر آیا
خموشی سے کیا لب ہی کنارا
تصورگاہ عروس نوبہاران
سہا کی کشمکش رنج و تعب کے
پشیمان ہو کے جوش آرزو سے
لپٹ کر خوابگاہ نوجوان سے
ہوئی مشتاق فرقت مین کفن کے
جہان کی رسم میتا کی ادا کے
گرامی سرو چمن نثار تمنا
کہان ولدادہ نخچیر ہے تو
کہان تکلیف ہر راحت کہان ہے
برابر صحبت آہ و فغان مین
رہی قسمت تہ تنخواہ غم کے
بکھر دو بت سرمایہ ناز
تجھے اب کیا ہی پاس ننگ ناموس
غبار تھا کل قید مرگ کا نے
اسی عالم مین اک دن تحفۂ شکو
بکھر غفلت کے غفلت کا منہ وقت

نہین معلوم کیا گذری جوان پر
مگر نکلے نہ حسرت آرزو کے
اسی غم سے جگر داغ ہوا ہے
قلق کو دل نے سینے ہی لگایا
ہوا شور قیامت آشکارا
رہی خونابہ نوش ضبط پنہان
کیا مانع رہے ترک ادب کے
اوٹھی چار مان کی رو برو سے
لگی رونق شبستانی تنہا نے
رہی باقی نہ وہ بھی پیرہن کے
صدا لوٹی لب نے شور صحرا کی
کہان ہے مائل گلگشت صحرا
کہان صیاد آہو گیر ہے تو
کہان تو تختہ مشق آسمان ہے
بسر کے انتظار نوجوان مین
خلش تھی بسی تھی خار الم کی
ہوئی یون دل سے اپنی مشورت کیا
کہان تک احتیاط ناز افسوس
برنگ جوش خاطر ظل جوانے
کیا اگر دل فرصت طلب کو
نکل جانی نہ قابو سے کہین وقت

جمال نسکی ہی ہوکے بیتاب
نظر آیا نظر پھر وہ نہ آیا
وہان نے سے پھر کی جو احباب آئی
سبھی ہی باعث فریاد و زاری
بڑھایا سایہ آہ و فغان نے
کچھے فریاد غم دل سے کشیدہ
ندی رخصت کی خموشی فی قفا کے
مگر دل مین تھی مشکل کی غم آباد
لئے سوز جگر خلوت مین آگے
بنا سوز دروں سی سینہ گلخن
پئے تعظیم استقبال دامان
قلق مین دہ مین رنج و الم مین
کہان ہے محو نظارہ جنون مین
کہان حسرت شریک بیکسی ہے
اسی صورت سے چندے وہ پریزاد
مگر دل کی لگی بجھنے نہ پائے
تھکی سب چارہ گر چارہ گری سے
کہ اسی پروانہ شمع جگر سوز
اوٹھا دی پردہ شرم و حیا کو
جہان کی چل دی مین لو آرزو مین
کہ یہ موقع ہی ترک اقربا کا
یہ کہکر جوش تکلیف جگر مین

لگی کرنے تلاش چشمۂ آب
کسی نے پھر نشان اوسکا نہ
یہ وحشت خیز مضمون سنا تو
سبھی ہی جلوہ بخش بیقرار ہے
گیا پہونچا سینہ آسمان سے
سرشک آنکھ سے نکلی آبدیدہ
رہی پابند شرم آن آن سے
جگر سے تا دہن لبریز فریاد
غم دوری لئے جنت مین آ
چھپے اشک جگر گون زیر دامن
ٹیرہا ہر پارہ چاک گریبان
لگے کہنے مرے ذوق ستم جو
کہان پھرتا ہی آوارہ جنون سے
کہان قسمت فریب مدعی ہے
رہی شرمندۂ احسان فرہاد
کہین سے کچھ خبر اوسکی نہ آئی
کنارہ کش ہوئی حال پریشان
گداز سوز داغ صبر سوز
ٹھہا سینے مین نقش مدعا
بسر کر عمر داغ جستجو مین
یہی ہے وقت عرض مدعا
ہوئی مصروف سامان سفر

لیا رگو سے رازدان تھا
رخصت کہا اللہ نگہبان
ہے پنظر پردہ ہمارا
مکر دہ محبت پردہ ناز
بال کاوش تقدیر سر مین
ان مثل خورشید جہان گرد
ہوری تلاش نوجوان مین
وم شوق جوش ارزو مین
ل خلق بھی سکو لیا یا
نا ایک دن یاران باہم
ی امن سب مین یار رندان تھا
ہی مضمون عشق سر بر جوش
سنا رہے رہے لعین بگڑ دل
دی یاس جوبن یار جانے
نا قت مین اجل کو لے کی دلبر
ہر بالین بعد تکلیف جانکاہ
ب نازکی کو بھی رخصت فرمانا
وامی صید مین آیا کمان لوٹ
یاد آئی کبھی بھولے سے گھر کے
وہ رنگین بہار انجمن سے
پوچھا حال جوش آرزو مین
مجکو دامی غمناک پایا

عنان گیر سمند خوش عنان تھا
کہا کچھ اوس سے امید احسان
نہو یہ راز پنہان آشکارا
ہوئے آمادہ مشق تگ و تاز
غم غمار کا کھٹکا جگر مین
پھرے وحشت زدہ والودہ گرد
قدم فرسا ہوئی ہندوستان مین
لے آیا اوسکو شہر لکھنئو مین
ہر اک سی رابطہ اوسنی بڑھایا
لشکل ہوش دانا ہی فراہم
سراپا دفتر حال جوان تھا
بنایا گوہر اویزہ گوش
بنا محشر فروش رقص بسمل
سبارک باد مرگ ناگہانے
ہوئی حاضر مزار نوجوان پر
کیا روشن چراغ شعلہ آہ
اوا کے رسم تکلیف جہان کو
بنا کس جانشان بے نشان کو
نہ میری ناشکیبی پر نظر کے
نہ وہ صحن زمین رشک چمن ہے
کہ نکلے آپ میری جستجو مین
جو پایا بھی تو زیر خاک پایا

تعجب اوسکی پہونچکر بے محابا
کہا وہ کیا کہا ہمراز تو ہے
پنہان سے آشنا بے تو ہوا ہو
اوٹھائے باگ اسپ خوش عنان کی
کبھی پیدا کبھی پنہان نظر سے
محبت کی جستجو لیکن کسے جا
کئی دن بعد عشق فتنہ پرداز
باجرت اک مکان لیکر شب و روز
تمامی دوست وقت خلوت عیش
بہم ہنگامہ آرائی بیان سے تھے
وہ اظہار افسون زمانہ
گیا وقت سحر اوسنے ناکام
برنگ بادہ مینا سے خاموش
ہوئے برخاستہ جو وقت صحبت
لپٹ کر تربت شوریدہ سر سے
کلاہ خسروی پھینکی زمین پر
کرامی پیوند خاک دامن خاک
ندامت کیا ہوئی اہل وطن سے
ترے غم مین ہوا برہم زمانہ
جہان تھی کام اوسکے رونق افزا
جہان مین صورت خورشید و مہتاب
تماشائی دل سے نہ نکلے

ہوئے بالائی زین جلوہ فرما
وم آخر یہ تجھے آرزو ہے
نجا جائے سحر کی قسمت کیا ہو
ہوس کے کوشش قطع جہان کی
سراپا برق تکلیف سفر سے
نشان نقش تھا کا پایا
ہوا آسان منزل دشوار
لگے رہنی وہ خورشید دل افروز
لگی رہنی شریک صحبت عیش
سخن پرداز ہر رنگ جہان تھی
کہا اوسنی وہی غمگین فسانہ
سر آغاز گویا یہ ہوا انجام
سکوت لب ہوا تو شعلہ جوش
اوٹھی وہ شعلہ زار داغ حسرت
گیا گلپوش ہر داغ جگر سے
اوڑائی خاک اپنے عنصر پر
غبار کاروان جان غمناک
چھپائی شکل کیون چاک کفن
وگرگون ہوگیا سب کارخانہ
وہان حسرت برستی ہی شب و روز
پھری حضرات تنہا بجو ہو
یہ لیلی گر مجا سے

[illegible]

ہجوم غم سے اختر تنگ آکر — ہوئی راہی عدم کو روح مضطر
احباب نکلے یہ افسون تقدیر — ہوئی خود گم برنگ نقش تصویر
وہان آکر جو دیکھا چشم تر سے — تو گذرا اور ہی سامان نظر سے
تقاضای تمنا جوش پا پر ہے — قلم محشر لب خاموش پر ہے
ہوا ثابت کہ یہ سیارہ اختر — کسی خورشید طلعت کے ہے اختر
یہان آکر اوسے جو مردہ پایا — ہجوم جوش غم بیرنگ لایا

لیا احسان تکلیف کفن کا — مٹایا ہٹ کے جھگڑا رعب تن کا
قناعت کے نہ بازاری خبر تھی — ابھی ہیبت شوریدہ سر تھی
کہ اک حسن پر یہ رشک تصویر — ہزار نوجوان ہی سی بغل گیر
لٹے ہی پہلوے مدفن بغل مین — زبان ہی شکر احسان اجل مین
مذاق اسکو تھا حسن جوان سے — اسی کی عشق مین نکلی مکان سے
ہر اک نے عالم آہ و فغان مین — کیا دفن اوسکو پہلوی جوان مین

داستان اثر کرنا عشق جوان کا دل عصمت مین اور لیٹ کر قبر جوان سے جان بحق تسلیم کرنا

شتابی لائی گلنار ساتھے — دم رخصت نکر تکرار ساتھے
لبان پر صحبت الفاظ و معانی — تمامی ہو سے وہ در خوش بیانی
شرر ریز بیان نوک زبان ہی — گل افشان یعنی چراغ داستان ہی
برنگ اشک نا مقبول مژگان — کیا دونون کو زیر خاک پنہان
ہزار جا تار تار آہ و فغان کا — جگر پارے ہوا اشک روان کا
نشان تجلد و زاہد کے صورت — ہوا بے آبرو داغ کدورت
ذکی تکلیف محرومی گوارا — ہوا در پردہ آخر آشکارا
برنگ رشتہ تسبیح یکبار — ہوا اسکو رگ جان سے نمودار
فزا دینی لگی کاوش جگر مین — لگی گہر کرنے حسرت چشم تر مین
تنزل واقع ہوا عیش و طرب مین — تبسم چھپ رہا آغوش لب مین
کچھ ایسا جوش غم نے رنگ لایا — کہ ہر دم کو دم شمشیر پایا
جگر مین صدمہ جانکاہ رہتا — سفر مین کاروان آہ رہتا
خموشی مین اثر شور جنون کا — فغان مین رنگ تھا نیرنگ فسون کا
کہ حیرت [illegible] — یہ کہنا [illegible]

پیا اک جام آخر انجمن مین — لگا دی قفل خاموشی دہن مین
زبان ہیزبانے ناز پر ہے — سکوت مدعا آغاز پر ہے
کہ جب اس عشق کا فرما جرا کے — بڑی آزردہ مشق جفا کے
یتیمی نے لیے بوسے الم کے — ہوئی کم حوصلے ناز ستم کے
برنگ جان شیرین روح فرہاد — لگے پھر لی مصیبت خانہ برباد
مگر کچھ جذبہ دل گھات مین تھا — اثر کا منتظر ہر بات مین تھا
دل عصمت مین مثل شور محشر — ورایا شوق ہم آغوش ہو کر
جگر کو جوش غم نے لا لذا یا — زبان تک نالہ شکوہ بنکی آیا
ہجوم ضبط نے رخصت طلب کی — بن آئی نالہ فرصت طلب کی
بڑی جوشش لسان خواب سبکی — ہوئے آرام جان مبتلای دل
تہ خود واقف نہ واقف محرم ناز — بنی اپنی شکست دل کے آواز
ستم کے ہر گھڑی ایجاد رہتی — طبیعت مائل فریاد رہتی
ہوئی وارفتہ رفتہ تنگ آکر — برنگ بوئی گل جاہی سی باہر
یہ کیا افسردگی ہی سر بسر جوش — [illegible]

یکس بے آبروئی یا رزوے
فلک نے بادۂ پرخاش کیون پی
لسلے کے عوض ہر دم شب و روز
فور وخواب و انشاط کا مزا سنے
رہا ہمدم نہ آئینہ نہ شانہ
طبیعت ہٹ گئی ناز و ادا سے
سبب کسب شرف ناجی ہوا مین
کہ شاید کچھ دل مضطر بہل جائے
ولیکن کاوش قسمت سے اصلا
ہوا جب سایہ گستر دامن شام
فشار غم سے وہ تربت نوجوان کی
لگی لہرا کے کہنے منہ بانسے
وفا مشتاق تکلیف وفا ہے
پھر آتا ہی جی خار خ جگر سے
الہی ست کہ دل لبریز خون کے
یہ اندازہ جنون اچھا نکالا
کہ یہ تربت ہی تری خستہ جان کی
ہمدمی کچھ پہلو نوجوانے
ہشیار مشتاق ہو کے آخر معاسے
مگر نکیون خبر میرا نہ بتا
انسلوبی تاب ضبط نہان سے
بعدم کو خلوہ گاہ راز سے

یکس خود گم کیے دلکو جستجو ہے
مقدر کو سر پاداش کیون ہے
ترقی پیر رہا سوز جگر سوز
ہوئی سب مدرجوش نوجوانے
نہ مستی نہ چشم حیا و وفا
ہوئے مانوس درد لا دوا سے
ہوئی وہ رونق آغوش گرما مین
کہین سینے سے خار غم نکل جائے
دل پروردہ وحشت نہ بہلا
کیا اک قبر کے پہلو مین آرام
اُدہی مشت غبار ناتوان کے
یہ قبر آبادی کس خستہ جان نے
ہوئی وصل پیام قضا سے
ترقیجواہ طوفان اثر ہے
تجھے ابتک سی کیفیت جنون کے
ترا عالم ہے عالم سے نرالا
شہید تیغ ناز امتحان کے
بہلی ہوئے نہ شاخ زندگانے
پرارمان اور کیا دار فنا سے
تجھی کامی کو فرصت ناز دیتا
جو سینے تن گئی صورت فغا کے
تن خاکی کو سہی غم تا نہ سمجھ

ہوا کیا وہ سرور نوجوانے
پھر صورت ہت بیگانہ ہوش
گئے صورت دل مضطر نہ ٹھہرا
نہ بہیا کے نہ خود میں رہی وہ
نہ وہ شوخی رہے طرز بیان مین
قضا را دن جو نوچندی کا آیا
مقابر پر رہی کچھ دھوم جیسی سما
پھر اک جا وہ مثال مقتدا سے
وہی اشدیپ جوش بیقراری
بچھا کر چاندنی فرش زمین پر
ملا موقع جو باہم متصل کا
گمان ہی جذب دل سے کی محبت
مہر مژگان و تربتی ہی ہیبت
یہ سنکر وہ جلیس رنگ لیلی
کہان یہ قبر کہنہ اور کہان تو
یہ رنگ عیب رہی ہر وقت پاکے
جلایا آتش حسرت نے تری
ہوا دیوانہ جو سوزش اندومین
کشش جو بعد مردن رحم آیا
یہ سنکر وہ بت حسرت تقدیر
لپیٹ کر پہلو گور جوان سے
حباب مدعا تھی صحبت گل

ہوا کیا وہ فراغ زندگانے
بیان کرتے رہی افسانہ جو ہو
شرر آسا کبھی دم بھر نہ ٹھہرے
نہ آرایش نہ رنگینی رہی وہ
نہ ہیبا کے رہی باقی زبا مین
تمنای دلے تھے جو نکہا یا
ہوئے پھر دل بہر و تماشا
پھرے مانند تصویر خیالی
رہا آرام جان دلفگار سے
ہوئی منزل بہ منزل جلوہ گستر
مبارک اوسنہ تہا شرار چراغ دل کا
مجھے آتے ہی کچھ لوی محبت
تیرہ نے ہے خون ہو زمین
ہوئی یون جو آرامی تسلی
خدا را ہوش مین آ بد گمان تو
کہا اک وارئے سنجال اک
ملایا خاک مین عظمت نے تری
پھرا مر سون ہوا جی جستجو مین
کہ تجھکو لاکے پہلو مین بٹھایا
رہی کچھ بیخود گم شکل تصویر
کنارہ کش ہوئی ردم روان کو
گئی تھا بزنگ گم شد گیا

ہمارا دوست ... تاب قیامت
ہوں عشق کا فرما جرا ہے
مار مدعی سے نہ ناز اسکا
بیان اسکا نہیں ممکن زباں سے
نہیں ہے یہ مقام نکتہ دانی
بحمد اللہ کہ یہ نظم گراں ہے
ہوا ہر کہا و زینت دہ قلم کو
ہوئی کم گوہر افسانے زباں کے
دیا مجکو دل بیتاب نے دی
تخلص اشرف و اشرف علی نام
ہوئی تاریخ سال اسکی بصد سوز
پسند خاطر اہل سخن ہو
ورق ہو مطلع صبح سعادت
قدیمی رسم ہے ہستی میں اکثر
خرابی ہوں رندانہ بیان ہے
کہاں فرصت جفای آسمان سے
فقط ہے شغلہ شعر و سخن کا
یہی عالم فقط رہتا ہے میرا
مضمونوں پہ سدا مرتا ہوں میں
سنہ ہو خبر صادق بیان کی

ہوئی سبب ... بالای ...
کہے ناکام سب از رفتار ہے
قصا انجام سے آغاز اسکا
زباں مجبور ہے اسکے بیاں سے
یہاں پہ ہنر ہے عذر ہر بار نے

ہجوم حسرت واہ ... بیاں میں
عجب طرفہ برق جلوہ گر ہے
نظر کو جلوہ گاہ ساز پایا
ہو شوخی التماس التجا ہے
دوبارہ انجام ہو مارو وفا کو

خاتمہ کتاب

سنایا مژدہ ہستی رقم کو
ترا پوشی ہوئی ابر بیاں کے
تمہارا ہے مرحبا احباب نے دی
سراپا مخزن الطاف و اکرام
شعاع فکر عالی مجلس افروز
سویدا سے دل ارباب فن ہو
رقم ہو زلف شام نکتہ دانی
نہیں رکھتا قدم کیفیت برابر
زبان ہو چکی ہے بیری زبان سے
کہوں ہمراز طبع نکتہ دانی
سبب ہے ذکر عشق حیلہ فن کا
ابھی ہے غم غلط رہتا ہے میرا
تعدا اول عشق میں کرتا ہوں میں
کہا موزوں زبان نکتہ داں نے
... ہاتھ سوں

ترکا التماس فکر جان کسل کا
ہوا روپوش حسن خوش کلامی
خصوصاً اعتبار نکتہ دانی
سنایا قصہ جب ہیری زباں سے
یہی حسرت ہی مجکو بھی جہاں میں
جگر سوزی فروغ شعلہ آہ
نہ دیکھیں لغزش پائی قلم کو
شراب تند شوخی اثر ہے
نہیں ہے طالب جھی اظہار فن سے
کرو عذر خواہی جگر ... خامے
اثر اس کو کہ ہوں میں دیوانہ عشق
تمنا ہی رہوں جبتک جہاں میں
یہ قصہ جو حضور سامعیں ہے
غلط ہی یا سراسر معتبر ہے
نہ ہنسی کوئی غرض اسکے بیاں سے

لیا ہو مدا آغوش جہان میں
جہنم سوز جس کا ہر شرر ہے
جگر کو پا مال ناز پایا
تمنا طلب سکوت مدعا ہے
لیا رخصت ہجوم مدعا کو
ہوئے گمگو نہ از حسن تمامے
ہوا موقوف آنا لطف دل کا
حدیث عشق نے پائی تمامے
جواب طالب و قدسے تمامے
عنایت خوش ہوئی طرز بیاں سے
کرے ہو قبول بزم دوستاں میں
کباب دل ہر اسکو مزا ہے
نہ دیں آنکھوں میں جادو و رسم کو
ٹپک پڑتے ہے جام جم سے
بری ہوں موجو ثمرہ حمی سے
دکھاؤں جلوہ گوہر فشانی
مجھے مرغوب ہے افسانہ عشق
لکھوں میں عشق کو آغوش جاں میں
مرا اس میں اشرف کچھ نہیں ہے
خدا جانے لکھی اسکی خبر ہے
میں تھا مجبور حکم ہمرہانے

بہار لکی چمن ... | چمک او بھی ... | ... تسلیم ... ہی جوش
نذر ... آہنگ فغان کو | سکھا انداز خاموشی زبان کو

صحبت ... چکا خاموش ...

غزل مصنف در خاتمہ کتاب برای الشرح صبح انقلاب

بچھا دی رہتی ہے شب بھر زیر پا بالای سر
بھاگ کر جاؤں کہاں پست و بلند دہر سے
بے تکلف کیا بست ... گور میں
چھا او اگر شغلوں میں وہ ستارہ دہر ہیں
خبر خراش خار یا خاک ... قیس کو
سایہ ہوں کیا ... سیر کیا ... افتادگی
ہم جان و نون ... آسمان کے ہیں نگیں

نالے ہیں ارا کیے جا زیر پا بالای سر
ہیں زمین ... گھر زیر پا بالای سر
خاک بستر خاک چادر زیر پا بالای سر
الٹی ہیں لو دیکھو اختر زیر پا بالای سر
اور کیا دیتا مقدر زیر پا بالای سر
ایک عالم ہے برابر زیر پا بالای سر
ایک ہیں ... گھر زیر پا بالای سر
دعوی تشنہ ... تسلیم لکھی ہے غزل

انتظار ... سرو ... آہ
کون ہے بالین پہ ... آج ... گرم ...
اور ... آب روان ... تر ...
جادہ و موج ہوا ... تر ... دونوں ...
جیتی ہے ... شب ... کے ... تخت ...
مر دی ... پامال مشتاق نظارہ ...
ہو نہیں سکتا کبھی خاصان ... سے ...
ورنہ ... ہے ... زیر پا بالای سر

... کیا ... کہتا ہوں اگر زیر پا بالای سر
... ہے شور محشر زیر پا بالای سر
... زمان ... ہوا ... زیر پا بالای سر
... رہی ہیں ... زیر پا بالای سر
... کہتا ہے ... زیر پا بالای سر
... جل ... زیر پا بالای سر
ایک تھا ... زیر پا بالای سر

الحمد للہ یہ مثنوی کہ جسکے سواد و بیاض پر شام وصال اور صبح اقبال نثار ہونے اس
کتب کے اہتمام سے ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۱ ہجری میں چھپکر رونق بازار ہوئے
مصنف اسکے نہایت خلیق با مروت افتادہ منش شگفتہ مزاج طبیعت
میں سوز عاشقانہ ہر دل عزیز بلکہ زبان پر فسانہ [illegible]
عالی الکرم شیخ امر اللہ تسلیم دام فیضہم غنچہ طبع فیض نسیم سے موزوں کی
ایسا کھلا کہ جسکے رنگ و بو سے چمن زار معانی
شاداب ہے باوجود کثرت تصانیف کے
مشتاق نکے ہجوم طلب سے
کلام ...
نازکی ...

مطبع ... محمدی واقع لکھنؤ محلہ معقول ...

